بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي قال في محكم كتابه هل اتاك حديث الغاشية والصلوة والسلام على
سيدنا محمد مبين الرسالة وشرعها والغاشية وعلى آله وصحبه وحملة علومه
صحاب القلوب الخاشعة اما بعد آج ۱۲۰۰ کا پہلی تاریخ ماہ محرم کی سال اول تیرہوین
صدی ہجرت کا ہی قیامت تو اوسی دن سے قریب تھی جب سے خاتم الانبیا وسید الرسل صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے لیکن اب بالکل لگ بھگ آگئی جتنی چھوٹی علامتین ہین وہ تو آغاز ملک
اسلام ہی سے دنیا مین موجود ہین اب بڑی بڑی نشانیان بھی ظاہر ہونے لگین لوگ ان نشانیونکو
دیکھکر طرح طرح کی باتین بناتے ہین کوئی حکیمون کی چال پر چلتا ہی کوئی نجومی رمال کے حکم پر یقین لاتا ہے
کوئی کسی کی کشف کو حجت پکڑتا ہی کوئی کسی کے الہام کو سند جانتا ہی کوئی اپنے اجتہاد وطبیعت و
تیزی عقل سے نئی نئی گپین لگاتا ہی ہزار مین ایک بھی ایسا نظر نہین آتا جو ان حوادث کو دیکھکر
ذلسے ڈرے استغفار کرے نجات کی فکر مین پڑے حالانکہ کوئی فتنہ دنیا و دین کا ایسا نہین ہے

جسکی خبر مخبر صادق نے دی ہی بعض فتنون کو تو نام لیکر بتادیا بعض بے نام فتنون کا بیت دنیا
اس حال کو دیکھکر حسبۃً للہ میں یہ رسالہ مختصر لکھا ذکر صانع عالم سے اسکی ابتدا ہی نفخۂ اولی تک
اسکی انتہا ہی بیچ مین جو مطالب لکھے ہین اونمین ترتیب کا لحاظ نہین فقط جمع مقصود ہے
فتن کا ذکر ابلیس کی تلبیس تغیر عالم و اہل عالم کا حال ہر زمانہ مین آدم ابو البشر سے
لیکر ابتک جو کچھہ تھا مختصر طور پر لکھا گیا ہی مومن دردمند کے لئے یہ رسالہ نسخۂ شفا ہی جاہل
عقلمند کے لئے آیت قہر خدا ہی جو باتین اس رسالے مین لکھی گئی ہین وہ آج کل کے بڑے بڑے
دعوے والون کو بھی معلوم نہین اسلئے کہ اونکو تدوین رائے گرفتار ہی تقلید سے اتنی
فرصت کہان ہی کہ وہ دنیا کو چھوڑکر آخرت کی فکر کرین جنکو کسیقدر معلوم ہی یا اونکے
نزدیک اس علم کی کتابین عربی زبان مین موجود ہین وہ کب دوسرون کو اوسپر مطلع کرتے ہین
خصوصاً عورتون اردو خوان اطفال البستان عوام حرف شناس کو دیکھو سیکڑون رسالے
فقہ کے بن گئے بدعت کی تحسین مین دفتر کے دفتر سیاہ ہو گئے مگر کوئی مختصر رسالہ علم تاریخ
عالم یا امت اسلام کا ایسا نہ بنا جس سے مستورات کو بھی کسی قدر شعور حالات دنیا کا حاصل
ہوتا یا بچے بھی اوسکو پڑھکر حق باطل مین فرق سمجھہ لیتے یا عوام مسلمین کو اوسکے دیکھنے سے
ماجرای سابق و حال و فتن استقبال دریافت ہوتا اس رسالے مین باوجود اوسکے متوسط
ہونے کے علم اجمالی سارے جہان کا مندرج ہی گویا ایک جہان حجرے کے اندر لبتا ہی
مرد عورت بچے عوام سب اسکو اپنی زبان مین بخوبی سمجھہ سکتے ہین ورنہ دوسرے سے تو
پڑہوا کر ضرور ہی مطلب اوسکا معلوم کر سکتے ہین علاوہ احوال سابق دنیا و اہل دنیا کے
یہ بات بھی اس رسالے سے حاصل ہی کہ جو اسکو پڑھے وہ خدا سے ڈرکر قیامت کے آنے پر ایمان درست
کر لے اپنی جان کو اپنے گھر والون کی جان کو فتنہای زمانہ سے جو مثل پانی کے بہتے
ہین دہوپ کی طرح ہر جگہ چمکتے ہین بچا لے ہر مصیبت و آفت مین صبر کرے خراب عقیدہ و فاسد
عمل سے آپکو اور سب کو چھوڑا لے دین دنیا کے کامون کا انجام معلوم کر لے ایمان پر نگہ

غنیمت سمجھے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا
الا متاع الغرور اس رسالے کا نام **حدیث الغاشیہ عن الفتن**
الخالیۃ والفاشیۃ ہے اب میں اس تمہید کو اس آیۂ کریمہ پر ختم کرتا ہون پھر
بیان حالات مشار الیہا مین قدم رکھتا ہون تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا
یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین

ذکر صانع عالم

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کچھ لوگ یمن کے آئے اور کہا ہم دین سیکھنے آئے ہیں اور ہم پوچھتے ہیں
آپ سے کہ اس جہان سے پہلے کیا تھا فرمایا اللہ تھا اور کوئی شی پہلے اوس سے نہ تھی تخت اوسکا
پانی پر تھا پھر اوسنے آسمان زمین بنائی ہر چیز یاد مین لکھ لی رواہ البخاری والترمذی
رزین عقیلی نے پوچھا ہمارا رب پہلے خلق سے کہان تھا فرمایا وہ تھا اور اوسکے ساتھ کچھ نہ تھا
نہ نیچے نہ اوپر پھر اپنا تخت پانی پر بنایا یہ حدیث ترمذی مین ہے معلوم ہوا اللہ ہمیشہ سے ہے اوسنے
پہلے پانی پیدا کیا پھر عرش پھر آسمان و زمین یہ نام مبارک اللہ کا قرآن پاک مین دو ہزار پانسو
چوراسی جگہہ آیا ہے یہ لفظ مقدس علم ہے صانع عالم کا سب اہل عقل قائل ہین وجود صانع عالم کے
مگر جنکا اعتبار نہین جیسے دہریہ اور جو بیوقوف اونکی چال پر چلے یا چلتے ہین سب لوگ دو طرح
ہین ایک مسلمان دوسرے نامسلمان جو مسلمان نہین وہ دس گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے
عناصر والے تیسرے دو خدا کہنے والے جنکو مجوس کہتے ہین یہ آٹھ فرقے ہین انمین بعض نبوت
ابراہیم علیہ السلام کے قائل ہین چوتھے طبیعت والے پانچوین صابیہ جو قائل ہین ہیکلون کے
ارباب آسمانی کے اصنام زمینی کے منکر ہین نبوت کے ان کی بہت قسمین ہین بعض مقر ہین
نبوت ابراہیم علیہ السلام کے بعض سورج کو سب خداؤن کا خدا کہتے ہین بعض یہ کہتے ہین کہ
معبود ذات مین ایک اشخاص مین کثیر ہے چھٹے یہود ہین ساتوین نصاری آٹھوین
اہل ہند جو بتون کو پوجتے ہین اور کہتے ہین کہ آدم سے پہلے یہ بت موجود تھے ہمود ین

بھی پوجتے خدا لئے آگ و سورج و چاند و تارون و بتون کے ہین تو ین زنادقہ اور یہ چند قسم ہین منجملہ اونکے ایک قرامطہ ہین جنکو بوہرہ بھی کہتے ہین دسوین فلاسفہ فیلسوف کے معنی دوست حکمت کا انکا علم منحصر ہی چار چیزون مین طبیعی ہندسی ریاضی الہی پھر ارسطو نے منطق نکالی غرضکہ صانع عالم کا انکار کوئی عقلمند نہین کرتا سوای دہریہ اور اونکے فرقون مختلف کے اسلام کے سوا سب اہل ملت توحید صانع مین گمراہ ہوئے اگر کوئی انمین قائل توحید بھی ہوا تو منکر نبوت و رسالت تھا اسلئے وہ توحید بیکار رہی بلکہ خود توحید خالص سوا اہل اسلام کے کسی دوسرے کو نصیب نہین ہی خدا کے صفات مین طرح طرح کی گپ عقل سے لگائی ہدایت کی راہ نپائی اسی لیے قرآن شریف مین فرمایا ہی جو کوئی ڈھونڈے سوا اسلام کے اور دین وہ اوس سے قبول نہین سو اسلام مین یہ بات ٹھہر چکی ہی کہ یہ عالم جسمین ہم موجود ہوئے ہین بے صانع نہین ہی صانع اسکا ایک اکیلا شخص ہی جسکا نام مبارک اللہ ہی نرادھار ہی نہ کسی کو اوسنے جنا نہ کسی نے اوسکو جنا اوسکے جوڑ کا کوئی نہین قدیم ہی سب سے پہلے سب کے پیچھے کھلا چھپا ہمیشہ سے ہی ہمیشہ رہے گا اوسکی ہستی واجب ہی سب صفتین کمال کی اوسمین موجود ہین سب صفتون نقصان و زوال سے پاک ہی جیسے عجز و جہل و کذب اور بہرا ہونا اندھا ہونا ساری خلق اوسنے بنائی ذرا ذرا جانتا ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی سب کچھ اوسی کے ارادے سے ہوتا ہی سنتا ہی دیکھتا ہی نہ کوئی اوسکا ضد ہی نہ ند نہ مثل ہی نہ شریک یعنی وجوب وجود مین استحقاق عبادت مین خلق مین تدبیر مین حد سے زیادہ اوسی کی تعظیم چاہیئے وہی بیمار کو اچھا کرے وہی رزق دے وہی ہر بلا ٹالے ہر دکھ دور کرے جس چیز کو کہا ہو جا وہ اوسی دم ہو گئی کوئی سامان ظاہری اوسکے لئے درکار نہین نہ وزیر رکھتا ہی نہ مددگار نہ نائب رکھتا ہی نہ اہلکار نہ کسی چیز کے اندر گھسے نہ کوئی چیز اوسکے اندر آسکے نہ غیر سے متحد ہو نہ کوئی حادث اوسکی ذات سے لگے نہ اوسکی ذات مین حدوث سے حدوث متعلقات صفات مین ہی بلکہ خود تعلق صفت کبھی حادث نہین حادث وہی متعلق ہی بفتح لام احکام تعلق کا تفاوت بسبب تفاوت متعلقات کے ہی ورنہ اوسکی

ذات پاک حدوث و تغیر و تبدل و تعدد سے بری ہی اوسکی صفتون مین بھی تبدل و جہل و کذب
کو راہ نہین چاہی ذات پاک وہ عرش کے اوپر ہی عرش پانی پر ہی عرش کے لیے کرسی ہی
وہ جگہ اوسکی دونو قدم کی ہی اوسکے نیچے آسمان ہین قرآن مین سات جگہ فرمایا ہی کہ رحمن عرش پر
بیٹھا پانسو آیت سے زیادہ دلیل ہین اوسکے ثبوت ذات پر بہت سی آیتین اور حدیثین
دلالت صریح کرتی ہین صفت استوا و فوق و علو وغیرہ پر منکر اس صفت کا اور ایسی صفات کا
جو ثابت ہین قرآن و حدیث مین درحقیقت منکر ہی خدا و رسول کا سب صفتون پر ایمان لاوے
کسی کی تاویل نکرے کیفیت ہر صفت کی خدا کو سونپے یہی طریقہ ہی سلف امت کا اسمین
نجات ہے بات بنانا تو ہر کسیکو آتا ہی پھر ایک کی بات بنائی ہوئی دوسرے کی بات پر کب
غالب ہو سکتی ہی اللہ پاک کے ننانوے نام ہین جو ترمذی نے راوی حدیث سے نقل کیے ہین
جو کوئی انکو یاد کر لے وہ بہشت مین جاوے اون نامون کے سوا اور بہت صفات ہین جو
حدیثون مین آئے ہین گو ظاہر مین اون سے تجسیم و تمثیل نکلتی ہے لیکن ہکو اوس سے کچھ کام نہین
لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ سب وہمون کو دور کرتا ہی وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ سارے وسوسون سے
چھوڑاتا ہی کلام والون نے محدثون پر تہمت تجسیم و تمثیل لگائی اسلیے کہ یہ قائل ہین صفات کے یہ
اونکی ہٹ دہرمی ہی کوئی فرد بشر اہل حدیث مین سے معتقد جسمیت و تمثیل کا نہین ہی گو یہ
سب صفتون پر ایمان رکھتے ہین اونکو اونکے ظاہر پر جاری فرماتے ہین اونکی تاویل نہین
کرتے بلکہ دونو آیہ موصوفہ سے معالجہ تشبیہ کرتے ہین انکا عقیدہ یہ ہی کہ استوا معلوم ہی کیفیت
مجہول ہی سوال کرنا اوس سے بدعت ہی خدا نے قرآن مین انکو راسخ العلم فرمایا ہی انکے
ایمان کی مدح کی ہے اور کہا نہین جانتا تاویل اوسکی مگر اللہ پھر ہم کسطرح کسیکی تاویل قبول کرین دنیا مین
کوئی اللہ پاک کو نہین دیکھ سکتا گو خواب مین دیکھ لے لیکن آخرت مین سب مسلمان بندے
اوسکو دیکھین گے جسطرح وہ چاہے گا کسی حدیث مین طریقہ اس دیکھنے کا نہین آیا کہ کس شکل
و رنگ و جہت سے ہوگا پھر اوسمین عقل صرف کرنا بے فائدہ ہی دیکھنے پر ایمان لاوے اور جیسے ہے

جب اوسکو دیکھینگے خود معلوم ہو جاویگا کہ کسطرح دیکھا اوسی کا چاہا ہوتا ہی جو اوسنے
چاہا ہوا جو نچاہا نہوا کفر اور سارے گناہ اوسکے پیدا کرنے اور ارادے سے ہوتے ہین پر اوسکے
رضا سے بندگی سے خوش نافرمانی سے ناخوش ہوتا ہی نہین خوش آتا اوسکو کہ بندے کفر کرین
گناہ مین پھنسین وہ اپنی ذات اور صفت مین کسیکا محتاج نہین نہ کوئی اوسپر حاکم نہ کچھہ اوسپر
واجب نہ کسی کے واجب کرنے سے کوئی چیز اوسپر واجب ہوا اتنی بات ہی کہ جو وعدہ فرماتا
اوسکو براہ کرم پورا کرتا ہی سب کام اوسکی حکمت سے ہوتے ہین وہ حکمت اوسی کو معلوم ہی
کوئی کام اوسکا عبث نہین اوسپر نہ کوئی لطف خاص جزئی واجب ہی نہ اصلح خاص اوسکی
ہر بات اچھی ہی برائی بدی اوسکی طرف نہین لگتی برائی بدی ہماری طرف ہی اوسکے کسی
کام مین نہ جور ہی نہ ظلم ہر خلق و امر مین رعایت حکمت فرماتا ہی لکن نہ اسلئے کہ اپنی ذات و صفت
کو اوس سے کامل کرتا ہو یا کچھہ حاجت وغرض اوسکی طرف رکھتا ہو کہ یہ ضعف و قبح ہی مخالف
ہی شان خدائی کے بلکہ یہ سب اوسکا عدل وکمال ہی حاکم وہی ہی عقل کو کسی چیز کے اچھے
برے ہونے مین کچھہ دخل نہین نہ کسی کام کے ثواب وعقاب مین بلکہ سب چیزون کا اچھا
برا خدا کے حکم و تکلیف و قضا و قدر سے ہی یہ بات اور ہی کہ کبھی عقل کسی چیز کی کوئی مصلحت
حسن و قبح و ثواب و عذاب دریافت کر لے مناسبت باہمی سمجھہ لے پچاس ہزار برس پہلے
آسمان و زمین کی پیدایش سے سارے خلق کی تقدیر کو لکھا جب عرش اوسکا پانی پر تھا
یہ حدیث مسلم مین روایت ابن عمرو سے مرفوعا آئی ہی اوسکا ہاتھہ بھرا ہی خرچ کرنا اوسکو کم نہین
کرتا رات دن دیتا رہتا ہی دیکھو جب سے آسمان زمین بنایا کتنا کچھہ صرف کیا ہوگا لکن جو
خالی نہوا ہاتھہ مین ترازو ہی نیچا کرتا ہی اوسکو اونچا کرتا ہی فائدہ ملطیہ مین سات حکیم بڑے عقلمند
گزرے ہین اونمین ایک ثالیس تھا اوسنے کہا ہی ان للعالم مبدعا لا تدرک صفته
العقول من جهة جوهريته وانما يدرك من جهة آثاره انکساغورس نے بھی اسیطرح کہا ہی
انکسیمانس نے کہا ان الباری ازلي لا اول له ولا آخر وهو الواحد انبذقلس نے

جو زمانہ داؤد علیہ السلام مین تھا اور لقمان سے اوس نے حکمت سیکھی تھی یون کہا ہے
ان الباری تعالی لم یزل ھویتہ فقط اور یہ معاد کا بھی فی الجملہ قائل تھا فیثاغورس نے
جو زمانہ سلیمان علیہ السلام مین تھا اور اوسنے معدن نبوت سے حکمت کو لیا تھا کہا ہے ان الباری
تعالی واحد لا کالآحاد کا یدخل فی العدد ولا یدرک من جہۃ العقل ولا من جہۃ
النفس فلا الفکر العقلی یدرکہ ولا النطق النفسی یصفہ یہی رای خرنیوس یونانی
شاعر کی تھی جو تابع تھے فیثاغورس کی سقراط بھی اسی کا شاگرد تھا اوسنے اپنے زمانہ کے
رئیسون کو شرک اور بت پرستی سے منع کیا آخر بادشاہ نے اوسکو قید کر کے زہر سے مار ڈالا
اوسنے کہا ہی ان الباری تعالی لم یزل ھویتہ فقط افلاطون زمانہ اردشیر بن دارا مین تھا
شاگرد ہی سقراط کا ارسطو اوسکا شاگرد ہی اوس نے کہا ہی ان للعالم محدثا مبدعا ازلیا
واجبا بذاتہ عالما بجمیع معلوماتہ علی نعت الاسباب الکلیۃ فلوطرخیس نے جو پہلے
مصر مین تھا پھر ملطیہ مین جا رہا یون کہا ہی ان الباری تعالی لم یزل بالازلیۃ التی ھی ازلیۃ
الازلیات وھو مبدع فقط کسنو فانس نے کہا ان المبدع الاول ھویۃ ازلیۃ دائمۃ
دیومۃ القدم لا تدرک بنوع صفۃ منطقیۃ ولا عقلیۃ بقراط واضع ہی علم طب کا بہمن
اسفندیار کے وقت مین تھا آخر وسبس وزینون نے کہا ان الباری الاول واحد محض
ھو ھو فقط غرضکہ جتنے حکیم اگلے پچھلے گزرے ہین وہ سب قائل تھے واجب الوجود کے
گو مسائل وحدانیت مین باہم مختلف رہے ملل نحل مین سولہ مسئلے بابت اس اختلاف کے
لکھے ہین اسلام مین جو حکیم ہوئے یعقوب کندی سے لیکر ابن سینا تک وہ سب اسی طرح الغرض
درسطو پر تھے سب مذاہب مین سوا چند کلمات آلہیات کے جنمین باہم مختلف رہی ملل نحل مین
نو مسئلے اونسے نقل کئے ہین دوسرا مسئلہ معاد کا ہی امت عرب مین بعضی قائل تھے خدا
اور معاد کے اور منکر تھے نبوت کے براہمہ ہند کو جو منسوب طرف ابراہیم علیہ السلام کے
سمجھتے ہین یہ غلطی ہی اسلیے کہ وہ منکر ہین نبوت کے ہان مجوس اونکو مانتے ہین فیثاغورس کو

ایک شاگرد وفلانوس نام تھا وہ ہند مین آیا اوسنے حکمت برہمن نام ایک آدمی ذہین کو سکھائی
یہ اصل ہی حکما ہند کی اُن سب حکیمون کے قول و مذاہب بابت خدا و عالم و معاد وغیرہ کے
اور ذکر اونکے علوم کا ملل نحل مین بمفصل لکھا ہی غرضکہ وہ بات جو حدیث مین آئی ہی کہ ہر بچہ
فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہی پھر ماں باپ اوسکے اوسکو یہودی نصرانی مجوسی بنا لیتے ہین
سچ ہی ساری کائنات کی جبلت توحید پر ہی کوئی اوس سے باہر نہین مگر جسکی عقل مین خلل ہی
جیسے دہریہ جنکو اب نیچریہ بھی کہتے ہین حکیمون کو بھی اقرار ہی کہ ماہیت ذات الٰہی ہماری
عقل اور منطق سے دریافت نہین ہو سکتی پھر جب یہ بات باتفاق رای حکما و شرع اسلام
مقرر ہوئی تو اب جو کچھ بے ذریعۂ نبوت در بارۂ وجود صانع عالم اور اوسکے صفات کی کہا جاوے
وہ سب عقل کا ہیضہ ہی جو کچھ زبان انبیا علیہم السلام سے ہمکو معلوم ہوا وہی سچ ہی
بالخصوص جو کچھ خاتم انبیا نے فرمایا اسلئے کہ صحف ابراہیم علیہ السلام آسمان پر اوٹھ گئے
توراۃ و انجیل و زبور مین تحریف ہوگئی خواہ یہ تحریف لفظی ہو اسلئے کہ لغت ان کتابون کی
مثل قرآن کے معجزہ نہ تھی خواہ تحریف معنوی ہو اسلئے کہ اب کوئی ہم مین زباندان اوس لغت کا
باقی نہین جو کچھ یہود و نصاری کہدین وہی ٹھیک ہی لکن قرآن و حدیث سے جب تحریف
ان کتابون مین ثابت ہوئی تو ہم اہل کتاب کے بیان و ترجمہ پر بھروسا نہین کرسکتے بعض
اہل علم کے نزدیک ان دونو طرح کی تحریف ہوئی ہی یہ وصف خاص قرآن کریم ہی کا ہی جو پچھلی کتاب
اور آخر صحیفہ آسمانی ہی بعد اوسکے پھر کوئی کتاب آسمان سے آنیوالی نہین یہ قیامت تک
باقی رہیگی اس مین کوئی فرد بشر ایک حرف ایک معنی کی تحریف بھی نہین کرسکتا خدا نے خود
ذمہ اوسکی حفاظت کا لیا ہی آدمیون کے ہاتھ مین اوسکی نگہبانی نہین چھوڑی ایسی کتاب
مبارک دنیا مین روئے زمین پر موجود ہو اور آدمی اوس سے نفع نہ لین نہایت حرمان و بدبختی
کی علامت ہی غرضکہ ہر انسان کو وجود صانع کا اقرار کرنا لازم ہے جب باتفاق امم و اجماع
اہل عالم اس امر کا قائل ہوا تو جو کوئی خدا پر ایمان رکھتا ہی اوسکو واجب ہی کہ خدای پاک کی ذات

وصفات کو اوس طرح پہچانے جسطرح خود خدا نے اپنی کتاب مین یا اوسکے رسول نے اپنی
حدیثون مین نشان دیا ہی نہ اوسطرح پر جو اہل کلام نے بتقلید حکمارو دیگر اہل ملت بتایا ہی
اسلئے کہ وہ محض عقل ناقص کا خیال خام ہی اور یہ خود خدا اور اوسکے رسول کا کلام ہی بہت
لوگ علم کلام کی ممارست کرکے گمراہ ہو گئے لاکھون آدمی حکمت منطق کے علم پڑھ پڑھکر تباہ
ہو گئے یہ بلا ہارون رشید کے وقت سے اس ملت مین گھسی جب سے ترجمہ کتب فلاسفہ کا
ہو کر اونکے علوم اس شریعت کے علوم مین ملائے گئے احمقون نے اس جہل کو فضل سمجھا
جو سچے مسلمان تھے اونھون نے کسی حال مین خواہ اونکو کوئی عالم سمجھے یا عامی کہے قرآن
و حدیث کو نچھوڑا عقیدہ و عمل مین اوسی پر جمے رہے مین انکا بیڑا انشاء اللہ تعالی پار ہی قیامت
بہت قریب ہی وہان ان سارے جھگڑون کا جلد فیصلہ ہو باویگا دنیا مین ہرگز امید نیاو کی
نہین ہر آدمی ہی اور نیا قول ہر شخص ہی اور انوکھا بول آی رب چلا ہمکو سیدھی راہ پر راہ
اونکی جنپر تو نے انعام کیا نہ اونکی جنپر تیرا غصہ ہوا اور نہ اونکی جو گمراہ ہوئے

ذکر بدء عالم

کبھی اس مضمون کو بلفظ بدء تخلق اور تاریخ عالم اور مبدء عالم وغیرہ بھی تعبیر کرتے ہین مطلب
سب لفظون کا ایک ہی ہی حاصل یہ کہ بیان بدء تخلق اور بدء عالم مین جو کچھ قرآن شریف
اور حدیث نبوی مین آیا ہی ٹھیک ٹھیک اوسی قدر ہی اوس سے زیادہ جو کچھ کہا گیا محض بے سند
ہی اس جگہ خلاصہ قرآن و حدیث کا لکھا جاتا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وہی ہی جسنے بنایا تمھارے
لئے جو کچھ زمین مین ہی سب پھر چڑھ گیا آسمان کو تو ٹھیک کیا اونکو سات آسمان یہ آیت دلیل ہی
اس بات پر کہ پہلے زمین بنائی پھر آسمان اور کسی جگہ قرآن مین پہلے ذکر آسمان بنانے کا
پھر زمین بنانے کا آیا ہی مراد اوس سے پھیلانا زمین کا ہی بعد آسمان کے یہ زمین و آسمان
سات ہین آسمانون کا سات ہونا جابجا قرآن مین آیا ہے زمین کا سات طبقہ ہونا فقط
ایک آیت سے ثابت ہوتا ہی اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن الآیۃ

بیچ مین یہ بحث کہ ہر طبقہ زمین کا مثل اس طبقہ زمین کے آبادی جسپر ہم سب آج موجود ہین
کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہین ہوتا فرمایا رب تمھارا وہی جسنے بنائے آسمان زمین
چھہ دن مین پھر بیٹھا تخت پر اوڑھاتا ہی رات پر دن یہ دن اوسکے پیچھے لگا آتا ہی دوڑتا ہوا
اتنی دیر اسلئے ہوئی کہ لوگ ہر کام مین نرمی و آہستگی کیا کرین نہین تو ایکدم مین سب بنا سکتا
اور بگاڑ سکتا ہی تخت پر بیٹھنا ثابت ہی چودہ قولون مین یہی قول ٹھیک ہی رات کے پیچھے
دن کا آنا فلک اعظم کی حرکت سے ہوتا ہی یہ حرکت بہت تیز ہی جتنی دیر مین دوڑتا آدمی ایک
پاؤن اوٹھاوی دوسرا رکھے اتنی دیر مین فلک اعظم ایکہزار کوس حرکت کرجاتا ہی یہ مطلب ہی
دوڑنے کا فرمایا تدبیر کرتا ہی کام کی یعنی عرش کے اوپر سے سب کام نکلتے ہین عرش پانی پر
تھا اب بھی اوسی پر ہی اس سے معلوم ہوا کہ پیدائش عرش و پانی کی آسمان زمین سے پہلے ہی
دوسری جگہہ یون فرمایا ہی تدبیر کرتا ہی کام کی آسمان سے زمین تک پھر چڑہتا ہی اوسکی طرف
ایکدن مین جسکا اندازہ ہزار برس ہین تمھاری گنتی مین موضح القرآن مین لکھا ہی یعنی بڑے
بڑے کام عرش سے مقرر ہوکر نیچے حکم اوترتا ہی سب اسباب اوسکے آسمان زمین سے جمع ہوکر
بنجاتا ہی پھر ایک مدت جاری رہتا ہی پھر اوٹھ جاتا ہی اللہ کیطرف دوسرا رنگ اوترتا ہے
جیسے بڑے بڑے پیغمبر جنکا اثر صدہا سال تک رہا یا بڑی قوم مین سرداری جو مدتون چلی وہ
ہزار برس اللہ کے ہان ایکدن ہی فرمایا کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین
اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھ اورون کو وہ ہی رب جہان کا اور رکھے اوسمین بوجھ
اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری
پوچھنے والون کو پھر چڑہا آسمان کو اور وہ دھوان ہو رہا تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ تم
دونو خوشی سے یا زور سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے پھر ٹھہرائے سات آسمان دو دن مین
اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ورلے آسمان کو چراغون سے اس آیت مین
بیان ہی چھہ دن کے کامون کا اور رد ہی شرک کا اور بیان ہی توحید کا اور ذکر ہی آسمان

وزمین کی اطاعت کا جو کچھہ آسمان زمین مین ہی سب اللہ پاک کی اطاعت مین ہی نافرمان
اوسکے حکم کا اگر کوئی ہی تو یہی نوع انسان ہی جسنے غالباً خدا کی بغاوت شیطان کی اطاعت
اختیار کی ہی سارے علما اسلام کا اتفاق ہی اسپر کہ اللہ تعالی نے آسمان وزمین کو اور جو کچھہ
اونمین ہی چھہ دن مین بنایا قرآن بھی اسی پر دلالت کرتا ہی جمہور نے کہا یہ چھہ دن ایسے ہی
جیسے ہمارے دن مین ابن عباس ومجاہد وضحاک وکعب نے کہا بلکہ ہر دن برابر ہزار دن کے تھا
یہود نے کہا ابتدا خلق کی اتوار سے ہوئی نصاری نے کہا پیر سے ہوئی مسلمانون نے کہا
سنیچر سے ہوئی جمعہ کو تمام ہوئی اسلئے جمعہ عید ٹھہرا یہی بات ٹھیک ہی اسلئے کہ حدیث مین
سنیچر ہی کا دن فرمایا ہی عمر بن خطاب کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوکر ہمکو
خبر دی ابتدای خلق سے تا داخل ہوے اہل جنت کے جنت مین اور اہل دوزخ کے دوزخ مین
یاد رکھنے والے نے اوسکو یاد رکھا بھولنے والا بھول گیا یہ حدیث بخاری مین ہی اور معجزہ ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ ذرا سے وقت مین سارا حال عالم کا ابتدا خلق سے تا فنا
وبعث بیان فرمادیا ایک حدیث مین آیا ہی کہ صبح سے ظہر تک ظہر سے عصر تک
عصر سے مغرب تک خطبہ پڑھا ماکان اور مایکون سے خبر دی اتنے بڑے حالات کے بیان کے
لئے یہ وقت بھی بہت تھوڑا ہی سو جو کچھہ حضرت نے بیان کیا وہ حق ہی اوسکے سوا جو کوئی
کچھہ کہے وہ لائق قبول کے نہین یہ بیان حضرت کا کتب حدیث مین ضبط ہی جسقدر جسکو
یاد رہا حاصل یہ کہ اللہ سب سے پہلے ہی اور سب کے بعد اوس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی نہ اوسکے بعد
یہ سارا جہان اوسکا بنایا ہوا ہی عرش اوسکا سارے مخلوق پر اسطرح ہی جیسے قبہ وہ
چرچراتا ہی اوس سے جیسے زین نیچے سوار کے چرچراوے مٹی کو دن سنیچر کے پہاڑون کو دن
اتوار کے درختون کو دن پیر کے بری چیزون کو دن منگل کے نور کو دن بدھ کے پیدا کیا پھر جانورون
کو اوسمین دن جمعرات کے پھیلایا آدم کو دن جمعہ کے بعد عصر سب سے پیچھے پچھلی ساعت مین ا
دن کی رات تک بنایا اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی اس سے معلوم ہوا

کہ جو کچھ آج کائنات مین موجود ہی اوسکی خلقت نوع انسان سے پہلے ہو چکی ہی آخر آسمان
کے اوپر دوسرا آسمان ہی دونو مین پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی زمین سے آسمان دنیا
بھی پانسو برس کی راہ پر ہی پھر ساتوین آسمان کے اوپر پانی ہی اوس پانی پر تخت ہی اوس
تخت پر خدا ہی اسیطرح اس زمین کے نیچے اور زمین ہی پانسو برس کا فاصلہ ہر اک زمین کا
دوسری زمین سے ساتوین زمین تک ہی عرش سے فرش تک جو کچھ ہی سب کو علم اللہ پاک کا
شامل ہی یہ بات حدیث مین آئی ہی احمد و ترمذی نے اسکو ابوہریرہ سے روایت کیا ہی
ساتوین آسمان کے اوپر دریا ہی جسکے اوپر سے نیچے تک پانسو برس کا فاصلہ ہی اوسکے
اوپر آٹھ فرشتے ہین جنگلی بکریون کی شکل وہ عرش کو اپنی پیٹھ پر اوٹھائے ہوئے ہین اللہ اس
عرش کے اوپر ہی یہ بات حدیث عباس مین نزدیک ترمذی و ابوداؤد کے آئی ہی فرشتون کو
نور سے جن کو آگ سے آدم کو مٹی سے بنایا سورج ہر رات عرش کے نیچے جا کر سجدہ کر کے نکلنے کی
اجازت مانگتا ہی ایک وقت ایسا آویگا کہ اوسکو اجازت نہو گی یہ حکم ہو گا جہان سے آیا ہی
وہین پھر جا تو پھر وہ مغرب سے نکلے گا یہ حدیث ابی ذر کی بخاری مسلم ترمذی مین ہے
جسدن وہ پچھم سے نکلے گا اوسدن سے دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا قیامت مین چاند سورج
کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے بہت لوگون نے انکو پوجا ہی رعد یعنی گرج ایک فرشتہ ہی
بجلی اوسکا کوڑا ہی بادل ہانکنے کے لئے گرمی سردی سانس ہی دوزخ کی تارے رونق ہین
آسمان کے شیطانون کو بھگاتے ہین مسافرون کو رستہ بتاتے ہین کسی کی موت زندگی انسے
متعلق نہین گنہ بندون کے ڈرانے کو گناہ سے بچانے کو ہوتا ہی عقل سے بہتر کوئی چیز
نہین جسکو خدا زیادہ چاہتا ہی اوسیکو عقل دیتا ہی جسطرح رزین نے ابن مسعود سے مرفوعاً
روایت کیا ہی سب سے زیادہ عقل پیغمبرون کو دی گئی ہی پھر اونکو جو پورے فرمانبردار اونکے ہین
یہ حال ابتداء آفرینش کا زبان خاتم الانبیاء سے معلوم ہوا یہی سچ ہی اس باب مین ایک عالم نے
خاک چھانی جس نے جو چاہا بک دیا ہر شخص نے ایک نئی کہانی گائی اوسکو تو جاہل لوگ نتے ہین

جو خدا کے رسول لائے ہین او سمین شک کرتے ہین لا حول ولا قوۃ الا باللہ

ذکر تاریخ عالم

تاریخ اوس دن کو کہتے ہین جسکی طرف پچھلے دنون کو نسبت کرین ہر امت کی ایک تاریخ
ہی یہود و نصاری و مجوس نے بیان تاریخ مین مبدا بشر سے طرح طرح کی گپ شپ کی ہی
مدت بعید و عہد قدیم کا حال سوا خدا کے کون جانے قرآن شریف مین بعد ذکر نوح و عاد
و ثمود یون فرمایا ہی والذین من بعدہم لا یعلمہم الا اللہ ابن مسعود اس آیت کو پڑھتے
اور کہتے جھوٹے ہین نسب بیان کرنے والے تاریخ خلیقہ جسکو ابتدا نسل بھی کہتے ہین اور
بعض بد اتحرک بولتے ہین اہل کتاب و مجوس کو اوسکے بیان مین بڑا اختلاف ہی مجوس و
فرس نے کہا عمر عالم کی بارہ ہزار برس ہی مطابق بارہ برج فلک اور بارہ ماہ سال کے اور
انکو یہ گمان ہی کہ زردشت جو انکا نبی تھا اوسنے کہا ہی کہ اوسکے وقت تک تین ہزار برس
عالم کو گذرے اور اوسکے ظہور سے تا تاریخ اسکندر تین ہزار دو سو اٹھاون برس ہوئے
اول کیومرث سے جسکو یہ پہلا آدمی کہتے ہین تا سکندر تین ہزار تین سو چون سال ہوئے
پھر جب بیل اس تفصیل کا اجمال سے نکالا تو یون کہا کہ یہ تین ہزار برس خلق کیومرث سے
لے گئے ہین اون سے پہلے ہزار برس گزر چکے جسمین آسمان ٹھہرا ہوا تھا اور کون و فساد
کچھ نہ تھا اور نہ زمین آباد تھی جب فلک نے حرکت کی انسان اول معدل نہار مین حادث ہوا
اور حیوانات کا توالد تناسل چلا اور دنیا آباد ہوئی یہود کہتے ہین آدم سے اسکندر تک
تین ہزار چار سو اڑتالیس سال ہوئے نصاری کہتے ہین پانچہزار ایکسو اکیاسی برس گذرے
توریت مین آدم سے تا طوفان دو ہزار چھ سو چھپن سال لکھے ہین انجیل مین دو ہزار دو سو
بیالیس برس بتائے ہین اس اختلاف سے بے اعتباری دونو کی ظاہر ہوئی قیاس
اور اسی کو اسمین کچھ دخل نہین اور جو اہل کتاب کے سوا ہین اونمین بھی اختلاف ہی تشوشا
نے کہا درمیان خلق آدم اور شب جمعہ اول طوفان کی مدت دو ہزار دو سو سولہ سال

تیئیس دن چار ساعت کی ہی اسیطرح منجمون نے کچھ مدت بتائی بہت لوگون نے
خیال کیا کہ مدت بقاء دنیا کی سات ہزار برس ہین یہ بات مکڑی کے گھر سے بھی زیادہ بودی
ہی کسی نے کہا آدم سے تا طوفان تین ہزار سات سو تین برس ہوئے کسی نے کہا
دو ہزار دو سو چھپن سال کسی نے دو ہزار اسّی برس کہے اسی طرح حال تاریخ طوفان کا
ہی کہ بسبب کثرت اختلاف کے اصل حال معلوم نہین ہو سکتا یہود نے کہا طوفان سے تا اسکندر
دو ہزار سات سو بانوے برس ہوئے نصاری نے کہا دو ہزار نو سو اڑتیس سال ہوئے
سارے مجوس فرس و بابل و ہند و چین والے منکر طوفان کے ہین طہمورث کے وقت مین حکیمون
نے طوفان سے ڈرایا تھا لوگون نے اہرام وغیرہ بڑے بڑے مکان بنائے کہ وقت اوس
حادثہ کے اوسمین داخل ہون ایکسو اکتیس برس پہلے طوفان سے طہمورث نے اصفہان مین
کتب علوم کو مجلد کر کے ایک جگہہ محفوظ مین دفن کر دیا تین سو سال بعد ہجرت کے ایک ٹیلہ
اصفہان کا پھٹ گیا اوسکے اندر گھر تھے جنمین چھال درختون کی بھری ہوئی تھی اوسمین
کچھ کتابت نکلی جو کسی کی سمجھہ مین نہ آئی قرانات کا حال حجج الکرامہ اور لقطۃ العجلان مین مفصل
لکھا گیا ہی اور تاریخ بخت نصر اور فیلبش و اسکندر کا ذکر بھی کیا گیا ہی اسکندر رومی اور خضر
ہی اسکندر ذوالقرنین اور خضر سے ملاقات ذوالقرنین کی ہوئی تھی اسکندر رومی کے آدمیون
نے عیسی بن مریم کو پایا تھا جیسے جالینوس و ارسطو ذوالقرنین قبیلہ حمیر اہل عرب سے تھے زمانہ
ابراہیم علیہ السلام مین یہود نے کہا خضر زمانہ افریدون مین تھے افریدون نام ذوالقرنین
کا ہی غرضکہ صحیح بات کا کچھ پتا نہین چلتا قرآن شریف سے آنا طوفان کا تمام روی زمین پر
ثابت ہی اور یہی حق ہے ذوالقرنین کا بندۂ صالح ہونا قرآن شریف مین مذکور ہی

سال شمسی وقمری

سورج کی چال پر حساب ماہ و سال کا رکھنا طریقہ اہل یونان و سریان و قبط و روم و فرس کا ہی
یہ پانچ امتین ہوئین چاند سے حساب لینا پانچ امت مین ہی عرب و یہود و نصاری و مسلمان

ہشتم لکن اب نصاریٰ بھی سورج کا حساب رکھتے ہین شمسی سال کے دن تین سو پینسٹھ روز
اور چوتھائی دن ہی اسی شمسی دن سے لوند کا مہینا بنتا ہے بعضے حساب لوند کا نہین
رکھتے جیسے قبطی و فارسی لوند کو کبیسہ اور نسیئی کہتے ہین جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حج کیا نسیئی کو باطل ٹھہرایا اور فرمایا زمانہ اوسی حال پر آگیا جسدن خدا نے آسمان و زمین کو
پیدا کیا تھا اور ہندو چاند کا حساب لیکر کبیسہ کرتے ہین

دن رات

عرب کے نزدیک دن مع رات سورج ڈوبنے سے تا ڈوبنے سورج کے کل تک ہی اسلئے اُنکے نزدیک
رات پہلے ہی دن پیچھے فرس و روم کے نزدیک دن مع رات سورج نکلنے سے تا نکلنے سورج
کے کل تک ہی اسلئے انکے نزدیک دن پہلے رات پیچھے ہے

ہفتہ

قدما فرس و ہند و قبط مصر مین استعمال اسبوع کا نہ تھا شام والون نے جب پیغمبرون سے سنا
کہ پہلے ہفتہ کے چھ دن مین خدا نے آسمان و زمین بنائی تو انھون نے ہفتہ مقرر کیا پھر سب
امتون مین پھیل گیا عرب نے بھی اوسکا استعمال کیا قبط مین مہینے کے تیس دن تھے ہر دن
کا نام علحدہ تھا پھر لوند کے سبب وہ نام قائم نرہے بارہ مہینون کے نام اور ہفتہ کے ہر دن کا
نام قائم رہا ہر قوم مین شہور و ایام اسبوع کے نام الگ الگ ہین

تاریخ ہجرت

یہ تاریخ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر کی ہی اسلام مین اسی کا رواج ہی پہلی بر رمضان
شعبان تجویز کیا تھا پھر ماہ محرم سے حساب رکھا تین ماہ کے قریب سال سے کم کر کے سال ہجرت
مقرر کی گئی یعنے محرم صفر اور کچھ دن ربیع الاول کے لئے پھر اٹھ ہشتم دن پچھلے لیکر محرم کو
تاریخ ہجرت کا شروع قرار دیا پھر جو حساب کیا تو اول محرم سے تا آخر عمر رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم دس برس دو ماہ ہوئے اور جو حقیقی حساب عمر کا ہجرت سے لین تو نو برس گیارہ

مہینے بائیس دن ہوتے ہیں مسیح سے تا مولد نبوی پانسو اٹھتر برس دو مہینے آٹھ دن کم ہوتے ہیں ابتدا تاریخ ہجرت کی جمعرات کے دن پہلی محرم سے ہی طوفان سے اسوقت تک تین ہزار سات سو چونتیس برس دس مہینے بائیس دن ہوئے سال قمری کے دن تین سو چوّن و چھٹا حصہ دن کا ہی آپ پیغمبر علیہ السلام نے سمت قبلہ پہچاننے چاند کا حساب لگانے کو اپنے تاریخ کو شہور سال عربی پر بنایا کوئی مہینا پورا کوئی ناقص رکھا اور باقتدا اصحاب محرم سے ابتدا رکھی تاریخ فرس جسکی ابتدا یزدجرد سے لیتے ہیں اور تاریخ ہند جسکو سمت کہتے ہیں اور تاریخ انگریزی جسکی ابتدا مولد مسیح علیہ السلام سے لی گئی ہے حال آن مجموعہ لقطۃ العجلان میں ذکر کیا گیا ہی آج تاریخ ہجرت سنہ ۱۳۰۱ اور تاریخ عیسوی ۱۸۸۴ ہی اب مہینا بھر کے بعد ۱۸۸۵ شروع ہونگے

ذکر عالم

اس جہان کی بابت لوگون کے صرف تین مذہب ہین ایک یہ کہ عالم حادث ہی مجوس و اہل ملل اسی کے قائل ہین دوسرا قدم مطلق یعنی اصول اس عالم کی جیسے افلاک و مواد عناصر و انواع صور علی الاتصال بلا انقطاع قدیم ہین یہ مذہب ہی فلاسفہ و آبادیین کا یہ قوم اوائل فرس تھے کہتے ہین مہ آباد ہمارے نوع کا اور پیشوا ہمارے دین کا ایک آدمی مہ آباد نام تھا اوسپر کتاب دساتیر اوتری ہی تیسرا مذہب قدم بالنوع حدوث بالشخص ہی یہود اسی کے قائل ہین اور اس تقدیر پر کہ حدوث قرار پاوے یہ نوع انسان اپنی بدایت مین مختلف ہی ایسے اقوال پر جنمین جمع ممکن نہین اصحاب اس امر کے مسلمان و یہود و مجوس و ترک و فرنج قبل ظہور نصرانیت ہین ابتدا ہبوط آدم علیہ السلام سے لی گئی ہی اور ظاہر یہی ہی کہ وقت خلقت یہی زمانہ ہبوط رکھا جاوے اسلیے کہ ہبوط و خلقت کے درمیان کی مدت سے تعرض نہین کیا گیا کہ اندازہ اوسکا معلوم ہوسکے

آدم ابو البشر علیہ السلام

آدم علیہ السلام اول انبیا ہین انکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا چالیس رات یا چالیس
سال پڑا رکھا پھر اپنی روح انمین پھونکی ہر زمین سے مٹھی بھر مٹی لی ان کو اوس مٹی سے
بنایا تھا اسلیئے انکی اولاد کوئی سپید کوئی لال کوئی کالی کوئی ان رنگون کے بیچ مین کوئی
نرم کوئی سخت کوئی پاک کوئی ناپاک ہوئی آدم طول مین ساٹھ گز عرض مین سات گز تھے
یہ نبی تھے خلیفہ خدا کے ان سے خدا نے باتین کین انکی اولاد مین رسول تین سو پندرہ شخص تھے
نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے اس عدد کو امام احمد نے ابی امامہ سے روایت کیا ہی لکن
بسند ضعیف آدم کو خدا نے فرشتون سے سجدہ کرایا جب نفخ سر زمین پر رکھا شیطان نے غرور کیا
ماندا گیا کافر ہوا انکو سب چیزون کے نام سکھائے بہشت مین جگہ دی معلوم نہین یہ بہشت
زمین پر تھی یا آسمان پر گیہون یا کسی اور درخت کے کھانے سے منع فرما کر کہدیا کہ ابلیس تمھارا
تمھاری بی بی کا دشمن ہی ایسا نہو کہ جنت سے تمکو نکالدے اوسنے قسم کھائی کہ مین تمھارا
خیر خواہ ہون آدم نے اوسکی قسم پر دہوکا کھایا اگلے اقرار کو بھول گئے کچھ ہمت نہین پائی گئی
جب جنت سے نکلے تو ننگے نکلے پتون سے بدن چھپانے لگے حکم ہوا زمین مین رہو ایک
مدت تک دونو نے کہا ای رب ہمنے ظلم کیا اپنی جان پر اگر تو ہمکو نہ بخشیگا اور رحم نکریگا
تو ہم ٹوٹے والون مین رہینگے اس کہنے پر انکا قصور معاف ہوا آدم علیہ السلام دن جمعہ کے
وقت عصر سوین محرم آٹھوین نیسان کو بہشت سے نکلکر جزیرۂ سراندیپ مین جسکو اب جزیرۂ سیلان اور لنکا
بھی کہتے ہین رہوہیا پہاڑ پر اترے یہ ٹکڑا زمین کا داخل اقلیم ہند ہی اسلیئے ہند اصل ہی سارے بنی آدم کے
یہان سے اونکی اولاد پھیل کر جیہو ولا تو نیر آباد ہوئی سنہ نو سو تیس مین آدم کا انتقال ہوا
یہ جنت مین چالیس برس رہ چکے تھے چالیس برس اپنی عمر سے داود علیہ السلام کو دے گئے تھے
پھر وہان سے نکلکر دنیا مین آئے انکی وفات اسی کلا مین ہوئی انکے انتقال کے وقت تک انکی اولاد قریب چالیس ہزار
نفر کے ہوگئی تھی فرشتون نے انپر نماز جنازے کی پڑھی دفن کیا قبر انکی لنکا مین بتاتے ہین انکا نام قرآن شریف مین جسجگہ آیا ہے
قصہ مین کا اتفاق ہی اس بات پر کہ پدر اول اس نوع بشر کے یہی آدم علیہ السلام ہین جسطرح قرآن شریف

سے ثابت ہی اور وہ جو بعض اخبار والون نے ذکر کیا ہی کہ آدم سے پہلے دو امتین اور
تھین جن وطم یہ قول ضعیف و متروک ہی ہمارے پاس اخبار آدم اور ذریت آدم اوسیقدر
ہین جو قرآن شریف مین آئے حدیث مین ہمکو بتائے ہین اسکے سوا جو کچھ ہی وہ یارون کا
خیال وہم کا جال ہی زمین آدم ہی کے نسل سے آباد ہوئی نوح علیہ السلام تک انبیا تھے
جیسے شیث و ادریس علیہما السلام یہ بادشاہ بھی تھے اور ملت والے بھی ہوئے جیسے
کلدانیین یعنی موحدین و سریانیین یعنی مشرکین قصہ آدم علیہ السلام کا اور اونکی اولاد سے
عہد توحید لینے کا قرآن پاک مین مذکور ہی جب فرشتون سے انکو سجدہ کرایا اور مرتبہ
بڑہایا تو پیغمبرون سے بھی عہد لیا گیا کہ کتاب و حکمت تمکو دی ہی اگر رسول آخر زمان آوے
اور تمہاری تصدیق کرے تو اوسپر ایمان لانا اوسکو سچا سمجھنا اونھون نے اقرار کیا
یہ رسول حضرت محمد خاتم الرسل ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آدم بہشت سے زمین پر اوترے
انکے دو بیٹے تھے ہابیل و قابیل قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا قیامت تک جو کوئی کسیکو قتل
کریگا اوسکا ایک گناہ قابیل پر بھی لکھا جاویگا شیث کا ذکر قرآن مین نہین ہی اسلیے کہ
سب پیغمبرون کے ذکر کا اوسمین التزام نہین کیا ہی بعد قتل ہابیل یہ پیدا ہوئے شیث کا
ترجمہ ہبۃ اللہ ہی سارے آدمیون کا نسب انھین سے جاکر ملتا ہی نوسو بارہ برس کے ہوکر
مرے اوسوقت ہبوط آدم کو ایکہزار ایک سو بیالیس برس ہوئے تھے سب سے پہلے انھین کی
داڑھی نکلی عبرانی بولتے تھے انھون نے جوتا ٹوپی پہنا اور پچاس صحیفے انپر اوترے جب
یہ پیدا ہوئے عمر آدم کی دو سو تیس برس کی تھی یہ وصی تھے آدم کے انکا نام نزدیک صابیہ کے
عاذیمون ہی ادریس علیہ السلام بڑے سچے نبی تھے انکو قرآن شریف مین صدیق کہا ہی
تین سو پینسٹھ برس کی عمر مین آسمان پر اوٹھالیے گئے انکے بھی صحیفے تھے انکو ہرمس ہرامسہ
اور اخنوخ بھی کہتے ہین پیغمبر حکیم بادشاہ تھے شریعت آدم کی مخالفت پر انھون نے جہاد
کیا شہر آباد کیے ایک سو اسی شہر بس گئے انکا جانا آسمان پر خود قرآن شریف مین مذکور ہی

سنہ ایکہزار چارسو ستر تھے مین بعد ہبوط آدم کے آسمان پر گئے اِنکا نام قرآن شریف مین
صرف دو جگہہ آیا ہی **نوح** علیہ السلام اپنی قوم مین پچاس سال کم ہزار برس رہے جب
قوم نے اِنکی نہ سُنی تو انکی بددعا سے سب پر پانی کا طوفان آیا اوسمین ڈوب کر مر گئے
ایک بیٹا انکا کافر تھا وہ بھی ڈوب کر مر گیا طوفان ساری زمین پر آیا جو مومن ساتھ اونکے
گھر والے کشتی مین تھے وہ بچ گئے وہ تھوڑے لوگ تھے اسی یا کچھہ کم پھر اونکی نسل نہ چلی
نسل فقط انھین تین بیٹون نوح علیہ السلام کی چلی **حام سام یافث** حام چھوٹے سام منجھلے
یافث بڑے بیٹے تھے اسلیے انکو آدم ثانی اور آب ثانی کہتے ہین حدیث سمرہ بن جندب
مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سام عرب کے باپ یافث روم کے باپ
حام حبش کے باپ ہین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہی بعض نے کہا حام باپ ہین حبش و
زنج و قبط و سودان و بربر و ہند و سند کے سام باپ ہین فارس و روم کے یافث باپ
ہین ترک و صقالبہ و یاجوج و ماجوج کے غرض کہ یہ بیان انساب کا مجمل ہے
تفصیل مین اختلافات ہی کوئی دلیل مرفوع موجود نہین جو صحت سمجھی جاوے نوح علیہ السلام
ایکہزار چھہ سو بیالیس برس بعد ہبوط آدم کے پیدا ہوئے طوفان تک آدم علیہ السلام کو
دو ہزار دو سو بیالیس برس گزرے تھے انکی قوم بت پرست تھی پانی سے ہلاک کی گئی دسوین
رجب کو کشتی مین بیٹھے دسوین محرم کو اوترے چھہ مہینے دن رات طوفان رہا کشتی جودی
پہاڑ پر ٹھہری نوح کا نام قرآن شریف مین اونچاس جگہہ آیا ہی جب طوفان آیا چھہ سو برس کے
تھے بعد طوفان کے تین سو پچاس برس زندہ رہے یہ سب نو سو پچاس برس ہوئے
بحسب صراحت قرآن شریف **ھود** علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کیطرف بلایا اس قوم
کا نام عاد ہی اونھون نے نہ مانا قحط پڑا اوسپر بھی نہ مانا بادل آیا اوسمین ہوا کا عذاب تھا
ہوا نے ایسا گرایا جیسے کھجور کے درخت یہ نبی نوح کے بعد پہلے ابرہیم علیہ السلام سے تھے
اِنکا نام قرآن شریف مین آٹھہ جگہہ آیا ہی **صالح** علیہ السلام انکو ثمود کی طرف بھیجا گیا تھا

انھون نے کہا فقط خدا کو پوجو قوم نے نمانا معجزہ مانگا اللہ تعالے نے ایک ناقہ پہاڑ سے
پیدا کیا انھون نے اوسکے پاؤن کاٹ ڈالے ایک ایسی چنگھاڑ آئی جسنے اونکو کانون کی سرزنش
کیطرح کر دیا یہ بعد اس عذاب کے حجاز مین آئے اٹھاون برس کی عمر ہوئی یہ ابراہیم
علیہ السلام سے پہلے نوح سے پیچھے تھے تو جگہہ انکا نام قرآن شریف مین آیا ہی ابراہیم
علیہ السلام جب آدم علیہ السلام کو تین ہزار تین سو تیئیس برس گزرے طوفان کو ایکہزار
اکاسی سال ہوئے تو یہ پیدا ہوئے سنہ تین ہزار تین سو نو یا اٹھ ہ ہمعصر بادشاہ وقت نے ان کو
آگ مین ڈالدیا فریدون انھین کے وقت مین تھا انکے باپ بت تراش تھے بہت نصیحت کی
نمانا ناچار مغفرت کی دعا مانگی حکم ہوا کافر کے لئے دعا نکرو ایک سو پچھتر برس جئے انکے صحیفے نیز
کہا وتین تھین یہ نام سریانی ہی اسکے معنی باپ مہربان سب سے پہلے ان کے بال سفید ہوئے
انکو ابو الانبیا و تاج الاصفیا و آدم ثالث کہتے ہین بعد آدم کے کعبہ کو انھین نے بنایا پھر عمالقہ
نے پھر جرہم نے پھر قریش نے پھر ابن الزبیر نے پھر حجاج نے پھر سلطان مراد نے جواب موجود
ہی انکے پاؤن کے نیچے کا پتھر اب تک باقی ہی جسکو مقام ابراہیم کہتے ہین سوا اس پتھر کے کسی ہی کی کوئی نشانی دنیا مین باقی موجود
نہین ہے مگر بعض آثار خاتم الانبیا حال مین دو خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملے ہین جنکی
نقل عکس سے لی گئی ہی میرے پاس بھی موجود ہین وللہ الحمد بڑی نشانی قرآن و حدیث
ہی جو قیامت تک واسطے عمل اور عرض کرنے اقوال و اعمال خلق کے اور دریافت
حق و باطل کے باقی رہیگی ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم سے اپنے بڑے بیٹے اسمعیل کو
ذبح کرنا چاہا تھا خدا نے بدلا بھیجکر بچا لیا انکو کا دوست خاص بندہ اپنا پایا انکا نام
قرآن شریف مین اکثر جگہہ آیا ہی اسمعیل علیہ السلام یہ ملک شام مین پیدا ہوئے چودہ برس
پہلے بنا ر کعبہ سے اسی سال انکے باپ نے اپنا ختنہ کیا یہ بھیجے گئے تھے طرف اپنے ماموؤن کے
بنو جرہم کہتے ہین انکے نام کا ترجمہ مطیع اللہ ہی انکی قبر درمیان میزاب و حجر کے ہی ایکسو
سینتیس برس جئے ہمارے حضرت صلعم انکی اولاد مبارک مین ہین ہاجرہ انکی ماں تھین

بادشاہ نے سارا کو دی تھین چھیاسی برس کی عمر ابراہیم علیہ السلام کی تھی جب یہ پیدا ہوئے
انکو قرآن مین سچا وعدے کا اور رسول نبی کہا ہی گھر والون کو نماز و زکوٰۃ کا حکم کرتے انکا نام
قرآن شریف مین بارہ جگہہ آیا ہی **اسحٰق** علیہ السلام انکے باپ سو برس کے تھے جب یہ پیدا
ہوئے آدم کو تین ہزار چار سو تینتیس برس اوس وقت تک گزرے تھے ساری عمر شام مین رہے
ایک سو اسی برس جئے باپ کے پاس دفن ہوئے انکا نام قرآن شریف مین سترہ جگہہ آیا ہے
یعقوب علیہ السلام اسحٰق ساٹھ برس کے تھے جب یہ متولد ہوئے ایکسو سینتالیس برس کی
عمر پائی انکا نام قرآن شریف مین سولہ جگہہ آیا ہی ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے
اپنی اولاد کو وصیت کی یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون
انکے بیٹون نے کہا نعبد الٰہک والٰہ اٰبائک ابراھیم واسمعیل واسحٰق الٰہا واحدا
ونحن لہ مسلمون یہ سب مسلمان تھے والحمد **لوط** علیہ السلام بھتیجے ہین ابراہیم علیہ السلام
کے اہل سدوم کے رسول تھے وہ لوگ کفر و فاحشہ مین مبتلا رہتے لونڈے بازی کرتے جب
سمجھانے پر سیدھے نہوئے فرشتون نے آکر پانچون گانون کو اولٹ مارا جو گانون سے
باہر تھا اوس پر پتھر برسے وہ یون مرا یہ عذاب صبح کے وقت ہوا ہر پتھر پر نام ایک ایک کا لکھا تھا
انکا نام قرآن شریف میں ستائیس جگہہ آیا ہی **ایوب** علیہ السلام یہ اصل مین رومی ہین بڑے
مالدار تھے انکا امتحان لیا گیا محتاج ہو گئے لیکن عبادت و شکر کو ترک نکیا پھر جذام کی بیماری
ہوئی کیڑے پڑ گئے صبر بچھوڑا آخر کو اچھے ہو گئے انکا نام کتاب اللہ مین چار جگہہ آیا ہی قرآن مین
فرمایا ہمنے پایا اوسکو صابر کیا اچھا بندہ ہی رجوع کرنے والا انکا صب یعقوب علیہ السلام کا
ہی یہ مشہور ہی بعض کے نزدیک زمانہ یعقوب مین تھے تہتر برس جئے **ذاالکفل** انکے بیٹے
بعد انکے پیغمبر ہوئے **یوسف** علیہ السلام اٹھارہ برس کے تھے جب باپ سے جدا ہوئے
الیس برس جدا رہے پھر مصر مین ملے سترہ برس یکجا رہے وقت وفات پدر چھین برس
کے تھے ایکسو دس برس جئے دو سو اکانون سال کے بعد مولد ابراہیم علیہ السلام سے پیدا

ہوئے تھے موسی علیہ السلام سے چونسٹھ سال پہلے وفات پائی انکا قصہ احسن القصص ہی زلیخا کا عشق انسے حالت کفر مین تھا اسلئے عشق خصال کفر مین ٹھہرا یہ لفظ قرآن شریف وحدیث صحیح مین کسی جگہہ نہین آیا ہی یہ مصر مین بکے تھے کم داموں پر پہر زلیخا کے مکر سے قید ہوئے ۷یا ۱۲یا ۱۴برس تک قید مین رہے جب رہائی ہوئی وزیر مصر ہوئے انکا نام فرقان حمید مین ستائیس جگہہ آیا ہی اصحاب کہف یہ روم کے رہنے والے تھے بادشاہ کافر سے بھاگ کر ایک غار مین جا چھپے اب تک خواب راحت مین ہین ایک بار جگے تھے آدم علیہ السلام سے چھ ہزار و چھتیس سال بعد پھر سو گئے سات آدمے آٹھواں کتا ہی یہ ایک عجب نشانی ہین خدا کی انکا قصہ قرآن مین آیا ہی سورج نکلتے ڈوبتے وقت انکی طرف سے کترا کر جاتا ہی شعیب علیہ السلام یہ ابراہیم کی اولاد یا اونپر ایمان لانے والون کی اولاد سے ہین اول ایکہ والون کی طرف بھیجے گئے تھے وہ آگ برسنے سے ہلاک ہوئے پھر مدین کے رسول بنی وہ زلزلہ سے مٹے انکو خطیب الانبیا رکہتے ہین مدین والے ناپ تول مین کمی کرتے تھے انکا کہنا نہین سنتے انکو دہمکاتے ڈرلاتے انکا نام قرآن مجید مین گیارہ جگہہ آیا ہی موسی علیہ السلام آدم کے اوترنے سے تین ہزار سات سو اڑتالیس سال بعد مصر مین پیدا ہوئے اوسوقت طوفان کو ہزار و چھ سو چھتیس برس یا پانسو سا ٹھہ برس گزرے تھے اور ابراہیم علیہ السلام کو چار سو پچیس سال ہوئے تھے منوچہر کا زمانہ تھا جب مصر سے نکلے اسی برس کے تھے چالیس برس جنگل مین رہے ایکسو بیس برس جئے قوم فرعون نیل مین ڈوب گئے ایکہزار چار سو پچاسی برس پہلے عیسی سے تھے بعض نے اور سنہ بتائے ہین انکا قصہ کتاب اللہ مین مفصل لکہا ہی انکا نام کلام اللہ مین ایکسو چھتیس جگہہ آیا ہے ہارون علیہ السلام کا نام انیس جگہہ موسی علیہ السلام کو کتاب توراۃ لکہی لکہائی تختیون پر ہاتھ سے خدا کے ملی تھی ہارون انکے بڑے بھائی انکے وزیر نبوت تھے دونو کا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی یوشع یہ اولاد مین یوسف علیہ السلام کے ہین خلیفہ تھے موسی علیہ السلام کے تین برس تیہ مین رہے

ایکسو دس برس جیئے تسع کا نام قرآن مجید مین دو جگہہ آیا ہے ذی الکفل کا بھی دو جگہہ
عـزیر کا ایک جگہہ شمویل انکو پیغمبر بتایا ہی وفات موسی علیہ السلام سے انکے چار سو
ترانوے سال گزرے باوّن برس جیئے داؤد علیہ السلام یہ یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین
تھے بڑے بہادر تھے چار ہزار تین سو تینتیس برس بعد آدم کے پیدا ہوئے موسی علیہ السلام
پانسو پینتیس برس بعد انتقال کیا انکے وقت مین افراسیاب حاکم فارس تھا ستر برس جیئے
انکو خدا نے خلیفہ فرمایا ہے صاحب قوت کہا ہی پرندے و پہاڑ انکے ساتھہ تسبیح کرتے
تھے انکے ہاتھہ مین موم ہو جاتا اوس سے زرہ بناتے زبور انکی کتاب کا نام ہی انکے عہد مین
بعض بنی اسرائیل مسخ ہو گئے بندر بنگئے مگر نسل اونکی نہ چلی یہ عذاب سبت پر ہوا کہ زبور پر
عمل کرنا چھوڑ دیا انکا نام کتاب اللہ مین سولہ جگہہ آیا ہی اعملوا آل داود شکرا وقلیل من
عبادی الشکور انھین کے قصے مین ہے سلیمان علیہ السلام بیٹے ہین داؤد کے
چار ہزار تین سو اکانوے برس بعد آدم سے پیدا ہوئے بارہ برس کے تھے جب خلیفہ ہوئے
جیسے حکومت و دولت و مملکت انکو ملی کسیکو پھر ویسی نہ ملی بیت المقدس انکی مسجد کا نام ہی
سات برس مین بنائی گئی تیس گز کی اونچی ساٹھہ گز کی لمبی بیس گز کی چوڑی تھی پانسو گز کی فصیل
اوس سے الگ باہر بنائی تھی بلقیس ملکہ یمن کا آنا نزدیک انکے قرآن سے ثابت ہی باون برس جیئے
چالیس برس بادشاہی کی سال وفات مین اختلاف ہی پانسو پچھتر برس بعد وفات موسی
کے انتقال کیا آدم علیہ السلام کو چار ہزار چار سو تہتر برس گزرے تھے انکی نسل مین پندرہ
بادشاہ ہوئے دو سو اکسٹھہ سال تک سلطنت رہی سب مین پیچھے حزقیا تھے بڑے نیک
تھے بیس برس کے تھے کہ حاکم ہوئے اونتیس سال حکمرانی کی پندرہ برس پہلے مرنے سے انکی عمر
ہوچکی تھی خدا نے انکی عمر زیادہ کی انکے وقت کے پیغمبر نے یہ خبر دی موسی علیہ السلام سے
آٹھہ سو ساٹھہ سال بعد وفات پائی انکا نام کتاب اللہ مین سترہ جگہہ آیا ہی قرآن شریف مین
صرف تیئیس پیغمبرون کا ذکر ہے لقمان و خضر و ذو القرنین کی نبوت مین اختلاف ہی فرعون

ملعون کا نام چھتر جگہہ اور قارون کا نام چار جگہہ آیا ہی ذو القرنین انکا نام اسکندر ہی
یہ زمانۂ ابراہیم علیہ السلام مین تھے کسی نے یہ بھی کہا ہی کہ فریدون یہی ہین ابن عباس نے کہا
انکی قوم حمیر تھی سد یاجوج و ماجوج انھین نے بنایا ہی قرآن مین انکا قصہ آیا ہی بڑے اولوالعزم
صالح آدمی تھے خدا نے انکو اپنا بندہ کہا ہی سچ ہی بندگی سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہین لیکن جب
بندے سے پوری بندگی ادا ہو ورنہ پھر سراسر شرمندگی سرافگندی ہی یونس بن متی علیہ السلام
انکا نام قرآن شریف مین چھہ جگہہ آیا ہی متی انکی مان کا نام ہی سوا انکی اور مسیح علیہ السلام کے
کوئی نبی مان کے نام سے مشہور نہین ہوا موسی علیہ السلام سے آٹھہ سو پندرہ برس بعد مبعوث
ہوئے موصل کے پاس نینوی ایک گانون ہی وہان کے نبی تھے لاکھہ یا کچھہ اوپر لاکھہ کی بستی
تھی قوم نے انکی بات نہ سنی انھون نے وعدہ عذاب کا کیا عذاب آیا پیغمبر کو سچا کرنے کے
لئے لیکن بے اذن وعدہ کیا تھا اسلئے قوم کی توبہ پر وہ عذاب مکانون کی چھت تک آکر اوٹھہ گیا
یہ رفع عذاب فقط اسی قوم سے ہوا نہ کسی دوسری امت سے انکا قصہ قرآن مین مفصل آیا ہی
انکو ذوالنون بھی کہتے ہین اسلئے کہ مچھلی نگل گئے تھے جب دعا کی جان بچی یہ دعا عجب چیز ہی
اب بھی جو کوئی اسکو پڑھے ہر بلا سے نجات پاوے اسی طرح قرآن و حدیث دونو مین آیا ہی
یہ عذاب دہوپن کا تھا مگر موقوف رہا انکو قرآن مین رسول فرمایا ہے صاحب الحوت بھی کہا ہی
الیاس علیہ السلام انکی قوم بت پوجتی تھی جب منع کیا تو انکو جھٹلایا قرآن مین فرمایا یہ
رسولون مین سے ہین انکا نام کتاب اللہ مین تین جگہہ آیا ہی زکریا حضرت سلیمان کی اولاد مین
نبی تھے پیشہ درودگری کا کرتے مریم کے یہی کفیل بنے یحیی علیہ السلام انکے بیٹے ہین بڑہاپے
مین پیدا ہوئے پانچہزار پانسو چوراسی برس بعد ہبوط آدم کے عیسی علیہ السلام سے چھہ مہینے
بڑے تھے یہی سال تولد مسیح کا بھی ہی ہیرودوس پادشاہ نے انکو ذبح کر ڈالا زکریا کو مریم سے
متہم کیا وہ ایک درخت کے اندر جا چھپے اوسکو چیر ڈالا زکریا کے دو ٹکڑے ہو گئے سو برس
کی عمر تھی یحیی تین برس پہلے رفع مسیح سے مارے گئے ایک فاحشہ عورت کی خاطر سے انکا سر

نکال کر بطور تحفہ روبرو پادشاہ وقت کے حسب فرمایش لیوسکے بھیجا گیا نصاری انکو یحنا
کہتے ہین زکریا اور یحیی کا نام قرآن شریف مین سات جگہہ آیا ہی عیسی بن مریم علیہ السلام
انکی ولادت کا قصہ قرآن مین آیا ہی یہ روح کلمہ بندہ و نبی رسول اللہ کے ہین معجزات کو پیدا
ہوئے گود مین مان کے بولے انجیل انکی کتاب کا نام ہی جب تیس برس کے ہوئے وحی آنے لگی
بارہ آدمی ایمان لائے جنکو حواری کہتے ہین سنہ پانچہزار چہ سو ستر مین ہبوط آدم سے آسمان
پر اوٹھا لئے گئے آخر زمانہ مین پھر اوترینگے بیاہ کرینگے دین اسلام کو رواج دینگے انکا
اوترنا قیامت کے آنے کی نشانی ہی جب اوٹھہ گئے تو تینتیس برس کے تھے پھر آکر چالیس
برس رہینگے تہتر برس کی عمر پائینگے سولی پانا انکا ہاتھ سے یہود کے بے سند ہی انکی امت
بہتر فرقہ ہوگئی ہی نصاری نے انکو ایک خدا سمجھا ہی لیکن یہ بندہ ہین خدا کے نہ خدا ہین نہ بیٹے
خدا کے انکا نام قرآن شریف مین چھتیس جگہہ انکی ماں کا نام چوتیس جگہہ آیا ہی قائل کا آدم کو خدا نے بے ماں باپ کے
پیدا کیا حوا کو بے ماں کے بنایا عیسی کو بے باپ ظاہر کیا باقی سب بنی آدم کو ماں باپ سے نکالا
یہ چار قسم ہوئے اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی اس تیرہوین صدی میں امت مسیح نے رد اسلام
مین بہت کچھہ تحریر تقریر کی لیکن آخر کو ہار گئے انکا امت مسیح ہونا انکی براہی نام ہی اصل مین
سبکے سب یا اکثر حکیم وضع دہری مذہب ہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ آخر رسل اول انبیا ہین پانسو پینتالیس برس بعد رفع مسیح علیہ السلام کے مکہ معظمہ مین
پیدا ہوئے دن اتوار کے دسوین ربیع الاول کو چالیس برس کے عمر مین سارے دنیا کے پیغمبر
ہوئے دس برس مکہ معظمہ مین رہے پھر مدینہ منورہ مین جا رہے تیرہ برس وہان گذرے ترسٹھہ
برس کی عمر ہوئے انکی آخر عمر مین ایک لاکھہ چوبیس ہزار آدمی یا زیادہ اس سے مسلمان ہو گئے
تھے دین اسلام ہفت اقلیم مین پھیل گیا تاریخ اسلام انکی ہجرت سے رکھی گئی ہے قمری حساب سے
انکا نام مبارک قرآن شریف مین پانچ جگہہ آیا ہے انجیل مین فارقلیط نام ہی جسکا ترجمہ احمد
کتاب امہ مین انکی بیان اور بات کی قسم کھائی ہی حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام نکلے

جتنے اصلے تھے درمیان ہبوط آدم علیہ السلام اور انکے مولد کے چھہ ہزار تین سو اکاون
برس سات مہینے ہوتے ہین آخر سال حال یعنی ۱۲۳۰ہجری تک سات ہزار چھہ سو اکاون
برس ہفت ماہ ہوئے **ف** مورخین اہل کتاب اور منجمین وغیرہم مین بابت تاریخ ہبوط
آدم و عمر دنیا بہت بڑا اختلاف ہی اور کیون نہو کہ قرآن مین فرمایا ہی کہ امت سے پہلے
جو بہت سے قرن گزرے ہین وہ اللہ ہی کو معلوم ہین جو بات نزدیک سے اللہ کے
نہین ہی اوسمین بڑا اختلاف رہتا ہی ہم کیا اور ہمارا علم کیا ساری دنیا کا علم جسمین انبیاء
بھی شامل ہین سامنے اوسکے علم کے ایسا ہی جیسے چڑیا پانی مین چونچ ڈالکر نکالے تو اوتنا
پانی لگے گا یہ بات کہ آدم کے اوترنے سے ابتک اتنا زمانہ ہوا اور دنیا کی عمر سات ہزار
برس ہی قول یہود کا ہی اسلام مین اسکی کچھ اصل نہین حدیث و قرآن مین نہ تاریخ ہبوط
آدم بتائی ہی نہ عمر دنیا کی دنیا عبارت ہی خلق آسمان و زمین سے اسکو بھی شبہہ بہت مدت
ہوئی اگرچہ عدد صحیح معلوم نہین آدم سے اب تک کتنا زمانہ گزرا اسکا بھی ٹھیک ٹھیک پتا
نہین چلتا یہ جو قدما اہل ملت و امت نے بمقدمۂ ایام دنیا کسی نے ون کسی نے جگ بتایا ہی
یہ سب انکا وہم و خیال ہی لاکھون کروڑون پدمون سنکھون سے زیادہ شمار سالون کا
بیان کرتے ہین حالانکہ یہ علم حق کے علم سے خارج ہی سوای خالق کے کوئی اوسکو نہین
جان سکتا ہم کون ہین تم کون ہو جو اسمین غور کرین ہمین تو نجات کے لیے اسیقدر کافی ہی
کہ صانع عالم کا اقرار کرین آپکو بیٹا جیز مخلوق باطل اوسکو خالق معبود برحق سمجھین دنیا کو
فانی آخرت کو باقی جانین سوای پیغمبرون کے دوسرے کی بات کی سند نہ مانین جتنا فساد
دنیا مین ہی اوسکی بنیاد یہی ہی کہ جتنے آدمی اوتنی عقل ہر آدمی اپنی عقل پر چلتا ہی نقل کو
نہین مانتا اگر اس عقل کو جو درحقیقت جہل محض ہی طاق مین رکھکر سب کے سب پیغمبرون کی
بات پر اتفاق کرلین ایک بات بولین تو ابھی سارا جھگڑا اچکا جاتا ہی لیکن یہ ہرگز نہوگا
اسلیے کہ ابلیس سا دشمن ہر دم پیچھے لگا ہی حسد اوسکو دوزخ کا بعزا منظور ہو چکا ہی اگر یہ نہون

تو دوزخ خالی رہے جو نیک ہوں تو بہشت کی آبادی کسطرح ہو قیامت کے دن
یہ جگڑا انپک جاویگا اس لڑائی بھڑائی کا نیا دنجوبی ہوجاویگا وہ دن بھی اب نزدیک
انکا ہی گو تاریخ آمد معلوم نہین ہوسکتی ہی **ف** نوح علیہ السلام کے بیٹون نے دوبارہ
طوفان کے خوف سے ایک بڑا محل اونچا بنایا تھا جسکا سر آسمان سے لگتا تھا بہتر برج اوسمین
رکھے تھے ہر برج مین ایک بڑے شخص کو عمل کے لیے بٹھایا تھا اللہ تعالی نے اس حرکت کو
ناپسند کیا وہ محل گر پڑا اوسکے گرنے کی گڑبڑ مین ایسی گھبراہٹ ہوئی کہ سب کی بولیان
بگڑ گئین ایک کی بولی دوسرے کی بولی سے نملی اسکو **تبلبل السنہ** کہتے ہین
عابر نامی نے انکے ساتھ اس گھر بنانے مین موافقت نہین کی تھی وہ اللہ تعالی کی اطاعت
مین تھے اونکی زبان عبرانی باقی رہ گئی پھر سام کی اولاد عراق و فارس مین جا بسی ہند کی
سرحد تک حام کی اولاد جنوب مین مصر تک آرہی یافث کی اولاد بحر خزر سے تا چین
آباد ہوئی یہ تعیٔ ہر سہ فرزند نوح کے اسی تبلبل السنہ کے زمانہ سے ہوئے سب بہتر شاخین
انکی اولاد کی ہوگئین **ف** ابراہیم علیہ السلام آخر زمانہ بیوراسب مین تھے جسکا نام
ضحاک بھی ہے وہ زمانہ اول ملک فریدون کا تھا سنہ تین ہزار چار سو تیئیس مین جا کے
کعبہ کو بنایا اسی سال مین اسحق پیدا ہوئے اسمعیل انسے چودہ برس بڑے تھے ذبیح یہی ہین
یہود اسحق کو ذبیح بتلاتے ہین یہ ٹھیک نہین پھر قریش نے کعبہ کو ڈھا کر سنہ پینتیس مین
مولد نبوی سے دوبارہ تعمیر کیا **نکتہ** جتنے نبی رسول خدا کی طرف سے آدم سے لیکر
اس دم تک آئے خواہ کسی نے اونکو مانا یا نمانا وہ سب یہی کہتے رہے کہ خدا ایک ہی اوسکو
رب سمجھو اوسیکو پوجو بری عادت چھوڑ دو نیک خصلت برتو خدا کے سوا جتنی مخلوق ہی حیوان
ہو یا جماد یا نبات وہ لائق پوجا کے نہین بعض امتون نے کم یا بیش مانا اکثر نے نمانا نمانے
والے بچ گئے یہان وہان دونو جگہہ اچھے رہے سنکروں پر طرح طرح کا عذاب آیا نوح علیہ السلام
کی امت پانی سے مٹی یہ امت بت پوجتی تھی ہود علیہ السلام کی امت عاد نام بھی بت پرست

تھی اونپر ریح کا عذاب آیا سب برباد ہو گئی قوم صالح علیہ السلام کی امت جسکا نام ثمود تھا ایک صیحہ سے
ہلاک کر دی گئی لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسے اسکو قذف کہتے ہین بستیان اولٹ دی گئین
اسکو موتفکات کہتے ہین یونس علیہ السلام کی امت پر وہ ہوین کا عذاب آیا تھا لکن اونکی توبہ
کرنے سجدے مین گرنے سے اوٹھ گیا مدین والے قوم شعیب علیہ السلام آگ برسنے زلزلہ
ہونے سے تباہ ہو گئی امت موسی علیہ السلام مین سے فرعون والے دریا مین ڈوب کر مر گئے
بنی اسرائیل پر طرح طرح کا عذاب آیا بندر سور بن گئے اسکو مسخ کہتے ہین قارون زمین مین دہنس گیا
اسکو خسف کہتے ہین یہ گیارہ قسم کا عذاب ہی جو اگلی امتون پر آیا تہر پیغمبر نے اپنی امت کو
اگلی امت کا عذاب یاد دلا کر ڈرایا مگر کون سنتا ہی اس امت آخر پر جو ملت اسلام کہلاتی ہی
اوسطرح کا عذاب بعینہ نہیں آیا اور نہ آویگا حدیث ابی امامہ مین مرفوعا آیا ہی یہ امت میری
امت مرحومہ ہی اسپر آخرت مین کچھ عذاب نہوگا عذاب اسکا دنیا مین فتنے و زلزلے و قتل
ہین رواہ ابو داؤد دوسری روایتون مین ہونا قذف و خسف و مسخ کا اس امت کی بعض
قومون مین نزدیک قرب زمان قیامت کے آیا ہے اور کثرت زلازل کو علامت قرب قیامت
ٹھہرایا ہی جسطرح اور بہت سی علامتین اوسکی ہین اس تیرہوین صدی مین بہت سے آثار قرب قیامت
کے پائے گئے خصوصا اس سال اخیر مین جسپر یہ صدی ختم ہو گئی بہت لوگون نے آنکھون
کانون سے دیکھے سنے لکن گمراہ لوگ ابتک اوسکے منکر ہین جو علامت ارضی و سماوی ظاہر
ہوتی ہی اور جانتے ہین کہ یہ بات اسلام مین آئی ہی اوسپر مضحکہ کرتے ہین جسبب اوسکا کبھی نجوم
سے کبھی رای ماوتہا سے نکالکر شہرت دیتے ہین اسطرحکا سخر این اگلے زمانے مین کسی دین والے
کسی دین والے سے گو اوسکو منسوخ یا باطل سمجھے نہین کیا جسطرح آج کل کھلم کھلا ہو رہا ہی انا للہ

رہا تعلق مخفی مدام ای توفیق — پر آج بر سر رہ خوب بر ملا ٹھہری

قربان بیان صدق ترجمان قرآن عظیم کے جسنے پہلے سے ہمکو یہ خبر دی ہی کہ ان لوگون نے
اپنے دین کو لہو و لعب ٹھہرایا ہی اور اپنی ہوا کو معبود بنایا صدقے خاتم الانبیاء کے جس نے

بد خلق سے تا داخل ہونے بہشت دوزخ کے سب حالی کلی وجزئی پر ہمکو مطلع فرما دیا فدا
علماء ودینار راس است پر جنھون نے ہر خبر کا مصداق گذشتہ ہو یا حال یا استقبال ہمکو بتقیید
علامت یا تاریخ یا وقت بتا دیا حال وآیندہ کے لیے رستہ مصداق کا دکھا دیا جب کوئی
حادثہ زمینی آسمانی ہوتا ہی جھٹ مصداق اوسکا حدیث یا آثار مین ڈھونڈھے ملتا ہی لکن او شخص کو
جو علم قرآن وسنت کو برتتا ہی نہ اوسکو جو قانون رائے آئین اجتہاد مادشما مین پھنسا ہوا ہی

نکتہ جسطرح ہر امت اپنے پیغمبر کو پیغمبر جانتی مانتی ہی مثلا یہود موسی علیہ السلام کو
دوسرے امم دوسرے انبیا کو اسیطرح مسلمانون کے پیغمبر خاتم الانبیاء ہین جن دلیلون سے اگلی
امتون نے اونکو پیغمبر سمجھا وہی دلیلین بعینہا یا مثل اوسکے نبوت نبی آخر الزمان کی بھی تصدیق
کرتے ہین پھر اونکا اقرار اسے انکار رنری ہٹ دہرمی ہی اسلام کے اصول آخر وہی ہین
جو زمانہ آدم سے لیکر اسدم تک برابر سب پیغمبرون کی زبان سے نقل ہوتی چلی آئی جسکو جیسے
دیکھا ہو وہ بھلائی توحید کی برائی شرک وکفر کی خصوصیت عبادت کے واسطے ایک رب کی
کتب آسمانی سے اب بھی معلوم کرسکتا ہی اگرچہ توریت انجیل وغیرہا مین ہر طرحکی دخل دہی ہوچکی
آیندہ کے لیے ہوتی رہتی ہی لکن اثبات توحید واسلام اب بھی ان کتابون سے بخوبی
ممکن ہی ع باصد جہان کدورت یاز این خرابہ جائی ست * رہی فروع عبادت ومعاملت
سو جو کوئی پیغمبر آیا اوسکو جیسا حکم ہوا وہ اوس نے اپنی امت کو پہونچا یا خدا نے ہر زمانے مین
استعداد ولیاقت ہر امت کی دیکھکر نرم گرم حکم دیے توریت کی سختی انجیل کی نرمی دیکھو جب
دین اسلام آیا ساری اگلی پچھلی خوبیون کا گلدستہ بنا جو تفصیل دنیا وآخرت کی شرح حق
وباطل کی تفسیر احوال دنیا واحوال عقبی کی اس ملت مین جو آخر الامم ہی واسطے اتمام حجت کے
بیان کی گئی وہ کسی کتاب سابق مین نتھی جو کمالات ظاہر وباطن اس ملت کے رسول مین جمع
ہوئے وہ کسی رسول کو مرحمت نہوئے جیسے خبر آیندہ کی ذرا ذرا نبی آخر زمان نے دی وہ کسی
نبی نے ندی ہر خبر کا اثر اپنے وقت پر ظاہر ہوا اور ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ اس امت مین

قیامت تک جو فتنہ بڑا یا چھوٹا ہونے والا ہی اوسکو بتے وار بتا دیا اس سے بڑھکر اوسکے
صدق ہوگا یہ تحکم جو آج حکومت دنیا کرتے ہین یہ نجومی کاہن رمال وغیرہم جو غیب کی
باتین بنا بناکر پھیلاتے ہین بھلا بتاؤ تو کوئی ایک بات بھی انکی لاکھہ باتون مین سچی نکلی
انکو اتنی خبر بھی تو نہیں کہ کل انکے گھر مین چوری ہوگی یا ڈاکہ پڑیگا یا عافیت رہیگی
یا یہ بیمار ہوجاوینگے یا فلانے دن فلان سفر مین یا فلان شہر مین مرینگے یا اسسال پانی
برسیگا یا نہیں مان کے پیٹ مین نر ہی یا مادہ پھر آیندہ کی بات یہ بیچارے کیا جانین
لکن بات یہ ہی کہ چیندین تحکم از برای اکل مسلمانون مین اور انمین اتنا فرق ہی کہ مسلمان
جھوٹ بولکر دین چھوڑکر معاش پیدا نہین کرتے کمی بیشی رزق کی طرف سے خدا کی
جانتے ہین آمنا بتقدیر پر شاکر ہین تدبیر کو تابع تقدیر سمجھتے ہین یہ لوگ منکر تقدیر ہوکر
زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہین جو کام بنگیا اوسکو اپنی عقل کی تیزی سمجھے جو نہ بنا اوسکو
خلل تدبیر خیال کیا بار بار اوسکے درپے رہے اس امت کی قدریہ اور یہ ایک چیز ہین
اگلی امتین بھی اس قسم کی تھین لکن اونپر بلا آگئی انپر بلا کا نہ آنا بوجہ خاتم رسل صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بلا ہوگیا موتہ کھل گیا جو چاہین سو بکین ہاتھہ بڑھ گیا جو چاہین سو کرین بیعلمونکو
جو چاہین سمجھا دین جاہلون کو جس رستی پر چاہین لگا دین مال کی لالچ حکومت کی طمع نے
ایک جہان کو دین سے بے دین کردیا ہی اس دنیا کا برا ہو سب دنیا والے دیکھتے ہین
کہ وصف بشریت مین پیدا ہونے سے مرنے تک سب آدمی یکسان ہین عالم کا تغیر بھی
ہردم مشہود ہی اختلاف حالات بنی آدم بھی ہر قوم وملت مین موجود ہی مرنا ایک امر
یقینی ہی آدم کے زمانہ سے اس دم تک جتنے بادشاہ ہوئے خواہ ایک حصہ زمین کے
حاکم تھے یا ہفت اقلیم کے مالک خواہ اونھون نے خدائی کا دعوی کیا یا بندگی کا باہلیا
عادل تھے یا ظالم بڑی عمر پائی یا تھوڑی با اولاد تھے یا بے بنیاد سارے جہان کا انتظام
کرنا چاہتے تھے یا ایک گھر یا شہر یا کشور یا مکان کا آخر سب کے سب ایسے مٹ گئے کہ

اب اونکی بھنک بھی نہین آئی حالانکہ عمر و قوت و قدرت و دولت و حکومت اونکی
ملوک اس زمانے کی نسبت صد چند بلکہ ہزار چند تھی پھر ان پچھلے آدمیون کی یہ طمع کیونکر
صحیح ہوسکتی ہی کہ ہم ساری دنیا کو ایک رستہ پر لگا دینگے سب کو اپنا ہم عقیدہ بنا لینگے
بھلا کسی تاریخ سے یہ بات ثابت تو کردو کہ آدم سے لیکر ابتک کبھی بالیسا کسی عہد رسالت
یا زمان حکومت مین ہوا ہی کہ سب لوگ دہریہ ہوگئے ہون بلکہ جو بات تاریخ و تجربہ سے
پائی گئی ہے وہ وقت اوسکا امتحان ہوسکتا ہی وہ یہ ہی کہ جس امت نے خلاف اپنے پیغمبر کا
کیا وہ ہلاک ہوگئے جس حاکم نے ظلم کیا اوسکا گھر ایک نہ ایکدن اوجڑ گیا ہان عادۃ اللہ
اسطرح پر جاری ہی کہ جسطرح ساری خلق ہدایت پر نہین ہی اسیطرح سب کے سب گمراہ بھی
نہین ہوتے ایک گروہ اگر دولت و حکومت کو اپنا ایمان کرلیتا ہی تو تھوڑے بہت
ایسے بھی موجود رہتے ہین جو جواہر کو پتھر اور حکومت کو محکومی سے بدتر سمجھتے ہین لاکھون
تمنای مال و ملک مین مرگئے محنت کرتے کرتے سڑ گئے کوڑی ہاتھہ نہ آئی دو چار نفر سے
حکمرانی میسر نہوئی سیکڑون ایسے دیکھے کہ بے طلب و سعی چھپر پھاڑ کر اونکو امیر و تونگر
بنا دیا گیا بہت ایسے پلے ہتھون نے پادشاہ ہوکر سلطنت پر لات ماری باقی کو فانی پر
اختیار کیا جب تم بنی آدم مین ملوک و امرا کو گنو گے مٹھی بھر پاؤ گے غریب لوگ گھر بھر
دیکھو گے پھر جب دونو کے حال مین غور کروگے زمین آسمان کا فرق پاؤگے باوجود دیکھنے
سمجھنے ان حالات کے عجب پردہ غفلت ان مساکین پر پڑا ہوا ہی سو کی آس
یا سو دو سو روپیہ کے معاش کے لیے یا چند جاہلون مین لال بجھکڑ بننے کے واسطے ایمان بیچتا
پھرتا ہی منکر کو معروف معروف کو منکر ٹھہرا کر ہر کسی سے لڑائی جھگڑا گالی گفتہ
کلفت ہوتی ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **نکتہ** حدیث مرفوع مین
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھا اللہ تعالے نے مقادیر خلق کو پہلے
پیدا کرنے آسمانون زمین سے پچاس ہزار برس اور تھا عرش اوسکا پانی پر اسکو مسلم نے

ابن عمرو سے روایت کیا ہے قرآن شریف مین ہی کہ اللہ تعالے کا ہر دن ہمارے
ہزار برس کے برابر ہی دوسرے ہی آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کے کاروبار پچاس
ہزار برس کی مدت مین خدا کی طرف چڑھتے رہتے ہین قیامت کا دن بھی پچاس ہزار برس کا
ہوگا اس سے یہ بات نکلی کہ بدء خلق یعنی ابتداء آفرینش آسمان و زمین سے تا فناء عالم
مدت پچاس ہزار برس کے ہے پچاس ہزار برس پہلے اس آفرینش سے تقدیرات
خلق کو لوح محفوظ مین لکھ رکھا تھا اوسی کے موافق جب آسمان و زمین پیدا کئی گئی تو
اوسوقت سے تا نفخ صور سب کام اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہتے ہین اس سے
زیادہ جو کوئی مدت اس عالم کی بیان کرے وہ لائق اعتبار نہین بعض امم نے لاکھون
کروڑون برس خلق عالم کی بتا دئے اسکی سند کیا بعض نے عالم کو قدیم کہدیا اسکی
دلیل کیا عالم متغیر ہی ہر متغیر حادث ہوتا ہی پس عالم حادث ٹھہرا قدیم نہوا اگر قدیم ہوتا
تو تغیر کو اوسمین دخل نہوتا پھر اس تغیر کا حال جو حدیث سے ثابت ہوتا ہی وہ یہی ہی کہ
ایک تغیر تو ہر صدی پر ہوتا ہی اوس تغیر کی اصلاح و درستی کے لیے اس امت اسلامیہ
مین ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد آتا ہی جو امور مضمحلہ دین کو نئے سرے تازگی بخشتا ہی
یہ مجدد عام ہی اس بات سے کہ زمرۂ اہل علم مین سے ہو یا حکام سے جسکے ہاتھ سے
بدعات محدثہ و دین اسلام دور ہون سنن مردۂ شریعت زندہ ہون اوسپر اطلاق مجدد کا
صحیح ہی خواہ ایک صدی مین ایک ہی شخص اس صفت کا پایا جاوے یا چند شخص خواہ
ایک اقلیم مین ہون یا چند اقلیم مین ایک زمانے کے اندر چنانچہ علماء اسلام نے اپنے استقراء
سے نام مجددین ہر صدی کے ملوک و علماء و صوفیہ وغیرہم سے نکالکر بتا دیئے ہین
بادشاہون کی تجدید تو غالباً بازالۂ منکر بزور شمشیر و سطوت سلطنت ہوتی ہی چنانچہ
جو بادشاہ دیندار حق پرست اس قسم کے گزرے ہین جنکے وقت مین اسلام کو قوت
حاصل ہوئی اونکا حال کتب تاریخ مین لکھا ہی سب سے پہلے انمین خلفاء اربعۂ راشدین تھے

پھر بعض بنی امیہ مین مجدد ہوئے جیسے عمر بن عبد العزیز پھر بعض خلفاء عباسیہ مین
مجدد ہوئے جیسے متوکل وغیرہ کچھہ مجدد جماعۂ اہل علم مین ہوئے جیسے امام شافعی
و امام احمد پھر بعض خلف مین ہوئے جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ ابن القیم بعض یمن مین
ہوئے جیسے محمد بن ابراہیم وزیر سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی محمد شوکانی کچھہ ہند مین ہوئے
جیسے شیخ احمد سرہندی طبقۂ صوفیہ مین یا انھون نے سنت احسان کو بدعات تصوف سے
علیحدہ کرکے بچھا دیا شیخ احمد ولی اللہ انھون نے تقلید مذاہب سے طرف اتباع سنت کے
راہ دکھلائی سید احمد بریلوی انھون نے ہاتھہ و زبان دونو سے صد ہا رسوم شرک و بدعت کو
سرزمین ہند سے کھود دیا وعلی ہذا القیاس غرضکہ وصف تجدید کا مصداق ہر عالم و مجتہد
ہو سکتا ہی کہ اوسکے ہاتھہ و زبان و دل سے جسطرح جسوقت جس جگہہ ممکن ہوا شاعت
سنت کی اماتت بدعت کی پائی جاوے مجدد مولوی ملا ہونا کسی کا یا فقرا ہی مین مولف ہونا
یا معاصرین پر رد کرنا یا اہل حق کے ابطال مین کوشش کرنا دلیل تجدید نہین ہی اسپر بھی
اگر کوئی اپنی نسبت ایسا گمان کرے تو جلا ہی کے معراج سے کچھہ کم نہین ہی امام مالک
نے جب موطا تصنیف کی اور لوگون نے بھی موطا لکھی جب اون سے کہا گیا کہ تم کیون
یہ تکلیف کرتے ہو بہت موطات بن گئے فرمایا بہت جلد معلوم ہو جاویگا کہ خدا کے لیئے
کیا ہی اور نام آوری کے لیئے کیا آخر اونھین کی موطا دنیا مین رہی اور ون کے موطات
کا آتا پتا بھی نہین رہا اسطرح کے لوگ بندۂ جاہ و تنعم ہر زمانے مین ہوتے ہین لکن آخر کو
اسی کا گروہ غالب آتا ہی حاصل کلام یہ کہ ایک تغیر تو ہر صدی کا ہوتا ہی جسکی حقیقت
لکھی گئی دوسرا تغیر الف کا ہوتا ہی اوسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اور بذیل بدء عالم
گزر چکا آدم سے تا اینندم جو کچھہ تغیرات ہر ہزار برس کے سر پر ہوئے وہ تواریخ عالم سے
بخوبی ثابت ہین اب ایک وہ تغیر اعظم باقی ہی جو پچاس ہزار برس کے بعد خلق ارض و سما
سے ہونیوالا ہی جسکو عرف شرع مین ساعت کبری قیامت عظمی کہتے ہین اوسکا وقت ٹھیک

تحقیک کسی کو سوای خالق عالم و رب بنی آدم کی معلوم نہین جو معلوم ہی وہ اسیقدر ہی
کہ یہ تغیر فاش ضرور ہوگا بہت آیات قرآن و نصوص حدیث اسپر دلالت کرتے ہین
ہونا معاد کا وجود تنعیم وعذاب کا روح وجسد کو سب شرائع ماقبل سے بھی ثابت ہی
توراۃ وانجیل بھی گواہی دیتی ہی کہ ایک دن مرنے کے بعد اوٹھنا ہے آرام یا تکلیف
پانا قرآن مین آیا ہی وہی ہی جو پہلے بار بنایا ہی پھر اوسکو دہراویگا اور یہ اوسپر آسان ہی
اس آیت سے پہلے یہ کہا تھا پھر جب پکاریگا تملو ایکبار زمین سے تب ہی تم نکل پڑوگے
اس سے قیامت اور حشر و نشر و بعث کا ہونا ایسا ثابت ہی جیسے دوپہر کا سورج جس نے
قیامت کا انکار کیا وہ قرآن بلکہ توریت وانجیل کا منکر ہوا دہریہ ساعت کا انکار کرتے ہین
باقی حکمارمعاد کے قائل ہین اگرچہ معاد جسمی کے منکر معاد روحی کے مثبت ہین یہ اونکی
غلطی ہی یہ غلطی اسلیے ہوئی کہ اونھون نے اپنی عقل کی تیزی سے ذہن کی صفائی سے
اسقدر دریافت کرلیا اگر پیغمبرون سے علم سیکھتے تو وہی بات کہتے جو خدا کے رسول لیکر آئے
خدا کے دین مین بشر کی عقل کیا کہہ سکتی ہی یہ جگہہ نہایت عبرت کی ہی کہ یہ لوگ ایسے دانشمند
حکمت شناس ہوکر گمراہ ہوگئے یہ غریب غربا. جنکی عقل پر ہم تم ہنستے ہین ایمان لاکر
نجات پاگئے بڑے بڑے بادشاہ حاکم امیر رئیس اسی ملک بڑے بڑے عقلمند معاملہ فہم
مقدمہ شناس جو دنیا مین تھے اونھون نے اپنی عقل پر تکیہ کیا راہ حق سے جدا ہوگئے ادنی
رذیل پیشہ ور جنکو دنیا مین کچھہ مرتبہ حاصل ہوا نہ کسی گنتی شمار مین سمجھے گئے اونھون نے جھٹ
پیغمبرون کی بات مان لی اپنا ایمان درست کرلیا کیسے پکے مومن بنگئے کہ اگر اونکو کوئی
سلطنت دے تو وہ ایمان سے نہ پھرین یہ وصف خاص دین اسلام کا ہی جو دنیا کی دولت
اور پیٹ کے غلام ہین اونکو ذرا سا عروج دنیا کا بلکہ سو پچاس روپیہ کی نوکری کا ہاتھہ لگنا
سبب تبدیل مذہب کا ہوجاتا ہی جنکی تقدیر مین سعادت ازلی لکھی ہی بہت دیکھا کہ بڑے
بڑے عہدے ومرتبے چھوڑکر مسلمان ہوجاتے ہین غرضکہ کتابت تقدیر خلائق سے

تا دخول جنت و نار جملہ مدت ڈیڑھ لاکھ برس کی ہمارے حساب سے ثابت ہوتی ہی اوس سے
پہلے جسکو ازل کہتے ہیں اور اسکے بعد جسکو ابد کہتے ہین وہان کچھہ دخل مدت و زمانہ کا
مین ہی اوسکا علم خدا ہی کو ہی کریمہ هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل
شيء عليم اس باب مین قول فیصل ہی حدیث مین آیا ہی انت الاول فليس قبلك شيء و
انت الآخر فليس بعدك شيء وانت الظاهر فليس فوقك شيء وانت الباطن فليس
دونك شيء حاصل یہ کہ سب پہلے پچھلے کھلے چھپے وہی ایک ذات واحد مقدس مبارک ہی
ہم سب کائنات ہیچ کا فقرہ مین اصل ہے ۔ وحدت وجود نزدیک محدثین کے یہی ہی کہ اسی
اوسی کو ہی وہی ہی جو کچھہ ہی باقی سب باطل و فانی ہی سے ہان کہا موت قریب ہی +
ہر چند کہ مین کہ ہی نہین ہی + نہ یہ کہ جو کچھہ اوسکے سوا ہی وہ سب متحد بخدا ہی یہ کلمہ کفر
صریح ہی وجعلوا لله من عباده جزءا ان الانسان لكفور حدیث شریف سے مجملاً
یہ بھی معلوم ہوا کہ جسقدر مدت عمر دنیا سے گذر گئی اب اوسقدر باقی نہین ہی مراد عمر دنیا سے
یا تو وقت خلق ارض و سموات ہی یا وقت وجود آدم علیہ السلام ان دونو قول مین کچھہ بہت
بڑا تفاوت نہین اسلیے کہ خدای تعالی نے چھہ دن مین سب آسمان و زمین و ما بینہما بنایا
پھر ساتوین دن روز جمعہ آخر دن مین آدم کو پیدا کیا یہ دن خواہ ہمارے دن کی برابر ہون
یا ہر دن ہزار برس کا ہو آدم متصل ختم خلق سموات و ارض پیدا ہوئے اوس دن سے آج تک
آبادی اس جہان کی نسل آدم ہی سے ہی فرشتے آدم سے پہلے معلوم ہوتے ہین اسلیے
کہ اونھون نے جب آدم کا زمین مین خلیفہ ہونا معلوم کیا تو پروردگار عالم سے بابت
آدم کچھہ عرض معروض کی اور کہا اتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن
نسبح بحمدك ونقدس لك جن بھی شاید انسان سے پہلے موجود تھے اسلیے کہ ابلیس
رشک کھا کر آدم کو بہکایا اور وہ جن تھا كان من الجن ففسق عن امر ربه ان دو جنس
کے سوا کہ ملائکہ و جن ہوئے کسی اور مخلوق کا قبل آدم زمین پر بطور خلیفہ موجود ہونا کسی

آیت وحدیث صحیح مرفوع سے پایا نہین جاتا اللہ ہی کو خبر ہی کہ بدر خلق سے اب تک
کون کون تھا اور کب تھا اور کہان تھا اور کون ہی اور کہان ہی وما یعلم جنود ربک
الا ھو ہم کو چاہیے کہ جسقدر کتاب وسنت مین حال ماضی واستقبال بیان فرمایا ہے
اوسپر ایمان لاوین جس سے خدا ورسول نے سکوت فرمایا اوسمین اپنی عقل ناقص و وہم
فاسد سے خوض نکرین بلکہ خوض کرنے والون کی بات بے اصل محض سمجھین اپنی اوقات
عزیز کو اون مستگے علوم وفنون ومدارک کے دریافت کرنے مین ضائع نکرین جسقدر
ہوسکے عمر اپنی مزاولت قرآن وحدیث مین صرف کرین سوای شریعت اسلام کے دوسرا
دین اختیار نکرین اسلیے کہ یہ اسلام وہ دین ہی جو آدم علیہ السلام کے وقت سے تا ایندم
قرناً بعد قرن ذریعہ انبیا ورسل علیہم السلام مسلسل ومتواتر ہم تک پہونچا ہی وماذا
بعد الحق الا الضلال حدیث مین یہ بھی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۂ
شریفہ کی تفسیر مین کنتم خیر امة اخرجت للناس یہ فرمایا ہی انتم تتمون سبعین
امة انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ تعالی یعنی تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو تم بہتر ہو سب
تمھاری آؤ بھگت زیادہ ہی نزدیک خدا کے اون سب سے اسکو ترمذی وابن ماجہ
ودارمی نے بہز بن حکیم کے دادا سے روایت کیا ہی معلوم ہوا کہ نوع انسان مین ایک
ستر امتین ہوئین یہ امت اسلام گنتی مین اکہتروین امت ہی آسکے بعد اب اور کوئی امت
نہوگی یہ پچھلی امت ساری اگلی امتون سے بہتر وبزرگتر ٹھہری جیسے پیا چاہین وہی سہاگن
واللہ یختص برحمتہ من یشاء اللہ کا شکر ہی جسنے ہمکو اس امت مین پیدا کیا امید ہے

کہ ایمان پر خاتمہ بخیر بھی کرے آمین

نکتہ رہی یہ بات کہ جب دنیا کی عمر روز اول سے تا روز آخر پچاس ہزار برس کی
ٹھہری تو اب اوسمین سے کتنی گذری کتنی باقی رہی اسمین اختلاف ہی کچھ حال اسکا اوپر
گذر چکا لکن سچی بات یہ ہی کہ ہمکو خدا نے یا اوسکے رسول نے تعداد مدت ماضی وباقی کی

نہین بتائی بلکہ قرآن پاک مین فرمایا ہی کہ حال قرون گذشتہ کا سوا خدا کے کسیکو معلوم
نہین پھر کس امید پر یہ طمع کرین کہ ہم اس مدت کو معلوم کرسکتے ہین ہان اسقدر حدیثون
سے بخوبی ثابت ہی کہ دنیا اب ختم ہونے پر آگئی کچھ زیادہ عمر اوسکی باقی نہین ہی اسلیے کہ
آدم سے لیکر تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی جلدی کبھی دیر مین ہر امت مین پیغمبر
رسول ہوتے آئے جنکی رسالت یا نبوت خاص تھی ساتھ کسی قوم کے اب جو خدا نے خاتم
رسل کو عام نبوت دیکر اوٹھایا اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہ عجوز دنیا گور مین پانون لٹکا چکی
ہی چند روز جو نفخ صور کو باقی ہین یہ ایام نزع دنیا کے ہین عالم کی حرکت مذبوحی ہی حدیث
انس مین مرفوعاً آیا ہی بھیجا گیا مین اور ساعت جیسے یہ دو انگلیان متفق علیہ کہہ کر سبابہ
و وسطی کو بتایا حدیث مستورد بن شداد مین یون فرمایا ہی مین اوٹھایا گیا ہون نفس ساعت
مین لکن مین آگے ہو گیا اوس سے جیسے یہ اونگلی اس اونگلی سے آگے بڑھ گئی ہی اسکو
ترمذی نے روایت کیا انس کہتے ہین فرمایا مثال اس دنیا کی ایسی ہی جیسے ایک کپڑا
ہو کہ اوسکو اوپر سے نیچے تک کوئی چیر پھاڑ ڈالے وہ ایک تاگے سے ہنگا رہ جاوے
قریب ہی کہ وہ تاگا ٹوٹ جاوے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی ایک
روایت مین یون آیا ہی تمہاری مدت نسبت اگلی امتون کے عصر سے مغرب تک ہی
رواہ البخاری عن ابن عمر یعنی دنیا کو مثلا ایک دن سمجھو اوس دن مین سے تین پہر
گذر گئے ایک پہر دن رہ گیا ہی دوسری حدیث مین ہی تمہاری بقا نسبت اگلون کے
عصر سے سورج ڈوبنے تک ہی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وقت
مین فرمائی تہی جسکو ابتک ایک ہزار تین سو برس کامل سال قمری ہجری سے گذر گئے اب
دنیا مثل پھٹے کپڑے کے ایک تاگے سے اٹک رہی ہی بغوی نے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک نشانی ہین قیامت کی یعنی آپکا خاتم الانبیاء ہو کر آنا دلیل ہی قرب
قیامت پر میں کہتا ہون کہ جب حضرت کی ذات مبارک قرب ساعت کی دلیل ہوئی

حضرت نے جو اشراط ساعت بیان فرمائے ہین وہ سب دنیا مین بکثرت موجود ہوگئے تو اب قیامت کو یون سمجھنا چاہیئے کہ سر پر آیا لگن ہی صبح شام ہی ٹلتی ہی کچھ دیر نہین

کس خواب مین زندگی بسر کرتا ہی | کس فکر مین شام سے سحر کرتا ہی
طالع ہوئی صبح بجگیا کوس رحیل | بیدار ہو کاروان سفر کرتا ہی

حضرت نے یہ بھی فرمادیا ہی مین امید کرتا ہون کہ میری امت خدا کے نزدیک اس سے عاجز نہو کہ نصف روز تک اوسکو مہلت دے سعد بن وقاص راوی اس حدیث سے پوچھا کہ نصف روز کسقدر رہی کہا پانسو برس رواہ ابو داؤد ایک روایت سے قوت اسلام کی ہزار برس تک بھی معلوم ہوتی ہی ابن ماجہ نے ابی قتادہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا نشانیان یعنی قیامت کے بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سے ظاہر ہوگی یہ دوسو برس وہی تین زمانے عصر مشہود لہا بالخیر کے ہین جنکی مدح حدیث مین آئی ہی انکے بعد جو نئی بات دین مین نکلے جو ان تین زمانون مین نتھی وہ سب داخل آیات قیامت ہی آیات قیامت سے کے سب شرور و فتن ہین نہ مدسات مستحسن دوسری حدیث مین اسکی تصریح نہے آئی ہی فرمایا بہتر امت میری میرا قرن ہی پھر جو اونسے نزدیک ہین پھر وہ جو اونسے نزدیک ہین پھر انکے بعد ایسی قوم ہوگی کہ گواہی دیگی بے طلب خیانت کریگی امانت نکریگی نذر مانیگی وفا نکریگی انمین مٹاپا ظاہر ہوگا قسم کھاویگی بے طلب ایک لفظ مین یون آیا ہی پھر ایسی قوم آویگی جو مٹاپے کو دوست رکھیگی یہ حدیث متفق علیہ ہی روایت عمران بن حصین سے ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ بعد ان تینون قرن خیر کے جھوٹ بہت پھیلے گا چنانچہ امارت بنی امیہ سلطنت عباسیہ کا حال جو اس رسالے مین آویگا شاہد عدل ہی اس بات پر کہ بعد قرن مذکورہ کے یہ سب حالات آئے گئے اب روز افزون ہین ایک طرف دین کے فتنون کا زور ہوا بہتر فرقے اسلام مین وقتاً فوقتاً ظاہر ہوئے دوسری طرف دنیا کے فتنون کا شور ہوا ایک عالم زیر و زبر ہوگیا

ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوها وجعلوا اعزۃ اهلها اذلۃ وکذلک یفعلون
ان احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ اب قیامت کو کچھ زیادہ وقفہ نہین ہی اسلام کی قوت
ہزار سال ہجرت کے بعد سے بالکل ٹوٹ گئی تین سو برس اور ہزار مذکور پہ گذر گئے
اب اون نشانیون کے سوا جنکو صغری کہتے ہین وہ نشانیان بھی ظاہر ہونے لگین
جنکے بعد ہی زمانہ ظہور مہدی علیہ السلام کا سمجھا گیا ہی مہدی اول علامت کبرای قیامت ہین
مہدی کو چلنے دو عیسی علیہ السلام کے نزول مین تو کسی کو شک نہین مہدی کی حدیثین
اگر سنن مین ہین تو مسیح کی تو حدیث مسلم مین ہی نہایت یہ کہ نصاری انکا آنا اپنے لیے مفید سمجھتے ہین مسلمان اپنے لیے بہتر
جانتے ہین اس آنے کے بعد سب جھوٹ سچ کھل جاویگا اس محرم سے صدی چہاردہم بھی
شروع ہو گئی جو غالب مظنہ ہی ظہور ہر مجدد کا صدی ہمدہ مجدد ہو گئے اس امت کے بعضی
نجومی اس صدی کے سال ہفتم کو وقت ظہور محمد بن عبداللہ مہدی منتظر کا بتاتے ہین ہم
تعیین کسی سال و صدی کا نہین کرتے اسلیے کہ احادیث مہدی مین تعیین صدی و سال کا
نہین آیا ہی اولیت مأتہ دس پندرہ سال تک بھی صادق ہی مہدی کی عمر وقت ظہور کے
چالیس سال کی ہوگی بیان اونکے حلیہ و صورت وغیرہ کا اس سلسلے کے آخر مین آویگا بہر حال
آخریت دنیا کی سر پر آنا ساعت کا بخوبی ثابت ہی اس مین جو شبہہ کرے وہ جاہل یا متجاہل ہی

ذکر ملوک فرس

انمین ایک بڑی دولت کیانی تھی جسپر سکندر غالب ہو گیا تھا دوسرے بڑی دولت کسری کی
تھی جسپر اہل اسلام غالب آئے انکے پہلے کے اخبار متعارض ہین یہ امت اول دسام بن
نوح سے تھی بلا خلاف ایران انکا ملک تھا آسلام عیلم و سکا نام عراق ہوا کسی نے کہا یہ
ایران بن افریدون کی اولاد ہی بہر حال قدیم زمانے مین انسے بڑھکر کسی کی سلطنت نہ تھی
انکے چار طبقے ہین پہلے طبقے مین طہمورث جمشید بیوراسب یعنی ضحاک آفریدون منوچہر
افراسیاب گرشاسف وغیرہ تھے انکے عہد ممالک و حروب وغیرہ کے اخبار اس قسم کے ہین

جنکو عقل نہین مانتی اس طبقے مین نو پادشاہ ہوئے دوسرے طبقے کیانی مین کیقباد کیکاوس کیخسرو کیلہراسپ کی اردشیر بہمن دارا وغیرہ تھے دارا کو اسکندر رومی نے مارا اس طبقے مین بھی نو پادشاہ ہوئے اول پادشاہ اس طبقے کا کیقباد ہی چار ہزار چھ سو اکتالیس سال بعد آدم کے پیدا ہوا تیسرا طبقہ جو ملوک طوائف کا تھا اوسمین گیارہ پادشاہ ہوئے اشک شاپور بہرام بیرن جودرز وغیرہ چوتھا طبقہ اکاسرہ کا تھا انکو ساسانیہ بھی کہتے ہین انمین چند عورتین حاکم ہوئین بعد ہجرت کے انمین اول اردشیر آخر مین یزدجرد ہوا جو زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین مارا گیا کیومرث سے تا یزدجرد چار ہزار دو سو اکاسی سال کی مدت ہوئی مسعودی نے کہا کیومرث ہزار برس جیا سارے فرس متفق ہین اس بات پر کہ کیومرث آدم اور اول انسان اور اول پادشاہ عالم ہی مہلائیل پادشاہ ہند تھا اوسکو اوشہنگ بھی کہتے ہین اوسی نے بابل سوس بسایا پھر ہند مین آیا اپنے سر پر تاج رکھا تخت پر بیٹھا جمشید کے معنی چاندنی کے ہین ساتون ولایت کا حاکم تھا بیوراسب وہی ضحاک ہی ابراہیم علیہ السلام اسی کے آخر زمانے مین تھے افریدون پہلا پادشاہ تھا کسی نے کہا افریدون نوح علیہ السلام ہین لیکن تحقیق یہ ہی کہ وہ اولاد جمشید سے ہی دو نوح کے بیچ مین نو پشتین گذرین اسنے پانسو برس سلطنت کی نام نشان قوم ثمود کا مٹا دیا ضحاک مین اختلاف ہی فرس و یونان و عرب کہتے ہین ہم مین سے تھا فرس اوسکو طوفان سے پہلے بتاتے ہین بعض کے نزدیک افریدون ذو القرنین کا نام ہی جسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اوسنے ملک کو اپنے تینون بیٹون پر تقسیم کر دیا ایرج کو تاج و تخت دیکر حاکم عراق و ہند و حجاز کا کیا سلم کو روم و مصر و مغرب دیا طوج کو چین و ترک و مشرق بخشا منوچہر بیٹا ایرج کا ہی اسکی مان اسحق علیہ السلام کی اولاد سے تھی اسنے فرس کو دین ابراہیم علیہ السلام پر لگایا اسی کے زمانے مین موسی علیہ السلام ظاہر ہوئے فرعون مصر اس منوچہر کا عامل تھا بخت نصر لہراسپ کا سپہ سالار تھا عراق و اہواز و روم پر لہراسپ کیخسرو کا امیر اور بھتیجا تھا اسنے بیت المقدس

کو ویران کیا ستر برس تک یہ جگہ ویران رہی پھر بہمن نے اوسکو آباد کیا چار ہزار نو سو
سینتیس برس بعد ہبوط آدم سے دانیال پیغمبر بخت نصر کے ہمراہ تھے بخت نصر عرب سے
لڑا معد بن عدنان کے زمانے مین عرب نے اوس سے صلح کی اوسکی چھاونی بنائی جسکا
نام انبار ہی بخت نصر کا ترجمہ عربی مین عطارد ہی اوس نے ایک خواب دیکھا جسکی تعبیر
کسی سے نہو سکی دانیال نے تعبیر کہی اوس نے دانیال کو سجدہ کیا خلعت دی موسے
علیہ السلام کے اور اسکے بیچ مین کتنی مدت گذری اسمین اختلاف ہی کسی نے نوسو تیرہ
کسی نے نوسو باون کسی نے نوسو اناسی سال بتائے پھر بیت المقدس دوسری بار سات
اکیس اوس کے بعد ویران ہوا اس ویرانی سے بنی اسرائیل کی دولت و سلطنت نے زوال
پایا ملک انکا ختم ہو گیا یہود بشتاسف کو کورش کہتے ہین یہ دوبرانی ہاتھ سے طیطوس کے ہوئی
پھر بعض ملوک روم نے کچھ کچھ آبادی اوسکی شروع کی ایلیا نام رکھا پھر تیسری بار قسطنطین
کی مان نے اوسکو ویران کیا پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آباد کیا پھر ویران ہو گیا پھر
ولید بن عبد الملک نے بسایا یہ پانچوین عمارت ہی جو اب موجود ہی زردشت صاحب کتاب
فرس ہی سنہ مذکور مین ظاہر ہوا بشتاسف اوسکے دین مین آگیا یہ زردشت گمان اہل فلسطین
مین شاگرد ارمیا پیغمبر کا تھا فرس کے نزدیک نسل منوچہر سے ہی ایک پیغمبر تھے بنی اسرائیل مین
جو کچھ وہ عبرانی مین کہتے اوسکو زردشت وجاماسب فارسی مین لکھتے جاتے جاماسب عربی
سمجھتا تھا اوسکا ترجمہ زردشت کو لکھواتا فرس کہتے ہین زردشت نے دعوی کیا کہ یہ میری
کتاب سمی ہی مسعودی نے کہا اس کتاب کا نام بستاہ تھا ساٹھ حرف مجم پر دائر تھی اوسکی
تفسیر کا نام زند رکھا پھر دوبارہ تفسیر کی اوسکا نام زندیہ ہوا عرب نے اوسکو معرب کر کے
زندیق کہا اس کتاب مین امم ماضیہ کا حال کچھ حوادث مستقبل کچھ شرائع مذکور ہین مثلاً
مشرق قبلہ ہی نماز طلوع و زوال و غروب آفتاب کے وقت چاہیے نماز مین سجدے
دعائین ہین جس آتشخانے کو منوچہر نے بجھا دیا تھا اوسکو زردشت نے پھر گرم کیا

دو عیدین مقرر کین ایک نوروز موسم اعتدال ربیعی مین دوسرے مہرجان اعتدال
خریفی مین اسیطرح سے اور نو امیل دسمین لکھے تھے یہ کتاب اس زمانے مین کمیاب
ہی مشکل سے کہین کہین ملتی ہی جب اگلی پادشاہی فرس کی جاتی رہی تو سکندر نے
ان کتابون کو جلا دیا جب ازدشیر آیا اوس نے فرس کو ایک سورت کے پڑھنے پر جمع
کیا جسکا نام اوستا ہی ازدشیر نے اپنی دختر سے تزوج کیا جسکا نام خمانی تھا دین مجوس مین
یہ بات درست تھی ازدشیر جسکو بہمن بھی کہتے ہین جب مرا تو خمانی حاملہ تھی اوس سے دارا
پیدا ہوا خمانی نے ملک رانی کی پھر دارا مالک ہوا اوس نے اپنے بیٹے کا نام بھی دارا رکھا
جسکا ملک سکندر بن فیلیس نے چھین لیا اس سکندر کا باپ شاہان یونان سے تھا سکندر
نے ملک فرس و ہند و چین سب لے لیا سکندریہ بنایا افریقیہ و مغرب و افرنجہ و صقالبہ
و سودان نے اوسکو ہدیہ و خراج دیا خراسان و ترک پر وہ غالب ہوا پینتیس بادشاہ اوسکے
تابع تھے بابل یا شہرزور مین مرگیا چھتیس برس کی عمر تھی تیرہ برس حکومت کی مرض سے
یا زہر سے مرا ارسطو اوسی کا مصاحب و استاد تھا ظہور سکندر مذکور کا پانچہزار دو سو ساٹھہ
برس بعد آدم علیہ السلام کے ہوا اسی سال افلاطون حکیم مرا اسکا غلبہ فارس پر سنہ پانچہزار
دو سو بیاسی مین ہبوط آدم سے ہوا وفات سنہ نواسی مین ہوئی اسکو اسکندر رومی کہتے ہین
یہ مسلمان نتھا یاجوج ماجوج کا ستا اسکندر ذو القرنین نے بنایا ہی نہ اسنے وہ اس سے بہت پہلے
زمن ابراہیم علیہ السلام مین تھے اس سکندر رومی کے بعد اوسکا بیٹا عابد بنا پادشاہی قبول
نکی ملک طوائف الملوک ہو گیا پانسو بارہ برس کے بعد ازدشیر بن بابک نے ملک فارس کو
جمع کیا اوسوقت نوے پادشاہ سے زیادہ موجود تھے پھر اشغا پھر سابور مالک ہوئے سابور
کے ملک کو کچھ اوپر چالیس برس گذرے تھے کہ مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے ازدشیر ساسان
بن بہمن کی نسل سے ہی ہجرت تک اوسکو چار سو بائیس برس گذرے تھے سب کا سرہ جنہین
یزدجرد سب سے پیچھے ہی اوسی کی اولاد ہین مانی کا ظہور زمانہ سابور مین ہوا وہ قائل تھا

نور وظلمت کا مدعی تھا نبوت کا ایک خلق نے اوسکی بات مانی ماتو یہ تنویہ اوسی کی امت کو
کہتے ہین ظہور اسکا ہبوط آدم علیہ السلام سے پانچہزار آٹھ سو اکیس سال بعد ہوا بلدولضانا
سنہ پانچہزار سات سو دس مین ظاہر ہوا تھا سابو نے کتب فلاسفہ یونان کو فارسی مین ترجمہ
کرایا عرب پر غالب آیا قبائل تمیم و بکر و عبدالقیس کو قتل کیا عرب اسکو ذی الاکتاف کہتے ہین
اسنے نصاری کو بھی قتل کیا تھا گرجا گھر گرا دیے انجیل کو جلا دیا مزدک مجوسی یہ زمانہ قباد بن
فیروز مین ظاہر ہوا تھا مجوسی زندیق مدعی نبوت تھا سب کو حکم دیا کہ مال و زن مین سب برابر
ہین اسلیے کہ ایک مان باپ سے پیدا ہین قباد نے اسکا دین قبول کیا چھ ہزار ایکسو اٹھارہ
برس بعد ہبوط آدم سے ظاہر ہوا تھا پھر جب نوشیروان بن قباد پادشاہ ہوا تو بہت کم عمر
تھا جب بڑا ہوا تخت پر بیٹھا مزدک مردک کو قتل کیا اوسکی لاش کو جلوا دیا ملت مزدکیہ کے
خون کو مباح کر دیا مجوسیت قدیمہ کو قائم رکھا عدن تک پہونچا وہ پہاڑون کے بیچ مین بستہ
باقی کا جہاز رانی کو نکالا علما کی بہت عزت کرتا تھا کلیلہ دمنہ کا ترجمہ اسی کے وقت مین ہوا ہے
اسی کے زمانے مین عبداللہ والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے جب چوبیس برس
اوسکی سلطنت کو گذر چکے تھے ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیالیس سال کے بعد
اوسکی حکومت سے ہوئے اسی کو عام الفیل کہتے ہین جب نوشیروان مرا اوسوقت سنہ اسکندری
آٹھ سو اٹھاسی تھے پھر ہرمز اوسکا بیٹا بیٹھا پرویز نے اوسکو اندھا کر دیا پرویز کے پاس بارہ
ہزار عورت ہزار ہاتھی پچاس ہزار جانور تھے آتشکدے بنائے شیرین نام مغنیہ سے بیاہ کر کے
حلوان وخانقین کے درمیان قصر شیرین بنایا پھر ہاتھ سے اپنے بیٹے شیرویہ کے مارا گیا اسکی
مان مریم بیٹی پادشاہ روم کی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکے سے مدینے کو ہجرت
کی اوسوقت تیس برس پانچ مہینے پندرہ دن ملک پرویز کو گذرے تھے عمر پرویز کی ترپن
برس کی تھی اس حساب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانے نوشیروان مین سات برس
کے ایام ہرمز مین بارہ برس کے زمانہ پرویز مین تیس برس کے تھے اسی کے زمانے مین قتل

بادشاہ مصر ہوا حضرت موسی علیہ السلام اسی کے وقت مین تھے قرطبی نے کہا فرعون
قبطی تھا اسنے دعوی ربوبیت کا کیا اسکا قصہ قرآن مجید مین آیا ہی بیشتر جگہہ اس ملعون کا
نام مذکور ہی فرعون کے بعد مسماۃ دلوکہ قبطیہ نے مدت تک حکمرانی کی جب بخت نصر نے
مصر پر غلبہ پایا تو چالیس برس تک مصر ویران رہا جب دولت بنی بخت نصر کی ختم ہو گئی
طخارست والے فرس نے اوسپر غلبہ کیا بقراط حکیم اسی کے زمانے مین تھا یہانتک کہ سکندر
مصر پر غالب آیا جب مصر مین اسلام پھیلا پہلے بنی امیہ پھر بنی عباس خلیفہ رہے پھر قرامطہ
کا زور ہوا پھر سلاطین طوائف الملوک مسلط ہو گئے پھر دولت عثمانیہ کے قبضے مین آیا اب خدیو
کے ہاتھہ مین ہی توفیق باشا خدیو مصر تحت سلطان روم ہین مصر خاص کے لیے کتب
تاریخ علیحدہ لکھی گئی ہین اس زمانے مین رئیسہ معظمہ بھوپال نے بعد اسمعیل باشا و توفیق باشا
چند کتب دین مطبع بولاق مین طبع کرائے جیسے نیل الاوطار فتح الباری روضہ ندیہ باب العینیہ
وغیرہ یہ مطبع خاص خدیو کا ہی خدا ہمیشہ خدیو کو توفیق خیر بخشے

ذکر ملوک عرب قبل اسلام

سب سے پہلے یمن مین قحطان بن عابر بن شالخ آئے پھر یعرب بن قحطان یمن کا بادشاہ ہوا
سب سے اول عربی زبان اسی نے بولی پھر اوسکا بیٹا یشجب پھر اوسکا بیٹا عبد شمس جسکو
سبا کہتے ہین بادشاہ ہوا زمین مارب مین سد اسی نے بنایا ہی جس سے ستر نہرین نکلی ہین
پھر اوسکا بیٹا حمیر بن سبا والی ہوا یہانتک کہ بلقیس بنت ہدہاد نے بیس برس حکومت کی
پھر نکاح مین سلیمان علیہ السلام کے آئی پھر ذو نواس مالک ہوا جو یہودی تھو تادہ اوسکو
آگ کے خندق مین ڈالتا اسیکو صاحب الاخدود کہتے ہین پھر ذو جدن مالک ہوا یہ آخر
ملوک حمیر ہی دو ہزار بیس برس تک اس گھر مین سلطنت رہی سب بادشاہ اس مدت مین
چھبیس ہوئے پھر یمن مین چار حبشیون آٹھہ پارسیون نے حکومت کی یہانتک کہ اسلام
آیا اہل یمن مسلمان ہو گئے والحمد للہ یمن کے فضائل قرآن و حدیث دونو سے ثابت ہین

سلسلۂ النسب مین کچھ لکھے گئے ہین نسل تبع مین جس طرح ساگ بھاجی آگتی ہی یمن مین اس طرح
اولیا ہوتے ہین یمان کے فقہ کا بھی وہی اعتبار ہی جو یمان کے ایمان و حکمت کا اعتبار ہے
مسلم کی حدیث مین آیا ہی الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان عہد اسلام مین
یمان جتنے ایمہ یعنی ملوک یمن ہوئے اگرچہ زیدی تھے مگر اہل بیت تھے علم مین مجتہد مستقل
تھے فروع مین حنفی اصول مین معتزلی تھے خدا نے حافظ محمد بن ابراہیم وزیر سید اسمعیل امیر
امام شوکانی کو پیدا کیا یہ قاضی القضاۃ صنعا تھے طرف سے امام منصور باللہ کے ان سب نے
مذہب زیدی کا خوب ہی قلع و قمع کیا متعدد کتب رد مین لکھیں سنت صحیحہ کا رواج دیا الحمد

ملوک حیرہ

یہ حیرہ زمین عرب ہی پہلے اس مین کا پادشاہ مالک بن فہم اولاد یعرب سے ہوا اسکا ملک
اکاسرہ سے پہلے تھا پھر لخمی والے پادشاہ ہوئے اول پادشاہ انکا عمرو بن عدی تھا یہانتک
منذر بن نعمان مالک ہوا عرب اوسکو معزور رکھتے تھے یہانتک کہ خالد بن الولید نے حیرہ کو فتح کر لیا

ملوک غسان

یہ قیاصرہ کے عامل تھے عرب شام پر اصل غسان یمن سے ہی اولاد کہلان بن سبا سے
پہلا پادشاہ انکا جفنہ بن عمرو تھا پچھلا جبلہ بن ایہم جو زمانہ عمر بن الخطاب مین مسلمان ہو گیا
انکی مدت چار سو برس یا چھہ سو سال کہتے ہین

جرہم

یہ دو قسم ہین ایک زمانۂ عاد مین تھے وہ اور انکی خبر دونو مٹ گئی وہ عرب بادیہ کہلاتے تھے
دوسرے جرہم اولاد قحطان سے تھے یعرب یمن کا پادشاہ اس کا بھائی جرہم حجاز کا پادشاہ
تھا اسمعیل علیہ السلام سے میل اسی جرہم کا ہوا انھون نے اس قوم مین بیاہ کیا پچھلا ملوک
عرب ایک عمرو بن لحی ہی جسنے کعبے مین بت رکھے عرب نے اونکو پوجا یہانتک کہ اسلام
آیا ابن خلدون نے کہا سارے عرب کا نسب تین طرح پر ہی ایک عدنان دوسرے قحطان

تھیں قضاعہ عدنان اولاد اسمعیل سے ہی اسی طرح قحطان موافق ظاہر کلام بخاری کے قضاعہ حمیر سے تھا لیکن نسب بعید مین طرح طرح کے ظنون ہین یقینی بات معلوم نہین ہو سکتی ہی

ذکر امم

امت کہتے ہین گروہ کو کسی جنس حیوان کا گروہ ہو وہ امت ہی حدیث مین آیا ہی اگر کتی ایک امت منجملہ امم کے نہوتی تو مین انکے مار ڈالنے کا حکم کرتا

امت سریان

یہ امت سب سے پہلے تھی آدم اور اونکی اولاد اسی زبان مین بات چیت کرتے تھے تمنا کی حنا تھی یہ کہتے ہین سبنے دین شیث و ادریس علیہما السلام سے حاصل کیا ہی اُنکی کتاب کا نام صحف شیث ہی سات نمازین پڑھتے تیس روزے رکھتے تھے کعبے کی تعظیم کرتے شہر حران مین ایک گھر تھا اوسکا حج کرتے اہرام مصر کی عظمت کرتے کہتے ہین ایک اہرام مین قبر شیث کی دوسرے اہرام مین قبر ادریس کی ہی تیسری قبر صابی بن ادریس کی بتاتے ہین اہل ہند مین مشہور ہی کہ قبر شیث کی اجودھیا مین ہی جسکو اب اودھ کہتے ہین یہ متصل لکھنؤ کے ہی یہ قبر بہت بڑی ہی خدا جانے سچ ہی یا نہین ادریس کا آسمان پر جانا قرآن پاک سے ثابت ہی پھر اونکی قبر اہرام مین کہان سے آئی ابن حزم نے کہا ہی صابئین کا دین وہی زمین کے سارے دینون سے پہلے کا دین ہی جب اونکے دین مین محدثات یعنی بدعات ظاہر ہوئے اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا جسپر آج ہم قائم ہین شہرستانی نے کہا یہ دین ابراہیمی سے لڑتے ہین مدار انکے مذہب کا تعصب روحانیات پر ہی

امت قبط

یہ اولاد حام بن نوح سے ہین مصر مین رہتے تھے بہت سی گروہ انمین اگلے پہلے زمانے مین سب صابئہ تھے یہان کے ملوک کو فراعنہ کہتے ہین ہیاکل و اصنام کو پوجتے یہ امت قدیم امم عالم ہی انکا ملک بہت دن رہا خاص مالک مصر تھے آدم سے لیکر اسلام تک تخمیناً سات

چھین لیا کبھی اوسپر عالقہ غالب ہو گئے کبھی فرس کبھی روم کبھی یونان پھر آخر کو قبط لباب ہوئے یہانتک کہ مملکت اسلام مین سب مٹ گئے

امت فرس

یہ کرمان واہواز وغیرہ اقالیم کے پادشاہ تھے جو وسط معمور دنیا ہی ارض فارس کو جو جیحون کی پری ہی ایران کہتے ہین جو اوسکی وری ہی اوسکو توران بولتے ہین فرس کے نسب مین اختلاف ہی ارم بن سام کی اولاد ہین یا یافث کی نسل وہ کہتے ہین کہ ہم کیومرث کی اولاد ہین جو انکے نزدیک آدم ابوالبشر تھے کیومرث کے زمانے سے اسلام تک ملک انہین رہا بیچ مین تھوڑی مدت جو غلبۂ ضحاک وافراسیاب ترکی کا ہوا وہ لائق اعتبار نہین سب امم کے نزدیک ملوک فرس اعظم ملوک عالم ہین بڑے عقلمند منتظم ملک تھے دیلم جیل کرد انھین کے گروہ ہین انکی ملت قدیم کیومرثیہ ہی اِلٰہ قدیم کو یزدان کہتے ہین نور بتلاتے ہین اِلٰہ مخلوق کو ظلمت سے اہرمن نام رکھتے ہین اول کو اللہ ثانی کو ابلیس بتاتے ہین اصل دین انکا تعظیم نور کے بچنا ظلمت سے ہی اسیلئے آگ کو پوجتے ہین آذربیجان سے زردشت نکلا فرس اوسکے دین مین آگئے اوس نے ایک نیا خدا نکالا جسکا نام فارسی مین ارمزد رکھا اوسکو خالق نور وظلمت ٹھہرایا وحدہٗ لاشریک لہٗ بتایا زردشت نے کہا ہر دن خدا اسنے ایک خلق کو بنایا جیسے آسمان زمین پانی نبات حیوان انسان یہانتک کہ چھ دن مین ساری خلق پوری کی انھین چار پانچ عیدین ہوتی ہین جب سے انکی سلطنت گئی خصوصًا بعد فتح اسلام کے کچھ لوگ لنکے گجرات ہند و ممبئی کی طرف آ بسے ابتک وہان موجود ہین لکن سب کے سب جاہل کوئی عالم انمین نظر نہین آتا

امت یونان

ایک آدمی الین نام چھتر برس بعد موسی علیہ السلام کے پیدا ہوا اوس سے یہ امت نکلی یہ شاعر وفصیح لوگ تھے بخت نصر کے زمانے مین انہین فلسفت آئی حکیم ابیدقلیس زمانہ داؤد علیہ السلام

مین تھا فیثا غورس زمانۂ سلیمان علیہ السلام مین لکن یہ صحیح نہین اسلیے کہ بخت نصر چار سو
برس بعد سلیمان علیہ السلام کے ہوا بلاد یونان کی جانب شرق و غرب قسطنطنیہ یا لائی خلیج
بحر محیط درمیان بحر روم و بحر قلزم کے واقع ہین بحر قلزم کا قدیم نام بحر نیطش ہی یہ امت
باتفاق محققین اولاد یافث سے ہی پھر کسی نے یہ کہا کہ روم مین اولاد عیص بن یعقوب
علیہ السلام سے آنکے ملوک بھی بڑے بادشاہ فخر مند تھے یہانتک کہ روم اپر غالب آئے
انمین دو سلطنتین بہت بڑی ہوئین ایک سکندر کی ایک قیاصرہ کی جنکے بعد اسلام آیا
سب علوم عقلیہ انھین سے لیے گئے ہین جیسے منطق طبیعی الٰہی ریاضی انکے عالم کو فیلسوف
کہتے تھے تالیس ملطی فلسفی زمانۂ بخت نصر مین تھا لقمان کا شاگرد فیثا غورس کو زعم تھا
کہ مینے آواز فلک سنی مقام ملک مین پہونچا کوئی چیز زیادہ تر لذیذ حرکات افلاک سے
نہین ہی ایک سو چہانوے برس بعد بخت نصر کے بقراط حکیم پیدا ہوا اس حساب سے وہ
ایکہزار ایک سو کچھ اوپر ستر برس پہلے ہجرت سے تھا سقراط فارس مین جا رہا اوسنے لوگون کو
شرک و بت پرستی سے منع کیا بیچارا مارا گیا **افلاطون** اوسکی جگہہ بیٹھا یہ بڑا حکیم تھا کوئی
اوسکا مقابلہ خلق مین نکر سکتا تھا حکمت کا سبق دیتا شامیانے کے نیچے دھوپ سے بچکر چلتا
اوسکے شاگرد مشائین کہلاتے ہین زمانۂ سکندر رومی مین تھا اسکندر و ہجرت کے بیچ مین
نو سو چونتیس برس کا فاصلہ ہی اس حساب سے افلاطون کچھ اس سے پہلے تھا سقراط اوس سے
بھی کچھ قبل تھا پس تقریباً درمیان سقراط اور ہجرت کے ہزار برس اور درمیان افلاطن اور
ہجرت کے ہزار سے کچھ کم مدت ہوئی طیماوس شاگرد ارسطو مشائخ افلاطون سے ہی
عرب سے تا شرق غالب معمور کا پادشاہ ہوگیا فارس سے تا سند سند سے تا ہند اوسنے
لے لیا فور ہند کا بادشاہ اوس سے لڑا ہار گیا سکندر نے اوسکو قید کر لیا سارا ہند چین تک
لے لیا ارسطو سے فلسفہ سیکھکر فرد زمانہ ہوگیا برقلس ارسطو کے بعد تھا اوسنے ایک کتاب
بنائی جسمین بابت قدم عالم شبہہ کیا طیموخارس حکیم ریاضی جسکا ذکر بطلیموس نے مجسطی مین کیا ہے

چارسوبیس برس پہلے بطلیموس سے تھا رصد کواکب کو اوسی نے نکالا بطلیموس کا زمانہ
جالینوس سے تھوڑا پہلے تھا بطلیموس کی رصد اور مامون خلیفہ کی رصد مین چہ سو نوسے برس
کا فاصلہ ہی مامون کی رصد بعد دوسو ہجری کے ہی جو وقت شروع آیات قیامت کا ہی
بموجب حدیث شریف کے الآیات بعد المائتین اسلام مین رصد کا بنتا جو خلاف طریقۂ
اسلام ہی علامت قیامت ٹھہرا رصد بطلیموس سے تا ہجرت چار سو نوسے برس تقریباً ہوتے
ہین جالینوس سے تا ہجرت چار سو برس کچہ اوپر ہوئے ملل نحل ابن خلدون وغیرہ کتب
مین حکما کو نام بنام ذکر کیا ہی یہ یونانی حکیم سب کے سب کفار تھے انکے علوم کا علوم اسلام مین
جو زمانہ ہارون رشید سے عربی مین ترجمہ ہو کر دخل ہوا یہ ایک بڑا وسیلہ
دین اسلام کا ابلیس کے ہاتھ آیا ابتدا مین نیت علماء اسلام کی اچھی ہوگی واسطے الزام خصوم
کے اونکے مسلمات و دلائل عقلیہ سے اس علم کو سیکھا ہوگا لیکن بعد ایک مدت کے اون فنون
کو متاخرین علماء اسلام نے سرمایۂ فضیلت سمجھا اصل مقصد سے دور پڑگئے اس سبب مین
مزاولت کتاب و سنت کی انمین سے بالکل جاتی رہی الا ماشاء اللہ روز بروز غربت اسلام
بڑھتی گئی یہانتک کہ اب مسلمانی نام کی رہ گئی ہے جو علم اس ملت حقہ اور امت مرحومہ کا تھا
اہل اسی ورد ہریہ اور سکے علماء کو جاہل سمجھنے لگے جنکو مذاہب حکماء او راونکے قیل و قال سے
اطلاع حاصل ہی اونکو فاضل کہنے لگے عکس القضیہ ہوگیا باطل حق ٹھہرا حق باطل سمجھا گیا انا لله

ذکر امت یہود

یہ اولاد یعقوب علیہ السلام ہی انکے بارہ بیٹے تھے جنکو اسباط کہتے ہین یہود ان سے عام ہین
اسلیے کہ بہت سے عرب و روم و فرس بھی یہودی ہوگئے جو بنی اسرائیل تھے یہود مین اکثر
فرقے ہین جنہون نے اپنے عصر کیا نبوت و ملک دونو کو انسے لے لیا مغضوب علیہم سے یہی
مراد ہین محتاجی و ذلت قیامت تک انکے نصیب مین آئی انمین اگر کوئی قدرے آسودہ ہی
تو وہ بھی فقر ظاہر کرتا ہی آسلام سے انکو نہایت عداوت ہی آلیا و تروس و روم و اصفہان

وبعض بلاد ہند مین ابتک موجود ہین

امت نصاری

یہ مسیح علیہ السلام کی امت ہی تجسد کلمہ مین مذاہب مختلفہ رکھتے ہین تثلیث کے قائل ہین
کہتے ہین یہود نے مسیح کو قتل کرڈالا سولی پر چڑہایا مگر یہ غلط ہی یہود نے جسکو قتل کیا وہ ہم
صورت مسیح تھا نہ خود مسیح خدا نے مسیح کو اپنے پاس آسمان پر بلالیا قرآن مین اسیطرح ہی
آخر زمانے مین مسیح آسمان سے زمین پر آوینگے دین اسلام کے موافق حکم کرینگے حالات اس
زمانے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ وقت جو انکے نزول کا ہی اب سر پر آگیا شاید یہی چودہوین
صدی ہو اللہ ایسا ہی کرے کہ ہم انکو اپنی آنکھون سے دیکھین کلیجا ٹھنڈا کرین نصاری
مین بہتر فرقے ہین انجیل مین ولادت مسیح سے تا رفع مسیح اخبار لکھے ہین چار شخصون نے انجیل
لکھی فلسطین نے عبرانی مین مرقوس نے رومی مین لوقا نی یونانی مین یوحنا نے بھی یونانی مین
اس دین مین صابئہ روم داخل ہوگئے آرمن روم بلغار گرج چرکس انکی قومین ہین بجز گرج
وچرکس کے مسلمان ہوگئے روم کے مسلمان اصل مین نصرانی تھے سوریہ حلب بغداد مین ابتک
بہت نصاری ہین انکی زبان عربی ہی باقی نصاری آوریا امریکا وغیرہا مین بستے ہین انمین
کوئی جرمنی ہی کوئی انگریز کوئی فرنساوی کوئی طلیانی کوئی روس ہند کے حاکم آج یہی انگریز
ہین جنکو برطانی بھی کہتے ہین سورۂ فاتحہ مین مراد ضالین سے یہی امت ہی باتفاق مفسرین
تیس برس ہوئے زمانہ غدر ہند سے پہلے کسی قدر اس امت کو توجہ طرف انجیل کے تھے
اب تو فقط برائ نام ہی حسب کے سب راہ ورسم فلاسفہ یونان بجالاتے دہریہ کا مذہب
برتتے ہین تمام خلق سے اسی امر کے طالب ہین کہ چال ڈہال انہیکی سی قوم کی اصل طریقے اوس
قوم پر باقی نرہے اگرچہ ظاہر مین سب کو آزادی مذہب دے رکہے ہین لیکن ہرجگہہ بابت
امور مذہبی تعرض سنا جاتا ہی دنیا کی محبت اور طلب ہر قوم ومذہب مین ایک درجہ خاص
پر تھی لیکن اس امت نے جسقدر انہماک جمع مال مین کیا جو کچھہ الفت دنیا کے ساتھہ پیدا کی کسی

دوسری امت مین کتب تاریخ وغیرہ سے معلوم نہین ہوتی یہی وجہ ہوئی انکے لیے ترک
شرائع انجیل کی تصعنہ ایہ بھی ہمیشہ دیکھا سنا جاتا ہی کہ بعض لوگ اعلی اوسط ادنی الس کے
وقتا فوقتا بتوفیق الٰہی آفاق متفرقہ مین مشرف باسلام ہوئے اور ہوتے ہین گو نقصان مال
و عزت ہوا اسمین بھی شک نہین کہ جو بیدار مغزی تو امین ملک داری انکو ملی ہی وہ کسی
دوسرے کو میسر نہوئی اس عقل و شعور پر اگر کبھی یہ امت مسلمان ہو جاتی تو تاقد نظیر انکا
دنیا مین میسر آتا جسطرح نسل ہلاکو خان نے اسلام قبول کر لیا تھا مگر ادنہین سلیقہ ملکداری
و آبادی دنیا و تحصیل دنیا کا ایسا تھا جیسا انمین ہی وہ دنیا کو ویران کرتے تھے خون کی ندیان
بہاتے تھے یہ جان نہین لیتے فقط مال لیتے ہین ایمان لیتے ہین

امت ہند

یہ بہت فرقے ہین ملک کل ہین انکا ذکر نام بنام کیا ہی انمین بت پرست آتش پرست براہمہ
نجومی وغیرہ سب طرح کے لوگ ہین آکی نجوم خلاف نجوم روم و عجم ہی ملک ہند نہایت
وسیع اقلیم ہی پرانا شہر اس ملک کا جسکو زمانہ آدم سے قابیل کا بسایا ہوا بتاتے ہین
قنوج ہی جو وطن ہی کاتب حروف کا اب وہ بالکل ویران ہی اقلیم ہند مین صد دستار
و صد گفتار مشہور ہی ہر قطر کی ہندی بولی جدا ہی ہر سمت کی پوشش علحدہ ہی ہر علاقے
کی راہ و رسم نئی ہی رسوم مذہبی علحدہ ہین اسکے مشرق مین چین کا ملک بدہ کا مذہب ہی
ہنود مین چھتیس کروڑ معبود ہین اتنی تعداد نفری آج ہنود اقوام ہنود کی بھی نہین عجیب
قوم ہی جسنے ساری کائنات کو پوجا حجر شجر مدر پانی آگ حیوانات وغیرہ کوئی چیز جہان بھر کی
نہین ہی جو انکی پرستش سے بچی ہو عجائب پرستی انکا شیوہ ہی یہانتک کہ ابتداء حدوث مین
ریل گاڑی کو بھی پوجا نہ پوجا تو ایک خدا کو نہ پوجا سکو پوجا انکا مذہب بھی اقدم مذاہب
عالم ہی پہلے بید پر دار مدار رہتا پھر جب سے پران نکلے توحید بید موقوف ہو کر انواع
شرک و کفر کا انمین رواج ہوا اس قوم کو کبھی حوصلہ مناظرہ کا ساتھ اہل اسلام وغیرہ کے

نہ تھا اس زمانۂ آخر مین بعض ہنود نے جرأت رد اسلام پر کی اہل اسلام نے بعض تو مسلمات
نے تحریرًا و تقریرًا خوب الزام خصوم کیا حال مین بعض ہنود نے بطور طریقۂ مذہب بید کو
جس سے توحید خداوند ثابت ہی تازہ کرنا چاہا ہی اگر یہ بات سچ بھی ہو تو کیا فائدہ اسلیے کہ توحید
بدون اقرار رسالت کے ہرگز نافع نہین نہ ہنود کو نہ کسی اور دین والے کو رسالت کا اقرار
بھی اوسیوقت نافع ہی جب سب کتب و انبیا پر ایمان لا کے نبی آخر زمان کی تصدیق کر
اونکے فرمانبردار و نہین داخل ہو ورنہ کوہ کندن و کاہ برآوردن ہی ایک خدا دو خدا تین خدا
کے تو بعض اہل ملل بھی قائل تھے لیکن اتنے معبودون کے قائل سوا ہنود کے کوئی دوسرا
فرقہ معلوم نہین ہوتا ہے

تا چیست گہ از چوب گہ از سنگ تراشی　　بگزار خدا ئے کہ بصد رنگ تراشے

عقیدۂ وحدت وجود جو جہلۂ صوفیہ مین مروج ہوگیا ہی وہ اسی قوم کے تدبا رسے ماخوذ ہی
کہ ہر چیز مین خدا کا انس قرار دیکر ساری خلق کی پوجا کرتے ہین خلق کو خالق سے جدا نہین سمجھتے
سات سو برس ہوئے جب سے اسلام اس ملک مین آیا اقوام مختلف اسلام نے حکومت
کی جیسے غوری خلجی بہمنی آخر مین تیموری خاندان کی جو اولاد چنگیز خان سے تھی حکومت
ہوئی زمانۂ غدر سے نام و نشان اونکا ہٹ گیا اگرچہ سلطنت تو آخر زمانۂ عالمگیر بادشاہ سے
لڑکھڑا گئی تھی لکن اب خالص حکومت نصرانیہ ہی بلا مزاحمت غیر چند راجہ نواب جو برای
نام کسیقدر زمین کے والی کہے جاتے ہین وہ سب فرمانبردار اس حکومت کے مثل نوکرون
کے ہین بلکہ نوکر اونسے اچھے ہین

امت سند

یہ عزبی ہند مین جانب بحر بستے ہی اس ملک کو لان کہتے ہین ایک جانب اسکی خشکی
مین پہاڑ کی طرف ہی دوسری جانب دریا کی طرف تنارسے ملک سند کو تبیل بھی بولتے ہین
ملتان کشمیر اسی کے شہر ہین پہلے مسلمان غالب تھے اب اوسپر انصاری حاکم ہین آج کل

کشمیر باتحت مین راجہ جموکے ہی

امت سودان

یہ اولاد حام سے ہین انکے دین مختلف ہین کوئی مجوس کوئی مار پرست کوئی بت پرست
بالینوس نے کہا انمین دس خصلتین ہین جنکے ساتھہ یہ مخصوص ہین بال گھونگر داڑھی کم
تھنے پھیلے ہونٹ موٹے دانت تیز کھال بدبو رنگ کالا ہاتھہ پانون مین بوائی ترہ
نسبا تہت نملپنے والے بڑی امت انمین حبش ہی انکا ملک حجاز کی برابر مین ہی بیچ مین کا
انکے شہر بڑے لنبے چوڑے ہین انمین کا خصی بڑے فخر کا خصی ہوتا ہی تو یہ انکی قوم ہی
لقمان حکیم جو داؤد علیہ السلام کے ساتھہ تھے قرآن مین اونکا ذکر ہی اسی قوم سے تھے
ذوالنون مصری بلال بن حمامہ مؤذن رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انھین مین
تھے قوم بجا نہایت کالی ہی ننگے رہتے ہین بت پوجتے ہین مگر سوداگرون سے اچھی طرح
پیش آتے ہین قوم دمادم نیل کے کنارے پر بستی ہی بلاد زنج سے کچھہ اوپر ہٹ کے
یہ سودان مین تتر ہین دین مین مہمل ہین انھین مین سے ایک زنگی ہین کالے بھجرے
بت پرست نہایت سخت دل ایک تکرور ہین جو غربی نیل پر آباد ہین انمین کچھہ کافر کچھہ
مسلمان ہین ایک قوم کا نام ہی انکا مذہب مالکی ہی انکا شہر سارے سودان کے شہرون
سے بڑا ہی انتہا جنوب مغرب مین رہتے ہین

امت صین

انکے شہر بہت لنبے چوڑے ہین مشرق سے تا مغرب دو ماہ کی راہ سے زیادہ ترطول
و عرض مین ہین دریای چین سے جنوب مین تا سد یاجوج ماجوج شمال مین بلکہ عرض مین
طول سے زیادہ ہین یہانتک کہ ساتون اقلیم پر شامل ہین چین کے لوگ سیاست و
عدل مین بہت اچھی صناعت مین نہایت کامل قد چھوٹے سر بڑے مذہب مختلف
رکھتے ہین کوئی مجوس کوئی ثنوی کوئی آتش پرست بڑا شہر انکا جہان ہی اقصی چین

جسکو صین الصین کہتے ہین وہ جہت شرق مین نہایت آبادہی اوسکے بعد سواسمندر
کے کچھ نہین بڑا شہر چین کا سیلی نام ہی

بنی کنعان

یہ اہل شام ہین یہان سام بن نوح بستے تھے اسلیے اسکا نام شام ہوا ایک گروہ ان کا
مغرب مین جا رہا جنکو بربر کہتے ہین سے رہتے یکجا یہ نہین عاشق بدنام کہین دن کہین
رات کہین صبح کہین شام کہین ÷ سام کا نام عبرانی مین شام ہی بعض نے یہ بھی کہا ہے
کہ بنو کنعان اولاد حام ہین اونھین مین بربر ہین

بربر

بعض کے نزدیک نسل حام سے ہین وہ کہتے ہین ہم نسل قیس عیلان و صہناجہ ہین بعض کو
زعم ہی کہ یہ اولاد افریقس حمیری ہین قوم زناتہ انمین سے یون کہتے ہے کہ ہم تجمی ہین صحیح
یہ ہی کہ اولاد کنعان بن ماریغ بن حام ہین انکے ہر بادشاہ کا لقب جالوت تھا جب داؤد
علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا بنو کنعان پریشان ہوگئے ایک گروہ مغرب مین جا رہا
جو بربر کہلاتا ہی بربر کے قبائل بہت ہین یہ لوگ سکونت صحرا مین مثل عرب کے ہین
انکی زبان عربی کے سوا ہی اوسکے اصول ہین فروع مختلف ہین سب ترجمے کے سمجھ مین نہین آتے

امت عاد

عاد اولاد سام بن نوح سے ہی انکا ملک احقاف نام متصل یمن کے تھا پہلا بادشاہ انکا
شداد ہی جسنے جنگل عدن مین ارم بنایا سونے کے پتھر یاقوت زمرد کے شجر لگا کے بہشت
کا نمونہ دکھلایا مگر سچ یہ ہی کہ ارم کی کہانی واہیات ہی ضعفا مفسرین نے اس حکایت کو
ذکر کیا ہی قرآن شریف مین ارم ذات العماد سے قوم مراد ہی نہ یہ گھر یہ قوم سخت
قوی تھی پہاڑ کو کھول کر گھر بناتے انکے قصے سب مضطرب ہین صحت سے دور ہین

امت عمالقہ

اولاد عملیق بن لاوذ بن سام سے ہین طول و جسامت مین مثل ہین پہلے صنعا مین اوترے پھر حرم مین آ رہے
ایک جماعت شام مین بہی تحریر والون سے اول موسی پھر یوشع لڑے فراعنہ مصر اور کنعانی اور ملوک یثرب و خیبر
انہین مین سے تہا متفاوتون کا سب بہی انہین سے تہا معلوم ہوتا ہی اسلام مین عمالقہ کو افاعہ کہتے لگے واللہ اعلم

امت عرب

جاہلیت کے عرب مختلف اقوام و مذاہب کے تھے عرب اول کو بائدہ کہتے ہین آن کا
حال مفصل معلوم نہین ہو سکتا یہ وہی عاد و ثمود و جرہم اول ہین جرہم ثانی جو نسل قحطان
سے تھے عربی بولتے انکو مستعربہ کہتے ہین آدم و نوح سے لیکر قحطان سے پہلے کسی نے
عربی زبان نہین بولی سب عجمی بولتے تھے اسمعیل علیہ السلام نے جرہم سے عربی سیکھی
یہ تیسرا طبقہ عرب کا ہی جسکو عاربہ کہتے ہین عرب مین عرب عاربہ ہین نسل قحطان سے
یہ امت اقدم امم ہی بعد نوح کے قوت و قدرت و آثار ارض مین سب سے بڑھکر تھے یہ اول
جیل عرب ہی ساری خلق مین اس امت مین بہی ملوک ہوئے

عرب مستعربہ

اولاد اسمعیل علیہ السلام کا نام ہی انکو مستعربہ اسلیے کہتے ہین کہ اسمعیل علیہ السلام کی زبان
عبرانی تھی جبرا انہون نے عربی سیکھ لی نسل اسمعیل سے تا ہجرت دو ہزار سات سو ترانوے
برس ہوئے وہان قبائل جرہم تھے انہین یاد کیا تھا انکی بولی عربی تھی بارہ بیٹے پیدا ہوئے
جنمین سے ایک قیذار تھے قیذار جد اسمعیل عرب ہین ہی اسمعیل سے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جو سلسلہ نسب قبائل قریش ہی اوسمین بڑا اختلاف ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم عام فیل مین پیدا ہوئے قصہ اصحاب الفیل کا منصوص قرآن ہی آبرہہ جسنے ہاتھی
لیکر کعبہ شریف پر چڑہائی کی حبشی تھا یہ حبشی مالک یمن ہو گئے تھے ابابیل نے آکر اسکو
ہلاک کیا ابابیل کی تاویل چیچک وغیرہ سے کرنا تحریف ہی قرآن پاک کی قرحا کتب تاریخ
سے اگر یہ حادثہ بعینہ ثابت نہو تو نہو کلام خالق کے روبرو کلام مخلوق کی کیا وقعت

دہستی ہی یہ کام ملحدون کا ہی نہ مسلمانون کا حضرت کے زمانے مین بھی کا فر منافق قرآن
کے کلام اللہ ہونے مین شک شبہہ کرتے تھے اوسی جنس کے لوگ اس زمانے مین بھی ظاہر
ہوئے ہین لکن حزب خدا ہمیشہ غالب ہی علماء اسلام نے ان لوگون کی تفاسیر وتحاریر کا
خوب ہی خاکہ اوڑایا ہی اور ردو غلگویون کو گھر تک پہونچایا والله احمد عرب عاربہ مین
بنو جرہم ہین جو حجاز مین رہتے تھے اور بنو سبا ہین حمیر و کہلان اوسیکی نسل ہی سارے قبائل
یمن اور ملوک تبع اولاد سبا ہین سوا عمران اور اوسکے بھائی مزیقیا کے سب تبابعہ
اولاد حمیر بن سبا سے تھے یہ دو نو نسل کہلان سے ہین جو کلب نسل قضاعہ سے ہین دومۃ الجندل
و تبوک و اطراف شام مین بزمانۂ جاہلیت جا رہے زید بن حارثہ اسی قوم بنی کلب سے تھے
اوس و خزرج جو دو قبیلے انصار کے ہین اور مدینے مین رہتے تھے قبیلۂ ازد سے تھے خزاعہ
وغیرہ بھی بطون ازد سے ہین ازد نسل ہی قضاعہ کی سدانت بیت اللہ انکے ہاتھ مین تھے
یہانتک کہ قصی بن کلاب نے چھین کر حوالہ قریش کے کہا یہ کنجیان تمھارے باپ
اسمعیل کے گھر کی تمکو پھیرے دیتا ہون بدون عار و ظلم کے پھر قصی نے غلبہ پاکر خزاعہ
کو جو نزدیک اکثر کے یمنی تھا مکے سے نکالدیا بنو مصطلق جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے لڑے اسی قوم خزاعہ سے تھے بنی دوس تہامہ مین بسے اطراف عراق مین انکی دولت
تھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انھین مین سے ہین

امت اسلام

اس اعتبار سے کہ اصل دین جملہ بنی آدم کا فطرت تمام نوع بشر کی یہی توحید باریتعالی پر ہی
یہودی نصرانی مجوسی ہندو ہو جانا کسی کا پیچھے سے بعد ولادت کے جو ہوتا ہی وہ اور بات
ہی یہ امت اقدم جملہ ملل متقدمہ ہی آدم علیہ السلام سے لیکر تا خاتم رسل سارے پیغمبر و
رسول اور اونکے اتباع اسی ملت اسلامیہ پر تھے سلام جو تحیت اسلام ہی زمانۂ ابو البشر
سے جاری ہی پھر ابراہیم علیہ السلام نے اہل توحید کا نام مسلمان بصراحت تمام رکھا

اپنی جان کو مسلم ٹھہرایا قرآن شریف مین ہی هو سما کم المسلمین من قبل سوا ہود
و صالح علیہما السلام کے جو بعد نوح قبل ابراہیم علیہما السلام آئے تھے جتنے پیمبر تا ختم رسل
ہوئے وہ سب بعد ابراہیم علیہ السلام کے آئے بلکہ خود ابراہیم خلیل کی نسل و فرع ہی مین
تھے اسلیے ساری دنیا کے ملت والے تعظیم و توقیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کرتے چلے آتے
ہین تو یہ سب نبی و رسول مسلمان تھے اسلام ہی کیطرف اپنی اپنی امت کی دعوت کرتے رہے
تھوڑا اختلاف بابت فروع مسائل کے جو بعض ادیان انبیاء مین تھا وہ بحکم باریتعالی بحسب
مقتضائے قوت و ضعف امم و تباین اطوار اقوام مختلفہ بنی آدم تھا اصول اسلام جو مطلقہ
ملت ہر رسول و نبی کے ہین اونمین سوائے اتفاق جملہ شرائع کے کبھی ادنی اختلاف بھی
نہین ہوا اسی وجہ سے قرآن شریف مین ذکر ایمان لانے کا سب رسولون سب کتابون
پر فرمایا ہی جب آدمی ایک پیغمبر وقت پر ایمان لایا گویا سب انبیاء گذشتہ پر ایمان لایا اب
اوسکو ضرور ہی کہ وہ اپنی زبان سے بھی اقرار اس بات کا کرے کہ آمنت باللہ وملائکتہ
وکتبہ ورسلہ والقدر خیرہ وشرہ حدیث میں آیا ہی سب انبیاء آپسمین علاتی بھائی
ہین انکی مائین جدا دین ایک ہی یہ حدیث متفق علیہ ہی روایت ابی ہریرہ سے اسی اعتبار
کہ ہر ملت و امت کا نام جدا جدا تھا مثلاً اہل توراۃ یہود کہلاتے ہین اہل انجیل نصاری
بید و پران والے ہنود ژند و ساتیر والے مجوس صحف شیث والے صابی وعلی ہذا القیاس
اس امت وسط کا جو آخر امم خیر ملل بنی آدم ہی اسکے بعد پھر کوئی امت تازہ و ملت جدید
قیامت تک نہو گی امت اسلام و ملت اسلامیہ نام ہی یہ امت قدیمہ اس زمانہ آخر مین عہد
ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی گئی ہی جسکو سال ہجرت کے حساب سے ابتک تیرہ سو
برس پورے ہوئے اس امت اسلامیہ مین کوئی قوم خاص نہین ہی جیسے اگلے انبیاء کے
اقوام خاصہ تھے عاد قوم ہود کا نام تھا ثمود قوم صالح کا نام تھا بلکہ یہ امت شامل جمیع امم
عالم ہی اسلیے کہ اگلے زمانے مین پیغمبری خاص ہوتی تھی ہر قوم کا پیغمبر علیحدہ آتا تھا ہر پیغمبر کو

اپنی قوم کے احوال سے بحث تھے جنپر وہ بھیجا جاتا تھا دوسرے قوم کی ہدایت ضلالت سے
اوسکو کچھ کام نہ تھا چنانچہ قرآن وحدیث وکتب تاریخ وغیرہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہی نوح
علیہ السلام کی نبوت بھی خاص تھی مگر بعد طوفان کے عام سمجھی گئی اسلیے کہ سوا نکو والونکے
کوئی آدمی دنیا مین باقی نہ تھا ناؤ والے سب مومن تھے معہذا اونکی نسل تھی چلی نسل قیتا
ہر سہ پسر نوح علیہ السلام کی باقی رہی سو یہ عموم خارجی اتفاقی ہوا تھا بخلاف اس امت مرحومہ کے
کہ جبسے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تمام روی زمین کے لوگ اونکی امت
ٹھہری جسنے اونکو مانا وہ امت اجابت مین ہی جسنے نمانا وہ امت دعوت مین ہی قرآن شریف
مین ہی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین حدیث مین ہی وختم بی النبیون عیسیٰ علیہ
السلام کے بعد چہ سو برس یا کچھ کم وبیش گذرے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے آخر انبیاء عالم ٹھہرے اگر خاتم رسل نہوتے تو اس تیرہ سو برس مین ضرور
کوئی پیغمبر یا رسول آتا کتاب لاتا یا نہ لاتا لکن نہ کوئی آیا نہ کچھ لایا جس نے اغواء ابلیس سے
اسکے بعد دعوی نبوت کا کیا بہت جلد مٹ گیا جھوٹ اوسکا کھل گیا مسیلمہ وغیرہ نے تو آپکی
عہد سعادت مہد مین ادعا کیا تھا لکن کذاب نکلا اسیطرح باقی مدعین کا حال ہوا یہ آپ ایسے
سچے نبی ورسول آئے جنکی ہر بات کی سچائی ابتک باوجود اس طول مدت کثرت اعدا کے
ثابت ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہی جو کچھ کہا ویسا ہی ہوا جسکی خبر آیندہ مین دی وہ مطابق وقوع
پڑی جس خبر کا وقوع ابتک نہین ہوا وہ اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتی ہی ابو ہریرہ سے
کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین ہی جان محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ سنے گا مجکو اس امت سے یعنی امت دعوت سے کوئی یہودی نہ نصرانی پھر مرگیا اور وہ
ایمان نہ لایا ساتھ اوس دین کے جسکے ساتھ مین بھیجا گیا ہوں لکن وہ دوزخیوں مین ہوگا
اسکو مسلم نے روایت کیا ہی اس حدیث سے ایک تو عموم رسالت ثابت ہوتا ہی تخصیص
یہودی نصرانی کی اسلیے ہی کہ یہ اہل کتاب ہیں دوسرے یہ بات ثابت ہوئی کہ سوا دین

اسلام کے دوسرا دین مقبول ومنتجی نہین ٹھیرا اسکے بعد قسم کھا کر دوسری حدیث ابی ہریرہ
مین ذکر نزول ابن مریم کا فرمایا اونکو حکم عدل کہا یہ حدیث بھی متفق علیہ ہی اسکے آخر مین
یہ ہی کہ ابو ہریرہ نے کہا تمہارا جی چاہے تو تم اس آیت کو پڑہو وان من اہل الکتاب
الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الآیۃ یعنی عیسی کے مرنے سے پہلے ہر کتاب والا اونپر ایمان
لاویگا مراد زمانۂ نزول ہی جسوقت فقط ایک ہی ملت اسلام ہوگی مسلمان تو اول ہی سے
حضرت عیسی کو خدا کا کلمہ اور اسکی روح اوسکا بندہ جانتے ہین تہ دل سے اونکو رسول خدا
سمجھتے ومانتے ہین پھر جبکہ باور ارا اسکے مسلمانون کے رسول نے بھی اونسے فرما دیا کہ
عیسی اللہ کے سچے رسول ہین جیسے موسی علیہ السلام تھے تو اب مسلمانون کو اونپر ایمان
لانا فرض ہوگیا ایمان بالغیب تو ہمکو پہلے ہی سے حاصل ہی جب عیسی علیہ السلام زمین پر
تشریف لاوینگے اوسوقت کے مسلمانون کو ایمان بالشہود بھی حاصل ہوگا حدیث مین
آیا ہی ابن مریم آسمان سے زمین پر آکر حکومت وعدالت کا برتاو کرینگے صلیب کو توڑینگے
سور کو جان سے مارینگے جزیہ نہ لین گے فقط اسلام ہی کو قبول کرینگے مال بانٹین گے
لکن کون لیتا ہی ایک سجدہ اوسوقت بہتر ہوگا ساری دنیا سے اب تو مسلمانون کی خوب ہی
بن آئی پانچون اونگلی گھی مین ہین اندہا کیا چاہے دو آنکھین خدا وہ دن رات جلدی لائے
کہ ہم مسیح علیہ السلام کو دیکھین اپنے ایمان کو تر و تازہ کرین جب مسیح آوینگے اوسوقت
مسلمانون کے امام بھی موجود ہونگے غرضکہ یہ وہ امت ہی کہ جسکا اول وآخر سراپا خیر ہی
بیچ مین جو ایک فوج کج ہوگی جسکی خبر بعض احادیث مین دی ہی شاید وہ یہی زمانہ مابعد الف
ہجری ہو ظہور مہدی و نزول مسیح علیہما السلام تک اسلیے کہ اسوقت مین یہ امت بالکل
اگلی امتون کی چال پر چلنے لگی ہی جسطرح حدیث مین بھی اسکی خبر آچکی ہی کہ تم پیروی
کروگے اگلی امتون کی بالشت بالشت ہاتھہ ہاتھہ بھر کام مین دوسری حدیث مین آیا ہی
کہ جو ماجرا بنی اسرائیل پر گذرا وہی میری امت پر گذریگا جیسے دو جوتے برابری مین ہیتکے

کہ اگر اونمین کسی نے اپنی مان سے حرام کیا ہوگا کھلم کھلا تو اس امت مین بھی ایسے لوگ ہونگے
جو یہ کام کرینگے اسکو ترمذی نے ابن عمرو سے روایت کیا ہی ہمنے تو سنا تھی دیکھا ہوگا کہ
اکثر رؤسا و امراء و والیان ملک نے زنان مدخولۂ آبا کو اپنے تصرف مین لے لیا ہے
بلکہ بعض نے زنان ابنا مین بھی تصرف کیا اب تو ہر کہ و مہ الا ماشاءاللہ اوسی چال
ڈھال پر ہر کاروبار مین ہی جو حاکمان وقت کا طریقہ ہی اگرچہ وہ اس تبدیل وضع پر
خوش نہین ہوتے بلکہ ایسے آدمی کو خوشامدی کذاب فریبی جانتے ہین اس سے زیادہ اور کیا
مصداق ان حدیثون کا چاہتے ہو بہر حال زمین کے پردے پر کوئی امت سچی کوئی ملت
اچھی اس امت اسلام ملت اسلام سے نہ پہلے تھی نہ اب ہی گو بوجہ سایہ انگنی قیامت اسلام
کتاب مین رہ گیا ہی مسلمان گورمین ہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا

رسول امت اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

انکے باپ عبداللہ پچیس برس پہلے عام فیل سے پیدا ہوئے انکی مان کا نام آمنہ ہی یہ
پیر کے دن بارہوین ربیع الاول کو پیدا ہوئے اوسوقت حکومت کسریٰ نوشیروان کو ما...
برس گذرے تھے غلبۂ اسکندر کو دارا پر آٹھ سو اکاسی سال غلبۂ بخت نصر کو ایکہزار تین...
سولہ برس ہوئے تھے آنکے دادا عبدالمطلب نے انکو پرورش کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نام رکھا ختنہ کئے ہوئے آئے اوس رات کنگورے محل کسریٰ کے ہلکر گرگئے آگ فارس
کی بجھ گئی حالانکہ ایکہزار برس سے کبھی نہ بجھی تھی بحیرۂ ساوہ کا پانی خشک ہوگیا اسطرح کے
صدہا علامات و آیات ظاہر ہوئے جو کتب سیر مین لکھے ہین جتنے کمالات ظاہری و باطنی
جدا جدا ہر ایک نبی و رسول کو دئے گئے تھے وہ سب مجموعا تنہا انکی ذات مین رکھے گئے

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری　　انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ اور انکی امت سب سے پیچھے دنیا مین آئی ہی مگر قیامت کے دن یہ سب سے پہلے
انکی امت سب امتون سے اول بہشت مین جاویگی حدیث مین آیا ہی جنت حرام ہی

انبیا پر جب تک مین اوسکین نجا ون سب امتون پر حرام ہی جب تک میری امت
نجاوے چالیس برس کی عمر مین انکو نبوت ملی پہلے خواب پھر وحی ہوئی تیس برس میں
یہ دین کامل کیا گیا دس برس مکے مین رہے تیرہ برس مدینے مین ترسیٹھ برس کی عمر ہوئی
مرنے سے پہلے معلوم ہو گیا کہ اس سال مین وفات ہوگی سال وفات مین ایک لاکھ چوبیس
ہزار نفر سے زیادہ مسلمان ہو گئے تھے امامت کو قریش مین چھوڑ گئے جب تک قریش بھی
دنیا مین موجود ہون ہزار برس کے لگ بھگ تک تو یہ قاعدہ چلا اہل علم نے ہر ملک مین
اوسکو نباہا جب سے علم جاتا رہا اہل علم مٹ گئے جاہل مسلمان رہ گئے امامت قریش سے
نکلکر در بدر پھرنے لگے ہر کس بن لکع سلطان و امام و امیر ہو گیا اللہ تعالے کو یہی منظور تھا
چاہا ہنے والے نباہا اوس نے چاہا اوسکا ہوا ہمارا انہوا +

مساجد عظیمۂ عالم

تین مسجدین دنیا مین بڑی مکرم و معظم ہین ایک مسجد الحرام یہ مسجد ابراہیم علیہ السلام کی بنائی
ہوئی ہی اسکو کعبہ کہتے ہین اسکی طرف موںہ کرکے سب مسلمان نماز پڑھتے ہین اسی گھر کا
طواف کرتے ہین اصل مسجد ابراہیم علیہ السلام کی ہی کعبہ ہی گرد اوسکے جو صحن تھا اوسکا
نام حرم ہوا اب اوس حرم کے گرد دروازے دیوار دالان بنگلے ہین اوسکو مسجد الحرام
کہتے ہین یہان حج کو آتے ہین مقام ابراہیم اسی جگہہ ہی آثار انبیا مین سے یہی ایک اثر
اب تک دنیا مین ظاہر ظہور باقی ہی یا حجر اسود جو ہمراہ آدم علیہ السلام بہشت سے آیا تھا
یہ پتھر تو بڑے باپ کی کہانی ہی مقام دوسرا پتھر ہی جو تیسرے باپ کی نشانی ہی دوسری
مسجد بیت المقدس کی مسجد ہی جسکو داؤد و سلیمان علیہما السلام نے بنایا تھا اس جگہہ بہت سے
پیغمبر مدفون ہین کعبے مین ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کی برابر ہی یہان اوسکا نصف ہی
تیسری مسجد مدینے کی مسجد ہی یہان ایک ہزار نماز کا اجر ہی اسکو خاتم رسل نے بنایا ہی قرآن
مین اوسکے حق مین لمسجد اسس علی التقوی فرمایا ہی ان تین مسجدون کے سوا

کسی مسجد کی طرف سفر کرنا بامید اجر و ثواب منع ہی جب مسجد کے لیے سوا ان تین کے
سفر جائز نہوا تو پھر کسی قبر کی زیارت کے لیے بامید اجر کیونکر جائز ہوگا خصوصاً جبکہ سفر
زیارت کا حکم بھی کسی حدیث صحیح یا قرآن شریف مین نہ آیا ہو صرف زیارت کو جائز رکھا ہو
علی بالخصوص جبکہ زیارت والون سے افعال شرک و حرکات کفر و احوال بدعت صادر ہون
یہ کام تو بی سفر زیارت کے فقط کسی قبر کی زیارت مین بھی درست نہین گو وہ قبر اپنی ہی
گانون یا قصبہ یا شہر یا بستی مین کیون نہو چہ جائی اسکے کہ مال و جان خرچ کر کے سیکڑون
ہزارون کوس جاوے پھر وہان پہونچکر منکرات شرعی بجالاوے کہتے ہین کہ معظمہ کو
آدم علیہ السلام نے بنایا برابر بیت المعمور کے جو آسمان پر مقابلہ کعبہ مین واقع ہی پھر طوفان
مین گر گیا پھر ابراہیم نے بمدد اسمعیل علیہما السلام بنایا اوسوقت سے آس پاس بلکہ دور دور
کے لوگ حج کرنے کو آنے لگے تبع نے اوسکو کملی پہنائی دروازے مین کنجی لگائی قرس
بھی اوسکا حج کرتے تھے نذر چڑہاتے جرہم اوسکے والی تھے پھر خزاعہ پھر قریش والی ہوئے
پھر قصی بن کلاب نے اوسکی چھت بنائی کھجور کی لکڑی سے اوسکو پاٹا اوسکی دیوارین برابر
قد آدمی تھین جسکو اٹھارہ گز اونچا کر دیا ہی دروازے زمین سے لگے ہوئے تھے اوسکو
قد آدم بنایا تا کہ سیل کا پانی اوسمین نہ آوے پھر ابن الزبیر نے بنایا دو دروازے زمین کے
رکھے جسطرح زمن ابراہیم علیہ السلام مین تھے پردہ پہنایا ستائیس گز دیوار کو اونچا کر دیا
مگر قواعد قدیم پہ پھر حجاج نے زمانہ عبد الملک مین اوسکو توڑ چھوڑ کر قواعد قریش پر بنایا
ایک دروازہ رکھا جو ابتک موجود ہی کہتے ہین حجاج بن یوسف مذکور حدیث عائشہ کو
سنکر ابن الزبیر کے فعل کی صحت سمجھکر اپنی اس حرکت پر نادم ہوا کعبہ میدان مین تھا
زمانہ نبوت و خلافت ابی بکر تک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گھر مول لیکر میدان
بڑہا کر گرد اوسکے چارون طرف دیوار طیار کرا دی پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی کیا
پھر ابن الزبیر پھر ولید پھر منصور پھر مہدی نے اوسمین زیادت کی جو ابتک موجود رہا

پہلے دیوار قدر آدم تھی اب اوسکے گرد دالان مسقف ہین جو کچھ بزرگی و عظمت حدا نے
اس گھر کو ابتدا بنا سے ابتک بخشی ہی اوسکے لکھنے کو ایک کتاب جدا گانہ درکار ہی
سوای ملت اسلام کے سبکو کوئی ہو کہین ہو اوسمین آنے سے اب منع کر دیا گیا ہی
یہ حکم ہی کہ جو اس گھر مین آوے وہ ایک تہبند و چادر مین ننگے سر برہنہ تن آوے
اوسکے جنگل کا ادب کرے وہان شکار نہ مارے کانٹا نہ توڑے درخت نہ اوکھیڑے
حرم کی حد مدینے کی طرف تین میل تنعیم تک ہی جہان سے اب عمرہ لاتے ہین عراق کی
طرف سات میل ہی طائف کیطرف بھی اسیقدر ہی جدے کی طرف بھی ہفت میل ای
اس بستی کو ام القری بھی کہتے ہین ناف زمین بھی بولتے ہین نقطۂ خاک جو پانی پر سب سے پہلے
پھیلا وہ یہی جگہہ ہی مسجد الحرام کے اندر سنہ نوسو ہجری زمانہ فرج بن برقوق جرکسی
سے جو کئے عمارتین بنالی ہین جیسے چار مصلے گھڑی کا حجرہ کتابخانے کا حجرہ عمارت مقام
ابراہیم عمارت بالای زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہین پانسو برس سے پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی
نہ تھی کاش یہ نری بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہی کہ برخلاف ارشاد شارع ہی حدیث
مین آیا ہی ہمین نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اوسکے ایک سنت دنیا سے اوٹھجاتی
سواسکو ان چار مصلون کا ہونا صاف تفرق جماعت ہی اس عمارت کا بنانا وبال آخرت
اتنا ہی مسجد بیت المقدس جسکو مسجد اقصی و مسجد ایلیا بھی کہتے ہین اسکی اصل یہ ہی
کہ زمانہ مصائبہ مین جہان اب صخرہ ہی اوسپر ہیکل چڑہاتے تھے نذرین لاتے تھے جب وہ
ہیکل بگڑ گئی بنی اسرائیل نے اوس جگہہ کو قبلہ اپنی نماز کا ٹھہرایا اللہ تعالی نے وحی سے
اس جگہہ کو معین فرمایا وہان موسی علیہ السلام نے ایک قبہ بنا کر اوسمین الواح توریت
جو تابوت کے اندر تھے رکھے پھر داؤد علیہ السلام نے اوسکا بنانا چاہا وہ بنا تمام نہوئی سلیمان
علیہ السلام کو وصیت کی انھون نے چار برس بعد اپنی حکومت سے اور پانسو برس بعد
موسی علیہ السلام سے اوسکو بنایا چاندی سونا پیتل وغیرہ بہت کچھ اوسمین لگایا سونے کی

کیتھی بنائی اوسکی پشت پر تابوت رکھنے کو ایک قبر طیار کی قبلہ اوسکا مشرق رویہ تھا
یہود و نصاری کا یہی قبلہ ہی آٹھہ سو برس بعد بخت نصر نے اوسکو ویران کر دیا توریت
وعصا کو جلا دیا ہیاکل کو گلا ڈالا پتھرون کو پھینک دیا پھر حضرت عزیر نے اوسکو بنایا یہ
نبی تھے یہود کے بعض نے اونکو مدد دی مگر بنا سلیمان علیہ السلام سے کم کر کے اوسکے
حدود مقرر کئے پھر ملوک یونان و فرس و روم اوسکی آڑ جنگ کرتے رہے یہانتک کہ
ہیرودس نے اوسکو بنای سلیمان علیہ السلام پر بنایا آوٹھہ برس مین پورا کیا پھر طیطس رومی
نے غلبہ پاکر اوسکو برباد کیا زمین مین کھیتی کرائی جب روم دین مسیح مین آئے اوسکی
تعظیم کرنے لگے قسطنطین کی ماں نصرانی ہوگئی تھی قدس مین بتلاش اوس لکڑی کے آئی
جسپر گمان نصاری مین عیسی مسیح کو سولی دیگئی تھی کوڑے کچرے کے نیچے سے اوسکو
ڈہونڈہ کر نکالا اوس جگہہ ایک کنیسہ بنایا آس خیال پر کہ یہ جگہہ اونکی قبر کی ہی اوسی کے
برابر ایک گھر اونکی ولادت کا بنا دیا گیا یہی حال رہا مدت تک یہانتک کہ اسلام آیا
جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فتح بیت المقدس مین تشریف لائے صخرہ کو کچرے
کوڑے کے نیچے سے نکالکر صاف کیا اوسپر ایک مسجد بنا دی اوسکی تعظیم مطابق
حکم خدا و رسول بجالائے پھر ولید بن عبد الملک نے وہان مسجد بنائی مثل مساجد اسلام کے
عرب اوسکو بلاط ولید کہتے تھے بادشاہ روم کو حکم دیکہ کاریگر و سامان بھیجے
چنانچہ اوسنے مدد بھیجی دی مسجد حسب مراد طیار ہوئی پھر سنہ پانسو ہجرت مین جب
خلافت سست ہوگئی زور گھٹ گیا شیعہ عبیدیین نے سر اوٹھایا تو اوسوقت قدس
ہاتھہ مین فرنگیون کے آگیا اونھون نے صخرہ پر کنیسہ بنایا اوسکی تعظیم و عبادت کرنے لگے
جب سلطان صلاح الدین بن ایوب کردی کا غلبہ ہوا بدعات عبیدیین کو خاک مین ملا دیا
قدس کو ہاتھہ سے فرنجہ کے چھین لیا سنہ پانسو اسی مین کنیسہ صخرہ کو توڑ کر اوسپر مسجد
بنائی جو ابتک موجود ہی حدیث مین آیا ہی بنای مکہ اور بنا مسجد بیت المقدس مین

چالیس برس کا فاصلہ ہی اسکا مطلب یہ ہی کہ چالیس برس بعد کعبے سے یہ جگہہ
اللہ تعالے نے عبادت کے لیے مقرر فرمائی تھی گو اوسوقت کوئی بنا اوس جگہہ ہوا ہیے
کہ دو نو بناؤن مین وہی فاصلہ ہی جو زمانۂ ابراہیم علیہ السلام سے زمانۂ سلیمان علیہ
السلام تک فاصلہ سمجھا گیا ہی وہ ہزار برس سے بھی زیادہ ہوتا ہی بلکہ عمالقہ نے صخرہ پر
ہیکل زہرہ بنائی تھی وہ عہد ابراہیم علیہ السلام تک باقی تھی مسجد مدینۂ منورہ کا یہ حال ہی
کہ مدینے کو مہلائل نے عمالقہ مین سے آباد کیا تھا پھر بنی اسرائیل کے ہاتھہ آگیا پھر بنی غسان
کا اوسپر غلبہ ہوا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہان ہجرت کرنے کا حکم ملا حضرت
نے جہان حکم خدا تھا وہان یہ مسجد بنائی مدینے کا حرم مقرر فرمایا تھا کل ان مساجد کے
کتب حدیث مین مفصل آچکے ہین انکے سوا روی زمین پر اور کوئی مسجد معظم معلوم نہین ہوتی
رحمت الٰہی کو دیکھو جملہ امم اہل کتاب کے معابد یہی تین مسجدین ہین جو آجتک ہاتھہ مین سلطان
اسلام کے ایک عمر دراز سے چلی آتی ہین مسجد آدم علیہ السلام سراندیپ مین بتاتے ہین
لکن اوسکے باب مین کوئی آیت وحدیث نہین آئی دو مسجدین تو خدا نے ہمکو دکھا دین امید
ہی کہ مسجد قدس بھی دکھا دے بیوت نار فرس ہند چین مین تھے یونان مین ہیاکل تھے
بیوت اصنام عرب حجاز مین تھے مسعودی نے انکا ذکر کیا ہی یہ معابد تھے امم کفریہ کے اونکے
ذکر سے اس جگہہ کچھہ حاصل نہین اور وہ اب باقی بھی نرہے جملۂ ام لساحادیث ومزقاهم
کل ممزق جس جگہہ یہ ہر سہ مسجد ہین وہان ابتک نماز روزہ اوقات پنجگانہ مین زمانۂ معین
ہوتا ہی ارض تسعین وبلغار ین جو صورت نماز و روزے کی ہی اوسکا حکم لقطۃ العجلان مین
لکھا گیا ہی حاصل مسئلہ یہ ہی کہ ارض تسعین مین کوئی جاندار زندہ نہین رہ سکتا ہی چہ جای
انسان سورج جب اپنی حرکت خاصہ سے بروج شمالیہ مین حمل سے تا آخر سنبلہ داخل ہوتا ہے
تو وہان کے رہنے والون کے نزدیک رات دن کے دورے مین غائب نہین ہوتا بلکہ
ہر دن ایک مدار کو بحرکت فلک الافلاک قطع کرتا ہی اسصورت مین نمازی کو چاہیے کہ ہر دن کے

مدار کو دو حصے کرے ایک حصے کو دن سمجھے اوسمین صبح ظہر عصر وقت پر پڑھے آس مین اور
ان تین وقتون پر قسمت کرے نصف آخر کو شب ٹھہرا وے اوسمین پہلے مغرب پڑھے
پھر جب سورج ربع مدار کو پہونچے عشا ادا کرے اسیطرح مدارات جنوبیہ مین میزان سے
تا آخر حوت رات دن کے دو حصے کرکے ایک کو دن دوسرے کو رات ٹھہراوے اسلئے
کہ شمالی جنوبی مدارات برابر ہین دونو مین کچھ تفاوت نہین گو نظر مین اوج وحضیض کے
اختلاف سے کچھ تفاوت معلوم ہو صوم کے لیے یہ راہ ہی کہ جہازوالون سے جو معمورہ
سے آتے ہین مہینا قمری پوچھ لے ہر ماہ کے تیس دن سمجھا کرے جب رمضان کا مہینا آوے
نصف مدار کو دن قرار دیکر روزہ رکھے نصف مدار کو رات ٹھہرا کر افطار کرے رہا بلغار
وہان سورج تو سبے ہی نکلتا ہی وقت عشا کا نہین آتا یہ شہر جہت شمال مین معقالیہ کا شہر ہی
نہایت برد وہان ہوتا ہی اوقات نماز کا اندازہ کرکے پنجگانہ نماز پڑھی یہ نکرے کہ چار ہی
نماز پر قناعت کرے اسلیے کہ جیسے قبل غروب شفق وہان سورج نکلتا ہی وقت عشا نہین
آتا اسیطرح گرمی کے چلے مین نہ ہان وقت صبح بھی نہین آتا پوری تحقیق اس مسئلہ کی
کتاب ناظورة الحق مین لکھی ہی

آسمان

حکیمون نے رصد سے معلوم کیا کہ سب تارے ایکہزار اونتیس ہین اونمین سات سیارے
ہین انکو خنس کہتے ہین کنس بھی بولتے ہین قرآن شریف سے وجود انکا ثابت ہی
مگر تعداد بیان نہین کی گئی باقی ان سات کے سوا سب ثابتہ کہلاتے ہین ہر سیارے
کا ایک فلک ہی مثلا چاند آسمان دنیا پر ہی سورج آسمان چہارم پر ہی آسمان سات ہین
اور مع عرش وکرسی کے نو ترتیب سے زیادہ نزدیک ہمسے یہی فلک قمر ہی پھر فلک عطارد
پھر فلک زہرہ پھر فلک شمس اوسپر فلک مریخ ہی پھر فلک مشتری اوسپر فلک زحل ہی
پھر فلک ثوابت سارے ستارے اوسی مین ہین جو ہر آسمان سے دکھائی دیتے ہین جو

ہر آسمان سے دکھائی دیتے ہین سوا سبع سیارہ کے اوسپر فلک محیط ہی اسیکو فلک اطلس
فلک الکل فلک الافلاک کہتے ہین قرآن شریف مین یون ہی کہ ہمنے آسمان دنیا کو تارون
سے زینت دی ہی آسمین اختلاف ہی کہ آسمان و فلک ایک ہین یا دو چیز تو ان فلک
ہیئت چکر مارتا ہی مشرق سے مغرب کی طرف چوبیس گھڑی مین ایک دورہ پورا کرتا ہے
اوسکی حرکت سے سارے افلاک ہشتگانہ حرکت کرتے ہین یہ حرکت قسری ہی خدا اوسی
آسمے فلک نہم کی حرکت سے رات دن پیدا ہوتے ہین جب تک سورج افق ارض کے اوپر ہے
دن رہتا ہی جب نیچے افق زمین کے جاتا ہے رات ہو جاتی ہی سورج جب چھہ برج
شمالی مین جاتا ہی جنکا نام حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ ہی تو فصل ربیع فصل صیف
ہوتی ہی جب برج جنوبیہ مین گھستا ہی جنکا نام میزان عقرب قوس جدی دلو حوت ہے
تو فصل خریف فصل شتا ہوتی ہی ابن منبہ نے زعم کیا ہی کہ خدا نے سب سے پہلے جاڑے
کی فصل بنائی اسکو بارد رطب کیا پھر ربیع کی بنائی اسکو حار رطب کیا پھر صیف کو بنایا یہ
حار یابس ہی پھر خریف کو بنایا یہ بارد یابس ہی اہل زمان کے نزدیک پہلے فصل ربیع
کی ہی جب سورج برج حوت سے نکل جاتا ہی فصول کے ردی و جید ہونے کا بیان مفصل
لقطۃ العجلان مین کیا گیا ہی علم ہیئت مستقل طور پر مدون ہی لکن صحیح اوسیقدر ہی جو کتاب
و سنت سے ثابت ہی جسکا ذکر ہدایۃ السائل مین ہوا ہے باقی بلند پروازی ہی عقول
نوع بشر کی اوسکی صحت و غلطی خدا ہی کو معلوم ہی اسلام مین اس علم کی طرف اعتنا نہین
کی گئی مامون نے رصد بنائی تھی لکن ان ریاش لیا المرصاد اونکو یاد نرہا عمدہ کتاب اس
فن کی مجسطی ہی ابن سینا نے خلاصہ اوسکا تعالیم شفا مین لکھا ہی دوسرون نے بھی اوسکا
اختصار کیا ہی علم زیج اسی کی شاخ ہی واللہ یعلم وانتم لا تعلمون

	سماویت	

بعضین ایسے ہین ایک مشرق جدہر سے سورج چاند سارے تارے نکلتے ہین دوسرے مغرب

جہان یہ سب ڈوبتے ہین تیسرے شمال جہان مدار جدی و فرقدین ہی چوتھے جنوب
کہ وہان مدار سہیل ہے پانچوین فوق جد ہر آسمان ہی چھٹے تحت جس طرف زمین ہے
کہتے ہین زمین گول ہے کسی نے کہا گول نہین بلکہ پہاڑ دریا اونچا نیچا آباد غیر آباد بہت
ہوا مین کھڑی ہی ہوا ہر طرف سے اوسکو روکے ہوئے ہی جیسے زردی انڈے کے
بیچ میں زمین کا آسمان سے ہر طرف برابر ہی ہشام بن حکم نے یہ خیال کیا ہی کہ زمین کے نیچے
کوئی ایسی چیز ہی جو طالب ارتفاع ہی وہ زمین کو نیچے گرنے سے مانع ہی انکسفرنے کہا
اسکو کھڑا کر رکھا ہے کسی نے کہا پانی پر قائم ہی پانی اوسکے نیچے محصور ہی کوئی رستہ
نہین ملتا کہ اودھر جا وے کسی نے کہا افلاک ہر طرف سے اوسکے جاذب ہین اس لیے
کسی طرف جھک نہین سکتے جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہی افلاک زمین کے مقناطیس ہین
مونہ زمین کا ہماری طرف ہی اوسپر ہوا ہی ہوا کے اوپر افلاک ہین ایک پر ایک نوین فلک
تک بعد اوسکے خلا ہی یا ملا یا نہ خلا ہی نہ ملا ہر آدمی کو آدھا آسمان نظر آتا ہی آدھا اوسکی نظر
چھپا رہتا ہی جب ایک ملک سے دوسرے ملک کو جاتا ہی تو وہان کا آسمان نظر آتا ہے
جو پہلے چھپا ہوا تھا زمین پانی پر یون ہی جیسے ایک دانہ انگور کا پانی کے اوپر ہو بعض
طرف سے پانی گھٹ گیا ہٹ گیا وہان حیوانات بسے آدمی سے اوسکی آبادی ہوئی
اس نوع کی خلافت ساری خلقت پر ہی یہ وہم ہی کہ زمین کے نیچے پانی ہی بلکہ تحت حقیقی
زمین کا دل اور اوسکا وسط کرہ ہی جو مرکز ارض ہی نصف زمین پانی سے کھلی ہوئی ہے
جسکو چارون طرف سے بحر محیط شامل ہی اس کھلی ہوئی زمین مین جنگل و خلا بہت ہی
آبادی کم جنوب مین شمال کی نسبت زیادہ تر خالی ہی آباد ٹکڑا زمین کا جانب شمال زیادہ تر
مائل ہی شکل مسطح کری پر جنوب سے تا خط استوا جاتا ہی شمال سے تا خط کری جسکے لب
پہاڑ ہین جو فاصلہ ہی درمیان اس ٹکڑے اور پانی کے انھین کے بیچ مین سد یاجوج ماجوج
ہی پہاڑ مائل ہین طرف مشرق کے مشرق اور مغرب سے عنصر آب تک جاتے ہین دو ٹکڑے

ہو کردا آکرہ محیط سے زمین بسقدر کھلی ہی آدھی یا آدھی سے کم ہی منجملہ اوسکے آباد چوتھا
حصہ ہی ربع مسکون کی سات اقلیمین ہین خط استوا اوکا وجود خارج مین نہین ہی ایک فرضی
بات ہی کہ ایک خط ٹھہرالیا گیا جو مشرق سے مغرب کو گیا ہی تسکے نیچے مدار راس حمل کے اس
خط پر دو نقطے لگائے ایک مدار سہیل پر ہی ناحیہ جنوب مین دوسرے کا مدار جدی پر ہے
ناحیہ شمال مین یہ خط زمین کو دو حصے کرتا ہی ایک مغرب سے مشرق تک یہ طول آدھی
زمین کا دوسرا جنوب سے شمال تک یہ عرض ہی زمین کا زمین کی مسافت مین اختلاف
ہی کہتے ہین پانسو برس کا رستہ ہی تہائی آباد تہائی ویران تہائی مین دریا کسی نے کہا
زمین ایکسو بیس جز ہی نوے مین یاجوج ماجوج بارہ مین سودان آٹھ مین روم تین مین
عرب سات مین ساری استین کسی نے کہا زمین چوبیس ہزار فرسخ ہی آبن منبہ نے
کہا ساری دنیا آخرت کے مقابل مین ایسی ہی جیسے ایک خیمہ جنگل مین کھڑا ہو اور یہ ہیچ
کہا اسلیے کہ جنت کا عرض آسمانون اور زمین کی برابر بتایا ہی اسکے سوا مسافت زمین اور
تقسیم عمارت مین اور بہت قول ہین جنکی صحت و غلطی کما حقہ معلوم نہین ہو سکتی اقلیم
اول مین تین ہزار ایکسو شہر ہین دوسرے مین دو ہزار سات سو تیرہ تیسرے مین تین ہزار
اونہتر شہر ہین چوتھے مین دو ہزار نو سو چہتر شہر ہین پانچوین مین تین ہزار چھہ شہر ہین
چھٹے مین تین ہزار چار سو اتی شہر ہین ساتوین مین تین ہزار تین سو شہر ہین یہ حساب
اگلے زمانے کا ہی اب خدا جانے کتنے شہر آباد ہین کتنے ویران ہر سو برس خصوصا ہزار
برس مین غالبا آبادی ویرانے ویرانی آبادی ہو جاتی ہی سات ہزار فرسخ مین یہ
ساری زمین پہاڑ جنگل دریا ہین باقی سب ویران جسمین نہ گھاس ہی نہ کوئی حیوان زمین کو
چڑیا سے مثال دی ہی جسکا سر چین سینہ ہا بازو ہند سند بایان بازو خرز سینہ مکہ عراق
پاؤن تمام مصر روم مغرب زمین کے طول و عرض مین فرسخ کے حساب سے بھی بڑا اختلاف ہے
حد و د اقالیم سبعہ سب ظنی و وہمی ہین آن خطوط متوہمہ کا خارج مین کچھہ وجود نہین ہے

ہر اقلیم کو ایک بساط مفروش سمجھو جسکا طول مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک
خیال کیا گیا ہی اُن اقلیمون کا طول و عرض مختلف ہی اقلیم اول کو سب سے زیادہ اطول
کہا ہی اسیطرح دوسرے کو اقلیم سابع تک پس سابع سب سے کم ٹھہری اسی طرح
ساعات نہار ہر اقلیم مین جدا ہین اقلیم اول مین پورے تیرہ گھڑی کا دن ہی دوسرے
مین ساڑھے تیرہ گھڑی تیسرے مین چودہ گھڑی چوتھے مین ساڑھے چودہ گھڑی پانچوین
مین پندرہ گھڑی چھٹے مین ساڑھے پندرہ گھڑی ساتوین مین پورے سولہ گھڑی یہ
حساب وسط اقالیم کا باعتبار اطول نہار ہی طول بلد کہتے ہین بُعد بلد کو اقصی عمارت سے
مغرب مین عرض بلد کہتے ہین اوسکے بُعد کو خط استوا ر سے خط استوار وہی ہی جہان
رات دن برابر ہون سو جو شہر اس خط پر ہی وہان عرض بلد نہین جو اقصی غرب مین ہی
وہان طول نہین ہر اقلیم کو ایک تارے کے ذمے لگایا ہی جیسے ہند کو زحل کی طرف
منسوب کرتے ہین بابل کو مشتری کی طرف ترک کو مریخ کی طرف روم کو سورج کی طرف
مصر کو عطارد کی طرف چین کو قمر کی طرف پھر اسمین اختلاف بھی کیا ہی پھر سال کو بارہ
ماہ پر تقسیم کیا ہی ہر ماہ کا ایک برج بنایا ہی ساتون ولایت کا حال اور اونکے طول و عرض
و بلاد دفتری کا بیان لقطۃ العجلان مین لکھا گیا ہی حظیرہ و ریاض مین بھی جغرافیہ و ہیئت کا
ذکر ہی یہ محض استقرا و خیال حسکم ظنی ہی اقلیم رابع اعدل عمران ہی اوسکے بعد سوم و
خامس اوسکے بعد دوم و ستشم بعید ہین اعتدال سے اور اول و سابع تو سب سے زیادہ
ابعد ہین اعتدال مین حال اس اعتدال کا اور اوس سے بُعد کا لقطہ مین مفصل مذکور ہی

ارض جدید

سنہ چار سو ہجرت کے بعد اس ملک کا پتا نصاری کو لگا یہ زمین ہفت اقلیم سے جدا ہی
اسکو برّ اعظم اور ینگی اور نئی دنیا بھی کہتے ہین بنام امریکا مشہور ہی ساتون اقلیم مین جسقدر
ہے یہ دو حصہ یا کچھ زیادہ اگر زمین بیچ مین نہو تو اس ملک کے لوگون کے پاؤن

اوس ملک کی لوگون کے بالون سے ملی رین سر دو نوکے آسمان ہی کی طرف رہین امریکا مین بہت شہرین
گرم سرد ہیرشال سرحد دنیا کے ہوتی ہی تو وہان مساجد و کنائس و مکاتب و عمارۂ عظیمہ موجود مین
سلطنت وہان کی ہاتھہ مین نصاریٰ کے ہی آسلام وہان بھی پہونچ گیا تھا جب تو قدیم
مسجدین دستیاب ہوئین صدق خاتم رسل کے جسنے پہلے سے کہدیا کہ یہ دین مشارق
ومغارب ارض مین پہونچ جاویگا فی الحال واللہ اعلم یہ سنا گیا ہی کہ جنگل افریقیہ مین ایک
ملک جدید ظاہر ہوا جو ساڑھے چار کرور آدمی کا مسکن ہی اوسمین شہر قصبہ گانون سب
کچھہ ہی سب لوگ وہان کے مع سلطان مسلمان ہین ولا یعلم جنود ربک الا ہو

ملت اسلام

خدا نے محمد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے جہان کی طرف بھیجا تب لوگ
مشرک تھے غیر خدا کو پوجتے تھے مگر کچھہ بقیۂ اہل کتاب جب مکے سے مدینے مین آئے سب
لوگ وہانکے انکے پاس آتے جاتے کوئی اونمین سودا سلف بازار کا کرتا کوئی کھجور کے باغ
رکھتا کوئی کھیتی کرتا کوئی تجارت کرتا جسکو جس وقت فرصت ملتی حاضر ہوتا جو سنتا وہ یاد رکھتا
حاضر غائب کے علم مین کم و بیشی ہوتی اسلیے کوئی حدیث کسی کے پاس تھے کوئی کسی کے
پاس ہر ایک کو سب حدیثین معلوم نہ تھین بعد وفات جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
جب ابوبکر خلیفہ ہوئے کوئی صحابی لڑائی پر گیا کوئی شام کی طرف نکلا کوئی عراق کو آیا
کچھہ تھوڑے سے صحابہ مدینے مین نزدیک خلیفہ کے رہے جب کوئی حادثۂ جدید ہوتا ابوبکر
رضی اللہ عنہ مطابق قرآن کے یا حدیث کے حکم کرتے اگر ان دونو مین حکم نکلتا سبکو جمع
کرکے پوچھتے جسکو کوئی حدیث اوس باب مین یاد ہوتی وہ بیان کر دیتا اوسپر عمل کرتے
جب حدیث ڈھونڈھنے سے بھی نملتی تو پھر حکم اجتہادی دیتے یہی کام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے کیا انکے وقت مین تفرق صحابہ کا بلاد مین زیادہ تر ہوگیا تھا اسلیے کہ خدا کو یہ دین حق
ہر جگہہ پہونچانا منظور تھا کبھی ایک قضیہ مین حدیث نزدیک ایک صحابی کے ہوتی لیکن وہ

حاضر نہوتا نہ یہ معلوم کہ وہ حدیث اوسکے پاس ہی ناچار امیر بلدہ کو اجتہاد کرنا پڑتا
پس بعضا علم مصری کو ہوتا جو یار شامی کے نہین ہے بعضا نزدیک شامی کے ہوتا جو
بصری کو معلوم نہوا بعض بصری کو ہوتا جو کوفی کو معلوم نہین آثار سلف اس امر کے شاہد
ہین یہی سبب ہوا اجتہاد اور اختلاف اجتہاد کا تدوین حدیث سے پہلے تابعین ہر بلد
نے اپنے شہر کے صحابی سے علم حاصل کیا مثلاً اہل مدینہ نے ابن عمر سے لیا اہل کوفہ نے
ابن مسعود سے مکے والون نے ابن عباس سے مصر والون نے ابن عمرو بن العاص سے
ہر شہر کے صحابی نے جو اوسکو معلوم تھا بیان کیا نا معلوم امر مین اجتہاد کیا اگر سب کا
علم ایک جگہہ جمع کیا جاتا تو اسقدر اجتہاد کی حاجت نہوتی ناسخ منسوخ کا حال بھی کھل جاتا
مگر وہ وقت ابتداء اسلام کا تھا ساری امت مشغول غزوہ وجہاد و اصلاح حال بلاد و عباد
تھے اتنی فرصت کسکو کہ فقط تدوین علم مین رہے الاقدم فالاقدم والاہم فالاہم
اوسوقت اگر علم کو عمل پر مقدم کیا جاتا تو ظہور اسلام کا اسقدر نہوتا ہر شخص نے اپنے شہر کے
صحابہ پر تحصیل علم مین قناعت کی اسلیے کہ راستے ملکون کے صاف نہ تھے مشقت سفر کی
ہر شخص نہ اوٹھا سکتا تھا تابعین کے بعد فقہاء امصار نے بھی وہی اگلی چال چلی کہ ہر فقیہ نے
اپنے شہر کے تابعی سے علم حاصل کیا مثلاً ابو حنیفہ و سفیان و ابن ابی لیلی کوفے مین تھے
ابن جریج مکے مین مالک و ابن ماجشون مدینے مین عثمان بصرے مین اوزاعی شام
مین لیث مصر مین جہان آیت وحدیث نہین ملی وہان اجتہاد کیا غرضکہ ہزارہا صحابے
صدہا تابعی سیکڑون تبع تابعی تھے اکثر یا سب فتوی دیتے شہر والے اوسپر عمل کرتے
کوئی شخص کسی شخص خاص کا مقلد نتھا نہ کسی مفتی مخصوص کا مستفتی بلکہ جو عالم یا مفتی جسوقت
ملا اوس سے مسئلہ پوچھا عمل کیا جسکو جو معلوم تھا اوس نے وہ سائل کو بتادیا پھر چوتھے
قرن مین سفر کا رواج واسطے طلب علم کے زیادہ ہوا ایک قوم کی قوم احادیث جمع کرنے
کے لیے کھڑی ہوگئی سب سے پہلے زہری نے تدوین علم شروع کی ابن عروبہ و ربیع نے

بصرے مین معمر یمن مین ابن جریج مکے مین سفیان ثوری نے کوفے مین حماد
بن سلمہ نے بصرے مین ولید بن مسلم نے شام مین ابن مبارک نے مرو مین جمع علی ہذا القیاس
کوفے مین سب سے زیادہ کام ابو بکر بن ابی شیبہ نے کیا انکی تصنیف بہت چوکس ہوئی دور دور کے
شہرون سے احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچے جسکے پاس پہونچے اوسپر
حجت قائم ہوگئی اوسے حاجت عمل کی کسی کے اجتہاد و قیاس پر نہ رہی پھر جمع احادیث کے
بعد ورواۃ وصحت وضعف کا کھلا خوب ہی چھان بین ہوئی جو اجتہاد خلاف کلام رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پایا گیا وہ ناکارہ ٹھہرا جس قیاس سے ترک عمل بحدیث لازم آتا تھا وہ ساقط
کیا گیا عذر سب کا مٹ گیا صحابہ و تابعین مین بھی بعض ایسے تھے کہ طلب حدیث کے لیے
رحلت کرتے مہینون کی راہ پر جاتے ناظر کتب سنت وعارف سیر صحابہ و تابعین پر یہ
حال بخوبی ظاہر ہی جب ہارون رشید خلیفہ ہوئے ایکسو ستر برس بعد ہجرت سے او نھون
نے ابو یوسف شاگرد امام ابو حنیفہ کو قاضی کیا عراق خراسان شام مصر مین جو قاضی ہوئے
وہ انکی رای کے مطابق ہوئے اسیطرح اندلس مین جب منتصر اموی حاکم ہوا سنہ ایکسو
اسی مین طریقہ یحیی بن یحیی شاگرد امام مالک پر چلا جو کوئی ملک اندلس مین قاضی ہوتا یحیی
کی رای سے ہوتا پہلے لوگ وہان کے رای اوزاعی پر تھے پھر مالکی ہوگئے افریقیہ مین لوگ
سنن وآثار پر چلتے تھے عبد اللہ فارسی وہان مذہب ابو حنیفہ لیگئے ابن فرات قاضی افریقیہ
بھی اسی مذہب کے قاضی تھے جب سحنون قاضی ہوئے مذہب مالک کو رواج دیا اوسدن
سے ایک عمر دراز تک دولت اندلس اسی طریقے پر رہی سارے اندلس وافریقیہ والے مالکی
ہوگئے اسلیے کہ سلطنت کی سب قاضی مالکی ہونے لگے عامۂ خلق کو انھین کے فتوے سے
کام پڑتا تھا چار ناچار مالکی ہونا پڑا اسیطرح بلاد مشرق مین ذریعۂ اسے قضا وافتا کے رواج
مذہب ابی حنیفہ کا ہوگیا پھر زمانۂ خلیفۂ عباسی قادر باللہ مین ابو حامد اسفراینی دخیل ہوئے
انھون نے طائفۂ حنفیہ سے قضا نکالکر شافعیہ مین قائم کی سلطان محمود بن سبکتگین اعراہل

خراسان کو لکھ بھیجا کہ سلطان نے قضا بدل دی خراسان مین یہ بات مشہور ہو گئی تقدیم والے دو گروہ ہو گئے جب ابو العلا نیسابوری خراسان کو گئے یہ حنفی تھے حنفیہ نے جمع ہو کر
قل جھگڑا کیا انسے اور اصحاب ابی حامد سے فتنہ ہوا نوبت پادشاہ تک پہونچی سلطان نے
پھر حنفیہ کو قضا کا عہدہ دیا ابو حامد کو علحدہ کر دیا یہ خفا ہو کر طرف مصر و شام کے چلے آئے
یہ ماجرا سنہ تین سو ترانوے مین ہوا مصر مین اول علم مالک کو ابن خالد لائے یہان مالکی
حنفیہ سے زیادہ ہو گئے سنہ ایکسو اٹھانوے مین جب شافعی مصر مین آ گئے تھے یہان کی
ایک جماعت اونکی شاگرد ہوئی تھی مذہب مالک و شافعی کا رواج خوب ہوا شافعی شاگرد
ہین مالک کے قاضی مصر وہی ہوتا جو مذہب مالکی یا شافعی کا فتوی دیتا پھر سنہ تین سو انسٹھ مین
مین جب قائد جوہر بلاد افریقیہ سے مصر مین آیا اوسنے مذہب شیعہ کا رواج دیا یہانتک
کہ پھر سوا شیعہ کے کوئی مذہب دکھائی نہین دیتا تھا یہ مذہب ابن سبا یہودی کا نکالا ہوا ہے
ابتدا اوسکی زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ہی شہرون شہر پھر کر اوسنے اس بدعت کو بلکہ
کفر کو پھیلایا سنہ تینتیس مین نازل بصرہ ہوا حاکم بصرہ نے اوسکو نکال دیا وہ کوفے مین
پہونچا وہان سے مصر آیا یہودی الاصل تھا رفض ایک شاخ ہی یہودیت کی یہ مذہب
مصر مین مدت تک رہا جب سلطان صلاح الدین سنہ پانسو چونسٹھ مین غالب آ گئے انھون نے
دولت اسمعیلیہ کو بالکل اوکھاڑ دیا فقہا شافعیہ و مالکیہ کے لیے مدرسے بنائے واللہ الحمد
اسیطرح سلطان نور الدین محمود زنگی حنفی مذہب تھا اوسنے تعصبا بلاد شام مین مذہب
حنفی کا پھیلایا وہان سے مصر مین بھی یہ مذہب آ گیا مصر و شام و حجاز و یمن و بلاد مغرب
کے لوگ عقائد مین اشعری تھے جو کوئی خلاف ان عقائد کے ہوتا اوسکی گردن مارتے
دولت ایوبیہ مین مذہب حنفی کا کچھ ذکر بھی مصر وغیرہ مین نہ تھا پھر پیچھے سے اسکا رواج ہوا
بیبرس بندقداری کی سلطنت مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہونے لگے سنہ چھ سو
پینسٹھ تک یہی حال رہا یہانتک کہ جملہ امصار اسلام مین سوای ان چارون مذہب اور

عقیدۂ اشعری کے دوسرے کسی مذہب کا اتا پاتہ ملتا تھا اشعری و ماتریدی مین فقط
بارہ مسئلون کا اختلاف ہی وہ بھی مشابہ تنازع لفظی ہی لکن فروع مسائل مین اختلاف باہم
ان فرق کا بہت ہی کسی نے کہا چار سو یا کچھ زیادہ مسائل مین باہم اختلاف ہی باقی مین
چندان تعارض نہین سب سے زیادہ خلاف مذہب حنفی کا ہی اسلیے کہ یہ اہل عراق ہین باقی
ائمۂ ثلثہ اہل حجاز ہین عراق مین قیاس و رای کا چرچا زیادہ تھا حجاز مین علم حدیث مروج تھا
بہرحال رواج مذہب حنفی و مالکی کا ذریعۂ سلطنت ہوا ہے رواج مذہب شافعی و احمد کا
بوسیلۂ اہل علم اونکو دولت والون نے اختیار کیا انکو اہل دین نے اختیار کیا بعض علمانے
ابوحنیفہ کو شاگرد مالک بھی کہا ہی واللہ اعلم لکن شافعی تو ضرور ہی امام مالک رح کے شاگرد
ہین امام احمد شافعی کے شاگرد ہین جسطرح یہ چارون امام اصحاب قرون خیر سے تھی اسیطرح
اصحاب صحاح ستہ بھی انھین قرون کے لوگون مین ہین امام حنفی پر فقہ غالب تھی شافعی و احمد
اتباع غالب تھا امام مالک کی کتاب موطا جسمین اخبار و آثار دونو ہین بڑی مبارک قدیم
کتاب ہی کتاب الام تالیف امام شافعی ہی ایک رسالہ بھی انکا مشہور ہی امام اعظم کی کوئی
تصنیف نہین فقہ اکبر وغیرہ اونکی طرف منسوب ہی لکن سند متصل صحیح سے ثبوت اوسکا
نہین امام احمد کا مسند نہایت مستند ہی اسی مسند پر انکا عمل تھا اصحاب صحاح ستہ نے
بڑے بڑے سفر کیے ایک ایک حدیث کے لیے مہینون کے راستے پر گئے انکی کوشش
جمع احادیث شریفہ مین جو ائمۂ اربعہ کے نزدیک بھی اصل ثانی شرع و مثل قرآن کے ہے
سب سے زیادہ ہوئے فقہا ر لوا اجتہاد کرنے مین رہے انکا اجتہاد جمع سنن مین رہا آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس گروہ باشکوہ کی عدالت کی گواہی دی ہی انکو سرسبزی کی
دعا فرمائی ہی انکا مذہب یہی ہی کہ قرآن و حدیث پر چلے جب آیت و سنت نملی تو عالم اجتہاد
کرے اسلیے کہ اجتہاد کی حاجت اوسیوقت ہی جبکہ دلیل جانبی خدا و رسول موجود نہو
دلیل کے ہوتے ہوئے کسی امتی کی رای پر چلنا اللہ و رسول سے محاربہ و مشاقہ کرنا ہی

جنھون نے اجتہاد کیا تھا اونکے نزدیک کوئی حدیث اوس مقدمے مین موجود نتھی اب
جو ایک جماعت اہل سنت کی جہد بلیغ سے سنت صحیحہ مدون ہو گئی تو اکثر جزئیات قضایا
کا حکم اوسمین موجود ہی جہان جزئی حکم نہین ہی وہان عمومات ادلۂ کتاب و سنت سے حکم
واضح نکل سکتا ہی حاجت کسی کے اجتہاد قدیم یا جدید کی باقی نہین رہی اگلون کے لئے
ترک عمل مین بعض سنن پر اعذار صحیحہ تھے جو کتاب جلب المنفعہ مین لکھے گئے ہین ان پچھلون
کے لیے کوئی عذر بھی بجز عصبیت جاہلیت اور عناد حق و محو و صدق کے نہین ہی قرآن شریف
مین اس مفہوم تقلید کذائی کو اہل شرک سے حکایت کیا ہی ایک حرف بھی کتاب اللہ مین
ایسا نہین ہی جس سے جواز اس تقلید شوم کا نکلے تقلید کے حرام و شرک ہونے مین جو ہی
شک کرتا ہی جو علوم قرآن و حدیث سے محروم ہی مقلد مذہب کو کسی نے عالم نہین کہا
اسلیے کہ تقلید جہل ہی گو ویسی کتابین اس مقلد نے پڑھی ہون عربی فارسی سمجھ سکتا ہو کتب
رای اوسکی نظر مین ہون آساطیر فقہ و فتاوای اجتہاد سے روایت کشی کر سکتا ہو عالم وہی
ہے جو عارف کتاب و سنت ہی علاوہ اسکے اجتہاد مجتہد کا اگر حجت بھی ہی تو صاحب اجتہاد
پر ہی نہ ساری امت پر مجتہد کے پیچھے اوسکے لڑنا جو تابع دلیل ہین نہایت بے عقل کی
بات ہی ایک شخص تو یہ کہے کہ قرآن و حدیث پر چلو دوسرا اوسکے مقابل مین کہے کہ فلان
مجتہد و امام کے قول کی پیروی کرو تمہین کو نسی بات معقول ہی اپنے مذہب کے تائید
کے لیے آیت و حدیث کے معنی خلاف فہمید جمہور اہل حدیث و علماء سنت دوسرے انداز
پر پھیرنا حقیقت مین خدا کی بندگے رسول کے امت ہونے سے مونہ پھیرنا ہی یہ وہی
کام ہی جو اہل کتاب نے اپنی ملت مین کیا جس سے یہود مغضوب علیہم ترسا ضالین ٹھہرے
اس زمانے کے مقلدون کا بھی یہی طریقہ ہی قدم بقدم اہل کتاب کے چلتے ہین فروع مسائل
مین اصول عقائد مین انکا وہی جواب ہی جو قرآن شریف مین مشرکین سے نقل کیا ہی کہ ہم اپنے
اگلون کی راہ پر چلتے ہیں اسی پر ہمنے اپنے باپ دادون کو پایا ہی تفسیر نحل مین لکھا ہی

کہ بعض اہل اصول نے کہا ہی کہ مجتہد مخطی وہ ہی جسکی مخالفت ساتھ نص کے ظاہر ہو اور
مصیب وہ ہی جسنے تمسک ساتھ خبر صحیح اور نص ظاہر کے کیا انتہی حاصلہ تو ایسی مخالفت
مذہب حنفی مین نسبت اور مذاہب کے زیادہ ہی غالب فروع حنفیہ مندرجہ کتب فتاوی
کو مخالفت صریح ہی ساتھ نصوص کتاب و احادیث صحیحہ کے ایسی موافقت مذہب
شافعی و امام احمد مین سب سے زیادہ ہی بلکہ حنابلہ کا دارمدار تو صرف اتباع خالص ہی پر ہی
وہان رای کا ذکر بھی نہین فرضا کسی جگہہ رای ہو تو وہ رای بھی لائق ترک کے ہی
امام احمد نے تو یہ فرمایا ہی کہ حدیث ضعیف بہتر ہی رای قوی سے جب حدیث سے قرآن
کو خلا مین پھیکدے ملل نحل مین یہ بھی کہا ہی کہ اجتہاد فروض کفایات سے ہی نہ فروض اعیان
سے اسکے بعد یہ لکھا ہی کہ مجتہدین ایمہ امت کے محصور ہین دو گروہ مین تیسری قسم نہین ہے
ایک اصحاب حدیث دوسرے اصحاب رای اصحاب حدیث اہل حجاز ہین یا اصحاب مالک
بن انس اصحاب شافعی اصحاب سفیان ثوری اصحاب احمد بن حنبل اصحاب داود بن
علی اصفہانی انکو اہل حدیث اسلیے کہتے ہین کہ عنایت انکی طرف تحصیل احادیث و نقل
اخبار کی اور طرف بنا احکام کے نصوص پر ہی جب تک کوئی خبر و اثر ملے تب تک رجوع
طرف قیاس کے نہین کرتے خواہ جلی ہو خواہ خفی شافعی نے کہا ہی اذا وجدتم لی مذہبا
ووجدتم خبرا علی خلاف مذہبی فاعلموا ان مذہبی ذلک الخبر پھر اصحاب شافعی کو
نام بنام ذکر کرکے یہ لکھا ہی کہ اصحاب رای اہل عراق ہین اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت
اور انکے اصحاب مین ہین محمد بن حسن و ابو یوسف و زفر و حسن لولوی وغیرہ انکو اصحاب رای
اسلئے کہتے ہین کہ انکی عنایت طرف تحصیل وجہ قیاس کے ہی احکام سے استنباط معنی کرکے
اوسپر بنا حوادث کرتے ہین گاہ قیاس جلی کو اخبار آحاد پر مقدم کرتے ہین ابو حنیفہ نے
کہا ہی علمنا ھذا رأي وھو احسن ما قدرنا علیہ فمن قدر علی غیر ذلک فلہ
ما رأی ولنا ما رأیناہ یہ حنفیہ کبھی اونکے اجتہاد پر اور اجتہاد بڑہاتے ہین حکم اجتہاد مین

خلاف امام ابو حنیفہ کرتے ہین ایسے مسائل نہین انھون نے خلاف اپنے امام کا کیا ہے
معروف ہین انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ تینون ائمہ مجتہدین منجملہ اہل حدیث کے ہین
یہ چوتھے امام صاحب رای ہین نہ صاحب حدیث انھون نے خود اپنے علم کو رای کہا ہی اور
اسی قول مین دوسرون کو بھی اپنی رای کی پیروی کرنے سے منع کیا ہی لکن حنفیہ زبردستی
زور از وری اونکی رای اور اونکے اصحاب کی رای بلکہ علما رمتاخرین حنفیہ کی رای پر چلتے ہین
اجتہاد در اجتہاد انہین ہوتا رہتا ہی ذرا اس بُعد مسافت کو تو دیکھو کہ ان اجتہادات کو کسقدر
دوری سنت سے حاصل ہوئی ہی حنفیہ کو رای پر چلنا مبارک ہو جو رای پر نہین چلتے خواہ وہ
کسی امام کی طرف ان تینون ائمہ سے منسوب ہون یا نہون اون سے لڑائی جھگڑا کیون ہے
خدا ہر مسلمان کو اس ناانصافی سے بچاوے

فرق ثلثہ اور اختلاف اونکے عقائد کا

پہلے یہ بات لکھی گئی ہی کہ متکلم اصول دیانات مین دو طرح کے ہین ایک وہ جو مقر ہین اسلام
کے ایک وہ جو مخالف ہین اسلام کے جو مخالف ملت اسلام ہین وہ دس فرقے ہین اونکا ذکر
ہوچکا جو مقر ہین اسلام کے اونکا بیان یہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت تہتر فرقے
ہوجاویگی بہتر اونمین ہالک ہین ایک ناجی یہ حدیث نزدیک ابی داؤد و ترمذی ابن ماجہ کے
ہی روایت ابی ہریرہ سے ایک روایت مین یون آیا ہی کہ یہود اکہتر فرقے ہوئے اتنے ہی
نصاری کے گروہ ہوئے میری امت تہتر فرقے ہوگی بیہقی نے اس حدیث کو حسن صحیح
کہا ہی حاکم و ابن حبان نے اسکو ابی ہریرہ سے روایت کیا مستدرک مین کہا ھذا حدیث
کبیر فی الاصول سو مسلمانون کے پانچ فرقے ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج انمین سے ہر فرقے مین بہت سے فرقے پیدا ہوگئے
اہل سنت کا افتراق تھوڑے مین اور تھوڑے سے اعتقادات مین ہی باقی چار فرق مین
مخالفت بعض کی اہل سنت سے بعید اور بعض کے قریب ہی فرق مرجیہ مین زیادہ تر قریب

وہ ہی جو قائل ہی اس بات کا کہ ایمان عبارت ہی تصدیق قلب و لسان سے معاً فقط
اور اعمال فرائض و شرائع ایمان ہین فقط آبعد انمین جہمیہ ہین شیخ عبد القادر جیلانی رح
نے غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی اسلیے کہ یہ بھی ایمان کو فقط تصدیق زبان
و دل مین حصر کرتے ہین عمل بالارکان کو داخل مفہوم ایمان نہین سمجھتے معتزلہ مین اقرب
فرقہ اصحاب حسین نجار و بشر مریسی کا ہی پھر اصحاب ابی ہذیل علاف کا شیعہ مین اقرب
اصحاب حسن بن صالح کے ہین آبعد انمین امامیہ ہین غالیہ انکے تو مسلمان ہی نہین بلکہ
اہل ردت و شرک ہین اقرب فرق خوارج مین اصحاب عبد اللہ بن یزید اباضی ہین اور
ابعد ازارقہ فرقہ ہے بطیخیہ او رجاحد کسی شی کے قرآن مین سے اور مفارق جماعت جیسے
عجاردہ سو یہ تو باجماع امت کفار ہین فرق ہالکہ منحصر ہین دس گروہ مین ایک معتزلہ انمین
بیس گروہ ہین جنمین گروہ کا لقب شیطانیہ ہی اتباع شیطان الطاق وہ رافضی معتزلی
تھا غالب معتزلہ رافضی بھی ہوتے ہین مگر قلیل نادر دوم مشبہہ جنکو صفات مین غلو ہی یہ
معتزلہ کے ضد ہین انمین سات فرقے ہین سوم قدریہ انکو اثبات قدرت عبد مین نہایت
غلو ہی حدیث مین انکو اس امت کا مجوس کہا ہی انکے کفر مین کچھ شک نہین ہی چہارم مجبرہ
یہ ضد ہین قدریہ کے انکو نفی استطاعت عبد مین غلو ہی اختیار و کسب دونو کی نفی کرتے
ہین انمین تین گروہ ہین پنجم مرجیہ انکا یہ قول ہی کہ ایمان کے ہمراہ کوئی معصیت مضر نہین
کرتی جسطرح کفر کے ساتھ کوئی طاعت بکار آمد نہین ہوتی اصل انکی یہ ہی کہ اثبات وعد
مین انکو غلو ہی نفی وعید و خوف مین مبالغہ انمین بھی تین فرقے ہین منجملہ انکے ایک مریسیہ
فرقہ ہی اتباع بشر مریسی یہ بشر فقہ مین عراقی المذہب تھا شاگرد قاضی ابو یوسف فرقہ خوارج
و قدریہ و جبریہ مین بھی مرجیہ تھے ششم حروریہ انکو غلو ہی اثبات وعید و خوف مین قائل
ہین تخلید فی النار کے باوجود ایمان کے یہ ایک قوم ہی خوارج کی جنکو حدیث مین کلاب النار
فرمایا ہی یہ ضد ہین مرجیہ کے نفی و اثبات وعد و وعید مین ہفتم نجاریہ یہ اتباع ہین حسین

نجارسکے جو اصل مین حائک تھا یا ترازو بناتا تھا انمین تین گروہ ہین ہشتم جہمیہ اتباع جہم
بن صفوان مسئلۂ قضا وقدر مین تو موافق اہل سنت کے ہین میل انکا طرف جبر ونفی صفات
ورویت کے ہی قائل ہین خلق قرآن کے یہ ایک بڑا فرقہ ہی معطلہ کے شمار مین نہم روافض
انکا نام رافضی زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے رکھا ہی انمین بیس فرقے ہین دہم خوارج
انکو نواصب بھی کہتے ہین انکو حب شیخین مین غلو بغض علی مین مبالغہ ہی قاسطون مارقون
سے احادیث مین یہی مراد ہین انمین بیس فرقے ہین غرضکہ یہ دس فرقے تو بمنزلۂ اصول کے
ہین ہر فرقے مین اور فرق کم وبیش ہو کر تہتر فرق بالکہ کا عدد پورا ہو جاتا ہی یہ قسمت فرق
جو اس جگہہ باختصار لکھی گئی ہی مقریزی نے خطط مین لکھی ہی ہر فرقے کے شعوب کو جنبۂ لاکون
مین نام بنام ذکر کیا گیا ہی اونکے عقیدے وعمل کا کچھہ کچھہ نشان بھی دیا ہی فرقۂ خوارج کا ظہور تو
زمانۂ حیات نبوی سے ہی مذہب رفض کی ابتدا زمانۂ عثمان رضی اللہ عنہ سے ظہور اوسکا
عہد مرتضوی سے ہوا ابن سبا اسکا موجد ہی ست ہر خس وخار کہ در راہ نمودے دارد +
آخر ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست + قدریہ کا ظہور عہد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے
مین ہوا معبد جہنی نے اس قول منکر کو نکالا پہلے یہ حسن بصری کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا پھر
امام قدریہ بنا پھر آخر عصر صحابہ جہمیہ نکلے سو برس ہجری سے پہلے پھر بعد دو سو برس کے ہجرت سے
مذہب اعتزال نے شیوع پایا حدیث مین آیا ہی آیات بعد دو سو برس کے ہونگے پھر مذہب جہم
نکلا جو ضد مذہب اعتزال ہی اسکا بانی محمد بن کرام نام ایک شخص زعیم طائفۂ کرامیہ ہی یہ بھی دو سو
برس کے بعد برآمد ہوا سنہ دو سو چھپن مین مر گیا قدس مین دفن ہوا وہان بیس ہزار سے زیادہ
اسکے اتباع تھے سوای اہل مشرق کے جو بے گنتی تھے شیعون کا مذہب بھی فاش ہوا یہانتک
کہ قرامطہ کا مذہب نکلا ابتدا اس مذہب کی سنہ دو سو چونسٹھ ہجری سے ہی اول یہ مذہب کوفی
مین ظاہر ہوا پھر عراق مین پھر شام مین کوفہ بھی عجیب جگہہ ہی جو آفت دین مین آئی غالبا منبع
اوسکا یہی شہر ہی امام حسین کو اسی جگہہ کے لوگون نے لڑوا کر شہید کرایا رفض کا قدم بھی پہلے

اسی جگہہ جابر جابر کا مذہب بھی یہین سے نکلا قرمطی بھی اسی جگہہ سے ظاہر ہوئے کہتے ہین
وہ تنور جس سے طوفان نوح علیہ السلام نکلا وہ بھی اسی جگہہ تھا کوفہ اور لکھنؤ کے ایک عدد ہین
جو غلو رفض کا اس جگہہ تھا شائد دنیا کہین اور بھی ہو یہان وہ مثل مشہور صادق آتی ہے الکوفی
لا یوفی جو بغض اس جگہہ کے حنفیہ کو اہل سنت واصحاب حدیث سے ہی وہ بغض کسی رافضی
نیچری سے بھی نہین ہے

دیوانگی ومستی از بوئی تو می خیزد هر فتنہ کہ می خیزد از کوئی تو می خیزد

نکتہ

ہارون رشید خلیفہ ہفتم عباسیہ نے جب فنون قدیمہ کفار روم ویونان کا ترجمہ کرایا تو کچھہ دیر
سترہ وسو دس مین مذہب فلاسفہ کا رواج ہوا معتزلہ وقرامطہ وجہمیہ ان فنون پر جھک پڑے
عجب بلا ومحنت ہاتھہ سے ان فنون کے اسلام کے سر پر آئی مقریزی کہتے ہین عظم بالفلسفة
ضلال اهل البدع وزاد هم كفرا الى كفرهم جب تین سو چونتیس مین دولت بنی بویہ قائم
ہوئی مذہب تشیع کا عجب ہنگامہ ہوا مسجد کے دروازون پر سنہ تین سو اکاون مین معاویہ
وغیرہ پر لعن لکھی گئی مذہب معتزلہ کا عراق وخراسان وماوراء النہر مین شیوع ہوا مشائخ فقہا نے
اوسکو اختیار کر لیا اودہر قوت یہ ہوا ادہر افریقیہ وبلاد مغربیہ مین مذہب اسمعیلیہ نے زور پکڑا
مصر مین اونکے داعی لگ گئے ایک خلق قرمطی ہو گئی تا آنکہ سنہ مین سو اٹھاون ہجری کا ہی
مصر وشام ودیار بکر وکوفہ وبصرہ وبغداد وتمام عراق وخراسان وماوراء النہر وبلاد حجاز ویمن
ویمن وغیرہ مین لشکر انکے پہونچ گئے عجب ہنگامہ درمیان انکے اور اہل سنت کے قائم ہوا
اون فتن وحروب وملاحم کا حصر اس جگہہ نہین ہو سکتا ہی دنیا مذاہب قدریہ وجہمیہ معتزلہ
وکرامیہ وخوارج وروافض وقرامطہ وباطنیہ سے بہر گئے انمین ہر شخص فلسفی تھا اپنی رائ
وفلسفت پر چلتا تھا نہ کوئی شہر بچا نہ کوئی قطر باقی رہا جہان طوائف کثیرہ ان فرق کے
نہون مذہب اشعری کا رواج عراق مین تین سو اسی سال مین ہوا پھر یہ مذہب عراق سے

شام کو پہونچا صلاح الدین ایوب نورالدین زنگی نے لوگون کو اس مذہب پر لگایا پھر اس عقیدے کو مغرب مین محمد بن تومرت نے پھیلایا اسکی اولاد نے اپنا نام موحدین رکھا انکے نزدیک ابن تومرت مہدی معصوم تھا لاکھون آدمی مارڈالے مجنون نے اوسکو مہدی سمجھا یہ سبب ہوا مذہب اشعری کی شہرت و انتشار کا امصار اسلام مین سارے مذہب اوسکے مقابلے مین نسیا منسیا ہوگئے مقریزی نے کہا مگر ایک مذہب حنابلہ اتباع امام احمد رضی اللہ عنہ کا کہ یہ لوگ اوسی طریقۂ سلف پر جمے رہے صفات کی تاویل نہ کی یہانتک کہ بعد سنہ سات سے ہجری کے دمشق مین شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ کی شہرت ہوئی انھون نے مذہب سلف کا انتصار مذہب اشعری کا رد کیا رافضہ و شیعہ و صوفیہ پر بھی انکار کیا اوسوقت دو گروہ ہوگئے ایک گروہ نے انکو شیخ الاسلام اجل حفاظ اہل ملت سمجھا دوسرے فرقے نے انپر رد کیا اسکے بہت قصے داستان ہین اوسکے اتباع شام مین بہت مصر مین کچھ اب تک موجود ہین جو خلاف درمیان اشاعرہ و ماتریدیہ کے ہی وہ مشہور ہی دس بارہ مسائل سے زیادہ نہین اتنی بات یہی کہ ؎

ماتریدی و اشعری ہمہ خوب	لیک طور سلف بود مرغوب
چیست دانی عقائد ایشان	انتخاب فوائد ایشان ٭
پائے بر پائے مصطفےٰ رفتن	بسر خویش سنے زپا رفتن ٭
پشت پا بر زدن بفہم مسیل	بر قیاسات و این ہمہ تاویل

تقسیم اہل عالم

بعض لوگون نے اہل عالم کو بحسب اقالیم سبعہ تقسیم کیا ہی ہر اقلیم والون کا اختلاف طبائع و النفس جیسا و نکا رنگ و زبان دلیل ہی بیان کیا ہی بعض نے باعتبار ہر چہار قطر کے تقسیم کیا یورپ بچیم اوتر دکھن کسی نے باعتبار امم کے قسمت کی یہ کہا کہ بڑی امتین چار ہین عرب و عجم و روم و ہند پھر دو امتون کے بیچ مین یون میل دیا کہ عرب و ہند متقارب ہین

ایک مذہب پر انکی توجہ خواص اشیاء احکام ماہیات استعمال امور روحانیہ کیطرف
ہی روم و عجم کا میل ایک مذہب پر ہی آنکی توجہ طرف طبائع اشیاء و احکام کیفیات و کمیات
اور امور جسمانیہ کے ہی کسی نے مذاہب کے اعتبار پر تقسیم کی ہی ایک اہل دیانات و ملل
ہین دوسرے اہل اہوا و نحل ہین پہلی قسم مین مجوس یہود و نصاری ہی اہل اسلام ہین دوسری
قسم مین فلاسفہ و دہریہ صابئہ براہمہ عباد کواکب عباد اوثان ہین ہر قسم مین فرقے متعدد ہین
جنکے مقالات کا ضبط ہونا ایک مشکل بات ہی اہل دیانات بحکم خبر خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم
ایک عدد مین منحصر ہین مثلاً مجوس ستر فرقے ہین یہود اکہتر فرقے نصاری بہتر فرقے مسلمان
تہتر فرقے ناجیہ فرقہ ان سب مین ہمیشہ ایک ہی ہی اسلیے کہ دو قضیہ متقابلہ حق نہین ہو سکتے
ایک صادق دوسرا کاذب ہوگا پس حق ایک ہی مین رہا بلکہ قضایای عقلیہ مین بھی جبکہ
حق ایک ہی جانب ہوتا ہی تو سمعیہ مین بالاولی ہوگا اللہ تعالی نے فرمایا وممن خلقنا
امة یهدون بالحق وبه یعدلون آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تہتر فرق اسلام مین ناجی فرقہ
ایک رہا ہی باقی سب ہالک ہین فرقہ ناجیہ کا یہ پتا بتایا کہ وہ میرے اور میرے اصحاب کے
طریقے پر ہین فرمایا ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر غالب رہیگا قیامت تک میری
امت گمراہی پر جمع نہوگی اہل سنت مین چار گروہ ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی آنمین حنفی اہل الرای
ہین خود انکے امام نے فرمایا علمنا هذا رأي شافعی مالکی مذہب مین بھی اجتہاد ہی لیکن
مذہب حنفی سے کم مذہب حنبلی مین اوس سے کم ہی بلکہ امام احمد نے اپنے فتاوی فقہیہ کو نہ لکھا
نہ لکھنے دیا صرف ظاہر حدیث پر عمل رکھا جس مسئلہ مین اختلاف صحابہ کا پایا وہان اونکے دو
قول ہین کبھی اس صحابی کے موافق کبھی اوس صحابی کے مطابق محدثین امت نے کسی امام سے
تعلق فقہی نرکھا احادیث و آثار کو جمع کیا ما انا علیه واصحابی کو جو نشان فرقہ ناجیہ ہے
دانتون سے پکڑا فرقہ ظاہریہ ایک شعبہ ہی اہل حدیث کا یہ لوگ اعلی درجے کے متقین
تھے علی بن مدینی نے فرمایا جو ایک فرقہ اس امت کا ہمیشہ حق پر غالب رہیگا قیامت تک

مراد اون سے اہل حدیث ہین جو قیامت تک اپنے مخالفین پر غالب رہینگے چنانچہ بحمد اللہ اقبال
اس حدیث اور اثر شرع حدیث کا ہمیشہ اس امت مین پایا گیا ہی اور ہمیشہ پایا جاویگا
وللہ الحمد کتب تاریخ گواہی دیتی ہین کہ جسطرح بطفیل سلطنت مذہب حنفی مالکی نے عامہ
مردم مین رواج پایا اسی طرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن مین ایک جماعت اہل حدیث کی
کسی نہ کسی قطر مین بھی موجود رہی مگر ابتداء اسلام سے تا زمانہ قوت اسلام سنہ چھ سو کیاس
ہجری تک اسطرح کی کثرت درسِ حدیث رہی کہ بعض مجالس محدثین مین ستر ستر ہزار
نفر واسطے سماعت حدیث واملا سننے کو ایک ہی حدیث کیون نہو قلم دوات لیکر حاضر
ہوتے تھے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ جب سلطنت بغداد زائل ہوگئی اہل علم حدیث وغیرہ
ہاتھ سے اشرار تاتار کے بسبب اغوا ابن علقمی وزیر مستعصم باللہ و نصیر الدین طوسی رافضی کے مارے گئے
انکی کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا پڑگیا اوسوقت زیادہ تر
جمود عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہوگیا ورنہ پہلے اس واقعے سے ہر چند بعض
علماء منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تھے لیکن اونکو تعصب
اوس مذہب کا نہ تھا برای نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تھے علم حدیث اور محدثین کا
حفظ مراتب کما حقہ ملحوظ رکھتے تھے کمال ادب سے کسی حدیث کے مقابل مین کسی فقیہ کی
رای و قیاس کو پیش نکرتے تھے انکو اہل علم اصول اور آپکو اہل علم فروع سمجھکر تقدیم اصول
کے فروع پر قائل تھے چنانچہ کتب طبقات فقہاء انکے شاہد ہین اس امت مین ہزارون فقیہ
گذرے کچھ فقہ ان چار امامون مین منحصر نہین ہی بنسبت دیگر فقہاء کے انکا اشتغال علم
فقہ سے زیادہ تھا اسلیے انکی شہرت ہوگئی وہ بھی سلاطین کے ذریعے سے نہ یہ کہ انسے بہتر
کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تھا سیکڑون مجتہد انکے سوا ہی تھے بلکہ ہر قرن مین مجتہد مطلق
پیدا ہوگئے جنکا علم انسے زیادہ تھا حصر کرنا اجتہاد مطلق کا ان چارون مجتہدین پر اسکے باعلم رسول
خدا کا ان چارون مذہب مین دلیل جہل قائل ہی کوئی سند اسپر نہین قصہ کا ختم جسقدر

مدون ہی کسی ایک قول کی اسناد متصل اوس امام تک نہین پہونچتی جسکا وہ قول یا فتوی
یا مذہب قرار دیا جاتا ہی اور کیونکر پہونچے کہ امام سے لیکر تا اسوم اس زمانہ متمدہ مین بہت سے
اجتہاد در اجتہاد ہوگئے حواد کی طرف لگائے گئے اون اجتہادات وفتاوی کا علم اونکے
فرشتون کو بھی نہین تھا بلکہ اگر فرضاً آج امام صاحب موجود ہون اور اونپر یہ فقہ جدید متاخرین
کیجاوے تو یقین ہی کہ وہ صاف انکار اوسکا کرین اور اپنی بے علمی کے ان تفریعات وتخریجات
سے مقر ہون ان اتباع سے بیزاری ظاہر فرماوین خصوصاً اون مسائل پر جو آج خلاف
حدیث مفتی بہ قرار دئے گئے ہین اونکو تو کوڑی کے مول بھی خرید نکرین ابو حنیفہ نام کے
بیس فقیہ اس امت مین گذرے ہین جسطرح قاموس مین لکھا ہی اس نام کا ایک شخص ذی علم
فرقہ شیعہ مین بھی گذرا ہی تعجب نہین کہ فقہ حنفی مین اون سب کے اقوال جمع ہون اور وہ سب
مذہب امام ابو حنیفہ کا سمجھا گیا ہو کسنے تحقیق کیا ہی کہ یہ قول کس ابو حنیفہ کا ہی جو پچھلے حنفی محض
بحسن ظن اگلے حنفیون کے کہنے سننے پر اوسکو مذہب امام اعظم خیال کرتے ہین سند متصل
ان مسائل کے ہرگز اون تک نہین پہونچا سکتے یہی حال غالباً دیگر مقلدین ایمہ کا ہی بخلاف
اہل سنت خالص وجماعت محدثین کے کہ اونکی ہر حدیث گو ضعیف ہو یا شاذ یا منکر سند متصل
اوسکے قائل تک پہونچتی ہی جس سے قوی وصحیح سقیم وموضوع کا الگ الگ امتیاز ہو جاتا ہی تعصب
خدا کا ہی کہ دنیا مین قرآن کریم موجود ہو صحاح ستہ وغیرہا مین احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ الاسناد
تا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدون ہون آونکے جامعین باتفاق موافق ومخالف متہم
بعدم عدالت نہون کسی نے اونکے اہل تقوی ودیانت ہونے مین شک نہ کیا ہو اونکو کسی بادشاہ
تعلق رزق کا غالباً نہ رہا ہو تا عالم ہوکر طالب کسی جاہ وعہدے کے کسی والی ملک یا خلیفہ یا
امام سے نہوئے ہون جسطرح فقہاء نے بڑے بڑے عہدے نزدیک ملوک کے حاصل کرکے
جاہ وعزت حاصل کی پھر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان مین چھوڑا جاوے اون کتب سنت صحیحہ
مرفوعہ سے سونہ پھیر کر کتب رای وقیاس واساطیر قیل وقال آحاد امت پر جان دیجاوے

خداوند یوم الدین کو اسکا کیا جواب دیا جاویگا یہ کیا مسلمانی ہی کہ رسول خدا کی بات نہ مانی جاوے اور
زید و عمرو کی کہانی سنی جاوے ؎

مومن تم اور عشق بتان ای پیر و مرشد خیر ہی　　　یہ ذکر اور روزہ آپ کا صاحب خدا کا نام لو

الحاصل جب یہ بات معلوم ہوئی کہ اسلام مین تہتر فرقے ہین جنکا ذکر اجمالا اس کتاب مین
گذرا اور وہ سب ہالک ہین مگر ایک فرقہ اہل حدیث جسکو ناجی فرمایا ہی تو اب ہر مسلمان کو
جو اللہ و رسول و یوم آخر پر ایمان رکھتا ہی فرض ہی کہ سب اہل فرق سے علحدہ ہو کر کشتی حامل
ناجی مطلق بنے جو کچھ قرآن و حدیث مین ہی اوسی پر قناعت کرے ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ　　　چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

یہ تمزق شدید ہر مسئلہ عقیدہ و عمل مین جو اہل کلام و اہل رای و قیاس و اصحاب جدل و اصحاب
قیل و قال نے کیا ہی واللہ باللہ تاللہ ہرگز مطلوب شارع نہین کتب فقہ کی دشواری سے
کتب حدیث کی آسانی کو دیکھو مقلدین کہتے ہین قرآن و حدیث کو امام صاحب سمجھتے تھے
ہم نہین سمجھتے ہمین تو یہی کتب فقہ کا سمجھنا کافی ہی اگرچہ اس کہنے مین اہل تقلید کو خود بھی
اقرار اپنے جہل واضح کا ہی جسطرح جمہور علماء سلف نے انکو جاہل غیر عالم کہا ہی گو کتب
رای کے میانجی ملا ہون لکن اگر یہ لوگ کچھ بھی شرم و حیا و انصاف رکھتے ہین تو ان سے
از روی حلف اسقدر پوچھا جاوے کہ آخر قرآن و حدیث کی زبان عربی ہی جسطرح اکثر
کتب رای و قیاس کی زبان بھی عربی ہی جتنے کتب فقہ کو یہانتک تہانا ہی کہ بعض تمہارے
بعض کتب فقہ کے جاننے مین مشار الیہ و ممتاز بین الاقران ہین جسطرح کہا جاتا ہی کہ فلان
صاحب کو ہدایہ خوب آتا ہی اور فلان صاحب کو در مختار خوب محفوظ ہی پس للہ و للرسول
ذرا دیر کو تعصب چھوڑکر تم یہ بات کہو کہ آیا شرح وقایہ زیادہ دقیق ہی یا مشکوۃ شریف اور
ہدایہ زیادہ مشکل ہی یا چارون سنن اور در مختار مثلا زیادہ مغلق ہی یا صحیحین حالانکہ ان سب کی
لغت ایک ہی پھر تم اون کتب کو تو سمجھہ لیتے ہو انکے ما لہا و ما علیہا کے دریافت مین ممتاز

عصر ہو لکن صحاح ستہ و مشکوۃ و بلوغ المرام و موطا و منتقی کو کسیطرح سمجھ نہین سکتے یہ
دعوی تمھارا اگر نرا لاف و گزاف نہین تو پھر کیا ہی خدا کو کیا جواب دو گے جنپر قرآن پاک
اوترا جسکو احادیث سنائے گئے وہ تو نہ وقایہ پڑھے نہ ہدایہ جاہل مطلق گرفتار شرک
و کفر تھے فقط زبان عربی بولنے کے سبب سے بے تکلف خدا و رسول کا کلام سمجھ کر
عمل کرتے تھے تم باوجود اسکے کہ پشت با پشت کے فقیہ چلے آتے ہو خاندانی علم رکھتے ہو
علوم آلیہ مین مہارت حاصل ہی تتمات تا معنئہ شفا و نجات و حکمۃ العین و حاشیہ قدیمہ
و جدیدہ وغیرہ کو حل کرتے ہو پھر کیا مصیبت تمپر پڑی ہی کہ تم مشکوۃ تیسیر الوصول وغیرہ کتب
سہلہ بیضا سنت صحیحہ کو جسکی رات برابر دن کے ہی نہین سمجھ سکتے خیر اگر تم نہین
سمجھ سکتے ہو نہ سمجھو تمھارا کام جانتے جو سمجھتے ہین اونکے پیچھے کیون پڑتے ہو اگر
شوق جدل ہی تو بہتر فرقے اسلام کے اور بھی ہین جنکو تم بھی اپنا موافق نہین سمجھتے سب
نہین تو بعض اونمین سے اب بھی دنیا مین موجود ہین جیسے شیعہ خارجی اونسے جدل کرو
بلکہ سچ تو یہی ہی کہ مقابلہ صحیح تمھارا اونھین سے ہی نہ اہل حدیث سے اسلیے کہ وہ تمکو
گمراہ محض جانتے ہین مثل تمھارے اونکے یہان بھی خرچ فلسفت و حکمت یونان کا بہت
ہی تم بھی بڑے معقولی کہلاتے ہو تمھارا اونکا مکابرہ و مجادلہ حق بجانب ہی اہل حدیث تو
تمکو صرف مبتدع جانتے ہین تکفیر نہین کرتے انسے مجادلہ کرنا عبث ہی کیونکہ انکا علم منحصر
سمع و نقل مین انکے سامنے عقل منقطع سے پر جلتے ہین انسے لڑنا اسپر یہ ذکر نا بیفائدہ
ہی کوئی وجہ مناسبت کی بھی تو ہو جسکی بنا پر یہ طوفان کھڑا ہو سکے نعوذ باللہ من
سوء الفہم تمھارا مذہب تو ایجاد بندہ ہی بعد ہر سہ قرن مشہود لہا بالخیر کے جو زمانہ فتنوں
و فتنے کا تھا اوسمین یہ مذہب نکلا ان غریبون کا طریقہ تو وہی پرانی راہ نبوت کی ہی جسپر
رسول خدا اور اونکے اصحاب باصفا گذر گئے ان پر فرقہ جدیدہ کی تہمت لگانا قد خاب
من افتری کا مصداق بنتا ہی ان امه لا یهدی کید الخائنین بد طالع کور نکھرا اس

تیرہ سو سال ہجرت مین کوئی صدی ایسی نتھی جسمین اہل حدیث وعلماء غیر مقلد موجود تھے
پھر انکی جدت کہان سے آئی البتہ مقلدین کا اہم پتا زمانہ مشہود لہا بالخیر مین مطلقا نہ تھا
سو وہ تو قرن قرن بعید ٹھہرے اہل اثر ٹھہرے یہ وہی مثل ہی رمتني بدائها وانسلت
خدا امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ تعالی کا بھلا کرے اونکو جنت فردوس مین جگہ دے
جنھون نے ہمکو یہ بات سکھائی کہ جب ہم حدیث پاوین اوسکے قول کو چھوڑ دین اسیطرح
باقی ہر سہ امام نے فرمایا ہی یہ قول اونکا جو خود حنفیہ نے نقل کیا ہی دلیل ہی اس بات پر
کہ وہ یہ بات جانتے تھے کہ سوای کوفہ کے اور شہرون مین بھی علماء ہین جنکو ایسے احادیث
پہونچی ہونگے کہ جو ہمارے قول کے خلاف ہونگے اسلیے اپنا ذمہ بری کر گئے وہ تو اچھے
رہے بلکہ ہر خطاے اجتہادیت پر اونکو ایک اجر ملیگا اسلیے کہ وقت نہ بہم پہونچنے حدیث کے
مسئلے مین اونھون نے استفراغ جہد کیا جو اونکے امکان مین تھا وہ بجا لائے مگر اپنے مقلدون
کو دیکھا چاہیے کہ باوجود بہم پہونچنے احادیث صحیحہ اور ظاہر ہونے خطاے اجتہادی امام
اور اونکے شاگردون کی رای مذکور و قیاس مسطور کو نہین چھوڑتے اس قول امام کی تقلید
نہین کرتے ابھی حدیث مرفوع کا مرتبہ تو بہت بلند ہی وہ تو یہانتک کہہ گئے ہین کہ صحابی
کی بات کے آگے بھی ہماری بات کو نمانو حالانکہ کسی صحابی کا قول و فہم امت پر حجت نہین ہے
خصوصا جبکہ آیت یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو ان مقلدون کی اپنے اونکی
کو تو دیکھو کہ تقلید کے معنی لغت مین یہ ہین کہ کسی جانور کے گلے مین پٹا یا نعل وغیرہ ڈالنا
جیسے تقلید مذہبی سو یہ طائفہ اپنی پیروی کا پٹا امام کے گلے مین ڈالکر زبردستی خلاف
اونکی نصیحت و وصیت کے اونکو اپنی طرف کھینچتے ہین یہ وہی مثل ہی مان نمان مین تیرا
مہمان امام صاحب تو ان سے تبرا کرتے ہین یہ اونکا پیچھا نہین چھوڑتے قیامت کے دن
جب امام صاحب اور یہ لوگ ایکجگہ جمع ہونگے اوسوقت خوبی اس تقلید کی بخوبی کھل جاویگی ابھی تو
آنکھون پر پردہ ہی دل پر مہر لگی ہوئی ہی اذ تبرء الذین اتبعوا من الذین اتبعوا

ورأوا العذاب وتقطعت بهم الاسباب ایک وه لوگ هین جنهون نے علماء
امت کو اپنا امام مذهب ٹهرایا هی حالانکه سوای رسول امت کے کسی کی اطاعت کا حکم
احبار و رهبان سے کتاب و سنت مین کهین نه آیا بلکه جا بجا کفار و مشرکین و اهل کتاب سے
حکایت تقلید فرماکر اوسپر رد و اعتراض کیا هی اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربابا
من دون الله ایک وه جماعت هی جس جماعت کے امام سید الانبیا صلی الله علیه وآله وسلم
هین ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین ائمه کی پیروی کو کسی نے
لغۃً و اصطلاحاً آجتک اتباع نهین کها اسلیے که اتباع و اقتدا نام قبول قول رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم و قبول روایات کا اهل روایت سے هی بلکه ائمه کی اطاعت اور اونکی راے
و قیاس کو بلا دلیل قبول کرنے کا نام تقلید هی خود مقلدین مذاهب اپنی کتابون مین مقر هین
تقلید مذهب کے اور اپنے نام کے همراه فخراً فلان حنفی لکهتے هین وجوب تقلید شخصی یا اوسکے
استحباب کے قائل هین بهت سے رسالے بنا ڈالے جنهین ایک جماعت فقها مقلدین سے
جو علم کتاب و سنت سے محروم تهے روایت کشی او نقل اقوال بابت وجوب و فرضیت
تقلید کے کی هی لکن اس سے کیا هوتا هی فقها مین ایسے بهی صدها گذرے هین جنهون نے
تقلید کا انکار کیا دوسرا بهی صدها قول اونکے منع تقلید مین جا بجا سے نقل کر سکتا هے
هان اگر کوئی آیت و حدیث ایسی هو جس سے وجوب تقلید شخصی ثابت هوتا هو نص هو یا ظاهر
بلکه اقتضاء النص بلکه اشارۃ النص تو پیش کرو که خصم پر حجت قائم هو ورنه قول زید و عمرو کا
اگرچه امام یا مجتهد یا مجدد کیون نهو اسکے نزدیک لائق تسلیم نهین هے اسلیے که حجت منحصر هی
قرآن و حدیث مین بعض قرآن و حدیث رہا اجماع پس اگر ممکن بهی هو تو اوسکا وقوع و ثبوت
مشکل قیاس کے خود کچه اصل هی نهین هی هم تم دونو قیاس مین برابر هین سب سے پہلے ابلیس نے
قیاس کیا یه قصه منصوص قرآن هی انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین
جنپر داؤ ابلیس کا چل گیا وه قیامت تک کے لیے دام قیاس و رای مین پهنس گئے ہے ۵

حسن سبزی بخط سبز مرا کرد اسیر　　دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدم

جسطرح سارے امم باطلہ کو ابلیس نے باغ سبز دکھلا کر اپنے جال مین گرفتار کیا ہی اسیطرح باستثناء فرقۂ ناجیۂ اہل حدیث سارے فرق اسلام اوسکے پھندے مین پھنسکر راہ راست سنت صحیحہ سے گمراہ ہوگئے ہین جنھون نے قرآن مین یہ پڑھا تھا و لا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین وہ اوسکی چال پر نہ چلے دام قیاس محض و رای مجرد سے بچ گئے ان عبادي ليس لك عليهم سلطان ملل نحل مین لکھا ہی کہ پہلا شبہہ جو خلق مین پیدا ہوا وہ ابلیس سے نکلا اسلیے کہ اوسنے استبداد کیا رای پر مقابلہ نص مین ہوا کو اختیار کیا مقابلہ امر مین اوسکے اس شبہے سے سات شبہے نکلے جو سارے خلق مین جاری ہوئے لوگون کے ذہن مین بیٹھ گئے یہانتک کہ مذاہب وضلالات وبدعات پیدا ہوگئے یہ سب شبہے انجیل اربعہ مین لکھے ہوئے ہین توریت مین بھی شکل مناظرہ پر متفرق جگہون مین انکا ذکر ہی ان ساتون شبہون کو خبیۃ الاکوان مین نقل کیا گیا ہی شہرستانی نے کہا ایک مدت سے مینے سوچا ہی مین کہا اسمین شک نہین کہ جو شبہہ بنی آدم مین واقع ہوا وہ شیطان رجیم اور اوسکے وسوسے وشبہات سے پیدا ہوا ہی یہ ساتون شبہے ایسے ہین کہ بڑی بدعت وضلالت انھین مین حصر ہی سارے شبہے اہل زیغ وکفر کے گو اونکی عبارت الگ الگ ہو اونکے طریقے جدا جدا ہون لکن وہ نسبت ان انواع ضلالات کے ایسے ہین جیسے بیج مرجع ان سب کا انکار امر ہی بعد اقرار حق کے جھکنا ہی طرف ہوا کے مقابلہ نص مین جن لوگون نے نوح وہود وصالح وابراہیم ولوط وشعیب وموسی وعیسی ومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجادلہ کیا وہ اپنے شبہون کے اظہار مین اسی لعین کی چال پر چلے جسکا حاصل دفع کرنا ہی تکلیف کا اپنی جان سے انکار کرنا ہے شرائع کا جب ہم اقوال اگلون کی تتبع کرتے ہین تو مطابق اقوال پچھلون کے پاتے ہین کذلك قال الذين من قبلهم مثل قولهم تشابهت قلوبهم فما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا به من قبل اسکے بعد ہر فرقۂ اسلام کا حادث ہونا شبہات لعین

کی بنا پر بیان کیا ہی پھر یہ کہا انت تری ان ھذہ الشبہات کلہا ناشئۃ من شبہات
اللعین وذلک فی الاول مصدرھا وفی الاخر مظہرھا والیہ اشار التنزیل فی
قولہ تعالی ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین وشبہ النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کل فرقۃ ضالۃ من ھذہ الامۃ بامۃ ضالۃ من الامم السالفۃ
فقال القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ وقال المشبہۃ یہود ھذہ الامۃ والرافضۃ نصاراھا
وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لتسلکن سبل الامم قبلکم حذو القذۃ بالقذۃ
والنعل بالنعل حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ انتہی سوای اہل حدیث کے جتنے
فرق تقلید ورای وقیاس کے اس امت میں ہیں جیسے شیعہ خارجی معتزلی قدریہ جبریہ
مشبہہ مجسمہ اتحادیہ وغیرہم سب میں ان شبہات لعین نے اپنا دخل کیا فرقہ دہریہ کا اس
زمانے میں بڑا غلغلہ ہی الحاد عاجلی ہی رفع تکلیف شریعت ہی اپنی جان سے جو حاصل کرنا
آزادی کا ہی اپنے مذہب میں مقلدین فقہا کا مطلب بھی قریب اسی کے ہی یہ بھی شرائع
کتاب وسنت کو اپنی جان سے دور کرنا چاہتے ہیں غرضکہ صاحب ملل نحل نے اس جگہ بہت
عمدہ تقریر کی ہے یہ لکھا ہی کہ جو شبہے اس آخر زمان میں واقع ہوئے اور ہوتے ہیں
وہ بعینہا وہی شبہے ہیں جو اول زمانے میں واقع ہوئے تھے اسیطرح زمانہ ہر نبی اور دور
ہر صاحب ملت وشریعت میں جو شبہے اونکی امت کرتی ہی یہ وہی شبہے ہیں جو معاندان
اول زمان نے اہل کفر ونفاق میں سے کئے تھے گو ہم پر بسبب بعد ودرازی زمان کے
بعض شبہات اگلی امتوں کے مخفی رہ گئے ہوں آپس شبہات اس امت کے سب کے سب اونھین
شبہات منافقین زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیدا ہوئے ہیں اسلئے کہ وہ حضرت کے
امر ونہی پر راضی نہ تھے اپنی فکر دوڑاتے تھے جن امور میں خوض کرنے سے منع کئے گئے تھے
اونہین گھستے تھے اور باطل کرتے تھے ذی الخویصرہ کا قصہ حدیث میں آچکا ہی اوسنے کہا ای محمد
عدل کرو تم نے عدل نکیا جب حضرت نے فرمایا اگر مین عدل نکرونگا تو پھر کون کریگا او سپر

اوسنے پھر کہا هذه قسمة ما اريد بها وجه الله تعالی یہ صریح جرح ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر منافقین کو دیکھو ان اسکے کہا هل لنا من الامر من شيء پھر کہا لو کان لنا من
الامر شيء ما قتلنا ههنا پھر کہا لو كانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا یہ صریح قدر ہی ایک گروہ
مشرکین نے کہا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء پھر کہا انطعم من لو يشاء الله اطعمه
یہ صریح جبر ہی ایک گروہ مشرکین نے کہا الفينا عليه آباءنا دوسرے نے کہا انا وجدنا آباءنا
على امة وانا على آثارهم مقتدون یہ صریح تقلید مذہب ہی بلکہ تقلید کی مذمت قرآن
شریف مین قریب تیس جگہ کے آئی ہی یہ حال زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا
جبکہ شوکت اسلام وقوت ایمان وصحت ابدان حاصل تھی منافق لوگ اوسوقت اسلام ظاہر
کرکے مسلمانون کو فریب دیتے تھے لکن اونکا نفاق ہر وقت اونکے اعتراض کرنے سے حرکات
وسکنات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر ہوتا تھا پس یہ
اعتراضات بمنزلہ تخم کے ہوئے اور وہ شبہات بمنزلہ کھیتی کے آخر ملنے مین بھی مقلدین کا
یہی طریقہ ہی کہ جب کوئی آیت یا حدیث صحیح اونکے مقابلے مین ذکر کیجاتی ہی یا موافق ظاہر
نص کے کوئی مسئلہ بیان کیا جاتا ہی اوسپر معترض ہوتے ہین اوس مسئلے مین سو طرحکے
شبہے نکالتے ہین ہزار طرح کے اعتراض کرتے ہین پھر اگر کوئی وہی مسئلہ کسی کتاب فقہ مذہبی
سے نکالکر دکھادے یا کہے گو خلاف حدیث صحیح ہو تو اوسپر نہ کوئی اعتراض ہی نہ کچھ شبہہ بلکہ وہی
انکے نزدیک مفتی بہ ہی جیسے مسئلہ فاتحہ پڑھنے کا مقتدی امام یا رفع الیدین کرنے کا یا آمین بالجہر
کہنے کا یا ایک ہونے طلاق کا جبکہ ایکبار مین تین دفعہ دی ہو یا فسخ ہونا خلع کا یا
مولد کی محفل کرنا یا حرام ہونا نذور وسفر کا قبور کے لیے وغیر ذلک پس اگر یہ صریح نفاق
نہین ہی اور نہ یہ عمود تقلید پر شرک ہی اور نہ یہ مجادلہ ماخوذ شبہات ابلیس سے ہی تو تم ہی
کہو کہ پھر کیا ہی صحیحین وغیرہما مین احادیث صحیحہ رفع وآمین کے موجود ہین مگر اسلیے کہ خلاف
وقایہ وہدایہ ہین مثلا لائق حجت وعمل نہین سمجھے جاتے آحاد امت کا قول تو مقبول ٹھہرا

رسول مقبول کا قول مردود ہوا ایسے اسلام کو ہمارے سو سلام یہ تو ایک ذراسی شان تھی
کتب فقہ سنت بحمد و تعالی بکثرت موجود ہین اونسے جب مقابلہ کتب فقہ رای کا کیا جاتا
فی صدی دس بیس مسئلے بھی مطابق ظاہر احادیث ہاتھ نہین لگتے یہ بڑے بڑے فسادے
فقہ کے جبتین لاکھون مسئلے لکھے ہین خدا کے واسطے ان مسائل کا ماخذ کونسا قرآن کونسی
حدیث ہی ذرا جا کو تو بہت دوڑ وسگے تو یہی بات آخر کو ٹھہریگی کہ اتمین اجتہاد درا جتہاد
رای بر رای قیاس علی القیاس ہوا ہی حالانکہ دنیا مین صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث
موجود ہین جو بسند متصل تا جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچتے ہین اونکے ہوتے ہوئے
ان دساتیر واساطیر وتحکمۂ عقول فاسدہ کو دین ٹھہرانا اگر بے دینی نہین ہی تو پھر کیا ہی زمانہ
خلافت راشدہ مین اگرچہ بمقدمہ مرض و موت و موضع دفن نبوی و امامت و امر فدک
و امر شوری و خلافت مرتضوی وغیرہ کے تنازع ہوا لکن اصول و فروع مین اس قسم کا مجادلہ جو
پچھلی امت نے کیا ہی نہین ہوا ہان آخر ایام صحابہ مین قدریہ ظاہر ہوئے مرجیہ وجبریہ و معتزلہ
کا ظہور زمانہ حسن بصری مین ہوا یہ تابعی تھے زید بن علی نے اصول کو معتزلہ سے سیکھا اسلیے
زیدیہ اصول مین معتزلہ ہین فروع مین حنفیہ الا ماشاء اللہ کوفے والون نے زید کو چھوڑ دیا
شیخین پر تبرا کیا اسلیے رافضی کہلائے ایک فقط امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی نے طرفداری
زید کی فرمائی اسلیے بعض اہل تاریخ نے انکو زیدیہ کہا ہی مؤلف نامۂ دانشوران نادرسے
لکھتے ہین ابو حنیفہ در اصول عقائد سلسلۂ زیدیہ را پیروی داشتہ محمد شہرستانی در ذیل مقالات
جارودیہ کہ از فرق زیدیہ می باشند گوید کہ ابو حنیفہ از آن فرقہ ہم عقیدت بودہ و با محمد بن عبد اللہ
محض کہ معروف بنفس زکیہ و امام ششم زیدیہ ست عقد بیعت داشت و ہم با برادرش
ابراہیم کہ نیز از ائمۂ آن گروہ ست و امام ہفتم زیدیہ با قدمی استوار دست بیعت رادادہ
و ہنگامیکہ بر منصور خروج کردہ بود در پنہان مردم را باعانت وی ترغیب می نمود و دلی خود
دران جنگ ہمراہ و نت زمخشری در ذیل کریمۂ لا ینال عہدی الظالمین گوید کان ابو حنیفۃ

يفتى مما يوجب نصرة زيد بن علي ويحمل المال اليه والخروج معه انتهى
معتزلہ بھی فروع مین حنفیہ ہین مثل زیدیہ کے اصول مین علحدہ ہین معتزلہ نے ایام مامون
مین کتب فلاسفہ کی مزاولت کی الگ ایک فن ٹھہرا کر نام اوسکا علم کلام رکھا درمیان سلف
اور معتزلہ کے مسئلہ صفات باریتعالی مین ہمیشہ اختلاف رہا سلف نے انسے مناظرہ کیا
لکن نہ قانون کلامی پر بلکہ قول اقناعی پر جو کوئی منکر یا موول صفات کا ہی وہ معتزلی ہی
متکلمہ حنفیہ وغیرہ تاویل صفات کرتے ہین ظاہر پر جاری نہین کرتے اسلیے اصول مین گویا
معتزلی ہین امام اعظم نے زید بن علی کی مدد کی اون کے خروج کو حق سمجھا اسلیے حنفیہ مین
زیدیت بھی ہی امام اعظم رح علی مرتضی کو عثمان غنی پر تفضیل ہی دیتے تھے جسطرح زیدیہ
جناب امیر کو افضل خلفا سمجھتے ہین حنفیہ کو ایک خصوصیت تامہ ہی فرقہ زیدیہ و معتزلہ
سے بخلاف ائمہ ثلثہ باقی کہ وہ سنی خالص تھے امام منصور باللہ نے جب محمد بن علی شوکانی
کو قاضی القضاۃ دار الخلافت صنعا مین کیا انھون نے اصول و فروع زیدیہ کا رد مستقل
لکھا وبل الغمام مین رد اصول زیدیہ کا ہی سیل جرار مین رد فروع زیدیہ کا ہی رافضہ کو
اپنے کتب مین واجب القتل لکھا ہی خوارج کو کلاب النار کہا ہی حراء ۱ھ صادعن سائر
المسلمين حيرا **ف** اہل عالم مین جو ملت و دین والے ہین وہ دو طرح پر ہین ایک وہ جو
کتاب رکھتے تھے جیسے صابیہ اولی دوسرے وہ جنکے پاس نہ کوئی کتاب ہی نہ حدود نہ
احکام جیسے فلاسفہ اولی دہریہ ستارہ پرست بت پرست براہمہ ملل نحل مین ارباب و اصحاب ان
ملل و نحل کو مفصل لکھا ہی پھر حال یہود و ترسا و گبر و اہل اسلام کا بیان کیا پھر یہ لکھا ہی کہ
بڑی ملت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہی اسکے مقابلے مین ملت صابیہ تھی شریعت نوح علیہ السلام
سے نکلی تھی حد و د و احکام کی ابتدا آدم و شیث علیہما السلام سے ہوئی خاتمہ شریعت سید
الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا قرآن مین کہدیا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یہ اکمال دین عبارت ہی بقاء کتاب و سنت سے

اسلیے کہ اوسوقت جب کہ یہ آیت اوتری سوا قرآن وحدیث کے کچھہ نہ تھا اب جو کوئی
اس دین کو محتاج لحوق آرا، و قیاسات امت سمجھے تو گویا وہ اکمال کا منکر نقصان
کا قائل ہی صیغۂ اکملت و اتممت و رضیت کا صیغۂ ماضی ہی اسلیے یہ بھی نہین ہو سکتا
کہ یہ اکمال اجتہاد و رای آیندہ پر ملتوی رکھا جاوے علما حق نے اپنے استقرار سے یہ
بات لکھی ہی کہ جتنے حوادث تا قیامت ہونگے اون سبکا حکم خصوص آیات واخبار یا
عموم اودلہ سے ہر وقت نکلتا ہی لکن مزاولت و دراست شرط ہی چنانچہ کتب فقہ سنت
جیسے نیل وسیل و وبل الغمام وشروح بلوغ المرام وشروح صحیحین وغیرہا اسکے شاہد عدل
ہین جسکو کچھہ مزاولت نہین ہی ساری عمر اوسکی خدمت رای وقیاس مین گذری ہی
وہ بیچارہ تو ایک مسئلہ بھی مطابق قرآن وحدیث کے نہین بتا سکتا اگر اتفاقا کوئی مسئلہ
اوسکا موافق ان دونوا اصول کے پڑگیا تو وہ اسلیے پڑا کہ اوسکے لال کتاب مین اوسیطرح
لکھا تھا نہ اسلیے کہ اوسنے کتاب وسنت سے نکالا ہو کیونکہ من جمیع الوجوہ کسی مذہب کو
ان مذاہب حنفیۂ مالکیہ وغیرہ سے مباینت کلی طریقہ محدثین سے نہین ہی جو اہل حدیث
کا اعتقاد وعمل ہی اوسکی طرف ضرور کوئی نہ کوئی حنفیہ وغیرہ مین سے بھی گیا ہی غایۃ الامر
یہ کہ وہ عقیدہ وعمل انکے نزدیک مفتی بہ نہین ہی فتوی ظاہری اوسکے خلاف ہی یہ خلاف
اونھین شبہات لعین سے انھین آئے ہین گو سلف معذور ہون مگر خلف جنپر اب حق وباطل
بوجہ شیوع کتب حدیث کھل گیا ہی انکو تو کوئی بھی عذر عمل بالحدیث مین باقی نہین رہا
سوای عصبیت جاہلیت یا نفاق جلی یا مشاقت خدا اور رسول کی

اصول اجتہاد اور اوسکے ارکان

علی نقل مین چار اصول و ارکان بتائے ہین پھر یہ کہا ورہیا تعود الی الاثنین الکتاب
والسنۃ الخ پھر یہ کہا کہ جب کوئی حادثہ حلال حرام کا پیش آتا تو ابتدا اوسمین قرآن سے کرتے
اگر نص ظاہر ملگئی اوسکے موافق حکم جاری کرتے اگر نہ ملی سنت مین ڈھونڈتے اگر کوئی حدیث

باعتبار آنکی حکم حدیث پر ٹھہر جاتے اگر نقلی اجماع کی تلاش کرتے اس صورت مین ارکان انکے
نزدیک دو یا تین تھے پھر لوگون نے چار رکن ٹھہرائے الی قولہ مستند اجماع ضرور ہی کہ
کوئی نص خفی یا جلی ہو مستند اجتہاد و قیاس اجماع ہی جبکہ اجماع مستند ٹھہرا طرف ایک
نص مخصوص کے جواز اجتہاد کے لیے تو حقیقت مین مرجع اصول کا طرف دو ہی رکن کے
ہوا بلکہ گاہی ایک ہی کی طرف رجوع ہوا یعنی طرف کتاب اللہ کے پھر شرائط اجتہاد کے
بیان کئی ہین پھر کہا اسمین اختلاف ہی کہ مصیب مجتہدین مین ایک ہی یا سب ابو الحسن
عنبری نے کہا ہر مجتہد جسکو اصول مین نظر ہی مصیب ہی پھر کہا جو فرق ملت اسلام سے
خارج ہین سیاق مذہب اونکا مقتضی اس بات کا ہی کہ ہر ناظر مجتہد علی الاطلاق سے
الی قولہ اہل اصول کو تکفیر اہل اہوا مین خلاف ہی باوجود یقین اس امر کے کہ مصیب بعینہ
ایک ہی ہی اسلیے کہ تکفیر حکم شرعی ہی اور تصویب حکم عقلی پھر کسی متعصب مذہب نے
اپنے مخالف پر حکم کفر و ضلال کا دیا کسی نے مساہلہ کیا کافر نہ کہا کسی نے ہر مذہب والے کو
بسبب کسی ایک بات کے جو موافق اہل اہوا و ملل تھے کافر کہدیا یا قریب الکفر ٹھہرایا
جیسے قدریہ کو مجوس سے قریب مشبہ کو یہود سے قریب رافضہ کو نصاری سے قریب کہا ہی
جو اونکا حکم تھا ترک نکاح و ذبیحہ مین وہ انپر بھی لگا دیا جسنے سہل انکاری کی کافر نکہا او سنے
حکم تضلیل کا جاری کر دیا آخرت مین ہالک ٹھہرایا الی قولہ مجتہد مین نظر کرینگے اگر دو مجتہدون
مین سے ایک کی مخالفت ظاہر ساتھہ نص کے ظاہر ہوگی تو وہ بعینہ مخطی ہی مگر گمراہ نہین
جسنے ان مین سے تمسک ساتھہ نص ظاہر یا خبر صحیح کے کیا وہ بعینہ مصیب ہی انتہی حاصل
حاصل کلام یہ ہوا کہ اصول اسلام دو ہین ایک کتاب اللہ دوسرے سنت رسول اللہ اجماع
ممکن ہی لکن وجود اوسکا نہایت مشکل اسلیے امام احمد نے کہ منجملہ ائمہ اربعہ مجتہدین و قدوہ
اہل سنت و متبعین ہین اجماع کا انکار کیا ہی یہ حکایت اجماعات جو کتب رائی و قیاس
و فتاوی قیل و قال مین نسبت اکثر مسائل کے لکھی گئی ہی بالکل خرافات محض و اہیات ہین

اوسپر طرہ یہ ہوا کہ جنہنے اجماع مذکور کا انکار کیا اوسکو یارون نے جھٹ پٹ کافر بنادیا
یہ نہ سمجھے کہ جو دوسرے کو کافر کہتا ہی اگر اوسمین امر کفر نہین ہی تو یہ کہنے والا خود ہی
اوسکا مصداق ٹھہر جاتا ہی آوس دوسرے کا کچھہ بگاڑ نہین ہوتا یہود و نصاری مسلمانوکو
کافر جانتے ہین و دین باطل کو حق سمجھتے ہین کیا انکے کافر بنانے سے یہ سب مسلمان
معاذ اللہ مسلمانی سے خارج ہوجاوینگے معتقدین مین آجکل تکفیر مسلمین کا بہت رواج ہے
اپنے مخالف کو فروع مسائل مین بہت جلد تکفیر کرتے ہین خصوصًا اہل حدیث کو جو خلاصہ
امت اسلامیہ ہین قیاس کا رتبہ اونکے نزدیک بھی جو شرع کو چار اصل مین منحصر کرتے ہین
بعد اجماع کے ہی پھر جب اجماع کنڈالی جو مستند قیاس کا ہی کچھہ نہ ٹھہرا تو بیچارہ قیاس
کس قطار شمار مین ہوا اوسکی کیا وقعت ٹھہری خصوصًا جبکہ قیاس مذکور مصادم کسی نص
کا ہو اوسوقت تو پھر قیاس پر چلنا خدا کے قہر کا سامنا ہی وہ کیا ہی جو قرآن و حدیث
مین ڈھونڈے نہین ملتا جسکو اجماع و قیاس سے لیا چاہتے ہین . . . . . . سے

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبرست شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمترست

نامۂ دانشوران ناصری مین لکھا ہی چون ابو حنیفہ رح در اقتباس احکام طریق رای و قیاس
زیادہ مسلوک میداشت از اجتماع فتاوای مشتتہ و التیام آرای متفرقہ او در عبادات
تراکیب غریبہ اتفاق افتاد انتہی اِ رہی یہ بات کہ ہر مجتہد ہر مسئلے مین حق رس ہی یا خطاکار
اسکی حقیقت شرعًا و عقلًا اسکے سوا کچھہ نہین کہ حق ہر حکم مین ایک ہی کے پاس ہی اگر سب
مجتہدین حق پر ہون تو چاہیے کہ سارے اقوال متضادہ و احکام متبائنہ حق ٹھہرین ہان
مجتہد مخطی کو ایک اجر ہی مصیب کو دو اجر ہین یہ ایک اجر اوس کوشش و کشش کے عوض مین
ہی جو اوسنے وقت اپنا دریافت حق مین صرف کیا ہی دو اجر او نمین ایک عوض سعی کے ہی
دوسرا عوض اصابت حق کے مصیب و مخطی کا تمیز ہرگز نہین ہوسکتا جب تک کہ قول مجتہد
کا کتاب و سنت پر عرض نہ کیا جاوے بعد عرض کے جسکا قول و اجتہاد مطابق نص پا

ظاہر ہی وہ مصیب ہی جسکا قول اوسکے مخالف ہی وہ مخطی ہی آپ دیکھو کہ اصل ہی
قرآن و حدیث ٹھہرانا اجتہاد و قیاس قرآن تو ہر جاہل و طفل کے نزدیک موجود ہی ترجمہ
ہونے سے اور بھی سہل ہوگیا اوسکا سمجھنا مشکل نہین کہ اوسکے وصف مین لفظ آیات
بینات آئے فرمایا ہی رہی حدیث سو ہر زمانے مین ابتداء صدر اول سے ابتک ہر قرن و عصر
مین محدثین ہوتے چلے آئے جنھون نے شروح حدیث لکھی ہین ہر لفظ مشکل کا اعراب
ضبط کیا ہر غریب لغت کے معنی بتائے ہر محاورہ عرب کو سمجھایا اسمار رجال کی تحقیق کی
صحت و ضعف ہر خبر و اثر کا بیان کر دیا ہر معاملے کی حدیث کا علحدہ باب مقرر کیا ہی
جس نے سلف و خلف امت مین سے اوس حدیث پر عمل کیا اونکے نام بتائے اس علم کو
ایسا آسان کر دیا کہ کم علم کے لیے بھی عمل کرنا حدیث پر سہل ہوگیا ہی خصوصاً زمانۂ حال
مین کہ کتب صحاح ستہ و موطا و بلوغ المرام وغیرہ کا ترجمہ اردو زبان مین لکھا گیا ہی صدہا کتب
عربی فارسی فقہ حدیث کے جو خواب و خیال مین بھی نہ گذرتے تھے مفت بلا قیمت ہر شخص
کے ہاتھ آئے اب عرض کرنا مسائل اجتہادیہ و فروع قیاسیہ کا کتاب و سنت پر کچھ بھی
مشکل نہ رہا جانے دو کتب زبان عربی کو یارون نے شرح وقایہ در مختار وغیرہ کا بھی تو ترجمہ
اردو مین کر دیا ہی اونمین وہی مسائل ہین جو عربی شرح وقایہ اور تازی در مختار مین ہین
اون اردو عبارت کے مسائل کو کتب مترجم حدیث سے ملاؤ بہت آسانی سے حال
موافقت مخالفت فقہ رای کا فقہ سنت سے کھل جاویگا متعہذا جو شخص باب عمل حدیث
پر نکرے بلکہ اوسی اگلی لیک پر چلے تو وہ کفران نعمت کے قہر مین گرفتار رہی کوئی عذر اوسکے
لیے باقی نہین ہی حجت اوسپر تمام ہوگئی جسطرح امام احمد نے انکار اجماع کیا اسیطرح داؤد
ظاہری نے انکار قیاس کیا یہ دونو پیشوای اہل سنت ہین سوای بندگان قیاس کے
جو رائی پرست عابد اجتہاد ہین کوئی انکا منکر نہین انپر معترض نہین ہر بڑے بڑے امام انکے
طریقے مین پیدا ہوتے جنسے ایک عالم نے راہ ہدایت پائی جیسا ابن تیمیہ ابن قیم کے جوڑ کا

کوئی عالم حنفیہ مین تو بتاؤ آپ ابن حزم کے کرتے کا کوئی امام مقلدون مین تو نکالو داؤد کا
متبع سنت تو دوسرا ڈھونڈ لاؤ وجہ انکی برائی کرتے ہین وہ گویا اپنا ہی نقصان کر گئے ہین
باصاف دل مجادلہ با خویشتن دشمنی ست — ہر کس کشد بر آینہ خنجر بخود کشد
آنکہ حدیث شریف مین ایمان کو یمن کی طرف نسبت کیا ہی حکمت کو اونہین ثابت کیا ہی فقہ کو اونکے
گلے باندہا ہی صحیح مسلم مین ہی الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان ایمان سے
مراد قرآن ہی اسلیے کہ توحید اوسی نے ہمکو سکھائی شرک سے اوسی نے ہمکو بچایا حکمت سے
مراد سنت ہی چنانچہ محاورہ قرآن شریف سے جابجا یہی امر ثابت ہوتا ہی ایک جماعت اہل علم نے
مفسرین و محدثین سے ترجمہ اس لفظ کا بلفظ حدیث ہی کیا ہی یہ کسی نے بھی ساری امت مین
نہین کہا کہ مراد اس حکمت سے فلسفۂ یونان ہی فقہ سے مراد رائے و قیاس نہین اسلیے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین یہ فقہ اصطلاحی تھی کوئی اسکا نام بھی نہین جانتا تھا اوس
عہد سعادت مہد مین فقیہ زاہد عارف قرآن و حدیث کو کہتے تھے نہ اوس شخص کو جسکو مسائل
نکاح و طلاق و خلع و اجارہ و بیع و شرا مطابق شرح وقایہ یا ہدایہ یا کنز قدوری منیہ وغیرہ کے
یاد ہون یا معاملات فتاوی برہنہ جو لباس تحقیق سے عاری ہی محفوظ ہون بہرحال بسطر
محدثین امت اور سلف ائمہ کتاب و سنت کو رسول خدا نے معدل فرمایا دعای سرسبزی و
بہبودی دی اسیطرح مسلمین اہل یمن کے حق مین اس امر کی شہادت و خبر دی کہ یہان کے لوگ
علم قرآن و حدیث و فقہ سنت مین نہایت معتبر ہین اس تجزے کا ظہور بہت اچھی طرح پر اوس
جگہہ ہوا ہمیشہ یمن مسکن اہل علم حدیث و اصحاب ولایت رہا بڑے بڑے محدث کامل اس جگہہ
ہوئے بڑے بڑے اولیا اس جگہہ سے نکلے تواریخ یمن مین دیکھو کہ علاوہ اولیا و علما اسکے
ملک اس قطر کی مجتہد خیز ہی ہر عالم الا ماشاء اللہ تعالی اپنی تحقیق پر قرآن و حدیث سے عامل
رہا آس زمانۂ اخیر مین سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی انکی اولاد و
واصحاب و تلامذہ ایسے ہوئے کہ پھر نہ دیکھے نہ سنے آپنے پہلے محمد بن ابراہیم وزیر تھے

معاصر حافظ ابن حجر عسقلانی کے جنکا ترجمہ حافظ نے بڑی دہوم سے لکھا ہی یہ ایسے تھے کہ
انھون نے نخبۃ الفکر حافظ پر انتقاد کیا ہی یہ وہ تھے جنھون نے مذہب زیدیہ مین کا رد کیا کتاب عواصم
وقواصم فی الذب عن سنۃ ابی القاسم رد شیعہ مین بے مثل کتاب ہی استقصار الافحام کا گویا
جواب باصواب یا پاسخ لاجواب ہی روض باسم اوسکا مختصر ہی آنکے بعد سید امیر نے رد کیا
پھر شوکانی آئے انھون نے تو مذہب زیدیہ کو اصلاً وفرعاً جڑ ہی سے اوکھیڑ کر پہینکدیا خوب تھا
نانکا انکا اٹھایا ملوک یمن گو زیدیہ تھے لکن بڑے عالم بالغ مرتبۂ اجتہاد تھے اسکے مذہب کا
دارمدار رد وکتابون پر تھا جو تالیف ائمۂ قدیم زیدیہ ہین ایک حدائق الازہار فروع مین
دوسرے شفاء الاوام اصول مین پہلی کتاب کا رد سیل جرار ہی دوسری کتاب کا رد وبل الغمام
ہی اسکے سوا اور بہت رسائل مسائل جزئیہ مواخذہ زیدیہ کا رد مستقل جناب قاضی صاحب نے یمن
عدن نے لکھا ہی تا نعمہ کو جابجا واجب القتل کہا ہی حنفیہ کو اگر زیدیہ کہا جاوے جسطرح مرتد
کہا گیا ہی تو کچھ زیادہ بعید نہین ہی اسواسطے کہ انکے امام معاصر زید بن علی علیہ السلام تھے
امام صاحب نے اونکو مال نقد سے مدد دی اور انکے خروج کو بغاوت نسمجھا زیدیہ نے فروع مین
امام صاحب کی تقلید اختیار کی جسطرح بعض متاخرین زیدیہ مین قائل تبرا ہین جنابت امر
تبراسکے شوکانی رحمہ نے ارشاد الغبی مین خوب ہی خبر زیدیہ کی لی ہی اسیطرح حنفیہ بھی اہل
اتباع پر بوجہ عدم تقلید امام صاحب تحریراً تبرا کرتے ہین جیسا جابجا تقریر سے انکا زیدیہ ہونا
بوجہ اتحاد مسائل فرعیہ اقرب ہی نسبت اون لوگون کے جنپر طعن تعصب بندۂ رای وقیاس سنت
بمجرد سکونت صنعا یا اوسکے اطراف کی تہمت زیدیت لگاتے ہین یا ایھا الغبی غیبت علماء
مجتہدین اسلام کرتے ہین کون علماء اسلام جنکو رسول خدا صلعم اچھا کہین انکا ایمان وحکمت وفقہ
مین وغیرہ کو سچا بتاوین آپ اون کو جھوٹ بولکر برا کہنا اپنا ایمان کھونا جاہل بنا فقہ سے ہاتھ
دہونا ہی لکم دینکم ولی دین **ف** ملت اسلام سے جو امم خارج ہین وہ دو طرح پر ہین
ایک قائل شریعت یہ بھی دو طرح پر ہین ایک وہ جنکے پاس سچ مچ کتاب ہی جیسے توریت و

انجیل قرآن مین انکو یا اهل الکتاب کہا ہی دوسرے وہ جنکو شبہ کتاب ہی جیسے مجوس مع
مانو یہ کیونکہ صحف ابراہیم انمین مجوس کے احداث کے سبب آسمان پر اوٹھ گئے آنکے ساتھ
اسلام مین وہی معاملہ کیا جاتا ہی جو اہل کتاب سے ہوتا ہی لیکن مجوسیہ سوال ہے نہ ذبیحہ انکا
درست ہی پہر اہل کتاب کے دو گروہ ہین یہود و نصاری یہ مدینے مین بھی تھے جسطرح
امی تھے مین کتاب والے مددگار ردین اسباط تھے بنی اسرائیل کا مذہب رکھتے تھے امی مذ
اسمعیل پہ چلتے دین قبائل کی مدد کرتے پہلے فرقے کا قبلہ بیت المقدس تھا اب بھی یہود و
نصاری اوسی کو قبلہ جانتے ہین دوسرے فرقے کا قبلہ بیت الحرام تھا جو اب مسلمانون کا
قبلہ ہی شریعت فرقۂ اولی کے احکام تھے شریعت فرقۂ ثانی کی رعایت مشاعر حرام سے تھے
اول فریق کے خصماء کفار تھے جیسے فرعون ہامان دوسرے فریق کے دشمن بت پرست تھے
یہود و نصاری یہ دونون بڑی امتین ہین انمین امت یہود بہت بڑی امت تھی اسلیے کہ
ساری بنی اسرائیل کی شریعت توریت تھی اوسکے احکام کے پابند تھے انجیل نہ دری تو
اوسمین احکام تھے نہ استنباط حلال و حرام بلکہ رموز و امثال و مواعظ و زواجر تھے باقی احکام
مین حوالہ توریت کا تھا اسی وجہ سے یہود معتقد عیسی علیہ السلام نہوئے موسی عیسی علیہما السلام
دونو نے بشارت دی ہی ظہور خاتم رسل کے مدینے کے آس پاس جو یہود تھے بستے تھے
اسی بشارت کی بنیاد پر بسائے تھے اونکے ائمہ نے اون سے کہدیا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان
طرف سے فاران کے ظاہر ہوگا اسلیے شام سے ہجرت کرکے یہان آبسے تھے وکانوا من
قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءهم ما عرفوا کفروا به فلعنة الله علی الکافرین
یہود کے اکثر فرقے مجمع ہین اس بات پر کہ توریت مین ایک شخص کی بشارت دی ہی بعد موسی
کے لیکن تعیین مین اوس ایک شخص کے اور ایک سے زیادہ ہونے مین جدا جدا ہین بعد موسی
علیہ السلام کے عیسی علیہ السلام آئے تیس برس کی عمر مین اونکو وحی آنے لگی تین برس تین مہینے
تین دن رہکر آسمان پر اوٹھالے گئے مجوس جنکو شبہ اہل کتاب کہا جاتا ہی مانو یہ اصحاب اثنین

مدین بدین ابراہیمی طرح طرح کے رسوم بدعت انھون نے نکالے تھے عبادت خالق خدا کو
چھوڑ دیا تھا اس امت مین انکا نظیر دیکھنا ہو تو احوال محرفان زمان کو دیکھو کہ اپنی تقلید و
بدعات کے اثبات کے لیے کس کس طرح سے تحریف قرآن وحدیث کر کے آیہ وسنت کو
موافق اپنے مذہب کے کرتے ہین حالانکہ مذہب کو موافق کتاب وسنت کے کرنا چاہیے تھا
بر عکس القضیہ ہوا خیال کرو انکا عقیدہ وجوب تقلید شخصے مین مثل شیعہ کے ہی آمام صاحب
کو گویا معصوم خیال کر لیا ہی حالانکہ المجتہد یخطی ویصیب خود انکے اصول میں لکھا ہی
مگر کیا ذکر ہی کہ کسی مسئلے مین خطاے مجتہد کا اقرار کرین اولیا کی نسبت وہ اعتقاد بہم پہونچایا ہے
کہ اونکے قبور پر جا کر صدہا افعال شرک کرتے ہین خدا کو چھوڑ کر انھین کو متصرف سارے
عالم کا جانتے ہین یہود کی ضلالت یہ تھی کہ انھون نے توریت مین تحریف کی خواہ لفظی ہو یا
معنوی یا دو نو طرح سے آیات کو چھپاتے افترا کا الحاق دین مین کرتے اقامت احکام مین
سستی کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے بے ادبی سے پیش آتے تقلید علما کرتے
انکا نمونہ اس امت مین علما سو و دنیا طلب اس زمانے کے ہین جنکو عادت تقلید کی ہو گئی ہی
کتاب وسنت سے معرض ہین تعمق شدید کرتے ہین استحسان بدعات مین کسی عالم کے
قول کی سند پکڑتے ہین کلام رسول معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پروا ہین احادیث
ضعیفہ یا موضوعہ کو تاویلات فاسدہ کو اپنا معتمد ٹھہرایا ہی نصاریٰ کی ضلالت یہ تھی کہ خدا کے
تین شعبے بتاتے عیسیٰ علیہ السلام کے مقتول ہونے کے قائل ہوتے فارقلیطا جو نام ہی رسول
خدا کا اوسکے معنی مین تحریف کی انکا نمونہ اس امت مین اولاد مشائخ ہی اپنے آبا و اسلاف
کے حق مین طرح طرح کے غلو وادعاے کمال ولایت وتصرف کے رکھتے ہین کہان سے
کہان کھینچکر لیگئے ہین جہلہ صوفیہ کو جو قائل وحدت وجود ہین دیکھو کہ خالق کے حق مین کیا
عقیدہ باطل رکھتے ہین ایسے امور مین انکو حکم خوض کا کہ تھا مسافر دور لے گئے ہین ایک وہ
جو زبان سے کلمہ پڑھتے ہین دل کفر پر جما ہوا ہی فی الدرک الاسفل من النار داخل ہین کے

حق مین مداہنہ ہی اور دستور وہ مین جنکو مینا قوم کی عادت پسند ہی اگر قوم مسلمان ہی تو یہ بھی
مسلمان ہین اگر قوم کافر ہو جاوے تو یہ بھی کافر ہو جاوین دنیا کی لذت نے انکے دلون پر
ایسا ہجوم کیا ہی کہ خدا اور رسول کی محبت کے لیے انکے دل مین کچھ بھی گنجایش باقی نہین رکھی
حرص وحسد وکینہ اہل حق سے ایسا انکو گھیرا ہی کہ حلاوت مناجات وبرکات عبادات سے
بالکل محروم ہو گئے ہین یہ نفاق انکا عملی ہی پہلا نفاق حضرت کے زمانے مین تھا یہ نفاق اس
زمانے مین ہی حدیث مین آیا ہی تین چیزین جسمین ہون وہ منافق خالص ہی جب بات کہے
جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب جھگڑا کرے گالی بکے آج کل کے مقلدین کو
دیکھو اپنے رسالجات مین کسقدر جھوٹ کو صرف کرتے ہین اہل حق پر افترای مسائل کرتے ہین
انکا نمونہ اس امت مین وہ لوگ ہین جو امرا کی مجالس مین حاضر ہو کر انکی مرضی کو خدا اور رسول کی
مرضی پر ترجیح دیتے ہین انصاف سے دیکھو تو انمین اور ان لوگونمین جنھون نے کلام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا واسطہ سنا اور نفاق اختیار کیا کچھ بھی فرق نہین ہی اسلیے کہ انھون نے
بھی بطریق یقین کے کلام شارع کو معلوم کر کے اوسکے خلاف کو اختیار کیا ہی اسی طرح حال ہے
جماعت اہل معقول کا اس امت مین کہ سو طرح کے شک وشبہہ اپنے دلمین رکھتے ہین معاد
کو بالکل نسیا منسیا کر دیا ہی غرضکہ جب تم قرآن شریف کو پڑھو تو یہ نسمجھو کہ یہ مخاصمہ جس قوم سے
تھا وہ لوگ اب باقی نہین رہے بلکہ بفحوای حدیث شریف لتتبعن سنن من قبلکم کوئے
بلا ایسی نہین تھی جسکا نمونہ آج اس امت مین موجود نہین ہی مناظرے کا طرز جو قرآن وحدیث
مین ہی اوس سے بہتر طریقہ میسر نہین آسکتا مگر یارون نے مجادلہ ومکابرہ کو اختیار کیا ہی جسکے
برائی شرع سے بخوبی ثابت ہی یہ ہزارون رسالے جو مقلدین متعصبین نے رد اہل حق مین لکھے کر دیے
اور رات دن لکھا کرتے ہین انصاف سے دیکھو تو سوای جدل کے مناظرے کا نام بھی اونمین
نہین ہی مناظرے سے تو مقصود دریافت حق ہوتا ہی مسئلہ مختلف فیہ مین یہان یہ ہوتا ہے
کہ ایک مسئلے کی صحت اگر ہزار دلیل سے ثابت بھی کر دی جائے تو بھی مخالف مجادل ہرگز

اوسکو نہین ماننا ایک تارک کی مرضی کے جاتا ہی ہرگز ستم نہین آتی بہت بڑا انصاف اگر
ہزار مین ایک نے کیا تو اوس مسئلے کے جواب الجواب کو ٹال گیا لکن موشہ سے یہ نہین کہتا کہ
ہان یہ حق ہی ہم خطا پر تھے بلکہ ایک طرز یہ نکالا ہی کہ مسائل مبحوث عنہا سے بعد حصول جواب
باصواب کے قطع نظر کرکے نئے ہذیان کو شروع کردیتے ہین تاکہ عوام کالانعام کے نزدیک
عجز انکا جواب سے ثابت نہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ

شروط اجتہاد

ملل نحل مین لکھا ہی کہ شرائط اجتہاد کے پانچ ہین ایک جاننا لغت صدر رابع کا جس سے
لغت عرب کو سمجھے الفاظ وضعیہ ومستعارہ ونص وظاہر وعام وخاص ومطلق ومقید
ومجمل ومفصل وفحوای خطاب ومفہوم کلام وغیرہ دلالت مطابقی وتضمنی وغیرہ کا امتیاز
کرسکے ومن لم یحکم الالۃ لم یصل الی تمام الصنعۃ دوسرے جاننا تفسیر قرآن کا
خصوصا اون آیات کا جنکا تعلق احکام سے ہو اور اون احادیث کا جنکو معنی آیات مین
دخل ہو اور آثار صحابہ کا ہان اگر تفسیر آیات متعلقہ مواعظ وقصص معلوم نہون تو کچھ نقصان
نہین اسلیے کہ بعض صحابہ بھی اسکو نہین جانتے تھے اور بعد جمع قرآن کے اونھون نے
اسکو نہین سیکھا حالانکہ اہل اجتہاد سے تھے تیسرے معلوم کرنا متون اسانید واحادیث کا
اور احاطہ کرنا ساتھ احوال ناقلین وروات کے اور وقائع خاصہ کا محیط ہونا اور واجب و
مندوب واباحت وحظر وکراہت مین فرق کرنا چوتھے مواقع اجماع صحابہ وتابعین وسلف
صالحین سے دریافت کرنا تاکہ اسکا اجتہاد مخالف اونکے اجماع کے نہو پانچوین مواقع قیاس
کا جاننا کہ بعد نظر وتردد کے کسطرح اصل اوسکی طلب کیجاوے فہذہ خمس شرائط
لابد من اعتبارھا حتے یکون المجتہد مجتہدا انتہی حاصلہ اسکے بعد یہ بھی کہا ہی کہ
تقلید عامی کے حق مین ہی نہ حق عالم مین اور بعض علما نے یہ لکھا ہی کہ پانسو آیت
تین ہزار حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سوا ستقدر علم کے علما امت مین ہزارون

ہوئے ہین کوئی قرن ہجرت اس قسم کی مجتہدین سے خالی نہین رہا کتاب بدر طالع مین
اکثر مجتہدین امت ہی کا ذکر کیا ہی تاج مکلل مین صد ہا مجتہدون کا ذکر ہی اور ہاون علماء
کا نام ونشان بتایا ہی جنہوں نے تقلید نہین کی اتحاف النبلاء مین بھی ایک ایسی جماعت
سلف مذکور ہی جو تقلید کا انکار کرتی تھی جب تقلید کام عامی کا ٹھہرا تو جتنے مولوی حنفی کہ
مقلد کہتے ہین وہ عامی ہوئے نہ عالم گو مدرس فقہ یا واعظ راہی یا مؤلف قیاس کیون نہون
اونکو بعد حمایت تقلید کے دعوی اپنے علم کا کرنا تشبیع بما لم یعط ہی وہ لابس ہین دو
ثوب زور کے اسی لیے ابن عبد البر و فلانی وغیرہما نے نقل کیا ہی کہ اطلاق لفظ عالم کا
مقلد پر صحیح نہین تقلید جہل ہی علم نہین عقلمند لوگ امور دنیا مین تو تقلید پسند ہی نہین کرتے
دین مین کسطرح اوسکو جائز رکھین گے مقلدون کا تو حال یہ ہی جو لکھا گیا رہی مجتہد سو جسمین
شرائط اجتہاد پائے جاوینگے وہ مجتہد سمجھا جاویگا کچھ خصوصیت چار چھ دس بیس شخص کی
نہین ہی اجتہاد کا چار شخصون مین حصر کرنا بے دلیل ہی صد ہا صحابہ و تابعین و تبع تابعین و
ہزار ہا علماء دین مجتہد تھے مجتہد کا اجتہاد اوسی پر حجت ہی نہ سائر امت پر اگر سائر امت پے
حصر جو تو سارے مجتہدین امت کے اجتہاد کا ماننا واجب ٹھہریگا ان چار اماموں کی کیا
خصوصیت ہے۔ ہیگی اگر کوئی نص تاریخ مفید حصر انکے باب مین آئی ہی تو وہ کسدن کیلیے
چھپا رکھی گئی ہی ؏

دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن ۔۔۔ بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

جو شرائط واسطے اجتہاد کے حنفیہ نے ذکر کیے ہین ہم خیال کرتے ہین تو وہ اونکے امام
مین ہرگز موجود نہ تھے اول درجہ لغت عرب جاننے کا ہی امام صاحب کی عربیت مین جو
کچھ قصور و فتور تھا وہ کتب تاریخ و طبقات سے بخوبی ثابت ہی ابن خلکان نے تاریخ خطیب
بغدادی سے نقل کیا ہی کہ سوائے قلت عربیت کے کسی اور بات کے ساتھ وہ معاب نہ تھے
سنہ اسی مین پیدا ہوئے سنہ ایکسو پچاس مین وفات پائی انتہی اور بات سے مراد یہ ہی کہ

اونکی طہارت ونقاوت وغیرہ مین کچھہ شک تھا نہایت عمدہ دیندار خدا پرست زاہد
آدمی تھے نامۂ دانشوران ناصری مین لکھا ہی ابن خلکان ویافعی آوردہ اند کہ ابوحنیفہ
بجمیع کمالات آراستہ بود جز آنکہ در علوم عربیہ رتبۂ بلند نداشتہ ست گاہی سخنانش بلحن
وغلط آمیختہ میشد انتہی دوسری شرط علم قرآن ہی سواون سے کوئی تفسیر آیات احکام
وغیرہ کی منقول نہین تیسرے شرط علم حدیث ہی سولہ سترہ حدیث سے زیادہ اونسے روایت
روایت نہین کی محدثین نے کہا ہی انکی بضاعت حدیث مین مزجاۃ ہی نسائی نے
کتاب الضعفاء مین لکھا ہی ابوحنیفة لیس بالقوي في الحديث بخاری نے کتاب الضعفاء
مین کہا ہی کان مرجیا سکتوا عن رأیه وعن حدیثه اشعریہ نے بھی اونکو مرجیہ
اہل سنت مین شمار کیا ہی اسی طرح غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی بہرحال علم حدیث
مین انکو کچھہ دخل نہ تھا اسیلیے خود اونھون نے کہا ہی علمنا هذا رأي یہ نہین کہا علمنا
هذا روایة چوتھی شرط معلوم ہونا مواقع اجماع صحابہ کا ہی سو اسکا جاننا غالباً موقوف
ہی صحبت صحابہ پر امام صاحب نے کسی صحابی کو نہین دیکھا اگرچہ حنفیہ رؤیت ومعاصرت انکے ساتھہ
بعض صحابہ کے بیان کرتے ہین نامۂ دانشوران مین لکھا ہی پیروانش دعوی کنند چنانکہ
درک صحبت تابعین نمودہ اند از خدمت اصحاب نیز کامیاب شدہ ست ولی رای صواب
وقول صحیح آنست کہ با ایشان معاصر وہم عہد بودہ ولکن بسعادت استفادت وتوفیق ملاقات
ایشان موفق نگشت انتہی پانچوین شرط مواقع قیاسات کا جاننا ہی بے شبہہ اسمین امام صاحب
کو بڑی دستگاہ تھی اسی واسطے اونھون نے کہا کہ ہمارا علم یہی رای ہی سو باوجود روایت کے
رای کچھہ چیز نہین ہی نہ قیاس ایسی چیز ہی کہ ساری امت کے علما یا سلف امت نے اوسکو
دین مین ضروری سمجھا ہو بلکہ کتب طبقات وتراجم مین مذمت رای وقیاس بھری ہوئی ہی
یہ بیان اس جگہہ اسلیے کیا گیا کہ جو حنفیہ نے شرائط اجتہاد مقرر کیے ہین اونکا وجود کامل طور
پر امام صاحب مین پایا نہین جاتا ہی پھر اونکی تقلید کو کس دلیل سے واجب کہتے ہین

اونکو سب ائمہ حدیث پر کس جہت سے مقدم سمجھتے ہین بلکہ اگر یہ سب تبع و تابعی اونہیں موجود ہون تو بھی کچھ خصوصیت اونکی تقلید کی نہین ہی اسلیئے کہ باقرار حنفیہ اور بھی بہت مجتہد اس امت مین تھے ہزارون کو جانے دو تین امام باقی کے مجتہد ہونے میں تو کسی حنفی کو بھی کچھ عذر نہیں ہی کوئی یہ خیال نکرے کہ مطلب ہمارا اس جگہ بیان کرنا منقصت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہی نعوذ باللہ منہ بلکہ بیان کرنا اوس امر واقعی کا ہی جسکا تعلق مرتبۂ اجتہاد سے ہی ورنہ مناقب و فضائل اس امام عالیمقام کے ہمارے بیان سے زیادہ ہین مشکل یہ ہی کہ مجرد کسی شخص کا فاضل یا افضل ہونا زہد و عبادت و تقوی مین ہرگز مقتضی اس امر کا نہین ہی کہ امت اوسکی تقلید کیے جینے ماکر تھے جز دسکے جز و اونکے فضائل مین سیاہ کیے اس تسوید سے کیا امام صاحب معصوم ہوجاوینگے یا نبی امت ٹھہرینگے جیسے ساری امت مکلف ہی ساتھ اتباع کتاب و سنت کے اسیطرح سارے مجتہدین امت بھی خواہ امام صاحب ہون یا اور کوئی صاحب مکلف ہین اقتدا قرآن و حدیث سوای خدا و رسول کے کوئی واجب الطاعۃ نہیں اگر ہی تو اوسکی دلیل قول امام سے یا کسی نص شرعی سے بتاؤ اب نہین بتاتے تو پھر کسدن بتاؤگے کیا بعد ظہور امام مہدی پیش کروگے تاخیر بیان وقت ضرورت سے تمھارے نزدیک بھی جایز نہین ہی

کس مرض کی ہی دوا یہ لب جانبخش تری ۔۔۔ جان بلب ہین ترے آزار محبت والے

امام صاحب کا ذکر بالخصوص اسجگہہ اسلیئے کیا گیا کہ یہ امام رای و اصحاب رای ہین جسطرح علی نحل سے منقول ہوچکا مقلدین انھین کے لیے اپنا پیٹ مارتے ہین انکو مجتہد مطلق و واجب الطاعۃ سمجھتے ہین ساری امت سے علحدہ انھین کی تقلید کے امیدوار ہین بجای اور ائمہ باقی کے کہ اونکو علی نحل وغیرہ مین منجملہ اہل حدیث کے شمار کیا ہی سمجھو تو اس سے زیادہ اور کیا ناانصافی ہوگی کہ جسکے مذہب کی بنیاد رائی پر ہو اور جسکے پاس علم حدیث و لغت و اجماع موجود و نحو خود اوسکو اقرار ہو کہ ہمارا علم رای ہی نہ روایت اوسکی تقلید تو فرض سمجھی جاوے باوجود فقدان آلات و نقصان شرائط اجتہاد کے جنکا بلوغ بمرتبۂ اجتہاد مسلم ہو اونکی روایت بھی قبول نہ کیا دے سمجھنے مانا کہ

سب شرائط اجتہاد علی وجہ الکمال امام صاحب مین موجود تھے مگر جب کوئی دوسرا شخص ایسا ہو
جسمین علاوہ ان شرائط کے اور علوم و فنون بھی موجود ہون تو اب سچ کہو اوسکی تقلید
مقدم و واجب ہوگی یا انکی تقلید اسمین تو کسیکو شک نہین ہی کہ اول مدون علم اصول
فقہ کے امام شافعی ہین اونکو امام اعظم سے ہر علم مین زیادہ دستگاہ تھی کسی نے بابت
عربیت اونپر جرح نہین کی کسی نے اونکے حق مین یہ نہیں لکھا کہ وہ علم حدیث مین ضعیف
یا کم علم ہے امام مالک کی حدیث دانی کے لیے مؤطا کافی ہی امام احمد کے امام الحدیث
ہونے کے واسطے مسند احمد گواہ عادل ہے بلکہ سچ پوچھو تو اصحاب صحاح ستہ ان سب سے علم
قرآن و حدیث مین زیادہ تھے آثار صحابہ کا علم بھی انکو علی وجہ الکمال حاصل تھا لغت عرب
کو بھی بسبب مزاولت کتاب و سنت و علم لسان خوب جانتے تھے کتاب التفسیر صحیح بخاری
وغیرہ دواوین سنت مین موجود ہی پس جبکہ تقلید شخصی واجب ٹھہریگی تو ضرور ہے کہ
تقلید اوس شخص کی کیجاویگی جسمین شرائط اجتہاد موجود ہونگے بلا نقصان بلکہ مجتہد سے بھی
علم مین وہ زیادہ ہو جیسے اصحاب کتب سنت خصوصاً جامعین صحاح ستہ اگر فرض کیا
جاوے کہ امام صاحب کو تین ہزار یا زیادہ احادیث یاد تھے تو بھی انصاف یہ کہتا ہی
کہ جسکو تین یا پانچ یا چہ لاکھ حدیث یاد ہون وہ بیشک امام صاحب سے زیادہ علم رکھتا ہی
اگر امام صاحب کو پانسو آیۂ حکم معلوم تھین تو محدثین است حفاظ تمام قرآن تھے یہ عذر
کہ قلت روایت حدیث کی امام صاحب سے اسلیے ہی کہ شرائط رواۃ اونکے نزدیک بہت سخت
و درشت تھے ہرگز لائق قبول نہین کیونکہ حنفیہ کے نزدیک امام صاحب منجملہ تابعین کے ہین
تابعی اور رسول کے درمیان مین صرف ایک واسطہ صحابی کا ہوتا ہی صحابہ سب عدول ہین
امام صاحب نے فرمایا ہی کہ مقابلہ صحابی مین ہمارا قول چھوڑ دو تو جب سوای صحابہ کے کوئی واسطہ
نہ ٹھہرا تو رواۃ کے لیے شرائط سخت عدالت وغیرہ کا ہونا عجب ہذیان ہی سچ تو یہ ہے
کہ پیران نمی پرند مریدان می پرانند حنفیہ نے ورق کے ورق مناقب امام صاحب مین لکھکر

بیچارے عوام کالانعام کے دلوں میں بہت ہیبت اونکی مجتہدی کی بیٹھ گئی اور ان ائمہ کے تقلید کو ایک دائرہ بنا کر
دکھایا بلکہ اسیطرح اور مقلدوں نے بھی نسبت اپنے ائمہ کے کیا تو بوجہ بُعد زمان وطول مسافت
کے ان جاہلوں نے سمجھ لیا کہ یہ امام صاحب کوئی ایسے اشخاص تھے جنسے ہمکو کسی امر میں
کسی طرح کی مناسبت یا شرکت حاصل نہیں ہی گویا نوع بشر سے علیحدہ تھے فرشتے تھے
یا نبی امت تھے اگر ایسی ہی بات ہی تو ساری امت کو چاہیے کہ تقلید ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ
و علیؓ کو ابو ہریرہؓ و ابن عمرؓ و عایشہ صدیقہؓ کی کریں نہ تقلید امام صاحب کی اسلیے کہ مسانید
صحابہ ہنوز مدون ہیں قضایا ای خلفاء راشدین ضبط ہیں امام صاحب کی تو کوئی کتاب بھی
موجود نہیں اور بے شبہہ مرتبۂ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امام صاحب اور تینوں امام باقی سے
باتفاق امت اعلی و اکمل ہی پھر افضل کے ہوتے مفضول کی تقلید کس لیے واجب کیجاتی
اگر اسلیے ہی کہ اونکے قضایا و فتاوے ٹھیک نہ تھے تو امام صاحب کے کسطرح ٹھیک ہوئے
اونسے تو اجتہاد میں خطا ہوا اور وہ تسلیم کیجاوے مگر امام صاحب سے کسی خطا کا ہونا محال
ہی اگر محال نہیں ہی تو جو مسائل منسوبہ اونکی طرف برخلاف سنت صحیحہ ہیں اونکو خطا
سمجھکر کس لیے ترک نہیں کیا جاتا کوئی تابعی صحابی سے افضل نہیں ہی پھر تقلید صحابہ کیوں
منظور نہیں ٹھہرے جو لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالے نے اونکو قلب سلیم و فہم مستقیم عطا فرمایا ہے
سیدھی راہ پر چلایا ہی خلوطیں ویسا رے بچایا ہی وہ خوب اس بات کو سمجھے ہوئے ہیں
کہ اگر تقلید ہی کی ٹھہر گئی تو پھر افضل سے افضل کی تقلید میں کیا خلل ہے تم ہمکو بخاری و
مسلم وغیرہما کا مقلد ہی سمجھو کسی طرح جان تو چھوٹے و آس اندن کے ہذیان سے ہماری
آنکھ کان کو ایذا نہ دو اگرچہ ہم نفس الامر میں اونکے مقلد نہیں ہیں اسلیے کہ تقلید کے
معنی یہ ہیں کہ کسی کی بات کو بے دلیل قبول کرے جیسے تم مولویان حنفیہ ماضی وحال کی
بات کو مانتے اور اپنا دین سمجھتے ہو روایت کا قبول کرنا راوی سے کچھ داخل تقلید
نہیں اگر تقلید بھی ہو تو درحقیقت ایسی تقلید عین اقتدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے

نہ تقلید اصطلاحی صحاح ستہ وغیرہ مین کوئی ایسی کتاب نہین ہی جسمین سوای احادیث و آثار کے
کچھہ بھی اجتہاد یا رای صاحب کتاب ہو پھر اون کتابون پر عمل کرنے سے کیونکر تقلید
اونکی ثابت ہوسکتی ہی آب سنو کہ علما محدثین ہر زمانے مین تھے جنکا کام جمع کرنا حدیث
کا تھا اومین زیادہ اندروی قبول و شہرت کے اصحاب صحاح ستہ ہین یہ بھی مثل ائمہ
اربعہ مجتہدین کے اہل قرون مشہود لہا بالخیر مین تھے جسطرح جلب المنفعۃ مین لکھا گیا ہے
سو انکا علم و فضل چارون امام مجتہد سے بہت زیادہ تھا علم بھی وہ علم تھا جو آمیزش رای
و اجتہاد سے باوجود قدرت اجتہاد و قوت رای و دقت فقہ کے پاک ہی آنکے کتب صحاح
کہلاتے ہین یہانتک کہ سنن ترمذی و سنن ابو داؤد کے حق مین کہا گیا ہی کہ مجتہد کو
کافی مقلد کو وافی ہین اس سے معلوم ہوا کہ شرائط اجتہاد مین جو علم حدیث معتبر ہی وہ
علم یہی ہی جو ان کتابون مین ہی یہ کہ اوس علم کی کتابین جنکا علم مجتہد کے لیے شرط ہے
کوئی اور کتابین ہین اگر ہین تو اونکے نام کیا ہین کوئی ذکر تا ہے اونکی مساوات صحاح و سنن کے ساتھ
بحسب تلقی بالقبول ثابت کر دکھاوے تو پورا علم ترمذی یا ابو داؤد کا ہرگز امام صاحب کو نہ تھا اگر تھا
تو ثابت کرو جزاکم اللہ فی الدارین خیرا یا ہم یہ بات ثابت کیے دیتے ہین کہ اصحاب
صحاح ستہ درجۂ اجتہاد سے بحسب شرائط مشہورہ اجتہاد بہت بڑہی ہوئی تھی انکا علم
امام صاحب سے سو بلکہ ہزار بلکہ لاکھہ درجہ زیادہ تھا جب یہ بات ثابت ہوجاویگی تو پھر کچھہ
اعتراض عاملین بالحدیث پر وارد نہوگا اسلیے کہ تمنے تقلید مفضول کی اختیار کی ہی ان
لوگون نے فاضل کی ہاں تابعیت و تبع تابعیت دوسری چیز ہی سو اوسکو کچھہ دخل باب
تقلید و مقدمۂ علم و وجوب قبول اجتہاد مین نہین ہی اسلیے کہ اگر یہ دونو درجے خوابان
وجوب تقلید ٹھہرینگے تو درجۂ صحابیت بالاولی اوسکا مقتضی ہوگا حالانکہ تم صحابہ کے ہوتے
ہوئے تابعی یا تبع تابعی کے مقلد بنتے ہو جسنے روایت حدیث کو قبول کیا ہی وہ تو کسی کے
نزدیک بھی مقلد نہین ہی تابع رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی ٹھہرتا ہی علاوہ اصحاب صحاح ستہ کا

ثلاثی ہی مسلم و ابو داؤد مین کوئی ثلاثی نہین +

سنن نسائی

اسمین بہی ہزارہا حدیث ہین نسائی کی شرط رجال مین مسلم کی شرط سے بہی زیادہ سخت تہی اسکو بعض اہل علم نے بعد صحیحین کے سب کتب سنن پر مقدم رکہا ہی پہر ابو داؤد پہر ترمذی کا ذکر کیا ہے +

سنن ابن ماجہ

یہ چہٹی کتاب ہی منجملہ صحاح ستہ کے کثرت احادیث مین لگ بہگ ترمذی کے ہی گنتی کی دو چار حدیثین اسمین منکر ہین سوا اونکو اہل حدیث نے علحدہ کرکے بتا دیا ہی بعض کے نزدیک اسکے بدل مین مؤطا امام مالک ہی جامع الاصول و تیسیر الوصول مین مؤطا ہی کو لیا ہی مؤطا کا مرتبہ تمام کتب حدیث سے فائق ہی ایکہزار آدمی نے اوسکو سندا امام مالک سے لی تہی اصحاب صحاح ستہ گویا خادم ہین مؤطا کے ان صحاح و سنن کے علاوہ اور بہت کتب سنت ہین جنکا ذکر مع ترجمہ مؤلفین اتحاف النبلا وغیرہ مین لکہا گیا ہی ترجمہ صحاح ستہ مع ترجمۂ اصحاب ستہ حطہ و اتحاف وغیرہا مین نہایت بسط سے قلمبند ہوا ہی انصاف والے کہان ہین ذرا آوین تراجم ائمۂ فقہ کو اونکے تراجم حافظ سے ملا دین دیکہین کہ یہ لوگ کسی بات مین اون سے کم تہے یا زیادہ ترجمہ کا حال تو مقابلہ ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہی لکن مشکل یہ ہی کہ ائمہ کی تالیف موجود نہین کہ مقابلہ اوس تالیف کا انکی تالیف سے کیا جاوے مقدار علم کو سمجہا جاوے ہان مؤطا و مسند احمد موجود ہی سو اوس پر کتب رای و قیاس کو کسی طرح کا تفوق حاصل نہین ہی ان محدثین کے ہوتے ہوئے اور باوجود میسر آنے کتب صحاح ستہ وغیرہ و مسانید و معاجم و سنن و صحاح کے انکا اتباع نکرنا ائمۂ فقہ کی رای و قیاس کا سند پکڑ تا آنکہون پر پردہ ڈال لینا دلپر قفل لگانا ہی ؎

مردم اندر حسرت فہم درست　　　اینکہ میگویم بقدر فہم تست

بہلا اوسکا اجتہاد زیادہ صحیح و درست و مقبول ہوگا جسکو علاوہ قرآن شریف کے لاکہون

حدیث یاد ہین کوئی فسق و بدعت اوس سے ماثور نہین یا اوسکا اجتہاد جسکو ہزار دو ہزار
تین ہزار حدیث بھی یاد نہون وہ کہے کہ ہمارا علم تو یہی ہماری رای ہی دوسرے کے لیے
اوسکی رای ہی پھر دوسرے اماموں نے بھی اوسکے حق مین یہی کہا ہو کہ یہ سب رای والون
کے امام ہین ہمارے اہل رای فقہ مین انکے عیال ہین مقلدین ناحق اپنا پیٹ مارتے ہین
سلف سے خلف تک سب اہل علم نے غالبًا یہی کہا ہی کہ تین امام تو اہل حدیث ہین یہین
یہ امام رای والا امام اصحاب رای ہین آسمین برا ماننے کی کیا بات ہی جو بات درحقیقت
ہوگی وہ بہرحال کہنے سننے مین آویگی حاشا للہ کہ مقصود اس ذکر سے تنقیص امام صاحب ہو
جو اونکو بنظر حقارت دیکھے خدا اوسکو دونو جہان مین روسیاہ کرے بلکہ مطلب فقط اسقدر ہی
کہ اس بات مین بعد خدای پاک کے کوئی شخص واجب الطاعۃ نہین مگر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہر کسی کی بات لی جاتی ہی ترک کیجاتی ہی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات
امامت کسی شخص کی آحاد امت وافراد اہل ملت مین سے جب ہی مسلم ہی کہ وہ پورا متبع
سنت ہو اتباع سنت کی طرف دعوت کرے ورنہ دعوی اوسکا عین کذب ہی امامت اوسکی
غیر صحیح خواہ یہ شخص سلف امت مین سے ہو یا خلف ملت مین سے یہ بات سب کے نزدیک
مسلم ہی کہ متاخر کو متقدم سے زیادہ علم ہوتا ہی جو علما و محدثین بعد ائمہ اربعہ کے آئے بیشک
اونکا علم ائمہ سے زیادہ ہی اسلیے کہ ہر امام کو اوتنا ہی علم تھا جو اوس سے ماثور ہی اس متاخر کو
چارون اماموں کا علم یکجا ملا تو یہ اون سے علم مین زیادہ ٹھہرا بھلا خیال کرو کہ ابن تیمیہ و ابن
قیم کو کسقدر علم کثیر تھا ساری دنیا کے علل نحل پر اطلاع تھی تشیعہ خوارج فلاسفہ جہلاء صوفیہ
مقلدین مبتدعین متکلمین جاہلین پر کیسا کیسا عمدہ رد کیا ہی اثبات توحید و رفع شرک و بدعت
و قدح قدریہ و جبریہ مین کیسی کیسی کوشش فرمائی ہی فلاسفہ جو بڑے عقلمند عقل کے پتلے
دانشمندی کے بانی مبانی تھے اونکے رد مین اونھین کے قواعد و ضوابط کے بنیاد پر
کیسا کیسا جواب معقول دیا ہی اس سے زیادہ کیا دلیل انکے کمال علم و عقل پر ہوگی انکے بعد

جو تکرے اوسکا علم ان سے بھی زیادہ تھا اس زمانۂ آخر مین شوکانی رح نے تفسیر سنی لکھی فتح
سنت اصول فقہ کو اسطرح ہر خس و خاشاک رای و قیاس و چہ کی قیل و قال زید و عمرو سے
پاک کیا کہ اوسنے پہلے کسی نے ایسا نکیا تھا یہ کام اونسے اسلیے ہوا کہ اونکا علم غالباً شامل علوم
سیح من تقدم تھا اوسپر خدا نے قلب سلیم و عقل قویم و فہم مستقیم علیحدہ عطا فرمایا
اسی نعمت کا انکار کرنا کفران نعمت خدا ہی حدیث مین آیا ہی ان لربکم فی ایام دہرکم
نفحات الا فتعرضوا لها او کما قال اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی ہر زمانے مین ایک مجدد
دین بھیجتا ہی لوگون کو اوسکی بات ماننا اون نفحات سنیہ روائح سنیہ کا جو اوسکے قدم لیے
را آمدن دنیا مین پھیلتے ہین حاصل کرنا ایک بڑی سعادتمندی ہی بلکہ اس حدیث مین یہ حکم
ہی کہ اون نفحات سے تعرض کرو نہ بے حرمان اوس قوم کا جسنے قدر اس نعمت کی نہ پہچانی
بجای تعرض کے اعتراض کیا اس اعتراض کرنے کو سرمایہ اپنی بدبختی کا ٹھہرایا و اذا اراد

بقوم سوءً فلا مرد له وما لهم من دونه من وال

بیان دوسرا واسطے شرائط اجتہاد کے

توضیح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو علم کتاب کو مع اوسکے معانی کے لغۃً و
شرعاً اور اوسکے اقسام کو جانتا ہو حاوی ہو علم سنت کو مع متن و سند کے حاوی ہو وجوہ قیاس کو
تلویح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ تین قسم کے علم کا جامع ہو پہلے کتاب مراد کتاب سے
اوسقدر ہی جو معرفت احکام سے متعلق ہو پس معتبر یہی علم ساتھ مواقع احکام کے ہی کہ وقت
طلب حکم کے اوسطرف رجوع کرسکتا ہو نہ یہ کہ وہ مواقع حفظ ہون نوک زبان پر دوسرے سنت
ہی اوسقدر کہ متعلق احکام ہی اوسکے متن کو پہچانتا ہو متن نفس حدیث کو کہتے ہین سند کو بھی
پہچانتا ہو تیسرے وجوہ قیاس کو مع شرائط و اقسام کے جانتا ہو اس جگہ اجماع کا ذکر کیا بھی
اولی ہی اسلیے کہ معرفت اجماع و مواقع اجماع کے ضروری ہی تاکہ اوسکے اجتہاد مین مخالفت اجماع
کی نہو علم کلام و علم فقہ کا جاننا شرط نہین ہی یہ شرائط حق مین مجتہد مطلق کے ہین جو سب احکام

مین فتوی دیتا ہی جو مجتہد ایک حکم مین ہی نہ دوسرے حکم مین اوسپر جاننا اوسیقدر کا لازم
ہی جو متعلق اوس حکم سے ہی نور الانوار مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو معانی
علم کتاب کو لغت و شرع کی راہ سے اور اوسکے وجوہ جو معنے کیے ہین جیسے خاص و عام و امر و نہی
و سائر اقسام اونکو جانتا ہو لیکن علم ساری کتاب کا شرط نہین بلکہ اوسی قدر کا جسکو تعلق ہی
احکام سے اور یہ احکام اوس سے نکل سکتے ہین اسکا اندازہ پانسو آیت ہین جو معنے تفسیرات
احمدیہ مین تالیف و جمع کیے ہین حاوی ہو علم سنت کو مع اوسکے اقسام کے یہ بھی اوسیقدر
جس سے تعلق ہی احکام کا یعنی تین ہزار حدیث نہ سارے احادیث عارف ہو وجوہ قیاس کا
مع اوسکے طرق و شرائط مذکورہ کے ماتن نے ذکر اجماع کا نہین کیا باقتدار سلف اور نیز
اسلیے کہ فائدہ اختلاف بالاستنباط کا اوس سے متعلق نہین ہی حاجت طرف اجماع کے اسلیے
ہی کہ مسائل اجماعیہ کا علم ہوگا تو اوسمین خود اجتہاد نکریگا بخلاف کتاب و سنت کے کہ ہر مجتہد
کی تاویل علحدہ ہی مشترک و مجمل اور اوسکے امثال مین بخلاف قیاس کے کہ وہ مین اجتہاد ہی
اوسی پر مدار فقہ کا ہی انتہی فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین ہی شرط مجتہد کی جبکہ وہ مجتہد
مطلق ہو بعد صحت ایمان کے گو یہ صحت با دلائل اجمالیہ کیون نہو جاننا ہی کتاب کا لیکن نہ ساری
کتاب کا بلکہ اوسی قدر کا جسقدر متعلق ہی احکام سے اسی طرف اشارہ کیا ہی اس قول سے کہ
وہ یعنی علم کتاب بقدر پانسو آیہ کے ہی پھر جاننا ہی سنت کے متن کا لیکن جاننا سارے سنن کا
شرط نہین ہی بلکہ اوسقدر کا جسپر مدار اکثر احکام کا ہی کہا ہی ایسے سنن جنپر مدار احکام کا ہو
بارہ سو حدیث ہین سند بھی جانتا ہو کہ بطریق نقل کے ایسا شان ہے کیونکہ مواقع اجماع کو بھی پہچانتا ہو عقل وافر
رکہتا ہو علم اصول سے اسلیے کہ اگرچہ یہ علم یعنی اصول فقہ حادث ہی لیکن مدد ملتی ہی ضرور ہی کہ صرف و نحو لغت کو بھی
جانتا ہو لیکن اوسقدر جسکے سبب سے قادر ہو معرفت معانی کتاب و سنت پر نہ یہ کہ ان علوم کو مثل اصمعی و خلیل و
سیبویہ کے جانتا ہو منتخب الحصول مین لکھا ہی کہ شرط اجتہاد مطلق کی بعد صحت ایمان کے
گو دلائل اجمالیہ سے ہو نہ تدقیقات تفصیلیہ سے جسکے لیے صنعت علم کلام بنائی گئی ہی پہچاننا

اوس چیز کا ہی جسکو تعلق ہی احکام سے کتاب و سنت مین مع اوسکے مراتب ظہور و خفا
وسائر احوال کے جسکو دخل ہی استدلال مین اسطرح پر کہ نزدیک طلب حکم کے رجوع کر سکے
اون دونو کی طرف یعنی قرآن و حدیث کی طرف کہا ہی قرآن کی پانسو آیتین کافی ہین اسی طرف
غزالی وغیرہ گئے ہین تقریر مین گویا انھون نے مقاتل بن سلیمان کو دیکھا کہ سب سے پہلے اوسنے
آیات احکام مین تصنیف کی ہی فقط پانسو آیت کا ذکر کیا ہی حالانکہ یہ مدفوع ہی اسطرح پر
کہ مراد آیات ظاہرہ ہین نہ حصر تسنت سے پانسو حدیث یا تین ہزار حدیث جاننا ہو امام احمد
سے کہا تین لاکھ حدیث جانتا ہو کسی نے کہا پانچ لاکھ یہ محمول ہی احتیاط و تغلیظ پر فتیا مین
بیان حد کمال پر فقر مین تا لا بد منہ اوسیقدر رہی جسپر مدار علم ہی سو دو بارہ سو حدیث ہین
سارے نصوص کا جاننا ظہر قلب سے یاد رکھنا شرط نہین جسطرح غزالی وغیرہ نے اسپر آگاہ
کیا ہی اگر سارے سنن کا جاننا شرط ہو تو باب اجتہاد مسدود ہو جاوے اسلیے کہ احاطہ
سارے سنن کا متعذر ہی عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ نے بہت ایسے مسائل مین اجتہاد کیا
جنمین سنت وارده کو اوس باب مین یاد نرکھتے تھے یہانتک کہ جب وہ سنت اونکے نزدیک
روایت کی گئی تو اوس حدیث کی طرف اونھون نے رجوع کیا سارے کتاب کے جاننے کا یہ
حال ہی کہ اقرب یہ ہی کہ مشترط ہو اسلیے کہ تمیز آیات احکام کا غیر احکام سے موقوف ہی
معرفت جمیع کتاب اللہ پر بالضرورۃ غیر کی تقلید کا اوسمین مساغ نہین کیونکہ قرائح و افہام
مختلف ہین کبھی ایک شخص پر وجوہ استنباط منفتح ہوتے ہین جو اوسکے غیر کو میسر نہین ہین
حفظ کا یہ حال ہی کہ قرآن جسقدر مختص باحکام ہی اوسکا حفظ واجب ہی جمعت سے اہل علم
سے جنمین ایک شافعی بھی ہین وجوب حفظ قرآن منقول ہی اسلیے کہ حافظ کو ضبط معانی
کا ناظر سے زیادہ ہی تقریر مین اس سے اولویت حفظ تمام قرآن کی معلوم ہوتی ہی تتمہ معرفت
سنت سے ہی ہونا علم کا ساتھ احوال سنت کے تحریر مین اجتہاد کے لیے علم ناسخ و منسوخ
بھی شرط کیا ہی تا کہ اجتہاد بر خلاف ناسخ موافق منسوخ کے تقریر مین واقع نہو اس

صورت مین معرفت مواقع اجماع کے شرط ٹھہرگئی تاکہ خرق اجماع نہو اسکے معنی شرالی ے
یون بیان کیے ہین کہ یہ بات جانے کہ اجتہاد اوسکا موافق کسی مذہب کے ہی یہ اقوال ۱۰
ہی جسمین اہل آرا نے خوض نہین کیا ہی حفظ جمیع مواقع اجماع وخلاف کا واجب نہین اسمی
یہ پانچ کتابین ہین فقہا رحنفیہ کی جنمین شروط اجتہاد مطلق مطابق بیان مذکور کے لکھے ہین انکے
سوا اور بہت کتابون مین اسیطرح یا قریب اسکے ذکر کیا ہی جب ان شرائط کو امام حنفیہ
مین تلاش کیا جاتا ہی تو پوری پوری پائی نہین جاتی نہ انمین نہ انکے شاگردون مین چنانچہ
بیان اس عدم وجدان کا زیر عبارت ملل ونحل گذر گیا تو قیت امام صاحب کا فقہ مین یہ حال
ہی کہ نور الانوار سے معلوم ہوا کہ قیاس عین اجتہاد ہی اوسی پر مدار فقہ ہی اپس امام صاحب
اہل رای ٹھہرے فقہ نام رای کا ہوا تلویح سے ثابت ہوا کہ مجتہد کو جاننا علم کلام و علم فقہ
کا شروط نہین ہی پس غیر فقیہ جو عالم کتاب وسنت ہی وہ بھی انکے نزدیک مجتہد ہوتا ہے
شرح مسلم سے معلوم ہوا کہ پانسو آیت پا ۔ وسو حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سو اسقدر علم
احادیث کا امام صاحب کو ہونا کسی کتاب حنفیہ سے صراحۃً پایا نہین جاتا اسی شرح مین بہرہ مند
ہونا مجتہد کا علم اصول سے بھی لکھا ہی سو یہ شرط تو گویا بالکل امام صاحب مین مفقود تھی
اسلیے کہ اول مدون اس علم کے امام شافعی ہین وہ اوس دن پیدا ہوے جسدن امام صاحب
کا انتقال ہوا اونکے وقت مین یہ علم مدون نہ تھا مستصفیٰ مین امام احمد سے تین لاکھ یا پانچ لاکھ
حدیث کا جاننا واسطے مجتہد کے نقل کیا ہی اس شرط کی بابت ہم حلف کرتے ہین کہ امام صاحب
مین یہ شرط موجود نتھی امام احمد واصحاب صحاح ستہ مین یہ شرط علی وجہ الکمال حاصل تھی اگر
حافظ ہونا امام صاحب کا سارے قرآن کو ثابت ہو تو وجود ایک شرط سے کوئی مجتہد نہین ہوتا
ہر شہر مین سیکڑون حافظ قرآن موجود ہین وہ سب مجتہد مطلق ٹھہرینگے حالانکہ اجتہاد نزدیک
حنفیہ کے بعد ائمہ اربعہ ختم ہو چکا ہی ہزارون بچون بیبیون جولاہون کو قرآن شریف
ظہر قلب سے یاد ہوتا ہی اگر قرآن کے ساتھ جاننا اوسکے اقسام کا معتبر ہی تو ان اقسام پر

اوس تفصیل سے جو کتب اصول فقہ حنفیہ مین لکھی گئی ہی ہرگز امام صاحب کو اطلاع نہ تھی اگر
تھی تو اوسکو بسند متصل ثابت کرو اسی طرح حفظ جمیع مواقع اجماع وخلافات کا بھی اونکے
حق مین ثابت نہین ہوتا امام شافعی نے فرمایا ہی محمد بن حسن نے مجہسے کہا کون زیادہ اعلم ہی
یعنی بڑا عالم ہمارے صاحب یا تمھارے صاحب یعنی ابو حنیفہ کو زیادہ علم ہی یا امام مالک کو
مین نے کہا انصاف سے گفتگو کروگے کہا ہان مین نے کہا تمکو قسم ہی خدا کی تمھین کہو کہ کون اعلم تہا
ساتھ قرآن کے تمھارے صاحب یا ہمارے صاحب امام محمد نے کہا اللھم صاحبکم یعنی کہا تمھین قسم ہی خدا کی
کون زیادہ عالم ہی ساتھ سنت کے تمھارے صاحب یا ہمارے صاحب کہا اللھم صاحبکم
مین نے کہا قسم ہی تمھین اللہ کی کون اعلم ہی ساتھ اقاویل متقدمین صحابہ کے تمھارے صاحب
یا ہمارے صاحب امام محمد نے کہا اللھم صاحبکم پھر امام شافعی نے کہا اب کچھ باقی نرہا سوا
قیاس کے سو قیاس نہین ہوتا مگر ایک چیز پر ان تین چیزون سے پھر کس چیز پر تم قیاس کروگے
انتہی یہ حکایت چند کتب تاریخ وطبقات مین اسی طرح لکھی ہے اس سے صاف کھلا ہر کہ امام
مالک امام صاحب سے علم قرآن واخبار وآثار مین زیادہ تھے اسمین بھی شک نہین کہ علم امام
شافعی کا امام مالک سے علم امام احمد کا امام شافعی سے زیادہ تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قلت
علم امام صاحب کی ساتھ کتاب وسنت واقوال صحابہ کی خود امام صاحب کے وقت مین بھی
اونکے تلامذہ وغیرہم کو ثابت تھی اسیلیے امام شافعی نے علم اونکا قیاس مین منحصر کیا یہ کہا لوگ
عیال ہین ابی حنیفہ پر فقہ یعنی رای قیاس مین گویا قیاس ورای مین وہ سب کے مربی تھے
سو قیاس کی حقیقت اوسکا مرتبہ نسبت بعلم کتاب وسنت معلوم ہوچکا معہذا بدل معتقدین
کا ساتھ اہل سنت واصحاب قرآن کے جنکو سارا قرآن نوک زبان پر تھا لاکھون یا ہزارون
یا سیکڑون حدیث اونکو از بر تھین خصوصا متاخرین محدثین جو علم لغت وادب واصول فقہ
مین فرد زمانہ تھے عجب انصاف ہی ہم قسم کہا کر کہہ سکتے ہین کہ علم شیخ الاسلام ابن تیمیہ
حرانی حافظ ابن القیم جوزی حافظ ابن عبد الہادی مقدسی علم مجتہدین قطر مین کا امام صاحب

بلکہ باقی فقہاء مجتہدین سے ہزار مرتبہ زیادہ تھا پھر اونکے اجتہاد کا ماننا اونکی روایت کا
قبول نکرنا یہ کیا داد و سداد ہی تاج مکلل مین جن مجتہدین کا ذکر ہی اون سبکو علم ائمہ مذکور
سے بہت زیادہ تھا تقوی وطہارت مین بھی کچھ کم نتھے بلکہ مجرد کثرت عبادت پر کثرت علم کو
شرف و فضل ہی یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہو چکی ہی امام صاحب ہون یا اور کوئی
صاحب اونکے زہد و عبادت و کثرت نماز و روزے کو کچھ دخل وجوب اطاعت و لزوم
تقلید مین نہین ہی نہ تنہا عبادت موجب مزید قوت اجتہاد ہوتی ہی اجتہاد کے لیے باتفاق
فقہاء حنفیہ وغیرہ وجود شرائط اجتہاد کا ضروری ہی نہ عبادت و زہد پھر جس شخص مین یہ شرائط
زیادہ ہون گے تحسین کہو کہ وہ عالم زیادہ لائق قبول واقفہ اسکے ہوگا یا وہ شخص جسمین یہ شرائط
موجود نہون یا ہون مگر ساتھ نقصان کے اسکا جواب تو گذر چکا کہ تابعیت و تبع تابعیت کو بھی
کچھ دخل وجوب تقلید مین نہین ہی اگر ہی تو تابعین و تبع تابعین میں صدہا مجتہدین گذرے
ہین اونھون نے کیا قصور کیا ہی کہ اونکی تقلید منظور خاطر عامہ مقلدین نہیں ہی صرف ایک
تابعی یا تبع تابعی کی تقلید پر قصر حصر ہی جو لوگ نافی تقلید شوم مثبت اتباع مرحوم ہین وہ کچھ انکار
تنہا امام صاحب ہی کے تقلید کا تعین کرنے ہین بلکہ سارے جہان کے علماء و فقہاء کی تقلید کو
شرک فی الرسالہ حرام فی الدین جانتے ہین جبکہ یہ تقلید اونکو اتباع قرآن و حدیث سے دور ڈالے
باطل کو حق سمجھاوے جو قول کسی مجتہد مطلق یا مجتہد فی المذہب یا مجتہد فی المسئلہ یا کسی عالم
امت کا موافق کتاب و سنت ہی وہ سب کے نزدیک مقبول ہی اسی وجہ سے جماعۃ تبعین
بھی اپنی کتابون مین علماء امت و مجتہدین ملت سے نقل کرتی ہین خواہ وہ قول امام اعظم رضی اللہ
عنہ کا ہو یا کسی اور امام یا عالم کا اہل سنت کو کسی عالم سے کچھ خصومت نہین ہی نہ کسی سے
ایسا اعتقاد ہی کہ اوسکی بات کو خدا و رسول کی بات پر غالب و مقدم کیا جاوے جو کوئی اگلا
پچھلا موافق کتاب و سنت ہی اوس سے انکو دلی محبت ہی یعنی خدا کے واسطے جو کوئی مخالف
خدا و رسول ہی اوس سے اونکو دلی ناخوشی ہی یعنی اللہ کے لیے الحب للہ والبغض للہ آمنہ

اربعہ مین ہمکو کسی ایک امام سے بھی کچھ بغض نہین سبکی خدمت مین نیاز دلی حاصل ہی ہان
اتنی بات ہی کہ ہم اونکو معصوم نہین جانتے المجتہد یخطی ویصیب کے قائل ہین اس جملے کو
حنفیہ نے بھی اپنے اصول مین لکہا اور قبول کیا ہی لکن افسوس یہ ہی کہ لم تقولون مالا
یفعلون سونہ سے تو کہتے ہین کہ مجتہد سے خطا ہوتی ہی لکن جب کوئی اوسکی خطا کو انکو بتاتا
تو نہین مانتے سو جب کوئی بات اونکی خطا نہ ٹھہری بلکہ اونکی خطا کو حق سمجھا تو ضرور ہی کہ جو قول
مقابل اوس صواب کے ہوگا آیت قرآن ہو یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی خطا
ہوا یہ لزوم ایسا ہی جس سے اگر آسمان پھٹ پڑے زمین دہس جاوے تو کچھ عجب نہین اگلے
حنفی تو کچھ لحاظ بھی رکھتے تھے گو اپنی تائید کے لیے روایات کشی کرتے تھے آج کل کے مقلدون
نے یہ طریقہ اختیار کیا ہی کہ گالی گلوچ کرتے ہین اسکو اسلام سمجھا ہی جعل کرتے ہین اسی کو عین ایمان
ٹھہرایا ہی اوسپر طرہ یہ ہی کہ اب جماعۂ موحدین متبعین پر مسائل کا افترا بھی ہونے لگا جسکی خبر
اونکے فرشتون کو بھی نہین الحمد للہ الذی جعلنا محسودین ولم یجعلنا حاسدین
ہر پنج کتاب مذکور سے یہ بھی سمجھ مین آتا ہی کہ جب شرائط اجتہاد کے یہی ٹھہرے جو ذکر کیے
گئے ہین تو اجتہاد کچھ بڑی مشکل بات نہوئی اسلیے کہ اسقدر علم دین کا بعد ائمۂ اربعہ کے بہت
علماء امت فضلاء ملت کو حاصل تھا اسکی تصدیق کے لیے کتب طبقات اہل علم کافی ہین قطع
اون طبقات کے جو علماء اہل سنت نے لکھے ہین متعدد دعوی ختم اجتہاد کا کرنا محض تعافت کی
حنفیہ کے نزدیک مدت سے اجتہاد مطلق اونکے مذہب مین پایا نہین گیا اسی سے صاف
بے علمی مولویان وملایان اس مذہب کے ثابت ہی سچ بھی یہی ہی کیونکہ یہ سب مدعی تقلید
امام کے ہین مقلد سرے سے داخل زمرۂ علما نہین جب عالم نہ ٹھہرے تو پھر مجتہد کسطرح ہونگے
بخلاف مذاہب ائمۂ ثلثہ کے کہ اونکے یہان ہمیشہ مجتہد مستقل ہوتے رہے تا لکیہ مین بھی بڑے
بڑے مجتہد تھے جیسے ابن عبد البر ابن خلدون ابن العربی وغیرہم شافعیہ مین بھی صدہا مجتہد ہوے
حنابلہ مین بھی مجتہد ہوے جنکا ذکر تام بنام کتاب بدر طالع وغیرہ مین لکھا ہی حنفیہ مین کوئی

مجتہد مطلق نہوا ہمت قدم بڑہایا تو مجتہد منتسب یا مجتہد فی المذہب ہوئے وہ بھی تمھی
بھرنہ اوس کثرت سے جو دوسرے مذاہب مین پائی گئی اتصاف طاعت سے بڑہا ہوا ہے
مگر جب کسی کو نصیب ہوا اعدلوا ہو اقرب للتقوی ان اللہ یامر کم بالعدل ہم ایک
افترا اہل حدیث پر یہ بھی کیا گیا ہی کہ یہ لوگ امام صاحب کی تقلید تو نہین کرتے مگر شیخ الاسلام
ابن تیمیہ یا ابن القیم یا شوکانی یا انکے امثال کے قول کو وحی آسمانی سمجھتے ہین یاسکا جواب
بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین اور کیا ہوسکتا ہی کوئی کہتا ہی یہ گروہ لامذہب
مقلد ہی محمد بن عبد الوہاب نجدی کا یہ بھی محض بہتان ہی جواب ابسکا ترجمان وہابیہ مین مفصل لکھا گیا
شوکانی ہون یا اور کوئی سب کے ساتھ اہل اتباع کو معاملہ حذ ما صفا ودع ما کدر کا ہی ان
لوگون کے ذریعے سے سنن نبویہ پر اطلاع حاصل ہوئی وجوہ دفع تعارض اسباب جرح و تعدیل
طرق جمع بین الروایات سبیل توفیق و تطبیق معلوم ہوئی یہ کچہ اونکی تقلید نہین ہی نہ اونکے
قول کی اطاعت ہی اسلیے کہ علم حدیث کے لیے جاننا احوال سند اقسام متن کا ضرور ہے
وہ بدون معلوم کرانے ائمہ اس علم کے کسیکو حاصل نہین ہوسکتا اسکو خود شرح مسلم الثبوت
مین معتبر رکہا ہی عبارت اوسکی یہ ہی والسنۃ متناقیل التی یدور علیہا العلم الف و
ماتثان وسند اولو بالنقل عن ائمۃ ھذا الشان انتہی یہ لوگ جنسے شوکانی وغیرہ اہل علم
ناقل ہین ائمہ اس شان کے تھے انسے اوس نقل کو نقل کیا تو کیا برائی ہوئی کسطرح اونکی تقلید
لازم آئی ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ہان جس جگہہ ان صاحبون نے اپنے اجتہاد
سے کوئی بات کہی ہو تو اوس جگہہ وہی قاعدہ مقرر ہے کہ اگر اجتہاد موافق دلائل
صحیحہ ہے تو اوسکا قبول کرنا عین اتباع دلیل ہی اگر خلاف اوسکے ہی
تو غیر مقبول ہی اسمین سب چھوٹے بڑے برابر ہین ابن تیمیہ ہون یا اور کوئی ابن تیمیہ قائل
ہین فناء نار کے اسی طرح ابن القیم بھی بعض صحابہ و تابعین کا بھی یہی مسلک تھا مگر یہ قول انکا
خلاف ظاہر نص کتاب و سنت معلوم ہوتا ہی اسلیے ہم اوسکے قائل نہین شوکانی نے

مسئلہ سفر للزیارۃ مین سکوت کیا وہ بھی سفر خاص مدینے کے باب مین نہ عموماً ہاوست نزدیک
کوئی دلیل صحیح واسطے وجوب اس سفر خاص کے حسب دعوی اہل بدعت موجود نہین ہے
اسی طرح بہت جگہ خلاف انکا انکے معاصرین وغیرہ کا کیا گیا ہی مگر جسکی نہیں کی بصورت جاوین
تو اوسکا کیا علاج وعلی ابصارہم غشاوۃ ہم سو سو طرح تحاشی کرتے ہین تقلید حنابلہ نجدیہ
یمنیہ سے لکن مخالفین کو یقین نہین آتا وفی اذانہم وقرا مسلمان کی یہ شان نہین کہ جھوٹ
بولے خصوصاً دین مین پھر ہمکو کس کا ڈر پڑا ہی کہ ہم تقیہ کرین شوکانی وغیرہ کے مقلد بنکر براہ
دروغ انکی تقلید سے انکار کرین ہمکو اگر تقلید کرنا لازم ہو تو بلاشبہ ہمارے نزدیک تقلید شوکانی
ابن تیمیہ اونکے امثال کی بہتر ہی تقلید ائمہ فقہا سے اسلیے کہ انکو اعلی درجے کا علم قرآن و
سنت مین تھا یہ تاہر تھے غالب علم دخل سے ہم اگر تقلید شوکانی وحرانی کرتے تو صاف کہتے
کہ ہان ہم اونکے مقلد ہین جسطرح حنفیہ کو دعوی تقلید امام صاحب کا ہی سو اسی طرح کی یہ
ہماری تقلید بھی ہوتی لکن جبکہ ہم ابن تیمیہ وشوکانی کو فقط بڑا عالم مجتہد جانتے ہین مخطی ومصیب
مانتے ہین تو کسطرح اونکی رای کو واجب الطاعۃ کہین گے ہم اونکی تقلید کیون کرنے لگے کیا
ہمارے پاس قرآن شریف نہین ہی قرآن کی تفسیرین نہین ہین یا دنیا مین صحیح بخاری وصحیح مسلم
وسنن اربعہ وغیرہ موجود نہین ہین فتح الباری نووی وغیرہ شروح میسر نہین ہین تاج العروس
صحاح جوہری قاموس مصباح وغیرہ کتب لغت کہین کھو گئے ہین جو انکو چھوڑ کر تیری میری بات پر
چلین روایت کا قبول کرنا تقلید نہین شوکانی وابن تیمیہ پر کیا فتح وشکست ہی ہم سب محدثین
ثقات کی روایت کو قبول کرتے ہین ہمارے پاس ہمارے آلات اجتہاد علی وجہ الکمال
حاضر ہین مگر کیا کرین ہمکو مزاولت کتاب وسنت نے نئے نئے اجتہاد و تجدید سے بے نیاز
کر رکھا ہی والحمد للہ ایسا اجتہاد ایسی تجدید جس سے کتاب وسنت رد ہو رای وقیاس معتبر
ٹھہرے اوسی قوم کو مبارک ہو جس قوم نے اپنے جہل قدیم وعتیق کا اعتراف واقرار کرکے
ختم اجتہاد مطلق کا اپنے مذہب مین دعوی کیا ہی معہذا ہمپر تقلید شخصی کی تہمت لگانا محض کذب

مقلدین کا ہی اغوای عوام کے لیے ورنہ یہان بمقابلہ ادلۂ کتاب وسنت سب کے لیے تنکے کا بھاؤ ہی سبحان اللہ دیکھا کید وافترا وبہتان تو مقلد کرین سو سو طرح کے جہوٹے طوفان باندہین مگر بدنام کرنے کے لیے اولٹا الزام اہل اتباع کو دین ؎

سیہ ورد با دیگران ستانہ بر ما بگذرد　　در فرنگ این ظلم واین بیداد حاشا بگذرد

جواز اجتہاد حدیث سے ثابت بہی ہو تو اوسکا محل بعد قرآن وحدیث کے ہی جنہون نے پہلے یا پیچہے اجتہاد کیا تھا اسلیے کیا کہ اوس مسئلے مین اونکو کوئی آیت یا حدیث مستحضر نہوئی پہر جب کسی کو اونمین سے اوسوقت یا دوسرے وقت دلیل پر اطلاع ہوئی حجت مل گئی تو فی الفور اوس سے رجوع کیا سلف مجتہدین کا یہی طریقہ تھا جب سے احادیث مدون ہوگئے ہین ہر طرح کی جانچ پرتال چہان بین ہو چکی ہی چندان حاجت اجتہاد کی باقی نہین رہی ہی اگر رہی بہی ہو تو شاذ فاذ مسائل مین جنکا وقوع بہی نادر وکمیاب ہی اب کیا ضرورت ہی جو ہر شوریدہ سر دعوی اجتہاد کرے خصوصًا کوئی ایسا جاہل غبی جو تعصب وبغض وحسد وبطر حق وحیل وبدعت کا پتلا ہو نہ آداب مناظرہ سے واقفت نہ سلیقۂ استدلال سے آگاہ نہ قائل جواب باصواب نہ قابل دلیل سنت وکتاب جدل اوسکا پیشہ ہو سب وشتم اوسکا اندیشہ سچ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگمراہ ہوئے کوئی قوم بعد ہدایت کے جسپر وہ تہے مگر دی گئی جدل پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۂ شریفہ پڑہی ما ضربوہ لك الا جدلا بل ہم قوم خصمون اس حدیث کو احمد وترمذی وابن ماجہ نے ابی امامہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی دیکہو یہ حدیث کیسے مقتضے موافق حال اہل رای وقیاس واصحاب ہوا ہی گویا حضرت کا معجزہ ہی رہی یہ بات کہ تقلید امام صاحب کی اسلیے ہی کہ وہ مجتہد عدل تہے تو جواب اسکا یہ ہی کہ انکے سوا جتنے مجتہد ہوئے ہین وہ سب بہی متصف بعدالت تہے اونمین بہی کوئی متہم بفسق نہ تہا امام صاحب مین حصر عدالت کی کیا دلیل ہی خصوصًا جبکہ نزدیک حنفیہ کے اجتہاد کے لیے عدالت شرط بہی نہو گو اشتراط اوسکا نزدیک بعض حنفیہ کے جیسے صاحب منتہی الحصول بعید نہین ہی فواتح الرحموت

مین لکہا ہی واما العدالة فشرط قبول الفتوی فان الفاسق واجب التوقف فی
اخبارہ بالنص ولیس شرطا فی نفس تحقق الاجتہاد انتہی اس سے معلوم ہوا کہ فاسق
بہی مجتہد ہوسکتا ہی مگر اب تو عدالت قبول فتوے کے لیے بہی شرط معلوم نہین ہوتی اسلیے
کہ ہم دیکہتے ہین سیکڑون افراد مقلدین وکلاء عدالت فتوے دینے لگے ایک ایک چہوٹے
موٹے مسئلے مین پچاس پچاس مُہرین ثبت ہونے لگین کیا یہ سب صاحب لوگ مفتی عدل
ہین یا جو مفتی اپنے رسائل مین سب وشتم منعم کرتے ہین یا غیبت وازالۂ عرض اہل اسلام
مین کوشش فرماتے ہین یہ بہی عادل ہین حدیث شریف مین تو یہ آیا ہی سباب المسلم فسوق
غیبت بنص شارع زنا سے بدتر ہی مسلمان کے عرض ومال وجان کا ایک ہی حکم ہی اس
بنیاد پر گویا اب فتوی واجتہاد کے لیے عدالت شرط نہ ٹھہری فسق مانع ان امور کا نہوا
یارون کی خوب بن آئی الحمد للہ اہل سنت بن ائمہ سلف سے نقل دین کرتے ہین انہین
انشاء اللہ تعالی ایک بہی ایسا فاسق مفتی یا مجتہد فاسق نہین ہی جیسے آج کل کے لوگ ہین
نہ ایسا کوئی جاہل ہے جیسے یا صحاب مواہیر ہین پڑہتے نہ لکہے نام ملا فاضل **ف**
ابن خلدون نے نقل کیا ہی کہ ابو حنیفہ رح نے سترہ حدیث یا مثل اسکے روایت کی ہین بعد
قلت روایت بوجہ مطاعن وعلل طرق ہی خصوصا جبکہ اکثر کے نزدیک جرح مقدم ہی اسلیے
انکا اجتہاد مؤدی طرف قلت روایت کے ہوا حالانکہ اہل حجاز نسبت اہل عراق کثیر الروایت
ہین طحاوی نے مسند لکہا لکن وہ برابر صحیحین کے نہین ہی انتہی جواب قلت روایت کا اوپر گذرا
عراقی نے کہا جسکے نزدیک مجرد رویت صحابی کافی ہی اوسکے نزدیک ابو حنیفہ تابعی ہین انہون
نے انس بن مالک کو دیکہا تہا جسکے نزدیک معتبر نہین اوسکے نزدیک تبع تابعین ہین ابن حجر
عسقلانی نے کہا کسی نے ایک جزو انکی روایت کا صحابہ سے جمع کیا ہی لکن اسناد اوسکے
خالی ضعف سے نہین ہی سخاوی نے کہا کسی صحابی سے انکو روایت نہین ابن حجر مکی نے
کہا انہون نے آٹہہ صحابہ کو پایا کردری نے کہا محدثین منکر ہین کہ کسی صحابی سے انکی ملاقات

ہوسے شبہ ہے مگر اسکے یار ملاقات ثابت کرتے ہین انکے مسندات کو جمع کیا ہی اور مین نے
پچاس محدثین ہین جنکی روایت صحابہ سے بتلاتے ہین یعنی مگر ثابت نہین بستان المحدثین مین
لکھا ہی مسند امام اعظم کو محمد خوارزمی نے جمع کیا سنہ ۶۶۵ مین اوسکو رواج دیا یہ مسند حقیقت
اوسکا نہیں ہی یہی حال مسند شافعی کا ہی کہ کتاب الام و مبسوط مین جو احادیث مرفوعہ مرویہ
شافعی ہین اوسکو محمد اصم نے ربیع بن سلیمان سے سنکر جمع کیا ہی البتہ مسند امام احمد تالیف امام احمد ہی حافظ
ابن کثیر نے باعث حثیث مین لکھا ہی التابعی من صحب الصحابی وفی کلام الحاکم ما
یقتضی اطلاق التابعی علی من لقی الصحابی وروی عنہ وان لم یصحبہ قلت
لم یکتفوا بمجرد رؤیۃ الصحابی کما اکتفوا فی اطلاق اسم الصحابی علی من رآہ صلعم
والفرق عظمۃ وشرف رؤیتہ طیبی نے خلاصہ مین کہا ہی التابعی ھو کل مسلم صحب
صحابیا تقسیب الکرمین ہی ھو من لقی ای الصحابی مع الوفاق انتہی اصول حدیث سے
ترجیح اسی قول کی معلوم ہوتی ہی کہ تابعی وہی ہی جسنے صحبت صحابی کی پائی مجرد رویت
صحابی کے واسطے تابعیت کی کافی نہین یہ رتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہی کہ اون کا
دیکھنا ہمراہ اسلام کے دیکھنے والے کو صحابی بنا دیتا ہی صحابہ اس خصوصیت مین شریک نہین
ہوسکتے ورنہ تابع کے دیکھنے سے بھی ہر کوئی تبع تابع بن سکتا ہی آنساب مین لکھا ہی مجتہد
مطلق وہ ہی جو احکام متعلقہ قرآن وحدیث کو زبان عرب کو اقوال صحابہ ومن بعدہم کو قیاس کو
جانتا ہو اجماع اختلاف کو پہچانتا ہو پھر مجتہد دو طرح کے ہوتے ہین ایک مستقل جو سائر مجتہدین
سے تین امر مین ممتاز ہو کما تری دلک والشافعی ظاہرا ایک یہ کہ اصول وقواعد مین
متصرف ہو جس سے فقہ نکل سکے دوسرے جامع احادیث و آثار ہو بعض کو بعض پر ترجیح
دے سکے وہ حنائی علم شافعی کا اسی طرح پر ہی تیسرے تفریع کر سکتا ہو جہان سامنے
جواب نہین دیا چوتھی خصلت یہ ہی کہ آسمان سے اوسکی قبولیت اوترے مفسرین محدثین
اصولیین اوسکے علم کو قبول کرین دوسرے مجتہد منتسب یہ وہ مقتدی ہی جس نے

پہلی خصلت مسلم ہو جو بجای دوسری خصلت کے ہو سکی تیسرے مجتہد فی المذہب
جسمین پہلی وسری خصلت تسلیم کی گئی ہو منہاج تقاریع پر جاری ہوا تھی آج کل تو بہت عمل کی
یہانتک پہونچی ہی کہ جو کوئی کتب طبقات وتاریخ وغیرہ سے کلام اہل علم کو دربارۂ امام
اعظم نقل کرتا ہی قلت روایت حدیث یا عدم تابعیت کا ذکر زبان پر لاتا ہی اوسکو تخفیف
امام خیال کرتے ہین یہ نیا استحقاقات دیکھا بنا گیا جرح وتعدیل کا گویا دروازہ بند ہوا شیخ
جیلی نے غنیہ مین حنفیہ کو مرجئہ لکھا ہی منسوب طرف ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے کیا ہی اسپر اون
نے کہا کہ یہ کتاب ہی اونکی نہین ہی اگر آج یہ فقرہ اوس کتاب مین نہوتا کوئی انکار نکرتا یہ
انکار جب مفید ہو کہ سب نے یہی کہا ہو فقہ اکبر کا انکار بھی بعض نے کیا ہی مگر ملا علی قاری نے اوسکو
امام صاحب کی تالیف سمجھکر شرح لکھی آپچا مانا یہ کتاب شیخ جیلی رح کی نہین ہی تو پھر کسکی ہی
یہ دلیل کہ اوسمین اثبات جہت فوق ہی اشعریہ کو معتزلہ کہا ہی کچھ بھی نہین شیخ جیلی حنبلی
المذہب تھے سارے حنابلہ اثبات علو وفوق کرتے ہین ابو الحسن اشعری شاگرد جبائی
معتزلی تھے بعض عقائد مین اشعریہ مطابق معتزلہ ہون تو کیا قباحت لازم آتی ہی کشف الظنون
مین غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی وفات سنہ ۵۶۱ھ مین بتائی ہی پھر تفہیم ۲۰ مین محدث دہلوی
نے جواب ارجاء بتوجیہ مناسب دیا ہی مگر انکار کتاب کا نہین کیا اسیطرح قرۃ العینین مین
غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی ازالۃ الخفا مین غنیہ سے کئی جگہ نقل کیا ہی عنوان تفہیم مذکور
یہ ہی اما بعد فقد سألني عن قول امام الطریقہ قطب الحقیقہ الشیخ عبد القادر
الجیلی عند ذکر الفرق الغیر الناجیة فی الغنیة حیث قسم المرجئة الی اثنی عشر
فرقة منہم الحنفیة ثم قال بعد التفصیل واما الحنفیة فہم اصحاب ابي حنیفة النعمان
بن ثابت الی قوله قلت الارجاء ... طبقات ابن رجب مین ہی وللشیخ عبد القادر
رحمه الله کلام حسن فی التوحید والصفات والقدر وفي علوم المعرفة موافق للسنة
وله کتاب الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل وهو معروف وله کتاب فتوح الغيب

الی قولہ وکان متمسکا فی مسائل الصفات والقدر ونحوهما بالسنة مبالغا فی الرد
علی من خالفها قال فی کتابه الغنیة للشهید وهو بجهة العلو مستو علی العرش محتوٍ
علی الملک محیط علمه بالاشیاء الخ انتهی ابن رجب سلف ائمہ اعلام ہین انکا زمانہ شیخ
جیلی سے کچھ زیادہ دور تھا ملا علی قاری حنفی نے بھی شرح فقہ اکبر مین اس کتاب کو انہین کی
کتاب لکھا ہی اگرچہ حنفیہ کے مرجئہ ہونے پر انکار کیا ہی علاوہ اسکے شیخ جیلی اس قول مین منفرد
بھی نہین انسے پہلے ائمہ اہل حدیث نے بھی ابو حنیفہ کو مرجی کہا ہی دراسات اللبیب مین امام
بخاری سے نقل کیا ہی کان مرجئا سکتوا عن رأیه وحدیثه انتہی امام بخاری شیخ جیلی
سے بہت پہلے تھے شاگرد امام احمد ہین تھون نے بھی امام صاحب کو مرجی لکھا ہی پھر اگر شیخ
جیلی نے بھی حنفیہ کو مرجئہ لکھا تو کیا گناہ ہوا کیون انکار اونکی کتاب کا اتنی بات پر کیا جاتا ہی کوئی
نئی بات تو نہین لکھی ہی پرانی حکایت مشہور کو نقل کیا ہی پھر صاحب دراسات نے بہت سے معنی
ارجاء کے بیان کیے ہین جس سے کوئی عیب امام صاحب پر نہ آوے یہ خود ایک حنفی فاضل تھے
انھون نے کتاب کا انکار نہین کیا فقط بات بنائی بلکہ نسائی سے یہ قول بھی نقل کیا ہی ابو حنیفہ
لیس بالقوی فی الحدیث انتہی پھر کہا یہ دوسری مرتبہ کی تجریح ہی پھر اوسپر قول بخاری لکھا
کہ وہ مرجی تھے پھر کہا کہ یہ کوئی فسق یا رذالت قادحہ نہین ہی نہ سوء حفظ وقلت ضبط ہے
بلکہ ایک علم ورائی ہی جسکو عالم عقائد مین اختیار کرتا ہی اسکو بخاری نے بدعت گمان کیا خلاف
طریقۂ اہل سنت وجماعت کے مگر یہ نہین تصریح کی کہ وہ مبتدع ہین بلکہ جب امام نے معتزلہ کو
بزور برہان مقہور کیا یہ کہا کہ عصاۃ مومنین مرجی امر اللہ ہین خدا خواہ انکو سزا دے یا
توبہ قبول کرے اور معاصی ہمراہ ایمان مضرت نہین کرتے تو اوسوقت سب پکار اوٹھے
کہ یہ مرجی ہین اسلیے کہ قول امام وقول مرجئہ مین کچھ فرق نہ تھا پھر کہا کہ ابو الحسن اشعری نے
ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کو مرجئہ اہل سنت مین گنا ہی علی ما قال الآمدی انتہی پھر کہا قول
غوث اعظم کا غنیہ مین بحق حنفیہ ہی نہ بحق ابی حنیفہ مگر کتاب کا انکار نہ کیا پھر یہ جو غوث اعظم

نے فرمایا تھا جسطرح نفحات الانس مین منقول ہی کہ زمین کے پردے پر مذہب ابی حنیفہ
مین ایک شخص بھی ولی نہوا اسکی تاویل بیان کی میر جزری سے نقل کیا کہ بعضے کہتے ہین امام صاحب
قائل قول خلق قرآن تھے کسی نے کہا قدری تھے کسی نے کہا مرجیہ تھے ظاہر یہ ہی کہ وہ
ان سب باتون سے پاک تھے اسلیے کہ ابو جعفر طحاوی نے کتاب موسوم بعقیدۃ ابی حنیفہ
مین جو عقائد اونکے لکھے ہین وہ مطابق اہل سنت وجماعت کے ہین اوسمین کوئی بات
ایسی نہین ہی جو اونکی طرف منسوب کی گئی ہی واصحابہ اشہر حاله وقوله من غیرہم
انتہی حاصل کلام المہدی فی الحلل العاشر من جامع الاصول فی فصل الموت
ہمکو بھی یہی خیال ہی کہ امام صاحب ہرگز ایسے نہون گے لیکن اسمین بھی کچھ شک نہین کہ اصل
مذہب اہل سنت کا اتباع کتاب وحدیث ہی نہ رای اہل ملت وقیاس علماء امت تمہاری کو
دیکھو کیسے بڑے عالم حنفی تھے متمسک مرفوع وموقوف مذہب حنفیہ کا استخراج کیا کرتے
لیکن جہان قول امام کا مخالف حدیث ہوتا ہی وہان صاف براہ انصاف کہتے ہین یبطل
قول ابی حنیفۃ محمد معین حنفی نے کہا دراسات مین یبقی الامن اقوال احد کائنا من کان باطلا
یبقی العمل به حراما نعم کہا حنفیہ بھی بعض مواضع مین معترف ہین کہ یہ حدیث اونکو نہین پہونچی
شعرانی نے کہا ان عذر ابی حنیفۃ فی کثرۃ القیاس عدم بلوغ الاحادیث الصحیحۃ
الیہ فی زمنہ واقع میں یہ عذر صحیح معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اونکے وقت مین تدوین سنن
کما حقہ نہین ہوئی تھی اونکو جیسے دو خلفاء راشدین وغیرہ کو بھی بعض احادیث نہین پہونچی تھے
یہ حال قدرے جلب المنفعۃ مین لکھا گیا ہی مگر اب تو یہ سب احادیث حنفیہ کو پہونچ گئے ہین
گو امام صاحب کو نہ پہونچے ہون اب کیا عذر باقی ہی یہ قول یارون کا کہ امام کے پاس
ہر مسئلے کی دلیل ہر معارضہ کا جواب تھا گو ہم اوسکو نجانین ہمکو اعتقاد اونکے جواب اجمالی کا
کافی ہی بقول صاحب دراسات سفسطہ محض جہالت شنیعہ ہی اذ یتبرء منہ کل متاخر
فی مذهبه کل امام ولا لما وسع منهم القول ان الحدیث حجة علیه وان قوله

في معارضة الحديث باطل وان الحديث لم يبلغه فان الجواب المذكور لا يجال
لو لم يكن من ترجيح صحيح حول معه الدليل مع وجوه نسبة بطلان القول لك
اما مع ورود المذكور لكونه صحيحا مع ما لم يبلغه الحديث فيه ولما حل ايضا خلاف
على المذاهب ائمتهم وفتوى المتأخرين بخلاف قوله في مواضع لا يحصى العدد
لهو له انتهى قوله وقد قال بعض الكبراء ان الخلاف في اتباع ابي حنيفة معه اكثر من
خلاف الشافعي له انتهى حاشا وكلا كه كسى مسلمان صحيح الاعتقاد كو كسى طرح كا بغض يا حسد
يا انكار يا استحقار حق مين امام صاحب كے منظور ہو مگر يه بهى نہين ہو سكتا ہى كه رد يه ہو ود رحق
حق پوشى كيجاوے بندون كا بندہ بنا جاوے ہم خدا كے بندے رسول كى امت ہين بس
ف جب اسلام مين يه چار مذہب نكلے تو مقلدون نے اپنے اپنے امامون كے مناقب مين
كتابين بنائين يه بهى ہوا كه بعض شوافع نے امام حنفيه كى تعريف لكهى بعض حنفيه نے توصيف
شافعى لكهى اسكے سوا ايك يه بات بهى ہوئى كه انهون نے بعض احاديث فضائل كو مصداق
اپنے امام كا ٹهہرايا اسكا كچه مضائقه نہين ہى لكن كوئى مصداق تو البته كسى قدر كسى امام پر
چپكتا ہى جسطرح سفيان بن عيينه نے كہا كه مراد اس حديث سے يوشك ان يضرب
الناس اكباد الابل يطلبون العلم فلا يجدون احدا اعلم من عالم المدينة رواه
الترمذي عن ابي هريرة امام مالك ہين ليكن بات عبد الرزاق نے بهى كہى ہى مہر عبد العزيز
بن عبد الله عمرى زاہد كو بهى مصداق اسكا بتايا ہى مگر امام مالك اسكے زياده تر مصداق
ہو سكتے ہين اسليے كه طالب علم انكے پاس دور دور سے آئے انكا علم دور دور تك پهونچا
انكى كتاب حديث ابتك اسلام مين باقى ہى زاہد عمرى كا يه حال نہين تها مقصد اہم حصر اسكا
امام مالك مين نہين كر سكتے امام الحرمين نے حديث الائمة من قريش حديث نقل ہو قريش كا
سے استدلال ترجيح مذہب شافعى پر كيا ہى مگر يه صحيح نہين اسليے كه مورد ان دونو حديثون كا خلافت
ملك ہى نه امامت مذہب اسى طرح حنفيه نے كہا حديث مين آيا ہى ان النبي صلى الله عليه وسلم

ووضع يده على سلمان ثم قال لو كان الايمان عند الثريا لناله رجال من هؤلاء اخرجه الشيخان عن ابي هريرة سو مصداق اس حدیث کے امام ابو حنیفہ ہین اسلیے کہ امین تثبت اہل فارس کی ہی امام صاحب فارسی الاصل تھے جمہور اہل طبقات و تراجم نے انکے جد زوطی یا مرزبان نام کو مردم کابل میں سے لکھا ہی یہی قول قوی ہی کسی نے بابل انبار نسا ترمذ سے بھی بتایا ہی مگر یہ قول ضعیف ہی بلفظ قیل منقول ہوا ہی سو یہ مصداق نزدیک محققین کے کئے وجہ سے صحیح نہین اول یہ کہ حدیث مین لفظ رجال ہی نہ رجل اگر رجل بھی ہو تو مصداق اوسکے سلمان فارسی ہین نہ اور کوئی پھر جب لفظ رجال ثابت ہی تو مصداق اوسکے بخاری و مسلم و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ و ترمذی وغیرہ اہل حدیث سکنہ ممالک فارس ٹھہرینگے تاہم صاحب دوسری حدیث مین خبر ایمان دار ہونے کی دی ہی نہ انکے تقلید کرنیکی سو مصداق امام صاحب کو کوئی غیر مومن نہین کہتا یہ حدیث بھی اگر نہ آتی تو بھی ایمان اونکا بخبر متواتر ثابت ہی بلکہ مرجیہ بھی ٹھہرین تو بھی مومن ہین تیسری حدیث میں ان رجال کا فارسی ہونا فرمایا ہی نہ فارسی الاصل ہونا انکے باپ کوفے مین آئے تھے یہ کوفے میں پیدا ہوئے نہ فارس مین انکے بیٹے حماد کہتے ہین ثابت کے باپ مرزبان احرار ابناء فارس سے تھے یہ اسلیے کہا کہ جسنے اونکو غلام کہا ہی اوسکی نفی کرین مانا کہ یون ہی ہو لکن فقہا کے نزدیک جب کوئی چار برس کسی جگہہ لگاتار رہتا ہی یا گھر کر لیتا ہی تو وہی شہر اوسکا وطن سمجھا جاتا ہے یہ باپ کے وقت سے کوفے مین رہی کوفی تھے نہ فارسی جو تھے یہ کہ کابل جو اصلی وطن آبا امام صاحب کا ہی خواہ بطریق حریت ہو یا بطریق رقیت رقبہ مملکت فارس سے خارج ہی قاموس مین لکھا ہی کابل کاملی من ثغور طخارستان انتہی وطخارستان بالضم داخل انتہی ابن خلکان نے کہا زوطی من اهل کابل انتہی قاموس مین کابلی کے معنی قصیر لکھے ہین آبو العباس احمد بن یوسف دمشقی شہیر بقرمانی نے کتاب اخبار الدول و آثار الاول مین لکھا ہی کابل مدینة مشهورة ذات السد يطلق واهلها مسلمون وكفار انتہی اسی کتاب مین کشمیر قندہار کو بھی مدائن سندھ سے

گتا ہی حظیرۃ القدس مین ہی کابل شرقی آن پشاور و بعض بلاد ہندست و عزنے آن
کوہستان ست کہ مسکن قوم ہزارہ و نکدری ست و شمالش قندز و اندراب و کوہ ہندوکش
فاصلہ افتادہ اطرافش ہمہ کوہ ست و در زبدۃ الاخبار گفتہ ثابت بدر بزرگوار امام ابوحنیفہ
در کابل گذرانیدہ بطرف کوفہ ہجرت کرد انتہی تفنیع اورنگ آبادی نے تذکرہ تمام عرب
مین لکھا ہی مخفی نماند کہ کابل برزخی ست در ہندوستان و خراسان و از مدتی در عمل پادشاہ
دہلی ست شیخ ابوالفضل در اکبرنامہ آزاد اصل ممالک محروسہ اکبر پادشاہ کردہ و از ان
عہد تا زمان محمد شاہ ہمیشہ نائبان سلطان ہند بحکومت آنجا می پرداختند و در آخر عہد آن
پادشاہ کابل و خراسان در تصرف احمد ابدالی رفت انتہی غرضکہ اس زمانے سے بھی پہلے جب
ہند مین سلطنت ہنود کی تھی تو کابل مین ہنود رہتے تھے حدود ہند اس شہر کو شامل ہین کتب
جغرافیۂ قدیم و جدید اسکے شاہد ہین بڑے محقق اس فن کے حکام وقت ہین انھون نے
بھی اپنے جغرافیہ مین کابل کو بلاد فارس مین نہین گنا ہی کپتان بالڑ امدنے مفتاح الا من
کے فصل ہستم مین جہان حدود افغانستان بیان کیے ہین لکھا ہی افغانستان کے حدود اربعہ
یہ ہین شمال مین کوہ ہندوکش مشرق مین ہندوستان جنوب مین بلوچستان مغرب میں
ایران اس ملک مین بڑے بڑے شہر مین کابل اسکا دار الامارۃ ہی فصل یازدہم مین ذیل
فارس لکھا ہی حد غربی ایران کی ترکی سے پیوستہ ہی حد شرقی کابل کی سرحد سے ملی ہوئی ہے
شمال مین بحیرہ خضر اتا تار ہی حد جنوبی خلیج فارس ہی انتہی جغرافیہ جیمس کارنولیس مؤلفہ ۱۸۶۲ء
و نقشۂ ہند مرتبہ جانسٹن صاحب مین بلاد کابل کو سرحد مغربی ہند ملک نیپال و تبت و بھوتان
کو سرحد شمالی ملک برہما سیام کو حد مشرقی لکھا ہی اسی طرح غالب کتب جغرافیہ ہنود و برطانیہ
مین بھی کابل کو ہند یا سرحد ہند لکھا ہی غرضکہ کابل نہ ملک فرس ہی نہ ملک فرس کابل ہی جب
کابل فرس نہ ٹھہرا تو امام صاحب بھی فارسی نہوئے جب فارسی نہوئے تو مصداق حدیث
بھی نہ ٹھہرے پھر یہ کہنا کہ ابناء فارس مین کوئی شخص مرتبۂ علم ابی حنیفہ کو نہین پہونچا ایسلیے

ہی جیسے کوئی سورج کو کالا بتاوے تقاضا جانئے اس عوی کی کیا دلیل ہوگی ہم دو چار نہیں
دس بیس نہیں تو پچاس ایسے بتا سکتے ہین جو علم مین انسے زیادہ وتھے بلا خلاف منجملہ انا و
فارس تھے پھر کیا وجہ کہ وہ تو مصداق حدیث کی نہون بہی مصداق حدیث کے ٹھہرین
تاکہ پارسیوں مین امام صاحب اپنے عصر میں سب سے زیادہ اعلم تھے اس سے یہ تو لازم
نہین آتا ہی کہ سارے عجم سے یا سارے عرب سے بھی عالم تر تھے اس حدیث کا مصداق
کچھ بھی ہو پھر یہ ایک ہی حدیث ہی تین کے حق میں چند حدیث اس سے بھی زیادہ صحیح وارد
ہین جیسے الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان رواہ مسلم حدیث کو جانے ۰۰
اہل یمن کی منقبت آیات کتاب اللہ سے بھی ثابت ہی جسطرح سلسلۃ العسجدیہ مین لکھا گیا ہی
پھر فاضل کو چھوڑ کر مفضول کے پیچھے پڑ جانا کیا ضرور ہی ترجیح ایک مذہب کی دوسرے مذہب
پر کرنا یا ایک طریقے کو دوسرے طریقے پر راجح بتانا کام مقلدین متعصبین کا ہی نہ منصفین
محققین کا اسیلیے قول جمیل مین وصیت کی ہی یہ لکھا ہی ومنہا ان لا یتکلم فی ترجیح مذاہب
الفقہاء بعضہا علی بعض بل یصححہا کلہا علی القول بجملۃ ویتبع منہا ما وافق
صریح السنۃ ومعروفہا فان کان القولان کلاہما صحیحین اتبع ما علیہ الاکثر
وان کان سواء فہو بالخیار ویجعل المذاہب کلہا کمذہب واحد من غیر تعصب
ومنہا ان لا یتکلم فی ترجیح طرق الصوفیۃ بعضہا علی بعض ولا ینکر علی المتاولین
ولا علی المتاولین فی السماع ولا یتبع من بعضہ الا ما ہو ثابت فی السنۃ ومتفق علیہ
اصحاب العلم من المحققین الراسخین واللہ الموفق والمعین انتہی وبحمدہ تعالی ہمارا عمل اسی
وصیت پر ہی ہم سب مذاہب وطرق کو بمنزلہ ایک مذہب وطریق کے سمجھکر بلا ہر کتاب یا
صریح سنت پر عمل کرتے ہین خواہ کسیکو برا لگے یا اچھا ۵ اب کیا رہا ہے جسپہ قیدوں کا
ذکر کرین ۰ ہم تو بدون کی جان کو پہلے ہی رو چکے ۰ منقبت علم وایمان یمن کی طرف جو
اشارہ کیا گیا کوئی یہ سمجھے کہ مراد ترجیح مذہب اہل یمن ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ

مراد اتباع کتاب اتباع سنت ہی اسلیے کہ علما دین عمل بالحدیث مین اقدم ۔ مرزا اہل دین
تھے انکا کوئی مذہب سوا اتباع سنت اقتدا کتاب کے نہین ہی یہی انکا ہمیشہ سے طریقہ
رہا ہی بدر طالع مین شوکانی رحمہ نے آپکو طریقہ نقشبندیہ مین لکھا ہی سب طرق صوفیہ مین
یہی ایک طریقہ اقرب باتباع سنت ہی اس تیرہ سو برس مین بہتر فرقے نکلے اونمین سے اکثر
مٹ گئے تھوڑے دنیا مین رہ گئے ہین یمن مین ایک ہی فرقہ اہل حدیث کا رہا ہی ملوک یمن
سوا انکا زیدیہ ہونا کچھ حنفیہ کو مضر نہین اسلیے کہ زیدیہ مذہب مین انکے بھائی بند ہین فروع
مین حنفی اصول مین اشعری ہین معتزلہ بھی فقہ مین دم امام صاحب کا بھرتے ہین اونکو امام
فقہ رای سمجھتے ہین زمخشری معتزلی نے کشاف مین امام صاحب کا ذکر تا زید بن علی بن
حسین رضی اللہ عنہم کو لوگون کو اونکی مدد پر ترغیب دیتا لکھا ہی زیدیہ انھین کی طرف منسوب
ہین ابجد التواریخ مین امام یافعی سے نقل کیا ہی کہ وجہ تسمیہ رافضہ و زیدیہ کی یہ ہی کہ یاران
امام زید بن علی سے کہا تم ابو بکر و عمر سے تبرا کرو انھون نے کہا جو ان سے تبرا کرے مین اوس سے
تبرا کرتا ہون اونھون نے زید کو چھوڑ دیا انھون نے کہا یہ رافضی ہین جو انکے ساتھ رہے
وہ زیدیہ کہلائے منجملہ اونکے جو دل سے انکے ہمراہ تھے ایک امام صاحب بھی ہین اسلیے
بعض اہل علم نے انکو بھی زیدیہ کہا ہی خو زیدیہ یمن مین بھی محدثین ہین جنہون نے اونپر رد کیا ہے
یعنی اون مسائل مین جو خلاف قرآن و حدیث ہین و للہ الحمد وبل الغمام سیل جرار کو جانے دو
نیل الاوطار مین جا بجا مذہب زیدیہ نقل کرکے رد کیا ہی نقل و حکایت کسی مذہب سے کوئی
اوس مذہب مین شمار نہین کیا جاتا اگر کیا جاتا ہی تو وہ شخص زیادہ مستحق ہی جسنے تمییز الکلام
مین چار مذہبون کے ساتھ پانچوان مذہب اثنا عشری بھی جدول مین بلا رد و قدح درج کیا ہی
بلکہ خاص بوجہ سکونت لکھنؤ و حکومت رافضہ یہ کام کیا ہی ؎

مردم اندر حسرت فہم درست | اینکہ میگویم بقدر فہم تست

رسالہ ترمیسا دین قوما لحق

ف امام الحرمین عبد الملک جوینی شافعی بڑے عالم تھے ۴۱۹ھ مین پیدا ہوئے سنہ
۴۷۸ھ مین مرے انھون نے کتاب مغیث الخلق مین لکھا ہی عمل بالترجیح پر گو دلیل مستقل
اجماع ہو چکا ہی ابو حنیفہ آئے انھون نے تفریع کی فروع مین بے گنتی احداث کیا ایسے دقیق
نکالے جنمین عقل حیران ہی انکی عمر مسائل بنانے مین گذری۔ تحال کی فرصت نملی ابو یوسف
و محمد نے بہت مسئلون مین انکا خلاف کیا صحیح کو فاسد سے الگ کیا جیسے مسئلہ وقت صاع
اذان و اقامت خلیفہ رشید کے روبرو ان مسائل مین بحث ہوئی ابو یوسف مان گئے کہا لو
علم صاحبی ما علمت لرجع کما رجعت پھر کہا شافعی عالم تھے اصول و فروع و لغات
و انواع علوم کے ابو حنیفہ کا قدم بعض ان علوم مین راسخ نہ تھا یہ ایک ہی فن جانتے تھے شافعی
کو بہت فنون آتے تھے شافعی کے دو مذہب ہین ایک قدیم دوسرا جدید یہ جب تک جدید
سلے قدیم کو لیا تھا ہے جدید ناسخ ہی قدیم کا ابو حنیفہ کے بعض اصول بالکل باطل ہین جیسے
قول باستحسان یعنی دلیل تو خبر و قیاس سے معلوم ہی لیکن مخالفت اوسکی مستحسن ہی حالانکہ
یہ استحسان اثبات شرع ہی اپنی طرف سے شافعی نے جب اس مسئلے مین محمد بن حسن سے مناظرہ
کیا تھا فرمایا من استحسن فقد شرع و من شرع فقد اشرک اور جیسے یہ بات کہ خبر واحد
جب مخالف قیاس ہو تو مردود ہی ابو حنیفہ نے خبر ابن عمر خبر ابی ہریرہ خبر انس بن مالک وغیرہ
کبار صحابہ کو رد کر دیا شافعی نے کہا جسکے درجے سے تمہین تمہیں جاوے یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ اونسے تو روایت ابی ہریرہ کو مان لیا انھون نے تمام انکے اصول و فادسے دور ہین
نسبت اصول شافعی کے احمد بن حنبل جب شافعی سے ملے کہا جلدنا ناعن الحدیث شافعی نے
کما من علم الحدیث عرفت حجتہ فان ابا حنیفۃ کانت بضاعتہ من علم الحدیث
من جملہ دلیل اسکی یہ ہی کہ اہل حدیث کا انکار ابی حنیفہ پر سخت تر ہی قالوا لان اقواما اعوزہم
حفظ الحدیث المروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاستعملوا الرای فضلوا
واضلوا یہ شدت انکار اسلیے نہین ہی کہ یہ قائل قیاس کے ہین بلکہ اسلیے ہی کہ انھون نے قیاس

مین اتنا توسع کیا کہ حد سے باہر ہو گئے ابو حنیفہ کی نظر کو دقیق ہو لکن اصول کے موافق ہیں
بلکہ اکثر نظر اُنکی خلاف کتاب یا سنت یا آثار یا اجماع امت کے ہی محمد وابو یوسف زمانہ
شافعی مین تھے مگر جو کوئی یہ کہے کہ یہ دونو منصب اجتہاد مین برابر شافعی کے تھے تو یہ
افترا عظیم ہی بلکہ یہ دونو بطریق استفادہ کے شافعی سے گفتگو کیا کرتے تھے اونکے
سامنے ایسے بیٹھتے جیسے کسی کے سر پر پرندہ ہو نہایت احترام واحتشام سے پیش آتے
ان دونو نے کسی مذہب کا دعوی اپنے لیے نہین کیا جہان کہین خلاف ابی حنیفہ کیا ہی
وہ بسبب کلام شافعی کے کیا ہی کہ وہ تزئیف مذہب ابی حنیفہ کرتے تھے ہم مسائل آحاد
مین خوض نہین کرتے کہ یہ فن فقہ مین موجود ہین اس کتاب مین خوض ہمارا کلیات مین
ہی مسالک شرع یعنی احکام شرع معاملات عبادات مناکحات عقود وحکومات آداب جنایات
ہین پھر ہر ایک قاعدے کے لیے ان قواعد مین سے کچھ استشہاد کرینگے اسی ضمن مین حکایت
نماز خوانی قفال مروزی کو مطابق مذہب حنفی وشافعی روبرو سلطان محمود غزنوی کے
ذکر کیا جسکا نکالنا بہتر سمجھا ہی کیا ہی یعنی مجرد استبعاد وتعمیق کی بنا پر نہ کسی دلیل قوی سے
جوینی قاری سے بہت پہلے تھے جو صحت حکایت اونکو ثابت ہوئی ہوگی وہ قاری نساب
کو نہین ہو سکتی اس قصے کو امام یافعی نے مرآۃ الجنان مین ابن خلکان نے وفیات الاعیان
مین ذکر کیا ہی یافعی نے رسالہ مغیث الخلق کو تالیف جوینی کہا ہی پس وقوع اس واقعہ مین
شک نہین علم الدین عبد الرزاق حنفی نے سیف مسلول مین اول تو اس قصے پر انکار کیا تھا
پھر کتاب یافعی مین نقلا عن امام الحرمین اوسکو پاکر یہ کہا فظهر ان القصة واقعة وان
الحکایة علی ماهی شائعة بلکہ اس قصۂ نماز کا کچھ اشارہ جزیل المواهب سیوطی و منہاج السنہ
شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے بھی چلتا ہی ہان یہ ہو سکتا ہی کہ یہ نماز مرکب ملفق مبنی مسائل استنبا
پر تھی ماخوذ اونکی تفریعات فقیہ سے نہ یہ کہ امام صاحب ہمیشہ اسی طرح کی نماز پڑھتے ہوں
یا دوسروں کو اوسکا حکم کرتے ہوں ایسی ترکیب تلفیق بے شبہہ امتزاج بطرق مذاہب

دیگرے سے بھی نکل سکتی ہی پھر کہا شافعی نے فرمایا ہی زکوٰۃ دینا فی الفور چاہیے مرنے سے زکوٰۃ
ساقط نہین ہوتی پھر صوم کا حج کا عقود معاملات کا آملاک کا مناکحات کا جنایات کا حدود کا
حکومات کا ذکر کیا آپکا ایک دو دو مسئلے لکھکر خلاف ابی حنیفہ کا اصول شرع سے اشتباہ کرکے
مین بتایا پھر عمارہ بن یزید سے چوٹ کرتا محمد بن حسن کا شافعی پر دربار ہارون رشید مین
بابت تابل خلافت نقل کیا جب رشید کی گفتگو شافعی سے ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ سب افترا
تھا شافعی کا کمال علم قرآن وخبر وعلم طب وشعر وانساب مین ثابت ہوا ہارون نے کہا
کچھ حاجت ہو تو کہو فرمایا اتامرنی من بعد مکس ن النصیحۃ وتقدیم الموعظۃ ان اسود
وجھی بالمسئلۃ پھر محمد بن حسن نے کہا یہ مسئلہ کسطرح ہی کہ ایک مرد کی چار عورتین ہون اوسنے
پہلی جورو کو دوسری جورو کی عمہ پایا تیسری جورو کو چوتھی جورو کی خالہ معلوم کیا انھون نے
کہا پہلی تیسری کو چھوڑ دے کہا کس حجت سے کہا ابی ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کیا ہی لایجمع بین المرأۃ وعمتھا ولابین المرأۃ وخالتھا پھر کہا تم تو بتاؤ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین کسطرح داخل ہوئے کس درب سے آئے کس محلے مین
اوترے پہلے پہل کیا بات کی اوس وقت کا بیان کیا تھا ناقہ پر سوار تھے یا گھوڑے پر محمد بن
حسن متغیر ہو کر رہ گئے کچھ جواب نہ بنا انھون نے کہا ای امیر المؤمنین انھون نے مجھے ایک
مسئلہ حرمت کا پوچھا مین نے بتادیا مین نے انسے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پوچھا اٹکنے لگے ہارون نے شافعی رح کو بہت سا مال دیکر رخصت کیا انھون نے مجلس سے
اوٹھکر سب مال دربانون وغیرہ کو بانٹ دیا خالی ہاتھ چلے آئے انتہی حاصلہ بعضی علماء
حنفیہ کسی صوفی عالم حق پسند کے طریقے مین مرید ہوتے ہین خدمت مین پیر کے نہایت
عقیدت رکھتے ہین مگر عقیدے مین خلاف اوسکے عمل کرتے ہین جیسے علامہ محمد معین رح
کہ حنفی ہو کر معتقد شیخ ابن عربی صاحب فتوحات کے ہین گریہ مقلد ہین شیخ اکبر مقلد
نہ تھے بلکہ متبع سنت تھے اونکی کتاب فتوحات مین جابجا ترغیب اتباع سنت کی ہے

اور جیسے شیخ عبد الحق دہلوی کہ بڑے حنفی عالم ہین طریقت مین قادری مشرب رکھتے تھے
حالانکہ شیخ جیلی حنبلی المذہب غیر مقلد تھے غرضکہ مذہب تو اور کچھ ہی اوسمین پیر کی تحقیقات
مریدون کو منظور نہین مشرب مین پیر کی راہ پر ہین اس سے معلوم ہوا اگر کوئی امام جسکا
کے زہد وعبادت وکثرت فقہ کا معتقد ہو مگر اونکے مذہب پر نچلے بلکہ حدیث پر عمل کرے
تو اسمین کچھ امام کی منقصت نہین ہی نہ اس شخص پر کوئی اعتراض آتا ہی محققین اہل علم
ہمیشہ سے سلفًا عن خلف جرح وتعدیل رُوات وعلماء اسلام کے اپنی کتابون مین نقل
کرتے آئے ہین اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اوسکو مخفی سمجھکر یہ کام کیا ہی بلکہ بیان کرنا امر
حق کا واسطے ذب کے شرع مطہر سے اظہار کرنا صواب کا واسطے تمیز کے خطا سے جو عالم
کتاب وسنت پر واجب ہی علماء سے عہد لیا گیا ہی کہ وہ حق کا بیان لوگونمین کرین نہ کہ
مخفی رکھنا ایسے امور کا سخت بد دینی ہی بیوقوف جاہل لوگ اپنی کم عقلی وحماقت سے اسکو
موجب حقارت امام صاحب تصور کرتے ہین تاکہ امام صاحب نے عیب محض تھے نہ اونکے
علم مین کوئی قصور تھا نہ اونکی فضیلت مین کسیطرح کا فتور آسکتے کیونکہ وہ مفترض الطاعت
واجب التقلید نہین ٹھہرتے اونکے مطاع ہونے کی کوئی دلیل صحیح اگر موجود ہی تو پھر
اس سے کیا بہتر جسطرح شیعہ قائل عصمت ائمہ اثنا عشر ہین تو ہر سے اپنے پیر کو نائب
صاحب الزمان امام مہدا اعتقاد کرتے ہین اسی طرح حنفیہ بھی سمجھے جاوینگے انکے نزدیک
اگر عصمت ساتھ انبیاء کے مخصوص نہین ہی تو نسی ہین کیا وجہ ہین اونکا کام جانے
ہمین اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے اسی اتباع سنت پر چلاوے اور سے فتن مذاہب
شرور سار آفات عصبیت تعصب حمیت جاہلیت سے اپنے نبی کریم رسول رحیم کے
طفیل مین بچائے اللہم آمین اصول فقہ مقلدین مین یہ بات لکھی ہی کہ مجتہد مخطی ومصیب ہوتا ہی
مگر جب خطا کسی امام کی بیان کرو تو نہین مانتے اوسکی تصحیح مین جان مارتے ہین آج ہمام نے
شرح ہدایہ میں کیا کچھ کوشش وکشش تائید مذہب حنفی مین نہین کی تحسین کو برا سن کے

ٹھہرا دیا اسمین کو خرق اجماع بھی منظور رہا مگر تب بھی اثبات جملہ فروع مذاہب جیسا چاہیے تھا
نکر سکے جا بجا تناقض مین گرفتار رہوئے جہان کہین صحیحین کی حدیث مطابق مذہب کے
ملی وہان خلاف قاعدۂ مخترعۂ خود حدیث کو بوجہ روایت بخاری ومسلم ترجیح دی جہان نملی
وہان بات بنائی غرضکہ کوئی قنع اس ضابطۂ اصول کا معلوم نہوا یقولون ما لا یفعلون
جب کسی امام کی نسبت یہ بات قرار پاویگی کہ اوسکا کوئی مسئلہ خطا نہین گو خلاف قرآن یا حدیث
صحیح کیون نہو تو درحقیقت یہ اعتقاد اوسکے عصمت کا ہی گو منہ سے کوئی اوسکو معصوم نکہے
عصمت مرادفِ کیا ہر چیز یہی ہوتا ہی کہ معصوم خطا سے پاک ہی سبحان اللہ انبیا علیہم السلام سے تو صدور
صغائر جائز ہوا اونکی بھول چوک پر تنبیہ کیجاوے مگر امام صاحب سے کبھی کوئی بھول چوک
نہین ہوئی یہ پیغمبرون سے بھی زیادہ ٹھہرے رسولون سے بھی بڑھ گئے انا للہ وانا الیہ
راجعون **ف** آدم علیہ السلام سے اس دم تک جتنے بنی آدم گذرے ہین خواہ وہ ملوک
تھے یا سوقہ ہر ایک کا کچھ نہ کچھ مذہب تھا خواہ وہ مذہب بذریعۂ وحی الٰہی ہو یا بواسطۂ وحی
شیطانی کوئی آدمی دنیا مین لامذہب نہ تھا حتی کہ جو لوگ قائل کسی مذہب یا ملت یا نحلت کے
نہ تھے بلکہ نرے طبایعی یا وحشی آزاد منش تھے یا اونکا کچھ مذہب مسمی ظاہر مین نہ تھا جیسے دہری
سو وہ بھی خالی کسی ایک خیال سے نہ تھے دہریت جسکے معنی لامذہب ہونا ہی یہ خود درحقیقت ایک مذہب
ہی گو سفسطۂ محض کیون نہو پس جب تمذہب ایک امر شائع ٹھہرا تو ہر مذہب مین التزام اوس
مذہب کے راہ و رسم کا بھی ہمیشہ پایا گیا ہی نوع انسان کے لیے جمود مذہبی یا تعصب بشری
ایک ایسی چیز ہی جس سے کسی فرد بشر کو نجات حاصل نہین ہی گو کوئی شخص یہ دعوی کیون
نکرے کہ ہم متعصب نہین ہین مگر ممکن نہین کہ یہ دعوی اوسکا سچ ہو سکے دنیا مین ہزارون فتنے
ہوئے اون سب فتن مین فتنۂ مذہب سے بڑھ کر کوئی فتنہ موجب تفرق کلمہ وخرابی ملک
وملت کا نہوا اسلام سے پہلے جو حکومتین اس جہان فانی مین تھین اونمین بھی تعصب مذہبی
موجود تھا باوجود کفر بواح و زندقت خالص کے پھر اسلام کے بعد جتنے فرقے اس ملت حقہ مین

نکلے یا امت دعوت مین اہل کفر باقی رہے آنمین بھی ہمیشہ فتنۂ مذہبی پایا گیا کتب تاریخ
اسلام وغیرہ اسکے گواہ عادل ہین مثلاً بعد وفات نبوی کئی گروہ زکوٰۃ دینے سے رک
گئے اسلام سے پھر گئے آپنے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا سلہ ہجری مین
لڑائی ہوئی یہ ارتداد بھی ایک مذہبی فتنہ تھا پھر اوسدن سے جو لڑائیان زمانۂ خلفاء
راشدین مین ملوک بنی امیہ مین سلاطین عباسیہ مین حکام ارض سے بابت فتوح ممالک
ہوئین وہ سب مذہبی لڑائی تھی حدیث مین آیا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا
لا الٰہ الا اللہ فاذا قالوہا عصموا منی دماءھم واموالھم الحدیث تو تاریخ زمان ہر خلیفہ
و امام و ملک و سلطان اسلام کو مد رہیں اسلام نے بقیہ سنوات ضبط کیا ہی جو لڑائی
فقط ملک گیری کے لیے قبل اسلام یا بعد اسلام ہوئے وہ بھی ایک طرح کے تعصب و فتنہ
مذہبی سے خالی نہ تھے پادشاہ کا جو مذہب ہوتا تھا وہ اوسکے جاری کرنے میں آپنے خلاف
مذہب کے رسوم مٹانے مین کچھ نہ کچھ ضرور تعصب ظاہر کرتا تھا یہ فتنہ ہمیشہ دنیا مین ملا
اور رہیگا کسی ملت و نحلت کو اس بلا سے نجات نہین ولا یزالون مختلفین الا من
رحم ربک جب دنیا مین ملت اسلام آئی تو صدر اول مین سب لوگ ایک ہی طریقے پر
تھے یعنی سب کے سب تابع کتاب و سنت رہی اتفاقاً اگر کوئی شخص دین اسلام مین کوئی
نئی بات کہتا تو سب اہل دین مل جل کر اوس قول کے فساد کو ظاہر کر دیتے جسطرح مذہب
قدر و جبر زمانۂ صحابہ مین نکلا آوسپر اونھون نے بہت شد و مد سے انکار کیا تین سو برس
تک تو یہی حال رہا کہ کلمۂ اسلام متفق تھا پھر چوتھی صدی سے کچھ کچھ تقلید مذاہب جاری
ہونے لگی بہتر فرقے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوئے انمین ہمیشہ باہم فساد و عناد و قتال و جدال رہا
اسکی بڑی کہانی ہی ان فرقون کو جانے دو اہل سنت مین چار مذہب نکلے چار مصلے ٹھہرے
چار اصول مقرر ہوئے کتاب۔ سنت و اجماع و قیاس باہم انکے بھی لڑائی رہی کبھی بابت
اصول عقائد کے کبھی بابت فروع مسائل کے پھر جو پادشاہ جس مذہب کا ان مذاہب مین سے

مستولی ممالک مستوفی مسالک ہوا اوسنے اپنے مذہب کے اجرا مین کوشش کی جبکا مذہب
بادشاہ کے مذہب کے موافق تھا وہ برومند ہے دوسرے مذہب والے مستند ہوئے
سنہ دوسو ہجری مین بزمانۂ مامون فتنۂ عظیم بابت اعتقاد مسئلہ تخلیق قرآن قائم ہوا
واثق باللہ کے زمانے مین بھی یہ فتنہ رہا مذہب اعتزال سربلند تھا مذہب اہل سنت مضمحل تھا
متوکل کے زمانے مین محدثین کا نہایت اکرام ہوا معتزلہ خوار ہو گئے معتضد نے اپنے زمانے
مین کتب فلاسفہ وجدل ونجوم کا رواج بند کر دیا ۲۷۸ھ مین فتنۂ قرامطہ ہوا یہ سب رافضی تھے
بغداد مین باہم حنابلہ وغیرہ کے اس مسئلے پر مقاتلہ ہو گیا کہ مقام محمود سے کیا مراد ہے ۳۱۷ھ
مین حکومت رافضہ بغداد مین ہو گئے مغرب مصر عراق مین یہ مذہب پھیل گیا ۳۶۳ھ مین
شیعہ سنی باہم بغداد مین لڑے سخت مقاتلہ ہوا ۴۰۸ھ مین قادر باللہ نے ایک کتاب
رد معتزلہ و رافضہ مین لکھی وہ مجمع علما مین پڑھی جاتی تھی ۴۵۹ھ مین ابی حنیفہ رح کی قبر
پر ایک قبہ بنایا گیا ۴۶۹ھ مین جب ابو القاسم قشیری بغداد مین آئے موافق اشعری کے
کلام کیا حنابلہ سے اور انسے مقاتلہ ہو کر سخت فتنہ برپا ہوا ایک جماعت ماری گئی کسی نے کہا
یہ فتنہ درمیان شیعہ سنی کے ہوا تھا ۴۹۴ھ مین دعوت باطنیہ اصبہان مین جاری ہوئی
یہ سب ملحد تھے ۴۹۹ھ مین ایک آدمی نہاوند سے نکلا وہ مدعی نبوت تھا آخر مارا گیا ۵۵۴ھ
مین شافعیہ و حنفیہ نیشاپور مین لڑے یہ فتنہ اتنا بلند ہوا کہ مدرسہ حنفیہ جلا دیا گیا یافعی کہتے ہیں
فیا لها من مصیبة عظمت فی الاسلام وهی التفرق بالحنفیة والشافعیة وغیرهما
وتعصب کل فرقة لمذهب الذی تمذهب به بحیث یصیر کل فریق مذهبه علی
صلحاء غیر مذهبه ویرون ذلک نصرة الحق وهو خلاف اوامر الشرع ونواهیه
قال تعالی واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا وقال عز من قائل ان الذین فرقوا
دینهم وکانوا شیعا لست منهم فی شیء فکم عدد عد هذه البلوی وطم وعم
فی اکثر البلاد فالی الله عز وجل المشتکی انتهی ۵۶۰ھ مین ایک فتنہ بلد اصبهان مین

تعصب مذاہب کی بنا پر واقع ہوا جسمین ایک خلق کثیر ماری گئی گھر کے گھر جلا دیے گئے
سنہ میں بغداد کے اندر مدرسہ مستنصریہ بنایا گیا اوسمین چارون مذہب کے علما اور
مقرر کیے گئے زمانہ برقرق جرکسی سے حرم شریف مین چار مصلے الگ الگ قائم کیے گئے
ورنہ پہلے ایک ہی مصلا تھا نصاری مین تثلیث ہی مقلدین میں تربیع ہی شیعہ مین تخمیس ہے
کہ وہ پنجتن کے قائل ہین اہل حدیث مین توحید ہی اصل اصول شریعت قرآن پاک ہی حدیث
ملکم قرآن مین ہی ان هو الا وحی یوحی متبعین سنت کا انهین دو نور پر عقیدہ و عمل ہی بس بس

میر یان دو ہی پیالون پہ قناعت کیجی ساقیا چشم ہی میخانہ خمار ہمین

تیرہ صدی سے پہلے اگرچہ علماء دین حنفی یا شافعی کہلاتے تھے تصنیف مذہبی کرتے تھے
لکن یہ جمود جو آخر اس صدی مین تقلید کذائی پر ہوا ہرگز نتھا اگر تھا بھی تو یہ طریقہ رفض کہ
مناظرے مین سب وشتم ہو کتابون مین گالیان دی جاوین کسی کا حفظ مرتبہ نہو مفقود تھا
یہ فتنہ آخر زمان اسی صدی مین ایجاد ہوا ہی یہ تباہی دین کی اسی وقت مین پائی گئی ہی
جمود تقلید اسکا منبع ہی ترک توحید اسکا منشا ہی سے تو فتنۂ زمانہ شدی ورنہ روزگار
بود ست پیش ازین قدری آرمیدہ تر غرضکہ کوئی زمانہ آدم سے لیکر اب تک فتنۂ مذہبی سے
نہ بچا اہل باطل نے ہمیشہ اہل حق پر انکار کیا اہل حق نے بھی ہمیشہ حق کا اظہار کیا ان چارون
مذہب مین مذہب حنفیہ کی بنیاد رائی و قیاس پر تھی اسلیے ان سے زیادہ کھٹر ارہا کیا
اس مذہب نے اور مذہب مالکی نے جو رواج پایا ہی وہ ذریعۂ سلطنت پایا ہی مذہب
شافعی و حنبلی کا رواج محض بتائید الٰہی ہوا ہی ملا جیب اسد قندہاری نے ابجد التاریخ مین لکھا
ہی ان الصفدي قيد فقه ابي حنيفة بالرأي والقياس وكانه هو مراد الذهبي ولهذا
اضاف فقه الشافعي الى الحديث تمييزا و يوافق هذا ما اشتهر من ان ابا حنيفة من
اصحاب الرأي والشافعي من اصحاب الظواهر انتهى اصحاب ظواہر کہتے ہین اہل حدیث کو
ظاہریہ کہتے ہین مقلدین داود ظاہری کو یہ تفرقہ ملا محمد معین نے ذکر کیا ہی جسکی نے طبقات

کبری مین شافعی رح سے نقل کیا ہی وصدت کتاب ابی حنیفة انما یقولون کتاب الله
وسنة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وانما هم مخالفون له انتہی پھر ایک مناظرہ لکہا جو
محمد بن حسن کا ساتھ شافعی کے ذکر کیا جسمین اعلم ہونا شافعی کا نسبت مشار الیہ ثابت ہوا اس
مناظرے کو یاقوت حموی نے بھی معجم الادباء مین ذکر کیا ہی اوسمین یہ بھی لکہا ہی کہ شافعی نے
محمد بن حسن سے کہا اما کتابک الذی ذکرت انک وضعته علی اهل المدینة فکتابک
من بعد بسم الله الرحمن الرحیم خطأ الی آخره الی قوله واصغر محمد بن الحسن لم یجد جوابا
اس مناظرے کا حال رازی نے بھی رسالۂ ترجیح مذہب شافعی مین لکہا ہی شاہ ولی الله محدث
دہلوی نے بھی انصاف مین طرف اوسکے اشارہ کیا ہی اس مناظرے کے سوا رازی نے
اور بہت سے مناظرے بھی ذکر کیے ہین جس سے بطلان وہ کاکت مسائل و ضعف دلائل حنفیہ کا
ثابت ہی جسطرح شافعی نے اکو ہرایا اسیطرح کئی مناظروں مین ابو یوسف کو بھی الزام دیا
کتاب الرد علی محمد بن الحسن تالیف شافعی ہی یاقوت حموی وغیرہ نے ذکر اوسکا معجم الادباء
وغیرہ میں کیا ہی غزالی نے منخول مین لکہا ہی اما ابو حنیفة فلم یکن مجتهدا لانه کان لا یعرف
اللغة وعلیه یدل قوله ولو رماه بابو قبیس وکان لا یعرف الاحادیث ولهذا عرضی
بقبول الاحادیث الضعیفة ورد الصحیح منها ولم یکن فقیه النفس بل کان یتکایس
لا فی محله علی مناقضة مآخذ الاصول انتہی اسی کتاب مین قاضی ابو بکر باقلانی سے
تسفیہ ابی حنیفہ نقل کی ہی یہ بھی لکہا ہی ولا اکترث بمخالفة ابی حنیفة فانی اقطع بخطأه
فی تسعة اعشار مذاهبه الی قوله ان ابا حنیفة قد حام ذهنه فی تصویر المسائل
وتقریر المذاهب فکثر خبطه لذلک ولهذا استنکف ابو یوسف ومحمد عن اتباعه
فی ثلثی مذهبه لما رأیا فیه من کثرة الخبط والخلط والتورط فی المتناقضات الی قوله
واما ابو حنیفة فقد قلب الشریعة ظهرا لبطن وشوش مسلکها وغیر نظامها الی قوله
ولولا شدة الغباوة وقلة الدرایة وتکدر القلوب علی اتباع التقلید والمآلف

لما اتبع مثل هذا التصرف فی الشرع من سلم حسه فضلا عمن یشتد نظره ومذا
اشد المطعن عن سلعت لاتمه فیه انتہی ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین یافعی نے
اپنی تاریخ مین جسکا نام مرآۃ الجنان ہی ملا علی قاری نے رسالہ رد امام الحرمین مین زین الدین
عراقی نے فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث مین پہر کتاب التقیید والایضاح مین ابن جماعہ نے
طبقات شافعیہ مین حافظ دمیاطی نے اپنے طبقات مین سیوطی نے رسالۃ الرد علی من اخلد
الی الارض مین تاج الدین کی حنفی نے کتاب کفایۃ التطلع مین منخول کو تالیف غزالی کہا ہے
اسیطرح شیخ حسن عجیمی شیخ احمد قشاشی شیخ شہاب خفاجی شمس الدین رملی شیخ عبد الحق سنباطی
وغیرہ ایک جمع جم نے اس کتاب کو تالیف غزالی کہا ہی انمین بعض نے روایت اس کتاب
کی اسناد متصل تا مولف بہی کی ہی غرضکہ علما حنفیہ شافعیہ قریب بیس شخص کے متفق ہین
اسپر کہ یہ کتاب غزالی صاحب احیاء العلوم کی ہی اس کتاب مین غزالی نے مسائل فروع حنفیہ
پر بہی خوب ہی رد کیا ہی جسطرح معتزلہ پر بہی انکار فرمایا ہی خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد
مین بہت کچھ نسبت ابی حنیفہ لکہا ہی ابن خلکان نے بہی طرف اوسکا اشارہ کیا پہر کہا
ثم اعقب ذالک بذکر ما کان الالیق ترکہ والاعراض عنہ اس تاریخ کے مقدمہ کا اسم
مختار ہی تالیف یحیی بن عیسی بغدادی اوسمین لکہا ہی والمحمود عند نقلۃ الحدیث من
الائمۃ المتقدمین وھؤلاء المذکورین منہم فی ابی حنیفۃ خلاف ذلک وکلامہم
فیہ کثیر لامور شنیعۃ حفظت علیہ یتعلق بعضہا باصول الدیانات وبعضہا
بالفروع پہر اس جگہ اکثر اشخاص اعلام وعلماء کبار اسلام اہل سنت کا نام لیا ہی جنہون نے
امام ابو حنیفہ پر جرح کی رد کیا خطیب نے کہا ان ای اباحنیفۃ کان مذھبہ مذھبہم ابو علی
یحیی نے خطیب سے یہ بہی نقل کیا ہی کہ ابو حنیفہ قائل خلق قرآن تھے یعنی جسطرح مذہب اہل اعتزال
کا ہی ابو قتیبہ دینوری نے کتاب المعارف مین امام صاحب کو مع دونو شاگرد کے مرجی
لکہا ہی حافظ سلیمانی نے بہی ابو حنیفہ کو مرجیون مین گنا ہی چنانچہ ذہبی نے میزان مین بقول

کو نقل کیا ہی بلکہ مختار مختصر تاریخ خطیب بغدادی مین یہ بھی ذکر کیا ہی کہ ابو اسحق فزاری سے
کہا کنت اتی ابا حنیفۃ واسألہ عن الشی من امر الغزو فسألتہ عن مسئلۃ فاجاب
فیہا فقلت لہ یروی عن النبی کذا وکذا قال دعنا من ہذا ثانیا اسلیے ہوگا کہ سب
صراحت حنفیہ امام صاحب کے نزدیک قبول روایت مین تشدد عظیم تھا ورنہ یہ گفتگو یعنی یہ خطیب نے
کہا ما ولد فی الاسلام مولود اضر منہ غرضکہ خطیب نے جو کچھ حق مین امام صاحب اور قاضی
ابو یوسف صاحب کے لکھا ہی اگرچہ اوسکے جواب مین یارون نے بہت کچھ باتین بنائین
لکن صاحب علم وانصاف پر مخفی نہین ہی کہ خطیب نے اپنی طرف سے کچھ نہین کہا ائمہ ثقات
سے جراحات مذکورہ نقل کیے ہین شیخ عبد الحق دہلوی کا تحصیل الکمال مین یہ کہنا کہ خطیب اس
تحریر مین متعصب تھے سکابرے تھے ٹھیک نہین اسلیے کہ تنہا خطیب نے جرح نہین کی ہی بلکہ ایک جمع
جم نے جو حال امام صاحب کی قلت عربیت وقلت علم حدیث وقلت علم لغت وغیرہ کا تھا وہ
صاف صاف کہدیا ہی بیچارے خطیب کا اسمین کیا قصور ہی ہر عالم نے تراجم اہل علم مین یہی
کیا ہی کہ مدح وقدح دونو کو لکھا ہی ہان جسکے حق مین کوئی جرح معلوم وماثور نہین ہوئی وہان
تحریر جرح سے سکوت کیا بخاری نے بسند خود فزاری سے روایت کیا ہی کنت عند
سفیان بنعی نعمان فقال الحمد للہ کان ینقض الاسلام عروۃ عروۃ ما ولد فی الاسلام
اشام منہ لکن سبکی نے طبقات کبری مین یہ کہدیا ہی ثانیاک ثم ایاک ان تصغی الی ما
اتفق بین ابی حنیفۃ وسفیان الثوری او بین مالک وابن ابی ذئب او بین احمد بن
صالح والنسائی او بین احمد بن حنبل والحارث المحاسبی وہلم جرا الی زمان الشیخ
عز الدین بن عبد السلام والشیخ تقی الدین بن الصلاح فانک ان اشتغلت بذلک
خشیت علیک الہلاک انتہی اس عبارت کو شعرانی نے بھی میزان مین نقل کیا ہی انصاف
کی بات بھی یہی ہی کہ آخر امت کو اول امت پر لعن وطعن کرنا ہرگز لائق نہین کیونکہ یہ لوگ
کچھ معصوم نہ تھے مگر افسوس ہی ایسے امور کی حکایت خود یہی مقلد لوگ نہے کروائے ہین

اہل حق کو مجبور کرتے ہیں بیان واقع پر امام رازی نے رسالۂ ترجیح شافعی میں لکھا ہے
کہ سنا رسی نے ذکر شافعی کا اپنے تاریخ کبیر میں کیا ہی یہ کہا ولو کان من الضعفاء في هذا
الباب اي في علم الحديث لذكره كما ذكر ابا حنيفة في هذا الباب یعنی ابو حنیفہ کو
علم حدیث میں ضعیف کہا ہی یحیی بن معین نے کہا ابو حنیفہ رح سے حدیث کہ وانکی حدیث لائق
اعتماد نہیں علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے پچاس حدیثیں روایت کی ہیں سب میں خطا
و غلط و لغزش و سقط ہی اسی طرح ابو حفص فلاس و ابو زرعہ نے انکی تضعیف کی ہی جیسا کہ انساب
سمعانی و تراجم الحفاظ بدخشانی سے ظاہر ہی آنکو مضطرب الحدیث و واہی الحدیث لکھا ہی ابو بکر
بن ابی داود سے کہا کل ڈیڑھ سو حدیث کو امام اعظم نے روایت کیا ہی نصف میں خطا و غلط
واقع ہوا ابن الجوزی نے کتاب المنتظم میں ان سب اقوال کو ذکر کیا ہی نسائی و ابن عدی نے
بھی انمیں جرح و قدح کی ہی میزان الاعتدال میں لکھا ہی النعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنيفة
الكوفي امام اهل الرأي ضعفه النسائي من جهة حفظه وابن عدي وآخرون وترجم
له الخطيب في فصلين واستوعب كلام الفريقين معدليه ومضعفيه عبد الرؤف
مناوی نے فتح القدیر شرح جامع صغیر میں لکھا ہی قال ابو داود لصاحب الله وبالرواية جسم
اي عن شعيب بن ايوب والنعمان بن ثابت الامام اورده الذهبي في الضعفاء وقال ابن عدي
عامة ما يرويه غلط وتصحيف وزيادات وله احاديث صالحة امام احمد سے بھی
مالک و اوزاعی سے انکا ضعیف الرای ہونا نقل کیا ہی اسیطرح بیہقی نے بھی کہا ہی رازی نے
کہا واما ما قال في ابي فلان فذلك لانه كان يقبل المجاهيل والمقاطيع والمراسيل وما وقع
اليه من حديث بلاده وان كان ضعيفا يترك القياس لاجله وما رفع اليه من احاديث
سائر البلاد وان كان صحيحا لم يقبله بل يعدل الى الاستحسان والقياس انتہى مختصر تاریخ
خطیب سے یہ بات بھی ثابت ہی کہ خود امام صاحب نے ذکر اپنی عدم توجہ کا طرف علوم حدیث
و قرآن کے ابتدائی طلب علم میں فرمایا ہی ولیس بعد عبادان قریہ صاحب قاموس نے

ہی حنفی امام صاحب کی علم لغت مین بیان کی جسپر مین قاری نے برا مانا غرضکہ جسقدر جرح
ائمہ الجرح والتعدیل نے کی ہی اوتنی کسی دوسرے امام کے حق مین نہین کشیعہ نے رد حنفیہ مین
زمین آسمان کے قلبے ملائے ہین کتب اہل سنت سے جرح انکے امام کی نقل کی ہی یہ لوگ
اوسکا جواب نہین سکتے انکی فرصت کا زمانہ اسی رد اہل سنت مین بسر ہوتا ہی سچ ہی کل
میل لخلق لہ یہ سارے جھگڑے بکھیڑے اسی مذہب قیاس ورای مین ہین ولو کان من
عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا اہل حدیث کے آپسمین کوئی جھگڑا ہی کوئی کبیرات

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

جسنے اپنا ہاتھ اس کتاب وسنت مین مارا وہ ساری بلاؤن سے بچ گیا اللھم ارزقنا
ف حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا آیا ہی لو کان الایمان بالثریا لنالہ رجال من ھٰولاء
رواہ الشیخان ایمان اگر ثریا پر ہو تو بھی اوسکو کچھ لوگ فارس کے پالینگے اس حدیث مین
منقبت ہی مومنین فرس کی امت فرس وسط معمور مین رہتے ہین جسکو ارض فارس کہتے ہین
کرمان اہواز وغیرہ بہت اقالیم اسی زمین مین ہین جیحون کی دری جو ملک ہی اوسکا نام ایران
ہی یہ داخل ارض فارس ہی اسیکو عراق عجم بولتے ہین جو ملک پرے جیحون کی ہی وہ ارض
ترک ہی اوسکو توران کہتے ہین فرس اولاد فارس بن ارم بن سام ہین یا ولد یافث بن نوح
علیہ السلام یہ کہتے ہین ہم ولد کیومرث ہین نسل بنی آدم اونھین سے ہی یہ بہت فرقے ہین
دیلم سکان جبال ہین جیل ساحل بحر طبرستان پر بستے ہین کرد شہرزور کی جبال پر رہتے ہین
منجملہ بلاد فارس کے چند شہرون کے نام لکھے جاتے ہین جنمین بڑے بڑے محدث پیدا
ہوئے سب مین نہین تو اکثر مین تو منزو راس علم مبارک کے علما اوسکے کتب طبقات
سے ان بلاد کے علما کا حال بخوبی معلوم ہوسکتا ہی ابرقوہ ارض فارس کا مشہور شہر ہی
فارسی مین اسکا نام برکوہ ہی یعنی فوق الجبل ایہ ری وہمدان کے بیچ مین ہی قریب ساوہ
کے آبہ کے لوگ شیعہ ہین ساوہ کے لوگ سنی ہین اصفہان مین ایک محلہ کا نام بھی آبہ کہ

آذربیجان ایک ملک ہی اسمین بہت شہر ہین **آمل** اس نام کا ایک شہر طبرستان مین
ہی جہان کے ابن جریر طبری ہین دوسرا خوارزم جیحون مین بخارا کی سمت پر ہی **ابہر** ایک شہر
اس نام کا ارض جبال مین ہی دوسرا نواحی اصبہان مین **ابیورد** خراسان کا شہر ہے
اردبیل آذربیجان کا شہر ہی **اسفرائن** خراسان کا شہر ہی **اصبہان** مشہور شہر ہے
فارس کا **اصل** اس شہر کے چار رون طرف دجلہ ہی **انبار** ایک فرات کے کنارے پر
ہی پہلا شہر عراق کا ہی دوسرا ایک گانون ہی بلخ کا تیسرا مرو مین ہی **ارجان** فارس کا
شہر ہی **اصطخر** پرانا شہر فرس کا ہی **ایلاق** ایک نیشاپور مین دوسرا نواح بخارا مین تیسرا
بلاد شاش مین قریب فرغانہ ہی **استراباد** تین شہرون کا نام ہی ایک درمیان ساریہ و
جرجان کے دوسرا کرخ میسان مین تیسرا نواح نسا مین اعمال خراسان سے **بیضا** ارض فارس
کا شہر ہی بیضاوی صاحب تفسیر یہین کی تہی **بابل** ارض عراق کا شہر ہی **بغداد**
پہلے ایک قریہ تھا فرس کا پہر وہان شہر آباد ہو گیا **بدخشان** یہ اعلای طخارستان مین
آباد ہی **بست** سجستان کا ایک شہر ہی **بلخ** خراسان کا ایک عمدہ شہر ہی **بلخی** خراسان
کا شہر ہی **بغشور** ہرات و مرو کے بیچ مین ہی بغوی یہین کے تہے **باب** بخارا کا ایک
گانون ہی **بلاد دیلم** یہ قزوین کے پاس ہین سب جبال ہین **بخارا** عمدہ شہر خراسان
فرس کا ہی امام بخاری یہین کے باشندے تہے **تستر** ارض اہواز کا شہر ہی **تبریز**
آذربیجان کا بلدہ ہی **ترمذ** ایک قریہ ہی بخارا کا **جبال** ایک مشہور ناحیہ ہی فارسی مین
اوسکو کوہستان کہتے ہین اسکے جانب شرق مین خراسان فارس غرب مین آذربیجان ہے
معظم بلاد اسکے اصفہان ری ہمدان قزوین ہین **جرباذقان** چہوٹا سا شہر ہے
کوہستان کا اصفہان و ہمدان کے بیچ مین **جرجان** قریب طبرستان ہی **جوہستان**
ہمدان کا ایک گانون ہی **جوین** ایک ناحیہ ہی درمیان خراسان و کوہستان کے امام الحرمین
جوینی اسی کی طرف منسوب ہین **جیلان** درمیان قزوین و بحر خزر کے ہی صاحب غنیۃ الطالبین

بیین سکے تھے جو بڑا ایک تو یہ نیسابور کا حلوان ہمدان و بغداد کے بیچ مین ہی ایک
نیسابور کے پاس ہی دوسرا کوہستان مین آخر مدن عراق ہی شہر ہی خراسان مشہور شہر
ہین اور ماوراءالنہر کے خواف خاوران خراسان کے شہر ہین خوارزم بیان نمبر
جیحون ہی بلاد بدخشان سے نکلکر آئی ہی دامغان رے و نیسابور کے بیچ مین ہی رود
ارض جبال کے شہر ہین دی شہور شہر ہی سمرقند ماوراءالنہر کا شہر ہی عمارت تو حسن
مین مثل بخارا کے ہے سناباذ طوس کا گانون ہی ہارون رشید کی قبر یہین ہی سرخس
مرو و نیسابور کے بیچ مین ہی سهرورد ارض جبال کا شہر ہی قریب زنجان سجستان
ایک بڑا ناحیہ ہی سجستان بن فارس کا بسایا ہوا سوس پرانا شہر خوزستان کا ہی سامرا
تکریت و بغداد کے بیچ مین ہی ۲۲۱ھ مین معتصم بادشاہ نے بسایا سند ہند و کرمان کے بیچ
ہی شعب بوان ایک زمین ہی بلاد فارس مین منجملہ چار جنت کے شیراز اسکو
احسن بلاد فارس کہا ہی شاذیاخ خراسان کا شہر ہی قریب نیسابور شہرزور اربل و
ہمدان کے بیچ مین ہی شہرستان نیسابور و خوارزم کے درمیان ہی صاحب ملل و نحل
اسی جگہ کے تھے دوسرا قصبہ کورۂ نیسابور ہی ارض فارس سے تیسرے اصفہان کا نام بھی
شروان نوشیروان کا آباد کیا ہوا ہی صنعا قصبہ بلاد یمن ہی ارض حجاز سے دنیا کی
چار جنتون مین ایک جنت یہ بھی ہی یہان صدہا محدث عالم بحدیث پیدا ہوئے جو مجتہد
مطلق تھے طبرستان یہ ناحیہ درمیان عراق و خراسان کے ہی طوس خراسان کا
شہر ہی عسکر مکرم اہواز کا شہر ہی عراق موصل سے عبادان تک طول مین قادسیہ
حلوان تک عرض مین ہی آسکو اعدل ارض اسد اصح تربت کہا ہی فارس مشہور ناحیہ ہی
اسمین پانچ کورہ ہین ایک ارجان جسکو کورۂ سابور کہتے ہین دوم اصطخر اسمین بہت شہر ہین
سوم کورۂ سابور ثانی چہارم شاذروان جسکا دارالملک شیراز ہی پنجم سوس فاراب
ماوراءالنہر کا شہر ہی فیروزاباد ایک شیراز مین ہی دوسرا مرو سے تین کوس پر تیسرا

آذربیجان مین جو تھا ہرات کے پاس قنوج کسی وقت مین عظمت ہند قدیم تھی مجمع
تربے عالم صوفی حکیم شاعر محدث ہوئے چار سو برس سے یہ شہر ویرانہ ہے اب ایک [illegible]
غلام کا موطن ہی قندھار بلاد ہند سے ہی مثل کابل کے تو قوت [illegible] شہر [illegible]
چھوٹے شہر کو شہرستان کہتے ہین سابور نے اسکو بنایا اسکے قتال میں جو حادثہ [illegible]
ابن ماجہ مین آئے ہین موضوع ہین قمار من جبال کا ایک بلدہ ہی اصفہان کے پاس
کوفہ اسکو علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے شہر بنایا فرات کے کنارے پر [illegible]
اسی کی طرف منسوب ہین کابل قرمانی نے کہا مدینة مشهورة بارض الهند [illegible]
واهلها مسلمون وكفار انتهى كازرون فارس کا شہر ہی کرمان فارس و [illegible]
کے بیچ مین ہے کش قریب سمرقند کے ہی مکران ارض سند مین ہی ماوراء النہر
سے مراد شہر جیحون ہی یہان بہت سے مدائن و قری و مزارع عامرہ و غامرہ ہین مرو
شہر من خراسان سے ہی مدائن بناء اکاسرہ سے ہی ساحل دجلہ پر جانب شرقی
بغداد کے نیچے نسا خراسان کا ایک شہر ہی قریب سرخس فیروز بن یزدجرد کا بسایا ہوا
امام نسائی یہین کے تھے نصر آباد خراسان کا قریہ ہی نہاوند ہمدان کے پاس ہے
نیسابور خراسان کا شہر ہی مسلم صاحب صحیح یہین کے تھے ہرات بلاد فارس کا
بہت عمدہ شہر ہی ہمدان من جبال سے ہی اهواز ایک قطر کبیر قاعدۂ مملکت فارس
ہی یمن عمان سے نجران تک لمبا ہی قرمانی نے کہا اهلها ارق الناس نفوسا والطفهم
للحق سماهم الله تعالى الناس حيث قال هذا ايضا من حيث الناس [illegible]
سے نکلتا ہی کہ علماء یمن کی پیروی کرنا چاہیے کہ آدمی یہین ہین سنہ نہ اوٹھا فرقہ زیادہ سے
کامل کوئی ٭ کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے ٭ ابتداء اسلام سے ہمیشہ یہان کی حکومت
بنی حسن میں رہی علم حدیث کا یہ ملک منبع ہی یہان کے علماء ہمیشہ مجتہد مطلق ہوا کئے سنت
صحیحہ پہ ہے انمین تقلید کا مرض پیدا نہوا اس بیماری سے خدا نے انکو تندرست رکھا [illegible]

ملک کا دارالملک رہا ہجرۂ شوکان اسی شہر کا ایک عمدہ قریہ ہی امام شوکانی یمن کے تھے مسند کے قاضی القضاۃ تھے امام منصور بالله نے انکو اس عہدۂ جلیلہ پر مقرر کیا تھا انھون نے بدعت ردیہ کا کما حقہ قلع قمع کیا تھیتہ قضا مطابق کتاب و سنت کے فرمائی بہر حال جتنے محدثین بلاد و ممالک نواح فارس کے ہیں وہ سب مصداق حدیث مذکور کے ہین حدیث مذکور کو ایک شخص مین حصر کرنا وہ بھی اوس شخص مین جو کابل کا تھا نہ فارس کا انصاف کا خون کرنا ہی فارس ہی کا کوئی سہی لیکن اطلاق حدیث جمیع ہی نہ معرد اہل فارس نے کیا گناہ کیا ہی کہ باوجود مزید علم و فضل کے وہ مصداق حدیث کے سوئے ستارے فارس کے ملک مین باوجود اس طول و عرض بلاد و مدائن و قری کے صرف ایک امام صاحب ہی اوسکے محل و موقع ٹھہرے اما معہ والی الله المشتکی

تنبیہ

امام ابو حنیفہ رح کے باپ ثابت دادا زوطی تھے ابن خلکان نے کہا زوطی نبطی نام ہی زوطی کابل کے تھے کابل ناحیہ معروف سی بلاد ہند سے ۵۰۰ھ مین انکی قبر پر ایک مدرسہ بنایا گیا ۸۰ھ مین پیدا ہوئے ۱۵۰ھ مین مر گئے استی آپکے وقت مین انس بن مالک عبد الله بن ابی اوفی کوفے مین سہل بن ساعد مدینے مین ابو الطفیل عامر بن واثلہ مکے مین تھے مگر نہ کسی کو دیکھا نہ کسی سے کچھ سیکھا یہ شاگرد تابعیں ہین اس لیے تبع تابعین ٹھہرے مگر ابن حجر نے کہا ابن ابی اوفی سے ایک حدیث روایت کی ہی خطیب نے کہا انس کو دیکھا ہی ذہبی نے کہا یعنی صغر سن مین کسی نے کہا تین حدیثین انسے روایت کی ہین عینی نے کہا انکو ایک جماعت صحابہ سے سماع ہی شیخ قاسم حنفی نے عینی پر اس نقل کا رد کیا علی قاری حنفی نے کہا سخاوی کہتے ہین معتمد عدم روایت ہی صحابہ سے غرضکہ اگر یہ بات بھی مان لیجاوے کہ انکے طفولیت مین بعض صحابہ بعض بلاد و دور دست یا انس کوفے مین موجود تھے تو بھی رویت و روایت انکی اون سے صحیح طور پر ثابت نہین ہوتی مجرد معاصرت سے کوئی شخص تابعی نہین ہو سکتا ہی اس باب مین اعتبار قول محدثین کا ہی نہ فقہا مقلدین کا انکا تو یہ حال ہی کہ در مختار مین لکھا ہی عیسی علیہ السلام جب آوینگے

انھیں کے مذہب کے موافق حکم کرینگے علی قاری نے اسکا رد کیا ہی بعض حنفیہ نے کہا مہدی
موعود انکے مقلد ہونگے خضر نے ایک عمر دراز انسے علم سیکھا ہی علی قاری نے اسکا رد بھی کیا ہی
ابن عربی نے کہا مقلد مہدی کے دشمن ہونگے شعرانی نے کہا انکا مذہب آخر مذاہب ہی انقطاع
مین یہ کشف اگر صحیح ہی تو وہ زمانہ اب آگیا کہ مذہب حنفیہ منقطع ہوجاوے اسلیے کہ مہدی موعود
کے ظہور کا وقت بھی بحسب مکشوفات وقرائن آثار نزدیک آگیا ہی مہدی کے وقت میں کوئی
مذہب نہوگا نہ حنفی نہ مالکی نہ شافعی فقط اتباع کتاب وسنت ہوگا اسیطرح عیسی علیہ السلام تابع احکام اسلام
ہونگے موسی علیہ السلام اگر زندہ ہوتے تو انکو بھی کچہہ چارہ سوای اتباع کے نہوتا عقود الجمان
مین کہا ہی کہ آخر سنہ ۹۰۰ مین ایک کتاب شائع ہوئی جسمین کہی باتین بحق امام ابو حنیفہ لکھی تھین
اسلیے یہ کتاب مین نے انکے مناقب مین لکھی انتہی اس سے معلوم ہوا کہ تین سو برس پہلے بھی
کچہہ لوگ حقیقت حال اس مذہب سے متنبہ ہوگئے تھے آخر اصحاب روی زمین موت مین
ابو الطفیل صحابی ہین انکا انتقال سنہ ۱۰۰ یا سنہ ۱۰۲ یا سنہ ۱۱۰ یا کچہہ کم وبیش مین ہوا انس بن مالک
انسے بھی پہلے تھے امام صاحب کی عمر اوسوقت بہت کم ہوگی پھر روایت انسے کسطرح ہوسکتی ہے
بخاری بخارا کے مسلم نیسابور کے ابو داود سجستان کے ترمذی ترمذ کے نسائی نسا کے ابن ماجہ
قزوین کے تھے یہ سب ملک فارس کے رجال وابطال وفحول ہین حدیث ابی ہریرہ جو صحیحین مین
ہی لناله رجال من هؤلاء انھین پر صادق آتی ہی انکے بعد اونپر جو انکے تلامذہ تھے مملکت
فارس سے اوٹھے ایک عالم اہل حدیث کا فارس سے نکلا یہ خبر گویا معجزہ ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایک علم ہی اعلام نبوت سے انکا علم امام ابی حنیفہ سے سو چند ہزار چند بلکہ لاکھ چند
زیادہ تھا وللہ الحمد یہ بات سارے کتب طبقات وتراجم سے بلا خلاف ثابت ہی امام صاحب کو
بعض اہل علم نے زیدی جہمی معتزلی مرجئی کہا ہی قیاس ورای کا امام بتایا ہی حسکو انکے عیال
ٹھہرایا ہی اصحاب امہات ست مین کسیکی نسبت یہ جروح نہین کیے گئے پھر دلتقدم زمان موجب
فضیلت وتقلید امام نہین ہوسکتا ہی امام صاحب اگر تابعی ہین تو ہون ع دل با شاد چشم ما روشن

افضل تابعین سعید بن المسیب کو علم مین آدکیس قرنی کو زہد مین بتایا ہی پھر اونھیں کی تقلید
کرنا اچھا ہوگا کہ الامثل فالامثل تاج سبکی وابن عبد البر نے کہا ہی انکو بدی سے یاد کرو
یہ افضل واورع تھے انتہے اہل حدیث تو کسیکو بھی بدی سے یاد نہین کرتے سب کے لیے دعا
کرتے ہین جرح وتعدیل جو ایک عمدہ فن علم حدیث کا ہی وہ اس بدی مین داخل نہین ہی خود
سبکی وابن عبد البر نے برتا واس علم کا کیا ہی مقلدین جب کسیکو دیکھتے ہین کہ تقلید ناس سے
مانع ہی تو اس منع کو امام صاحب کی بدی سمجھتے ہین یہ انکے عقل کا قصور ہی امام صاحب نے
تو یہی فرمایا ہی کہ اتباع کتاب وسنت کرو تقلید نکرو وہ تو یہ فرماکر چھوٹ گئے اہل اتباع اونکی
کہنے پر چلے حنفیہ نے یہ کہنا اونکا بالکل نہ سنا ایک نیا مذہب اونکا بجای خود پنچایت سے مقرر
کیا اوس مذہب کی تقلید کو واجب بتایا یہ لاکھون تفریعات جو اس مذہب مین کھلے ہین چند
طبقات والون نے نکالے ہیں خدا جانتا ہی امام صاحب کے فرشتون کو بھی اوسکی خبر نہین تھی
امام صاحب اگر آج زندہ ہوتے تو بیزاری اونکی ان مقلدون سے نسبت اوس بیزاری کے
جو اہل اتباع کو مقلدون سے ہی زیادہ تر ہوتی خیر اب حشر ونشر بھی قریب ہی وہان یہ سب
جھگڑا چک جاویگا یہ فوائد جو اس جگہہ لکھے گئے گو خاطر عاطر اہل زمان پر ناگوار ہونگے لیکن خدا
گواہ ہی دل درد مند آگاہ ہی کہ مقصود اس بیان سے رد کرنا بدعات مقلدین کا ہی نہ توہین
ائمہ مجتہدین اعاذنا اللہ منہ یہ سب ہمارے ائمہ تھے سلف صلحا تھے آسرا امت کے امام
وقت کو جو حق پسندی حق گوئی پیروی حق چاہیے ویسی ہی انسے ثابت ہوئی ہی انھون نے
تبلیغ حق میں کوتاہی نہین فرمائی عوام جو اتباع ہر ناحق اذناب ہر ناحق ہوا کرتے ہیں وہ انکی
ارشاد کے موافق اگر نچلے تو اسمین انکا کیا قصور ہی جسطرح صلحاء امت اولیاء ملت تابع حق
تھے اونھون نے کسیکو نہین کہا کہ تم ہماری گور پر گنبد بنانا نذر نیاز لانا ہمسے حاجت مانگنا مگر
اونکے مریدون نے نمانا اسمین اونپر کوئی الزام عائد نہین ہوتا مولوی اسمٰعیل شہید کی قبر پر
بعض نسناس ناس پڑہاتے ہین اپنا ایمان ستیاناس کرتے ہین بعضی لوگ سید احمد بریلوی کو

مہدی وسط شہر اکر غائب بتاتے ہین مثل روافض کے اونکے ظہور کا اعتقاد رکھتے ہین بھلا
کہو اسمین انکا کیا جرم ہی یہ تو سرخیل اہل رد شرک و بدعت تھے مگر جہل کا را ہو ہمیشہ اہل علم کو
ان جاہلون سے حیات و ممات مین ایذا پہونچی سوای اہل حدیث و متبعین سنت کے کوئی
گروہ ایسا ندیکھا جسنے خلاف اپنے امام یا پیر کا نکیا ہو ایک یہی گروہ تو اس آفت سے بچگیا
باقی سب کے سب بدعت کے جال یا شرک کی دلدل مین پھنس کر رہگئے کانون مین سیسا ڈال کر
بیٹھ رہے کتنا ہی اونکو سمجھاؤ سو آیتین حدیثین سناؤ کب سنتے ہیں کسکی بات مانتے ہین پشت با
پشت سے مرض تقلید سقیم قیاس علت رای دار جہل بیماری شرک و رد بدعت مین گرفتار
چلے آتے ہین اہل کتاب کے قدم بقدم چلتے ہین حدیث رسالت کو بنظر حقارت دیکھتے ہین
علما و حدیث کی توہین کرتے ہین مسائل منصوصہ کے منکر ہین فروع مدروسہ کے معتقد ہین قرآن
و حدیث گویا انکے نزدیک منسوخ ہوگیا ہی یہی رای و قیاس محکم ہی کہتے ہین دین یہی ہی جو وقایہ
کنز قدوری درمختار وغیرہ مین لکھا ہی جو صحاح و سنن مین ہی وہ لائق عمل نہین ہے

کوچۂ عشق کی راہین کوئی ہمسے پوچھے　　خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

یہ شکوہ کچھ خاص نسبت حنفیہ کے نہین ہی سارے مقلدین مذاہب مخترعہ اصحاب مشارب
مبتدعہ کا یہی شیوہ ہی ظلمت کو نور سمجھ لیا ہی نور کو دل سے دور کر دیا ہی آسلام خالص کے بعد
پھر کفر شرک بدع مین گرتے ہین خدا و رسول سے زیادہ محبت مجتہدین کی رکھتے ہین حالانکہ
حدیث شریف مین آیا ہی ثلاث من کن فیہ وجد بہن حلاوۃ الایمان من کان الله
ورسوله احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله ومن يكره ان يعود
في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يلقى في النار رواه البخاري عن انس
دیکھو مصداق اس حدیث کے اہل حدیث ہین یا ارباب رای رثیث الا انصاف لحسن
الاوصاف وبالله التوفیق

بیان فروق فرقان مجید

قرآن شریف میں کئی جگہہ کئی چیزون کے حق مین یون فرمایا ہی کہ یہ چیز اور وہ چیز برابر نہین
از انجملہ سورۂ آل عمران پارۂ چہارم لن تنالوا مین فرمایا ہی افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء
بسخط من اللہ وماواہ جہنم ہم درجات عند اللہ کیا ایک شخص جو تابع ہی اللہ کے
مرضی کا برابر ہی اوسکے جو کما لایا غصہ اللہ کا اور ماوا اوسکا ٹھکانا دوزخ ہی کیا بری جگہہ ہی وہ لوگ
کئی درجہ ہین اللہ کے ہان معلوم ہوا کہ متبع و مبتدع برابر نہین جسطرح نبی اور سب خلق برابر نہین
مراتب لوگون کے جدا جدا ہین سورۂ نسا پارۂ پنجم محصنات مین ارشاد کیا ہی لا یستوی
القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللہ باموالهم وانفسهم
برابر نہین بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے
مال وجان سے فضل اللہ المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة
بڑائی دی اللہ نے لڑنے والون کو اپنے مال وجان سے اونپر جو بیٹھے ہین درجے مین اس
آیت مین یہ فرمایا کہ مجاہد غیر مجاہد برابر نہین ہین گو دونو اسلام مین برابر ہین لیکن درجہ مجاہد کا
بڑہا ہوا ہی قرار دیا ان جہاد فی سبیل اللہ ہی اگرچہ آیت ہر قسم کی جہاد کو جسمین مال وجان ہو کر
صرف ہو شامل ہی سورۂ مائدہ پارۂ ہفتم اذا سمعوا مین فرمایا ہی قل لا یستوی الخبیث
والطیب ولو اعجبک کثرة الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون تو کہہ
برابر نہین گندا اور پاک اگرچہ تمکو خوش لگے کثرت گندے کی سو ڈرتے رہو اللہ سے اے عقلمندو
شاید تمہارا بھلا ہو یعنی موافق حکم شرع جو ہاتھہ لگے وہ پاک ہی تھوڑا بھی بہتر خلاف شرع
جو ہاتھہ لگے وہ ناپاک ہی اوسکی زیادتی پر نظر نکرے بکری کا گوشت سیر بھر سور کے من بھر
گوشت سے بہتر ہی بیان حلال حرام رزق کا فرق بتایا حلال رزق وہ ہی جو ہاتھہ کی محنت
پیدا ہو یا ترکے مین یا ہبہ مین یا عطیۂ سلطنت مین ہاتھہ لگے یا مثل اسکے حرام رزق کی
شکلین ہین چوری خیانت رشوت غصب وغیرہ سورۂ انعام پارۂ مذکور مین ہی قل هل
یستوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون تو کہہ کب برابر ہوسکے اندہا اور دیکھتا کیا تم دہیان

نہیں کرتے یعنی پیغمبر لوگ آدمی کے سوا کچھ اور نہیں ہو جاتے کہ اون سے محال باتیں طلب کیجئے یعنی ایک اندہے
دیکھنے کا فرق ہے تم سب اندہے ہو وہ دیکھتا ہے اسیطرح جو وارث انبیا ہیں یعنی علما قرآن و حدیث
وہ دیکھتے ہین مقلد جو خلاف قرآن و حدیث لوگون کی رای پر چلتے ہین اندہے ہین اسلیے فرمایا کہ فرق
درمیان تو کر دو قرین مین تقلید کا فتنہ کچھ کم نہین ہے قیامت کی نشانی ہے آنکھ دیدہ تحقیق دو ہر
یک مقلد را چو عینک تا بکی ہر سو ہشتم دیگران بیند سورۂ انعام پارۂ ہشتم و لوانا مین ہے اومن کان میتا
فاحییناہ وجعلنا له نورا یمشی به فی الناس کمن مثله فی الظلمات لیس بخارج منها کذلک زین
للذین کفروا ما کانوا یعملون بھلا ایک شخص کہ مردہ تھا پھر ہمنے اوسکو زندہ کیا اور دی اوسکو روشنی کہ لیے پھرتا ہے
لوگون میں برابر ہے اوسکے کہ جسکا حال یہ ہے کہ اندھیرون مین پڑا ہے وہان سے نکل نہین سکتا اسیطرح بھلا دکھایا ہے
کافرون کو جو کام کر رہے ہین یہ مثال فرمائی مومن و کافر کی کہ مومن زندہ و با نور ہے کافر مردہ ہے اندھیرے میں پڑا ہوا
دونو برابر نہیں سورۂ توبہ پارۂ دہم و اعلموا میں ہے اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله
والیوم الآخر وجاهد فی سبیل الله لا یستوون عند الله والله لا یهدی القوم الظالمین کیا تمنے ٹھہرایا
حاجیوں کا پانی پلانا مسجد الحرام کا بسانا برابر اوسکے جو یقین لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر لڑا اللہ کی راہ مین نہین برابر اللہ کے
پاس اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگون کو بیان فرق بتایا کہ یہ دو نو کام برابر نہیں مشرکون کی خدمت قبول نہیں
کوئی مسلمان خدمت کرے تو قبول ہے سورۂ ہود پارۂ دوازدہم و ما من دابة میں ارشاد کیا مثل الفریقین کالاعمی
والاصم والبصیر والسمیع هل یستویان مثلا افلا تذکرون مثال دو نو فرقون کی جیسا ایک اندھا بہرا ایک دیکھتا
سنتا کیا برابر ہے دو نو کا حال پھر کیا تم دہیان نہیں کرتے مراد دو فرقون سے ایک فرقہ کفار کا ہے جو خدا کی راہ سے
روکتے ہین ڈھونڈتے ہین اوسمیں ٹیڑھا پن وہ آخرت سے منکر ہین یہی ہین جو ہار بیٹھے اپنی جان گم ہو گیا اون سے جو جھوٹ
باندھتے تھے ایسا فرقہ مانند ہے اندہے بہرے کا گروہ ہے دوسرا فرقہ اہل اسلام کا ہے جو ایمان لائے نیکیاں کیں اپنے رب
کیطرف جھکے عاجزی کی یہ ہین جنت کے لوگ یہ اوسمیں رہا کرینگے پہلے گروہ کو اندھا بہرا کہا دوسرے کو دیکھتا سنتا
بتایا دونو کا فرق سمجھا دیا سورۂ رعد پارۂ ۱۳ و ما ابرئ نفسی میں فرمایا قل هل یستوی الاعمی والبصیر ام هل تستوی
الظلمات والنور دکھ کوئی برابر ہوتا ہے اندھا اور دیکھتا یا کہیں برابر ہے اندھیرا اور اجالا آخر آیت کے اول میں ایک [illegible]

ذکر کیا ہی جسپر تفرقہ بیان فرمایا معلوم ہوا موحد مشرک کسیطرح برابر نہین ہو سکتا توحید بصارت ہی وشرک کوری
وتاریکی ہی اسی سورہ و پارہ مین کہا ہی افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق کمن ہو اعمی انما یتذکر اولوا
الالباب بہلا جو شخص جانتا ہی کہ جو کچھہ اوترا تجکو تیرے رب سے تحقیق ہی برابر ہوگا اوسکے جو اندھا ہی یہ سمجھتے ہین جنکی
عقل ہی یہ مثال ہی مومن و کافر کی متبع جو قرآن وحدیث کو مانتا ہی مومن ہی متبع جوان دونوکا انکار کرتا ہی
کو مومن سے نکلے اندہا ہی سورہ نحل پارہ ۱۴ ربما یود الذین مین کہا ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی
شیء ومن رزقناہ منا رزقا حسنا فہو ینفق منہ سرا وجہرا ہل یستوون الحمد للہ بل اکثرہم لا
یعلمون اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک بندہ پرایا مال نہین مقدور رکہتا کسی چیز پر اور ایک جسکو ہمنے روزی
دی اپنی طرف سے خاصی وہ سو وہ خرچ کرتا ہی اوسمین سے چھپے کہلے کہین برابر ہوتے ہین سب تعریف
اللہ کو ہی پر بہت لوگ نہین جانتے یعنی اللہ ہر چیز کا مالک ہی جسکو جو چاہے دے بت کسی چیز کے
مالک نہین ہین بلکہ آپ پرایا مال ہین یہان فرق بتایا معبود برحق رب برحق کا رب باطل معبود باطل
سے اسکے بعد اسی سورہ اسی پارے مین اسی آیت کے بعد یہ فرمایا وضرب اللہ مثلا رجلین
احدہما ابکم لا یقدر علی شیء وہو کل علی مولاہ اینما یوجہہ لا یات بخیر ہل یستوی ہو ومن
یامر بالعدل وہو علی صراط مستقیم بتائی اللہ نے ایک مثال دو مرد ہین ایک گونگا کچھہ کام
نہین کرسکتا وہ بوجہ ہی اپنے صاحب پر جسطرف اوسکو بہیجے کچھہ بہلا نکر لاوے کہین برابر ہی وہ
اور ایک شخص جو حکم کرتا ہی انصاف پر ہی سیدہی راہ پر یعنی خدا کے دو بندے ایک بت بیکام
ہل سکے نہ چل سکے جیسے گونگا غلام دوسرا رسول جو اللہ کی راہ بتاوے ہزارون کو آپ بندگی
پر قائم ہی اوسکے تابع بہتر یا اسکے آگے اسی سورہ اسی پارے مین فرمایا ہی افمن یخلق کمن لا یخلق
افلا تذکرون بہلا جو پیدا کرے برابر ہی اوسکے جو پیدا نکرے کیا تم سوچ نہین کرتے یعنی خالق
وعاجز برابر نہین اسمین انکار ہی مشرکون پر جو مخلوقات کو برابر خالق کے اعتقاد کرتے ہین کہان
وہ جسکو ہر چیز کے پیدا کرنے پر قدرت حاصل ہی ہر خیر و شر اوسکے خلق سے ہوتا ہی کہان وہ
جو کچھہ پیدا نکر سکے بلکہ خود مخلوق ہو جیسے انداد واصنام وانبیا و اولیا و شیاطین وجن وغیرہ

کہ یہ سب مخلوق ہین خالق نہین سورۂ قصص پارۂ بستم افمن خلق السموات مین ہی افمن وعدناہ
وعدا حسنا فھو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیاۃ الدنیا ثم ھو یوم القیامۃ من المحضرین
بہلا ایک شخص جس سے ہمنے وعدہ دیا ہی اوسکو اچہا وعدہ سو اوسکو پانے والا ہی برابر ہی اوسکے
جسکو ہمنے برتوا لیا برتنا دنیا کے جیتے پہر وہ قیامت کے دن پکڑا آیا اس آیت مین فرق بتایا
مومن و کافر کا مومن سے وعدہ جنت کا ہی کافر کے لیے ہی متاع دنیا ہی فقط یہ دونو برابر
نہین ہو سکتے ایک کا چہٹکارا ہوگا دوسرا پکڑا جاویگا سورۂ احزاب پارۂ ۲۱ اتل ما اوحی مین ہی
افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون بہلا ایک جو ہی ایمان پر برابر اوسکے ہی
جو بے حکم ہی نہین برابر ہوتے یعنی یہ دونو اسکے بعد فرمایا ہی جو لوگ ایمان لاے کیے کام بہلے اونکو
باغ ہین رہنے کے مہمانی اوسپر جو کرتے تہے اور جو فاسق ہوئے اونکا گہر ہی آگ جب چاہین کہ
نکل پڑین اوسمین سے اولٹے جاوین پہر اوسی مین اور کہا جاوے اونسے چکہو آگ کی مار جسکو
تہے تم جہٹلاتے معلوم ہوا فسق کا اطلاق کافر پر بہی آتا ہی جسطرح مسلمان بے حکم پر یہ لفظ
بولا جاتا ہی سورۂ فاطر پارۂ ۲۲ ومن یقنت مین فرمایا وما یستوی البحران ھذا عذب فرات
سائغ شرابہ وھذا ملح اجاج برابر نہین دو دریا یہ میٹہا ہی پیاس بجہاتا ہی پینے مین چلتا ہی
اور یہ کہاری کڑوا یعنی کفر و اسلام برابر نہین خدا کفر کو مغلوب ہی کریگا اگرچہ تمکو دونو سے
فائدہ ملیگا مسلمانون سے قوت دین کے کافرون سے جزیہ خراج جیسے گوشت کہتے کہاری
دونو سے نکلتا ہی یعنی مچہلی گنا اسی سورے مین اسی پارے مین کئی آیت کے بعد فرمایا ہی
وما یستوی الاعمی والبصیر ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما
یستوی الاحیاء ولا الاموات برابر نہین اندہا دیکہتا نہ اندہیرا نہ اوجالا نہ سایہ نہ لو نہین
برابر جیتے نہ مردے یہ الفاظ عامہ شامل ہین ہر خیر و شر ہر زشت و خوب ہر راحت و زحمت
ہر حق و باطل ہر صواب و خطا کو سورۂ ص پارۂ ۲۳ مین ہی ام نجعل الذین امنوا وعملوا
الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار کیا ہم کرینگے ایمان والونکو

جو کرتے ہین نیکیان برابر اونکے جو خرابی ڈالین ملک مین کیا ہم کرینگے ڈر والون کو برابر ڈھیٹھ
لوگون کے آسمین یہ فرمایا کہ نیک و بد متقی و فاجر برابر نہین یعنی مومن اچھے ہین کافر مفسد ہین
متقی اچھے ہین فاسق فاجر اونکی برابر نہین سورۂ زمر پارہ ۲۳ والی مین فرمایا ہی قل ھل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب تو کہہ کوئی برابر ہوتے
ہین سمجھ والے اور بے سمجھ وہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی یہان صراحت ہی اس بات کی کہ عالم
جاہل برابر نہین عالم کو عقلمند بتایا اس سے معلوم ہوا کہ جاہل عقلمند ہی نہ عقلمند اس آیت سے
پہلے یہ کہا تھا جب لگے آدمی کو سختی پکارے اپنے رب کو رجوع ہوکر اوسکی طرف پھر جب بخشے اوسکو
نعمت اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارتا تھا اوس کام کو پہلے سے اور ٹھہراوے اللہ کی برابر
اور تاکہ بہکاوے اوسکی راہ سے تو کہہ برت لے ساتھ اپنے منکری کے تھوڑے دن تو ہے
آگ والون مین بھلا جو ایک بندگی مین لگا ہی گھڑیون رات کو سجدہ کرتا کھڑا ہوا خطرہ رکھتا ہی
آخرت کا امید رکھتا ہی اپنے رب کے مہر کی یہ فرق بیان کیا مشرک و موحد عابد کا اور اشارہ کیا
کہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہی یہ دو نو آدمی برابر نہین ہین اس جگہ اہل شرک سے نفی علم
کی معلوم ہوا کہ مشرک کتنا ہی پڑھ جاوے کیسی ہی حکمت نکالے کسی وجہ کی اوسکو عقل کیون نہو
وہ درحقیقت جاہل ہی موحد عابد گو فن حکمت نجانے فن معقول نہ سیکھے پر عالم ہی اسی طرح حال
مقلد و محقق کا ہی کہ پہلا جاہل ہے پچھلا عالم ہی سورۂ زمر پارۂ مذکور مین دوسری جگہ فرمایا ہی
ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون ورجلا سلما لرجل ھل یستویان مثلا
الحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک مرد ہی اوسمین کئی شریک
ضدی ایک مرد ہی پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہی انکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہی پر وہ
بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے یعنی ایک غلام جو کئی کا ہو کوئی اوسکو اپنا نسمجھے تو اوسکی پوری خبر
نلے ایک غلام جو سارا ایک ہی کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے پوری خبر لے یہ مثال ہی اونکی جو ایک
رب کے بندے ہین اور جو کئی رب کے بندے انتہی مطلب یہ کہ موحد مشرک برابر نہین

یہ مثال مقلدین پر بھی صادق آتی ہی دیکھو تبع ایک ہی رسول کے تابع ہین اہل تقلید نے
کتنے مولوی حضرات ٹھہرا لیے ہین اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ
سورۂ مومن پارہ ۲۴ فرمایا ظلم مین ہی وما یستوی الاعمی والبصیر والذین آمنوا وعملوا
الصالحات ولا المسیٔ قلیلا ما تتذکرون برابر نہین اندہا اور دیکھتا نہ ایمان دار جو نیک
کام کرتے ہین نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو یعنی ایکدن چاہیے کہ انکا فرق کھلے آگے بعد فرمایا
تحقیق وہ گھڑی آنی ہی اوسمین دہوکا نہین لکن بہت لوگ نہین مانتے یعنی قیامت کا انکار
کرتے ہین حالانکہ قیامت بے شک آئیگی سب آئے نہ ہیگی آ ہو سوا اسلام کے جتنے مذہب دنیا
مین ہین سبکو قیامت کا انکار ہی گو اونکے کتب قدیم یا مذہب سابق مین ذکر قیامت کا موجود
ہو جیسے توریت انجیل وغیرہ مین یہ لوگ اہل کتاب کہلاتے ہین مگر مضمون کتاب کے منکر ہین ان
دونو کتابون سے معاد جسمانی ثابت ہی یہ سکتے ہین نہین اگر ہی تو فقط روحانی ہی اب اوس
روحانی کا بہی اتا پتا نہین ملتا صاف صاف انکار ہی جو کچھ ہی یہی دنیا کا جینا مرنا ہی مرے
پیچھے کسی نے دیکھا کہ کیا ہوگا جو بات عقل مین نہ آوے جو چیز آنکھ سے نظر نہ پڑے بھلا اوسکی
توقع پر نقد چھوڑنا اودہار کے پیچھے لگنا بے عقلی نہین تو پھر کیا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ
اس آیت مین یہ فرق بتایا کہ صالح و فاسق برابر نہین وہ دیکھتا ہی قیامت پر یقین لاتا ہی یہ اندہا
ہی اسکو قیامت کا آنا نہین سوجھتا اگر سوجھتا ہوتا تو یہ جرأت فسق و فجور و اصرار عمل پر نہوتی
سورۂ حم سجدہ پارۂ ۲۴ مین ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ہی احسن
برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین تو کہہ اوس سے بہتر اسمین فرق بتایا نیکی بدی کا اور یہ سکھلایا کہ
بدی کا جواب نیکی سے دینا اچھا ہی گو دل مین دوست نہو ظاہر مین اس برتاؤ سے دشمن دوست
ہو جاتا ہی آیت کے بعد یہ کہا ہی کہ یہ بات ملتی ہی اونھین کو جو سہار رکھتے ہین جسکی بڑی قسمت ہی
دیکھو تبعین سنت مقابلۂ اہل بدعت مین کیا کچھ صبر نہین کرتے اونکے دشنام کے جواب مین اپنی
تہذیب نہین چھوڑتے سورۂ جاثیہ پارۂ ۲۵ الیہ یرد مین فرمایا ہی ام حسب الذین اجترحوا

السیئات ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون کیا خیال رکھتے ہین جنھون نے کمائی ہین برائیان کہ ہم کردینگے اونکو برابر اونکے جو یقین لائے اور کئی کام بھلے ایک سا ہی اونکا جینا مرنا برے دعوے ہین جو کرتے ہین معلوم ہوا کہ برون کا جینا مرنا نیکون کے جینے مرنے کی برابر نہین نیکون کے دونو حال اچھے برون کے دونو حال برے حدیث مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے کو دیکھکر فرمایا کہ یہ مستریح ہی یا مستراح منہ صحابہ نے کہا مستریح کون مستراح منہ کون فرمایا مستریح وہ ہی جو مرکر دنیا کے آفات سے چھوٹ گیا یہان کی تکلیف سے نکل کر آرام مین ہوگیا مستراح منہ وہ ہی جسکے مرنے سے لوگون نے چین پایا اوسکے ظلم وایذا رسانی سے خلق کو نجات ملی وکما قال

تو چنان زی کہ چو میری برہی | نہ چنان گر تو میرے برہنے

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پارۂ ۲۶ حم مین ارشاد کیا ہی افمن کان علی بینۃ من ربہ کمن زین لہ سوء عملہ واتبعوا اھواءھم بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھے راہ پر اپنے رب کی برابر اوسکے جسکو بھلا کر دکھایا اوسکا کام چلتے ہین اپنی خواہشون پر اسمین فرق بتایا درمیان متبع و مبتدع کے متبع دلیل پر چلتا ہی مبتدع تابع ہوا ہی سورۂ حدید پارۂ ۲۷ قال فما خطبکم مین فرمایا ہی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی برابر نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑا اون لوگون کا درجہ بڑا ہی اونسے جو خرچ کرین اوس سے پیچھے اور لڑین سبکو وعدہ دیا اللہ نے خوبی کا یہ آیت اگرچہ حق مین صحابہ کے اوتری ہی لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا مطلب یہ ہی کہ حاجت وضرورت کیوقت جو کام اللہ پاک کے لیے کیا جاوے اوسکا اجر اوس کرنے والے کا درجہ بڑا ہی اوس سے جو وقت فراغت کے کام کرے اسی لیے حدیث مین آیا ہی کہ زمانۂ فتنے مین عبادت کرنا ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا فساد امت کے وقت سنت پر چلنا برابر سو شہید کے ثواب لینا ہی جب وقت ہاتھ سے نکل گیا تو پھر کیا ہو گیا

بہت ہوا تھا اوس کام کی مزدوری مل گئی یہ تو سنو اکہ خلعت ملتے عہدہ ملتا منصب بڑھتا
درجہ بلند ہوتا قرآن شریف مین جتنے فرق بیان کیے ہین اونکا ظہور اگرچہ وقت نزول
قرآن موجود تھا لکن اس زمانۂ آخر مین پورا پورا ڈول اوسکا نظر آتا ہی لوگ یہ سمجھتے ہین
کہ جنکے حق مین یہ آیتین اوترین وہ گذر گئے ہو چکے یہ نہین سمجھتے کہ مصداق اونکا قیامت تک
پایا جاویگا کوئی بلا آفت خرابی ایسی نہین ہی کہ جو اوسوقت تھی اب نہو اتنی بات ہی کہ اہل ایمان
کو جو متبع کتاب وسنت ہین یہ مصداق ہر زمانے مین معلوم ہوتا رہتا ہی جو متبع یا بسبب
رای و قیاس ہین اونکو نہین سوجھتا سورۂ حشر پارۂ ۲۸ قد سمع اللہ مین فرمایا ہی لا یستوی
اصحاب النار واصحاب الجنة اصحاب الجنة هم الفائزون برابر نہین لوگ دوزخ
کے اور لوگ بہشت کے بہشت کے لوگ وہی ہین مراد کو پہونچے یہان ذکر دوزخیونکا شاید
اسلیے پہلے کیا گیا ہی کہ دوزخ والے بہت ہین بہشت والے کم ہین دیکھو آدم سے لیکر اسلام
تک جتنی امتین گذرین جنہین پیغمبر آئے اونمین ایمان لانے والے کم تھے مٹھی بھر باقی سب کے
سب کافر رہے خواہ دنیا مین اونپر عذاب آیا یا نہ آیا یہ سب دوزخی ہین بے گنتی بے شمار ہین
بہشت والے اونمین بہت کم ہوئے سب سے زیادہ بہشتی یہی مسلمان ہین لکن جبکہ شرک و
بدعت وکفر سے جلی ہو یا خفی بچتے رہین تبہین تو پھر وہی بات ہی جو قرآن مین فرمایا ہی وما
یؤمن اکثرهم بالله الا وهم مشركون معلوم ہوا کہ ایمان زبانی کے ساتھ کفر و شرک بھی
جمع ہوتا ہی یہ بات نہین ہی کہ جتنے مونہ سے اقرار ایمان کا کیا کلمہ پڑھا اوسکو شرک نقصان
نہ پہونچاوے جو لوگ ایمان لاکر مسلمان بنکر اعمال شرکیہ وکفریہ افعال فسقیہ وبدعیہ کرتے ہین
جیسے گور پرستی پیر پرستی امام پرستی مجتہد پرستی تقلید پرستی انداد پرستی تربت پرستی تعزیہ پرستی
بدعت پرستی دولت پرستی شہوت پرستی حکومت پرستی زر پرستی زن پرستی وغیرہ یہ درحقیقت
ایمان کو بھول گئے ہین نام کے مسلمان ہین کام کے مشرک ہین اسی لیے اس آیت شریف کے اول
مین یہ فرمایا تھا ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے چاہیے دیکھ لے کوئی جی کیا بھیجا ہی کل کیلیے

ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہی جو کرتے ہو مت ہو دیسے جنھون نے بھلا دیا اللہ کو پھر
اوسنے بھلا دئے اونکو اونکے جی وہی لوگ ہین بحکم پھر اس آیت کے آخر مین یہ کہا اگر ہم
اوتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکھتا وہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے یہ کہاوتین
ہم سناتے ہین لوگون کو شاید وہ دھیان کرین یعنی کافرون کے دل بڑے سخت ہین کہ
یہ کلام سنکر ایمان نہین لاتے اگر پہاڑ سنے تو وہ بھی دب جاوے انتہی سورۂ نون پارہ
۲۹ تبارک الذی مین ہی افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون کیا ہم
کرینگے حکم بردارون کو برابر گنہگارون کے کیا ہوا تمکو کیسی بات ٹھہراتے ہو معلوم ہوا کہ
مسلمان و نافرمان برابر نہین اسکے بعد یون فرمایا ہی ام لکم کتاب فیہ تدرسون
کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہی جسمین تم پڑھ لیتے ہو ان لکم فیہ لما تخیرون اوسمین
ملتا ہے تمکو جو پسند کرو ۔

بیان علم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ اللہ تعالی بھلائی کیا چاہتا ہی اوسکو
دین مین سمجھ دیتا ہی لوگ ایسے ہین جیسے سونے چاندی کی کان جو جاہلیت مین بھلا تھا وہ
اسلام مین بھی بھلا ہی جب علم سیکھ لے آدمی جب مرتا ہی عمل کرنا اوسکا موقوف ہوجاتا ہی
مگر تین چیزین باقی رہتی ہین ایک صدقۂ جاریہ دوسرے علم جس سے کسی کو نفع ہو تیسرے
ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے صدقۂ جاریہ جیسے مسجد پل سرای نہر یا درخت میوہ دار
سایہ دار لگانا علم جیسے دین کی کتابین مطابق قرآن و حدیث تالیف تصنیف کرنا اس مین
علما کی بڑی فضیلت ہی جنکی تالیف سے ایک عالم کو نفع ہی علم سے مراد اس جگہ دین کا علم
ہی نہ علم کلام و علوم فلاسفہ وغیرہ دین کا علم وہی ہی جو قرآن و حدیث مین ہی نہ وہ جو
کتب رای و قیاس مین ہی اولاد صالح خدا کے فضل سے نصیب ہوتی ہی جو کوئی چلتا ہی
طلب علم کے رستے مین آسان کردیتا ہی اللہ اوسکو رستہ جنت کا اسمین فضیلت ہے

طالب العلم کی تعلم ایکبارگی چھینا نہین جاتا لکن یا مطلع لے لیا جاتا ہی کہ اہل علم مرجاوین کوئی عالم نرہے لوگ جاہلون کو رئیس بنادین اونسے پوچھا جاوے وہ بغیر علم کے فتوی دین تو دوسرون کو گمراہ کرین آپ گمراہ ہون جسنے نکالی اسلام مین راہ اچھی اوسکو اجر ہی اپنا اور اوسکا جو اوسپر چلا بے نقصان کے جسنے نکالی بُری راہ اوسپر وبال ہی اپنا اور اوسکا جسنے اوسپر عمل کیا بلا نقصان راہ نیک کا نکالنا یہ ہی کہ سنت مردہ کو زندہ کرے بدعت تازہ کو مارے منکر کو دور کرے بری راہ کا نکالنا یہ ہی کہ دین مین سنت کو چھوڑ کے بدعت نکالے یا بدعت کی طرف بلاوے طالب علم کے لیے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہین عالم کے لیے سب آسمان زمین کی چیزین مغفرت مانگتے ہین یہانتک کہ مچھلی پانی مین عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کی بزرگی سب تارون پر علما وارث ہین پیغمبرون کے پیغمبرون نے نہ دینار چھوڑا نہ درہم یہی علم چھوڑ گئے جسنے اوسکو لیا وہ بڑا نصیب والا ہی آدریس کو علم تھا وہ آسمان پر پہونچے قارون کے پاس مال تھا وہ تحت الثری مین گیا عالم کو عابد پر ویسی ہی فضیلت ہی جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادنے امتی پر اللہ و فرشتے و سارے آسمان زمین والے چیونٹی اپنے بل مین مچھلی تک سب دعای خیر کرتے ہین اوسپر جو لوگون کو اچھی بات سکھاتا ہی اچھی بات قرآن ہی اچھی چال حدیث ہی بندون مین اللہ سے وہی ڈرتے ہین جو عالم ہین جتنے جاہل کو خوف خدا نہین ہوتا جنت ڈرنے والون ہی کے لیے ہی جب لوگ جابجا سے دین سیکھنے کو آوین تو اونسے بھلائی کرے حکمت کی بات حکیم کا مطلب ہی جہان کہین اوسے پاوے وہی اوسکا زیادہ مستحق ہی قرآن و حدیث مین مراد لفظ حکمت سے علم سنت ہی نہ حکمت یونان ایک عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہی نا اہل کو علم سکھانا ایسا ہی جیسے کوئی سور کو جواہر موتی سونا پہناوے نا اہل وہ ہی جو علم دنیا کانے کو لوگون سے مجادلہ مکابرہ کرنے کو سیکھتا ہی نہ آخرت درست کرنے کو منافق میں حسن خلق و علم دین جمع نہین ہوتا جو علم کو حاصل

کرنے کے لیے نکلتا ہی وہ اللہ کی راہ مین چلتا ہی جب تک پھر کر آوے تعلّم کا طلب کرنا کفارہ ہی پچھلے گناہونکا
تو مسکا پیٹ علم سے نہین بھرتا یہانتک کہ انجام اوسکا جنت ہی جس سے کوئی بات علم کی پوچھیں اور وہ اوسکو
چھپاوے قیامت کے دن اوسکو آگ کی لگام لگا دینگے جسنے علم اس لیے سیکھا کہ مولویون سے مقابلہ کرے بیوقوفون
سے لڑے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے اوسکو خدا آگ مین داخل کریگا جسنے وہ علم سیکھا جس سے خدا ملتا ہے
مگر اسلیے کہ کچھ سامان دنیا ملے وہ قیامت کے دن بہشت کی بو بھی نپاویگا جسنے حدیث سنی اوسکو یاد رکھا اللہ
اوسکو سرسبز رکھیگا جسنے حدیث سنکر دوسرے کو پہونچائی جیسی سنی تھی وہ ہرا بھرا رہیگا اس لیے کہ کبھی
وہ اس سے ولے سے زیادہ اوسکو یاد رکھتا ہی حضرت پر جھوٹی حدیث بنانا دوزخ مین اپنا
ٹھکانا مقرر کرنا ہی جسنے قرآن مین اپنی رائے سے کچھ کہا وہ جہنم مین بیٹھے گا جسطرح اہل
بدعت و ہوا قرآن کی تفسیر بدون علم کے اپنی رائے سے لکھتے کہتے ہین قرآن مین اگر رائے
سے کہا اور ٹھیک بھی کہا تو بھی چوک گیا قرآن مین لڑنا بھڑنا کفر ہی کچھ لوگ قرآن مین
اختلاف کرتے تھے حضرت نے فرمایا اگلے لوگ یون ہی تباہ ہوئے خدا کی کتاب مین بعض
آیات کو بعض سے لڑا مارا کتاب تو اسلیے اوتری ہی کہ بعض اوسکا بعض کی تصدیق کرے
تم بعض کی بعض سے تکذیب نکرو جو جانو وہ کہو جو نجانو اوسکو عالم کے سپرد کرو علم یہی محکم
قرآن ہی یا سنت قائم یا فریضۂ عادلہ اسکے سوا جو ہی وہ فضول ہی جس بے علم سے فتوے
لیا جاوے اوسکا گناہ فتوی لینے والے پر ہی جاہل لوگ ہمیشہ یا اکثر اہل رائے سے فتوی
لیتے ہین گناہگار ہوتے ہین اہل سنت سے فتوی لین تو دونو اچھے رہین مغالطے کے
سوال کرنا منع ہی احمق اسکو قابلیت جانتے ہین حیرت الفقہ بنائی ہی قریب ہی لوگ
اونٹون پر چڑھکر علم سیکھنے کو جاوینگے مدینے کے عالم سے زیادہ کسیکو اعلم نپاوینگے ابن عیینہ
نے کہا مراد امام مالک ہین اسمین شک نہین کہ موطا کتاب قدیم اور نہایت مبارک ہی صحت
مین بے مثل ہی لیکن اخبار و آثار اوسکے بخاری وغیرہ مین آگئے ہین بخاری مین سارا علم
مدینے ہی کا علم ہی یعنی سنت صحیحہ رسول خدا اوسپر جو عمل کرے جو کوئی اوسکو سیکھے دنیا

بھنا او ربہی اللہ تعالی ہر صدی کے سرے پر ایک ایسا شخص اس امت کے لیے بھیجتا ہے
جو دین کو تازہ کردیتا ہی سو برس مین غالبا راہ و رسم دین کو تغیر ہوجاتا ہی اسلیے ایک
بندۂ خدا شروع صدی پر آکر معروف کو ہاتھہ یا زبان سے تازگی بخشتا ہی بدعات و محدثات
کو مٹاتا ہی ہر صدی کے سرے پر اب تک یہی ہوا ان مجددین کے نام حجج الکرامہ مین لکہے ہین
تجدید کے یہی معنی ہین پرانی بات کو نیا کرنا نہ یہ کہ نئی بات نکالے پرانی بات کو مٹادے
ایسا آدمی مجدد نہین ہی مخرب دین ہی جو بدعتی مقلد ہو کر دعوی تجدید کا کرے رای و
قیاس کو زندہ کرے اوسکی ایسی مثال ہی کہ چھوٹا مونہ بڑی بات اس علم کے اوٹھانے
والے ہر پچھلے زمانے مین وہ ہین جو عادل ہین بڑھ بڑھ کر باتین کرنے والون کی تحریف کو
دور کرتے ہین اہل باطل کی چھین جھپٹ کو جاہلون کی بات بنانے کو مٹاتے ہین یہ کام
اس امت مین خاص محدثین نے کیا انکو رسول خدا نے عدول فرمایا اورون کو جنہے تمنے
عادل ٹھہرایا دیکھو دونو امر مین کتنا فرق ہی جسکو موت آجاوے اور وہ طلب علم مین ہو
اسلیے کہ اسلام کو زندہ کرے تو اوسمین اور نبیون کے بیچ مین فقط ایک درجے کا فرق
ہی محدثین مرتے دم تک طلب حدیث مین رہے ایک ایک حدیث کے لیے مہینون
کے رستے کا سفر کیا امت کو زبان سے تالیف سنن سے ایک ایک حدیث پہونچائی
اللہ تعالی ہمکو بھی اسی طلب و اشاعت مین مارے دین کا عالم کیا اچھا آدمی ہی اگر اوسکی
طرف حاجت ہو تو نفع دے اگر نہو تو خود بے نیاز ہی طالب علم کو اگر علم حاصل ہوا تو دوہرا
اجر ہی نہ ملا تو اکہرا اجر ہی مرنے کے بعد یہی علم جسکو پھیلایا ہی کام آتا ہی اسی لیے
اہل علم مرتے دم تک پڑھتے پڑہاتے رہتے ہین جو طالب علم کے رستے مین چلا اوسپر جنت
کا رستہ آسان ہوا علم کا زیادہ حاصل کرنا زیادہ عبادت کرنے سے بڑھ کر ہی ابن عباس نے
کہا ایک ساعت درس علم کرنا ساری رات کے جگنے سے یعنی عبادت سے بہتر ہی تفسیر عزیزی
دہلوی نے کہا ایک مسئلہ معلوم کرنا ہزار رکعت نفل سے افضل ہے حضرت کا گذر مسجد پر

ہین جنکا پیٹ نہیں بھرتا ایک علم مین گھسا ہوا دوسرا دنیا مین تو یہ دو دو برابر ہین تعلم والا خدا کی رضامندی مین بڑھتا جاتا ہی دنیا دار اپنی سرکشی مین زیادہ ہوتا جاتا ہی اس سے فضیلت علم کی مال و دولت پر ثابت ہوئی عالم سے خدا ہر دم راضی ہی دولتمند سے ہر لحظہ ناراض ہی علم ایسی دولت ہی جتنا صرف کرو بڑھے مال جتنا اوٹھاؤ کم ہو مال کو چور لیجاتے ہین علم کو کوئی چرا نہین سکتا مال کی حفاظت کرنا پڑتا ہی علم خود حافظ عالم کا ہوتا ہی آدم علیہ السلام کو فقط علم لغت یعنی اسماء اشیاء دیا گیا تھا مسجود ملائک ہوئے جسکو علم قرآن وحدیث دیا گیا ہی وہ دیکھئے وہان کس مرتبۂ عالی کو پہونچیگا شکاری کتے کو علم شکار سکھایا جاتا ہی اسلیے اوسکا شکار حلال ہی یہ شرف اوسکو بطفیل علم کے حاصل ہوا علم کی فضیلت لکھنے کو ایک دفتر چاہیے سمجھ دار کو ایک حرف بس ہی

ذم علماء دنیا دار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ اس امت کے دین مین فقیہ ہونگے قرآن پڑھتے ہین پھر کہتے ہین امیرون کے پاس چلین کچھ دنیا حاصل کرین دین مین اونسے جدا رہیں مگر یہ کہان ہو سکتا ہی کانٹے کے درخت سے کانٹا ہی ہاتھ آتا ہی اسیطرح امیرون کے قرب سے خطائین حاصل ہوتی ہین محدثین ہمیشہ امراء سے الگ رہتے اور رہے تو اونکی آنچ کھینچ سے فقیہ لوگون نے بڑے بڑے عہدے حاصل کیے پھر اوس آگ سے یا اوسکے دھوئین سے بچ سکے اگر علم کو بچاتے اور جو اوسکا اہل تھا اوسکو سکھاتے تو اہل زمانے کے سردار ہو جاتے لیکن انھون نے اہل دنیا کو سکھایا تاکہ دنیا ملے اسلیے اونکے نزدیک بھی حقیر ہو گئے علم کی آفت یہی ہی کہ اوسکو بھول جائے یا نااہل کو سکھائے کعب احبار سے کسی نے پوچھا ارباب علم کون ہین کہا جو عمل کرتے ہین علم پر کہا کون چیز علم کو علماء کے دلون سے نکالتی ہے کہا لالچ دیا کہ کسی آدمی نے حضرت سے حال شر کا پوچھا کہا تم مجھ سے شر کو کیون پوچھتے ہو خیر کا حال پوچھا کرو پھر فرمایا شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء سب شرون مین بدتر شریر علماء ہین سب

خیرون مین بہتر خیر خیار علما وہین سب سے بدتر درجہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہی جسنے
اپنے علم سے نفع نہ لیا عمر بن خطاب نے کہا تم جانتے ہو کون چیز اسلام کو ڈہاتی ہی کہا نہین
فرمایا لغزش عالم کی جدل منافق کا قرآن سے حکم گمراہ اماموں کا یہ تینون چیزین مدت دراز
سے اس امت مین موجود ہین دن بدن انکے ترقی ہی جو علم دلمین ہی وہ نافع ہی جو فقط
زبان پر ہی وہ اللہ کی حجت ہی بنی آدم پر ابن مسعود نے کہا اے لوگو جسکو کوئی چیز علوم
ہو وہ اوسکو کہے جسکو معلوم نہو وہ اللہ اعلم کہے یہ بھی ایک علم ہی کہ نامعلوم مین اللہ
اعلم کہے خدا نے اپنے نبی کو فرمایا ہی وما انا من المتکلفین یہ علم دین ہی نرا دیکھو کس سے
اس دین کو تم حاصل کرتے ہو جو عالم متقی خوش عقیدہ نہو اوسکا ہرگز شاگرد نہبنے وہ ضرور
شاگرد کو گمراہ کر دیگا پناہ مانگو جب الحزن سے کہا جب الحزن کیا ہی فرمایا ایک جنگل ہے
جہنم مین جس سے خود جہنم پناہ مانگتی ہی ہر دنمین چار سو بار کہا اوسمین کون جاویگا فرمایا
قاری ریاکار بڑے مبغوض نزدیک خدا کے وہ قاری ہین جو امیرون کے پاس جایا کرتے ہین
زمانہ نبوت مین جنکو قرآن یاد ہوتا قرآن کے احکام معلوم ہوتے اونکو قرا کہتے تھے
جنکو حدیث یاد ہوتی وہ حفاظ کہلاتے تھے جو زاہد و صالح ہوتے اونکا نام فقہا تھا اب
فقیہ اوسکو کہتے ہین جسکو نہ قرآن آوے نہ حدیث کسی مجتہد کی رای و قیاس کا مقلد ہو
جس علم سے نفع نہین وہ جیسے ایک خزانہ جسمین سے کچھ بھی راہ خدا مین صرف نہو فرمایا
سیکھو علم سکھاؤ لوگون کو فرائض سیکھو سکھاؤ قرآن پڑھو پڑھاؤ مین مرنے والا ہون اور علم
بھی جلدی مرجاویگا فتنے ظاہر ہونگے دو آدمی ایک فریضے مین اختلاف کرینگے کسی کو
نپاوینگے جو اونکے بیچ مین فیصلہ کرے اس زمانے مین یہ علم فرائض بالکل کم ہوگیا اوسپر عمل
کرنے والے گم ہوگئے حضرت کا فرمانا درست ہوا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک
بات کا ذکر کیا کہ یہ جب ہوگی کہ علم جاتا رہیگا زیاد بن لبید نے کہا علم کیونکر جاویگا ہم تو
قرآن پڑھتے اور اپنی اولاد کو پڑھاتے ہین اور وہ اپنے بچون کو سکھاتے ہین قیامت تک

فرمایا تیری مان تجکو روؤے مین تو سمجھتا تھا کہ تو مدینے کے لوگون مین سب سے زیادہ سمجھدار
فقیہ ہی کیا یہ یہود و نصاری توریت انجیل نہین پڑھتے ہین کسی چیز پر جو اونمین ہے
عمل نہین کرتے اس سے معلوم ہوا کہ بقاء علم بقاء عمل پر موقوف ہی جب عمل گیا تو علم
گیا یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہی آج کل جتنے نصاری
دیکھے سب برای نام نصرانی ہین اور درحقیقت دہری انجیل سے بھی انکو کچھ کام نہین اسلام
سے تو پہلے ہی الگ ہو چکے ہین افسوس تو یہ ہی کہ علماء اسلام نے بھی عمل چھوڑ دیا جاہل
لوگ اگر نہ بہکین تو کیا ہو حضرت کا معجزہ سنو فرمایا ہی قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایسا
زمانہ کہ نہ رہیگا اسلام سے مگر نام اور نہ قرآن سے مگر نشان مسجدین آباد ہونگی مگر ہدایت
سے ویران علماء بدتر ہونگے اونکے جو آسمان کے نیچے ہین انھین کے پاس سے فتنہ نکلیگا
انھین مین لوٹ کر جاویگا اس حدیث کا مصداق اس زمانے مین خوب پورا پورا موجود ہے
مسجدین بہت بنتی ہین مگر ہدایت کا نام نہین عبادت کا کام نہین قرآن رات دن لاکھون
چھپتے ہین ایک ایک گھر مین چند مطبع کے قرآن مع ترجمہ متعدد کے موجود ہین لیکن نہ سمجھنے
عمل کرنیکو بلکہ طاق مین رکھنے چومنے چاٹنے کو مولویون کو دیکھو تو رات دن طرح طرح کے
فساد فتنے برپا کرتے ہین حکام کے مصاحب بنکر اسلام مٹاتے ہین جھوٹے جھوٹے مسئلے
خوشامد کے لیے فقہ کی کتابون سے جسکے مقلد ہین نکالکر بتاتے ہین جاہلون نے جسکو دیکھا
کہ وعظ کہتا ہی فتوی لکھتا ہی تو مولوی ملا کہلاتا ہی کتاب بغل مین دبائے پھرتا ہی ہر مسئلے مین
بولتا ہی شاگردون کو کچھ پڑھاتا ہی اوسکو عالم سمجھ لیتے ہین حالانکہ عربی فارسی سمجھنے لکھنے
سے کوئی عالم نہین ہوتا جب تک کہ اوصاف علم دین کے اوسمین موجود نہون شفاء العلیل
ترجمہ قول جمیل مین بہت اچھا فرق درمیان عالم برحق اور مولوی ناحق کے لکھا ہی اوسکو دیکھو

فرق درمیان ایمان و اسلام و احسان رزقنا اللہ جمیع ذلک

اس باب مین حدیث جبرئیل علیہ السلام جو بروایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ صحیحین مین

آئی ہی قول فیصل ہے جو تفرقہ درمیان اسلام وایمان واحسان کے حدیث مذکور مین آیا ہی
وہی ٹھیک ہی خلاصہ یہ کہ اسلام اسکا نام ہی کہ گواہی دے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کی نماز پڑھے زکوۃ دے روزہ رمضان کا رکھے مقدور ہو تو حج کرے جسمین یہ پانچون باتین
ہون وہ مسلمان ہی جو بات جسمین کم ہوگی اوسیقدر اوسکے اسلام مین نقصان ہی بلکہ نماز
ایسی چیز ہی کہ عمدا اوسکے ترک کرنے سے کفر لازم آتا ہی نام کے مسلمان نماز نہین پڑھتے
بعضے پڑھنے والے کسی وقت کی نماز عمدا ترک کر دیتے ہین وقت نکل جاتا ہی بیٹھے دیتے ہین
ایسے لوگ بے شبہہ بموجب احادیث صحیحہ و تحقیق علماء راسخین حکم مین کفار کے ہین جیسا کہ
ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکھا ہی حدیث متفق علیہ ابن عمر مین مرفوعا یہ بھی آیا ہی کہ
اسلام کی بنیاد یہی پانچ چیزین ہین ایمان یہ ہی کہ اللہ تعالی اور اوسکے فرشتے و کتابون
و رسولون پر ایمان لاوے پچھلے دن کو مانے تقدیر کی برائی بھلائی کا یقین کرے یہ چھہ چیزین
ہین جنپر ایمان لانے سے مومن ہوتا ہی جس بات پر انمین سے ایمان نہ لاویگا مومن نہوگا
آج کل ایک گروہ نے وجود ملائکہ کا انکار کیا ہی معاد کو روحانی بتایا ہی تقدیر کا انکار کیا ہے
تدبیر پر دار مدار رکھا ہی یہ لوگ ہرگز مومن نہین آگے سوا حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا یہ بھی
آیا ہی کہ ایمان کے کچھ اوپر ستر شعبے ہین افضل اونمین کہنا لا الہ الا اللہ کا ہی ادنی یہ ہی کہ
ایذا کی چیز راہ سے دور کرے حیا ایک شاخ ہی ایمان کی یعنی جسمین حیا نہین اوسکے ایمان مین
قصور ہی اسوقت مین اکثر مقلدون نے حیا کو جواب صاف دیدیا ہی احسان یہ ہی کہ جب
خدا کو پوجے یہ سمجھے کہ مین خدا کو دیکھتا ہون مراد اس سے حاضر ہونا دل کا ہی وقت عبادت
کے ورنہ خدا تو ہر دم حاضر ناظر ہی ہی یہ نسمجھے تو اتنا تو ضرور ہی خیال کرلے بلکہ یقین جانے
کہ خدا مجھکو دیکھ رہا ہی اسصورت مین بھی کوئی حرکت بے ادبی کی اس سے وقت عبادت کے
صادر نہوگی یہ مرتبہ بعد اسلام و ایمان کے بمنزلہ نتیجے کے ہی صوفیہ صافیہ ست قدس اللہ
سرہم نے اسکو خوب برتا استقرا سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ عالمین و عاملین اہل سنت مین

دو ہی گروہ خلاصۂ ملت ہین ایک جماعۂ اہل حدیث جنکی صورت وسیرت مثل سلف کے
ہی دوسرے صوفیہ جنکا اخلاص عبادت طیبت سریرت سب سے بڑھا ہوا ہی مگر وہ صوفیہ
وہ لوگ ہین جو سلف مین سقے جیسے حضرت جنید خواجۂ نقشبند قائلین وحدت شہود نہ وہ
لوگ جو گرفتار رسوم بدعت وعقائد فاسدہ ہین مثل قائلین وحدت وجود دین مین جو بلا
آئی ہے وہ ہاتھہ سے انھین کٹ ملون دنیادار فقیرون بدکردار کے آئی ہی اعاذنا اللہ تعالی منہ

بیان اسلام

اسلام یہ ہی کہ مسلمان لوگ اسکے زبان وہاتھہ سے سلامت رہین آس زمانۂ آخر مین یہ
سلامتی اونھہ گلی مقلدون کے زبان وہاتھہ سے سخت ایذا مسلمانون کو پہونچتی ہی کتابونمین
ہجو وذم وسب وشتم کی دہوم دہام ہی افترا کا باتا ہی لکن اپنی مسلمانی مین کچھ فرق نہین
سمجھتے مسلمان کی آبرو کا وہی حکم ہی جو اوسکی جان ومال کا ہی غیبت زنا سے بدتر ہی بڑی
ربا مسلمان کی آبرو ہی مگر بے تکلف یہ مبتدعین اوسکو استعمال کرتے ہین سود کھانیوالے کا
گناہ متعرض عرض مسلم کا گناہ شرعاً برابر ہی بلکہ تنکیلے کا اگلے سے زیادہ گناہ ہی تصویر کھچوانا
بے شبہ حرام ہی لکن تصور شیخ اوس سے بھی بدتر ہی کیونکہ یہ تو فقط کبیرہ ہی استعمال اسکا
بطریق مذلت نزدیک فقہا رکے بھی جائز ہی چنانچہ آج کل کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین ہی
جسمین تصویر کا لگاؤ نہو طعام لباس مسکن مرکب فرش کرسی چاقو قلم کاغذ چوبدستی وغیرہ
تصور شیخ تو شرک جلی ہی غرضکہ وہ مثل اس جگہ صحیح ہی کہ مسلمانان درگور مسلمانی درکتاب

بیان ایمان

ایمان کامل کا یہ نشان ہی کہ دوستی دشمنی دینا ندینا اللہ ہی کے لیے ہی اسکو ابو داؤد وترمذی
نے ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی اہل حق کو جو بغض اہل باطل سے ہی وہ اسی لیے ہی
کہ یہ لوگ کتاب وسنت پر عمل نہین کرتے علما وفقرا کے قول کو سند پکڑتے ہین تو یہ دشمنی
خدا کے لیے ہوئی مبتدعین کو جو بغض اہل حق سے ہی وہ ہوای نفس کے لیے ہی نہ واسطے

خدا کے جو لوگ دشمن ہیں خدا کے دوست کا وہ گویا خدا سے لڑائی کرتا ہی اہل حدیث کا بھی
دنیا میں جو جستجو ہی وہ منصور و دشمن ہی اہل حدیث کا عمرو بن عبسہ کی حدیث میں مرفوعاً
آیا ہی اسلام کا نشان طیب کلام و اطعام طعام ہی ایمان کا نشان صبر و سماحت ہی احسن
لسبیل دیکھو یہ وصف اہل حدیث میں موجود ہی مقلدین مبتدعین میں مفقود ؎

بیان احسان

اس شعبہ کو حالی و قالی کتاب ریاض المرتاض میں لکھا گیا ہی حسن احسان کو بدعات صوفیہ
زمان سے بخوبی علیحدہ کرکے بیان کیا گیا ہے جسکو منظور ہو کہ طریقۂ تصوف و سلوک و فقر
کو مطابق سنت صحیحہ کے بجا لائے جسکا نام شرع میں احسان ہی اوسکو چاہیے کہ اول علم حدیث
و قرآن حاصل کرے پھر صوفی و متصوف کا فرق سمجھے پھر بدعت کو سنت سے جدا کر
جسطرح علم حدیث میں سلسلہ روایت کا مسلسل چلا آتا ہی اسیطرح صوفیہ میں بھی سلسلہ بالا
جاری ہی آن دونو کا سلسلہ وار علی وجہ الصواب حاصل کرنا موجب قوت اسلام و تحصیل
ایمان ہی ایک بزرگ نے کیا خوب فیصلہ کر دیا ہی کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبری ہے رسوم
ایشان ہیچ نمی ارزد اس فن کی عمدہ کتابیں عوارف المعارف تعرف فی التصوف رسالۂ
امام قشیری غنیۃ الطالبین وغیرہ میں مگر یہ کتابیں ہوں یا اور کوئی کتاب تو عمدہ خذ
ما صفا ودع ما کدر کا مجموعہ چاہیے علوم اصل فنون ملت کو کسی وقت میں سرخی مدد
مقامات و کشوفات اولیاء سے کتاب و سنت پر استغنا حاصل نہیں ہے

بیان کبائر ذنوب

بڑا گناہ یہ ہی کہ خدا کا کسی کو شریک ٹھہراوے اولاد کو جان سے مارے زن ہمسایہ سے
زنا کرے کیا کبیرہ ہیں کہ شرک کرے ماں باپ کی نافرمانی کرے کسیکو قتل کرے جھوٹی قسم
کھاوے جھوٹی گواہی دے سات چیزوں کو ہلاک کرنے والا فرمایا ہے ایک شرک دوسرا
جادو کرنا تیسرا قتل کرنا اوسکا جسکا جان سے مارنا حرام ہی چوتھے سود کھانا پانچویں

یتیم کا مال کھاتا تھمتے معرکہ جہاد سے بھاگتا سنا تو ہین بیا ہی بیبیون ایمان والیون غافل
مزاجون کو تہمت زنا کی لگانا کرنا چوری شراب خواری غارتگری خیانت کرنے کے وقت
ایمان انسان سے جدا ہوجاتا ہی پھر توبہ کرنے سے ایمان اوسکا پھرآتا ہی بخاری سے کہا
ایسا آدمی پورا مومن نہین ہی اوسکے پاس نورایمان نہین ہوتا ابن حجر مکی نے کتاب
زواجر مین چارسوسے زیادہ کبیرہ گناہ گنکر لکھے ہین جنکا خلاصہ دلیل الطالب مین بیان کیا گیا ہی
اصل بات یہ ہی کہ آدمی سے اگر زیادہ عبادت نہو سکے فقط فرائض ادا ہون لیکن گناہ
سے بچتا ہو تو وہ اوس شخص سے بہتر ہی جو باوجود کثرت عبادت کے کبائر مین مبتلا رہتا ہی
مثلا ایک شخص غیبت نہین کرتا گالی نہین بکتا کسی کو نہین ستاتا کسی کا مال نہین چھینتا حق بات مین بھی کج
جدل نہین کرتا مگر عبادت اسکی تھوڑی ہی تو یہ شخص اوس مولوی واعظ فقیہ سے بہتر ہی جو راتدن رد
اہل حق مین مبتلا ہی غیبت و افترا و ایذا رسانی اسلام مین راتدن اوسکا گذرتا ہی صغائر تو راتدن
ہر کسی سے ہوتے ہین نماز روزہ وضو صدقہ خیرات وغیرہ حسنات سے خودبخود مٹتے رہتے ہین مگر صغیرہ
پر اصرار کرنا بھی صغیرہ بھی کبائر توبہ سے بخشے جاتے ہیں بے توبہ بھی جسکو خدا چاہے معاف کردے
مگر حدود توبہ سے معاف نہین ہوتے ہان جس نے ایسا گناہ کیا جسپر حد شرعی واجب ہی مگر وہ حاکم
پر ظاہر نہوا مستور رہا تو خدا سے امید ہی کہ وہان بھی اوسکو مستور رکھکر عفو فرما دے زنا
مگر ایسے گناہ کا عفو حق تعالی کی مشیت پر موقوف ہی

بیان نفاق

منافق کی تین نشانیان ہین گو نماز پڑھے روزہ رکھے دعوی مسلمان ہونے کا کرے
ایک یہ کہ جب بات کہے جھوٹ کہے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت کسی کی
رکھے خیانت کرے دوسری روایت مین چوتھی بات یہ آئی ہی کہ جب جھگڑے گالی بکے
یہ مضمون حدیث متفق علیہ مین بروایت ابو ہریرہ مرفوعا آیا ہی گالی بکنا فقط اسی کا
نام نہین ہی کہ فحش بات کہے ماں بہن کی گالیان کسیکو دے بلکہ جو بات منقصت کے

حق مین کسی عالم دیندار کی زبان سے نکالے یا کوئی حرف خلاف واقع حقیت اہل دین کا کسی رسالے کتاب مین لکھے یہ سب داخل شتم و فجور ہی گناہ او سکا بادی پر ہی جسنے ابتداء کی گالی کھائی وہ بری ہی جسنے گالی اسکے عوض گالی دی وہ معذور ہی جسنے گالی گلوچ کا طریقہ ایجاد سکا یعنی نکالا وہ منافق ہی من سن سنۃ سیئۃ کا مصداق ہی بلکہ بخاری نے حذیفہ سے روایت کیا ہی کہ نفاق عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین تھا آج تو یہی کفر ہی یا ایمان ہر چند اوسوقت نفاق کامل تھا اسوقت مین نفاق کم ہی لیکن سچ پوچھو تو آج کل نفاق ایسا آگیا ہی جیسا حذیفہ نے کہا کیا تمنے نہین دیکھا کہ مبتدعین اسلام و مقلدین مذاہب فروعی مسئلے مین اپنے مخالف کی تکفیر کرنے لگتے ہین مسئلہ بھی کون جسمین خدا و رسول ایکطرف مقلد رای و قیاس ایکطرف افسوس ہی انکے نزدیک متبع سنت کا ایمان کچے تاگے سے بھی کمزور ٹھہرا اپنی بدعت مین دین ٹھہرے کفر و کافری کا فتوی گویا بچون کا کھیل ہی جسکو چاہا انکار محفل مولد پر کافر بنا دیا جسکو چاہا آمین بالجہر رفع یدین پر مسجد سے نکلوا دیا جسکو چاہا انکار تقلید شخصی پر اسلام سے خارج کہدیا سبحان اللہ دیکھو کہ بہت اچھا اسلام و ایمان ہی ۰

بیان ایمان بقدر

حدیث شریف مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہر شی خدا کی تقدیر سے ہی یہانتک کہ عاجزی و دانائی اسکو مسلم نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہی جب موسی نے آدم علیہما السلام پر طعنہ کیا کہ تمنے ہمین جنت سے نکالکر زمین پر پھینکا تو آدم نے اونکو ہرا دیا یہ کہکے کہ جو بات چالیس برس پہلے میرے پیدا ہونے سے خدا نے مجھپر لکھی تھی اوسپر کیا الزام لگاتا ہی آدم جیت گئے یہ قصہ مسلم مین مفصل مرفوعاً بروایت ابی ہریرہ آیا ہی ماں کے پیٹ مین فرشتہ چار باتین لکھجاتا ہی عمل اجل رزق اور یہ کہ بدبخت ہی یا نیکبخت پھر بچے مین روح پھونکتا ہی اعتبار اعمال کا خاتمے پر ہے کوئی عمر بھر برے کام کرتا ہی دوزخ ایک ہاتھ رہجاتی تھی لیکن مرتے وقت ایمان پر مرتا ہی تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے

اسی طرح کوئی عمر بھر اچھے عمل کرتا ہی بہشت باتھ بھر پر رہ جاتی ہی مرتے وقت کوئی کام
برا کرتا ہی جس سے دوزخی ہوجاتا ہی ایک بڈہا آدمی کسی بزرگ کے پاس توبہ کرنیکو آیا اور منت
سے کہا بڑی دیر میں آئے اوسنے کہا جو مرنے سے پہلے آیا وہ کچھ دیر مین نہین آیا جلدی آیا
اون بزرگ نے فرمایا تونے سچ کہا پھر اوس سے توبہ لی بہشت دوزخ کے لیے پہلے سے لوگ
مقرر ہوچکے مین پیدا ہونے سے قبل لکن توفیق خیر کا دنیا میں ہونا دلیل سعادت ہی
بدبختی کے کام کرنا دلیل شقاوت ہی اسلیے عمل کرنا ضرور ہوا ہر آدمی پر حصہ ۰ زنا کا لکہا گیا
ہی وہ زنا اوس سے ضرور ہوتا ہی آنکہہ کا زنا دیکہنا کان کا زنا سننا زبان کا زنا بات کرنا ہی
پھر جی کسی بات کو چاہتا ہی شرمگاہ اوسکو سچا کرے یا جھوٹا ہاتھہ کا زنا پکڑنا ہی پانون کا
زنا اوسطرف چلنا ہی قرآن شریف مین فرمایا ہی ونفس وما سواها فالهمها فجورها
وتقواها قلم سوکھہ گئے لکھہ کر اوس کام کو جو آدمی کریگا اب چاہے جتنی ہو یا نہو سب آدمی کے
دل رحمن کی دو انگلیون کے بیچ مین ہین جیسے ایکدل جسطرح چاہے اوسکو ادہر سے پہیرے
بچہ جب پیدا ہوتا ہی اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہی پھر ماں باپ اوسکو یہودی یا نصرانی
یا مجوسی بنالیتے ہین اسیطرح بدتیرہ مقلد بھی کرلیتے ہین کسیکو زیادہ رزق دیا کسیکو
کم رات کا کام دن سے پہلے دن کا رات سے پہلے اوسکے پاس جاتا ہی وہ نور کے پردے
مین ہی اگر پردہ اوٹھادے تو انوار اوسکے مونہہ کے خلق کو جلادین جہانتک نظر پہونچے
کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کسکی ہی پردہ چھوڑا ہی وہ اوسنے کہ اوٹھائی نہ بنے
اوسکا ہاتھہ بھرا ہوا ہی کوئی چیز رات دن میں اوسکو کم نہین کرتی اوسکے ہاتھہ مین ترازو
ہی اوسکو اوٹھاتا رکہتا ہی خیال کر جب سے آسمان زمین بنائے کتنا خرچ کیا ہوگا مگر کچھہ
کمی نہین ہوئی سب سے پہلے قلم بنائے کہا لکہہ کہا کیا لکہون فرمایا تقدیر کو اور جو کچھہ تا ابد
ہونیوالا ہی جب آدم کو پیدا کیا اونکی پیٹھہ پر ہاتھہ پھیرا ذریت نکالی فرمایا انکو جنت کے
لیے بنایا ہی یہ کام بھی جنت والون کے کرینگے پھر ہاتھہ پھیرا اور ذریت نکالکر فرمایا انکو

دوزخ کے لیے بنایا ہی تو دوزخ والون کے کام کریگے آکیا رحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہر آئے دو نو ہاتھ مین دو کتابین تھین جو کتاب سیدھے ہاتھ مین تھی اوسکو کہا یہ کتاب
ہی طرف سے رب العالمین کے اسمین جنت والون کے نام مع اوسکے باپ و قبیلے کے
لکھے ہین اسمین کچھ کم و بیشی نہوگی پھر جو کتاب بائین ہاتھ مین تھی اوسکو فرمایا کہ یہ کتاب ہی
طرف سے پروردگار عالم کے اسمین نام دوزخ والون کے لکھے ہین مع نام اونکے باپ
و قبیلے کے اسمین کچھ کم و بیشی نہوگی پھر اون دونو کتابون کو ہاتھ سے چھوڑ دیا اور فرمایا
تمھارا رب فارغ ہوا بندون کے دھندے سے فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر اسکو
ترمذی نے مرفوعًا ابن عمرو سے روایت کیا ہی منتر کرنا دوا کرنا کسی چیز سے بچنا یہ سب تقدیر
کے تکمیل مین وہ منتر جائز ہی جو کسی آیت یا حدیث سے ہو معنی اوسکے سمجھہ مین آوین جو
ایسی زبان مین ہو کہ معنی اوسکے معلوم نہین یا معلوم ہین مگر اوسمین کوئی کلمہ شرک یا کفر
کا ہی یا نام ہین ملائکہ یا فرعون یا کسی اور مخلوق کے تو وہ جائز نہین تھا یہ تقدیر مین گفتگو
کرتے تھے حضرت کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا گویا گال مین انار توڑ دیا ہو فرمایا کیا تمکو یہی
حکم ہوا کیا مین یہی لیکر تمھاری طرف بھیجا گیا ہون اگلے یون ہی تباہ ہوئے جب اس امر مین
جھگڑنے لگے تمکو قسم ہی کہ کبھی اس امر مین پھر آپسمین جھگڑا کرو فرمایا دو گروہ ہین میرے
امت مین جنکا کچھ حصہ اسلام مین نہین ایک مرجیہ دوسرے قدریہ اسکو ترمذی نے ابن عباس
سے روایت کیا ہی اور غریب کہا غریب ایک قسم ہی حدیث صحیح کی مرجیہ وہ ہین جو سب کامونکو
بتقدیر خدا کہتے ہین آدمی کا کچھ اختیار اوسمین نہین بتاتے انکے نزدیک ایمان کے ساتھ
کوئی معصیت نقصان نہین پہونچاتے انکے خیال مین عمل مفہوم ایمان سے خارج ہی مگر
اگلے حنفیہ جیسے قاضی ثناء اللہ مرحوم وغیرہ قائل ہین اعتبار عمل کے ہمراہ ایمان کے
فی الجملہ قدریہ وہ ہین جو تقدیر کا انکار کرتے ہین جیسے بعض یہود و اکثر نصاری اور سارے
دہریہ نیچریہ آج کل ناسمجھ لوگوں کا بڑا زور ہی بہت جاہل مسلمان بھی تدبیر پہ قانع ہین تقدیر

سکے ان حق درمیان ان دونوں کے ہی یعنی انسان نہ مختار مطلق ہی نہ مجبور محض فرمایا
اس امت مین مسخ وخسف ہوگا لکن او س قوم مین جو تقدیر کے مکذب ہی تجہیر فرمایا قدریہ
مجوس ہین اس امت کے انکے بیمار کی عیادت نکرے مرجاے کے جنازے پر نجاوے
ابن عمر نے کہا قدریہ کے پاس تبہجوانے ابدا سلام و کلام نکرو مکذب قدر پر لعنت ہی
آئی ہی تمارے نصاری ونیچریہ آجکل مذہب قدریہ رکہتے ہین اکثر معتقیہ مرجئہ ہین جب
کسی بندے کے لیے یہ حکم ہوتا ہی کہ فلانی زمین مین مرے اوسکو کوئی حاجت وہان لیجاتی
ہی بچون کے حق مین فرمایا ہی خدا ہی جانے جیتے تو کیا کام کرتے یعنی مومن ہوتے یا
مشرک لکن دوسری حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان اور اونکے بچے بہشت مین ہین مشرک اور
اونکی اولاد دوزخ مین جاویگی جسنے معاملہ تقدیر مین کچہہ گفتگو کی ہی اوس سے قیامت کے
دن پوچہہ پاچہہ ہوگی جسنے نہین کی اوس سے سوال نہوگا آدم علیہ السلام نے عالم ذر مین چالیس
برس اپنی عمر سے داؤد علیہ السلام کو بخشدے جب جانا کہ انکی عمر ساٹھہ برس کی ہی پہر مرتے
وقت ملک الموت سے کہا ابھی تو میری عمر کے چالیس سال باقی ہین غرضکہ یہ مکر گئے اسلیے
انکی ذریت نے بھی مکر نا سیکہا بہولے سے درخت کہالیا اولاد بھی بہول گئی آپسے خطا ہوئی
ذریت نے بھی خطا کی اوس عالم مین ذریت آدم سے عہد توحید لیا گیا تہا ساتون آسمان ساتون
زمین خود آدم کو گواہ ٹہرایا تہا لکن دنیا مین آکر منکر ہوگئے الا ما شاء اللہ تعالی پہاڑ تو اپنی
جگہہ سے سرک بھی جاے لکن آدمی اپنی جبلت وعادت سے نہین پہرتا

ثواب امت اسلام

یہ امت دو طرح کی ہی ایک عرب ایک عجم عرب کے فضائل بہت ہین اونسے محبت رکہنے مین
ترغیب فرمائی ہی قرآن عربی ہی سنت عربی ہی زبان اہل جنت عربی ہی رسول خدا
خاتم رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی ہین یہی فضیلت کیا کم ہی جہ جائی اسکے کہ مناقب صحابہ
مین عموما خصوصا قبائل عرب خصوص یمن کے مدائح مین بہت اخبار وآثار وارد ہوں تعداد

عرب سے وہ لوگ ہین جنکا نسب عربی ہی جزیرۂ عرب کے رہنے والے ہین نہ وہ لوگ جو
عربی زبان بولتے ہین نہ وہ عجم جو مدت سے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً مین جا بسے ہین
سادات وشیوخ عجم سب عربی الاصل ہین انسے وہی محبت کا برتاؤ لازم ہی عجم کی فضیلت
مین ایک تو حدیث ابی ہریرہ قصۂ سلمان فارسی مین نزدیک ترمذی کے ہی لوکان الایمان
عند الثریا لتناوله رجال من الفرس دوسری حدیث یہ ہی کہ حضرت کے سامنے ذکر
اعاجم کا ہوا فرمایا لانا بهم او ببعضهم اوثق منی بکم او ببعضکم اسکو بھی ترمذی نے
ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی آن دونو حدیث کا مصداق صحیح تمام اصحاب صحاح ستہ بلکہ
سائر محدثین بالعموم ہین گو مورد حدیث کا خاص ہوا سلیے کہ اعتبار خصوص سبب کا نہین ہے
اعتبار عموم لفظ کا ہی تخصیص اس حدیث کو کسی شخص خاص پر تحصر کیا اسکو بھی حدیث رد کرتی ہے
اسلیے کہ اسمین لفظ رجال کا آیا ہی نہ رجل کا کسی روایت مین اگر رجل بھی آیا ہو تو روایت
زیادت ثقہ ہی ایسی زیادت ہمیشہ مقبول ہوتی ہی بخاری و مسلم و ترمذی وابو داود وابن ماجہ
ونسائی سب عجمی ہین عجم مین پیدا ہوئے عجم مین رہے عجم مین مرے اسی طرح غالب اہل حدیث
عجم سے اوٹھے ہین ثابت کوفے مین رہے نعمان رہ وہان پیدا ہوئے ایک حدیث مین تو
اہل حدیث کی یون تعدیل فرمائی تھی کہ یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله اس
حدیث مین انکی توثیق بھی کی تیسری حدیث مین دعا سرسبزی دی اللہ تعالی نے ان سب
دعاؤن وغیرہ کو قبول فرمایا ابن عمر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ
تمھاری مدت اگلی امتون کی مدت مین ایسی ہی جتنی مدت درمیان نماز عصر کے ہی تا غروب
آفتاب تمھاری مثال اور یہود ونصاری کی مثال ایسی ہی جیسے ایک آدمی نے کچھ مزدور مقرر
کیے اور کہا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کون کام کریگا یہود نے کام کیا پھر اوسنے کہا آدھی
دن تک سے تا نماز عصر کون کام کریگا ایک ایک قیراط پر نصاری نے یہ کام کیا پھر کہا کون کام کریگا
عصر سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر سو تم ہو وہ مزدور جو کام کرینگے عصر سے تا غروب

شمس یاد رکھو تمکو دوہری مزدوری ملیگی تمکو وہ نصاری خفا ہوے کہ کام تو ہمنے زیادہ کیا ہمکو
مزدوری کم ملی اللہ تعالی نے فرمایا کچھ تمھارے حق مین نا انصافی ہوئی کہا نہین فرمایا تو یہ تو
میرا فضل ہے جسکو چاہون دون یعنی تم اسمین بولنے والے کون ہو اس حدیث کو بخاری نے
روایت کیا ہی فرمایا سخت تر میری محبت مین وہ لوگ ہین جو میرے بعد آوینگے ہر کوئی اونمین
چاہیگا کہ گھر بار مال دیکر مجکو دیکھے یہ مسلم مین ہی بروایت ابی ہریرہ یہ محبت سوای اہل حدیث
کے کسی فرقۂ اسلام مین پائی نہین گئی جنکو بمقابلۂ رای وقیاس سنت پر عمل کرنے سے عار
ہی اونکا دعوی بابت محبت صاحب سنت کے محض کذب ولی اعتبار ہی جو کوئی جسکو چاہتا ہے
اوسکی مرضی کا کام کرتا ہی اسی سے محبت ثابت ہوتی ہی یہ تو نئی محبت ہی کہ محبوب کے خلاف
مرضی کام کرے پھر دوستی جتلاوے قرآن مین تو یہ فرمایا ہی ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ آج کل جھوٹے محبون کا بھی بڑا زور شور ہی آپکی محبت انعقاد محفل مولد تالیف
غزلیات وقصائد نعت مین منحصر ہی کون محفل ہی جسمین سو منکر نہین کون قصیدہ ہی جسمین ہر آ
کلمۂ کفر نہین لعنة اللہ علی الکاذبین والظالمین معاویہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ قائم رہیگا حکم خدا پر ضرر نہ پہونچاویگا
اوسکو جو اوسکی مدد نکریگا اور نہ وہ جو اوسکے خلاف کریگا یہانتک کہ قیامت آوے اور وہ
اسی حال پر ہوگا یہ حدیث متفق علیہ ہی اور ایک معجزہ ہی معجزات جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے صدر اول سے لیکر اس صدی تک ہر صدی ہر قطر مین غالبا ایسا ایک گروہ
پایا گیا ہی جسنے اعدا اسلام کا قافیہ تنگ کیا اشاعت سنت کی بدعت کے مٹانے مین سعی
کوشش فرمائی اہل بدعت نے بہت چاہا کہ اپنے افترا و بہتان سے حکام وملوک وامرا کو
اغوا کرکے اونکو نقصان پہونچا دین لکن ہمیشہ خدا نے ابتک اونھین کو غالب وظاہر رکھا
الا ان حزب اللہ ہم الغالبون اسکے نظائر علاوہ اقالیم دیگر کے اقلیم ہند مین بھی بہت موجود
ہین سید احمد بریلوی کے زمانے سے ابتک مقلدین ومبتدعین نے کیا کچھ سعی اطفاء نور اسلام

مین نہین کی قصد یا رسائل و مسائل رد تقویۃ الایمان وغیرہ وکتب اہل توحید وسنت مین
لکھ ڈالے مگر شان آلہی وعدہ رسالت پناہی کو دیکھو کہ رات دن گروہ اہل حدیث بڑھتا جاتا ہے
خدا کے فضل وکرم سے مقصد اہل بدعت کا حاصل نہوا اہل حق سے جس مسئلے مین بحث پیش
ہوئی دانت کھٹے کر دئے جو غریب خدا ورسول کا نام لینے والے تھے اونکی تالیف دور
دور پہونچی مقبول عالم ہوئی عرب وعجم کا تعصب کسیقدر دور ہوگیا ہدایت کا شیوع ہونے لگا
توحید کا ڈنکا بجا تقلید شوم کا گھر ویران ہوگیا ہٹ دہرمی سے کوئی انکار کرے تو خدا منتقم
حقیقی موجود ہی جسطرح اول امت بہتر تھی اسیطرح آخر امت کو بھی بہتر ٹھہرایا ہی بیچ پر
ایک فوج گھر وکا پتا دیا ہی جسکا مصداق سوای مقلدین واصحاب رای کے اور کوئی ڈھونڈے
نہین ملتا اسلیے کہ صدر اول مین جو زمانہ صحابہ وتابعین وغیرہم کا تھا اوسمین عمل کتاب وسنت
پر تھا بیچ مین قیاس ہوای نے اپنی ٹانگ اڑائی پھیلی امت مین جو تبع سنت ہین وہ اوسی
اگلی راہ پر ہین یہ بیچ کے فرقے ادھر ہین نہ ادھر زبردستی دین کے دشمن ہوگئے ہین مگر
کیا ہوا اور کیا ہوگا اسد ناصر ہی وکان حقا علینا نصر المؤمنین رسول خداؐ نے فرمایا ہی قریب ہی کہ
آخر اس امت میں ایک قوم ہوگی کہ اونکو برابر اول امت کے اجر ملیگا یہ قوم حکم کریگی نیکی کا
منع کریگی منکر سے لڑیگی اہل فتن سے اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ عن عبد الرحمن
الحضرمی بھلا بتلاؤ تو سوای اہل حدیث کے کوئی فرقہ بھی مصداق اس حدیث کا ہوسکتا ہے
چارنا چار انکو مقلدین مبتدعین سے لڑنا پڑتا ہی تقلید کا فتنہ سب سے زیادہ ہی اسلیے کہ اسمین
اسلام کی بالکل بربادی وتحریف ہی رسول معصوم کا کلام تو طاق نسیان پر چھوڑا جاوے
امام غیر معصوم کا قول دین ٹھہرے معاویہ کی دوسری حدیث مین مرفوعا آیا ہی جب شام
والے بگڑ جاوین تو پھر کچھ خیر تمھارے اندر نہین لکن ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا منصور
رہیگا جو اونکی مدد نکریگا وہ اونکو نقصان نہین پہونچا سکتا یہانتک کہ قیامت کی گھڑی
قائم ہو اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہی علی بن المدینی بخاری کے شیخ ہین انھون نے کہا

مراد اس گروہ سے اہل حدیث ہین یہ بزرگوار متصل زمانہ مشہود لہا بالخیر کے تھے سو یہ
شرح یا تفسیر اس حدیث کی اوسوقت مین بیان کی گئی جسکو بارہ سو برس سے زیادہ کا رہا گذرا
کسی سلف نے آج کل ہین یہ معنی حدیث موصوف کے نہین کہے ہین کہ اوسکو بیوقوف بے علم
ٹھہرایا جاوے وللہ الحمد

اعتصام بکتاب وسنت

حدیث صحیح مین بروایت جابر نزدیک مسلم کے آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا اما بعد بہت بہتر
بات خدا کی کتاب ہی تبہت بہتر خصلت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصلت ہی تبہت بدتر
کام وہ ہین جو دین مین نئی نکالے گئے ہین ہر بدعت گمراہی ہی حدیث متفق علیہ مین بروایت
عائشہ وارد ہی جسنے نکالا ہمارے اس کام مین یعنی دین مین ایسی چیز کو جو دین مین سے نہ تھی
تو وہ چیز یا وہ شخص مردود ہی آیمہ حدیث نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی ہر بدعت
کی ضلالت ہونے پر انکار کیا ہی اوسکی تقسیم کا طرف حسنہ سیئہ کے لیکن تقسیم بدعت کی
ہوا ابھی کسی حدیث مین نہین آئی یاروں نے اپنے جی سے جسطرح چاہا قسمت کر دیا قسمت
کا لکھا آگے آیا عرباض بن ساریہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہی تم مین جو کوئی میرے بعد جئیگا
وہ بڑا اختلاف دیکھیگا تمپر واجب ہی کہ میری سنت خلفاء راشدین مہدیین کی سنت پر
چلو اوسی کے ساتھ تمسک کرو اوسکو داتوں سے پکڑو لازم ہی کہ بچے نئے کامون سے
اسلیے کہ ہر نیا کام دین مین بدعت ہی ہر بدعت گمراہی ہی اسکو احمد وابوداؤد و ترمذی
وابن ماجہ نے روایت کیا ہی یہ حدیث معجزہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جسطرح
فرمایا ویسا ہی ہوا بال برابر کا فرق اوسمین نہ پڑا ابن مسعود سے کہا رسول خدا نے ایک خط
کھینچا پھر فرمایا یہ راہ ہی اللہ کی پھر اور کئی خط داہنے بائین طرف کھینچے فرمایا یہ راہین ہین
ہر راہ پر ایک شیطان ہی جو اوسطرف بلاتا ہی پھر یہ آیت پڑھی ان هذا صراطی مستقیما
فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله اس حدیث کو احمد ونسائی ودارمی

نے روایت کیا ہی خیال کرو کہ ایک راہ جسکا نام اتباع کتاب وسنت ہی اسی راہ پر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے صحابہ وسائر سلف تھے باقی سب راہین گمراہ
کرنے والی ہین جتنے مذاہب اسلام مین نکلے ہین وہ انھین راہون کے رستے ہین کتاب
اللہ ایک ہی رسول اللہ ایک ہین دین اسلام ایک ہی اس دین کے اصول یہی اللہ و
رسول و قرآن و حدیث ہین پھر چار مذہب یا پانچ مذہب یا بہتر مذہب کیسے کہان سے آئے
اگر یہ چار مذہب علحدہ علحدہ اور یہ چار مصلے ٹھیک ہین تو باقی فرق اسلام نے کیا قصور کیا
ہی کہ اونکے مذہب باطل سمجھے جاتے ہین شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی مین شیخ کانی
رحمہ نے ارشاد السائل مین اسیطرح دیگر اہل علم نے اپنے مؤلفات مین تصریح کی ہی کہ یہ چار
مصلے بدعت ہین سنہ ہجری سے صدہا سال کے بعد آٹھوین صدی مین مصلے حرمین شریفین مین نکلے پہلے
انکا کہین کچھ اتا پتا نہ تھا اب جو اس تفرقہ جماعت سے منع کرتا ہی اولٹا وہی لامذہب گمراہ
ٹھہرایا جاتا ہی انا للہ شروع کتاب سے یہانتک جو کچھ کہا گیا یہ سب داخل فتن ہی اسلیے کہ
ان فتن کی وجہ سے سارے حقائق اسلام مبدل ہو گئے منکر معروف معروف منکر ٹھہرا
الحمد للہ کہ اللہ و رسول ہماری طرف ہین انھون نے پہلے سے ہمین حال ان نئی نئی راہون
اور محدثات کا بتا دیا اب کوئی ہزار بار ہمین برا کہے کچھ پروا نہین ہے ؎

گر دوست موافق ست سعدی ٭ سہل ست جفای ہر دو عالم

حدیث مین یہ بھی ہمکو سنا دیا ہی کہ کوئی نبی مجھسے پہلے خدا نے کسی امت مین نہین بھیجا لیکن
اوسکی امت مین حواری اور ایسے اصحاب تھے جنھون نے اوس نبی کی سنت کو لیا اوسکے
حکم کی پیروی کی پھر بعد اونکے ایسے خلف ناخلف آئے جنھون نے وہ کہا جو نکیا وہ کیا کہ
حکم اونکو نتھا جو کوئی ایسون سے لڑا ہاتھ سے وہ ایماندار ہی جسنے زبان سے جہاد کیا وہ بھی
مومن ہی جسنے دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہی اس سے سوا رائی کے دانے کے برابر بھی
پھر ایمان نہین یہ حدیث مسلم مین ہی بروایت ابن مسعود ہاتھ سے لڑنا کام ملوک و والیان

ملک کا ہی لکن اب ایسے حاکم وامیر دنیا مین باقی نہین رہے جب تک سلطنت بغداد
قائم تھی یہ طریقہ بھی جاری تھا زبان سے لڑنا کام علماء دین کا ہی الحمد للہ کہ محدثین ملت نے
ہر عصر مین خوب ہی قلع وقمع شرک وبدعت کا کیا تقلید کی حرمت اتباع کی فضیلت جیسا
حق تھا ثابت کر دی فقہ سنت کو بمقابلہ فقہ رای وقیاس تدوین کیا اپنا ذمہ خدا ورسول
کے نزدیک بری کیا اس زمانہ آخر مین بھی ایک جماعت نے یمن وہند وغیرہ مین جہاد لسانی
کما حقہ کیا وللہ الحمد دل سے جہاد کرنا عوام اسلام کا کام ہی جنکو نہ ہاتھ کی طاقت ہی نہ زبان
کی قدرت سو اس قسم کے غربا اب بھی ہند وغیرہ مین صدہا بلکہ ہزارہا موجود ہین جنکو صورت
اہل بدعت کی بری لگتی ہی تقلید سے نفرت ہی اتباع کا بانار رکھتے ہین جو کوئی ان تینوں
قسم جہاد سے علحدہ ہی اوسکو ذرہ برابر بھی ایمان نہین وہ ناحق آپکو مومن سمجھتا ہی خصوصا
وہ علماء سوء اہل پرست قیاس دوست جو رات دن اولٹا جہاد زبانی اہل حق سے کرتے ہین
اونکے پاس تو کوئی بھی دلیل صحت ایمان کی موجود نہیں ہی بلکہ وہ پورے مصداق ہین اون
حدیثون کے جو مذمت فقہاء وعلماء مین آئی ہین

فضل احیای سنت مردہ وذم ایجاد بدعت

بلال بن حارث مزنی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے زندہ کی کوئی
سنت میری سنتون مین سے جو مر گئے تھے بعد میرے اوسکو اجر ہی مثل اجر اون لوگون
کے جنھون نے عمل کیا اوسپر بدون اسکے کہ اونکے ثواب مین کچھ کمی ہو جسنے نکالی کوئی
بدعت گمراہی جسے اللہ ورسول پسند نہین کرتے اوسکو گناہ ہی مثل گناہ اون لوگون کے
جنھون نے اوسپر عمل کیا نہین کچھ کمی اونکے گناہ مین روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابن
ماجہ نے اسکو عمرو بن عوف سے روایت کیا ہی عمرو بن عوف نے یہ بھی روایت کیا ہی
مرفوعا دین شروع ہوا غربت کے ساتھ قریب ہی کہ پھر غریب ہو جاوے سو خوشی ہو غریبوں
کو جو درست ٹھیک کرتے ہین میری سنت کو جو بعد میرے لوگون نے بگاڑ دی ہی آخر تک

الترمذی یہ جگہ انصاف کی ہی کہ زندہ کرنے والے اس سنت مردہ کے جنکو غریب فرمایا ہی
یہی اہل حدیث ہین جو عالم سنت مین یا اہل رای و قیاس و اجتہاد ہین یہی لوگ غربا ہین جو
ہمیشہ بدعت کو سنت سے جدا کرکے بتاتے رہتے ہین یا وہ لوگ جو طومار فقہ مصطلح کے
موافق رات دن فتوی دیا کرتے ہین اونکا بھی سنی ہونا اوسوقت ثابت ہوگا جب وہ یہ
بات ثابت کر دینگے کہ رای و قیاس بھی سنت ہی حالانکہ یہ دعوی خلاف تصریح مذہب حنفیہ
ہی کہ انھون نے خود قیاس کو مرتبہ چہارم مین بعد اجماع کے رکھا ہی اصل اول و دوم قرآن
و سنت کو قرار دیا ہی پس قیاس داخل سنت نہوا اگر قیاس لائق اعتبار بھی ٹھہریگا تو اوس
جگہ جہان سنت موجود نہو سنت کے ہوتے حمایت قیاس کی کرنا پھر آپکو مومن گننا
ایسا ہی ہے جیسے مذہب کو سید کہتے ہین یا مجلا ہے کو مومن لاحول ولا قوۃ الا باللہ
حضرت کے وقت میں یک لاکھ چوبیس ہزار آدمی ایمان لائے بڑا گروہ عمدہ اسلام کا یہی
لوگ تھے اسلیے فرمایا تم اتباع کرو سواد اعظم کا جو اس سے جدا ہوا وہ جدا ہوکر دوزخ مین گیا
اسکو ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ترمذی کی روایت مین ابن عمر سے
مرفوعا یہ خوشخبری آئی ہی کہ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نکریگا اللہ کا ہاتھ ہی جماعت پر مراد
اس جماعت سے اہل سنت ہین یعنی محدثین امت اسلیے کہ سنت حدیث کو کہتے ہین نہ رای
و قیاس و بدعت کو یہ حدیث معتبرہ ہی رسول خدا کا کہنا با وجود تفرق امت کے بہتر فرقون پر
ایک جماعت امت کی گمراہی سے جدا ہی جسپر خدا کا ہاتھ ہی دیکھو جو اختلاف مذاہب اقوال
کتب فروع میں ہی وہ اس جماعت کی کتابون مین نہین سب اہل حدیث موافق حدیث کے
کہتے کرتے ہین تماری دنیا مین اس جماعت مبارکہ سے بڑھکر عدم اختلاف مین کوئی طائفہ
نہین شاید گنتی کے بعض مسائل ہونگے جنمین محدثین کا باہم کچھ ذرا سا اختلاف ہوگا سو اوسکا
سبب بھی یہ ہی کہ کسی نے کسی حدیث کے موافق کہا اوسکو دوسری حدیث نملی کہ وہ بعد
دفع کرنے تعارض اور ایقاع توفیق یا جمع کے ایک قول کہتا یا کسی نے اسناد پر نظر کی

دوسرے نے اوسمین تساہل کیا سو یہ اختلاف بیسیر کچھ چیز نہین متاخرین اہل حدیث
نے جنکو علم کامل حدیث حاصل ہے اون سب مسائل مختلفہ کو فروع مؤتلفہ کر دیا
جمع یا تطبیق وغیرہ سے آپکا خلاف مٹا دیا ولله الحمد بخلاف کتب فقہ اہل رای کے
کہ ہزارون کتابین آجتک بنین سبکو جمع کر کے دیکھو تو ہزارون قول ایکسے دوسرے
علیحدہ اونمین لکہا ہی یہ اختلاف تو کچھ بھی نہین ہی کہ ایک چیز کو مثلاً کسی نے واجب کسی نے
جائز کسی نے مستحب کہا ہو اوس اختلافات کو دیکھو جہان ایک نے ایک چیز کو حلال جائز
دوسرے نے مکروہ یا حرام کہا ہی انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے دوست رکہا میری
سنت کو اوسنے مجھے دوست رکہا جسنے مجھے دوست رکہا وہ میرے ساتھ ہی جنت
مین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہی اس سے معلوم ہوا کہ دعوی دوستی رسول خدا
صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا بدون دوست رکہنے آپ کے سنت کی جھوٹا دعوی ہی قائلین
رای وقیاس ہرگز دوستدار سنت نہین ہو سکتے بلکہ دشمن سنت ہین یہ ہزار محفل مولود
کرین رسول خدا ان سے راضی نہین محفل مولد خود ایک بدعت منکرہ ہی جسکو اول بعض
مالکیہ نے نکالا تھا پھر شافعیہ اوسپر چلے امام اعظم اور اونکے تلامذہ نے یہ محفل کبھی نہین کی
مگر حنفیہ نے اس جگہ اپنا مذہب چھوڑ کر تقلید مالکیہ یا شافعیہ اختیار کی ہی جماعت موتی مین
بھی بعض محققین حنفیہ نے مذہب شافعیہ کا احتیا کیا ہی تتمہ احنفی مین پھر اگر کسی شخص نے
آمین بالجہر یا رفع یدین مین مطابق مذہب شافعی کے عمل کیا تو اوس بیچارے پر کیوں
ملامت ہی وہ بھی با وجود اس عمل کے حنفی رہ سکتا ہی کسی کتب حنفی مین تعداد مسائل
کی نہین لکہی کہ جب اتنے مسئلو نمین حنفی غیر کے مذہب پر عمل کریگا تو حنفی نہ رہیگا اسیوجہ
یہ بات کتب طبقات حنفیہ وغیرہ مقلدین سے ثابت ہی کہ بہت علما نے ہر عصر و ہر قطر مین
تفرد کیا ہی ساتھ بعض ایسے مسائل کے جو اونکے مذہب مشہور مفتی بہ کے خلاف تھی
لکن اونکو کسی نے زمرہ حنفیہ وغیرہ سے خارج نہین کیا۔ وہ سرے : مذہب مین دخل

اسیطرح جو شخص خالص قرآن و حدیث کا عامل ہے او سکے مذہب کے سارے مسئلے فقہاء اربعہ کے مذاہب مین موجود ہین بلکہ خاص مذہب حنفی مین مگر اسطرح پر کہ کوئی مسئلہ موافق ابو یوسف کے ہی تو کوئی موافق امام محمد کوئی مطابق امام صاحب ہی لکن حنفیہ نے تائید مذہب اور تمسک بقیاس کے لیے غالبا اون مسائل موافقۂ حدیث کو اپنے مذہب سے غیر مفتی بہ یا قول مرجوع یا مرجوع عنہ ٹھہرا دیا ہی سنت صحیحہ کو چھوڑ کر افتا و قضا موافق اقیسہ و آراء جاری رکھا ہی سو اسمین اگر کچھ قصور ہی تو ان مقلدون کا ہی محدثون کا کچھ قصور نہین یہ بھی ایک امر اتفاقی ہی کہ مختارات محدثین دائرۂ مذاہب فقہاء اربعہ سے خارج نہین ہین ورنہ یہی بات یہ ہی کہ اگر وجود ایک حدیث صحیح کا ثابت ہو اور معلوم ہو کہ ساری امت اسلام سے عمل اوس حدیث پر فوت ہو گیا خواہ اوکی عذر پر جسکو اطلاع ہو یا نہو تو اس شخص کو جسکو یہ حدیث پہونچی ہی عدم عمل امت ہرگز مانع عمل کا اوس حدیث پر نہیں ہی اسلیے کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام امت سے نازل نہین ہی جبکہ حدیث مذکور ہو وہ ایک حجت صحیحہ ہی مثل قرآن کے کسکا مجال ہے کہ بعد اوسکی صحت کے اوپر عمل کرنے سے باندہی یا مانع ہو اگر مانع ہو تو ایمان سے ہاتھ دھو ڈالے یہ منع اوسکا اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ کے بالکل خلاف ہی

عمل بسنت نزد فساد امت

ابو ہریرہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے تمسک کیا میری سنت سے وقت فساد امت کے اوسکو سو شہید کا ثواب ہی اسکو بیہقی نے کتاب الزہد مین ابن عباس سے بھی روایت کیا ہی جابر کہتے ہین عمر نزدیک رسول خدا کے آئے کہا ہم یہود سے کچھ حدیثین سنتے ہین جو ہمکو پسند آتی ہین اگر ارشاد ہو تو ہم بعض احادیث اونکی لکھ لیا کرین فرمایا کیا تم حیران ہو جیسے یہود و نصاری حیران ہوئے تین تو لایا ہون تمھارے پاس شریعت صاف پاک اگر موسی جیتے ہوتے نہ بنتا اونکو مگر اتباع میرا اسکو احمد نے مسند مین بیہقی نے

شعب الایمان مین روایت کیا ہی سبحان اللہ عمر کو احادیث یہود کے لکھنے سننے سے منع کیا احادیث
موسی علیہ السلام سے نبی اولوالعزم کو اپنا متبع بصورت اونکے موجود ہونے کے قرار دیا جاوے
اپنی شریعت کو پاک وصاف کہا جاوے لکن امت کے لوگ خلاف اس ارشاد کے یہ کام کرین
کہ احادیث فلاسفہ واقوال حکماء یونان وغیرہ کو جو اہل کتاب بھی نہین ترجمہ کر کے اپنے کتب
مذہبی مین شامل کرین وقت مناظرہ وتحریر فتاوی کے اونہین قواعد کا استعمال فرماوین
کمال مہارت کو من کفار کے اقوال مین سرمایۂ فضیلت ٹھہراوین بمقابلہ اس جہل کے جسکا
نام حکمت وعلم رکھا ہی علماء قرآن وحدیث کو جاہل سمجھین وہان تو موسی علیہ السلام کو چارہ کار
بجز اتباع کتاب وسنت نہو تا جسطرح عیسی علیہ السلام وقت نزول کے تابع احکام اس
ملت حقہ کے ہونگے یہان یارون نے اتباع سے مونہ پھیر کر تقلید ائمۂ فقہاء اختیار کی ہی
جو منجملہ افراد اس امت کے تھے اور غیر معصوم تھے مہدی وعیسی کو جو امام نہی معصوم ہین
مقلد امام اعظم کا اپنے کتب دین ومذہب مین لکھدیا ہی ع ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا یہانتک کہ محققین حنفیہ نے اسپر انکار کیا ہی لکن وہ بھی تو حنفی ہین جو اسکے قائل ہین در مختار
مین راد قول امام پر لعنت کی ہی گو شامی نے اوسکو نا خوش رکھا حالانکہ دراسات مین بعض حنفیہ سے
مسائل متعددہ مین یہ لفظ نقل کیا ہی مبطل قول ابی حنیفۃ دیکھیے یہ لعنت کسپر جاتی ہی
حدیث مین آیا ہی ملعون اگر مستحق لعنت نہین ہوتا ہی تو وہ لعنت لاعن پر واپس کیجاتی ہی
کالای بد بریش خاوند اسیطرح تکفیر وتضلیل مبتدعین کی اہل حدیث کو دیکھیے کسکے سر
پڑتی ہی جو کوئی کسیکو کافر کہتا ہی اگر اوسمین وہ وصف کفر کا نہین ہوتا ہی تو قائل کافر ہو جاتا ہی
محدثین کے نزدیک تکفیر ماولین ممنوع ہی مگر مقلدین کے نزدیک ایک سہل بات ہی فقط انکار
تقلید ہی پر کافر ہو جاتا ہی کیونکہ منکر تقلید کا گویا منکر امام ہی امام کی اطاعت کا انکار گویا کفر ہی
اور رسول کی اطاعت کا انکار کفر نہو بلکہ بمقابلۂ امام قول نبی ماول ہی خصوصا جبکہ ایسے
خاتم النبیین جو مدینے مین ہوے تھے ہر طبقۂ زمین مین موجود ہون تو پھر کس کس کی سنے

خرافات یہ ہی کہ امام اعظم بھی تو طریقہ زمین کے امام ہونگے بلکہ تعجب نہیں کہ شیخ محمد
وحید دزندیق مال کے بھی وہاں وجود ہوں تسطیر کی تالیف رد اہل حق میں وہاں کی
جاری ہو گیا کہیں اگر نعماں الاحمق اوسعادی بالسماء کا کبھی سو تیغ ان صاحبوں کے ہاتھ
لگا تو یہ اونسے ملاقات بھی کر آتے اور نئے تالیف اونکے لکھنؤ وغیرہ میں طبع کرا کر اور
حیدرآباد میں شائع کرتے آسمان پر چڑھ کر طرف سے امام صاحب کے سارے صحابہ علیہم
کو بابت عدم وجوب تقلید امام صاحب قائل کرتے بلکہ اونسے اقرار نامہ تقلید کا اور ایمان
امامت امام صاحب کا بطور محضر لکھوا کر لے آتے بیشک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا سچ ہی کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہی جیسے بکریوں کا گرگ ہوتا ہی شاذہ و قاصیہ و ناحیہ
کو اوٹھا لیجاتا ہی سو تم ان پک ڈنڈیوں سے بچو جماعت کو پکڑو رواہ احمد عن معاذ
بن جبل حدیث میں عد جماعت سے مراد جماعت اہل سنت ہوتی ہی اسلیے کہ یہ سب آپس میں
مجتمع ہیں انمیں اختلاف نہیں پایا جاتا کہ ہی کہ حکم عدم میں ہی نہ گروہ اہل مذاہب جو مصداق
کل حزب وحدیث ہی انمیں تمام دیکھو افتراق ہی اجتماع کا پتا نہیں حتی کہ خدا کے گھر میں
بھی چار مصلے بنائے ہیں پھر دعوون کو انسے کیا امید ہو گی جب کوئی بدعت نکلتی ہی تو ایک
سنت مثل یاد رکھے دنیا سے اوٹھ جاتی ہی بلکہ تا قیامت پھر کر نہیں آتی اسوقت میں تو
حال ہی بڑا بگڑا ہوا ہی وہ آدمی جو بدعت کو چھوڑ کر سنت کو پکڑا ہی سب لوگوں سے مبتلا
میں سنت پر بن جاوے غنیمت ہی اسلیے کہ یہ وقت نہایت نازک ہی مسلمان گنتی میں تو
بہت ہیں مگر پکا سچا ایک بھی نہیں الا ما شاء اللہ سارے امم ورثی ازالۃ اسلام میں ایسی
حالت پر ملالت میں اگر کسی میں ایک حصے پر بھی توفیق عمل میسر ہو تو زہی سعادت
و خوش نصیب ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر دسواں
حصہ بھی اوس چیز کا تم میں سے کوئی چھوڑ دے جسکا اوسکو حکم ہی تو ہلاک ہو جاوے پھر ایک
ایسا زمانہ آویگا کہ جو کوئی عمل کریگا اوسمیں دسویں حصے امر ماموربہ پر تو نجات پاوے گا

رواہ الترمذی یہ اس اشارت پر بشارت کو سنو ہماری بدنصیبی کو دیکھو کہ تقلید کی زنجیر
مین گرفتار ہین قیاس کے دام مین پہنسے ہوئے ہین دس حدیثون مین سے ایک حدیث پر
دس آیتون مین سے ایک آیت پر بھی عمل نہین کرتے اگر بڑی توفیق ہوئی تو ایک دو رسالے
رد حدیث مین لکھ دیئے محدثین کو گالی گلفتہ کر کے چپ کر دیا تو من مناظرے کے جدل کا
بانا لیا روایت کے بدلے رای کا تانا بانا تانا مالک نے موطا مین مالک بن انس سے روایت
کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا ہے تم مین دو چیز کو چھوڑا ہی تم گمراہ نہو گے جب تک ان دو نو کو
پکڑے رہو گے ایک اللہ کی کتاب دوسرے سنت اوسکے رسول کی تیسرا نہین فرمایا کہ اجماع و قیاس
یا اجتہاد و رای کو چھوڑا ہی ابن عمرو کی روایت مین مرفوعا یون آیا ہی کہ علم تین ہین ایک
آیت محکمہ یعنی غیر منسوخ دوسرے سنت قائمہ یعنی ثابت صحیح تیسرے فریضۂ عادلہ یعنی علم
میراث اسکے سوا جو کچھ ہی وہ فضول ہی رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ علم میراث اگرچہ
جو کتاب و سنت مین وارد ہی علحدہ ذکر اوسکا اسلیے کیا کہ لوگ اوسمین رہا۔ و ترمسائل
اس علم پر عمل کرنے کو اکثر امت نے چھوڑ دیا چنانچہ حدیث اسکی مؤید ہی ابن مسعود نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا سیکھو علم فرائض کا سکھاؤ اوسے لوگون کو سیکھو
قرآن سکھاؤ لوگون کو اسلیے کہ مین مرنے والا ہون علم بھی جلدی جاتا رہیگا رواہ الدارمی
والدار قطنی آشارۂ نص سے معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کے سیکھنے سکہانے سے علم فرائض کا
سیکھنا سکہانا ہوتا ہی یہ علم جلدی جاویگا غرضکہ اصل علم تعلم کتاب و سنت ہی جس نے
فریضۂ عادلہ کے یہ معنی کیے ہین کہ مراد اوس سے احکام مستنبطہ باجتہاد ہین اور وہ مساوی
قرآن و حدیث ہین وجوب عمل مین اوسے اس حدیث کی تحریف کی حدیث مین خود لفظ فریضہ
موجود ہی جو بحسب عرف شرع میراث ہی پر بولا جاتا ہی اطلاق فریضہ کا اجتہاد پر احادیث مین
کسی جگہ یہ محاورہ زبان شارع پر جاری نہین ہوا نہ لغت عرب مین فریضہ بمعنی اجتہاد یا حکم
مستنبط باجتہاد آیا ہی یارون نے اکثر احادیث و آیات کو اسی طرح بگاڑا ہی اسیواسطے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشتر سے ان لوگون کے حال پر اطلاع دی ہی فرمایا ہی
لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب
تبعتموهم قیل یا رسول الله الیهود والنصاری قال فمن متفق علیه من حدیث
ابی سعید تحریف وتبدیل معنوی پیشہ اہل کتاب کا ہی تقلید احبار ورہبان بھی انہین کا
شیوہ ہی اہل بدعت ان دونو امرون مین انکے خلیفۂ برحق وجانشین مطلق ہین جو لوگ اس تحریف
سے بچے بچاتے ہین یادگی ہیچ فرمائی ابراہیم عذری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله اس علم دین کو ہر خلف کے عادل لوگ
اوٹھاوینگے ہر خلف سے مراد ہر دوسرا طبقہ بعد طبقۂ اولی کی ہے سو بحمدہ تعالی ہر قرن مین
جمٰشٹ کے جُٹ محدثین کے گذرے ہین کتب طبقات مین خصوصا تاریخ الاسلام ذہبی مین
نام بنام تعید قرن مذکور ہین ینفون عنه تحریف الغالین انکا کام یہ ہی کہ غالین کی تحریف
کو ہٹاتے ہین دین حق سے اوسکو دور کرتے ہین وانتحال المبطلین یہ مبطل وہی ہین جو اپنے
علم حکما و فلاسفہ کو علوم شریعت مین نقل کیا ہی اوسکی بنا پر طرح طرح کے شکوک امت مین
پیدا کیے انہین کا ایک شعبہ فرقۂ تقلیدیہ بھی ہی وتاویل الجاہلین کامل مصداق اسکے دو
گروہ اس ملت کے ہین ایک جملہ صوفیہ جو اپنے عقائد فاسدہ کو بتاویل فاسد کتاب وسنت سے
ثابت کرتے ہین دوسرے اہل رای مقلدۂ مذاہب جو آیت وحدیث مخالف مذہب امام کو
تاویل کر کے اپنے مذہب کی تائید کرتے ہین یہانتک کہ بعض نے انہین سے اس مطلب کے
لیے خلاف جمہور بلکہ خلاف اجماع غالب امت صحیحین وسنن وغیرہ کتب سنت کو ایک ہی
مرتبہ مین رکھدیا ہی تاکہ مذہب حنفی حدیث سے ثابت ہوجاوے مگر نہوا بلکہ خود بعض جگہ
خلاف اس اپنے قاعدۂ مستحدثہ کے صحیحین کو ترجیح دی ہی ہم نہین سمجھتے کہ یہ عکس القضیہ
کسطرح داخل علم و دین ہی کتاب وسنت کا باقی رکھنا قیامت تک اگر واسطے عمل کرنے
کے نہین ہی اور نہ اسلیے کہ ہر زمانے مین امت اجتہادات ماوشما کو اوسپر عرض کرے تو گیا

معتقد ہونے چاہئے کے لیے ہی تجا ہی اس غرض سے کہ یہ ہوتا ہی کہ قرآن وحدیث کو فقہ ائمہ
پر عرض کیا جاتا ہی اگر موافق مذہب ہی تو فبہا ورنہ اوسی وقت اوسکی تاویل یا رد کر
کی تصحیح وترجیح عمل میں آتی ہی جسطرح مسئلہ فاتحہ خلف الامام میں کتاب وسنت کو بالائے
طاق رکھا گیا وعلی ہذا القیاس سچ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ لا یقبض
العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم
یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا متفق
علیہ من حدیث عبد اللہ بن عمرو یہ وہی وقت ہی جسکا اس حدیث میں بیان ہے
اس زمانے میں بوجہ سہولت خبر وانتشار خلق وبہم رسی اسباب تار برقی وریلوے وغیرہ
ہر اقلیم کی خبر معلوم ہوتی ہی حرمین شریفین کو خود دیکھا ہی وہان اگر کوئی علم ہی تو یہی نحو
فقہ ومنطق ہی وہ بھی اندر حرم شریف کے یا چرچا علم ادب کا ہی امر معروف ونہی عن المنکر
تو مدت سے مفقود ہوا عالم کا نشان نہیں ہی جو لوگ برائے نام فقیہ یا قاضی یا مفتی یا مدرس ہیں
وہ سب کے سب اہل رائے باطل ہیں مصر وروم وشام وقدس وغیرہ کا حال بھی سنا وہاں بھی
یہی مقلد لوگ ہیں گو مثل ہند شدید التعصب نہوں ہندوستان کو خود آنکھوں سے دیکھا
سوائے چند اہل حدیث کے باقی سب جاہل جتھ ہیں گو مولف کتب کہلاتے ہیں اپنی اوقات
سے زیادہ بڑھ بڑھ کر دعوی کرتے ہیں انکی لیاقت واستعداد کے لیے انکی تالیف شاہد عدل
ہی اہل حدیث کی تالیف دیکھو اگر ذرا بھی انصاف کسیہ بھی حیا ہی تو فرق دونو کا ظاہر ہو جاویگا
ورنہ جاہل کو ایک دفتر بھی کافی نہیں ہی جسطرح عقلمند کو ایک حرف کافی ہوتا ہی

معنی فتنہ

اہل علم نے کہا ہی فتنہ کہتے ہیں محنت وعذاب وسختی وہر ناپسند چیز کو اور مراد اسکو جو طرف
مکروہ کے راجع ہو جیسے کفر وگناہ ورسوائی وفجور ومصیبت وغیرہ مکروہ بات پس اگر یہ فتنہ
اللہ کیطرف سے ہی تو حکمت ہی اگر بندے کیطرف سے ہی بغیر حکم خدا کے تو مذموم ہی

قرآن شریف مین فتنے کو برا کہا ہی الفتنة اشد من القتل وقولہ ان الذین فتنوا المومنین
والمومنات اصل معنی فتنے کے لغت میں پرکھنا سونے کا ہی آگ مین کہ کھرا ہی یا کھوٹا
اسی طرح وقت فتنے کے آدمی پرکھا جاتا ہی اگر ایمان پر قائم رہکر ابتلا و فتنے سے بچگیا تو کھرا ہی
جو اوسمین پہسکر ایمان کھو بیٹھا تو کھوٹا ہی بچنے سے یہ مراد ہی کہ جہان تک ہو سکے آپکو اوس
سے بچاوے کودنے سے یہ مراد ہی کہ خود فتنہ کھڑا کرے یا دوسرے کے فتنے میں شریک ہو
ایمان رہے یا جاے فتح الباری میں کہا ہی عذاب کو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالی ذوقوا
فتنتکم جس سے عذاب مین پڑے اوسکو بھی فتنہ کہتے ہیں قال تعالی الا فی الفتنة سقطوا
آزمایش کو بھی فتنہ بولتے ہیں قال تعالی وفتناک فتونا جس چیز میں آدمی پہنسکا جاوے
اوسکو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالی ونبلوکم بالشر والخیر فتنة وقولہ وان کادوا لیفتنونک لکھا ہی
لکھا ہی کہ تجکو کام سے پہیر کر کسی بلا و سختی مین ڈالدین قرآن مین فرمایا واتقوا فتنة لا
تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة یعنے بچو فتنے سے ایسا نہین ہی کہ خاص ظالمون ہی
کو پہونچے بلکہ بچو گناہ سے جسکا اثر تم سب مین ہو جیسے منکر امر کا اپنے درمیان مین قائم
رکھنا امر معروف مین سستی و مروت کرنا مسلمانون کے جماؤ مین فرق ڈالنا دشمنون کا کام
کرنا جہاد مین کاہلی کرنا قرطبی نے کہا اسمین بہت بڑا ڈر بتایا ہی سخت تنبیہ کی ہی بچنے پر
فتنون سے بہرحال اطلاق فتنے کا ہر بلا و آفت دینی دنیاوی پر ہو سکتا ہی اس زمانہ
آخر مین وہ کثرت فتنون کی ہی کہ مومن کو ایمان کا تھامنا مشکل پڑگیا ہی اگر ایک بلا سے
بچا تو دوسری آفت لگی دوسری بلا سے بچگیا تو تیسری مصیبت سے نجات کہان فتنے
ہین سب در اصل ایک ہین ع یہ فتنے ایک ہین باہم کہ زلف یار نے رات ؎ جو دل
پسند کیا خود تو جان تمنا کے لیے * ہم ہزار چاہین کہ ایمان بچائین لیکن لاکھون جال ہمارے
لیے بچھائے گئے ہین کس کس دام سے بھاگین اون جالون کا ذکر نہین جنکو ہمنے جال سمجھ
لیا ہی اونسے تو جون تون بچاؤ ہو بھی سکتا ہی اون جالون کو کہو جو ہر رنگ زمین مین بافع

سبز کی سیر کراتے ہین دنیا کو دین کے لباس مین دکھاتے ہین دوزخ کو بہشت بناتے ہین
بہشت کو دوزخ کا جامہ پہناتے ہین سنّی کو بدعتی بدعتی کو دہری کر دیتے ہین ایسے نقشون کے
بننے کی کیا صورت ہی آجکل دنیا دجال کی بہشت ونار ہو رہی ہی جو مسلمان کامل ہی وہ
اوس سے کوسون دور چھپتا پھرتا ہی جسکا ایمان مکڑی کا گھر ہی وہ مگس کیطرح دوڑ دوڑ کر
اوس ہشت کے مزے جو دراصل نار ہی لوٹتا ہی حفت الجنة بالمکارہ وحفت النار
بالشہوات دنیا مومن کا قیدخانہ کافر کی بہشت ہی عقائد اسلام مین سخت تزلزل آگیا ہی
کوئی ملائکہ وجن کا انکار کرتا ہی کوئی معاد کا منکر ہی کوئی مسئلہ تقدیر ہی کوئی قائل تدبیر سے ہی
کوئی زمانے کو قدیم کہتا ہی کوئی آخرت کو معاد روحانی سمجھ بیٹھا ہی طرح طرح کے کذاب ضلال
ومضل دجال نکلے ہین جو دین کے پردے مین سبکو بیدین کرنا چاہتے ہین ہرچند زمانہ
آدم علیہ السلام سے اسدم تک کوئی زمانہ فتنے سے خالی نہ ہا اگر رہتا تو امم عالم پر عذاب ظاہر ہی
کیون آتا لکن اس زمانے مین ہر قسم کے فتنے آسمانی وزمینی روز افزون ہین عذاب ظاہری تو
اس امت پر آویگا نہین مگر تباہی آخرت کے لیے بہت سا سامان ہر طرف سے ہر جگہ مہیا
ہی فساق اہل تقوی پر ہنستے ہین اہل بدعت اہل سنت پر طعن کرتے ہین کفار اہل اسلام کو
احمق کہتے ہین مقلد اہل اتباع کے درپے ہین سو طرح کے بہتان باندھ کر نظر عوام وحکام
مین بے اعتبار کرنا چاہتے ہین صلح کلی گفتگو مین ہین صوفیہ جستجو مین عوام بیچارے مارے مارے
پھرتے ہین چرب زبانون کے دام مین آجاتے ہین اور کیون نہ آوین کہ اسلام کامل تو ستانے
طلب دنیا ہی آس طریقے مین جو گیروتر سا ونیچر وہنود نے نکالا ہی دنیا بھی کسیقدر ہاتھ
آتی ہی عوام مین تشہیر بھی ہو جاتی ہی اس ٹوٹے پھوٹے ناوکا ناخدا خدا ہی جسکو دیکھو جلا
ایمان سے جدا ہی ہزار مین اگر ایک بھی مسلمان پکا کسی جگہ ہی جو خوف خدا اور ونزجر اسے
ڈرکر ایمان اپنا لیے ہوئے بیٹھا ہی تو سمجھو کہ اندیشے کے ہاتھ بٹیر لگی خلیل خان نے فاختہ ماری
نہین تو شش جہت سے فتنون کی گرد باری تاریکی اور باریکی کے بھر مارے سے ساری

ہمت ہماری مسلمانوں کی ہاری جاتی ہے

اللہ ہی طبیب ہی ہمہ درد مند کا عاشق ہوا ہی درد مند بند بند کا

قرب قیامت کا بیان

قرآن شریف مین فرمایا ہی قیامت قریب ہو گئی یا نزدیک آ گئی دوسری دو جگہ مین کہا ہی
کی کہ ناگہان آجاوے لو اوسکی علامتین آ گئین سمجھے کیا خبر ہی شاید قیامت قریب ہی ہو
لوگون سے حساب اونکا نزدیک آگیا اللہ کا حکم آگیا جلدی کیون کرتے ہو ان آیتون سے
نزدیکی قیامت کی معلوم ہوئی تو نا قیامت کا تو بہت جگہ قرآن سی ثابت ہی حدیث مین
آیا ہی تمہاری مدت اگلی امتون مین عصر سے مغرب تک ہی دوسری حدیث مین یہ لفظ ہین
کہ بقا تمہارا نسبت اگلون کے عصر سے مغرب تک ہی یہ بھی فرمایا کہ مین اور قیامت ساتھ
ساتھ آئے ہین جیسے یہ دو انگلی یہ سب احادیث صحیح مین ہین مستورد سے یون روایت
کیا ہی کہ مین بھیجا گیا چون نفس ساعت مین لکن آگے ہو گیا اوسکے جیسے یہ انگلی اسپر بڑھ
گئی ہی پھر اشارہ فرمایا طرف سبابہ و وسطی کے اخرجہ الترمذی مطلب یہ کہ اب
قیامت آنے کو کچھ زیادہ مدت باقی نہین رہی قرآن مین کہا نہین معاملہ قیامت کا مگر
جیسے پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک یہ بھی فرمایا یہ لوگ تو اوسکو دور دیکھتے
ہین ہم قریب دیکھ رہے ہین سو جب آنا قیامت کا قریب ٹھہرا تو ضرور ہوا کہ اوسکی نشانیان
کھانیان بتا دیجاوین تا کہ حجت خدا کی نوع انسان پر تمام ہو جاوے اسلیے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے چھوٹی بڑی سب نشانیان بیان کر دین کسیکو وقت اوسکا نہین بتایا اسلیے
کہ یہ علم خدا ہی کو ہی سو علامات صغری تو سب کے سب ظاہر ہو چکے دنیا مین پھر یہ ہر جگہ
موجود ہین ایک کی جگہ ہزار گنی ہوتی جاتی ہین بڑی علامتون کا سرا کھلنا مہدی کا اور اترنا
مسیح کا ہی اسکا وقت بھی معلوم نہین لکن جو نشانیان متصل اس زمانہ ظہور و نزول کے
ہونیوالے ہین اونکا لگتا تو لگ چلا اس سے یقین ہوتا ہی کہ یہ دونو صاحب جلد رونق بخش ہوسکے

اس جگہ ہم ذکر فتن مذکورہ کا علیحدہ علیحدہ لکھتے ہیں ؁

فتنہ بدعت و خلاف سنت

سنت کے معنی لغت مین راہ کے ہین ابن الجوزی نے تلبیس ابلیس میں لکھا ہی کہ اسمین شک نہین کہ اہل نقل واثر جو متبع آثار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآثار صحابہ ہین وہی اہل سنت ہین اسلیے کہ یہ لوگ اوسی راہ پر ہین جسمین کوئی نئی بات نہین نکلی یہ حوادث وبدع بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اونکے اصحاب کے واقع ہوے ہیں بدعت وہ کام ہی جو تھا پھر نکلا غالب بدعات میں یہ ہی کہ وہ معادم سنت ہیں موجب ان تراویے ہیں مبتدی کی کے ساتھ پھر اگر ایسی چیز نکلی ہی جو مخالف شریعت نہین ہی نہ موجب بری برتاؤ کے ہی تو سلف اوسکو بھی مکروہ جانتے تھے اوس سے نفرت کرتے تھے ہر بدعتی سے بھاگتے تھے گو وہ کام جائز کیون نہو یہ اسلیے کرتے کہ اصل کار جو اتباع سنت ہی وہ محفوظ رہی شیخین نے جب زید بن ثابت سے کہا قرآن جمع کرو تو زید نے کہا جو کام رسول خدا نے نہین کیا وہ کام تم دونو کسطرح کرتے ہو سعد بن مالک نے ایک آدمی کو سنا کہتا ہی لبیک یا ذالمعارج کہا ہم اسکو نہیں کہتے تھے عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص نے ابن مسعود سے کہا کچھ لوگ مسجد مین بعد مغرب کے بیٹھتے ہین اونمین ایک آدمی کہتا ہی تکبیر کہو اسطرح تسبیح کرو اسطرح حمد کرو اسطرح کہا جب وہ یہ کرتے ہون مجکو خبر دو پھر ابن مسعود آئے اور بیٹھے جب اونکا کہنا سنا کھڑے ہوگئے اور تھے آدمی تیز مزاج کہا مین عبداللہ بن مسعود ہون قسم ہی خدا کی جسکے سوا کوئی خدا نہین ہی تمنے یہ سیاہ بدعت نکالی ہی تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی علم مین بڑھ گئے عمر بن عتبہ نے کہا لازم کرو اپنے اوپر طریق سنت کو اگر لوگے تم داہنے بائیں رستے کو گمراہ ہو جاؤ گے سخت گمراہ بعض اہل حدیث نے ذوالنون سے حال خطرات و وساوس کا پوچھا کہا مین ان باتون مین گفتگو نہین کرتا کہ یہ محدث ہین مجھسے کوئی بات نادر یا حدیث کی پوچھو انھون نے اپنے بیٹے کو دیکھا لال زرد پہنے ہوئے کہا

اسکو نکال ڈال کہ یہ لباس شہرت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کبھی نہیں پہنا
سیاہ سادے سوتی پہنے ہیں ابن الجوزی کہتے ہیں سلف ہر بدعت سے بچتے تھے گو کسیطرح اوسمیں بہلائی ہو
محدث ہونا اوس چیز کے جو دین میں نہ تھے حسن سے کم ناقص بدعت ہیں جب بدعت کو مستحسن سمجھا تو گویا
شریعت کو ناقص جانا جب بدعت متضاد ہوئی تو بڑی خرابی ہی اس سے ظاہر ہوا کہ اہل سنت وہی متبع لوگ
ہیں جو متابعت اوس چیز کی ظاہر کرتے ہیں جو تھی آپسے اپنی بدعت کے پردے میں چھپتے ہیں ولهم کتم اهل
السنة هم وكلمتهم ظاهرة ومذهبهم مشهور والعاقبة لهم انتهى آگے بعد ابن جوزی نے حدیث
لا يزال طائفة من امتي ظاهرين على الناس کو ذکر کرکے لکہا ہی کہ مراد اوس سے اہل حدیث ہیں جسطرح
علی بن المدینی نے کہا پہر اہل بدعت کی تقسیم حدیث سے تہتر فرقوں پر ثابت کی پہر کہا ہم جانتے ہیں اون فرقوں
واصول فرق کو یہ چہ فرقے ہیں حروریہ قدریہ مرجیہ رافضہ جبریہ جہمیہ بعض اہل علم نے کہا ہی اصل بدعت
یہی چہ فرقے ہیں ہر فرقے میں بارہ فرقے ہیں یہ سب بہتر ہوئے پہر ہر فرقے کا انقسام
بارہ فرقوں پر نام بنام ذکر کیا پہر کہا کہ سب سے پہلے اشتباہ امر حق میں ابلیس کو ہوا
جس نے نص صحیح سجود سے موند پہیرا اپنی اصل پر تفاضل کرنے لگا کہ میں آگ سے پیدا
ہوا ہوں یہ مٹی سے پہر مالک پر اعتراض کیا کہ اسکو مجہپر کسطرح بزرگی دیگئی پہر تکبر
کیا اور کہا میں آدم سے بہتر ہوں اپنی جان کی تعظیم چاہی تھی اوسپر لعنت وعقاب کے لائق
ٹھہرا اسیطرح ہر آدمی کو چاہیے کہ جب دلمیں کوئی بات ٹھانی تو اوس سے نہایت درجہ بچے
شیطان اپنی سونڈ دلپر ابن آدم کے لگائے رہتا ہی اگر اوسنے خدا کو یاد کیا تو مٹک گیا
نہیں تو دل کو لقمہ کر گیا شیطان آدمی سے کہتا ہی کفر کر جب کفر کر لیتا ہی تو کہتا ہی میں تجہسے بری ہوں
میں رب العالمین سے ڈرتا ہوں اسنے انبیاء کو یہ دہوکا دینا چاہا اولیا اون کو بہکا دیا عالموں کو
گمراہ کر دیا اور کوئی تو کس قطار شمار میں ہی خون کیطرح آدمی کی رگوں میں دوڑتا پہرتا ہی اسلیے
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم سکہایا گیا ہی معوذات نازل ہوئے اسکے فتنے سے بچنا
بہت مشکل ہی جو بچگیا بازی اوسکے ہاتھ رہی جو خدا کے خالص بندے ہیں متبع کتاب

درست اوسپر البتہ اس لعین کا زور نہین چلتا جو اس سیدہی راہ سے بہکا وہ گڈہے مین گرا اسکی تلبیسات اتنی ہین کہ اونکی گنتی نہین ہوسکتی تلبیس کہتے ہین اس باتکو کہ باطل کو حق کی صورت مین ظاہر کرے تفرقہ ایک جہل ہی جس سے آدمی اعتقاد فاسد کو صحیح ودیگر عقیدہ سمجہ لیتا ہی سبب اس فرقت کا شبہہ ڈالنا ہی ابلیس کا امر حق مین جب کسی پر جتنا قابو پاتا ہی اوتنا اوسکو شبہے مین ڈالتا ہی جنکو خدا نے فطرت صحیحہ عقل سلیم علم نافع بخشا ہی اونکو شبہہ کم ہوتا ہی انسان کا دل ایک قلعہ ہی اس قلعہ کی فصیل ہی فصیل کے دروازے ہین دروازون مین رخنے ہین اس قلعے مین عقل رہتی ہی فرشتے گرداگرد اس قلعے کے پہرا کرتے ہین ایک طرف اس قلعے کے ربض ہی اوسمین ہوی کا گہر ہی اوسکے گرد شیاطین چکر مارا کرتے ہین کچہہ روک ٹوک نہین ہمیشہ درمیان اہل حصن اور ان اہل ربض کی لڑائی بہڑائی ہوا کرتی ہی شیطان لگاتار آس پاس اس قلعے کے پہرتے ہین نگہبانون کی غفلت تاکتے ہین چاہتے ہین کہ رخنہ باب سے اندر فصیل کے گہس جاوین اسلیے نگہبان کو چاہیے کہ سب دروازونکو پہچانے جنکا یہ حارس ہی سب سوراخون کو دیکہہ لے تاکہ کسیوقت حراست مین سستی نہو اسلیے کہ دشمن سست نہین ہی حسن بصری سے کسی نے پوچہا شیطان سوتا بہی ہی کہا اگر سوتا تو ہمکو کچہہ چین ملتا اس حصن کا اوجالا ذکر ہی چمک ایمان ہی اوسکے اندر ایک شیشہ صیقل کیا ہوا ہی جسمین سارے گذرنے والون کی صورتین نظر آتی ہین ذرا سا کام شیطان کا اس ربض مین یہ ہی کہ بہت سا دہوان کرتا ہی جس سے دیوارین حصن کی کالی ہوجاوین آیینے مین زنگ آجاوے سو فکر سے دہوان دور ہوتا ہی ذکر سے آیینے کو صیقل ہوتی ہی دشمن کے حملے ہمیشہ ہوا کرتے ہین کبہی اندر قلعے کے گہس جاتا ہی حارس اوسکو روکتا ہی تو نکل بہاگتا ہی کبہی گہس کر چہپ رہتا ہی کبہی غفلت نگہبان سے وہان ٹہہر رہتا ہی کبہی وہ ہوا جو دہوئین کو اوڑا لیجاوے نہین چلتے تو دیوارین قلعے کی کالی ہوجاتی ہین شیشے کو زنگ لگ جاتا ہی پہر جو شیطان کا وہان گذر ہوتا ہی تو معلوم نہین ہوتا کبہی حارس کو اوسکی غفلت کے سبب

نکالدیتا ہی یا قید کرلیتا ہی یا اپنا خدمتگار بنالیتا ہی خود وہان رہکر طرح طرح کے حیلے سوالات پونچہ
کے نکالتا ہی کبھی شیطان پاس مرد ذکی ہوشیار کے آتا ہی اور اوسکے ہمراہ ہوتی کی دلچسپی آتی ہو
اوسکا جلوہ دکھا کر اوس ہوشمند کو مشغول اوسکے دیکھنے مین کردیتا ہی جب اوسنے اوسکو دیکھنا
شروع کیا اسنے حفث اوسکو اسیر کیا سے آج بارہ نظر اک چاند سی صورت آئی + اودیا کرنے
تھمین میری سی شامت آئی + قوی تر دشمن جہل ہی اور متوسط درجہ قوت مین ہوائی ہی ضعیف
غفلت ہی مگر جبتک مومن پر زرہ ایمان کی ہی دشمن کا وار نہین چلتا حسن بن صالح نے
کہا شیطان ستانوے دروازے خیر کے آدمی کے لیے کھولتا ہی اور ارادے سے کہ ایک ہی
دروازہ شر مین کہین پھنس جاوے اعمش نے کہا ایک آدمی کی باتین جن یعنی شیطانون سے
ہوتی تھین اوسنے کہا جن کہتے ہین ہمپر کوئی چیز زیادہ تر سخت شخص متبع سنت سے نہین
رہے اصحاب اہوا اونکے ساتھ تو ہم ہمیشہ لعب ولہو کیا کرتے ہین بعض اہل علم نے کہا ہے
دنیا مین جو بدعتی ہی اوسکو اہل حدیث سے بغض ہی

ذکر فتنہ عقائد وو دیانات خلق

ایک آدمی کا نام سوفسطا تھا فرقہ سوفسطائیہ اوسیکی طرف منسوب ہی انکو شیطان نے
یہ سمجھا دیا کہ اشیا کے لیے کوئی حقیقت نہین اسکا جواب علماء سنت نے یہ دیا کہ تمہارے اس
قول کی بھی کچھہ حقیقت ہی یا نہین اگر نہین ہی تو یہ دعوی تمہارا ٹھیک نہوا جسکی حقیقت نہین
اوسکا ادعا کیا اور اگر ہے تو تمنے اپنا مذہب خود چھوڑ دیا ۞

ذکر فرقہ دہریہ

اس قوم کو شیطان نے یہ سمجھا دیا کہ نہ کوئی معبود ہی نہ کوئی صانع ہی یہ سب اشیاء بلا مکون بن
انھون نے صانع کو حس سے نہین پایا عقل کو اوسکے پہچاننے مین صرف نہین کیا نقل کو نہین
مانا وجود آلہ کا انکار بیٹھے ورنہ کسی عقلمند کے نزدیک وجود صانع مین کچھہ اشکال نہین اگر
کسی آدمی کا ایک دشت مین گذر ہو مکان بنیا دیکا نام سن بخیر دیوار و دیوان دوارد

در کو دیکھے تو صرور رہان لیگا کہ کسی بانی نے اسکو بنایا ہی پھر بھلا یہ فرش بچھا ہوا یہ چھت
اور یہی بینائین عجیب یہ قوانین جو قاعدہ حکمت پر جاری ہین کیا صانع کے وجود پر دلالت
نکرینگے ایک گنوار نے کیا اچھی بات کہی ہی البعرة تدل علی البعیر واثر المشی یدل
علی مر المسیر فہیکل علوی بہذہ اللطافة ومرکز سفلی بہذہ الکثافة اما یدلان
علی اللطیف الخبیر ان سب صنائع بدائع کو جانے دو آدمی اپنے نفس میں اگر غور کرے
تو یہی غور کافی ہی کہ اس جسد میں کیا کیا حکمتیں رکھی گئی ہیں اسکی مثال واسع تلبیس ابلیس
مین ابن جوزی نے خوب لکھی ہی حظیرة القدس میں دوسری مثال بیان کی گئی ہی وفی
انفسکم افلا تبصرون یہ سب چیزیں باواز بلند کہہ رہی ہیں انی اللہ شک جسکے لیے
کیفیت وماہیت نہو اوسکے حق میں یہ کہنا کیف ہو وما ہو محض جہل ہی تو واحد اوسکے واسطے
دریافت وصف صانع کے کافی ہی صفات جو کتاب وسنت میں آئے ہین جنکی تفصیل
کتاب الجوائز والصلات مین مبین ہی ایمان درست کرنے کو وافی وشافی ہین اس زمانے میں
نام دہریہ کا بیچیری ہی انکو جسطرح وجود صانع اور ملائکہ اور نبوت اور معجزات وایام اللہ کا
انکار ہی اسیطرح معاد جسمانی کا بھی انکار ہی عالم کو حادث نہیں کہتے قدیم جانتے ہین وما
یہلکنا الا الدہر حالانکہ حدوث عالم کے لیے یہی دلیل کافی ہی کہ عالم کبھی حوادث سے خالی
نہیں کون وفساد کا ہمیشہ عمل رہتا ہی سو جس سے حوادث جدا ہون وہ حادث ہوگا تو پھر
کیا ہوگا اس حادث کے لیے کوئی سبب چاہیے وہ سبب خالق سبحانہ ہے وللہ الحمد

ذکر طبائعیین

شیطان نے جب دیکھا کہ انکار صانع مین تھوڑے آدمی اوسکے موافق ہیں اسلیے کہ عقول شاہد
ہین اس امر پر کہ مصنوع کے لیے صانع کا ہونا ضرور ہی تو ایک قوم کے گلے یہ اوتارا کہ یہ سارے
مخلوقات فعل طبیعت ہی جو چیز پیدا ہوتی ہی انھین چار طبائع سے ملکر بنتی ہی سو یہی طبیعت
فاعل ٹھہرے یہ کاتھہ کے الو اتنا نسمجھے کہ اجتماع طبائع تو خود دلیل ہے وجود صانع پر یہ فعل

طبیعت پر اس لیے کہ طبائع کچہ نہین کرسکتے جب تک مجتمع نہون اور یہ خلاف انکی طبیعت کے ہی اسلیے کہ ہر طبع مقتضی ہی ہرب و فرقت کی طبع دیگر سے تپس ضرور ہی کہ جامع ان طبائع کا کوئی اور ہی ہو جسکے سامنے یہ سب طبائع مقہور ہین وہ نہین مگر واحد احد فرد صمد جل اسمہ

ذکر ثنویہ

انھون نے کہا صانع عالم دو ہین ایک فاعل خیر ایک فاعل شر اول نور ہی دوسرا ظلمت یہ دونو قدیم ہین نور کا جوہر روشن صاف ستھرا پاک خوشبودار خوش صورت کریم حکیم نفع ہی خیر و لذت و سرور و صلاح سب اوسی سے ہی ظلمت کا جوہر برعکس اسکے ہی انکے مذہب سخیفہ کا جواب علماء اسلام نے خوب خوب دیا ہی یہ کتاب کچہ علم کلام و مناظرہ کی کتاب نہین ہی کہ وہ سب سوال و جواب اسجگہ لکھے جاوین مقصود فقط اشارہ ہی طرف تلاعب ابلیس کے ساتھ ہر فرقہ کے ہمین تو یہی آیت کافی وافی شافی ہی کہ لوکان فیہما الھۃ الا اللہ لفسدتا اس دلیل کو اقناعی کہنا جہل ہی یا کفر ؛

ذکر فلاسفہ

انپر شیطان نے یون قابو پایا کہ انھون نے اپنے آرا و عقول پر ناز کیا اور موافق اپنے اوہام وظنون کے تکلم کیا انبیاء کیطرف التفات نہ کیا انمین کوئی دہری ہی ارسطو اور اوسکے یارون نے یہ گپ لگائی کہ زمین ایک کوکب ہی اندر اس فلک کے اسیطرح ہر کوکب مین جہان کے جہان ہین جیسے اس زمین مین اور نہرین اور درخت بھی ہین صانع کا انکار کیا سالہای گذشتہ مین جب کلکتہ جانے کا اتفاق ہوا تھا تو ایک مجلس مین ایک صاحب نے ہر شکل ولون کے نقشے چاند کے دکھلا کے بیان کیا کہ اس چاند مین بھی پہلے آبادی تھی اب تک دو گھر باقی ہین سڑکین بنی ہین نہرین موجود ہین گو اب وہ آبادی ویران ہو گئی ہی اسیطرح بعض جہلا نے دعوی کیا زمین کے سات طبقے ہین ہر طبقے مین یہی رنگ و روپ ہی جو

اس طرح تین سب مہدی بات سفیہانہ تھی صرف فقیہا بعض فلاسفہ نے ایک علت قدیم ثابت کی ہی قدم عالم کے قائل ہوئے ہین کہتے ہین اسکے ساتھ یہ عالم ہمیشہ رہیگا جسطرح معلول علت سے جدا نہین ہوتا بلا سے یہی کہا ہوتا کہ یہ عالم حادث ہی بارادہ قدیم جسوقت وس ارادے نے اقتضا اس عالم کی وجود کا کیا وہ اوسوقت مین موجود ہوا جالینوس نے کہا سورج اگر ایسا ہوتا کہ منعدم ہو سکتا تو ضرور اوسمین کچھ بلا پن اس مدت دراز مین ظاہر ہوتا یہ نسمجھا کہ بعضی چیز نا گہان بگڑ جاتی ہی اسمین ذبول نہین ہوتا ایک قوم نے کہا کہ ہمنے عالم کو دیکھا اسمین اجتماع و افتراق حرکت سکون کو پایا اس سے جانا کہ یہ حادث ہی حادث کیلیے محدث کا ہونا ضرور ہی پھر ہمنے دیکھا کہ ایک آدمی پانی مین گر جاتا ہی اوسکو تیرنا نہین آتا وہ صانع کی دہائی دیتا ہی مگر صانع اوسکی فریاد کو نہین پہونچتا یا آگ مین گر جاتا ہی چلاتا ہی اوسکو صانع نہین بچاتا اس سے ہمنے جانا کہ صانع معدوم ہی پھر اس قوم مین تین فرقے ہو گئے جو سنکر صانع ہین یہ احمق اتنا نسمجھے کہ کشتی نوح کو کسنے طوفان سے بچایا ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے کسنے نجات دی آخرت دونو دنی تو اسی دنیا مین ظاہر ہو چکے کھلا ہزارون کے سامنے ہوئے ہین کچھ خواب و خیال کی کہانی نہین ہی اکثر فلاسفہ نے کہا ہی کہ اللہ اپنی جان کو تو جانتا ہی اور کچھ نہین جانتا حالانکہ یہ بات بخوبی ثابت ہی کہ مخلوق کو اپنی جان کا بھی علم ہی خالق کا بھی علم ہی اس سے مرتبہ مخلوق کا خالق سے زیادہ ٹھہرا ابو علی بن سینا نے کہا خدا کو علم اشیا و کلیہ کا ہی جزئیات کا علم نہین اس مذہب کو معتزلہ نے ابن سینا سے حاصل کیا ہی الحمد للہ کہ اہل سنت نے اللہ پاک سے جہل و نقص کو دور کیا اس قول پر ایمان لانے الا یعلم من خلق و یعلم ما فی البر والبحر ابن الجوزی نے کہا فلاسفہ نے انکار کیا بعث اجساد و رد ارواح کا طرف ابدان کے اور وجود جنت و نار کا اور یہ زعم کیا کہ یہ امثلہ عوام کے لیے بیان کیے گئے ہین نفس بعد موت کے ہمیشہ باقی رہتا ہی لذت مین اور یہ نفس کامل ہے یا الم مین اور یہ نفس متلوث ہی کبھی مراتب الم کے بحسب مقادیر ناس

متفاوت ہوتے ہین کبھی بعض نفوس سے الم ہو جاتا ہی یہی مذہب بعینہ فی الحال نیچریہ کا
ہے ہان وجود نفس کا بعد موت کے مسلمان بھی انکار نہین کرتے اسی لیے جو نفس کو باقی
کہتے ہین نعیم و شقاوت کے قائل ہین لیکن حشر اجساد سے کوئی مانع نہین لذات جسمانیہ جنت نار
کا ذکر شریعت اسلام مین آیا ہی اسلیے اہل اسلام اوسکے قائل ہین جو اعادہ نفس بعد موت
کر سکتا ہی اوسپر اعادہ جسد کیا دشوار ہی رہی یہ بات کہ تمنے حقائق کو بجائی اسکے قائم کیا
یہ محض تمہارا تحکم ہی اسپر کوئی دلیل نہین ہی ابن جوزی نے کہا شیطان نے اس گروہ مین
دخل کیا قوت ذکا و فطنت کے دروازے سے سقراط بقراط افلاطون ارسطو جالینوس
علوم ہندسہ و فنون منطقیہ و طبیہ کے عالم تھے لکن جب الٰہیات مین بولے تو آپسمین مختلف
ہو گئے یہ لوگ منکر صانع و دافع شرائع تھے اعتقاد نوامیس کہتے تھے حدود شرع کو شین شے
اسلام کی رسّی اپنے گلے سے انھون نے نکال ڈالی یہود و نصاری نسبت انکے معذور ترین
اس لیے کہ متمسک ہین ساتھ شرائع کے جنپر معجزات دال ہین انسے زیادہ اہل بدعت معذور
ہین اسلیے کہ اونکو دعوی نظر کا اولہ مین ہے انکا مستند سوای کفر کے اور کچھہ نہین انبیاء تو
حکیم بھی تھے حکیمون سے زیادہ علم رکھتے تھے جنے ارسطو کے متفلسفہ کو دیکھا سوای
تحیر کے اور کچھہ اونکو اس تفلسف سے حاصل نہین ہوا نہ تو وہ مقتضای فلسفت پر عمل
کرتے ہین نہ مقتضای اسلام پر دو نو دین سے گئے یا نڈے نہ حلوا ملا نہ مانڈے آنکھین ایسی
بھی ایک جماعت دیکھی جو نماز روزہ کرتے ہین لکن خالق و نبوت سے مونہ پھیرے ہوئے ہین
بعث اجساد مین کلام کرتے ہین یہانتک کہ بعض نے مجھسے کہا انا لا اخاصم الا من فوق
الفلک وکان یقول فی ذلک اشعارا کثیرۃ جو کہ فلاسفہ ہمارے شریعت کے زمانے سے
اسیقدر قریب تھے اسیطرح رہبان بعض اہل ملت اسلام نے فلاسفہ کا دامن پکڑا بعض نے
رہبان کا ہاتھ تھاما چنانچہ بہت سے احمق اعتقاد مین فلسفی ہو گئے زہد مین رہبان بن گئے

ذکر اہل ہیاکل

یہ ایک قوم ہی جسکا مقولہ یہ ہی کہ ہر روح علوی کا ایک جرم سماوی ہی جو اوسکی ہیکل ہے
او سی روح کو نسبت اوس جرم سے ایسی ہی جیسے ہماری ارواح کو ہماری ابدان سے نسبت ہے
نسین ہیاکل مین سے یہ سیارات و ثوابت ہین روح کی طرف ہمکو کوئی راہ نہین اسلیے
عبادت و قربان ہیکل کرتے ہین بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ ہر ہیکل سماوی کے لیے ایک شخص سفلی
بصورت وہم تو ہر اوسکا ہوتا ہی اسلیے انھون نے صورتین مورتین بنائین اونکے گھر ٹھہرائے
بعض نے سبع سیارہ کو مدبر امر عالم کا ٹھہرایا ہی اونکی صورت کے بت بنائے ہین مشتری کے لیے
ایک لڑکی لیکر خدام اصنام کو حوالہ کرتے ہین جو اونکے وطن مین رہتے تھے مریخ کے لیے ایک ڈھیلا
مرد سرخ سفید لیکر تیل کے حوض مین کھڑا کرتے ہین شمس کے لیے اوسی مریخ کے جاریہ کو لیکر گرد
آفتاب کے پھرتے ہین زہرہ پر ایک بڑھیا کی چڑھاتے ہین عطارد کے نذر مین ایک جوان
گندم گون کاتب ادیب تجویز ہوتا ہی چاند کے لیے ایک بڑے موٹے کا آدمی تجویز کرتے ہین جو
جو الفاظ دعا وقت اس نذر کے کہتے ہین جو انجام ان نذور کا ہوتا ہی اوسکو ابن جوزی نے تلبیس
ابلیس مین مفصل لکھا ہے

ذکر بت پرستان و عابدان اصنام

سب سے پہلے بت پرستی یون نکلی کہ جب آدم مرے اولاد شیث نے اونکو پہاڑ کے ایک گوشہ مین
رکھا یہ پہاڑ وہی ہی جسپر اونکا ہبوط زمین ہند مین ہوا تھا اس پہاڑ کا نام نوذ ہی سارے پہاڑون
سے زیادہ سرسبز تھا یہ لوگ وہان آتے اونکی تعظیم کرتے ایک آدمی نے اولاد قابیل سے یہ کہا
کہ اولاد شیث کے لیے تو ایک دوار ہی جسکے گرد پھرتے ہین اوسکی بڑی آؤ بھگت کرتے ہین
تمہارے پاس خاک بھی نہین اسلیے اوس نے بت تراشا اوسکی پوجا ہونے لگی ود سواع یغوث
یعوق نسر نیک لوگ تھے ایک ہی مہینے مین سب کے سب مر گئے والون نے بہت رنج
کیا ایک شخص نے اولاد قابیل سے کہا کہو تو پانچ مورتیں یادگاری تمہارے لیے بنا دون اتنی بات
ہی کہ جان اومین نہین ڈال سکتا ہون پھر پانچ بت اونکی صورت کے بنا کر کھڑے کر دیے ہر آدمی

اپنے بھائی چچا وغیرہ کے پاس آتا اوسکی تعظیم کرتا اوسکے آس پاس دوڑتا یہانتک کہ وہ
قرن گذر گیا دوسرا قرن آیا اس قرن والون نے اور بھی زیادہ اونکی تعظیم کی تیسرے قرن
والون نے کہا ہمارے اگلون نے انکی تعظیم اسی لیے کی ہی کہ وہ انکی شفاعت کے امیدوار
نزدیک خدا کے تھے پھر خوب انکو پوجا بڑی تعظیم کی کفر مین سخت تر ہوگئی اللہ نے ادریس
علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا قوم نے انکو جھٹلایا اللہ نے انکو اوٹھا لیا قوم کا کفر بڑھتا گیا
یہانتک کہ زمانہ نوح علیہ السلام کا آیا خدا نے اونکو نبی کیا وہ اوسوقت چار سو اسی برس کے
تھے ایکسو بیس برس تک اونھون نے دعوت الی اللہ کی کسی نے نمانا نہ سنا آخر اونکو حکم ہوا
کہ ناؤ بناؤ جب بنا کر اوسپر سوار ہوے چھ سو برس کے تھے ڈوبنے والے ڈوب گئے تین سو
پچاس برس تک بعد طوفان کے زندہ رہے آدم اور انکے بیچ مین دو ہزار دو برس گذرے تھے
پانی نے بتون کو ایک زمین سے بہا کر دوسری زمین پر پہونچا دیا کچھ بت جدے مین الڈ اسلے
جب پانی سوکھا ہوا چلی بت مٹی مین دب گئے عمرو بن لحی ایک کاہن تھا جن سے میل رکھتا تھا
جن نے اوس سے کہا جدے مین بت ہین اونکو تہامہ لیجا عرب لوگون سے اوسکے پوجا کروا
اوسنے ایسا ہی کیا اتفاقاً سخت بیمار ہو گیا کسی نے کہا بلقاء شام مین ایک چشمہ ہی وہان جاؤ
تو اچھے ہو جاؤگے وہ گیا اچھا ہو گیا اوسنے دیکھا وہان کے لوگ بت پوجتے ہین پوچھا یہ کیا ہی
کہا ہم انسے پانی مانگتے ہین دشمن پر مدد چاہتے ہین کہا ایک ہمکو بھی دو جب دیا تو اوسکو لیکر
کے آیا کعبے کے گرد کھڑا کیا پھر عرب نے اور بت بنا لئے یہ اون سب مین مقدم تھے مناۃ ہذیل
وخزاعہ کا بت تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بھیجکر سال فتح مین اوسکو ڈھا دیا لات
طائف مین تھا ایک مربع پتھر اوسکے پوجاری ثقیف تھی اوسپر ایک گھر بنا یا تھا سارے عرب
و قریش ان بتون کی تعظیم کرتے اونپر اپنے نام رکھتے زید لات تیم لات آج جہان مسجد طائف
کا منارہ ہی یہان وہ بت تھا جب ثقیف مسلمان ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مغیرہ بن شعبہ کو بھیجکر اوس بتخانے کو ڈھا دیا آگ سے جلا دیا پھر لات کو ظالم بن سعد جو نخلا تھا

مین رہتا تہا سلے بہاگی، وسپر گہر سایا لات سے آواز سنتے تہے مسلمانون نے مناۃ کی ایک نائی
لات پر لات ماری عزیٰ ایک شیطانی تہی تین درختون پر آتی بعد فتح کے کے حضرت نے خالد
بن الولید کو بہیکر ان درختون کو کٹوا ڈالا جب تیسرا درخت کاٹا اوسکے نیچے ایک جنیہ دیکہی
پریشان مو ئی کندہے پر ہاتہ رکہی ہوئے دانت نکالے ہوے خالد نے کہا کہ یا عزیٰ کفرانک لا سبحانک
انی رایت اللہ قد اھانک پہر ایک ہاتہ ایسا مارا کہ سر اوسکا اوڑا دیا جب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو خبر ہوئی فرمایا تلک العزیٰ ولا عزیٰ بعدھا للعرب الحمد للہ کہ خدا نے اوس عزیٰ
کی عزت مٹادی خوب ہی ذلیل کیا انکے سوا اور بہت بت قریش مین تہے اندر و باہر کعبہ کے
سب مین بڑا ہبل تہا آدمی کی صورت سیدہا ہاتہ ٹوٹا ہوا اوسکی جگہہ سونے کا ہاتہ لگا دیا تہا
یہ کعبہ کے اندر تہا خزیمہ بن مدرکہ نے سب سے پہلے اوسکو وہان کہڑا کیا تہا ابن جوزی نے بہت
بتون اور بت پرستون کا نام بنام ذکر کیا ہی لوگ خیال کرتے ہین کہ پتہر ہی کا پوجنے کا نام بت
پرستی ہی حالانکہ جتنے دلیلین غیر خدا کی تعظیم ہی خلاف شریعت اسلام وہ بہی اصل میں بت پرستی
ہی اکثر مولوی لوگ بہی معنی توحید کے نہین سمجہے جب تو افعال شرکیہ کو جائز بتاتے ہین طرح
طرح کی باتین بناتے ہین بیچارے عوام کیا کرین خلاف توحید سے ایک جہان مشرک ہوگیا قصور
علم سنت سے ایک عالم بدعتی بنگیا دین خالص ایک کتاب ہی اوسمین کلمہ طیبہ کے معنی خوب
لکہے گئے ہین ہان جو آدمی قرآن وحدیث کے معنی سمجہتا ہی اپنی رای دہرا و قیاس کو کوئین
دخل نہین دیتا وہ البتہ شرک سے بچ سکتا ہی ورنہ یہ شرک وہ بری بلا ہی کہ توحید کے پردہ مین
اسنے بہت لوگون کی راہ ماری ہی چونٹی کی چال سے بہی زیادہ چہپا ہوا ہی اسیطرح بدعت ایک
بڑی آفت ہی جس نے سنت کے دہوکے مین ایک جہان کو گمراہ کر کہا ہی الا للہ الدین الخالص
سوا اوس راہ کے جسپر رسول خدا اور اوسکے اصحاب تہے کوئی راہ نجات کی نہین جو برخلاف
اوس طریقہ کے ہی وہ لاکہہ دفعہ اپکو مسلمان کہے یا ہزارون لوگ اوسکو مسلمان سمجہین در اصل
وہ اسلام سے بہت دور ہی خلف کی راہ سلف کے شرع سے اتنی دور ہی جتنی رو ز مین سے

آسمان ہی افسوس یہ ہی کہ جسکے سامنے سچی بات کہو وہ خفا ہوتا ہی بلکہ جان کا دشمن آبرو کا
خواہاں بنجاتا ہی اب وہ زمانہ آیا ہی جسمین بجز سکوت اور لزوم بیوت کے مجال امر بمعروف
ونہی عن المنکر باقی نہین رہا صد ہا برس سے شرک و بدعت نے ایسا رواج پایا ہی کہ لوگ اوسکو
اسلام سمجھتے ہین صریح اسلام کو مکر و بدعت جانتے ہین سچ ہی ع ہر کہ کم گشتہ شد مسلمانی شد

ذکر آتش پرستان

شیطان نے لوگون کے کان مین یہ پھونکا ہی کہ آگ ایک ایسا جوہر روشن ہی جسکے بغیر کام جہان کا نہین
چلتا سورج اسی کی شکل ہے اسلیے دونو کے عبادت مین پہسایا ابن جریر طبری نے کہا ہی جب
قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اپنی باپ آدم سے بھاگ کر یمن کیطرف آیا تو ابلیس نے اوس سے
ملاقات کرکے کہا ہابیل کی نذر قبول ہوئی اوسکو آگ آکر کہا گئی اسلیے کہ وہ خادم نار تہا عابد
آتش تہا تم آگ کو رکہو کہ تمھارے اور تمھاری اولاد کے کام آوے قابیل نے ایک آتشخانہ بنایا سب
سے پہلے آگ کو اسی نے پوجا .... نے کہا ہے زردشت آیا اوسنے کہا کہ مسیلان مین مجہہ پر وحی
اوتری ہی اس نواحی یا ردہ کے لوگون کو جو سوای بردے کے کچھ نجانتے تھے اپنی طرف بلایا
بعضے کو دو چند کیا یہ کہا میرا حسین پہاڑ والون کیطرف بھیجا گیا ہون اپنے یارون کے لیے نہ
دہونا پیشاب سے صحت کرنا مادر سے تعظیم کرنا آگ کی دین ٹھہرایا کہا اللہ اکیلا تہا جب تنہائی
لمبی ہوئی تو فکر کی اوس سے .... پیدا ہوا جب سامنے آیا چاہا کہ اوسکو قتل کرے اوس نے
نہ مانا جب دیکہا کہ نہین مانتا تو ایک مدت کے لیے اوسکو چھوڑ دیا آگ کے بہت سے گہر بنائے
گئے سب سے پہلے افریدون نے طرطوس مین بنایا پھر بخارا مین پھر بہمن نے سجستان مین ابو قباد
نے بخارا کیطرف زردشت نے جو آگ رکھی تھی اوسکو یہ زعم تہا کہ یہ آگ آسمان سے اوتری ہے
پھر کسی نے انہین چاند کو پوجا کسی نے تارون کو کسی نے افلاک کو کسی نے بتون کو ایک تہا
کوہ اصفہان کی چوٹی پر تہا اوسمین بہت بت تھے جب گشتاسف مجوسی ہو گیا اوس نے
بتخانے کو آتشخانہ کر دیا دوسرا تیسرا گھر آگ کا زمین ہند مین تہا چوتہا بلخ مین اوسکو نوبہار

نے بنایا تھا جب اسلام آیا ابن بلخ نے اوسکو ویران کر دیا پانچوان گھر صنعا مین تھا جسکو
ضحاک نے طیار کیا تھا زہرہ کے نام پر اوسکو حضرت عثمان بن عفان نے ویران کر دیا چھٹا
گھر قابوس بادشاہ نے سورج کے نام پر فرغانہ مین بنایا تھا اوسکو معتصم باللہ نے برباد کر دیا
یحییٰ بن ابی منصور ندی نے کہا ہی شریعت ہند کا واضع ایک شخص برہمن نام تھا اوسنے بت بنائے
سب سے بڑا گھر ان بتون کا ملتان نام شہر مین تھا جو ملک سندھ مین ہے ہی اس بت کلان کو
صورت ہیولائی اکبر پر بنایا تھا زمانہ حجاج مین جب یہ شہر فتح ہوا اوس بت کا توڑنا چاہا
شہر والون نے کل مال کا ثلث دینے کہا عبد الملک بن مروان سے کہا بت کو دیدو مال لیلو
دو دو ہزار کوس سے مندو اوسکی پوجا کو آتے تھے روپیہ اوسپر چڑھاتے تھے سو روپیہ سے
لیکر دس ہزار روپیہ تک جو مال نہ چڑھاتا تھا اوسکا حج نہوتا ابن جوزی کہتے ہین انظر کیف
تلاعب الشیطان بھؤلاء وذہب بعقولھم نحتو ابایدیھم ما عبدوہ اسیطرح ہر قوم
ہر گھر مین عرب کے بت پوجے جاتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر غالب
ہوے مسجد الحرام مین آئے دیکھا کعبے کے گرد کھڑے ہین ہاتھ مین کمان تھی اوس سے اونکی
آنکھون اور منہ کو مارنے لگے فرمایا جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
وہ سب بت اوندھے منہ گر پڑے مسجد سے نکلوا کر اونکو جلا دیا

ذکر جاہلیت

بت پرستی کا حال تو معلوم ہو چکا سب سے بدتر وہ کہ شیطان کا اہل جاہلیت پر یہ تھا کہ وہ تقلید
کرتے تھے اپنے آبا کی بدون نظر کرنے کے دلیل مین جسطرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذا قیل
لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اباءنا اولو کان اباؤھم لا یعقلون
شیئا ولا یھتدون پھر انمین بعضے دہریہ مذہب تھے خالق و بعث کا انکار کرتے انہین کے
حق مین خدا نے یہ فرمایا ہی ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یھلکنا الا الدھر
بعضے جو مقر خالق تھے وہ جاحد رسل منکر بعث تھے بعضے فرشتون کو دختران خدا کہتے

بعضی مائل بمذہب یہود تھے بعضے مائل بمذہب مجوس جیسے بنی تمیم بعضے مقر تھے خالق اور
ابتدا و اعادہ و ثواب و عقاب کے جیسے عبد المطلب بن ہاشم و زید بن عمرو بن نفیل و قس
بن ساعدہ و عامر بن الظرب غرضکہ مشرک بہت موحد کم تھے ہمیشہ اہل جاہلیت طرح طرح کے
بدعات نکالا کرتے جیسے نسی بحیرہ و سائبہ حام وغیرہ ابن جوزی نے کہا وصل اهل الجاهلية
الى امور هاكثيرة لا يصلح تضييع الزمان بذكرها ولا هي مما يحتاج الى التكلف بدفعها
انتہی حاصل یہ کہ تقلید و دہریت عادات جاہلیت سے ہی اس زمانے میں ان دونوں کا
بڑا زور شور ہی بلکہ یہ زمانہ عہد فترت و عصر جاہلیت سے بھی بڑھ گیا ہی جیسے سلطنت میں طوائف
الملوک ہوتے ہیں اسیطرح دین میں طوائف المذہب ہو گئے ہیں مسلمان عیسائی ہنود مجوس
یہود وغیرہ میں زعماء قوم پیدا ہوے ہیں جو نئے نئے مذہب کیطرف بلاتے ہیں نئی نئی تحقیق
تقلید سے بھی بدتر ہی عوام کو سنا کر اپنی پنتھ میں ملاتے ہیں انھیں سے بعض کا ذکر خدا نے چاہا
تو آیندہ آوے گا

ذکر منکرین نبوات و رسالات

براہمہ ہند منکر ہیں نبوت و نبی کے بعض انمیں دہری ہیں بعض ثنوی بعض ایسے بھی ہیں جو
فقط آدم و ابراہیم کے نبوت کے معتقد ہیں ایک قوم کہتی ہی خالق و رسول دو جنس نہ تھے
لکن رسول انکا فرشتہ تھا جو بشر کی صورت میں آیا کتاب نہ لایا چار ہاتھ بارہ سر تھے ایک
سر تو آدمی کا کوئی سر شیر کا کوئی گھوڑے کا کوئی ہاتھی کا کوئی سور کا اوس نے انکو حکم دیا آگ کی
تعظیم کرو قتل سے منع کیا کذب و شرب خمر سے بھی روکا مگر زنا کو مباح کر دیا گاؤ کی پوجا سکھائی
جا اوس دین سے پھرے اوسکی داڑھی سر بھون پلک منڈوا کر گاؤ کا سجدہ کرایا جاوے البیرونی نے
چند شبہے براہمہ کے دلمیں ڈالے تلبیس ابلیس میں ان شبہات کا ذکر ہی پھر انکے ریاضات
شاقہ کا ذکر کیا ہی بیان کرنے میں اوس ہذیان کے بجز اضاعت زبان اور کچھ حاصل نہیں
فسبحان من يحفظ هذه الملة ويعلي كلمتها كحتى ان كل الطوائف الباطلة تحت

فہمہا اقتاکا من اللہ تعالی علی حواسات القوات وقسما لا مل المحال انمین بعض ایسے
بھی ہین جو جنت ونار کے قائل ہین کہتے ہین جنت کے ستیس درجے ہین جنتی ادنی مرتبہ مین
چار لاکھ تینتیس ہزار چھ سو بیس برس رہیگا پہر مرتبہ ادنی مرتبے سے دوچند مدت کا ہی اسیطرح
دوزخ کے بتاتے ہین سولہ درجے ہین زمہریر ہی اسکو لیں حریق عذاب طرح طرح کا ہے
فسبحان من اعمی قلوبہم سے ذادہم ابلس الحمق الا المعاد

ذکر یہود

انکو شیطان نے بہت دہوکے دیئے ازانجملہ ایک تشبیہ خالق ہی ساتھ خلق کے دوسرے عزیر
کو خدا کا بیٹا کہا تیسرے گوسالے کو پوجا چوتھے قائل ہوے عدم نسخ شریعت کے حالانکہ جانتے تھے
کہ شریعت آدم مین بہن بھائی کا نکاح درست تھا پیغمبر کو کام کرنا بھی جائز تھا لکن موسی کی شریعت
مین منسوخ ہوگیا پانچوین یہ کہا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات قرار ایام مدت وہ دن ہین
جنمین عجل کو پوجا تھا اسیطرح کے اور بہت قبائح ہین منجملہ ان کے ایک عناد خاص ہی خاتم رسل کی
اونکی صفت کو جو توریت مین تھی چھپا ڈالا بدل ڈالا

ذکر نصاری

یہ اس دہوکے مین گئے کہ تین جز اکا ایک خدا ہی آب ابن روح القدس دوسرے ہمارے پیغمبر کا
انکار کیا حالانکہ انجیل مین اونکا ذکر موجود ہی انمین سے بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ وہ نبی تھے مگر خاص
عرب کے یہ نسمجھے کہ جو نبی ہوگا وہ جھوٹ کا ہے کو بولیگا رسول خدا نے تو یہ فرمایا ہی بعثت الی
الناس کافۃ کسری وقیصر وسائر ملوک عجم کیطرف پیغام دعوت بھیجا ایک یہ بھی دہوکا ہی کہ حضرت
مسیح علیہ السلام انکو عذاب نہوگا نحن ابناء اللہ والعیاذ باللہ یہ نسمجھے کہ جب خدا تعالی کا کوئے
شخص خود ٹھہرا تو کسی کی قرابت و دوستی کام نہین آتی حضرت نے فاطمہ سے فرمایا لا اغنی عنک
من اللہ شیئا جب سید رسل اپنے پارۂ گوشت کو نجات نہ دلا سکین تو پھر وہ دوسرا رسول کون سا
ہی جو اپنی امت کو جو چاہے وہ کرے بخشوا دیگا

ذکر صابئین

علماء کے دس قول ہین انکے مذاہب مین ایک یہ کہ بین النصاری والمجوس ہین دوسرے
بین الیہود والمجوس ہین تیسرے بین الیہود والنصاری ہین چوتھے یہ کہ ایک شاخ ہین نصاری
کے مگر نصاری سے زیادہ نرم ہین پانچوین یہ کہ مشرکین مین سے ہین لیکن کتاب نہین رکھتے
چھٹے یہ کہ مجوس ہین ساتوین یہ کہ اہل کتاب سے ہین زبور پڑھتے ہین آٹھوین یہ کہ نماز قبلے کی
طرف کرتے ہین فرشتون کو پوجتے ہین نوین یہ کہ انکی کتاب علحدہ ہی دسوین یہ کہ لا الہ الا اللہ کہتے ہین
مگر عمل و کتاب نہین رکھتے یہ اقوال تو اہل تفسیر کے ہین متکلمین کہتے ہین انکے مذہب مختلف
ہین کوئی ہیولی کا قائل ہے کوئی قدم عالم کا کوئی کواکب کو ملائکہ کہتا ہی کوئی اونکو خدا سمجھتا ہے
زحل وغیرہ کے نام پکار تے ہین کوئی ہر دن مین تین نماز بتلاتا ہی ہر نماز آٹھ رکعت ہر رکعت
مین تین سجدے کوئی اسمین تناسخ کا قائل ہے کوئی متوسل روحانیات ہی غرضکہ یہ سب مکر
بعث اسا دس وصل هذه الملل الهیت لاتحتاج الی تکلف ردها اذهي دعاوي
بلا دلیل انتہی اس زمانے مین ایک مذہب مین مین نکلا ہی یہ مذہب شاخ ہی صابئہ کی رسول
خدا کا فرمانا سچ ہوا لتتبعن سنن من قبلکم الحدیث

ذکر مجوس

یہیں ہاوندی سے کہا پہلا بادشاہ اسمین کیومرث ہوا وہ دین لایا اوسکو مجوس نے نبی سمجھا پھر
زرادشت ظاہر ہوا اوسنے کہا اللہ ایک روحانی شخص ہی یہ سب روحانی اشیاء اوسکے ساتھ ہی
ظاہر ہوئے ہین سورج کیطرف نماز کرنا آگ کا پوجنا اسی نے نکالا ہی فروج امہات کو حلال کردیا
کہا بیٹا لائق تر ہی واسطے تسکین شہوت مادر کے جب شوہر مرجاوے تو اوسکا بیٹا احق ہی ساتھ
اوسکی جو . وسکے اگر بیٹا نہو تو مال میت سے کسی شخص کو کرایہ کرلے جب عورت حیض سے نماوے
ایک دینار آتشخانے پر چڑھاوے مزدک مجوسی نے ایام قباد مین یہ دین نکالا عورتون کو ہر کسی
کے لیے مباح کردیا پھر نوشیروان نے اس رسم کو اوٹھایا مجوس کے نزدیک نیچے سے زمین کی

تھا وہنین آسمان شیاطینون کی کمال ہے بعد خرخرہ ہی سانپون کا جو آسمانون مین قید
ہین پہاڑ اونکی ہڈیان ہین دریا اونکا موت ہی فاعل خیر خدا ہی فاعل شر ابلیس ہی اول
نور ہی دوم ظلمت ہی پہلے کا نام یزدان ہی دوسرے کا نام اہرمن ہی جب سلطنت بنی امیہ سے
نکلکر عباسیہ مین گئے اوسوقت ایک آدمی مجوسی ہوگیا ایک خلق کو اوسنے گمراہ کردیا اوسکا
قصہ بہت لنبا چوڑا ہی اسکے بعد پھر مجوس مین کوئی ظاہر نہین ہوا

ذکر منجمین واصحاب فلک

ایک قوم نے کہا فلک قدیم ہی کوئی اوسکا صانع نہیں دوسری قوم نے کہا فلک کی طبیعت
پانچوین طبیعت ہی اوسمین نہ خشکی نہ تری نہ گرمی نہ سردی نہ ہلکا ہی نہ بھاری ہی بعض کے
نزدیک فلک جوہر ناری ہی قوت دوران کے سبب سے زمین کو اچک لیا ہی کسی نے کہا فلک
پانی ہوا آگ سے بنا ہی کرہ کی صورت دو حرکت کرتا ہی ایک مشرق سے مغرب کیطرف دوسرے
مغرب سے مشرق کیطرف زحل تیس برس مین مشتری بارہ برس مین مریخ ساٹھہ برس مین
سورج زہرہ عطارد ایکسال مین چاند تیس دن مین دورہ فلک کا کرتے ہین سورج سب مین
بڑا ہی زمین سے ایکسو چھیاسٹھہ بار کی برابر ہی غرضکہ انکا ہذیان سب سے زیادہ ہی ؎

تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی

ذکر جاحدین بعث

ایک خلق کی خلق کو شیطان نے دہوکا دیکر بعث کا انکار کرادیا بعد بوسیدگی کے اعادے کو
مشکل سمجہا دیا قرآن مقدس مین انکے حال کی حکایت جابجا کی ہی ایعدکم انکم اذا متم
وکنتم ترابا وعظاما انکم مخرجون ہیہات ہیہات لما توعدون جاہلیت والے
بھی یہی کہتے تھے جو یہ منکر حشر و نشر کہتے ہین انکے شاعر نے کہا ہے ؎

حیوة ثم موت ثم نشر حدیث خرافة یا ام عمرو

جسنے انبیاء کے ہاتھ پر لاٹھی کو سانپ کردیا پتھر سے ناقہ نکالا عیسی کے ہاتھ سے مردون کو

زندہ کردیا اوسکو مارکر جلانا کیا مشکل ہے یہی دلیل بعث کے لیے کافی ہی ہر سال زمین مردہ
کو زندہ کرتا ہی لاکھون بے گنتی کیڑے کوڑے اوسمین سے نکالتا ہی وہ کیا حشر ونشر پر قادر
نہین ہوسکتا اسکا انکار وہی کریگا جسکے ہیے کی پھوٹ گئے ہین + +

ذکر قائلین تناسخ

اس قوم کا یہ عقیدہ ہی کہ اچھی روح جب بدن سے نکلتی ہی اچھے بدن مین جاکر استراحت
کرتی ہی بدون کی روح بد بدن مین جاکر محنت اوٹھاتی ہی اس مذہب کا ظہور زمانہ موسیٰ
علیہ السلام و فرعون مین ہوا اہل ہند مین بھی اسکے قائل بہت ہین زمانے شاعر کا بھی یہی مذ
ہب تھا یہ دمین پیدا ہوا کہتا تھا مین نظامی ہون پہلے گنجہ مین ظاہر ہوا تھا اب یزد سے نکلا ؎

درگنجہ فرد شدم سپے دیہ ؞ ادیزد برآمدم چو خورشید

لاکسرکی و کالی؟؟ اکل اقوام تناسخ کی ترتیبات کا ذکر ابن جوزی نے کیا ہی پھر کہا اللہ الحمد
هذه التي رتبها ابليس على من لا يستند الى

ذکر فتنہ عقائد و دیانات امت اسلام

ابن جوزی نے کہا شیطان اس امت کے عقائد مین دو طرح سے گھستا ہی ایک تو آبا و اجداد
کے تقلید کی راہ سے دوسرے خوض کرنے کی راہ سے ایسی چیز مین جسکی تہ نہین ملتی یا
خوض کرنے والا اوسکے گہراے تک پہونچ نہین سکتا سو پہلی راہ کی یہ صورت ہی کہ شیطان
نے مقلدین کو سمجھا دیا کہ دلیلین تو مشتبہ ہوتی ہین اور امر صواب کبھی مخفی ہوتا ہی سو سلامتی
تقلید مین ہی اس راہ مین ایک خلق گمراہ ہوگئی عام لوگ ہلاکت مین پڑگئے یہود و نصاری
بھی اپنے آبا و علما کی تقلید کرتے تھے اسیطرح اہل جاہلیت یہ احمق اتنا نہین سمجھے کہ جب دلیلین
مشتبہ ٹھہرین صواب پوشیدہ رہا تو تقلید کا چھوڑنا واجب ہوگا ایسا نہو کہ یہ تقلید گمراہ
تین ڈالدے صواب سے دور پھینکدے اللہ تعالی نے اونکو برا کہا ہی جنھون نے آبا و اسلاف
کی تقلید اختیار کی یہی قائل انا وجدنا آباءنا على امة وانا على آثارهم مقتدون قل

اولوجئتکم باهدی مما وجدتم علیه آباءکم پھر فرمایا انهم الفوا آباءهم ضالین
فهم علی آثارهم یهرعون اسکے بعد ابن جوزی نے یہ کہا ہی اعلم ان المقلد علی غیر
ثقة فیما قلد وفی التقلید ابطال منفعة العقل لانه انما خلق للتامل والتدبر
وقبیح بمن اعطی شمعة یستضیئ بها ان یطفئها ویمشی فی الظلمه پھر کہا ہی کہ سارے
مذہب والون کا یہ حال ہی کہ ایک شخص اونکے دلونمین معظم ہوتا ہی اوسکی بات بے سوچے
سمجھے ماننے لگتے ہین یہ عین ضلالت ہی اسلیے کہ نظر قول کیطرف چاہیے نہ طرف قائل کے
علی مرتضی نے کہا اعرف الحق تعرف اهله امام احمد نے فرمایا من ضیق علم الرجل ان
یقلد فی اعتقاده رجلا اسلیے خود امام احمد نے بھی مقدمہ جد قول زید کو مانا قول ابوبکر
صدیق کو چھوڑ دیا دوسری راہ جو خوض کی راہ ہی اوسکا حال یہ ہی کہ شیطان نے اغبیا پر
قابو پاکے اونکو تو ورطۂ تقلید مین پھینکا اور جیسے دواب کو ہانکتے ہین یا وسطرح اونکو طرف
خوض کے ہانکا جنمین کچھ تیزی وسمجھ پائی اونکو اور طرح پر گمراہ کیا کسی کی نظر مین جمود کو تقلید
قبیح کرکے دکھایا حکم نظر کرنیکا دیا پھر ہر کسیکو ایک فن سے بہکایا بعضون نے دیکھا کہ وقوف
ساتھ ظواہر شرائع کے عجز ہی اونکو طرف مذہب فلاسفہ کے ہانکا یہانتک کہ اسلام سے
نکالکر باہر کر دیا کسی کو یہ سمجھا دیا کہ اعتقاد اوسی چیز کا چاہیے جو حواس سے دریافت ہوسکتی ہے
بعض کو تقلید سے نفرت دلاکر علم کلام مین خوض کرنے کی راہ بتائی متکلمین کا حال طرح
طرح پر ہی کسیکو اس علم کلام نے شکوک مین ڈالا کسیکو الحاد مین پھانسا قدما دراس امت نے
جو اس علم سے سکوت کیا تو کچھ عجز کے سبب سے نہین کیا بلکہ یہ دیکھا کہ نہ علیل کو شفا دیتا ہے
نہ پیاس کو بجھاتا ہی بلکہ صحیح کو بیمار کرتا ہی اسلیے خود بھی اوس سے باز رہے دوسرون کو بھی
اوسمین خوض کرنے سے منع کیا امام شافعی نے کہا ہی جس چیز سے خدا نے منع کیا ہی اگر آدمی
اون سب منہیات مین مبتلا ہو سوای شرک کے تو وہ ابتلا بہتر ہی اس سے کہ علم کلام مین نظر
کرے اسی علم کا طفیل ہے کہ معتزلہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالی کو علم اشیاء کا بالاجمال ہی نہ تفصیل

اونکی معلوم نہین ابن جوزی نے اس جگہہ بہت اقوال ذم کلام مین نقل کیے ہین مذاہب
متکلمین کو حق مین بارستالی کے ذکر کیا ہی جو سراسر کفر ہین جبکہ کہا جب طریق مقلدین
طریق متکلمین عیب دار ہوا تو سلامت کا رستہ تلبیس ابلیس سے کیا ہی اسکا جواب یہ ہے
انہ ما کان علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ وتابعوہم باحسان
من اثبات الخالق واثبات صفاتہ علی ما وردت بہ الآیات والاخبار من
غیر تعبیر ولا بحث عما لیس فی قوۃ البشر ادراکہ

ذکر خوارج

سب سے پہلے جو آدمی خارجی مذہب اس امت مین ظاہر ہوا وہ سب سے بدتر تھا ذو الخویصرہ نام
جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا تھا کہ ذرا خدا سے ڈر و آنحضرت نے فرمایا
اسکی نسل سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑہیگی قرآن اونکے گلے سے نیچے نہ اوتریگا دین سے
ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے چہہ ہزار خارجی ایک گھر مین جمع ہوئے علی مرتضی پر
خروج کرنا چاہا جب اونکو خبر دی تو فرمایا مین انسے نہین لڑتا جب تک یہ نہ لڑین لکن عنقریب
ایسا کرینگے انکے قصے و مذہب نہایت طویل و عجیب ہین بعض کا ذکر تلبیس ابلیس مین مع
کیا ہی یہ قوم علی مرتضی کو خطا پر جانتی ہی خون اطفال انکے نزدیک حلال ہی اگرچہ ایک کھجور
بے قیمت کا لینا حرام کہتے ہین عبادت مین بہت مشقت کرتے ہین راتون کو جگتے ہین
صحیحین مین مرفوعاً آیا ہی ایک قوم تم مین نکلے گی جسکے نماز روزے کے سامنے تم اپنے نماز
روزے کو حقیر جانوگی الحدیث ابن ابی اوفی نے کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے الخوارج
کلاب اہل النار انکے مذہب مین علم و زہد سے لیاقت امامت کی حاصل ہوجاتی ہے
اگرچہ وہ شخص نبطی ہو حسن و قبح عقلی معتزلہ نے انہین سے لیا ہی رافضی ہند سے اہل سنت کو
خارجی کہتے ہین حالانکہ سنی خوارج کی تکفیر کرتے ہین باعث اس عقیدہ کا جہل و نفسانیت
وہوا ہی شہر مسقط مین اب بھی خارجی بستے ہین جسطرح بعض بلاد ہند جیسے لکھنو وحیدرآباد

وغیرہ مین رافضی بستے ہین سلطنت ایران بھی رافضی ہی سنیون کو رافضیون کا خارجی
ناصبی کہنا ناؤ مین دہول اوٹھانا ہی

ذکر قدریہ و مرجیہ

انکا مذہب عہد صحابہ مین نکلا معبد جہنی غیلان دمشقی جعد بن درہم قائل قدر تھے انہین کی
چال پر واصل بن عطا معتزلی وغیرہ چلے اسی زمانے مین مرجیہ بھی ظاہر ہوئے پھر معتزلہ
نے مطالعہ کتب فلاسفہ کا زمان مامون عباسی مین کیا خلاف نظام جاحظ نے استخراج
کر کے فلسفت کو اوضاع شریعت مین ملایا جیسے لفظ جوہر و عرض و زمان و مکان و کون
وحیز وغیرہ خلق قرآن کا مسئلہ بھی انہین نے نکالا ہی اسی وقت سے اس کام کا نام علم
کلام ہوا اس مسئلے کی بدولت مسائل صفات سب بے اعتبار ٹھہرے جیسے علم و قدرت
وحیات و سمع و بصر ایک قوم نے کہا یہ معانی ذات پر زائد ہین معتزلہ نے اونکی نفی کی
کہا عالم لذاتہ قادر لذاتہ ابو الحسن اشعری پہلے مذہب جبائی پر تھے پھر اثبات صفات
کے قائل ہو کر اوس سے الگ ہو گئے

ذکر رافضہ

جسطرح خارجی دشمنی علی بن ابیطالب مین راہ سے گئے اسیطرح رافضی اونکی دوستی مین
ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے کسی نے اونکو خدا ٹھہرایا کسی نے انبیاء سے بہتر بتایا کسی نے
دشنام دہی ابو بکر و عمر کو عبادت سمجھا بعض نے انکو کافر کہا ابن جوزی کے وقت مین ایک
شخص ابو الحق معروف باحمر تھا اوسنے کہا علی اللہ ہین ہر وقت مین ظاہر ہوتے ہین کسی وقت
مین حسن تھے کبھی حسین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونھین نے بھیجا تھا بعض نے کہا سوائے
علی کے سب سے تبرا کرنا چاہیے شیعہ نے زید بن علی سے تبرا کرانا چاہا اونھون نے نہ مانا شیعہ نے
اونکو چھوڑ دیا اوسدن سے رافضی کہلائے انکے بہت فرقے ہین ایک سے ایک کفر و لعنت
مین زیادہ ہی ابن جوزی کہتے ہین رافضیون کو غلو نے محبت علی مین امر پر آمادہ کیا

کہ بہت سے احادیث اونکے فضائل میں بنا ڈالے جنکا کسیقدر ذکر شیخ نے کتاب موضوعات
مین کیا ہی تحفۂ اثنا عشریہ رد شیعہ میں نہایت اچھی کتاب ہی اگرچہ اوسکا جواب بعض شیعہ نے
لکھا ہی لکن نظر انصاف مین وہ جواب ایسا ہے جیسے خواب و سراب ہے

ذکر باطنیہ

اس قوم نے پردۂ اسلام مین اپکو چھپایا در پردہ مائل ہین طرف عقائد و اعمال روافض کے
حاصل انکے قول کا تعطیل صانع و ابطال نبوت و عبادات و انکار بعث ہی لکن اوّل الامر
اسکو ظاہر نہین کرتے بلکہ یہ زعم کرتے ہین کہ اللہ حق ہی محمد رسول خدا ہین دین صحیح ہی مگر کی
بات بطور راز کہتے ہین انکے آٹھ نام ہین ایک باطنیہ اسلیے کہ قرآن و احادیث کے لیے
ایک باطن خلاف ظاہر ثابت کرتے ہین باطن کو لب ظاہر کو قشر بتاتے ہین دوسرے اسمعیلیہ
اسلیے کہ امامت کو محمد بن اسمعیل بن جعفر تک بتاتے ہین کہتے ہین آسمان سات ہین زمین
سات ہین ہفتے کے دن سات ہین اسیطرح دورۂ امامت بھی ساتوین امام پر تمام ہی قوم بوہرہ
جنکے پیر دستگیر بندر سورت مین رہتے ہین اور یہ خود گجرات و دکن و مالوہ مین تجارت
کرتے ہین بلکہ حجاز و یمن و عراق وغیرہ مین بھی پھیلے ہوئے ہین یہ سب اصل مین اسمعیلیہ ہین
انکا اتفاق باہمی لائق دید ہی انمین ایک گروہ سنی بھی ہی جنکا نام جماعت کلان ہین وہ اسے
علحدہ ہی تیسرے سبعیہ چوتھے بابلیہ بابل نام ایک شخص باطنیہ مین تھا ولدالزنا آذربیجان
کے پہاڑ و تمین نکلا سنہ دو سو ایک ہجری مین ایک خلق اوسکے تابع ہو گئی مدت مدید اوسکو
لڑکر ہرایا اب بھی ایک جماعت بابلیہ موجود ہی پانچوین محمرہ یہ لال کپڑے پہنتے ہین چھٹے
قرامطہ اس تسمیہ کے کئی وجوہ بیان کیے ہین حمدان نام ایک آدمی کوفے سے نکلا وہ دعوت
باطنیہ مین پھنس گیا اوسنے اور ون کو بھی ایسا ہی بنایا اوسکا نام قرامطہ ہوا انمین بڑا نامی
ابو سعید تھا سنہ دو سو چھیاسی مین ظاہر ہوا بے حساب آدمی اوسنے قتل کیے مساجد کو
ویران کر دیا مصاحف کو جلا دیا حاجیون کی خونریزی کی اسکے یار اسیر و ردو نسب تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے میں تعجب آسکا بیٹا ابوطاہر تھا وہ بھی باپ کی راہ پر تھا حجر اسود کو مکہ معظمہ سے اوکھاڑ کر اپنے گھر لیگیا لوگون کے وہم مین یہ ڈالا کہ خدا یہی ہے ساتوین جرمیہ آٹھوین تعلیمیہ وجہ حدوث اس مذہب کی یہ ہوئی کہ بعض اقوام نے دین سے نکلنا چاہا ایک جماعت مجوس مزدکیہ ثنویہ ملاحدہ فلاسفہ سے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرین جس سے استیلا اہل اسلام کا جاتا رہے یہ لوگ ہمارے عقائد کی رد سے خاموش نہیں ہیں اوسوقت یہ صلاح ٹھہری کہ ایک گروہ اسلام کا عقیدہ اختیار کرین جنکی عقل بہت کم ہے محالات کو قبول کرتے ہین اکاذیب کی تصدیق کرتے ہین ایسا گروہ اکو مرقدار وافض لگیا بحث پٹ اوطرف منسوب ہوگئے غم اہل بیت ظاہر کرکے اونکے دوست سے اس پردے مین دین سے نکل گئے اس قوم کو لوگون کے لغزش دینے مین بہت حیل آتے ہین استدراج مین بڑی دستگاہ رکھتے ہین یہ بھی دو آلہ قدیم کے قائل ہین جنکے وجود کا مراہین ہی مگر ایک کو علت وجود ثانی کہتے ہین باطنیہ کی چنگاری سنہ چار سو چورانوے مین خوب بھڑکی تھی سلطان برکیارق نے اونکا استیصال کیا سیکڑون مارے سارا مال لیلیا بعض حالات حرب وضرب وذکر عقائد باطنیہ تلبیس ابلیس مین ذکر کیے پھر یہ کہا کہ من دخل في قلبه قدح على الاسلام خرج فبالغ واستحسن ومعرف ددعاء بلتي بهامن يعمه دكاء مقصده في الاعتقاد الانسلال من ربقة الدين وفي تعلمه اللذات واستباحة المحظورات انتهى اس زندقے کے نتیجہ میں اسی منوال پر ہیں ابو العلا معری شاعر وابن راوندی بڑے ملحد اسی طریقۂ باطنیہ کے تھے

ذکر قرار

یہاں سے بیان تلبیس ابلیس کا علمائے امت کو فنون علم مین شروع ہوتا ہے قاریوں مین یہ آفت لکھی کہ قرآت شاذہ کی تحصیل مین ساری عمر ضائع کر دی تجوید کے قواعد میں رہے قرائض و واجبات قرآن سے آگاہ نہوئے کسی مسجد کے امام بنے مگر مفسدات نماز نہیں جانتے

حالانکہ مقصود حفظ قرآن سے سیدھا کرنا الفاظ کا ہی پھر اوسکا سمجھنا پھر اوس پر عمل کرنا پھر اصلاح
نفس کیطرف متوجہ ہونا پھر امور مہم شرع میں مشغول ہونا ومن العجب العاحش تصحیح
المبانی بیاعتبار حسن بصری نے کہا ہی انزل القرآن لیعمل بہ فاتخذ الناس تلاوتہ
عملا ابن جوزی کہتے مین ایک جماعت قرا نے الحان نکالے ہیں جو قریب بغنا کے ہیں امام احمد نے
اوسکو مکروہ کہا ہی شافعی نے لا باس بہ کہا ہی اسلیے کہ اونکے زمانے میں لحن یسیر تھا اب تو
قانون اغانی چلتا ہی وکلما قرب ذلک من مشابہۃ الغناء زادت کراھتہ فان اخراج
القرآن عن حدہ وصمۃ حرام آج کل جسنے مصریون کا قرآن کو پڑہنا مکہ معظمہ وغیرہ میں
سنا ہوگا اسیطرح قرا اسکے کا وہ اس بات کی تصدیق کرسکتا ہی کہ محض لحن غنائی ہی نہ تو قرآن
سمجھ مین آتا ہی نہ اوسکے معنی معلوم ہوتے ہین آنکھہ ناک کان مونہ کا ٹیڑہا کرنا حلق کا پھاڑنا
یہی تلاوت کتاب اللہ رہگئی ہے

ذکر اصحاب حدیث

انمیں ایک گروہ ایسا ہی جسنے اپنی عمر سند عالی کی حاصل کرنیمین گنوادی رحلت کی طرق کثیرہ
کو جمع کیا متون غریبہ کو بہم پہونچایا یہ دو قسم ہین ایک وہ جنکا مقصود اس کام سے حفظ شرع
بمعرفت صحیح و تضعیف حدیث تھا وہ تو مشکور و ممدوح ہین جبکہ دریافت فرض عین اور تفقہ
فی الحدیث سے محروم نرہے اور لازم مین خوب کوشش کی جیسے بخاری و مسلم و یحیی بن معین
و ابن المدینی وغیرہ ائمہ حدیث اسلیے کہ انھون نے علم و عمل کو جمع کیا دوسرے وہ جنھون نے
صرف سمع پر اکتفا کیا پچاس برس تک لکھا سنا لکن کچہہ نجانا کہ اسمین کیا ہی اگر ایک حادثہ نماز
مین ہو تو کسی فقیہ رائی سے مسئلہ پوچھتے پھرتے ہین خود خاک بھی نہین جانتے بوجہتے اسی
وجہ سے تو یاروں کو گنجایش طعن کی ملگئی ہین رب حامل اسفار ما یدری ما فیھم
کسی نے اگر اتفاقا کبہی توجہ طرف معنی کے کی تو حدیث منسوخ پر مثلا عمل کر بیٹھے کبہی حدیث سے
وہی مطلب سمجھا جو عامی جاہل یا اہل رای سمجھتے ہین یا صحیح حدیث کے ہوتے ہوے ضعیف

حدیث سے تمسک کیا جسطرح اصحاب رای یا ارباب باطن کرتے ہین اسی لیے احادیث
فقہاء وصوفیہ لائق اعتماد نہین بلکہ انمین بعضے ایسے ہین جو موضوعات کو بمقابلہ صحیحات
پیش کرتے ہین سکتے ہین ائمہ حدیث نے گو ان احادیث کو موضوع یا منکر کہا ہی لکن فقہاء
وصوفیہ کے نزدیک ثابت ہین انکے جمہور کا یہی مذہب ہی یہ نہین سمجھتے کہ ہر علم وفن مین
اوس علم وفن کے ائمہ اعلام کا اعتبار ہوتا ہی نہ ہر خاص وعام کا نحو مین نحوی کی بات
معتبر ہے یا منطقی کی ادب مین جماد رہ علماء عربیت کا معتبر ہوگا یا ہندی مولویان کا
حدیث مین اصحاب صحاح ستہ وغیرہم کا قول صحیح ہوگا یا فریدالدین گنج شکر قطب الدین کاکی
رحمہم اللہ تعالی کا ابلیس پر تلبیس نے انکی عقل بالکل سلب کر لی ہی سطح مستوی سا زج باکل
چھوڑ دیا ہی رای وقیاس مین جو رتبہ امام اعظم رحہ کے قول کا ہوگا بھلا وہ دوسرے کسی
محدث کا کب ہو سکتا ہی اللہ تعالی نے ہر کام کے لیے آدمی بنائے ہین وہ کام اونھین سے
خوب بنتا ہی ایک کا کام دوسرے سے نہین ہو سکتا لکل فن رجال ولکل محل مقال

خلق اللہ للحروب رجالا   ورجالا لقصعة وثرید

ابن صاعد ایک بڑے محدث تھے لکن جواب فتوی مشکل سے سمجھتے ایک بی بی نے اونسے
پوچھا مرغی کوئیں مین گر گئی ہی پانی پاک ہی یا نجس کہا کیونکر گر گئی اوسنے کہا موہ کوئین کا چھپا
نہ تھا کہا کیون نہین چھپا اکہ مرغی نہ گرتی آپ بکرا بہری وہان موجود تھے اونھون نے کہا اسی
بی بی اگر پانی متغیر ہوگیا ہی تو نجس ہے نہین تو پاک ہی ایک شخص اس حدیث کا نفی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ والہ وسلم ان یسقی الرجل ماءہ زرع غیرہ یہ مطلب سمجھے کہ باغ کا
پانی مراد ہی تو دوسرے کے باغ مین اوس پانی کو جانے دے یہ نہ سمجھے کہ مراد وطی زنان حاملہ
جو قید ہو کر آئے ہین تو دوسرے صاحب یہ حدیث سنی نھی عن التحلق قبل الصلوۃ یوم
الجمعۃ چالیس برس تک نماز سے پہلے سر نہ منڈایا یہ نہ بوجھے کہ حلق جمع حلقہ ہی یہ حال
اون مولویون کا ہی جو ابتدا سے کتب رای کے مزاول ہین یہ جب کسی غرض کے لیے

طرف حدیث کے کرتے ہین اوسکے معنی اوسکے سمجھتے ہین اوسپر طرہ یہ ہی کہ اگر کوئی سیدھے
معنی بتاوے تو ہرگز نہین مانتے حدیث کے معنی سمجھنے مین اونمین محدثین کا اعتبار ہے
جو اس علم کے امام باعمل تھے نہ اہل رای وقیاس کا یہ لوگ اگر معنی حدیث سمجھتے تو کبھی ایسی
جرأت نکرتے کہ غیر کے قول کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر ترجیح دیتے یا بواسطہ
اوس قول کی باتین بنا کر حدیث کو پھیر دیتے ابن الجوزی نے کہا انظر الی هاتین الفضیحتین
فضیحۃ الجہل وفضیحۃ الاقدام علی الفتوی بمثل هذا التخلیط مین کہتا ہون اس وقت
کے بعض جاہل عامل بالحدیث بھی اسطرح کے ہین کہ مسائل فقہ وسنت کو تو نہین سیکھتے فقط
آمین بالجہر ورفع الیدین پر قناعت کرتے ہین گویا سارا عمل بالحدیث یہی ہی انکے مقابلہ میں
بعض جہلہ حنفی بھی ایسے ہی ہین کہ انھین دو چار کام پر لاٹھی لونگا لیے پھرتے ہین اور باقی سے
اونکو بھی کچھ غرض نہین غرضکہ جہل ہر جگہ آفت ہی ایک بلا یہ ہی کہ بعض قدح کرتے ہین
بعض میں تشفی خاطر کے لیے اور اسکو جرح وتعدیل سمجھتے ہین حالانکہ سلف یہ کام واسطے
ذب کے شرع سے کرتے تھے نہ واسطے نفسانیت وتارجیت کے علی بن المدینی اپنے باپ سے
راوی تھے اونکے باپ ضعیف تھے کہدیتے تھے وفی حدیث الشیخ ما فیہ انصاف
اسکا نام ہی ابن جوزی نے کہا واما عیبۃ العلماء فمنبعہا من خدمۃ الحرص علی اللذۃ
العصبیۃ وتاویل ما لا یصح ولو صح ما کان عونا علی العیبۃ ایک بلا یہ ہی کہ بعضی روایت
حدیث موضوع کرتے ہین بدون بیان وضع کے جب وہ حدیث شیعہ یا فقہاء کے ہاتھ لگتی ہے
تو واسطے تائید مذہب کے بمقابلہ حدیث صحیح پیش کرتے ہین کہتے ہین کہ اس حدیث پر تکلم
نہین ہوا کوئی روایت مین تدلیس کرجاتا ہی کوئی کسی وضاع کذاب سے راوی ہی حالانکہ
روایت موضوع حرام ہی خصوصا بعد علم وضع کے مگر ہمراہ بیان وضع

ذکر فقہاء

ابن جوزی نے کہا قدیم زمانے مین اہل قرآن وحدیث کو فقہاء کہتے تھے پھر رواج اونکا

کم ہو چلا متاخرین سے کہا اتنا ہمکو کافی ہے کہ آیات احکام قرآن سے جان لین کتب مشہورہ
پر جیسے سنن ابی داؤد وغیرہ ہی اعتماد کرین پھر اس کام مین بھی سستی ہونے لگی یہانتک کہ
آیت سے احتجاج کرنے لگے جسکے معنی نہیں جانتے حدیث سے مستدلانے لگے جسکی صحت
معلوم نہین بلکہ اکثر قیاس پر معتمد ہوئے جو معارض حدیث صحیح ہی حالانکہ استخراج حکم کا
کتاب وسنت سے چاہیے تھا مگر جسے نہین جانتے اوس سے کیا نکالینگے اور سیرہ حاشیہ
ہی کہ تعلیق حکم کی ایسی حدیث پر کرتے ہین جسکی صحت وعدم صحت معلوم نہین حالانکہ
معرفت نوع حدیث ایسی مشکل چیز تھی جسکے لیے لنبا سفر کرتے سخت تکلیف اوٹھاتے پھر
اس فن مین کتب بنگئے سنن جمع ہو گئے حدیث صحیح سقیم سے جدا کر دیگئے لیکن متاخرین پر
ایسا کسل غالب ہوا کہ اونھون نے مطالعہ علم حدیث کا بالکل چھوڑ دیا یہانتک کہ مین نے
بعض اکابر کو دیکھا کہ اپنی تصنیف مین ایسے الفاظ صحاح کا ذکر کیا ہی جنکا کہنا ہرگز رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز نہین ہی انتہی جسکو اتفاق ملاحظہ کتب فقہ حنفی کتب صوفیہ
کا ہوا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ غالب احادیث ان کتب کے اسی جنس کے ہین جو ابن جوزی
نے فرمایا بعد اسکے یہ کہا ہی کہ ایک تلبیس ابلیس کے فقہا پر یہ ہی کہ بڑا اعتماد انکا تحصیل علم
جدل پر ہے اپنے زعم مین تصحیح دلیل حکم کی استنباط کرنا دقائق شرع وعلل ناہے کا چاہیے
اگر یہ دعوی سچا ہوتا تو جملہ مسائل مین مشغول ہوتے مسائل کبار مین دخلہ ہی کہ کہ اتساع کلام
چاہتے ہین مناظر صاحب لوگو نین بڑھ بڑھ کر وقت خصام باتیں بناتے ہین مطلب اس
ترتیب مجادلے سے طلب مفاخرت ومباہاۃ ہے یعنی اپنا جیتنا و . سرکا ہارنا اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ چھوٹا مسئلہ جو عام البلوی ہی وہ حضرت کو معلوم نہین ہی مگر بڑے مسئلے مین بحث
کرنے کو طیار ہین ایک تلبیس یہ بھی ہی کہ کلام فلاسفہ کو جدل مین داخل کرتے ہین اوسیکے
اوضاع پر معتمد ہوتے ہین اسی وادی سے یہ بات بھی ہی کہ قیاس کو مسئلے مین حدیث سے اون
پر مقدم کرتے ہین تاکہ مجال نظر مین گنجایش حاصل رہے اگر کوئی اتفاقاً حدیث سے دلیل

لاتا ہی تو اوسکو ناپسند کرتے ہین ومن الادب تقدیم الاستدلال علی الحدیث و
مسائل الخلاف وان کانت من علوم الشرع الا انها لا تنهض بکل مطلوب ومن لم
یطلع علی اسرار سیر السلف وحال الذی تمذهب له لم یمکنه سلوک طریقهم
وینبغی ان یعلم ان الطبع لص واذا ترک مع اهل هذا الزمان سرق من طباعهم
فصار مثلهم واذا نظر فی سیر القدماء زاحمهم وتادب باخلاقهم نتیجہ تلبیس
مذکور کے ایک یہ بات ہی کہ ان لوگون نے اقتصار کیا ہی مناظرے پر باقی علوم شرعیہ سے
مونہ پھیر لیا ہی کسی فقیہ مفتی سے اگر کوئی شخص کوئی آیت یا حدیث پوچھے نہین جانتا یہ
صریح غبن ہی جانا اور اسکے مناظرہ واسطے ہوتا ہی کہ ٹھیک بات معلوم ہو جاوے سلف کا
مقصود مناظرے سے نصیحت تھی واسطے اظہار حق کے اسی لیے ایک دلیل سے دوسری دلیل
کیطرف نقل کرتے تھے جب ایک شخص پر وہ دلیل مخفی رہتی تو دوسرا اوسکو خبردار کر دیتا تھا
ابتو اگر ہزار بار آگاہ کرو ایک ہی ٹانگ کی مرغی کے جاوینگے یہ مناظرہ کاہیکو ہوا بیٹھکی
ہٹ دہرمی بے شرمی ہوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ ابن الجوزی کہتے ہین ان احدهم
یتبین له الصواب مع خصمه ولا یرجع ویضیق صدره کیف ظهر الحق مع خصمه
وربما اجتهد فی رده مع علمه انه الحق وهذا من اقبح القبیح لان المناظرة انما
وضعت لبیان الحق ای لا لاثبات الباطل پھر کہا کہ مناظرہ کرنے سے مطلب ریاست
وجاہ کا حاصل کرنا ہی جب اپنے کلام مین ضعف دیکھا اوسکو برا کرنے لگے خصم نے اگر کوئی لفظ
طهور کا بولا گالی گلوج سے مقابلے کو کھڑے ہو گئے انتہی یہ حال زمانہ ابن الجوزی کا ہی جسکو
صدہا برس گذر گئے اس زمانے کا حال لائق لکھنے کہنے کے نہین رہا وہ بڑا بھیا [illegible] ہی جو
اس شغل مین نہین ہے اللهم وفقنا پھر یہ کہ ایک فتوے پر تو اقدام کرتے ہین حالانکہ ابھی اس
رتبے کو نہین پہونچے بلکہ بعضا فتوی برخلاف منصوص دیتے ہین ابن ابی لیلی نے کہا ایکسو
بیس صحابہ کو مین نے پایا کوئی ان سے مسئلہ پوچھتا تو وہ دوسرے پر حوالہ کرتے وہ دوسرا

تیسرے کو بتاتا یہانتک کہ پہلا سی پہلے کے پاس آتے ابراہیم نخعی سے کسی نے ایک مسئلہ
پوچھا کہا کیا تمہین میرے سوا اور کوئی نہیں ملتا ہی دا ما کانت هذه صحبة السلف المتقدمین
وقوعہ بجل وحسن ظنہ بنفسہ وسوء ظنہم تادب آج کل تو ہر طفل کو یہ حوصلہ ہی
کہ مین اگلون پر معترض ہون معاصر بیچارے کس قطار شمار مین ہین سلف اگر اونکے اعتراض سے
بچ جاوین تو غنیمت ہی پھر ابن جوزی نے یہ کہا کہ ایک تلبیس ابلیس یہ ہی کہ فقہاء مدرسہ وقفی
سے کہاتے ہین خیرات کے ٹکڑے بازار مین ڈکار رکہا تو کچھ نکرین وقف کا مال اوڑاوین
پہنے سونے کی انگوٹھی ریشم کا کپڑا پہنتے ہین اصل مین تو بدعقیدہ ہین لکن وقف کہانے کو
مناظرہ کرنے کو ستر نفس کرتے ہین بعض جنکا عقیدہ درست ہی وہ حب شہوات مین گرفتار
ہین کوئی مصارف اونکے نزدیک نہین اسلیے کہ نفس جدل ومناظرہ محرک کبر وعجب ہی بعض کو
شیطان نے یہ دہوکا دیا ہی کہ ہم عالم فقیہ مفتی واعظ حافظ محرر مذہب ہین علم خود عالم کا حافظ
ہی حالانکہ فقیہ وہ ہی جو خدا سے ڈرے دنیا مین زاہد آخرت مین راغب ہیبت سے جدا جدل
سے علحدہ ہو غزالی نے لفظ فقہ کو بھی منجملہ اون الفاظ کے شمار کیا ہی جنکے معنی سلف کے نزدیک
اور کچھ تھے بعد والون نے اور کچھ سمجھ لیے ہین کیونکہ اس زمانے کے عہد نبوت مین کہان تھے
جو احادیث میں فقہ اور پسر صادق آوین اوس وقت کی فقہ تو یہی فہم کتاب وسنت تہی اسلیے
وہ محدثین حق میں اہل حدیث وقرآن کے سمجھی گئی ہین اسکے بعد ابن الجوزی نے حال تلبیس
ابلیس کا ہمراہ ہر فرقے کے بیان کیا ہی جیسے وعاظ وقصاص جیسے اہل لغت وادب جیسے شعرا
وعلماء کاملین جیسے ولاۃ وسلاطین جیسے عباد وزہاد پھر اسکے ہر کام میں جو تلبیس ہوئی ہی اوسکا
ذکر کیا ہے کہانا پینا نماز روزہ لباس دستور چال قراۃ کا ذکر کیا پھر آمرین بالمعروف ناہین عن المنکر
کا پھر صوفیہ کا ذکر کیا اسکے بیان میں بہت طول دیا طہارت وتجارت ومسکن واموال ولباس وطعام
وسماع ورقص وصحبت امارت وادعاء توکل وقطع اسباب وترک تداوی وجمع وسفر تکبری
واقامت ناموس وترک نکاح وسیاحت وعدم زاد وقدوم وطن وترک تشاغل بالعلم وعرس

سیت و انکار بر مشغول بعلم و شطح و دعاوی و ذکر ملامتیہ و اہل اباحت و دیگر اشارہ ان کا مفصل
و شرح لکھا ہی پھر ذیل تلبیس عوام یہ بات لکھی ہی کہ تلبیس ابلیس کی عوام میں بقدر قوت جہل
ہر فرقے کے ہی عوام اس کثرت سے ہیں کہ اونکا ذکر کرنا مشکل ہے پھر بعض فرق کا ذکر کرکے
یہ کہا ہی کہ تلبیس ابلیس کے حق میں عورتون کی سب سے زیادہ ہی وقد اوردت کتابا للنساء ذکرت
فیہ ما یتعلق بھن من جمیع العبادات وغیرھا پھر ذکر تلبیس کا حق میں سب لوگوں کے ساتھ
طول امل کے کیا اسی تلبیس کے ذکر پر کتاب مذکور ختم ہی و بعد الحمد یہ کتاب جسکا نام تلبیس ابلیس ہے
تالیف ہی شیخ عبد الرحمن بن علی معروف بابن الجوزی رح کی کشف الظنون میں اسکا ذکر کیا ہے
اور یہ کہا قال ان الانبیاء جاؤا بالبیان الکافی وقابلوا الامراض بالدواء الشافی وتوافقوا
علی منہاج لم یختلف فاقبل الشیطان ابلیس یخلط بالبیان شبھا وبالدواء سما
وبالسبیل الواضح جوادا مضلۃ وما زال یلعب بالعقول الی ان فرق الجاھلیۃ فی
مذاھب سخیفۃ وبدع قبیحۃ فاصبحوا یعبدون الاصنام فی البیت الحرام الی قولہ فبعث اللہ
سبحانہ محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرفع المقابح وشرع المصالح فسار اصحابہ معہ
وبعدہ فی ضوء نورہ سالمین من العدو وغرورہ فلما انسلخ نہار وجودھم اقبلت اغباش
الظلمات فعادت الاھواء تنشی بدعا وتضیق سبیلا ما زالت متسعۃ ففرق الاکثرون
دینھم وکانوا شیعا ونھض ابلیس یلبس ویزخرف ویفرق وانما یصول اللص فی
لیلۃ الجہل فلو قد طلع علیہ صبح العلم افتضح فرأیت ان احذر من مکائدہ وادل علی
مصائدہ فان فی تعریف الشر تحذیرا من الوقوع فیہ الی قولہ وقد قسمتہ ثلثۃ عشر بابا
ینکشف بمجموعھا تلبیسہ انتہی اس عبارت کو کشف الظنون میں مختصر کرکے ذکر کیا ہی جو حال
یہ کتاب مستطاب ایک بڑی نعمت ہی اونکے لیے جو مخلص اسلام ہی جسکو لذت ایمان کی حلاوت
احسان حاصل ہے اسکا نسخہ قلمی سنہ [illegible] ہجری کا میرے پاس ہے بقدر ضرورت اوس نسخے سے
اس جگہ حسبۃ للہ لیا گیا جاہل فقیرون کا اہل مولویون نے جو پیٹ کے بندے ایمان کے

گذرے ہین اونھون نے اس کتاب کے بے اعتبار کرنے کو ایک حکایت سراپا کذب بنائی ہے
یعنے ابن الجوزی نے اس کتاب مین بوجہ بغض شیخ عبد القادر جیلانی بہت کچھ برائی صوفیہ
کی لکھی ہے خود انکو برا بھلا لکھا ہے جب ابن الجوزی کا انتقال ہوا اونکا جنازہ ایسا بھاری ہوگیا
کہ کسیطرح نہین اوٹھتا تھا آخر کو ورثا ابن الجوزی نزدیک شیخ جیلی کے آئے اور کہا آپ قصور
معاف کرین جب اونھون نے خطا معاف کی تب جنازہ ہلکا ہو گئے جواب اجمالی اس دروغ
بیفروغ کا تو یہ ہے کہ سبحانک ھذا بہتان عظیم تحقیقی یہ ہے کہ وفات شیخ جیلی کی ابن الجوزی
سے پہلے ہوئی ہے طبقات محدثین او کشف الظنون مین وفات ابن الجوزی ۵۹۷ھ ہجری
لکھی ہے شیخ جیلی کی وفات ۵۶۱ھ مین ہوئی ہے اس حساب سے ابن جوزی نے سینتیس
برس بعد شیخ جیلی کے انتقال کیا اوسوقت شیخ جیلی کہان تھے جنسے درخواست عفو خطا کی گئی
علاوہ اسکے تلبیس ابلیس مین صوفیہ کا تو بیشک ذکر ہے لیکن شیخ جیلی کی مذمت کسی جگہ نہین ہے
سچ کہا خدا تعالی نے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون مزہ تو یہ ہے کہ جسطرح ابن الجوزی
ائمہ حدیث مین حنبلی المذہب تھے اسیطرح شیخ عبد القادر شیخ تصوف مین حنبلی المذہب تھے
ابن الجوزی نے اس کتاب مین شیخ نے غنیۃ الطالبین مین ذکر فرق اسلام و طوائف مبتدعین
کا کیا ہے دونو کا ایک مسلک ہے زمانہ بھی قریب ہے پھر کسطرح یہ حکایت ٹھیک ہوسکتی ہے
سچ پوچھو تو یہ شیوہ اہل رائ کا ہے جسپر چاہا طوفان باندھ لیا جب چاہا جھوٹ کہدیا خواب یا
تو قائل نہوسکے بلکہ دوسرے افترا و اعتراض کے حامل ہوسکے حنبلی بیچارے تو در اصل عامل
بالحدیث ہین مذہب خاص نہین رکھتے وہ کیون ایسے کام کرنے لگے اونکی بلا کو کیا غرض پڑی
ہے کہ وہ ایسے ہذیانات و لاف و گزاف و جہالات مین اپنی اوقات ضائع کرین ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان ابلیس کا داؤ تو اونھین پر خوب چلتا ہے جو اوسکے دل دوست ہین
بنے ہی رہے ایک حکایت مین یہ قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نے ابلیس کو دیکھا کہ فارغ البال
بیٹھا ہے تعجب سے پوچھا کہ تمھارا کام تو تلبیس کرنا وسوسہ ڈالنا اغوا خلق کرنا ہے تم بیٹھے بیکار

کیسے میٹھے ہو کہا تمھین نہین معلوم یہ میرے نائب جو قفقار زمانہ ہین انھون نے میرا کام اپنے
اوپر اوٹھا لیا ہی انھین کا ایک تن ہزار کے ٹکنے کے لیے کافی ہی اب مجھے تکلیف کرنے کی کیا
حاجت رہی سبحان اللہ وبحمدہ واقع مین ایسون کا ایسا ہی قدردان چاہیے حال مین مولوی گل
فرید کوٹ نے کیسا مولویان حنفیہ کو جتایا یہ کام بھلا کہین بے تائید عالم الملکوت ہو سکتا ہے
سوای شیخ ابی مرہ کے کسکو ایسی کامل دستگاہ حاصل ہے کہ خیر کے پردے مین شریر بادے
مال وقف زر خیرات کہلاوے مشروع کے عوض حریر پہنادے

ذکر اون فتن کا جو عبادات اسلام مین واقع ہوئے ہین
کتاب الطہارۃ

لوگون کی راہ مین ہگنا یا اونکے سایہ اور اوترنے کی جگہہ مین ہگنا یا پانی وغسل کی جگہہ اور سوراخ
مین موتنا یا ہگنے مین باتین کرنا منع ہی اکثر لوگ مرد و عورت اسکا خیال نہین رکھتے حالانکہ ان
کامون پر صحیح حدیثون مین لعنت آئی ہی پیشاب سے کپڑے کا نہ بچانا موجب عذاب قبر ہے
بخاری نے اسکو کبیرہ ٹھہرایا ہی ننگے بدن حمام مین جانا منع ہی مرد و عورت دو نوکو بلکہ ایک
حدیث مین آیا ہی کہ حمام حرام ہی امت کی عورتون پر یعنی جب وہان مجمع ہو اسیطرح وضو سے
پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے جو شخص نہ کہے اوسکا وضو نہین وضو مین اجنبی وسواسی بہت پانی بہاتے مین
یہ فتنہ وسوسے شیطانی ہی بڑے بڑے ملا اسمین گرفتار ہو چکے

کتاب الصلوۃ

قبلے کیطرف مسجد مین تھوکنا یا کسی چیز وہان ڈھونڈنا منع ہی اب مسجد و نہین ادھر ادھر کی تمنا
دنیا کی ہر جگہہ کے اخبارون کا ذکر ہوتا ہی یہ فتنہ علامات قیامت سے ہی مسجد مین پیاز لہسن
گندنا وغیرہ بدبودار چیز کھا کر آنا منع ہی لکن نام کے مسلمان جو حقہ بہت پیتے ہین اونکا منہ گو
سنڈاس ہو جاتا ہی وہ مسجد مین آکر اپنی بدبو سے پاس کھڑے ہونے والون کو سخت ایذا دیتے
ہین بعضے شرابی گنجیڑی بھنگیری بھی نماز پڑھتے ہین جنکی نماز ایسے کامون سے اوکو نہین روکتی

اونکی نماز کیا قبول ہوگی صحیح حدیثون مین پنج وقتی نماز کی تاکید اول وقت مین آئی ہی بہت نمازی ایسے ہین جو نماز وقت اخیر مین نماز پڑھتے ہین بعضے نماز کی محافظت نہین کرتے سارے دن رات مین کوئی دو نماز کوئی تین نماز پڑھتا ہی یہ نماز نہوئی دین کے ساتھ استہزا ہوا پھر جو پنج وقتی نماز ادا کرتے ہین وہ قیام و رکوع و سجدہ وغیرہ پورا بجا نہین لاتے انکی نماز بموجب حدیث صحیح کے ادا نہین ہوئی بعضے فقط رمضان و عید کی نماز پڑھتے ہین ایسے لوگ شرعاً مسلمان نہین ہین ایک نماز کا عمداً ترک کرنا کفر ہی فی الفور لائق قتل ہو جاتا ہی اگر توبہ نکرے مر جاوے تو مقابر اسلام مین دفن نکیا جاوے جو مسلمان شرک و بدعت مین گرفتار ہین جیسے گور پرست پیر پرست تعزیہ دار مولود ساز وہ کتنی ہی نماز پڑہین یہ نماز اونکے لیے وبال ہے محنت کرتے ہین تھکتے ہین نماز اول تو جماعت سے چاہیے کہ سنت موکدہ ہی پھر اوسطرح چاہیے جسطرح حضرت سے ثابت ہوئی ہی صلوا کما رأیتمونی اصلی حضرت کے نماز کا حال حدیثون مین لکہا ہی نماز مین دل سے باتین کرنا لذت عبادت کو کھوتا ہی حضور قلب اگر کامل طور پر نہو سکے تو او سقدر تو ہو جیسا رسالہ حقیقۃ الصلوۃ مین لکہا ہی یہ اردو رسالہ ہر جگہ میسر آتا ہی مسک الختام و حظیرۃ القدس مین بھی ہیئت نماز سی کا بیان کیا گیا ہی ہر نماز کے حق مین وقت پر پڑہنے کی تاکید و فضیلت آئی ہی لکن جو علم حدیث پڑھے یا پڑہا کرتے وہ اوسکو جانتا ہی شرح وقایہ و ہدایہ سے یہ بات ہاتھ نہین لگتی جنگل مین جو نماز پڑہتا ہی وہ نماز پچاس نماز کی برابر ہی افسوس ہی کہ دہاتی لوگ باوجود قدرت کے اس فضیلت سے محروم ہین نماز کو تاخیر کے ساتھ پڑہنا بیقدری نماز کی کرتا ہی ایسی نماز کو منافق کی نماز کہا ہی کہ جب وقت جانے لگا اوٹھ کر دو چار ٹکرین لگائین فرض کے سوا سارے نفل نماز گھر مین پڑہنا بہت بہتر ہی جو مسجد مین بانتظار نماز بیٹھا ہی وہ گویا نماز ہی مین ہی صبح کی نماز پڑہکر مصلے پر بیٹھکر سورج نکلنے تک ذکر اللہ کرنا ثواب مین برابر پورے حج و عمرہ کے ہی اسیطرح عصر سے سورج ڈوبنے تک کا حکم ہی صبح و شام کے وظیفے حصن حصین وعمل الیوم واللیلۃ ابن السنی و نزل الابرار وغیرہ

کتب اذکار مین لکھے ہین سب وظیفے نہ پڑہ سکے تو ایک دو ہی دعا کافی ہی جو سب سے زیادہ صحیح
ہوا اوسکو اختیار کرے حدیث مین ہی جسکی نماز عصر گئی اوسکے عمل اکارت گئے صف اول کا بڑا
ثواب ہی جو پیچھے پڑا او پیچھے رہا صف کو کندہے سے کندہا ملا کر قائم کرے درار چھوڑے شیطان
اوسی درارے گستا ہی امام کے پیچھے الحمد پڑہے آمین کے جہر سے آمین کہنا رفع یدین کرنا
سنت صحیح ہی جو چپکے سے کہے یا رفع نکرے اوسکی نماز ہوگئی مگر فضیلت سے محروم ہاتھ بہ
اس سنت کا اوسکو نہ ملا یا ان اگر فاتحہ بھی پیچھے امام کے نہ پڑہے تو نزدیک اہل حدیث کے جو
پیشوای امت ہین نماز نہوئی مقتدی کو کوئی کام امام سے پہلے کرنا نچاہیے رکوع و سجدہ وغیرہ
سب ارکان بعد اوسکے رکوع و سجود کیا کرے نماز مین آسمان کیطرف ندیکھے آنکھین بند کرکے نماز
نہ پڑہے اودہرا ودہر نجھانکے تا کے سجدے کی جگہہ سے مٹی کنکر کو نہ ہٹاوے نمازی کے سامنے
سے نہ نکلے نماز سے پہل جو سنتین مقرر ہین اونکو نچھوڑے جو اونپر محافظت کریگا بہشت مین
جاویگا جو پاک صاف سوتا ہی فرشتے اوسکے لیے دعای مغفرت کرتے ہین بعد نماز فرض کے کوئی
نماز تہجد سے زیادہ اجر و ثواب مین نہین لکن اوسکے پڑہنے والے ہزار مین شائد ایک دو آدمی
ہون جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہی کہ اوسمین جو دعا کرو قبول ہو وہ گھڑی امام کے
منبر پر کھڑے ہونے سے تا شروع نماز یا سورج ڈوبنے سے ذرا پہلے ہوتی ہی الحمد للہ تعالی مجکو تجربہ
اس گھڑی کا بارہا ہوا ہی جیسا فرمایا ہی ویسا ہی اوسکو پایا جمعہ کی نماز زوال سے پہلے بھی
درست ہی غسل جمعہ واجب ہی بے عذر جمعہ کی نماز ترک کرنے سے دلپر مہر لگ جاتی ہی خصوصا
جو تین جمعے برابر ترک کرے یہ نماز بھی فرض ہی جیسے پنجگانہ نماز فرض ہی دار الحرب مین بھی جمعہ
ہوتا ہی جمعہ و ظہر کو جمع نکرے دو آدمی سے بھی جماعت جمعہ ہو سکتی ہی

کتاب الزکوٰۃ

جس مال کی زکوٰۃ نہین دیجاتی اوسکو آگ کی تختی بنا کر اوس سے پہلو ماتھا پیٹھ کو داغ دینگے
زکوٰۃ فرض ہی مثل نماز کے اون چیزون مین جنکا ذکر حدیث مین آیا ہی مال یتیم و تجارت پر زکوٰۃ

ثابت نہین زیور کی زکوۃ مین اختلاف ہی لکن دینا نہ دینے سے اچھا ہی تجارت کی زکوۃ فرض
سمجھکر نہ دے نفل کے طور پر دے کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ فی المال حقًا سوی الزکوۃ
مسلمانون مین زکوۃ دینے والے بہت کم ہین نماز تو پڑھ لیتے ہین لیکن زکوۃ نہ دین یہ بڑا فتنہ ہے
پانچ چیزون پر بنیاد اسلام کی بتائی ہے اونمین ایک زکوۃ بھی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تارک
زکوۃ ناقص مسلمان ہی اوسکی بنیاد مین خلل ہی جس گھر مین ایک طرف دو طرف سے دستور
اوس گھر کا خدا حافظ ہی آخر دم چور کا ڈر لگا ہوا ہی حدیث مین ہی کرنگن چھلے گوشوارہ گلے بانون کے زیور کا آیا ہے
ناک کا زیور نہین آیا چوڑی کا ذکر بھی نہین ہوا جسقدر زیور طرح طرح کا ہندوستان مین ہی وہ اور ولایتون مین نہین ہے

کسب المسئلة

بھیک مانگنا بی آبرو کرتا ہی سوال کرنے سے فاقہ گھر مین موجود رہتا ہی یہ اوسکے لیے ہی جو محتاج ہو جسکے پاس
ایک دن کی خوراک ہی اوسکو تو سوال بالکل حرام ہی جو مانگکے لیا وہ بھی حرام ہی جسکے پاس چالیس درم ہین
وہ غنی ہی جتنا مال ذریعہ سوال حاصل کیا وہ آگ کی چنگاری ہی مانگنے کے لیے ہزارون شکلین
یارون نے نکالی ہین کوئی زبردستی دعوت طعام کرتا ہی کوئی نذر لاتا ہی کوئی تحفہ دیتا ہی
کوئی ہدیہ بھیجتا ہی مطلب یہ کہ عوض مین زیادہ ملے قرآن شریف مین فرمایا ہی ولا تمنن
تستکثر ایک وہ لوگ تھے جو اپنی چیز کے اوٹھانے دہرنے کا سوال بھی دوسرون سے
نکرتے تھے ابوبکر صدیقؓ کا کوڑا ہاتھ سے گر گیا گھوڑے سے اوترکر اوٹھایا دوسرے سے سوال
نکیا کہ اوٹھا دو آج کل سوال کرنے مین کسی ادنی اعلی کو شرم باقی نہین رہی چندے کے نام
شادی بیاہ کے حیلے سے قرض ادا کرنے کے دہوکے سے سوال کرتے ہین حالانکہ حدیث مین
آیا ہی کہ مال کسی مسلمان کا بے اوسکی خوشی کے لینا درست نہین دینے والے شرما کر دیتے ہین
اسکے حرام ہونے مین بھلا کچھ بھی شک ہی سوال کسی چیز کا ہو حرام تو بان نے کہا رسول
خدا نے فرمایا کون ذمہ دار ہوتا ہی میرے لیے اس بات کا کہ سوال نکرے لوگون سے کسی
چیز کا مین ذمہ دار ہون اوسکے لیے جنت کا مین نے کہا مین سو وہ کسو سے کچھ نہ مانگتے ہسکو

احمد نسائی ابن ماجہ ابو داؤد نے باسناد صحیح روایت کیا ہی دوسری حدیث مین ہی اگر ایک آدمی لکڑی کا گٹھہ پیٹھہ پر لاد کے لاوے اس سے بہتر ہی کہ کسی سے کچھہ مانگے دے یا اوسکو دے یا نہ دے اسکو مالک و شیخین و ترمذی و نسائی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی ہان سلطان و خلیفہ و امیر سے مانگنا درست ہی لکن حاجت و ضرورت کیوقت نہ مال بڑہانی دولت و مال و زیور جمع کرنے کے لیے آج کل بے ضرورت بے حاجت مانگنے والے امرا اور رؤسا وقت بہت ہی گنتی ہین حرام و حلال رزق کا امتیاز دنیا سے اوٹھہ گیا اور سپر اسلام کا دعوی ہی جنت کو گویا کلمہ پڑہ کر مول لیلیا ہی آخر کیسی جنت و دوزخ جو کچھہ ہی یہی دنیا ہی تینین کا جینا مرنا ہے جسطرح سے مال ہاتھہ آوے لیلو ایمان رہے یا جاوے البتہ جو چیز بے مانگے ملے جسکی طرف دل کو طمع نہ ہو اوسکا لینا جائز ہی پھیرنا نچاہیے اپنے کام مین لاوے نہین تو لیکر دوسرے کو دیدے فقط سوال سب عملوں سے بدتر ہی آخرت تو الگ بگڑجاتی ہی دنیا مین بھی سبکی نظر مین سائل ذلیل و حقیر ہوتا ہی تونگری دلکی معتبر ہی نہ ہاتھہ کی کفاف پر قناعت کرنا بڑے نصیب والون کا کام ہی

کتاب الصدقۃ

جو محتاج ہو کر صدقہ دے حلال مال سے اوسکا ایک دانہ برابر پہاڑ کے ہوگا اسیکو جہد مقل کہتے ہین صدقہ آگ دوزخ سے بچاتا ہی گو آدہے کہجور کی برابر کیون نہو غضب کے بجہنے کو ہے مرتے وقت ایمان نصیب کرتا ہی سوء عاقبت سے بچاتا ہی چہپا کر دینیکا اور زیادہ اجر ہی قرابت والون کے دینے کا زیادہ ثواب ہی جبکہ وہ محتاج ہون اونکو پہلے دے پہر اوروں کو اول خویش بعدہ درویش لکن یہ دینا موافق شرع کے ہو نہ اپنی خوشی کا دینا پہلے ماں کو دے پہر باپ کو پہر جو زیادہ قریب ہو بغیر احسان رکہے ایذا سے

کتاب القرض

قرض دینے کا بھی بہت ثواب ہی اللہ کے نزدیک دوگنا ہوگا اوسکا اجر زیادہ اور کو مہلت

دینا چاہیے کچھ قرض چھوڑ دینا اچھا ہی ایسے آدمی کو اللہ بخشدیتا ہی قیامت مین اوسکو
سایہ ملتا ہی دوزخ کی لپٹ اوسکو نہین لگتی لکن قرض لینے والے اکثر ٹال داب کرتے ہین
اسکی تو پہلے ہی سے نیت دینے کی نہین ہوتی کوئی لیکر ٹال ٹول لگاتا ہی بعض باوجود قدرت
نہین دیتے دینے والا تو اچھا رہا مگر یہ قرضدار ستیاناس ہوئے جو شخص وجوہ خیر مین صرف
کرتا ہی اوسکو اللہ زیادہ دیتا ہی جیسے بنانا مسجد پل سرای مدرسہ کوئی نہر کا طبع کرانا کتب
سنت کا غربا رکے لیے بانٹنا اوسکا طلبہ علم مین بخیل کے دونو جہانمین مٹی خراب ہی بی بی اپنے
میان کا مال صدقے مین دیسکتی ہے مگر اوسکے اذن سے میان بی بی کے مال مین تصرف نہین
کرسکتا مگر اوسکے حکم سے جو شخص احسان کرے اوسکا شکر لازم ہی خواہ بدلا دے اگر دیسکتا
نہیں تو دعا و ثنا ہی ایک بدلا ہی جسنے آدمی کا شکر نکیا اوسنے خدا کا شکر نکیا اس زمانے مین ایک بلا
یہ بھی ہی کہ بجای شکر شکایت کرتے ہین محسن کشی کو فخر جانتے ہین جسنے تھوڑے احسان کا شکر
نکیا وہ بہت کا بھی شکر نکریگا ہمنے اپنی آنکھہ سے دیکھا کہ ایک رئیس نے ایک فقیر کو امیر بنا دیا
ہرطرح کی عزت و آبرو دی وہ اوسکی رسوائی و مرنے کا منتظر ہے یہ شکر کیا اوسکے احسان کا

کتاب الصوم

روزہ رکھنے والے غریبون مین بہت امیرون مین کم ہین معہذا امیرون سے روزے مین
بجای عدل کے ظلم زیادہ ہوتا ہی انکو روزے کی ایک جوجھہ ہوتی ہی نوکرون غلامون پر
زیادہ ہو جاتا ہی یہ روزہ نہوا ایک بیگار ہوا پھر اوسکا رکھنا ہی کیا ضرور ہی غیبت و جھوٹ
و گالی گفتہ مار پیٹ سے اجر جاتا رہتا ہی کوئی عبادت ہو جب اوسمین خدا کا ڈر نہوا گناہون سے
بچاؤ نہوا تو پھر وہ عبادت کس کام کی اللہ کسی بھوکے پیاسے رہنے کا محتاج نہین ہی روزہ
جب رزق حلال پر افطار نہوا تو مفت کی فاقہ کشی ہوئی آج کل مال حلال کہان ہزار مین ایک
بھی اگر اکل حلال ہو تو گویا بڑی غنیمت ہاتھہ لگی روزے کا اجر اللہ تعالی نے اپنے اوپر رکھا
اوسکی تعداد نہین بتائی لکن جبکہ سب ارکان و آداب اوسکے اچھی طرح ادا ہون رمضان کی

سوا باقی روزے نفل ہین ادنکا بھی بہت ثواب ہی جیسے ایام بیض کی روزے شش عید کے
روزے محرم ذی الحجہ وغیرہ کے روزے تشرکون سے جو روزے اپنی طرف سے نکالے ہراد نہ
لوگون کے نام پر رکھتے ہین یہ روزے جہنم کا رستہ بتاتے ہین عورت کو روزہ نفل رکھنا نہ چاہیئے
جب تک کہ شوہر اجازت نہ دے مسافر کو سفر مین افطار عزیمت ہی یا رخصت روزے مین کیا
کھلوانا افطار کرانا بڑی فضیلت ہی

کتاب الحج

حج فرض مین ہی ہر مقدور والے پر علی الفور یا تاخیر سے اگر ضرورت ہو مقدور سے مراد زاد و
راحلہ ہی بھیک مانگتے حج کو جانا راہ مین نماز نہ پڑھنا ہمراہیون وغیرہ سے لڑنا بیجا کی بات
یا کام کرنا بد دینی ہی یہ حج نہوا گدائی سے پیٹ بھرنا مارے مارے پھرتا ہوا خسر الدنیا
والاخرۃ یعنے آدمی سو دو سو تین سو روپیہ مانگ مونگ کر بعضے حج بدل لیکر کے کو جاتے ہین
یہ صورت کبھی سلف مین نتھی اگر سواری و زاد میسر نہین ہی تو حج بھی فرض نہین ہی تم کہین نماز
اچھی طرح پڑہو روزہ رکھو یہی کافی ہی جو حج کر کے واپس آیا اوسکا حال اگلے سال سے اچھا نہوا
یہ علامت ہی حج کی قبول نہونے کی حج مبرور وہ ہی جسمین کوئی گناہ نہو ضعیف و عورت کا
جہاد یہی حج و عمرہ ہی بعضی عورتین اسلیے حج کرتی ہین کہ یہان تو نکاح ثانی وغیرہ ہو نہین سکتا
وہان جاکر خوب کھل کھیلین گے دین سے کچھہ مطلب نہین اس پردے مین قضاء شہوت منظور
ہی ابھی تم جسطرح بنے یہین دوسرا نکاح کر لو ایسے بھائی بندون کو جو تمہین شرعی کام سے
روکین دہتا بتاؤ پھر حج کرو دیکھو دو نو جگہہ کے مزے ملینگے جو حج مال حرام سے ہوا وہ وبال
آخرت ہی اسنے حج نہین کیا اسکی سواری نے حج کیا

کتاب الجہاد

بیشک جہاد کبھی فرض کفایہ ہی کبھی فرض عین خواہ بادشاہ جائر ہو یا عادل قیامت تک
اوسکے ہمراہ اسکی فرضیت باقی ہی جب شرائط جہاد موافق حدیث کے موجود ہون یعنی سلطان

فتح المغیث و نیل الاوطار وغیرہ میں لکھے ہین آن شرائط کا وجود ایک عمر دراز سے پایا نہین
جاتا اُسپر تو ملک لینے کے لیے ہین حکومت کرنے کے لیے دولت سمیٹنے کے لیے بدمعاش
اوباش بددین لشکر مین جمع ہوتے ہین مفت مین گھر بازار شہر لوٹتے پھرتے ہین بچون کو
عورتوں کو بڈھون کو قتل کرتے ہین اسلام کی ایک بات بھی انمین نہین ہوتی مگر نام جہاد
کا ہی جھنڈا اسلام کا کھڑا کیا جاتا ہی نہ خدا سے غرض ہی نہ رسول سے نہ اسلام سے نہ ایمان سے
اپنے مرنے و مال سے کام ہی واہ رے جہاد کیا عمدہ مجاہد ہین کیا اچھا جہاد ہی آدھیر طرہ یہ ہی
کہ مولویون سے مار مار کر جہاد کے فتوون پر مُہر کرائی جاتی ہی جو نکرے وہ جان سے مارا جاوے
یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضی کٹھ ملا جنکے دلمین فساد بھرا ہوا ہی وہ خوشی سے ایسا فتوی دیتے ہین
ارے بھائی تم کیسے مسلمان ہو جو ہزارون کی جان و مال کو بلا وجہ شرعی و صورت اسلامی ایسے
جاہلانہ فتوی دیکر برباد کرتے ہو کل کو خدا کو کیا جواب دوگے تمھین اگر ایسا ہی شوق جہاد
کا ہی خالص بندے خدا کے ہو اس لڑائی بھڑائی سے تمکو کچھ مطلب دنیا کا نہین ہی فقط اعلا
کلمۃ اللہ ہی مراد ہی تو شرائط جہاد کو اول معلوم کر لو بسم پہونچا لو پھر دیکھو کس ملک مین وہ
شرائط موجود ہین جہان ہون ادس اقلیم مین جاؤ وہان پہونچکر جہاد کرو ع دل شاد و چشم ما روشن
جس جگہ وہ شرائط موجود نہین امام متصف بوصف امامت میسر نہین ہر بددین امام بنجاتا ہے
ہر ٹھاکر راجہ ہوا چاہتا ہی وہان جہاد کیا جو فضائل جہاد کتاب و سنت مین آئے ہین وہ کیا
ایسے مفت کے ہین کہ جب تم چاہو فساد و بغاوت کا نام جہاد رکھ لو تم اوسکے مستحق ہو جاؤگے
ابھی حضرت جہاد پر کیا انکا ہی دین پر چلنا اور حق کو بخوبی سمجھکر اوسپر عمل کرنا نہایت مشکل کام ہی

سمجھے کیا اسکو کوئی ہنسی ٹھٹھا سمجھا ہے

چلا ہی روز قیامت برابری کرنے ۔۔۔ تو کوئی کھیل تماشا ہوئی ہماری رات

ان جاہلون نے سچے مسلمانون کا بھی اعتبار او ٹھا دیا تمام مسلمانی کا لیکر کام شیطانی کرتے ہین
یہ نہین جانتے کہ قرآن شریف مین کیا فرمایا ہی تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین

سی گھر مین ایک بھی نہین مرتا کبھی خاص بیل بکری گھوڑے اونٹ مین وبا ہوتی ہی می
نہین پہونچا یہ کیسی ہوا ہی حدیث مین آیا ہی کبھی بنات منتشر ہو کر آدمیون کو سبب
سے کونچ دیتے ہین جسکو نیزہ لگا وہ مرا جسکو نہ لگا وہ بچگیا جسکا زخم کاری ہی وہ غالباً
ہی جسکا زخم ہلکا ہی وہ بچ جاتا ہی جب شہرو نمین صفائی گلی کوچون کی نہ تھی وبا بجز
ت نہین آتی تھی یا چالیس پچاس برس مین تھا تا آگئی تو آگئی جب سے اہتمام درستی
صفائی محلات و اخلاص ہوا کا ہوا ہی را تا ان وبا ہاتھ پانو سے ہر گھر کے دروازے پر
رہتی ہی بچا ہر سال نیا علاج مجرب تجربہ ہوتا ہی مگر تقدیر الٰہی سے کون بچا سکتا ہی ؂

کتاب القرآن

ب نبی آخر الزمان پر اوتری ہی اسکے سوا اور بھی بہت نام ہین جنکا ذکر
ین کیا گیا ہی ہر نام سے بزرگی کتاب کی ظاہر ہی جیسے ابرہیم علیہ السلام کے صحیفے تھے
علیہ السلام پر توراۃ اوتری عیسی علیہ السلام پر انجیل آئی داؤد علیہ السلام پر زبور نازل
اسیطرح یہ کتاب مقدس بھی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام خاتم رسل پر تئیس برس
مین نازل ہوئی وہ سب تو محفوظ ترہین او نمین تحریف ہو گئی اسکی حفاظت کا ذمہ خود
نے لیا ہی اسلیے محفوظ ہی جسطرح اس امت اسلام کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب
رون کے سردار ہین اسیطرح یہ کتاب بھی سب کتب کی سرتاج ہی اسکو قیامت تک
ست کے اسی لیے باقی رکھا ہی کہ لوگ اوسپر عمل کرین گمراہ نہون لیکن اب قرآن اسلیے
یا ہی کہ اوسکو لڑکے پڑھین سنے بیان یاد کرین مرد حافظ ہو کر کسی مسجد کے امام مؤذن
ین رمضان مین محراب سنا کر دس پانچ روپیہ پیدا کر لین اسلیے نہین ہی کہ کوئی اوسکا
سیکھکر مطلب بوجھے اوسپر عمل کرے یا مولوی لوگ اوسکے موافق حکم کرین فتوی دین
وسکے حکم کا رواج دینا یا حدیث پر عمل کرنا جاہلون کا کام سمجھتے ہین فتوے کیواسطے کیا
رقایہ ہدایہ درمختار شامی قناوی ہندیہ وغیرہ نہین ہین جو حاجت قرآن و حدیث کی

پڑہیں مجتہد لوگوں نے اوسکو دیکھ لیا سمجھ لیا سمجھ گئے اب مقلد اوسکو کیا تاک کہ سمجھیگا اوسپر
عمل کرکے نہیں گمراہ ہوجانے کا الیقین کامل ہی گو کوئی شخص عربی سمجھ لیتا ہو اس سے کیا ہوتا ہے
وقایہ ہدایہ درمختار گو مشکل ہو مشکوۃ و بلوغ المرام ہر چند آسان ہو لیکن بزرگوں نے اونہیں
کتابوں پر دار مدار دین کا رکھا ہی نہ قرآن و حدیث پر اسوقت مین کوئی قرآن شریف کی
تفسیر لکھے بہلا یہ ہوسکتا ہی ابھی بنے تو شرح وقایہ پر کوئی شرح حاشیہ لکھو اس مین زیادہ نام ہو
یا اوس کام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ فتنہ وہ فتنہ ہی جسکے سبب سے اب قیامت
لگ بہگ آگئی اسلام غریب ہوگیا مسلمان مرگئے خدا کے جاننے والے مٹ گئے اونکی جگہ جاہل
مفتی بنے مدوین اصحاب مہر ٹہہرے ایمان بہاگنے لگا دہریت ہر طرف سے قدم اپنا جمانے لگی

انا للہ وانا الیہ راجعون

کتاب الذکر والدعا

اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی چیز نجات دینے والی عذاب آخرت سے نہیں ہی عمدہ ذکر تلاوت
قرآن ہی معنی سمجھ سمجھ کر پھر تسبیح تحمید تکبیر تہلیل وغیرہ جو ذکر حدیث مین آئے ہین وہ کتاب
نزل الابرار مین لکھے گئے ہین سلاح المومن حزب مقبول جنۃ عدہ وغیرہ مین درج ہین پھر کثرت
درود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمدہ ذکر ہی پھر جو ذکر و دعا جس جگہ پر آیا ہی اوسکو
اوسیطرح ادا کرے بلاکم و بیش صحیح سے صحیح ذکر و دعا کو اختیار کرے لیکن اب اس ذکر و فکر کی
جگہ جسنا مہ کے مسلمان کو دیکھو وہ منفذا قانون کرتا ہی دستور العمل کو ازبر کرتا ہی وکالت کا
امتحان دیتا ہی نماز روزے کے ضروری اذکار بھی نہیں پڑھ سکتا بہت ہوا تو گنج العرش و
سیفی وغیرہ کا وظیفہ مقرر کرلیا وہ بھی اسلیے کہ دنیا ہاتھ لگے یا پیرون کے نام کا ورد اختیار
کیا کہ حشر مین سفارش کرکے بچا لینگے سبحان اللہ وبحمدہ استغفار کی جگہ کسی پیر جی ...
کرایا توبہ کی جگہ کوئی نیا ٹوٹکا جما یا درود کی جگہ کسی اہل حدیث کے اوپر دیکھا +

کتاب الاکتساب

سب سے بہتر کمانا اپنے ہاتھ کے کام سے ہی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے ابراہیم علیہ السلام بزازی کرتے زکریا علیہ السلام نجار تھے پیشہ کرنا سنت ہی انبیا کی اب بھی ہر ولایت مین پیشے کا رواج ہی حرفے کی بہت بڑی عزت ہی پیشے سے کسی کے نسب مین خلل نہین آتا پیشہ والا محتاج نہین رہتا جسکو پیشے سے عار ہی وہ ہمیشہ افلاس مین گرفتار رہی نوکری چاکری کرنا بھی درحقیقت ایک پیشہ ہی ملک گیری کرنا بھی ایک پیشہ ہی کم عمری سے کسی کے گھر رہکر روٹی کپڑے پر بسر کرنا یہ بھی ایک پیشہ ہی راجگان ہند و والیان ملک اکثر حقیر پیشہ لوگ تھے سلاطین و ملوک زمانہ بھی غالبا اسی قسم کے لوگ تھے ہان قریش کے ملوک نسب و حسب و حرفے مین سب سے بہتر گذرے ہین شرفاء ہند جنکے گھر مین دولت آبائی نہین رہی اب اونکو پیشہ کرنے سے عار ہی یہی اونکے لیے سبب ادبار ہی ہان جسکو بقدر کفاف میسر ہی یا خاندان توکل و قناعت سے ہی وہ باوجود حاجت کے اگر پیشہ نہین کرتا تو اوسکو کچھ ضرورت حرفے کی نہین ہی لیکن مسلمانکو عار ہی نچاہیے وہ کون شریف ہی جسکو مفلسی نہین لگی وہ کون قوم ہی جسمین سلطنت نہین ہوئی پھر کس بات پر کوئی

فخر کرے کس بات سے عار رکھے یہ سب دنیا کے اضافات ہین

کتاب الانساب

دولت و سلطنت و حکومت داخل حسب ہی نہ داخل نسب حسب کا اعتبار چار پشت تک ہی بلکہ نسب کا بھی حدیث مین کرامت و بزرگی حضرت یوسف علیہ السلام کی چار پشت تک فرمائی ہی پھر فرمایا جو جاہلیت مین اچھا تھا یعنی حسب و نسب و حرفے و صنعت وغیرہ مین وہ اسلام مین اچھا ہی جبکہ عالم ہو اس سے معلوم ہوا کہ جاہلیت کی عزت اسلام مین بھی باقی رہتی ہی مگر علم حاصل کرنے سے پس مسلمان رذیل جبکہ وہ فضیلت علم و عمل کی حاصل کرے بہتر ہی اوس جولاہے سے جو نرا مسلمان ہی حسب و نسب مین ہر آدمی کی اصل آدم و حوا ہین آدم مٹی سے پیدا ہوے سب بنی آدم مٹی کے پتلے ہین مٹی ہی مین آخر جا ملین گے نہ عرب کو کچھ فخر عجم پر ہے نہ عجم کو عرب پر ساری بزرگی علم و عمل کی ہی اختلاف صرف قومون کا فقط واسطے مصالح

دنیا کے ہی تاکہ لوگ آپسمین صلۂ رحم کرین ایک دوسرے کے اچھے کامو نمین معاون رہین نہ
اسلیے کہ کوئی کسیکو حقیر سمجھے ہان اللہ نے مسلمانون کو عزت دی ہی کافرون کو ذلیل کیا ہی
اسلام کے ساتھ جب نکاح صحیح شرعی ہو خلق اچھا ہو تو واسطے کفارت کے کافی ہی کفو کا اعتبار
اوسیوقت تک ہی کہ میسر آوے جب میسر نہو تو مسلمان عورت کا نکاح مسلمان غیر کفو سے بھی
جائز ہی سب سے زیادہ شرافت علم و سیادت کی ہی اس سے بہتر کوئی کفو نہین باقی امور کا اعتبار
جیسے حرفہ حریت ہم نسبی وغیرہ وہ حالت عدم ضرورت کے لیے ہی نسب شرع مین باپ کا ہی
نہ ماں کا اتنا چاہیے کہ سفاح یعنی زنا نہو حضرت نے فرمایا میری پشت مین ہمیشہ نکاح رہا
یعنی زمانہ جاہلیت مین بھی کبھی سفاح نہین ہوا اولاد زنا کا نسب ماں کا ہی نہ باپ کا اسلیے
وہ اپنی ماں کی وارث ہوتی ہی نہ باپ کی یہ بات غلط مشہور ہی کہ ولد الزنا بہشت مین نجاویگا
بہشت مین جانے کے لیے ایمان صحیح عمل صواب درکار ہی نہ اور کچھ قومیت و نسب کو اسمین
کچھ دخل نہین ہے ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب ز روم ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

علماء اسلام مین سیکڑون موالی تھے نسب مین کم و سبکے لکن دین مین ہزارون بادشاہون
سے اچھے و سبکے تھے

کتاب البیوع

حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا افضل کسب بیع مبرور ہی اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا
اللہ دوست رکھتا ہی مومن محترف کو یعنی حرفہ کرنیوالے کو سچے تاجر امانت دار کا حشر ساتھ
نبیون و صدیقون کے ہوگا حدیث مین بہت چیزون کی بیع سے منع کیا ہی بہت سی صورت بیع کو
ناجائز فرمایا ہی اون ممنوع صورتون اور بیوع کا رواج آجکل بہت ہی یہ بھی ایک فتنہ ہی
اسلام مین جب لین دین موافق شرع کے نہوا جو رزق اس حیلے سے ہاتھ آویگا وہ حرام ہوگا
نہ حلال پھر جب حرام سے پرورش بدن کی ہوئی تو یہ بدن لائق دوزخ کے ہوا نہ لائق جنت کے

اس فتنے مین پڑے ہین اسپرسے سب گرفتار ہین کسی طرحکی پروا حلت رزق مین نہین
یہی وجہ ہی کہ انکی عبادت مین اثر قبولیت نہین انکے کامون مین کوئی برکت نہین اسلام کا
نور چہرے پر نہین نماز روزہ حج زکوٰۃ صدقہ خیرات سب کچھہ کرتے ہین لیکن مال حرام پر جینا
ہی حرام مال کو صدقے مین دینا اجر کی امید رکھنا قریب کفر ہی اسوقت مین کوئی مال اشتباہ
سے خالی نہین مقلدون نے لینا سود کا دارالحرب مین جائز کر دیا ہی سیکڑون مولوی سود
لیتے ہین سمجھنا ہندوستان انکے نزدیک اب تک بھی دارالاسلام ہی خدا اس حماقت کو دیکھیے
قرآن وحدیث مین کسی جگہہ سود کو حلال نہین کہا بلکہ سود خواری کو خدا سے لڑائی کرنا فرمایا
ہی سیکڑون رقم خلاف شرع کی آمدنی ہوتی ہی وہ سب مال بلا شک حرام ہی یہ ایسا
فتنہ عام ہی جس سے بچنا مشکل ہے دھوان تو اسکا ضرور ہی ہر شخص کو لگا ہی عبادات مین
تو مقلد لڑتے ہین کہ رفع یدین آمین بالجہر نماز مین نکرو لیکن کسی تاجر و اہل مطبع سے ہرگز نہین
کہتے کہ تم رزق حرام کھاتے ہو یہ نزدیک امام صاحب کے بھی ناجائز ہی ایکسے اخبار کی نکلی
جسکی آمدنی حرام ہی اوسکو شیر مادر کیطرح حلال سمجھکر نوش جان کرتے ہین خود مولوی صاحب
مال سود کھاتے ہین ہاتھہ پاؤن سب تندرست ہین لیکن ہمت مزدوری پیشہ نوکری چاکری
کچھہ نہین ہوتا مال زکوٰۃ و خیرات و سوال وغیرہ پر قانع ہین یہ مسئلہ مال مکتسب بالاختیار کا
کتاب دلیل الطالب مین مفصل لکھا گیا ہی اب تو عبادات و معاملات سب کے سب
ہین نام کی مسلمانی رہ گئی ہی سارا اسلام آپسکے رد و قدح مین منحصر سمجھا گیا ہی قیامت جلد کیا
نہ آوے تو پھر کیا ہو آخر شرار امت ہی پر قائم ہوگی حلال کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض
ہی اللہ تعالی سوا حلال کے کسی حرام کو قبول نہین کرتا جھوٹ فریب غیبت خوشامد لالچ سے
جو رزق حاصل ہوتا ہی وہ آخر کو دوزخ کا کندہ بنتا ہی حدیث مین آیا ہی کوئی آدمی لنبا
سفر کرتا ہی پریشان بال پریشان حال ہوتا ہی آسمان کیطرف ہاتھہ پھیلا کر رب رب کرتا ہی
اوسکا کھانا حرام پینا حرام پہننا حرام غذا حرام پھر کسطرح اوسکی دعا قبول ہو اسکو مسلم و ترمذی

نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی دوسری حدیث مین ہی ایک زمانہ ایسا آویگا کہ آدمی پروا
نکریگا کہ حلال مال لیا یا حرام یہ بخاری مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا آیا ہی تیسری حدیث مین فرمایا
اکثر لوگون کو دوزخ مین مونہ اور فرج لیجاویگی یعنی حرام خواری زناکاری سبب ہی دخول
نار کا اس حدیث کو ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کرکے صحیح کہا ہی رزق حلال کی تاکید
مین رزق حرام سے بچنے مین بہت احادیث آئے ہین مگر کون سنتا سمجھتا ہی اب تو جو کچھ ہی
مال ہی مال ہی ایمان رہے یا جائے مالدارون کی قدر ہی اونپر حسد ہی ایک شعبہ بیع کا کمی کرنا
ہی ناپ تول مین گھٹنے وغیرہ کے اسکا بھی خوب رواج ہی دوسرا شعبہ غش ہی یہ ہر چیز
مین چلتا ہی مصنوعی ادویہ مصنوعی روغن و زعفران وغیرہ اشیا اکا لین دین بے تکلف
جاری ہی حالانکہ حدیث مین آیا ہی لیس منا من غشنا جعلی روپئے اشرفی نوٹ بھی بننے
لگے موتی جواہر ڈہلنے لگے نقود سے تا عروض کوئی ایسی چیز معلوم نہین ہوتی جسمین جعل کا
دخل نہو کوئی معاملہ بیع کا نظر نہین آتا جسمین کوئی مکر شرعی موجود نہو کوئی عبادت ایسی نہین
جسمین فساد مذہبی قائم نہو دعوی اسلام کا تو ہم سبکو خوب دہوم دہام سے ہی لیکن اچھے
کے مغز کا کہین اتا پتا نہین مفاسد بیوع و منکرات داد و ستد اسقدر ہین کہ ایک کتاب
علیحدہ چاہیے واسطے بیان جزئیات مذکورہ کے جسکو علم قرآن و حدیث ہی وہ بہت جلد
درمیان حلال و حرام کے تمیز کر سکتا ہی

کتاب النکاح

سلف مین شرعًا نکاح کرنے سے حفظ نفس کا گناہ سے طلب کرنا اولاد کا تکثیر امت کے لیے
مقصود تھا اب فقط لذت اوٹھانا رہ گیا ہی جب لذت پر توڑ ہوا تو پھر حلال حرام سے کچھ
غرض نہ ٹھہری اسکا تو کچھ ذکر ہی نہین ہی کہ لوگ دلبران بازاری کو آشنا بناتے ہین خانگیو
گھر مین بلاتے ہین یا کسبیون کے گھر میوہ پہنچتے ہین یا چکلو مین سیر کرتے پھرتے ہین یہ تو دیکھو
کہ بعضی ساس کے آشنا ہین کوئی بہو سے پھنسا ہوا ہی کوئی مدخولہ پدر کا ہم بستر ہی بلکہ بعض

امرا اور رؤسا کے یہان نکاح ہی سر سے عیب ہی ساری اولاد زنا کی ہوتی ہی بیبیون کی
گنتی نہین پھر حرمون کا کیا شمار ہو سکتا ہی وہ بھی سو سو ساٹھ ساٹھ صاحبات محل ہین وہی نسل ہماری
بدرا سیر و رئیس ٹھہرتی ہی نہ نسب کا ٹھکانا نہ حسب کا پتا نہ اصل کی طہارت نہ فرع کی سیادت
اوس پر طرہ یہ ہی کہ وہی نسل و بطن حلال زادون سے زیادہ سمجھی جاتی ہی تیر اور یہی سلطنت و
ریاست ٹھہرتی ہی اور نفسین سے برتاؤ صلۂ رحم کا ہوتا ہی وہان رحم کہان ہی جسکا یہ صلہ ہے
یہ رحم ظلم سے بڑھ کر گناہ رکھتا ہی جس جگہ رسم ظاہری نکاح کی ہی ہان وہ رسوم منکر ہوتے
ہین کہ نکاح کی صحت بھی باقی نہین رہتی اگر ہزار پانسو مین ایک دو نکاح مطابق صورت شرعی
کے ہوئے تو پھر بعد نکاح ایسا برتاؤ ہوتا ہی جس سے بقاء نکاح مین اندیشہ بلکہ فتور رہی کوئی
غصے مین طلاق بدیتا ہی کوئی کلمۂ کفر بکدیتا ہی کوئی جورو کو مان بہن بناتا ہی بغیر بدوقع بے
کفارے کے میل جول کر لیتا ہی کوئی بعد تین طلاق کے بدون حلالہ رجوع کرتا ہی کوئی
بعد لعان کے پھر میل کر لیتا ہی کسیکو معلوم ہی کہ فلان حرامزادہ ہی مگر اسکو ظاہر نہین کرتا
کوئی دیدہ و دانستہ دوسرے کے حرام کرنے پر خاموش ہی غرضکہ صدہا آفات ہین جن کا
بیان نہین ہو سکتا ایسے لوگون نے اگر فسق و فجور نہو جہل نہ پھیلے تو کیا ہو آگہ تعلیم کروا لطف
کہان جاویگا اسلام کیطرف دل کیونکر رجوع ہوگا سنا ہی بلدۂ مدرس مین ایک دو حال کا
نکاح ٹھہرا سال بھر تک روزانہ ایک رسم شادی کی ادا ہوا کی ایسا ہنگامہ رہا کہ سال گذر گیا
سب رسمین تو ادا ہوئین نکاح پڑھانا بھول گئے بی بی سے بچہ بھی ہو گیا سبحان اللہ وبحمدہ
امرا و رؤسا کے گھر جب نکاح ہوتا ہی تو سوای رسوم بدعت محرمہ کے ضرور ایسا رسما کچھ نہ کچھ
شرک و کفر کے کام بھی ضرور ہی ہو جاتے ہین جس سے وہ نکاح مین سفاح ہو جاتا ہی تمام عمر اولاد
حرام پیدا ہوتی ہی الا ماشاء اللہ تعالی مسائل اربعین مین کچھ رسوم منکر نکاح کے لکھے ہین
اسیطرح کتاب تہذیب النسوان مین بعض بدعات نکاح کا ذکر کیا ہی سارے رسوم کے ذکر
کرنے کو ایک دفتر چاہیے بھلا سوچو تو جب نکاح اسی تماشہ گھر سے ہو سارے منکرات

اوسکے ہمراہ ہوسے تو توڑا ایمان کہان سے آئے اُنکو کسطرح مسلمان کہا جاوے جاہل لوگ
یہ جانتے ہین کہ مسلمانی فقط کلمہ پڑھنے سے حاصل ہوجاتی ہی پھر جو چاہو سو کرو بخشے جاوینگے
یہ نہین جانتے کہ مسلمان ہونا آسان نہین کلمہ بیشک بہشت کی کنجی ہی لیکن کنجی سے جبہی
قفل کُھلتا ہی کہ اوسمین دانت ہون سو اس کنجی کے دانت اعمال صالحہ ہین جب عمل نہوا
رات دن فسق وفجور و خواہش نفس مین گذرا کفر وشرک مین ابتلا رہا نکاح و وعدے توڑتے
وحیات مین منکرات ہوتی رہی اسی حال مین ناگہان ایکدن مرگئے تو یہی مسلمانی پھر وبال جان
ہی ثم رددناہ اسفل سافلین الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات فلہم اجر غیر ممنون
نکاح اگرچہ خوبصورت مالدار نامور گھرانے مین جائز ہی لیکن فضیلت دین ہی کو ہی دین والی
عورت کا ملنا ویسا ہی مشکل ہے جیسا ایمان صحیح کا حاصل ہونا ایتو مالدار عورت چاہیے جن مردونکو
ظاہر مین دیندار دیکھا اونکی اولاد اناث سب سے بدتر پائی پھر فاسق گھرانے کی لڑکیون کا
کیا پوچھنا ہزار مین ایک بھی ایسا نہین پایا جو حقوق زوجیت ادا کرے سارے حق اپنی ہی
بی بی پر سمجھتے ہین جو مال ذاتی اوسکا ہی زر و زیور و لباس و گھربار وہ گویا اسکے باوا نے پیدا
کیا تھا بی بی کے آسودہ ہونے سے نان نفقہ مہر ساقط نہین ہوتا آجکل اسطرح کی بیحیائی بیغیرتی
بعض مردون نے اختیار کی ہی کہ جورو کے پیچھے جو چاہو سو کھا لو کھلوا لو جورو کے ذریعے سے
روٹی تو ملیگی میان کی عزت تو بڑھیگی لاحول ولا قوۃ الا باللہ شرع شریف مین دین کو
مال وجمال وحسب پر اسیلیے مقدم رکھا ہی کہ دین باقی چیز ہی اسکا نفع بہت ہی مال کو چور لیجاتے ہین
اسپے بگانے اوسمین طمع کرتے ہین ہر حیلے حوالے دہوکے دہڑی سے کچھ نہ کچھ لے ہی مرتے ہین
جمال ایکدو دن کی بیماری مین جاتا رہتا ہی صورت ایک دو وقت کے تپ مین بگڑ جاتی ہی
حسب کا حال بھی مثل مال کے ہی قرض اُدھار مین مہاجن کے تقاضے سے ساری عزت
جاتی رہتی ہی کبھی قرضخواہ قرضدار کو سب کے سامنے سخت سست کہتا ہی بعض اوسکی نالش
کرکے لوگون کی نظر مین حقیر کر دیتا ہی اسلیے دین کو اچھا کہا کہ یہ ہر دم آدمی کے ہمراہ ہے

عورت جسقدر آسودہ ہوگی شوہر مفلس اوسکی نظر مین حقیر ہوگا تکلوت اختیار مین ہوگی
ہر دم اوس غریب کو دبنا پڑتا ہی تا اہل تجربہ نے کہا ہی

مرد باید کہ بدنیا نکند میل دو چیز — تا ہمہ عمر ز آفات سلامت باشد
زن نخواہد اگرش دختر قیصر بدہند — وام نستاند اگر وعدہ قیامت باشد

حدیث شریف مین منجملہ ان سات گروہ کے جسکو قیامت مین عرش کے نیچے سایا ملیگا ایک
وہ شخص بھی ہی جسکو کسی دولتمند عورت نے اپنی طرف بلایا وہ عورت صاحب جمال
تھی یا نے خدا کے ڈر سے انکار کیا اپنے ایمان کو بچا لیا اوسکے پاس نہ گیا اس امت کے لیے
عورتین بھی ایک فتنہ ہین یہ فتنہ سب سے زیادہ ہی جو مال وزن کے فتنے سے بچگیا سمجھو کہ
وہ بازی جیت گیا عورت کے پیچھے تلوار چلتی ہی فاسقون کی جان جاتی ہی کسبیون کے پیچھے
لوگ بیبیوں کو چھوڑ دیتے ہین گھر برباد رہتا ہی عیاشون کا سارا مال زناکاری مین خرچ ہوتا ہے
سارے حقوق اہل حقوق ضائع ہوتے ہین اسلام مین کبھی زنا حلال نہین ہوا یہ دین کا عار خاص
کا تھا جنین سب عورتین برابر تھین ہان سن تک کا فرق تھا جتنے لوگ جورو والے حرام کار ہین
انکا رجم کرنا شرعًا واجب ہی اپر رحم کرنا حرام ہی کوارا مرد عورت زنا کرے تو سو دُرّے لگین
بی بی والا احرام کرے تو سنگسار کیا جاوے ایک عالم اس حالت مدین گرفتار ہی مستحق رجم بیچارا
ہی لیکن کیا ذکر کہ کوئی حاکم دُرّے تک بھی اوسکو مارے رجم کا تو نام ہی عالم مین باقی نہیں رہا
اسلام مین یہودیت آگئی زنا سے بدتر لونڈے بازی ہی ایک جہان اسی بلا مین مبتلا ہی لڑکون
کے عشق مین سرگردان ہی قوم لوط علیہ السلام نے یہی فاحشہ اختیار کیا تھا آخر عذاب آیا پتھرون
کی مار سے چکنا چور کیے گئے کوئی شخص حیوانون سے جماع کرتا ہی یہ بھی ایک سخت کبیرہ ہے
کوئی عورت مساحقت مین مبتلا ہی یہ ایک دوسرا گناہ ہی غرضکہ نکاح جسکے معنی جماع کے ہین
بجاے خود بڑا گناہ ہی اسلیے حدیث مین آیا ہی جو کوئی ذمہ دار ہو میرے لیے اوس چیز کا جو درمیان
اوسکے جبڑون و پہلو کے ہی مین اوسکے لیے بہشت کا ذمہ دار ہون یعنی اپنی زبان و ستر کو گناہ سے

بچاوے زبان کے گناہوں سے بمثل شرمگاہ کے جیسے غیبت کذب گالی لعنت وغیرہ

ذکر ذراری یعنی اولاد

کمال الدین حلبی نے کتاب الدراری میں لکھا ہے حضرت نے فرمایا بیاہ کرو جننے والی دوست
رکھنے والی عورت سے میں فخر کیا چاہتا ہوں اوراُمتوں پر تمھارے سبب سے اسکو ابو داؤد
نسائی نے معقل بن یسار سے روایت کیا ہے حدیث عائشہ میں ہے مرفوعاً تمھاری اولاد تمھارا
کسب ہے رواہ اہل السنن دوسری روایت میں ہے ان ولدہ من کسبہ عمر بن خطاب نے کہا
میں زبردستی کرتا ہوں اپنی جان پر جماع کرنے میں اس امید پر کہ کوئی جان پیدا ہو جو اللہ کی تسبیح
و ذکر کرے یہ بھی کہا تم بہت عیال پیدا کرو تم کیا جانو کہ انکے سبب سے رزق پاتے ہو ابو حنیفہ رح نے
کہا ہے شغل نکاح بہتر ہے نفل عبادت سے اسلئے کہ نکاح سے اولاد ہوتی ہے جس سے جہان آخر تک
تک باقی رہتا ہے بیٹے سے باپ کو موت وحیات میں فائدہ پہونچتا ہے دعا سے صدقے سے ترحم
سے قرآن شریف میں زکریا علیہ السلام سے نقل کیا ہے رب لاتذرنی فردا و انت خیر الوارثین
جب حیوان کے لیے بقاء شخصی نہوا تو حدوث بقاء نوعی رکھا معہذا یہ بھی فرمایا ہے ان من ازواجکم
واولادکم عدوا لکم فاحذروہم یعنی بعضی بیبیان بعضی اولاد تمھاری دشمن ہوتی ہے بامن سے
بچتے رہو امام حسن کی بی بی نے امام حسن کو زہر دیدیا پادشاہوں میں کسی نے باپ کو قتل کیا کسی نے
قید کیا خود پادشاہ بن بیٹھے کسی نے ماں کو زہر دلوا دیا کسی بزرگ نے کہا ہے بی بی بچون سے
زیادہ شغل نرکھے اگر اچھے ہیں خدا انکا والی ہے اگر برے ہیں تو خدا کے دشمنوں سے کیا طلب
کیا واسطے حدیث میں آیا ہے لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کسی دین والے کا دین سلامت نرہیگا
وہ اپنا دین لیکر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ میں بھاگیگا
جیسے لومڑی چھپتی پھرتی ہے لوگون نے کہا یہ کب ہوگا فرمایا جب روٹی نملیگی مگر گناہون کے
ذریعہ سے ایسے وقت میں گذارا رہنا درست ہے کہا آپ نے تو ہمکو حکم دیا ہے بیاہ کرنے کا
فرمایا سچ ہے لیکن جب وہ وقت آویگا تو اوسوقت ہلاک آدمی کا ہاتھ پر ماں باپ کے ہوگا

اگر ماں باپ نہین ہین تو بی بی کے ہاتھ سے اولاد کے ہاتھ سے ہوگا بی بی اولاد نہو تو
قرابت والون کے ہاتھ سے ہوگا کہا کیونکر فرمایا اسطرح کہ اوسکو تنگی معیشت پر سارزنش دینگے جسکی اوسکو طاقت نہین وہ ہلاکت مین پڑیگا اس حدیث کو صاحب زراری نے ابی
سند سے مرفوعا متصلا روایت کیا ہی عیسی علیہ السلام سے کسی نے کہا کیہ اولاد مین بھی
رغبت ہی فرمایا کیا کام ہی اوس سے جو جیئے تو ستا وے مرے تو گھر ڈہاوے ایک حکیم سے کہا
تم اولاد نہین چاہتے کہا محبت کے سبب سے نہین چاہتا ایک اعرابی سے کہا تو بیاہ نہین کرتا
کہا مشقت تنہائی کی بہتر ہے اس سے کہ عیال کے لیے احتیال کرنا پڑے دوسرے سے کہا بڑہاپے
مین کیون بیاہ کیا کہا اسلیے کہ اولاد یتیم ہو پہلے عقوق سے قرآن شریف مین آیا ہی المال
والبنون زینة الحیوة الدنیا روایت مین ہی اولاد بخیل ہی دل کا ریحان ہی جنت کا شیرینیون
مین بیٹی نعمتین ہین نعمتون سے سوال ہوگا بیچے کی خوشبو بہشت کی خوشبو ہی کسے نے پوچھا
کون میوہ اچھا ہی کہا بچا بہشت کے نخل کا ثمر ہی ایک بدوانی اپنے بچے کو کھلاتے تھے یہ کہتے تھے

یا حبذا ریح الولد	ریح الخزامی فی البلد
اهکذا کل ولد	ام لم یلد قبلی احد

حدیث مین اولاد کو مبخلہ مجبنہ مجہلہ کہا ہی حضرت نے بھی فرمایا ہی یعنی عیال سبب بخل وجبن وجہل و
حزن ہین قرآن پاک مین آیا ہی انما اموالکم واولادکم فتنة بے شبہ آنکھ سے دیکھا کان سے
سنا کہ مال واولاد کا فتنہ بہت بڑا ہی ساری بلائین وہ لوے آتی ہی کبھی آدمی محبت مال
اولاد مین پہنسکر تباہ ہوتا ہی کبھی مال واولاد ماں باپ کو فتنے مین ڈالتی ہی اولاد چاہتی ہے
ماں باپ مرجاوین تو اونکا مال ہمارے ہاتھ آوے علامات قیامت سے ہی کہ اولاد سبب غیظ
ہو جاہلیت مین کہتے تھے بیٹا جب تک چھوٹا ہی تجکو کہاتا ہی جب بڑا ہوا تیرا وارث بنتا ہے
بیٹی تیرے برتن سے کہاتی ہی تیرے دشمنون کی وارث بنتی ہی چچا کا بیٹا تیرا دشمن ہے کسی
کہا فلانی نے بیاہ کیا ہی کہا دریا مین سوار ہوا کہا اوسکے بچہ بھی پیدا ہوا ہی کہا کشتی ٹوٹ گئی

اب ڈوب جاو دیکھو ایک آدمی اپنے بچے کو کندھے پر لادے پھرتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ
کیا ہی کہا میرا بیٹا ہی فرمایا بیٹے کا تو تجکو فتنے مین ڈالیگا مریگا تو تجکو غم مین پھینکیگا جب کے ساتھ
اللہ کو بھلائی کرنا ہوتا ہی تو دنیا مین اوسکو اہل و ولد مین مشغول نہین کرتا اس زمانے مین پرانت
بے اولاد ہی دنیا دین انکے سبب سے برباد ہی جتنے گناہ اولاد والی سے ہوتے ہین بے اولاد
سے نہ ہوے دنیا مین چین آخرت مین مواخذے سے بری جیبیون کو دیکھو مرد کتنا ہی گنا ہے
بچہ چاہے پیا اوسکو بچنے نہین دیتین ہر بلا مین پھانستی ہین سو کہ خدا ہیت مایہ ہوس ہے
کل رہا کس تر اخذای مس ست + تشو مرین لاکھ فضائل ہون عالم ہو یا عابد زاہد یا صالح ولی
ہو یا عارف باللہ امام عصر ہو یا شیخ وقت بی بی کے سامنے برابر ایک نفر کے ہوتا ہی جو چاہے
اوسکو کہدے جسطرح چاہے بے ادبی سے پیش آوے بڑی سعادت ہی اوس شخص کی جسکو ایسی
بی بی ملے جو اوسکی قدر دان ہو بڑا اچھا دہی وہ آدمی جسکی اولاد اوسکی چال پر چلے جنکا رسنے
کہا ہی لڑکی میں شرم کا ہونا ڈر کے ہونے سے اچھا ہی اسلیے کہ حیا عقل کی راہ دکھاتی ہی خوف
نام دباتا ہی سفیان بن عیینہ کی مجلس مین ایک لڑکا آیا لوگون نے صغر سن کے سبب سے
کچھ التفات اوسکی طرف نکیا سفیان نے کہا كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم یعنی تم
بھی تو ایسے ہی تھے اللہ نے تمپر احسان کیا پھر کہا لو رأيتني ولي عشر سنين طولي خمسة اشبار
ووجهي كالدينار وانا كشعلة نار ثيابي صغار وكمامي قصار وذيلي بمقدار ونعلي
كآذان الفار اختلف الى علماء الامصار مثل الزهري وعمرو بن دينار اجلس بينهم
كالمسمار محبرتي كالجوزة ومقلمتي كالموزة وقلمي كاللوزة فاذا دخلت المجلس قالوا اوسعوا
للشيخ الصغير وسعوا للشيخ الصغير یہ کہکر پھر تبسم کیا مین کہتا ہون اہل حدیث مین یہ قاعدہ
تھا کہ بچون کو مجلس درس و املاء حدیث مین حاضر لاتے اونکا سماع لکھتے پانچ برس کے بلکہ
تین برس کے بچے کا سماع معتبر سمجھتے سیوطی نے تقریبا سہ سالگی مین حافظ ابن حجر سے ایک حدیث
سُنی اسکی روایت کا اونکو بڑا فخر ہی کسائی نے کہا مین مجلس ہارون رشید مین گیا رشید

نے امین و ماموں کو بلایا وہ دونو آئے بہت وقار و متانت سے باپ کو طریقہ خلافت پر سلام کیا دعا دی ایک کو داہنی طرف دوسرے کو بائیں طرف بٹھلایا مجھسے کہا کچھ بات نحو کی ان سے پوچھیے جو کچھ پوچھا اوسکا بہت اچھا جواب دیا رشید بہت خوش ہوئے مجھسے کہا یہ کیسے ہیں میں نے کہا ابنا رخلافت میں ان سے بہتر زبان و بیان وادب میں کوئی نہوگا اسأل الله ان یزید بہما الاسلام تائید او عزا و یدخل بہما علی اهل الشرك ذلا وقمعا رشید نے میری اس دعا پر آمین کہی اونکو گلے لگایا خوب روئے سینے پر آنسو بہے یہ ذکر تھا اولاد لائق فائق کا ہی رہے حمقا رسو حماقت ایک ایسی طبیعت ہی کہ وہ کسی طرح دور نہیں ہوتے رعونت عورتوں میں بیٹھنے سے پیدا ہوتی ہی ؎

وعلاج الابدان ایسر خطبا حین تعتل من علاج العقول

ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے جو کتب میں پڑھتا تھا پوچھا اب تو کیا پڑھتا ہی اوس نے کہا لا اقسم بہذا البلد ووالدی بلا ولد باپ نے کہا سچ ہی جسکا بیٹا تجھسا ہو وہ والد درحقیقت بلا ولد ہی ایک شخص نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ایک رسی میں گز کی لمبی بازار سے خرید لا وہ رستے سے پھر آیا کہا چوڑی کتنی ہو کہا اوتنی جتنی میری مصیبت تیرے سبب سے چوڑی ہی ایک اعرابی نے اپنے بیٹے بدصورت کو دیکھکر کہا یا بنی انك لست من زینة الحیاة الدنیا ایک احمق باپ نے احمق بیٹے سے پوچھا تمنے فلانی مسجد میں کسدن جمعے کی نماز پڑھی تھی کہا یاد تو نہیں مگر ایسا گمان ہی کہ منگل کے دن پڑھی تھی کہا سچ ہی یہی دن تھا ابو زید حارثی نے اپنے بیٹے سے کہا واللہ لا افلحت ابدا اون سے کہا الست احنثك واللہ یا ابت یزید بن معاویہ کا ایک باز اوڑ گیا تھا کہا دروازے دمشق کے بند کر دو کہیں باز نکل نجاوے قاسم بن عباس کے ایک دوست بیمار ہوئے انھوں نے اپنے بیٹے کو عیادت کے لیے بھیجا یہ کہدیا کہ جب تم وہان پہونچو اونچی جگہ میں بیٹھنا بیمار سے پوچھنا کیا شکوہ ہی وہ کہیگا کہ یہی تم کہنا خیریت وسلامت سے انشاء اللہ پھر پوچھنا کون طبیب علاج کرتا ہی وہ کہیگا فلان تم کہنا مبارک میمون ہی غذا کا حال

دریافت کرنا وہ کہے گا یہ غذا ہی کتنا اچھا طعام ہی غرضکہ وہ نزدیک اوس بیمار کے گیا بیمار کے
سامنے ایک منارہ تھا اوسپر چڑھ کر بیٹھا وہ منارہ سینۂ بیمار پر گر پڑا بیمار نیم مردہ ہو گیا اس نے
پوچھا آپکو کیا بیماری ہی اوس نے غصے سے خفا ہو کر کہا مرض الموت ہی کہا خیریت ہی پوچھا کون
علاج کرتا ہی کہا ملک الموت کہا مبارک میمون ہو پوچھا غذا کیا ہی کہا زہر موت کہا بہت اچھی
غذا ہی آپکی عالم نے کہا ہی باپ کو چاہیے کہ اولاد کو علم و ادب سکھاوے ہر چیز کا حسن و قبح
بتاوے مکارم پر آمادہ کرے مساوی سے بچاوے ابن عمر و ابن عباس اپنے بچوں کو غلط
بولنے پر مارتے تھے ولادت کے لیے اچھی جگہ اختیار کرے کیونکہ رگ کا اثر ہوتا ہی ہرشید نے معتصم
سے کچھ پوچھا اوسکے جواب میں نحو کی غلطی پائی کہا گانون میں جاؤ فصاحت سیکھو یہ سمجھے
کہ ہر زبان گانون میں زیادہ محفوظ رہتی ہی شہر میں ہر ملک کے آدمی جمع ہوتے ہیں زبان
بگڑ جاتی ہی جسطرح آجکل حرمین شریفین کی عربی بالکل محرف ہو گئی ہی انکی نسبت زبان بادیہ
کسیقدر فصیح و درست ہی مؤدب کو چاہیے کہ پہلے بچون کو قرآن پاک سکھاوے پھر حدیث
یاد کراوے پھر شعر سکھاوے جب تک ایک علم کو بچا اچھی طرح نہ جان لے دوسرے علم میں
اوسکو نہ ڈالے تعلیم و تادیب کو اصلاح اولاد میں بڑا دخل ہی ایسے کم ہوتے ہیں جنکو خداداد
ذہانت و سلیقہ ہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جاتے تھے راہ میں لڑکے کھیل رہے تھے وہ انکی
ہیبت سے ڈر کر الگ ہو گئے دونین ابن الزبیر بھی تھے وہ بدستور اپنی جگہ پر کھڑے رہے
عمر نے کہا تم کیسے کھڑے ہو کہا راہ تنگ نہیں ہی کہ میں الگ ہو کر اوسکو چوڑا کرون میرا کچھ
قصور دار نہیں کہ تم سے ڈرون تم ظالم نہیں کہ تم سے ڈر کر بھاگون ایک اعرابی نے اپنے بیٹے
سے کہا چپ لونڈی کے بچے اوس نے کہا وہ تم سے زیادہ معذور ہی اوس نے آزاد کو اختیار کیا
معتصم نے فتح بن خاقان سے کہا جبکہ وہ بچے تھے کیون فتح تمنے اس انگوٹھی سے بہتر بھی کوئی چیز
دیکھی ہی انگوٹھی معتصم پہنے ہوئے تھے کہا ہان دیکھی ہی وہ ہاتھ کہ جسمین یہ انگوٹھی ہی اس انگوٹھی
سے بہتر ہی ایک بادشاہ اپنے وزیر کے گھر گئے تھے اوسکے لڑکے صغیر سے پوچھا ہمارا گھر اچھا ہے

یا تمھارا گھر کہا ہمارا گھر اچھا ہی اسلیے کہ اسوقت حضور یہان تشریف رکھتے ہین حسین بن
فضل مجلس خلیفہ مین گئے وہان بہت سے اہل علم و ادب جمع تھے چاہا کہ بات کرین خلیفہ نے
انکو روک دیا کہ ایسی مجلس مین بچے کو بات کرنا نچاہیے انھون نے کہا اگر مین صغیر ہون تو کچھ
ہدہد سے زیادہ چھوٹا تو نہین نہ تم سلیمان سے زیادہ بڑے ہو ہدہد نے سلیمان سے یہ کہا تھا
احطت بما لم تحط بہ خبر پھر کہا اللہ تعالی نے سلیمان کو حکم سمجھا دیا اگر بڑی ہونے پر مدار
ہوتا تو داود اولی تر تھے آسی قسم کی یہ بات ہی کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نزدیک حاکم مصر کے
جایا کرتے تھے وہ ظالم فاسق تھا ایک دن اوسنے انسے کہا تم ایسے متقی عالم ہو کر میرے دروازے
پر آتے ہو فرمایا کیا مضائقہ ہی موسی علیہ السلام بارہا فرعون کے پاس جاتے سلام کرتے
مین موسی سے بہتر تو فرعون سے بدتر نہین ہی اسمین مجکو کیا عار ہی وہ لاجواب ہوگیا ایک شخص نے
اپنے بیٹے سے یا ابن الزانیہ کہا اوسنے جواب دیا الزانیۃ لایلدھا الاالزان ادمثرلہ زانۂ
ہشام مین قحط پڑا اہل بادیہ آئے اونمین ایک لڑکا بھی تھا درواس بن حبیب نام ہشام نے دربان
سے کہا یہ کیا بات ہی ہر کوئی چلا آتا ہی لڑکے تک گھس آتے ہین حسب نے سکوت کیا درواس نے کہا
یا امیر المؤمنین ان للکلام طیا ونشرا وانہ لایعرف ما فی طیہ الا بنشرہ فان اذنت لی
ان انشرہ نشرتہ لک خلیفہ نے اوسکی خوش بیانی و صغر سنی سے متعجب ہوکر کہا کہہ کیا کہتا ہی
اوسنے کہا اصابتنا سنون ثلاث سنۃ اذابت الشحم وسنۃ اکلت اللحم وسنۃ انقت العظم
وفی ایدیکم فضول اموال فان کانت للہ ففرقوہا علی عبادہ وان کانت لہم فعلام تحبسونہا
عنہم وان کانت لکم فتصدقوا بہا علیہم فان اللہ یجزی المتصدقین ہشام نے کہا اس لڑکے
نے ان تینون امر مین کوئی عذر ہمارے لیے نچھوڑا پھر لڑکے کو لاکھ درہم اور ہمراہیون کو لاکھ دینار
دیے یہ جو بعض لوگ بعض اولاد کو زیادہ چاہتے ہین بعض کو کم یہ بات اچھی نہین حدیث
مین آیا ہی اولاد کے درمیان برابری کرو بلکہ برابر دو آدمی کبھی خود عقلمند صاحب رای
ہوتا ہی مگر بی بی احمق ملتی ہی تو اولاد احمق پیدا ہوتی ہی آس زمانے مین عقلمند بی بی کا ملنا

ایسا مشکل ہے جیسے بی بی کو عقلمند شوہر حاصل ہونا دشوار ہی جس اقلیم مین اقوام و قبائل کا جتھا بندھا ہوا ہی اور وہ قوم ایک طریقہ عقل پر چلی آتی ہی وہان تو تناسل صحیح ہوتا ہی اولاد دانشمند نکلتی ہی اپنی قوم کے علوم و فنون و قوانین کی پابند ہوتی ہی ہندوستان مین کوئی قوم ہی نہ قبیلہ ہر شخص جہان چاہتا ہی نکاح کر لیتا ہی امرا جسکو پسند کرتے ہین گھر مین ڈال لیتے ہین کسی قسم کا امتیاز کسی طرح کی احتیاط نہین پھر اولاد کسطرح اچھی ہو جس گھرانے مین حفظ نسب ہے مان باپ دونو خاندان علم و تقوی کے ہین وہان تو اتفاقاً اولاد صالح ذی شعور پیدا ہو بھی جاتی ہی مگر جس شہر مین طوفان بے تمیزی ہی وہان کی اولاد غالباً جاہل نا قابل ہوتی ہی بعض لوگ اولاد کا پڑھانا عیب جانتے ہین یہ بات تجربے سے معلوم ہی کہ جسقدر نفرت اہل علم کو اہل جہل سے ہی اس سے زیادہ نفرت جاہلون کو عالمون سے ہوتی ہی ؎

ومرلۃ الفقیہ من السفیہ   کمرلۃ السفیہ من الفقیہ

جسطرح زمرۂ جہلا مین بعض لوگ نہایت عقلمند سمجھدار ہوتے ہین اسیطرح زمرۂ علما مین بھی اکثر لوگ سخت احمق و بیکار ہوتے ہین کتابین پڑھنے سے کوئی عالم نہین ہوتا علم ایک نور ہی جب سینے مین آیا سینہ کھل جاتا ہی جہل ایک اندھیرا ہی جب کسی کے دل کو گھیرتا ہی دل سیاہ ہو جاتا ہی دنیا مین عالم شمع بصر ہین روز بروز کم ہوتے جاتے ہین سارا جہان جاہلون سے بھرا ہی دنیا کی رونق انہین کے طفیل سے ہی لولا الحمقاء لخربت الدنیا عادت اسمدیون ہی جاری ہی کہ میت سے حی نکلتا ہی حی سے میت ظاہر ہوتا ہی ؎

پسران وزیر ناقص عقل   بگدائی بروستا رفتند

روستا زادگان دانشمند   بوزیرے بپادشا رفتند

علم دولت کے ساتھ کبھی جمع نہین ہوتا بخت ہوا تو حریت شناسی حاصل ہوئی دولت علم ساتھ کبھی جمع بھی ہو جاتی ہی بادشاہون مین کسی نے کوئی عالم کامل نہ سنا ہوگا جتنے اہل علم ہوئے غربا و موالی مین ہوئے مگر قدر علم کی ہمیشہ بلند رہی اگر یہان قدر بھی نہو تو وہان تو

کتاب اللباس والزینۃ

سنی لباس ازار رداء قمیص تہ بند اعلی کلاہ چپل وغیرہ ہی جسکو ہدایۃ السائل مین استقراء
کرکے لکھا گیا ہی اسی زمانے مین لباس مذکور حرمین شریفین مین ترک ہو گیا ہی پھر بجائے عجم
کیا کرین اسبال منع تھا مگر خوب جاری ہی ہندستان مین ہر شخص طرح کی ایجاد لباس مین ہوتی ہی مسلمان
غیر مسلمان کا لباس بھی پہننے لگے ہیں خواہ ہندو ہون یا گبر یا ترسا یا اور کوئی جیسے ترک وغیرہ حالانکہ
حدیث مین آیا ہی جسنے تشبہ کیا کسی قوم سے وہ اوسی قوم مین سے ہی تشبہ عام ہی لباس و طعام
و مرکب و مسکن وغیرہ سے جس قوم غیر اسلام کی ایک وضع خاص موجب اوس وضع کو کوئی
مسلمان اختیار کریگا تو اوسکا حکم وہی ہی جو اوس قوم کا ہی ہان جو لباس سلف اسلام یا خلف
اسلام نے عادۃً اپنے یہان جاری کر رکھا ہی اور وہ پوری شکل کسی دوسری قوم کی نہین ہے
تو وہ جائز ہی جیسے پگڑی پاجامہ انگرکھہ صدریہ جوتا ٹوپی وغیرہ اسلیے کہ اس لباس سے
وہ مشابہ غیر مسلمین کے پورے پورے نہین ہین اسیطرح ہر زینت کا حکم ہی آخر تیر کمان جنبیہ
عہد نبوت مین بھی تھا اور اب بھی رواج اوسکا غیر اسلام مین موجود ہی تو یہ داخل مشابہت
نہین گو بعینہ شکل قدیم ہنوز غیر کی اوس زی کو اختیار نکرے جسکا رواج اسلام مین پہلے سے
نہین ہی ایسی ٹوپی نہ لگا دے جو غیر اسلام کا زی مشہور ہی ایسا جوتا نہ پہنے جو مسلمانی جوتا
نسمجھا جاوے اسطرح کا کھانا نہ کھاوے جیسے ہنود چوکا لگا کر کھاتے ہین یا اور کوئی غیر مسلم تیہ
فتنہ بھی عام ابتلاء ہو گیا ہی ہر قوم اپنے لباس و زینت مین ایک رنگ و روپ پر ہی
جسکے سبب وہ غیر سے ممتاز ہی مگر ہند کے مسلمان صد گفتار و صد دستار رکھتے ہین بعضے
ہندو صورت ہین بعضے پارسی صورت کوئی ترکی وضع بنا لے پھرتا ہی کوئی کسی لباس مین
ہی جب دیکھو تب ہی دھوکا ہوتا ہی حتی کہ قوم بوہرے کی بھی ایک زی خاص ہی مگر سنیون
کا نہین عرب کا لباس جو فی الحال ہی اگرچہ منکر شرعی ہو لیکن ایک طور کا تو ہی پگڑی جبہ

کریند جوتا ایکسطرح کا پہنتے ہین الگ پہچانے جاتے ہین کہ عرب ہین یہان کے سنی شیعہ بدعتی
مشرک مسلمان جسکو دیکھو نئی قطع ہی علاوہ اسکے ایک فتنۂ عظیم یہ ہی کہ مستورات کا کپڑا اسقدر
باریک اور اوسکی ایسی قطع برید جس سے ہر عضو مستور کا نقشہ کھنچ سکے چوٹی اونٹ کا کوہان کرتی ہین
تنگ جس سے سارا شکم کھلا ہوا نظر آوے کلی دار پاجامہ ایک دو تھان کا انگیا لاہی کی دوپٹہ
جالی کا جوتا مردانہ غرضکہ سارا کارخانہ شیطانی اس ایک لباس زنانہ مین اچھی طرح لیا ہوتا
حالانکہ حدیث شریف مین آیا ہی عورتین ہین کپڑے پہنے ہوے ننگی یعنی آخرت مین یا اسی پوشاک
کے سبب نظر آنے بدن کے جھکتی ہین اپنی طرف جھکاتی ہین آدمیونکے سر جیسے کوہان شتر کے بہشت
مین نجاوینگی نہ اوسکی خوشبو پاوینگی اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے بطول روایت کیا ہی جو عورت
لباس مین مرد کی شکل بناوے یا مرد عورت کی شکل جیسے ہیجڑے مخنث اونپر لعنت آئی ہے
عورت کے لیے مردانہ جوتا بھی داخل لعنت ہی انگرکھے پہننے پگڑی رومال سر پر باندھنے کا
بھی یہی حکم ہی انگشت نما لباس پہننا حرام ہی لباس مین سادگی کرنا علامت ایمان ہی جو کوئی
باوجود قدرت کے راہ تواضع تکلف زینت کو ترک کرے غریبانہ لباس پہنے اوسکو سارے
محشر کے روبرو جنت کا حلہ پہنایا جاویگا جونسا حلہ وہ چاہے مرد کو کالا خضاب کرنا حرام ہی
اس حرام مین اکثر لوگ گرفتار ہین

کتاب الطعام

سونے چاندی کے برتن مین کھانا پینا حرام قطعی ہے لیکن امراء و روساء کے یہان انہین
ظروف کا زیادہ ترخرچ ہی اگرچہ ایسے برتن کا بنوانا ہی سرے سے منع ہی چہ جائیکہ استعمال
یہ حرمت مرد اور عورت دونو کے لیے برابر ہی اسکے سوا جو تکلفات طعام و شراب مین ہوتے
ہین وہ حد اسراف سے بھی بڑھے ہوئے ہین ایک دیگچے مین جب سو پچیس پچاس روپے
خرچ ہو گئے جسمین سو پچاس آدمی متوسط طعام کھا سکتے تھے تو اس کھانے کو کسطرح کوئی
حلال طیب کہہ سکتا ہی یہ ہیضہ آج تو نہین کل حشر مین ظاہر ہوگا الوان طعام کا کچھ ٹھکانا نہین

خوان نعمت ایک کتاب ہی جسمین کئی طرح کی چوپکانے کی ترکیب لکہی ہی جو آدمی بس
ضیافت و تقریب مین زیادہ محنت کرتا ہی بیس بیست کے چاول منگواتا ہی کہ بیل کا دُنبہ
ذبح کرتا ہی اوسکی بہت تعریف ہوتی ہی ضیافت والے بھی خوب ہی ہاتھ مارتے ہین وہ
اس واہ واہ پر نہال نہال ہوا جاتا ہی دوسری بار اور زیادہ تکلف کرتا ہی حالانکہ حدیث
مین آیا ہی کہ سرکہ اچھا سالن ہی زیتون کا تیل کھاؤ کہ مبارک درخت سے نکلا ہی دو چار
لقمے کہانا بھی ایکوقت مین کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب حضرت نے تناول نہ
فرمایا ایکدن مین دو بار کہانا کہانے کا کیا ذکر ہی یہان اکثر امرا کا رات دن مونہہ چلا کرتا ہے
اسکو تنکے متفق کہتے ہین یہ اونکے کہانے مین داخل نہین ہی بعضے ایکوقت مین سیر دو سیر چار سیر
یا ایک بکری کے کباب ایکوقت مین کہا جاتے ہین یہ بڑی تعریف کی بات ہی بعضی دو چار
سیر روٹی چبا جاتے ہین کوئی سیر دو سیر گہی کہا جاتا ہی اسلیے کہ گذشتہ کہایا تہا اور ورزش سے
اتنی طاقت بہم پہونچائی تہی یہان تو اس کہانے پینے کا فخر ہی وہان حدیث مین آیا ہے
کہ مومن ایک آنت سے کہاتا ہی کافر سات آنت سے ؎

خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جو یہان زیادہ کہاتا ہی وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بہوکا
ہوگا یہ بھی فرمایا ہی چند لقمے جو پیٹھ کو سیدہا رکہین کافی ہین ایک کا کہانا دو کو دو کا چار کو
کافی ہی دنیا دارون کو جانے دو یہ تو نرے دواب ہین اونکو کیا جو پیر فقیر بنے ہین مرید کرتے
پہرتے ہین اگلے لوگ اکثر روزہ رکہتے تہے اکل حلال صدق مقال مین سرگرم رہتے تہے یہ
اتنا کہاتے ہین کہ مرید کے گہر فاقہ ہونے لگتا ہی ؎

ابے پیر جی پیٹ نے تمکو کہو دیا
چکہا کرکے دعوت کے لقمے ڈبو دیا

کتاب القضاء والامارۃ والسلطنۃ والریاسۃ

امیر کا حق ریاست مین بادشاہی ہی جتنا اور لوگون کا ہی یا دگنا اس سے زیادہ جو مال ریاست
کا اپنے اوپر خرچ کریگا وہ ظالم ہی ظلم قیامت کے دن اندہیرا ہوگا امیر کو انتظام ملک کے
لیے ضرورت کسیقدر احتشام کی ہوتی ہی سو بقدر حاجت سواری شکاری خادم وغیرہ رکھے
یہ کارخانے تکبیر شخصیت کے جو اکثر امراء رکھتے ہین یہ اصل ظلم و اسراف ہی تمام و فوج کا کہنا
اونکو میت المال سے دینا محافظت ملک کے لیے ہی یہ خرچ ذاتی امیر کا نہین ہی امیر کے ذمے
پرورش رعیت ملک کی عموماً جو جو فرد معاش سے عاجز ہین واجب ہی ہر مسلمان کو بقدر
سد رمق کے دی جسکی خیرخواہی و محنت کام ریاست مین زیادہ ہو اوسکو جاگیر دینا درست ہے
جسکا نان نفقہ واجب ہی اوسکو لائق گذر کے دے یہ جو امیر لوگ لنہا ڈہنڈ جاگیر و معاش
اپنے لیے علیحدہ کر لیتے ہین یا خاص بھائی بندون کو حاجت سے زیادہ دیتے ہین دوسرے
حاجتمندون کو محروم رکھتے ہین جنکا حق شرعاً خزانہ ریاست مین ہی جیسے معذور محتاج
عالم فقیہ قاری حافظ وغیرہ انکو کچھ نہیں ملتا یہ سراسر ظلم ہی جسکو دیکھے کہ یہ معاش پاکر عیش
و عشرت کرتا ہی فسق و فجور مین مبتلا ہی اوسکو اتنا دے کہ وہ گناہ کر سکے ورنہ یہ سارا گناہ
اسکے ذمے ہی آپ اکیلا اگر گناہ سے بچا تو کیا ہوا یہ ہزارون آدمی کے گناہ تو اسنے اپنے
نامۂ اعمال مین لکھوائے اسکا دین دوسرون کے دنیا کے پیچھے بالکل برباد ہوا امیر ہو یا غریب
اولاد کا حق اونکا نان نفقہ ماں باپ کے ذمے اوسیقدر ہی جبتین ننگے بھوکے نہ رہین پھر
جوان ہونے کے بعد جب بیاہ ہو گیا یا بیاہ کر دیا وجوب لنفقے کا باقی نرہا مگر حالت محتاجی مین
اکثر امراء و رؤسا اپنی اولاد کی جاگیر کم عمری سے مقرر کر دیتے ہین سیکڑون غربا کا حق
ضائع ہو کر ایک طفل بے شعور کو معاش کثیر مل جاتی ہی یہ بھی سراسر ظلم ہی جب یہ جوان
ہوتے ہین ماں باپ سے مقابلہ کرتے ہین سارا مال بیجا صرف کرتے ہین انکا گناہ ذمہ بانی کے
کے ہوتا ہی خود کردہ را چہ درمان عام لوگ اپنے بچون کو اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے ہین کپڑا

تا دینے ہیں آتا ہی حق سب کی اولاد کا ہی قرآن شریف مین ہی یتیم جب بالغ عاقل سمجھدار
سلیقہ شعار ہو تب اوسکا مال اوسکو دے اگر موقوف ہو کہ جوان ہو جاوے مال نہ دے
خیال کرو جب یتیم کو اوسکا مال دینا ایسی حالت مین منع ہوا تو اپنا مال کم عمر اولاد کو دینا کب
درست ہو سکتا ہی خصوصا ہزارون لاکھون کی جاگیر حدیث مین آیا ہی جو لوگ خدا کے مال
مین گھستے ہیں بغیر حق کے اونکے لیے آگ ہی دوزخ کے دن قیامت کی اسکو بخاری نے خولہ
سے مرفوعا روایت کیا ہی قرار دیا ہی کہ بیت المال وقت کے مال کو اوڑاتے ہین جیسے
حال اکثر رؤسا کا ہی کہ کوئی ناچ رنگ مین کوئی گانے بجانے مین کوئی بادہ خوار مین کوئی چوپایا
خانے مین کوئی عمارت بنانے مین کوئی باغ بنانے مین کوئی کھیل تماشے مین کوئی لہو و لعب شکار
مین کوئی جانور خریدنے مین کوئی کسی خلاف شرع کام مین برابر صرف کرتا ہی یہ مال در اصل
اوسکا ہی بطور امانت اونکے پاس رکھا گیا ہی جو مصرف اوسکا خدا نے بتایا ہی وہان صرف کرنی
یہ اوس جگہہ تو صرف نہین کرتے ہین جہان انکا دل چاہتا ہی نا حق بیجا پر یا اپنی اولاد پر یا اپنی
برادری پر یا اپنے مصاحبون پر صرف کرتے ہین سر سے پانون تک گناہ مین غرق رہتے ہیں
اوس پر یہ امید ہی کہ ہم مسلمان ہین ہماری مغفرت ضرور ہو گی بعض امیر بھلے بندون کو خوب بخشش
کرا ستے ہین بے حساب اونکو دیتے ہین اسکو صلہ رحم سمجھتے ہین وہ لوگ اس مال کو لیکر خوب اسراف
کرتے ہین یہ سارا گناہ اوس امیر پر ہوتا ہی بعض کا قرض ادا کرتے ہین وہ قرض اسطرح پر ہوا ہے
کہ مال اسراف مین اوڑا یا گیا ہی کوئی حاجت شرعی ضروری اوس قرض کے لینے کی نتھی یہ قرض
ادا کرنا جہنم کا مول لینا ہی جو شخص کسی کے گناہ پر باوجود قدرت سکوت کرے اوسکو زبردستی
نہ روکے بلکہ اوسکو مال دیتا رہے اونکی دلشکنی روا نرکھے ایسا امیر شرعا خود فاعل ہی ان کامونکا
حدیث شریف مین آیا ہی جو مجلس منکر مین پھنس گیا لاچاری سے وہان بیٹھا ہی اوسکو گناہ نہین
جو گھر مین بیٹھا ہی دل اوسکا اوس مجلس مین رکھا ہی کسی عذر و مجبوری سے شریک نہین ہوا
وہ گناہ مین برابر اہل مجلس کے ہی اس امر مین سب امرا سے بڑی کوتاہی ہوتی ہی یہ جا ہین

تو آپ بھی گناہ کرین تو دوسرون کو بھی نکرنے دیں تو دوسرے نہین تو اوسکو اتنا نہین کرکھانے
کپڑے سے زیادہ ہو جبت گناہ آسودگی ہی کے سبب سے ہوتے ہین محتاجی کے سبب سے آدمی
بہت گناہون سے بچ جاتا ہی تو یہ ہو تو کسطرح زنا کرے شراب کہان سے پئے سارنگی طبلہ
کہان سے مول لیکر بجاوے باوجود اسکے اگر کوئی اپنی شامت اعمال سے برا کام کرے امیر کی
طرف سے اوسکو کسیطرح کی مدد ظاہری باطنی نملے تو بلاشبہہ وہ امیر اوسکے گناہون سے الگ ہے
مصارف مال ریاست کے شرع شریف میں مقرر ہین جیسے یتیمون کا پرورش کرنا لاوارثون کا
نکاح پڑھوا دینا مسلمان قرضدارون کا قرض ادا کرنا جب کہ وہ قرض مطابق شرع ہو سڑک کا
بنانا پل طیار کرانا سرا بنانا فوج کا واسطے حفاظت ملک کے طیار رکھنا پہرے چوکی مقرر کرنا دشمن
کو رعایا کے سر سے دور کرنا محتاج رعایا کو روٹی کپڑا دینا مدرسہ جاری کرنا مساجد بنوانا جمعہ
وجماعات کا قائم کرنا رعیت کے انصاف کے لیے علما مقرر کرنا قاضی مفتی مقرر کرنا عدل کا
ہر کام مین جاری رکھنا ظالمون ورشوت خوارون کا نکالنا مجرمان فوجداری کو سزا دینا
کسی کا مال ناحق کسیکو لینے نہ دینا نہ خود لینا اسطرح کے اور بہت کام ہین جنکی تفصیل کتب شرعیہ
مین مفصل لکھی ہی لکن ان سب مصارف کو یا اکثر کو امیرون نے دہتا بتا کر سارا
روپیہ اپنے دلی خواہش اپنے گھرانے کے عیش وعشرت مین صرف کرنا عین انصاف سمجھا ہے
حشر مین کوڑی کوڑی کا حساب دینا ہوگا آمد وخرچ کی جانچ جب سامنے خدا کے ہوگی
اوسوقت یہ حاصل باقی بہت سی رقم فاضل انکے ذمے نکلیگی جسکے سوا خدے مین الگون
برس دوزخ سے نجات نہوگی اگر باایمان دنیا سے گئے ہین ورنہ خدا حافظ ہی یہ بھی کوئی عقل
ہی کہ آدمی دوسرون کے پیچھے آپکو ہلاک کرے مرے تو یادرون نے لوٹے سزا اوسکی اوسکو ملے
حدیث مین آیا ہے تیرا کھانا سوای متقی کے دوسرا نکھاوے تو بھی سوای متقی کے دوسرے کا
کھانا نکھا امیرون کے بھائی بند طرح طرح کی رسمین کرتے ہین نیت مین کچھ ہوتا ہی خوشامد
سے کچھ ظاہر نظر آتے ہین امیر کے گھر وہ کھانا آتا ہی خوب بلا تکلف سب دریافت ہو سکتے ہین

دوڑ دوڑ کر اونکی ہر شادی و موت مین شریک ہوتے ہین جہان صدہا رسوم خلاف شرع کبھی کھلم کھلا
کبھی چپ چاپ ادا کیے جاتے ہین غرضیکہ متقی عالم کے گھر کسی موت و شادی مین نہین جاتے
حالانکہ حقوق اسلام مین سب برابر ہین کسیکو ترجیح نہین ایک فتنہ حمایت و تعصب قومی کا ہی
برادری سے کوئی قصور ہو ہر حیلے سے اوسکو سزا جزا سے بچا دین کسی طرح کا مواخذہ نکرین بلکہ
اوسکی طرف سے لڑنے کو طیار ہو جا دین جو حق بات کہے اوسکے دشمن بنجا دین رعیت اگر مجرم
ہو فی الفور کوتوالی مین جا دے میعاد سے زیادہ حبس مین رہے مہ تون تحقیقات نہو کچھ پروا
نہین جس حد و تعزیر کا اختیار حاصل ہے وہ بھی رعیت برادری پر جاری نہین ہی کسی طرح
دلشکنی اونکی پسند نہین خدا کی رضامندی پر اونکی خوشی مقدم رکھی جاتی ہی حالانکہ امیر کو سبکا
انصاف برابر کرنا واجب ہی شرح شریعت مین کہین نہین آیا کہ برادران امیر عام رعایا سے کسی
بات مین ممتاز رہین نہ رزق مین نہ عدل مین نہ مجلس مین یہ سب ڈھکوسلے دولت کے ہین
جب تک اسلام قوی تھا مسلمان دین پر قائم تھے تب تک یہی انتظام رہا اسلام مین بزرگی
بمقدار آدمی کے علم و تقوی کی ہی نہ اوسکے نسب و رشتہ داری کی ان اکرمکم عند الله
اتقاکم ان اولیاؤہ الا المتقون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اپنے قریب کو کسی عہدے
پر مامور نکیا تقسیم غنائم و اموال مین سب مسلمانون کو برابر رکھا غیرون کو بقدر اونکی خیر خواہی
و جانفشانی کے خطاب دیے جاگیر بخشی اکرام کیا انعام دیا مقرب اپنا بنایا خلافت کو اصحاب
مین چھوڑا اہل بیت کی خصوصیت نکی اتفاقاً اگر کسی بھائی بند نے کوئی اچھا کام نمایان کیا
تو اوسکے لائق اوسکو بھی خطاب دیا مثلاً خالد بن الولید کو سیف اللہ کا لقب بخشا کسیکو
امین امت کہا کسیکو اپنا ہمراز فرمایا کسیکو علم فرائض کا زیادہ عالم بتایا کسی کو حیا پسند فرمایا
کسیکو ارحم امت کہا کسیکو بڑا قاضی ٹھہرایا غرضکہ مناصب شرعی بقدر لیاقت دیے یہ نہین
کیا کہ قریش کو بوجہ قرابت مناصب یا خطاب یا جاگیر یا انعام یا اکرام کے ساتھ مخصوص کیا ہو
حدود شرعی و تعزیرات دینے کو سب مین برابر جاری رکھا اس سے بڑھکر کیا ہوگا کہ بمقدمہ

سرقہ فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھ بھی کاٹ ڈالون فاطمہ علیہا السلام
نے لونڈی غلام مانگے چکی پیستے پیستے ہاتھہ مین گٹے پڑ گئے تھے مشک پانی کی لا دلا دکر لاتے
لاتے بدن پر بہت ہو گئے تھے اونکو خادم نہ دیا تسبیح وغیرہ سکھا دی غیرون کو ہزارون
لونڈی غلام بانٹ دیے جنھون نے حضرت کا ساتھہ دیا تھا اتھاکل امارت گنا ہون کا منبع ہی
لاکھہ مین اگر ایک امیر کی نجات بھی ہو تو غنیمت ہی جس امیر کو دیکھو ایک نہ ایک فتنے مین
مبتلا ہی دنیا کا میتہ کے دن کا ہی یہان کی بیفکری کیا حقیقت ہی بلکہ جو امراض امراء کو ہوتے ہین
جو اسقام انکو گھیرتے ہین جو شوق ذوق انکو نیک باتون سے روکتا ہی وہ ہرگز غرباء کو نہین ہوتے
خلاصہ این کہ ہمہ اہل دول بی دردانند   ہر کرا دیدم ازین طائفہ آزارے داشت
جس جس طرح کا مال خزانہ ریاست مین آتا ہی اکثر ناجائز ہی پھر جس جگہہ صرف ہوتا ہی غالباً
وہ کام گناہ کا ہی تصویر کھینچنا کھنچوانا حرام ہی امیرون کا گھر دیکھو اسقدر لقما ویر در و دیوار پر
لگے ہوتے ہین یا حجرو نمین رکھے ہین کہ ٹھکانہ بھی اوس سے شرماتا ہی بھلا پوچھو کسنے اجر زور
دیا ہے کہ یہ تصویر لگا دین ہانا کہ تعظیم نہین کرتے اس سے کیا ہوا اگر تعظیم کرتے تو کافر ہی
نہو جاتے آپ مرتکب کبیرہ ہین اسراف کا کچھہ ٹھکانا نہین کوئی ایک ٹوپی مین لاکھہ روپیہ لگا دیتا ہے
کوئی ایک مسہری پچاس ہزار کو لیتا ہی حیدرآباد مین ایک میز طعام کی پانچ لاکھہ کو لیگئی تیرہ
جھاڑ ایک حویلی مین لٹکائے گئے یہ سارے جھاڑ فانوس ہانڈی چھت گیری دیوار گیری
اگر اسراف نہین ہی تو کیا ہی یہ چند غریب مسلمانون کا حق تھا سو وہ تو فاقہ کشی کرین ننگے
بھوکے پھرین در و دیوار و قبر کو کپڑا پہنایا جاوے جسکی ممانعت ہی وہ حق اس جگہہ صرف ہوا
قرآن شریف میں فرمایا ہی ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ
کفورا یعنی یہ مسرف لوگ شیطانون کے بھائی ہین شیطان کافر ہی سو یہ سارے سلاطین
گویا شیاطین ہین اسطرح کے سیکڑون رسوم منکر و عادات بدعات ہین جو شرائع کیطرح ہر انکے
بیان مرجع ہر ہر کسکا بیان کرتا ایک نئی کتاب بنانا ہے

كتاب المفاخرة والعصبية

حدیث مین آیا ہی لوگ باز رہین باپ دادون پر فخر کرنے سے جو مر گئے وہ تو کوئلا ہین جہنم کے
یا ذلیل تر ہین نزدیک خدا کے گوبریلے سے جو نجاست کو ڈھلکاتا پھرتا ہی اللہ نے تمسے نخوت
جاہلیت کو دور کیا فخر آبا و اجداد کو دور کیا اب تو یہ مومن پرہیزگار ہی یا فاجر بدبخت تم سب آدم کی
اولاد ہو آدم مٹی سے ہین یعنی پھر فخر کس بات کا ہی یہ حدیث سنن میں ہی واثلہ بن اسقع
نے پوچھا ای رسول خدا عصبیت کیا ہی فرمایا یہ ہی کہ تو مدد کرے اپنے قوم کے ظلم پر دوسری
حدیث مین ہی وہ ہم مین سے نہین جو طرف حمایت قوم کے بلاوے یا حمایت کی راہ سے
لڑے یا حمایت کرتے کرتے مر جاوے تیسری حدیث میں ہی محبت چیز کی اندھا بہرا کر دیتی ہی
یہ سب وصف آجکل امیروں مین موجود ہیں دوستی دشمنی اللہ کے لیے فرض ہی یہان خلاف
اوسکے خدا کے دشمن دوست ہیں ایسے دوست جنپر جان و دل فدا ہی خدا کے دوست دشمن
ہین اہل علم و تقوی کی صورت بری لگتی ہی مسلمانون کی صحبت سے نفرت ہی شیعہ
فاسق فاجر نیچری دہری شاعر مصاحب ہین قوم کی حمایت ہی وہ کیسا ہی برا کام کرین اچھا ہی
اونکے دل مین پھرتا کوئی بہن ہی کوئی خالہ ہی کوئی بھائی ہی کوئی بیٹا ہی کوئی بھتیجا ہی اسلام
کی اطاعت یا خدا و رسول کی محبت ہوتی تو کبھی تو ڈر آخرت کا ہوتا ایمان و یکا نے خدا و رسول
سب سے زیادہ محبوب ہین کوئی ناراض ہو کہ بیتا را مضمون حالانکہ تجربہ والون نے کہا ہی
کہ جو خرابی دین و دنیا کی انسان کو لگتی ہی وہ انہین اقربا و اخوان کے سبب سے ہوتی ہی جب
یوسف علیہ السلام سے بھائیونکے ساتھ بھائیون نے وہ کچھ کیا جو قرآن شریف مین مذکور ہی

تو پھر اور بھائی بندون سے کیا امید خیر ہی ~~

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہانکے بھائی | بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہووے

یہ رشتہ ملوسنی بھائی بندون کی تب ہی تک ہی کہ انکو ریاست سے کچھ ملتا رہتا ہی مفلس کا
کوئی رشتہ دار نہین آسودہ کے ہزارون رشتہ دار بن جاتے ہین جو عقلمند ہین کہا ہے ہین

جو نا تجربہ کار ہین وہ اونکو عزیز سمجھکر نقصان مال ۔ مال کرتے ہین بلکہ اونکی حمایت مین ایمان
اپنا برباد کردیتے ہین قیامت کے دن یہ اپنے ہون یا بیگانے کچھ کام نہ آوینگے پھر انکے لیے
ایمان کھونا مال برباد کرنا کیون یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ
لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ اسد تعالی اگر سمجھ دے تو کسی کے لیے اپنے مال ایمان کا
نقصان نکرے اوستاد کیا ٹھیک ہے جتنے کا حکم ہی پھر کسی کی نہ سنے بکنے دے چلانے دے
خدا اور رسول راضی رہین سارا جہان ناراض ہو تو بلا سے ہو یہ ایک ادنی درجہ اسلام و ایمان
کا ہے بڑا درجہ تو اگلے لوگ لوٹ لے گئے یہ اونکی بھی اگر ہمیں ہاتھ لگے تو بڑی سعادت

کتاب فضل الفقر

حضرت نے فرمایا انکو مدد و رزق طفیل مین ان ضعیفوں کے ملتا ہی مین جنت کے دروازے
پر کھڑا ہوا دیکھا اکثر جانیوالے اوسمین مسکین محتاج لوگ ہین آسودہ لوگ روکے گئے ہین اونمین
سے ناروالے نار مین بھیجے گئے دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا زیادہ جانیوالے اومین
عورتین ہیں دوسری حدیث میں ہی مینے بہشت کے اندر جھانکا دیکھا تو اکثر بہشت والے
فقیر لوگ ہین دوزخ مین جھانکا تو عورتون کو بہت سا پایا مراد فقرا سے محتاج مسلمان ہین نہ یہ
گدا جو بھیک مانگتے پھرتے ہین نہ نماز کے نہ روزے کے نہ خدا کو جانین نہ رسول کو پہچانیں حضرت
ایک بوریے پر سو گئے بدن پر اوسکا نقش اوترآیا عمر بن خطاب نے کہا فارس و روم بڑے
آرام مین ہین حالانکہ خدا کو نہین پوجتے آپ راحت کے لیے بھی دعاء وسعت کیجیے فرمایا انکے
مزے انکو دنیا مین جلدی دیدیے گئے کیا تجھے یہ اچھا نہین لگتا کہ دنیا اونکے لیے ہو آخرت
ہمارے لیے دعا مین یہ فرمایا کرتے ای اللہ مسکین جلا مسکین مار مسکین اوٹھا اسلیے کہ بہشت
مین چالیس برس پہلے جاوینگے آخرت کا ہر دن برابر ہزار برس کے ہی اس حساب سے جو چالیس
برس یا پانسو برس پہلے گیا اوسکا کیا پوچھنا قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا فرمایا
کسی فاسق کے چین کرنے پر رشک نکر تو کیا جانے کہ وہ مرنے کے بعد کیا دیکھیگا اوسکے لیے

تو اللہ کے پاس ایک قاتل ہے جو مرنیوالا نہیں یعنی آگ دوزخ دنیا مسلمان کا میلخانہ ہی قحط سالی ہی جب دنیا سے نکلا تو گویا قید خانے سے چھوٹا خدا جب کسی اپنے بندے کو چاہتا ہی تو دنیا اوسکو ایسا بچاتا ہی جیسے کوئی تم مین کا اپنے بیمار کو پانی سے بچاوے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان ناداروں کو اللہ دوست رکھتا ہی نسبت سعادت ہم غریبون کے فقیری امیری دل کی ہی مال کی نہین بہت امیر فقیر ونمین شمار ہونگے بہت فقیر جو حرص دنیا مین مرگئے امیرون کے ساتھہ اوٹھینگے فرمایا جو مجکو چاہتا ہی محتاجی اوسکی طرف نالے ندی کے بہاؤ سے بھی جلد تر آتی ہی ایک آدمی سے محتاجی کا شکوہ کیا ابن عمرو نے کہا تیرے پاس جورو ہی کہا ہان کہا گھر ہی کہا ہان کہا تو تو غنی ہی اوسنے کہا ایک خادم بھی ہی کہا پھر تو تو بادشاہون سے ہے معاذ بن جبل کو جب یمن بھیجا فرمایا خبردار چین سے اوڑانا اللہ کے بندے چین نہین کرتے جو تھوڑے رزق پر اللہ سے خوش ہے اللہ اوسکے تھوڑے عمل پر اوس سے راضی ہی جو مومن فقیر عیالدار ہو کر یا سائل کرے وہ اللہ کا محبوب ہی

کتاب الامل والحرص

آدمی کے پاس اگر دو جنگل ہون مال کے تو وہ تیسرا جنگل چاہیگا اسکے پیٹ کو سوای مٹی کے کوئی نہ بھرتی

گفت چشم تنگ دنیادار را   یا قناعت پر کند یا خاک گور

اس امت کی عمر ساٹھہ برس سے ستر تک کی ہی اس مقدار سے بڑھنے والے کم ہین جسکو خدا نے ساٹھہ برس تک جلایا اوس سے گویا عذر کرلیا یعنی اوسنے اتنا بھی کر بھی توبہ نہ کی تو اب کیا ہوتا ہی جتنا آدم بڑھا ہوتا ہی لکن حرص مال کی حرص عمر کی اوسمین جوان ہوتی جاتی ہی فرمایا درستی اس امت کی صلاح وزہد مین ہی بگاڑ اوسکا بخل وآرزو مین ہی زہد کے معنی ہین حلال رزق کھانا آرزو کا کم کرنا

کتاب الریاء والسمعہ

دراللہ ریا کو شرک فرمایا ہی غریب ہو یا امیر جو کوئی دیکھا کام دنیا مین ناموری والتعریف کیلیے

کرتا ہی اور اسکا کچھ اجر نہین بلکہ اوالٹا گناہ لگتا ہی بت بنتا ہی اسد تو دل کو دیکھتا ہی کامون کو نہین
دیکھتا ایسے آدمیون کو حکم ہوگا کہ ان کامون کا اجر اونہین سے مانگو جنکے لیے کیا ہی اجر نماز
روزہ حج وغیرہ بھی لوگون کے دکھانے سنانے کو رہ گیا ہی جب امیر رئیس کو دیکھتے ہین کہ یہ
دینداری سے خوش ہوتا ہی اوسکی خوشامد کو وہی کام کرنے لگتے ہین اگر وہ فاسق ہوجاوے
تو پہر ہرگز یہ لوگ وہ نیک کام نکرین یا سے روپ مین ظاہر ہون عالم کا علم قاری کی قرات
عابد کی عبادت متقی کا تقوی جب لیے ہوا کہ ہم ان کامون مین مشہور عالم ہون سب لوگ ہمکو
اچھا سمجھین ہمت زبانین تو یہ کیسا ہوا کارت گیا اللہ اوسی کام کو قبول کرتا ہی جو خالص
اوسکے لیے سچے دل وایمان سے بجالاوے کسی کی تعریف یا بجوسے غرض نہو یہ فتنے بھی ایسے
عام ہین کہ اوس سے بچنا سخت مشکل ہے امیرون کو تو یہ دست ہی کہ وہ ناموری تعریف پر مرتے
ہین ہر امر مین اپنی شہرت مطلب کرتے ہین سارے کام فخر کے لیے ہوتے ہین خوشامد کے شوقین
ہین لیکن اکثر عام اہل علم مسلمان غریب بھی اس بلا مین مبتلا ہین خیال کرو جب ریا شرک ہوئی
تو ریاکار مشرک ٹھیرا مشرک کی مغفرت ہرگز نہو گی عمر بہر کی محنت اعمال حسنہ کی خاک مین ملگئی
یہ کیا عقل و شعور ہی خدا اس سے بچاوے تو کو یہ مناظرہ مجادلہ مکابرہ ایک دوسرے پر
رد و قدح کرنا بھی غالباً اسی لیے ہی کہ خلق جانے کہ ہم جیت گئے دوسرا ہار گیا اسلیے نہین ہے
کہ حق بات ظاہر ہو اوسکو مانیں اوسپر عمل کرین بلکہ اپنی ہی بات کی جہانتک ہوسکے پرورش
کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ مقصود دنیا وشہرت ہی نہ حق پرستی و دینداری [illegible]

حکم فتنہ

فتنے کے معنی ہم پہلے ہی بتا چکے جو کچھ ذکر کیا گیا وہ سب فتنے مین داخل ہی اب یہ بتاتے ہین
کہ جو فتنے امر امت مین ہونیوالے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سب کی خبر پہلے سے
دیدی یہ بہت بڑا معجزہ ہی فتنون کے جتنے اقسام تھے ظاہر و باطن سکے وہ بھی ہمکو سکھا دئیے
اس سے زیادہ اور کیا بڑا احسان ہوگا حذیفہ نے کہا ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر

جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا سب کہدیا کوئی بات نچھوڑی کسی نے اوسکو یاد رکھا کوئی بھول گیا جس لیے فتنے کا اثر ہوتا ہی اوسکی مثال یہ فرمائی جیسے کالا اوندھا کوزا نہ اچھی سمجھے نہ بری اپنے دل کی سکے جاتا ہی حذیفہ نے پوچھا اس خیر کے بعد شر بھی ہوگا فرمایا ہان ہولناک ہوگا یعنی خالص خیر نہوگی پوچھا وہ دہوان کیا ہی فرمایا ایک قوم ہوگی جو میری سنت پر نچلیگی میری راہ پر نہوگی کوئی کام اونکا اچھا ہوگا کوئی برا پوچھا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا فرمایا بلانے والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے اونکی بات مانی اوسکو جہنم مین پھینکا پوچھا وہ کون ہین فرمایا ہمارے جنس کے ہین ہماری ہی بولی بولینگے مین نے کہا پھر مین کیا کرون فرمایا جماعت اسلام کو پکڑے رہ تینے کہا اگر جماعت نہو نہ کوئی امام ہو فرمایا سب فرقون کو چھوڑکر الگ بیٹھ رہ کسی درخت کی جڑ ہی پکڑ کر یہانتک کہ تجکو موت آوے تو اسی حال پر ہو یہ مضمون تھا حدیث متفق علیہ کا ہی مسلم کا لفظ یہ ہی کہ ایسے لوگ ہونگے جنکے دل شیطانون کے سے دل بدن انسانون کیسے بدن دیکھو مصداق اس حدیث کا کیسا پورا پورا اسوقت مین موجود ہی جسمین ذرا بال برابر کا فرق بھی نہین ہی ایسا وقت جب آیا تو ہر مسلمان پر فرض ہی کہ جو حکم اسوقت کا حدیثون مین وارد ہی اوسپر عمل کرے اگر نجات چاہتا ہی نہین تو وہ جانے اوسکا کام جانے ہمین کیا تین بار فرمایا فتنے جلد ہی ہونگے اونمین بیٹھا چلنے والے سے بہتر ہی چلنے والا دوڑنیوالے سے اچھا ہی جب فتنہ واقع ہو تو اونٹ والا اپنے اونٹون مین بکری والا اپنی بکریون مین زمین والا اپنی زمین مین جا رہے یعنی فتنے سے الگ ہو کر کسی نے پوچھا جسکے پاس اونٹ بکری زمین کچھ نہو وہ کیا کرے فرمایا اپنی تلوار کی دہار پتھر سے توڑ ڈالے پھر نجات چاہے اگر ہو سکے ایک آدمی نے کہا بھلا اگر زبردستی کوئی پکڑکے دو صفون مین سے ایک مین لیجاوے کوئی اوسکو تلوار سے مارے یا کوئی تیر آکے جس سے وہ مرجاوے تو پھر کیا ہو فرمایا وہ اپنا تیرا دونو کا گناہ لیکر جہنم والو نمین ہوگا اس مضمون کی اور بہت حدیثین ہین عقلمند دوراندیش نجات طلب کو یہی ایک حدیث کافی ہی حذیفہ نے کہا کوئی فتنہ دنیا کے تمام ہونے تک نہ ہوگا جسکے ہمراہی تین سو یا زیادہ ہون مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سنے اوسکا نام اوسکے باپ و قوم کا نام ہمکو بتا دیا رواہ ابو داؤد فرمایا مجکو ڈر اپنی امت پر انھین گمراہ اماموں کا ہی جب سے اس امت مین تلوار چلیگی پھر قیامت تک نہ اوٹھیگی ابن عمرو سے فرمایا گھر مین بیٹھ رہو زبان روک اچھا کام کر برے کام کو چھوڑ خاص اپنی جان کی خبر لے عوام کے کام کو چھوڑ رواہ الترمذی فرمایا نزدیک ہی کہ ہو دیگا ایک فتنہ بہرا گونگا اندہا جسنے اودہر جھانکا اوسکو اسنے پکڑ لیا اوسمین مونہ سے کچھ نکالن ایسا ہی جیسے تلوار مارنی رواہ ابوداؤد تین بار فرمایا بختاور وہ ہی جو فتنے سے بچا خود دعا کی ہی کہ ہمین غیر مفتون مار اور قرآن مین یہ دعا سکھائی ہی ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین جو فتنے آجتک اس امت مین ہوئے اونکو نام بنام بتا دیا علما احدیث نے اونکا مصداق بھی جتا دیا جو ابتک نہین ہوئے وہ ہوتے جاتے ہین اونمین سے ایک فتنہ احلاس نام ہی اوسمین بھاگنا لڑنا ہوگا پھر فتنہ سرا ہی جسکا دہوان ایک شخص کے قدم کے نیچے سے نکلیگا وہ آپکو سید خیال کریگا حالانکہ وہ مجھسے نہین ہی میرے دوست تو پرہیزگار ہین پھر لوگ ایک ایسے آدمی پر صلح کرینگے جیسے کچھاڑا پٹہی پر پھر فتنہ دہماء ہوگا امت مین کوئی ایسا نہین ہی جسکو طمانچہ اوسکا نہ لگے جب کہین گے ہوچکا وہ پھر بڑھیگا اوس فتنے مین صبح کو آدمی مومن شام کو کافر بنے گا یہانتک کہ لوگ دو گروہ ہو جاوینگے ایک ایمان والے جنمین نفاق نہین دوسرے نفاق والے جنمین ایمان نہین جب ایسا حال ہو تو راہ دیکھو دجال کی آج یا کل رواہ ابو داؤد ہم خیال کرتے ہین کہ اب وہ زمانہ آگیا ہی کہ مصداق اس حدیث کا شاید ہم ہی اپنی آنکھون سے خدا نکرے دیکھین یا اپنے کانون سے سنین اس تیرہوین صدی مین بہت سے نائب دجال ہر فرقے مین پیدا ہو گئے ہین طرح طرح سے عوام کو اپنی ہوا کی طرف بلاتے ہین مختصر ذکر اونکا اس کتاب مین آوے گا

کتاب اشراط الساعۃ

قیامت کی علامتون نشانیون مین یہ ہی کہ علم اوٹھ جاوے جہل بڑھ جاوے زنا بہت ہونے لگے شراب خوب پی جاوے مرد تھوڑے ہون عورتین زیادہ ہون یہانتک کہ پچاس عورتون

ایک مرد کا پیاری ہوا امانت لوٹنے جانی رہے امیر نالائق ہون سال برابر مہینے کے ہو
مہینا جیسے جمعہ جمعہ جیسے دن دن سے گھڑی گھڑی جیسے شعلہ آگ کا غنیمت کا مال دولت
ٹھہرے امانت کو غنیمت کا مال سمجھا جاوے زکوۃ دینا تاوان ہو علم سیکھیں دنیا کے لیے شوہر
جورو کا مطیع ہو ماں کی نافرمانی کرے یار کو پاس بٹھا دے باپ کو الگ ہٹا دے مسجدوں مین چیخین
چلا دین قوم کا سردار وہ ہو جو اونمین فاسق ہی رذیل امیر ہون تعظیم ڈر کے مارے کیجاوے گانے
والیان باجے کھلم کھلا کھلین شراب پی جاوے پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے اسکے
مصداق پہلے تو رافضی تھے اب فرقہ تقلیدی ہی یہ لوگ سلف پر طعن کرتے ہین جو اونکی راہ پر
چلے اوسکو فرقہ جدیدہ و ہابی بتاتے ہین ایسے حال مین انتظار ہی سرخ ہوا اور زلزلہ و خسف و مسخ
و قذف کا چنانچہ بعض باتین سے اس صدی سیزدہم میں پائی گئی اسکے بعد لگاتار نشانیان
ظاہر ہونے لگین گی جیسے کسی ہار کی لڑی توڑ دی شروع تو ان علامات کا دو سو برس بعد ہجرت
سے ہو گیا ہی اب روز بروز اوسکو ترقی ہی ان نشانیون کو علامت صغری ٹھہرایا گیا ہی انکے
بڑی نشانیان اونکی ابتدا ظہور مہدی نزول عیسی علیہما السلام سے ہی اونکے وقت مین جو
فتنے ہونگے یا بعد اونکے تا قیام ساعت بیان اونکا حجج الکرامہ مین کیا گیا ہی اسیطرح جو زلزلہ فتن
راشدہ سے آجتک حوادث ہوئے اور وہ نشان قرب ساعت کے سمجھے گئے اونکا ذکر بھی کتاب
مذکور مین مفصل بقید سال و ماہ ہو چکا ہی

ذکر فتن گذشتہ

منجملہ ان فتن کے ایک انتقال کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی دنیا سے طرف آخرت کے
یہ فتنہ سب مصیبتوں سے بڑا تھا دوسرا فتنہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا ہی یہ مظلوم مارے گئے
تیسرا فتنہ واقعہ جمل ہی جسمین حضرت عائشہ علی مرتضی سے لڑین چوتھا فتنہ واقعہ صفین ہے
جسمین معاویہ اور علی مرتضی سے لڑائی ہوئی پانچوان فتنہ واقعہ نہروان ہی کہ درمیان علی مرتضی اور خوارج
سے لڑائی ہوئی چھٹا فتنہ ترک کرنا امام حسن کا ہی خلافت کو ساتوان فتنہ تسلط ہی بنی امیہ کا

ملک اسلام پر آٹھوان فتنہ قتل حسین علیہ السلام کا باشارہ یزید پلید نوان فتنہ واقعہ حرہ ہی اس
فتنہ مین مسجد نبوی کو ویران کر دیا گیا دسوان فتنہ قتل ہی ابن زبیر کا ہاتھ سے حجاج کے کیا ہوا
فتنہ ویران ہونا مدینہ منورہ کا ہی بعد واقعہ حرہ کے بارہوان فتنہ ہدم ہی کعبے کا یہ بھی
زمانہ حجاج مین ہوا اسنے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ و تابعی کو قتل کیا تیرہوان فتنہ قتل ہی
زید بن علی کا چودہوان فتنہ دولت ہی عباسیہ کی پندرہوان فتنہ قتل ہی نفس زکیہ کا جو امام حسن
کے پوتے کے بیٹے تھے سولھوان فتنہ غلبہ ہی فاطمیہ کا مصر وغیرہ پر تین سو برس تک یہ رافضی
تھے سترہوان فتنہ غلبہ ہی قرامطہ کا انھون نے دین کی اہانت کی حرم شریعت کو حلال کر دیا
اٹھارہوان فتنہ غلبہ ہی تاتار کا ملک اسلام پر اس فتنے کا نظیر دنیا مین نہین باقی سلطنت
عباسیہ کا زوال اسی جھگڑے مین ہوا ابن علقمی وزیر مستعصم و نصیر الدین طوسی دو نو رافضی محض
تھے انکے سبب سے یہ فتنہ ہوا اوسدن سے آجتک پھر اسلام نے پنپا انیسوان فتنہ نار حجاز
کا ہی سنہ ۶۵۴ھ چھ سو چون مین یہ آگ نکلی حرم مدینے تک پہونچی بیسوان فتنہ غلبہ ہی روافض کا
ظاہر کرنا انکا لعن وطعن کو سلف پر یہ فتنہ دین مین سب فتنون سے زیادہ ہوا بغداد شیراز
وغیرہ سب انکے تصرف مین آگیا تھا اکیسوان فتنہ جلنا ہی مسجد نبوی کا آگ سے ۶۵۴ھ مین بائیسوان
فتنہ نکلنا ہی دجالین کذابین کا قریب تیس نفر کے اس امت مین قیامت سے پہلے نکلنے والے
چار عورتیں ہونگی باقی مرد ہونگے جو وقتاً فوقتاً اس امت مین ظاہر ہوئے اور ہوتے رہینگے
یہ تحدید نہین ہی بلکہ بطریق تکثیر ذکر اس عدد کا کیا گیا ہی منجملہ ان کذابین کے ایک اسود عنسی تھا
یہ صنعا مین ظاہر ہوا تھا دوسرا مسیلمہ کذاب ہی یمامہ مین تھا یہ دونو مدعی نبوت تھے مارے گئے
قوم تغلب مین سجاح نے دعوی نبوت کیا یہ عورت تھی زمانہ ابن الزبیر مین مختار نکلا مدعی نزول
وحی تھا متنبی شاعر نے دعوی نبوت کا کیا اسلیے اسکو متنبی کہتے ہین ایک شخص ابو زنا مر تھا
عراق کو اسنے تباہ کیا سادات کو ذلیل کیا دعوی رسالت و غیب دانی کا رکھتا تھا یحیی بن ذکرویہ قرمطی
اور اوسکے بھائیون نے زور پکڑا شام پر غالب ہوا پھر شلمغانی نے زمانہ راضی باللہ مین دعوی

الوہیت کیا آخر کو مارا گیا تناسخ والونمین ایک جو دن سے کہا مین علی ہون میری بی بی فاطمہ
ہی ایک دوسرے نے کہا مین جبریل ہون تہانہ ندمین ایک شخص پیدا ہوا اوسنے کہا مین نبی ہون
ایک اور شخص مدعی رسالت ہوا اوسکا نام کلا تھا فانزاری ساحر نے بہی اسیطرح کا دعوی ظاہر
کیا ایک عورت نے نبوت کا دعوی کیا ایران مین مذہب بابی کا نکلا اوسکا اصل بہت مدت تو
قبل اس صدی کے پورے ہوگئے مطلق کذابین دجالین کا حصر نہین جنکا ذکر اسجگہہ کیا گیا
انمین ہر شخص کیطرف ہزارون عوام ہوگئے مگر آخر کو کوئی قتل ہوا کوئی قید مین مرا کسی پر کوئی
بلا نازل ہوئی اسلام کا صدق ان مدعیون کا کذب سب پر کھل گیا و سید محمد جونپور مین ایک شخص
سید محمد نام تھا اوسنے دعوی مہدویت کا کیا تھا ہندوستان مین آجکل ایک شخص سید احمد نام کا
ہوا ہی وہ مدعی نبوت فرقہ دہریہ ہی اردو مین اوسکی تحریر تقریر ذریعہ اخبار جابجا پہونچتی ہے
ایک تفسیر قرآن شریف بہی لکہی ہی جسمین تحریف کو خوب دخل دیا ہی اپنے خیال مین نئے
نئے معنی نکالے ہین بعض اہل اسلام نے اس تفسیر کا جواب دندان شکن لکہا ہی پہلے یہ شخص مسلمان
تھا اب اسنے اپنا نام نیچری رکہا ہی مذہب طبعیین اختیار کیا ہی ہنوز زندہ ہی اسکا یہ دعوی ہے
کہ نبوت خدا کیطرف سے مقرر نہیں ہوتی نہ خدا کی طرف سے کوئی پیغام لاتا ہی جو پیغام ملا تو لا
پیغمبر کو نظر آتا ہی وہ ایسا خیال ہی جیسے دیوانون کو بندہ جاتا ہی انبیاء کے معجزات کا انکار ہی
موسی علیہ السلام کے لیے جو دریا پھٹ گیا اسکو مد و جزر بتلاتا ہی فرشتون کے وجود کا منکر ہی
قرآن کے حکم مین یہ کہتا ہی کہ یہ لائق یقین نہین احادیث صحیحہ کا انکار حضرت کی جناب مین بے ادبی
کا قائل ہی جنت و نار کا منکر ہی معاد کو روحانی بتلاتا ہی مینے اس شخص کو بزمانہ طالب العلمی
شہر دہلی مین دیکہا تہا اوسوقت نام کا مسلمان صدر امین کچہری تہا مفتی صدر الدینخان مرحوم
صدر الصدور تہے معلوم نہین کس بات پر وہ اس سے خفا ہوگئے ایک غزل اسکے حق مین لکہی

اوسکا ایک شعر اونکی زبان سے سنا ہوا ابتک یاد ہی

بیٹہا زمین نیست کہ اک تیرہ درون سے نکلی — افسوس گرنے سے ترے ہمکو خبر کیا پہونچا

اب جو خیال کیا گیا تو یہ شعرا دکی کرامت ہی اسلیئے کہ قبل از دعوی پیغمبریت جسوقت وہ مدعی
اسلام تھا اوسکو تیرہ دن کہا وہ مقولہ اب صادق آیا اسکے ہاتھہ کا ایک کاغذ مینے دیکھا اوسمین
لکھا ہی امورات قیامت جو بیان ہوئے ہین وہ اجسامی نہین ہین صرف تشبیہ واسطے افہام
انسان کے ہی علماء محققین کا یہی مذہب ہی کہ نہ نعیم جنت جسمانی ہی نہ عذاب جہنم کٹھ ملا اپنی
نادانی وحماقت سے اوسکو جسمانی تصور کرتے ہین روح کی کیفیت افعال نیک سے اچھی یا افعال
بد سے بری ہوتی ہی باقی ملفقطہ ونقلہ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۸۰ع یہ شخص زمرۂ اسلام مین گنا ہر ہوا ہی
مگر ابن صیاد وقت نانک دجال کذاب تھا ہی اسکے مذہب کا مدرسہ فی الحال علیگڈہ کالج
مین ہے تواریخ یورپ وکتب فلاسفہ سے مسئلہ شرعی اسلام مین دخل دیتا ہی عقل کو رہبر کل مسائل کے
تیئیس برس سے ایجاد اس مذہب کی ہوئی ہی انگریزی اردو مین تالیف کرتا ہی اسوقت عمر اوسکی
ساٹھہ برس سے تجاوز ہی ہر چند مذہب نیچریہ کا اول کی طرح اب اعتبار نہین ہی لیکن ہنوز اسکا فساد
کا رفع ہونا دائرۂ تاخیر مین پڑا ہی فرقہ ہنود مین بھی اس قسم کے دو ایک آدمی ظاہر ہوئے
ہین از انجملہ بابو نوبین چندر سین بابو کیشب چندر سین ہین یہ دونو بابو مذہب برہم سماج کے
پیشوا بنے ہیں مذہب ویدانتی کی اصلاح ذریعہ قواعد نیچر کرتے ہین انکے مذہب معقول کے
مسائل ایسے ہین کہ دیسی یورپی دونو اوسمین پھنس جاتے ہین بائیس برس سے یہ پنتھہ نکلا ہی زبان
انگریزی اردو بنگلہ سنسکرت مین تالیف اس مذہب کی موجود ہی کلکتہ اس مذہب کی منڈی ہی
تیسرے منشی کنہیا لال الکہدہاری ہین حصر اس پنتھہ کا عقل شخصی پر رکھا ہی انکے اتباع کسی نقل
یا دوسرے کی عقل کو نہین مانتے اتھا ناکافی سمجھتے ہین کہ کل مصنوع صنع موجود صانع ہو کر دی جب جیسی موقع
دیکھے ویسا کرے یہی مین عبادت صانع ہی باقی سب ڈھونگ سو انکی ہی اس مذہب کا مطبع کارخانہ شہر میرٹھ مین
ہی اسکو بھی تخمینا بائیس برس نکلے ہوئے تصنیفات مذہب کی اردو زبان مین ہین تیسری سوامی دیانند سرسوتی ہین
یہ مذہب ویدانتی کو معقول کی صورت مین ظاہر کرتے ہین مدعی صحت اکوار قدیمہ ہنود کے ہوکر
حال کے طریقہ پوجا پرستی کی اصلاح چاہتے ہین انکا مطبع کارخانہ بنارس مین ہی بیس برس سے

یہ دہرم نکلا ہی غرضکہ زمانہ حدوث سیاہ رتان تیجپر کا اوران جملہ بیجپر کا قریب یکدیگر ہے
اور کیون نہو کہ الکم علة ولسدة ان فتن کے سوا اور بہت فتن ہین جو اس امت مین ہو چکے
اور ہوتے رہتے ہین کتاب اذاعہ مین اونکو گن کر بتادیا گیا ہی جیسے فتح مدائن فتح ایلیا
زوال ملک عرب مسک جانا پہاڑ ونکا اپنی جگہ سے ہونا سعت کا مشرق مغرب جزیرہ
عرب مین غلبہ مرغ کا ہونا وبا کا پڑنا قحط کا نکلنا آگ کا آنا سرخ آندہی کا گرنا تارون کا سنہ ۱۲۳۱
سنہ ۱۲۳۵ مین سر پر لولیون کے نکلنا ستارہ دنبالہ دار کا بار ہا تب فتنے تو ہو گئے
اس جنس کے آیندہ بھی ہونگے اشارہ مرغ الکرامہ مین اسکی تفصیل لکھی ہے

ذکر فتن متزائدہ

قیامت نہ آویگی یہانتک کہ دو گروہ مین خوب لڑائی ہو دونو کا ایک ہی دعوی ہوگا اسکا
مصداق حرب صفین کو ٹھہرایا ہی یہ واقعہ ہو چکا قریب تیس دجال کے نکلینگے انکو یہ زعم
ہوگا کہ وہ رسول خدا ہین سید احمد نیچر نے بھی دعوی رسالت کا کیا ہی قرآدان دجالین سے
دجال اکبر نہین جو کانا یہودی مدعی خدائی کا ہوگا بلکہ اوسکے نائب وخلیفہ مراد ہین جو اوسکی طرح
دین اسلام کا نکالنا مٹانا چاہینگے چنانچہ ذکر اکثر ان دجالین کا اوپر گذرا از انجملہ یہ ہی کہ عام
جاہل قاری فاسق ہون عالم بے قید ہون قرآن پرانا ہو جاوے اوسکے پڑھنے مین کچھ مزہ نملے
صوف پہنین دل گرگ کیطرح ہون عمل طمع ہو در ذرا نہو اگر کچھ سنہتے تو کہین اب ہم ایسے کام
کرینگے برا کام کرین تو کہین ہم استغفار کرتے ہین شرک نہین کرتے ہماری مغفرت ہوگی
دنیا کے حاکم روز بروز بد تر ہونگے ہون تجارت بہت پہیلی عورت مرد کی مدد کرے تجارت مین
جہوٹی گواہی کا چرچا ہو حق گواہی چہپائی جاوے مرد کم ہون عورتین بہت ہون تا آنکہ ایک
ہو بلا امیرون کے گہر مین سب سے زیادہ رہتی ہی خود بھی اوسمین جتلا اسکے لونڈی غلام بھی
ہو سکتے ہی نہین بلکہ شنے کو نکاح کو بعض رئیس کسر شان سمجھتے ہین مرد مرد سے عورت عورت سے
اپنا کام نکالے عورت گہوڑے پر چڑہے نماز کم پڑہی جاوے خصوصا امرا اور وسار اوسکے

زیادہ وضائع کریں مذہبی جھگڑے بست ہوں تعصب قومی بڑھ جاوے

ذکر تغیر ناس

آدمی ایسے ہیں جیسے سوا ونٹ ہوں او نمین ایک بھی لائق سواری کے نہیں ایسے لوگ
آگے پیچھے چلے جاتے ہیں جو رہے وہ جیسے موسی جو کھجور کی اسد کو کچھ انکی پروا نہیں جب
اس امت کے لوگ تکبر سے سے چلین فارس و روم کے شاہزادے انکی خدمت کرینگا تو
اوسوقت اللہ سنکے بدون کو انکے بھلون پر مسلط کردیگا قیامت نہ آویگی جب تک کہ بڑا
سعادتمند دنیا میں وہ ہو جو بیوقوف ابن بیوقوف ہو گھرون کو کپڑا ایسا دین جیسے کعبے کو پہناتے
ہین دین پر صبر کرنا ایسا مشکل ہو جیسے ہاتھ میں چنگاری کا لینا امیر شریر ہون غنی بخیل ہون
کام عورتون کے حوالے ہون تو پھر قبر بہتر ہی روئی زمین سے نزدیک ہی کہ بلاوے ایک
قوم دوسری قوم کو جیسے کھانیوالے رکابی پر بلاتے ہین یعنی امم جمع ہون مسلمانون سے
لڑنے کو اوسوقت مسلمان بہت ہونگے لیکن جیسے جھاگ جو سیل میں بہ آتے ہین دشمنون کے
دل میں ہیبت انکی نرہیگی انکے دل میں کاہلی آجاویگی یہ کاہلی دنیا کی محبت موت کی کراہت سے
ہوگی فی الحال یہی حال ہے اسلام او راعدا اسلام کا جس قوم میں خیانت نکلی اونکے دلونمین
رعب آیا جس قوم میں زنا پھیلا وہان موت آئی یعنی وبا جب ناپ تول میں کمی ہونے لگی
رزق موقوف ہوا جب حکم ناحق جاری ہوئے خون ریزی ہونے لگی جس قوم نے عہد شکنی کی
اونپر دشمن چڑھ دوڑا یہ سب تغیرات اس زمانے میں موجود ہین لکن کوئی اونمین غور نہیں کرتا
انجام کار سے نہیں ڈرتا اس امت پر آخرت میں عذاب نہین لکن دنیا میں فتنے زلزلے
قتل ہین شروع اسلام کا نبوت و رحمت سے ہوا پھر خلافت رہی پھر بادشاہی گزندہ
ہوئے پھر جبریت و سرکشی و قہر و غلبہ کی سلطنت ہوئی زمین میں فساد پھیلا ریشمی کپڑے
شرمگاہ شراب سب کو حلال سمجھ لیا اسپر رزق ملتا ہی مدد ہوتی ہی یہ مضمون حدیث کا ہے
دوسری حدیث میں ہے کہ رہیگی نبوت درمیان تمہارے جب تک خدا چاہے پھر اوٹھا لیگا

اوسکو اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت نبوت کی راہ پر جب تک خدا چاہے پھر اوسکو بھی اوٹھا لیگا
پھر ہوگا ملک کاٹنے والا جب تک خدا چاہے پھر اوسکو بھی اوٹھا لیگا پھر ہوگی جبر کی حکومت
جب تک خدا چاہے پھر اوسکو اوٹھا لیگا پھر ہوگی خلافت منہاج نبوت پر پھر خاموش ہو گئے
یہ حدیث حذیفہ کی نزدیک احمد کے ہی اسکے مصداق اہل علم نے بتائے ہین لکن حصر کرنا اونہین
ٹھیک نہین ہو سکتا ہی کہ مراد جبریت سے اس زمانے کی سلطنت ہو اسکے بعد جو دور مہدی
کا آویگا وہ دور خلافت نبوت کی چال پہ ہوگا واللہ اعلم اب زمانہ قیامت کا بہت نزدیک ہو گیا علم چھین لیا گیا
فتنے ظاہر ہوئے بخل آ گیا قتل ہونے لگا وہ وقت آ گیا جسکے حق مین فرمایا ہی کہ نہین جاویگی
دنیا یہانتک کہ آویگا لوگون پر وہ زمانہ کہ نجانے گا قاتل بیچ کیون مارا نہ مقتول کہ مین کیون
مارا گیا وہ دونو جہنم مین جاوینگے قیامت کے پہلے فتنے ہونگے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے
صبح کو آدمی مومن شام کو کافر شام کو مومن صبح کو کافر ایسے فتنون مین قاعد بہتر ہی قائم سے
ماشی بہتر ہی ساعی سے ایسے وقت مین اپنی کمان توڑ ڈالے اوسکے ٹانت کاٹ ڈالے تلوار کو پتھر
سے رگڑ ڈالے اسپر بھی اگر کسی شخص پر فتنہ گھس آوے تو پہر ہابیل کیطرح بنجاوے یعنے
قاتل نہ بنے مقتول بنے گھر مین ٹاٹ کیطرح پڑا رہے ہر گز کسی فتنے مین شریک نہو اللہم وفقنا

ذم دنیا

دنیا آخرت مین ایسی ہی جیسے کوئی اپنی اونگلی دریا مین ڈبو وے پھر دیکھے کتنا پانی لگتا ہی
اسکو مسلم نے مستورد سے مرفوعا روایت کیا ہی ایک بچہ مردار گوسفند پر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم گذرے فرمایا ایک درہم کو اسے کوئی لیگا لوگ تو مفت مین بھی نہ لین فرمایا دنیا اس بچہ
مردار سے بھی زیادہ تر حقیر ہی نزدیک اللہ کے رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ فرمایا حجبت النار
بالشہوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ عن ابی ہریرۃ مسلم مین بجائی حجبت
حفت ہی مطلب ایک ہو کہ شہوات کے بعد آگ ہی تکالیف کے بعد جنت ہی جن لوگون نے
دنیا مین خوب چین اوڑایا دل کی خواہشین پوری کین کھیل تماشے مین روپیہ صرف کیا دھوم دھام

سے شادی بیاہ کیے بڑے بڑے محل بنائے باغ طیار کیے طرح طرح کے جشن کیے اسکا مال
اپنا مال سمجہا خلاف مرضی اوسکے اوٹہایا اپنے دل کا غصہ نکالا دل کی دوستی پوری کی فسق وفجور
مین رہے نامودی پر جان دیا کیے ہر کسی کی واہ واہ پر خوشامد درآمد پر خوش ہوئے انکا
انجام نار ہی جن مسلمانون نے دنیا مین تکلیف سے بسر کی اکل وشرب مین حلال پر صبر کیا
حرام مال کی طمع نہ کی مال ملا تو جگہ پر اوٹہایا ہر مصیبت پر صبر کیا کوئی آرزو دل کی پوری
نہوئی ہر غم والم کو راحت سمجہا ہر جراحت کو راحت جانا اسراف سے بچے کسی کی حق تلفی
نہ کی دوستی دشمنی خاص خدا کے لیے رکہی نہ جی کے موافق دنیا دارون کے ہاتھ سے جو
آفت آئے اوسپر صبر کیا اسلام وایمان کو کسی حالت تنگی وفراخی مین ہاتھ سے جانے نہ دیا
اسکا بدلہ اونکے لیے بہشت ہی ہر ہواے نفس کا انجام جہنم ہی ہر گروہ کی عاقبت جنت ہے
اللهم ارزقنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ فقر کا کچھ ڈر تمکو نہین ہی ڈر
اس بات کا ہی کہ دنیا تمکو خوب ملے جیسے اگلون کو ملے تم اوسمین رغبت کرو جیسے اونہون نے
کی وہ تمکو برباد کر دے جیسے اونکو برباد کر دیا متفق علیہ عن عمرو بن عوف یرفعہ
فرمایا وہ اچہا رہا جو مسلمان ہوا اوسکو رزق بقدر کفاف کے ملا جیسے پر اوسنے قناعت
کی رواہ مسلم عن ابن عمرو ابی ہریرہ سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدنیا
ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی وابن ماجہ
اس سے ثابت ہوا کہ علم کو فضیلت ہی مال پر عالم ہون ہی علم محبوب ہی دنیا مین کوئی چیز اگر
اچہی ہی تو یہی خدا کا ذکر وتعلیم وتعلم ہی باقی سب چیزون پر لعنت ہی مسلمان کو چاہیے
کہ ذرا اس حدیث کو سمجھے غور کرے کہ وہ مصداق اس حدیث کا ہی یا نہین یعنی اگر ذاکر
وعالم ہی تو خیر ورنہ دائرہ لعنت مین پڑا ہوا ہی لفظ ذکر وعلم سے یہ فائدہ ہوا کہ اصل
سعادت انسان کی عبادت خدا ہی عبادت بے علم کی نامعتبر ہی اسیلیے علم کیواسطے
علم ذکر کا ہوا علم وہی کتاب وسنت کا علم ہی جسکو حدیث مین حسن بتایا ہی دنیا کی قدر

خدا کے سامنے اگر ایک پر پشہ کی برابر بھی ہوتی تو کبھی کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی
اوسمین سے نہ دیتا اسکو احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے مرفوعاً روایت کیا ہے
یہ حدیث صاف دلیل ہی اس بات پر کہ اہل دنیا مسلمان کامل نہین ہین دنیا اوسکو کہتے
ہی جو خدا کا دشمن ہوتا ہی یہ قاعدہ اکثریہ ہی نہ کلیہ اتفاقاً اگر کسی پیغمبر کو بادشاہی بھی کر دیا جیسے
داؤد و سلیمان علیہما السلام تو وہ کچھ معارض اس حدیث کی نہین ہی اسلیے کہ سچے مسلمان
دنیا کو خدا کی مرضی مین صرف کرتے ہین تو وہ دنیا نہ ٹھہری دنیا وہ ہی کہ مال کو بیجا اپنے
دل کی خواہش کے موافق خرچ کرے دنیا سے محبت رکھے آخرت کو کبھی یاد نہ کرے آخرت کے لیے کوئی
کام نہ کیے حد کا ذکر اس حدیث مین آیا ہی جسنے اپنی دنیا کو دوست رکھا اوسنے اپنی آخرت کا نقصان کیا جسنے
اپنی آخرت کو چاہا اوسنے اپنے دنیا کا زیان کیا سو تم باقی کو اس فانی پر اختیار کرو رواہ
احمد والبیہقی عن ابی موسی دوسری حدیث میں ہی اشرفی روپیہ کا بندہ ملعون ہے
رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ مرفوعاً تیسری حدیث مین ہی جو کچھ مومن صرف کرتا ہی اوسکا اجر
اوسکو ملیگا مگر جو مٹی مین خرچ کیا یعنی عمارت بنانے مین رواہ الترمذی وابن ماجہ عن خباب
بادشاہون رئیسون نے ہزارون محل حاجت سے زیادہ بنا ڈالے کروڑون روپیئے خاک
پتھر مین ملا دیے جب اسکا حساب لیا جاویگا دیکھیے کیا جواب دیتے ہین یہ رعایا کا حق تھا
جو اس خاک مٹی مین ملا یا گیا حدیث مین تو اوس عمارت کو فرمایا ہی جو مال حلال سے بضرورت
بنائی گئی ہی پھر جو عمارت بلا ضرورت حاجت سے زیادہ مال حرام یا مشتبہ یا حق تلفی رعایا
وغیرہ ہو کر طیار کی گئی ہی اوسکا خدا حافظ ہی حلال مال اتنا کسکو میسر آسکتا ہی جو وہ اسمین
اسقدر عمارت طویل عریض بنا سکے چوتھی حدیث مین ہی عن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النفقة كلها في سبيل الله الا البناء فلا خير فيه رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب یعنی سب صرفہ اللہ کی راہ مین ہی مگر عمارت اسمین کوئی خیر
نہین ہی ایک انصاری نے ایک قبہ بنایا تھا حضرت نے اوسکا سلام نہ لیا جب اوس نے

اوسکو ڈہا دیا تب سلام لیا فرمایا کل بناء وبال ہی صاحبہ الا ما لا الا ما لا یعنی ما لا بد منہ رواہ ابو داؤد
عن انس جب ہر بنیاد وبال ٹھہری مگر ضروری تو دیکھنا چاہیے کہ ان محلات کا وزن ان حویلیوں کا
بوجہ جو بنانے والوں کی گردن وپیٹھہ پر لادا جاویگا کسطرح اوسنے اوٹھہ سکتا ہی اللہ ہی خیر
کرے ہم سب کو توبہ نصیب فرماوے فرمایا جب بندے کے مال مین برکت نہین ہوتی ہی
تو وہ اوس مال کو مٹی پانی مین صرف کرتا ہی یعنی جو کوئی گھر بنانے مین مال صرف کرے یہ علامت
اس بات کی ہی کہ اوسکا مال بے برکت ہی رواہ البیہقی عن علی عائشہ کی حدیث مین ہے
حضرت نے فرمایا دنیا اوسکا گھر ہی جسکے لیے گھر نہین اوسکا مال ہی جسکے لیے مال نہین دنیا کے
لیے وہی جمع کرتا ہی جسکو عقل نہین رواہ احمد والبیہقی ابی ہاشم بن عتبہ سے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عہد لیا اس بات پر کہ مال جمع کرنے کے لیے ایک خادم ایک سواری راہ خدا مین
تجکو کافی ہی رواہ احمد والترمذی فرمایا آدمی کا حق سوا ان تین چیز کے کچھ نہین ایک گھر
جسمین رہے ایک کپڑا جس سے ستر چھپاوے سوکھی روٹی پانی جسکو کہاوے پیے رواہ الترمذی
عن عثمان فرمایا میرے دوستون مین میرے نزدیک بڑا رشک اوس مومن پر ہی جو کم مال
کم عیال ہی نماز خوب پڑھتا ہی چھپی طاعت وعبادت خدا کی کرتا ہی لوگون مین مشہور نہین
کوئی اوسکی طرف اونگلی نہین اوٹھاتا رزق اوسکا بقدر کفاف ہی وہ اوسپر صابر ہی اوسکو
جلدی موت آگئی اوسکے رونیوالے کم ہین میراث کم ہی رواہ احمد والترمذی وابن
ماجہ عن ابی امامۃ فرمایا جسنے صبح کی تم مین سے امن مین اپنی جان کی تندرستی مین اپنے
بدن کی اوسکے پاس ایکدن کی خوراک ہی تو گویا ساری دنیا اوسکے پاس جمع ہو گئی رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ایک شخص نے ڈکار لی فرمایا ذرا اس ڈکار کو کم کر
بڑا بھوکا قیامت کے دن وہ ہی جو دنیا مین خوب پیٹ بھر کے کہاتا ہی رواہ فی شرح السنۃ
عن ابن عمر وروی الترمذی نحوہ فرمایا ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہی میری امت کا فتنہ
مال ہی رواہ الترمذی عن کعب بن عیاض یہ وہ فتنہ ہی جسکے پیچھے اولاد ماں باپ کا

دشمن ہوجاتی ہی اپنے بیگانے ہوجاتے دین بھائی بدحواس کے پیاسے ہوجاتے ہین اسکے لیے
ایمان فروشی آسان ہوجاتی ہی خون کرنا زہر دینا جادو کرانا سب کچھ اچھا نظر آتا ہی خدا
سچا وسے فرمایا جب تو دیکھے کہ اللہ کسی بندے کو دنیا دیتا ہی باوجود اوسکی معصیتون کے
جسقدر وہ بندہ چاہتا ہی تو یہ استدراج ہی پھر یہ آیت پڑھی فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا
علیهم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنهم بغتة فاذا هم مبلسون
رواه احمد عن عقبة بن عامر آدمی جب دیکھے کہ مجکو مال ملتا رہتا ہی مین گناہ کیے جاتا
تو سمجھ لے کہ یہ اللہ کا دھوکا ہی کسی وقت وہ ایسا پکڑیگا کہ پھر جان چھوڑانا مشکل ہوگا الا
اعطانا فرمایا تمھارے آگے ایک سخت گھاٹی ہی اوسکے پار وہی ہوگا جو ہلکا پھلکا ہی رواه
البیهقی عن ابی الدرداء یہ گھاٹی یہی دنیا کا مال ہی جسکے پاس کم ہی وہ جلدی پار ہوجاویگا
بوجھل لوگ اسی طرف رہ جاوینگے سے تورہ او کثرت اسباب یہ خود تنگ میداری
سبکروحان چو بوی گل فرد بستہ تنگما + فرمایا مجکو یہ وحی نہین آئی ہی کہ مین مال جمع کرون
سوداگرون مین شامل ہون مجکو تو یہ سندیسا آیا ہی کہ حمد خدا کی تسبیح پڑھون سجدہ
کرنیوالون مین ہون مرتے دم تک خدا ہی کو پوجون رواه فی شرح السنة عن جبیر بن
نفیر مرسلا وابو نعیم فی الحلیة عن ابی مسلم فرمایا شراب جامع ہی گناہون کا عورتیں
جال ہین شیطانون کی دنیا کی محبت اصل ہی ہر خطا کے پیچھے ڈالو عورتون کو جسطرح پیچھے
پیچھا انکو خدا نے رواه رزین عن حذیفة یعنی ذکر و حکم ومرتبے مین انکو مرد ولی مقدم
نکرو فرمایا دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی آخرت چلنے والی آنیوالی ہی ہر ایک کی اولاد ہی تمسے ہوسکے تو
دنیا کی اولاد نہ ہو آج تم عمل کے گھر مین ہو کچھ حساب نہین کل آخرت کے گھر مین ہوگے وہان
عمل نہین رواه البیهقی فی شعب الایمان عن جابر فرمایا دنیا ایک حاضر سامان ہی نیک
و بد دونو اوسمین سے کھاتے ہین آخرت ایک سچی مدت ہی اوسمین بادشاہ قدرت والا اپنا
حکم جاری کریگا سن لو ساری بھلائی بہشت مین ہی ساری برائی دوزخ مین ہی پہرداد

التاني عن عكرمہ آدمی جب مرتا ہی فرشتے کہتے ہین اسنے کیا آگے بھیجا آدمی کہتے ہین
کیا چھوڑ مرا رواہ البیہقی عن ابی هریرة فرمایا جب دیکھو تم بندے کو بے رغبت دنیا مین اور
وہ کم سخن بھی ہو تو اوسکے پاس بیٹھو اوسے حکمت سکھائی جاتی ہی رواہ البیہقی عن ابی هریرة
حاصل کلام یہ کہ دنیا فانی آخرت باقی ہی باقی کا ایک ٹھیکرا فانی کی سلطنت سے ہزار درجہ بہتر
ہی دنیا کی فنا سبکو معلوم ہی ہر روز دیکھا کرتے ہین کہ پرانے مرتے ہین نئے آتے ہین ہر چیز
مین تغیر ہوتا جاتا ہی کیسے کیسے بڑے بڑے پادشاہ عادل تھے یا ظالم صالح تھے یا فاسق سب گئے
اونکے آثار کیسے کیسے نمودار تھے وہ سب خاک مین مل گئے ہر زمانے مین رنگ سلطنت کا
بدلا رہا آج تیرے گھر مین ہی کل میرے گھر مین پرسون کسی اور کے گھر مین محتاج امیر ہو جاتے ہین
امیر مفلس ہو جاتے ہین عالمون مین جاہل پیدا ہوتے ہین جاہلون مین عالم نکلتے ہین ایکدو بات ہو تو
کوئی کچھ کہے سنے جہان لاکھون تغیر ایکدم مین ہون وہان کی بے ثباتی کا کیا ٹھکانا ہی مگر ہزارہا
بنی آدم کے دلپر وہ پردہ غفلت پڑا ہی کہ کبھی نہین اوٹھتا جنکو خدا نے علم دیا ہی اپنا خوف
بخشا ہی دین اسلام کو سچے دل سے اونھون نے قبول کیا ہی بشاشت ایمان نے اونکی جان مین
اپنا گھر کر لیا ہی اسلام کے لیے اونکا سینہ کھل گیا ہی وہ تو اس دام ہوس مین نہین آتے اونکو
اگر ساری دنیا بھی کوئی دیدے تو وہ جب تک اونکا بس ہی اپنا دین نچھوڑین بے بسی کا کام
کہ حاکم مارے روئے ندے اور بات ہی سو اوس بے بسی مین امید عفو ہی اللہ بس ہی سب کا
باقی جتنے اہل دنیا ہین وہ اپنی خواہشہای نفسانی کے عاشق ہین راتدن عیش و عشرت مین
غرقاب ہین ایک جہان کا گناہ بہت خوشی سے دیدہ و دانستہ اپنے نامۂ اعمال مین لکھواتے
ہین آپ عیش نکرین لکن دوسرون کو کراتے ہین راتدن طرح طرح کے جلسے ہین مجمع ہین میلے
ٹھیلے ہین محفلین ہین جشن ہین ہنسی کھیل تماشا ہی باغ و بہار ہی سیر مرغزار ہی ان مزون مین
ایسے چکنا چور رہین گویا اسیواسطے بنے ہین قیامت کے گویا درحقیقت منکر ہین گو مونہ سے
اقرار کرین اگر قیامت کا آنا سچ ہی ذرہ ذرہ حساب کا ہونا حق ہی تو پھر یہ بے پروائی کیسی

اب تو ساٹھہ ستر برس سے زیادہ کسیکی بھی عمر نہین ہوتی ہی یا زمین سے آدھی عمر تو رات کے سوئمین گذر جاتی ہی پندرہ برس لڑکپن مین گذر جاتے ہین پندرہ برس جوانی کے نشے مین شباب فسق فجور شراب کباب کے مریمین کٹ جاتے ہین اگر موت نے جلدی نکی باقی جو ذراسی عمر رہی جسکا نام بڑھاپا ہی کیسکو جلد کسیکو دیر مین آگھیرتا ہی سوا کثر لوگون کا وقت بھی توجہ طرف آخرت کے نہین ہوتی وہی مدہوشی اگلی چلی جاتی ہی یہ پیری گویا صبح کا ذب ہے مخصوصا امراء ور ؤساء و ملوک و سلاطین کو پس جب یہ وقت بھی ہاتھہ سے نکل گیا تو پھر وہان آخرت مین بجز ہاتھہ ملنے کے اور کیا حاصل ہوگا ؎

ہمیشہ دست بسر میزنی یہ شدہ فیضے + مگر دست تو کارے دگر نمے آید +

اللھم ارحمنا واعف عنا

فائدہ

آدمی دنیا کے کمانے کے لیے کیسی کیسی محنت تکلیف اوٹھاتا ہی روٹے پیدا کرنے کے لیے نوکر جا کر اپنی جان تک لڑائی مین دیتا ہی بادشاہت کے لیے کیا کیا مکر و فریب و دغابازی کی چال چلتا ہی مگر مراد کے موافق اوسکو دنیا نہین ملتی دین کے لیے کچھ بھی محنت کوئی نہین کرتا اکثر لوگ نماز بھی نہین پڑھتے روزہ بھی نہین رکھتے جو پڑھتے رکھتے ہین وہ کیا بُرے نہین کچھ کسی طرح کی مشقت عبادت مین نہین کرتے کسی طرح کی تکلیف خدا کے راضی کرنیکو اپنی جان نہین اوٹھاتے بھلا انصاف کرو بہشت سے چیز مفت مین انکو کسطرح ملجاویگی یہ فانی تو ملتی ہی نہین وہ باقی کسطرح ہاتھہ آئیگی اسکے لیے تو جان تک لڑائی ہی آدمی کے لیے تر کس سے بھی نہ لڑائی ہی نہ بھڑائی ہی یہ بھی آنکھہ سے دیکھہ چکے کان سے سن چکے کہ جو بڑے بڑے بادشاہ اس دنیا مین ہوے دنیا اونکے پاس مکر و فریب سے آئی حیلے و حوالے سے چلے گئے ؎

این مشو زمشوہ دنیا کہ این عجوز + مکارہ می نشیند و محتالہ میرود

کسی نے چھہ مہینے کسی نے سال بھر کسی نے کم کسی نے زیادہ سلطنت کی ساٹھہ برس سے

زیادہ کوئی حکمران نرہا کسی گھر مین سو پچاس برس کسی گھر مین چار پانسو برس سے زیادہ سلطنت نہ ٹھہری جسطرح انسان کے لیے ایک عمر طبعی ہی کہ سو سوا سو برس سے زیادہ مثلاً نہین جیتا اسیطرح سلطنت کے لیے بھی یہی عمر طبعی ہی کہ ایک گھر مین اتنی مدت سے زیادہ قائم نہین رہتے پھر چاہ اوس قوم کے دوسرے گھر مین جا وے یا کسی غیر قوم کے گھر مین آوے اسکی بیوفائی سب بیوفاؤن سے زیادہ تر ہی اسکی ناآشنائی سب ناآشنایون سے بڑھکر ہی

دولت دنیا کہ تمنا کنند   با کہ وفا کرد کہ با ما کند

یہ اگر کوئی اچھی چیز ہوتی تو خدا کے دوستوں ہی کو ملتی خدا کے دوستون نے تو اوسکو بالکل چھوڑ دیا اچھی بادشاہون نے یہ ناوابستہ اسکو ترک کر دیا خدا نے اپنے دوستون کو اسکی آلودگی سے بچایا الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان اون لوگون کے حال پر نہایت افسوس ہی جنکو مقدار کفاف بوجہ حلال میسر ہی مگر وہ اوسپر قانع نہین ہوس حکومت اسید ترقی دولت ہر دم اونکے دل کو تہ و بالا کرتی ہی وہ اسکو کچھ منافی اسلام نہیں سمجھتے ...... سے

دنیا داری و رفاقت می طلبی   این نار بخانہ پدر باید کرد

آدمی چار قسم کے ہین ایک وہ جو دین دنیا دونوں میں اچھے ہیں ایسے لوگ گنتی کے ہوتے ہین ا۔ امیر علما اسلام کے حق مین قرار پایا ہی وآتیناہ فی الدنیا حسنۃ وانہ فی الاخرۃ لمن الصالحین ملت اسلام درحقیقت ملت ابراہام ہی اسلیے ہمکو سکھایا ہی کہ ہم بھی یہی دعا اپنے لیے کیا کرین جناب حدیث مین یہ عرض کرتے رہین ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار دنیا کی خوبی یہ ہی کہ اول عقیدۂ اسلام درست ہو پھر عمل صواب رزق بقدر کفایت شکر گناہ کبیرہ سے بچا رہے زمانے مین کسیقدر عزت و آبرو بسر ہو شرف نسب و حسب کے ساتھہ شرف علم و فضل بھی حاصل ہو آخرت کی خوبی یہ ہی کہ قبر مین آرام سے گذرے حشر مین جنت ملے اللہ پاک راضی رہے جہنم کی ہوا نہ لگے دوزخ سے نجات ملے بہشت مین رفاقت انبیا و اولیا و صلحا کی نصیب ہو دوسرے وہ جو دین دنیا دونون خراب

ہین جیسے اکثر بے دین فقیر دنیا مین تو محتاج سائل گداگر خوار ذلیل رسوا پڑے پھرتے ہین آخرت
مین کفر و بے دینی کے سبب سے دوزخ کا ایندھن ہونگے یہ لاکھون کروڑون آدمی جو جنگل
گانون بند رو غیرہ مین بستے ہین مذہب انکا کفر ہی رات دن مشقت مین گرتا رہین مشکل سے
روٹی کپڑا پیدا کرتے ہین ہمیشہ باج گذار سلاطین ہین انکو اسی قسم مین سمجھو خسر الدنیا والاخرة
ذلک ہو الخسران المبین تیسرے وہ جو دنیا مین اچھے آخرت مین برے ہین اس قسم کے
مصداق اکثر یہی ملوک و سلاطین و امراء و رؤسا و والیان ملک ہین تیسان تو دولت حکومت
کے سبب سے دنیا انکی درست رہی دل کی سب خواہشین پوری ہوئین جو چاہا سو کیا کسی پر ظلم
ہوا کسی کا حق ضائع ہوا جان و مال کو خدا کی خلاف مرضی کامون مین صرف کیا رات دن کھیل تماشے
جلسے جشن محفل مجلس عیش آرام مین بسر ہوا لذت آخرت کو ادہار دنیا کے مزے کو نقد سمجھ کر
باقی چھوڑ کر فانی پر قناعت کی یہان انکا حصہ کچھ بھی نہین ہے ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته
منہا وما له فی الاخرة من نصیب چوتھے وہ ہین جنکے پاس دنیا نہین مگر انھون نے اپنی آخرت کا
سودا خوب کرلیا ہے جیسے اولیاء صلحاء علماء اس امت کے جنکو کبھی آسودگی کی راحت کی اور صورت نہ
شکل نہ دیکھی اپنے ہاتھ پانون کی محنت سے رزق حلال بقدر سد رمق پیدا کیا اسپر ہر حال مین
خوش رہے دنیا نے انکو کبھی اپنے جال مین نہ پھانسا انھون نے دنیا کے لیے کبھی کوئی محنت
مشقت زائد نہ کی ملا تو شاکر نملا تو صابر رہین اس قسم کے لوگ آخرت مین سب سے بہتر رہینگے
انکا مرتبہ اون اغنیاء سے بھی بہتر ہوگا جنکی مغفرت خدا کو منظور ہوگی انا اخلصناہم بخالصة
ذکری الدار اسی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی ہے اللہم احینی مسکینا و
امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرة المساکین اللہ تعالی منصف عادل حکیم دانا ہے اوسکا
انصاف کب مقتضی اس امر کا ہوگا کہ جو دنیا مین آسودہ رہے وہ وہان بھی برابر اوسکے ہون
جو دنیا مین آسودہ نہ تھے یا جو دنیا مین محتاج مظلوم تھے وہ آخرت مین بھی فقیر و مظلوم رہین
انکے ظالم وہان بھی چین کرین یہ بیچارے وہان بھی خدا کی نعمت سے محروم رہین یہ کام سے

باہر ہی عدل سے علیحدہ ہی اگرچہ خدا پر کوئی چیز واجب نہین جو چاہے سو کرے مگر وہ اپنے
فضل سے وعدہ عدل کا کیا ہی ومن اصدق من اللہ قیلا دنیا تو خواب ہی آنکھ کھلی کچھ تھا
زندگی سراب ہی آنکھ بند ہوئی سب کچھ نظر آنے لگا وللہ المثل الاعلی مالکو نوابیکتسبون
اسمد آخرت کو درست رکھے جہان ابد تک ہمین رہنا بسنا ہی اللھم یسر ولا تعسر اچھے لوگ
آخرت مین اچھے رہین گے بہشت مین جگہہ پاوینگے اونکی بھی بہت قسمین ہین کوئی سابقین
کوئی مقربین کوئی اصحاب الیمین کوئی شہدا کوئی صدیقین کوئی صالحین ان اقسام کا ذکر بسطر
قرآن پاک مین آیا ہی وہ کتاب حظیرۃ القدس مین لکھا گیا ہی اسیطرح جو لوگ جہنم میں جاوینگے
اونکے لیے درکات مختلفہ ہین کوئی اول طبقے مین ہوگا یہ سب سے زیادہ ہلکا عذاب ہی سب سے
کم عذاب مین وہ شخص ہوگا جسکو دو انگارے دیکے دوزخ مین رکھین گے سب سے بدتر وہ ہوگا جو نیچے
کے طبقے مین رہے گا دوزخ وجنت فی الحال موجود ہین ان دونوکو فنا نہین موت کو اوسدن
موت آجاویگی موت کو سب کے سامنے ذبح کر کے حکم خلود کا سنا دینگے سب جھگڑا چک جاویگا،
ع قصۃ المدۃ الطولی قل العصلت + فتوے پر چلنا ادنی مرتبہ اسلام کا ہی سو وہ بھی
اس زمانے مین پایا نہین جاتا ہی کہ جماعت غربا مین بھی امرا کا تو کچھ ذکر ہی نہین ہی کہ وہ تو
گویا ایک نئی مخلوق ہین خدا کے نوع انسان سے جدا ہین سہ بیا در مجلس رندان کو ببین
عالم دیگر + بہشت دیگر وابلیس دیگر آدم دیگر + تقوے پر چلنے والے اب ایسے کیاب ہوگئے
ہین جیسے کیمیا عنقا یہ حصہ خدا نے گویا اس امت کے سلف صالح ہی کے لیے رکھا تھا انکو نین تو
لاکھون متقی گذرے پچھلو نمین بھی تا اواسط تیرہوین صدی ہزارون مین سو پچاس پائے گئے
اب مطلع بالکل صاف ہی تقوے کا کیا ذکر فتوے پر بھی کوئی نہین چلتا مگر دعوی اسلام کا ہر قوت
ہی مغفرت کا سبکو یقین حاصل ہی اس سے بڑھکر اور کیا فتنہ ہوگا کہ بدعت سنت ہوگئی ہی
ضلالت ہدایت ٹھہری ہی معروف منکر نظر آتا ہی منکر عین معروف سمجھا جاتا ہی فسق وفجور
کی گرم بازاری ہی دینداری کی ذلت وخواری ہی جو دین پر قائم ہوا وہ متعصب کہلاتا ہی

جو سچ کہی سادہ بڑا لالچی شہرتا ہی دنیا زبان کے ذریعہ سے ملتی ہی بیحیائی سے رزق ہاتھ
لگتا ہی جھوٹ بولنے سے قدر بڑھتی ہی سچ بولنے سے آبرو جاتی ہی مستقی ہوسے بیوقوفی ثابت
ہوتی ہی دوست وہی ہی جو سب فاسق و فجور مین شریک حال ہو دشمن وہ ہی جو ان کاموں سے
الگ رہے یا منع کرے آخر تاریکی و مایوسی وقت کا حال لکھنے کو ایک دفتر چاہیے مصداق جو
سعادتمند ازلی ہین وہ اس زمانے پر آشوب مین بھی کچھ ہی ہو خدا و عالم کو مین سونتے

اوسی پر بھروسا رکھتے ہین وہی اونکا ہر حال مین مددگار ہی ؎

کارسازِ ما بفکرِ کارِ ما ＋ فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما ＋

اللہم وفقنا

اجمال مقال

تیس برس زمانہ خلافت راشدہ کا رہا پھر بنی امیہ کی حکومت تا آخر سنہ ۱۳۲ رہی پھر عباسیہ
عہد آیا انکی خلافت پانسو چوبیس برس تک رہی تھی امیہ مین چودہ بادشاہ ہوئے عباسیہ
مین سینتیس خلیفہ ہوئے سنہ ۶۵۶ مین زمانہ انکا ختم ہوگیا ہلاکو سنہ ۶۵۶ مین ملاک ہوا انکو صفاریہ
مین تین بادشاہ فارس ہوئے کچھ کم چونتیس برس انکی حکومت رہی سنہ ۲۹۸ مین تمام ہو گئے
آل سامان مین نو بادشاہ ہوئے ایکسو دو برس چھ مہینے بیس دن حکومت کی سلاطین غزنویہ
پانچ ہوئے جو ستر برس حکمرانی کی سنہ [illegible] مین تمام ہو گئے دیالمہ جنکو آل بویہ بھی کہتے ہین انمین
سترہ بادشاہ ہوئے سنہ ۳۲۱ سے تا سنہ ۴۴۷ ایکسو ستائیس برس حکومت کی سلجوقیہ تین طبقے ہین
ایران مین چودہ نفر نے ایکسو اکسٹھ سال حکومت کی سنہ ۴۲۹ سے تا سنہ ۵۹۰ دوسرے طبقے نے روم
مین حکمرانی کی انمین بھی چودہ بادشاہ ہوئے سنہ ۴۸۰ سے سنہ ۷۰۰ تک دو سو بیس برس حاکم رہے
تیسرے طبقے نے کرمان مین قدم جمایا یہ گیارہ نفر تھے سنہ ۴۳۳ سے سنہ ۵۸۳ تک ڈیڑھ سو برس حاکم رہے
اسمعیلیہ دو فرقے ہین ایک مغرب والے انمین چودہ نفر حاکم رہے سنہ ۲۹۶ سے سنہ ۵۵۶ تک
دو سو ساٹھ برس حکومت کی فرقہ دوم نے ایران لیلیا یہ آٹھ نفر تھے ایکسو ستر برس حکمرانی

کی آل عبدالمومن نے جو تیرہ نفر تھی ۵۲۴ھ سے ۶۶۸ھ تک حکومت کی یہ ایک سو چوالیس برس
ہوئے ملوک قراختا جو کرمان کے سلطان تھے نو نفر ہین ۶۱۹ھ سے ۷۰۳ھ تک چوراسی
برس حاکم رہے مستقل حاکم ایران چودہ نفر ہین ۶۵۴ھ سے ۷۳۶ھ تک انکی حکومت رہی یعنی
ایکسو ستیس سال سلاطین ایلکانیہ چار ہوئے [illegible] سے [illegible] تک چہتر برس فرمانروا رہے
کی حجابانیہ مین دو ہی بادشاہ ہوئے [illegible] سے [illegible] تک بیس برس حاکم رہے بارہ نفر تہ
پینتیس برس حاکم رہے سلاطین آق قویونلیہ مین نفر نے بالیس سال انکا حکومت کا بجا یا ہند ملک مین
اسلام مہکے [illegible] ہجری سے ہی اول مغیرہ نے عہد عمر بن خطاب مین سند کو فتح کیا پھر [illegible] مین
مہلب بن ابی صفرہ نے ملتان کو لے لیا [illegible] مین بعہد عبدالملک عبدالرحمن بن محمد نے
کابل کو فتح کیا [illegible] مین محمد بن قاسم ثقفی نے زمانہ حجاج مین بعض بلاد پر فتح پائی [illegible] مین
بزمانہ ہشام بن عبدالملک عبداللہ قسری نے خراسان وغورستان وغیرہ کو چھین لیا پھر
خلفاء عباسیہ کے عہد مین ہمیشہ آمد و شد مجاہدان اسلام جاری رہی ایک جماعت سادات
مقیم انصار ی رہے حکومت ان بلاد کی چند حکومت سامانیہ رہی پھر چنگیز خان کا زور رہا
پھر امیر تیمور نے مسرود [illegible] مین ناصر الدین سبکتگین نے خوب رخ کی مساجد بنائے راجہ
جی پال کو ہرا دیا اپنے نام کا سکہ و خطبہ جاری کیا [illegible] مین کالپی بنارس وغیرہ مفتوح ہوا
[illegible] مین خلجیہ نے بنگالہ لیلیا [illegible] مین ملک گجرات ہاتھ آیا [illegible] مین سارا ہند چھین لیگیا
[illegible] مین [illegible] الامانۃ پھر [illegible] مین تیمور نے دہلی وغیرہ خالی کرالی [illegible] مین بابر شاہ نے
اپنا قبضہ کر لیا آدمیوں سے سلطنت ہند خاندان تیموریہ مین رہی [illegible] مین بہادر شاہ
دہلی میں عبدالمجید خان روم مین ملکہ وکٹوریہ لندن میں تخت نشین ہوئے ۱۲۷۴ ہجری مین
بہادر شاہ قید ہو کر رنگون گئے وہان مر گئے سلطنت دہلی ختم ہوئی سلطنت روم کی
ابتدا عثمان خان سے ہوئی [illegible] مین جبتک قائم ہے سلطان عبدالحمید خان جو اب
والی روم ہین سلطان سی و سوم ہین نسب انکا عیص بن اسحاق علیہ السلام تک پہونچا یا گیا

بعض انکو اولاد چنگیز خان سے مثل سلاطین تیموریہ ہند کے بتاتے ہین واللہ علم بگوشوارہ
ہوا سلطنت اسلام کا زمانہ جب سے ایتک ہند مین جسقدر ریاستین باقی ہین وہ سب
محکوم دولت انگلشیہ ہین ہر روز اختیارات ان ریاستون کے کم ہوتے جاتے ہین ان مین
اکثر رئیس تو ہندو ہین مسلمان تھوڑے جو مسلمان ہین وہ عیش وعشرت مین غرقاب ہین جو
ہندو ہین وہ بھی امور ریاست داری مین عاجز ہین غالب رؤسا بے علم جاہل ہین انکو
نہ دین کی عقل ہی نہ دنیا کی حدیث مین آیا ہی قیامت کے قرب مین لکع بن لکع رئیس ہونگے
یعنے حکومت ایسے لوگون کی ہاتھ مین آویگی جو پشتہا پشت سے بیوقوف چلی آتے ہین
اگلے سلاطین بنی امیہ و بنی عباس غالبا خود بھی اہل علم تھے اہل علم کے قدر شناس تھے پھر جب
طوائف الملوک ہوگیا خلافت جاتی رہی سلطنت و امارت رہ گئی تو اسوقت بھی سلاطین و
امراء تابع حکم و رای اہل علم کے تھے ملک کی عمدہ خدمات سوا علماء کے دوسرون کو نہ دیتے فوج
و پولس کا کام جاہلون کے سپرد کرتے اب وہ وقت آیا ہی کہ نہ حکام قدردان علماء ہین نہ محکوم
اہل علم جاہل سے جاہل کو عمدہ خدمت سپرد ہوتی ہی خوشامد کو خیر خواہی سمجھتے ہین دوست کو
دشمن جانتے ہین جو انکا مصفیر ہی انکے ہر کام مین شریک ہی وہ اچھا ہی جو انکی مجلس و خیال سے
علحدہ ہی وہ برا ہی یہی امور سبب ہین ادبار اہل اسلام اور آنے قیامت کے اگر ہر ریاست مین
اصلاح حال و قال ہو اب لوگ اچھی چال چلین تو پھر قیامت جلد آنے کی کیا ضرورت ہی یہ عمل

الحمد للہ دیکھو ملاحظہ

فائدہ

عہد اسلام مین ایک تو زمانہ خلافت راشدہ کا تھا خلفا راشدا افضل امت تھے علم و عمل مین تھے
زمانہ ملوک بنی امیہ کا ہوا انکو بھی کسیقدر علم ضروری حاصل تھا پھر خلافت عباسیہ ہوئی یہ
سب خلفاء نسلا بعد نسل و بطنا بعد بطن علماء تھے مگر انمین کسی نے تالیف تصنیف نہین کی
فقط معتز بالله کا ایک دیوان شعر ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت سے لیکر

تا آخر خلافت عباسیہ غالب خلفا و ملوک اسلام محدث تھے علما و قت جسطرح انکو روایت
حدیث کرتے تھے اسیطرح خود بھی انسے روایت لیتے تھے آثنا ران ازمنہ مین جو ملوک اور
ممالک اسلامیہ پر متغلب و متصرف ہوگئے وہ غالباً اہل علم نہ تھے سلطنت تیموریہ دولت عثمانیہ
مین فقط معرفت شناس عربی یا زباندان فارسی ترکی ہوئے یمن مین حکومت سادات حسنیہ کی
ابتدا سے تا آخر صد سیزدہم برابر ہوتی آئی یہ لوگ البتہ امیر المومنین و امام کہلاتے تھے انہین
سب امہ مع اپنی کل اولاد کے جسطرح امام ملک تھے اسیطرح امام علم بھی تھے بلکہ ہر واحد انہین
مجتہد مستقل تھا اسیطرح انکی اولاد اعلی درجے کی عالم اور مجتہد مطلق تھے انہین کوئی ایسا
نہین جو اسکی تالیف تصنیف متعدد و ہر علم مین علوم شرعیہ و آلیہ سے موجود نہو اسکی شہادت
کے لیے کتاب بدر طالع کافی ہی تواریخ صنعا رین دافی ہین سنہ او تھا فرقہ زیادہ سے
کامل کوئی نہ کچھ ہوئے جبی تو یہ رندان قدح خوار ہوئے نہ سلسلہ سیادت نسب ائمہ یمن کا
جسطرح کمال مرتبہ صحت مین ہی اسیطرح علم بھی انکا مسلسل و متواتر ہی لکن غالباً یہ زیدی مذہب
تھے زیدیہ فروع مین حنفی اصول مین معتزلی ہین آل حنفیہ جماعت کی تکفیر نہین کرتے جسطرح حنفیہ کی تکفیر نہین
کرتے ہان انکو متبع جانتے ہیں انہین سب صحابہ ممنوع ہی انہین بعض ایسے امام بھی ہوئے جو پکے سنی تھے
جیسے محمد بن ابراہیم وزیر انھون نے رد مذہب زیدیہ کیا اب یہ دولت حسنیہ آخر صد سیزدہم
مین ہاتھ پر اتراک روم کے زائل ہوگئے مشتاو مین علم و دولت سے سب چراغ رہ گیا حسینیہ
سرے سے کبھی دولت نہین آئی جنتی طباطبا کی نسل مین جو ایک دو پشت تک قدر قلیل حکومت
رہی یا اور کسی مین سو وہ مثل چھوٹی ریاستون کے تھی وہ بھی بہت جلد منقرض ہوگئے
شرفا مکہ معظمہ بھی حسنی ہین اونہین ابتک شرافت و ولایت حرمین شریفین باقی ہی مگر تحت
حکم اتراک ہین سلطان روم کے یہان سے یہ منصب انکو ملتا رہتا ہی کچھ بڑی دولت و
حکومت نہین ہی انہین علم کم رہا امام مہدی محمد بن عبداللہ موعود بھی حسنی ہونگے تمین کے
نسبت جاہل لوگون کا یہ خیال ہی کہ وہان جتنے اہل علم تھے یا اب ہین وہ سب زیدی ہین

مرخیال باطل ہے کے جواب میں یہ عبارت علامہ شوکانی کافی ہے جو انہوں نے در مطالع
میں ذیل ترجمہ حافظ محمد بن ابراہیم وزیر صاحب عواصم لکھی ہے وہ عبارت یہ ہے کان من اسباب
ان علماء الطوائف لا يكثرون العناية باهل هذه الديار لاعتقادهم في الزيدية بما لا
مقتضى له الا مجرد التقليد لمن لم يطلع على الاحوال فان في ديار الزيدية من ائمة
الكتاب والسنة عددا يجاوز الوصف يتقيدون بالعمل بنصوص الادلة ويعتمدون
على ما صح في الامهات الستة الحديثية وما يلتحق بها من دواوين الاسلام المشتملة
على سنة سيد الانام ولا يرفعون الى التقليد راسا ولا يشوبون دينهم بشيء من
البدع التي لا يخلو اهل مذهب من المذاهب من شيء منها بل هم على نمط السلف الصالح
في العمل بما دل عليه كتاب الله وما صح من سنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
مع كثرة اشتغالهم بالعلوم التي هي آلات علم الكتاب والسنة من نحو وصرف ومعاني
وبيان واصول ولغة وعدم اخلالهم بما عدى ذلك من العلوم العقلية ولو لم
يكن من المزية الا التقيد بنصوص الكتاب والسنة وطرح التقليد فان هذه خصيصة
خص الله بها اهل هذه الديار في هذه الازمنة الاخيرة ولا توجد في غيرهم الا نادرا
ولا ريب ان في سائر الديار لا سيما المصرية والشامية من العلماء الكبار من لا يبلغ
غالب اهل ديارنا هذه الى رتبته ولكنهم لا يفارقون التقليد الذي هو دأب من لا
يعقل حجج الله ورسوله صلى الله عليه وآله وسلم ومن لم يفارق التقليد لم يكن لعلمه
كثير فائدة وان وجد منهم من يعمل بالادلة ويدع التعويل على التقليد فهو القليل النادر
كشيخ الاسلام ابن تيمية وامثاله الى آخر ما قال ماحصل عبارت یہ ہے کہ اکثر علماء دیگر اطراف
کو زیدیہ پر یہ خیال کرتے ہیں یہ خیال ان کا تقلیدی ہے نہ تحقیقی اگر تحقیقی ہوتا تو معلوم کر لیتے کہ
انہیں دیار زیدیہ میں ائمہ کتاب و سنت بے گنتی ہیں جو نصوص ادلہ و صحاح ستہ وغیرہ
کتب سنت صحیحہ پر عمل کرتے ہیں تقلید کیطرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے اپنے دین میں کسی

طرحکی بدعت جن سے کوئی اہل مذہب خالی نہین ہی نہین ملاسکتے بلکہ انکا طریقہ وہی طریقہ
سلف صالح کا ہی کہ کتاب وسنت پر عمل کرتے ہین علوم آلیہ مین مشغول رہتے ہین انکو اوسکا
مزیت شوق مگر یہی تقیید ساتھ نصوص کتاب وسنت وطرح تقلید سکے تو یہ مزیت ایک
ایسی خصوصیت ہی کہ اللہ تعالی نے اس زمانۂ اخیر مین یمان کے لوگون کو اوسکے ساتھ خاص
فرمایا ہی اسکے غیر مین ہرگز یہ مزیت نہیں مگر نادر وشاذ نسا سے دیار مصریہ وشامیہ مین بڑے
بڑے عالم ہین مگر اس دیار کے اہل علم کو اس رتبے مین نہین پہونچتے ہین نہ تقلید کو چھوڑتے
ہین جسنے تقلید کو چھوڑا اوسکے علم کا کچھ بہت فائدہ نہین دلیل پر عمل کرنیوالے بہت تھوڑے
ہین جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور اونکے امثال انتہی اگرچہ علماء کتاب وسنت نے خیر مین
مین جلوہ گر ہوئے رد زیدیہ لکھا ہی لیکن جیسا رد شوکانی رحمہ نے اسکے اصول وفروع کا کیا
دوسرے سے کم کیا مستقل رد سکے سوا نیل الاوطار مین جا بجا نقل مذہب زیدیہ کرکے خوب
خوب تعقب کیا ہی سید عبدالوہاب بن محمد بن شاکر موصلی جب ۱۲۳۲ھ مین صنعا کو آئے
تو شوکانی رحمہ نے انسے طریقۂ نقشبندیہ کا ذکر وشغل سیکھا صوفیۂ صافیہ مین یہی خانوادہ
اتباع سنت مین ضرب المثل ہی ترجمۂ محمد کردی مین شوکانی رحمہ نے لکھا ہی یہ بغداد سے
صنعا مین طلب علم کے لیے آئے کردی الاصل ہین کردیجا ور بغداد ہی انسے معلوم ہوا
کہ بغداد وبلاد حوالی بغداد مین اکثر لوگ روافض امامیہ ہوگئے ہین یہی حال غالب علماء خراسان
کا ہی علماء اصفہان علم معقول مین زیادہ اشتغال رکھتے ہین انمین رافضی بہت ہین انسے
واہل سنت سے ہمیشہ جنگ رہتی ہی بڑے بڑے فتنے باہم ہوتے ہین یہ شخص اوائل ۱۲۰۱ھ
مین آئے چالیس برس کی عمر ہی رسالۂ مناظرۂ یوسف آداب بحث مین مجھسے انھون نے
پڑھا انتہی جزء سادس نیل الاوطار مین بذیل باب ملجاء في قتل القاتل والمشدید
في القتل زیر حدیث تقتل عمارا الفئة الباغية لکھا ہی کہ لیس لها ساعة لعجبا للشالیہ
علی بعض الصحابة فانا کما علم الله من اشد الساعین في سد هذا الباب والتعرض

الخاص والعام عن ان يتقول فيه حتى كتب في ذلك رسائل وقصائد سهام مع المطهر
بالرفض والحبس له بدون تطويل امد يطول شرحها حتى رميا ذا مرة بالنصب ومارة
بالانحراف عن مذاهب اهل البيت وتارة بالعداوة بالشيعة وجاء سائر الرسائل المشتمل
على العتاب من كثير من الاصحاب والسائرين من جماعة من غير ذوي الالمات من
رأى من لا اهل عصر انس عداوة من سلك مسالك الاجتهاد وامر نقص الدليل على
مذاهب الاسلاف فوقف على بعض اخلاق القوم واقول ع

انی بلیت باهل الجهل فی زمن　　قاموا ده و رجال العلم قد قعدوا

انتہی حاصل اس عبارت سے ظاہر ہی کہ شوکانی رحمہ اللہ اہل عصر سے اس بات کے شاکی ہیں کہ انہوں نے
نے انکو بسبب اتباع دلیل و ترک مذاہب اسلاف کبھی ناصبی کہا کبھی مذہب اہل بیت یعنی
مشرب زیدیہ سے منحرف بتایا کبھی عدو شیعہ ٹھہرایا سوا اس سے زیادہ اور کیا دلیل انکی برأت
کے لیے مذہب رفض و تشیع و خروج و زیدیت سے درکار ہی زیدیہ کو جو لوگ خلاف واقع شیعہ
سمجھے ہوئے ہیں حالانکہ وہ فقہ میں حنفی ہیں اونکے جواب دینے کو یہی عبارت جس سے صاف
علحدگی انکی مذہب زیدیت سے ثابت ہی کافی ہی جو شخص سوا دلیل کتاب و سنت کے کسی
مذہب کا مقلد نہوا وسپر تہمت تقلید مذہب کی کوئی مذہب کیوں ہولگا تا درحقیقت اپنے
جہل کا اقرار کرنا ہی اسیطرح کی ایک یہ تہمت ہی کہ مقلدین نے متبعین کا لقب لامذہب یا وہابی
رکھا ہی یہ اگر زیدی ہوتے تو بدر طالع میں کبھی یہ نہ لکھتے کہ میرے رسائل توحید اہل نجد کو موافق
کتاب و سنت کے پایا اسلیے کہ حنفیہ وغیرہ کو بہت برا عیب اہل نجد پر اسی بات کا ہی کہ یہ لوگ
مدعی توحید و اتباع سنت ہیں کسی مذہب کے مقلد نہیں سنی خالص محمدی صرف مقتدی محض
متبع بحت قرآن و حدیث کے ہیں ع

چو بشنوی سخن اہل حق مگو کہ خطاست　　سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

یہ بات اہل اتباع کو یہ سوجھتی ہی کہ وہ حنفیہ کو زیدیہ کہہ سکتے ہیں اسلیے کہ دیانت ان دونوکی

ایک یہی ہی یہ مثل ہوئی کہ رمتنی بدائہا وانسلت شیخ محمد بن اسمعیل امیر یمانی نے
رسالۃ السہم الصائب للقول الکاذب میں جواب ایک زیدی المذہب کے یہ لکھا ہے کہ
مشاہین بحمدہ تعالی کوئی رافضی ناصبی نہیں ہیں ناصبی وہ ہیں جو بغض علی بن ابی طالب کو اپنا
دین ٹھہرائیں فی القاموس الناصبی من یتدین ببغض علی ای یجعل بغضہ دینا و
مثلہ فی غیرہ من کتب اللغة والمقالات ولا اعلم وللہ الحمد ان فی صنعاء من ہو بہذہ الصفة
وفی القاموس ایضا الروافض فرقة من الشیعة بایعوا زید بن علی ثم قالوا لہ تبرأ من الشیخین
فأبی وقال کانا وزیری جدی فترکوہ ورفضوہ وارفضوا عنہ انتہی پھر معترض نے تیسیر الوصول
وغیرہ کے پڑھنے پر جو اعتراض کیا تھا اوسکے جواب میں یہ لکھا ہے کہ ہذا الجاہل بالتیسیر وما
فرق بین التغییر والتطہیر بل کانہ ای المعترض لا یفرق بین البعرة والبعیر والتیسیر
کتاب فیہ متون الاحادیث التی فی الامہات الست وہذہ الکتب عمدة اہل
الاسلام وجمیع الطوائف من الانام الی قول والمجالة بہا حسن من الاحیان وکل زمن
من الازمان الا وعلوم الحدیث تقرأ فی دیارنا ہذہ وہی غضة طریة لا ینکر ذلک
منکر ولا یستنکرہ مستنکر ولا یحیل الرسائل علی من قرأ او ناکار ولا یعیب علی من اشتغل
بعلم الحدیث والآثار الا من لاحظ لہ فی علم السنة والقرآن ولا نصیب لہ ولا رزقہ
من علم ولا عرفان ومن لا حصة لہ من میراث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فان
علم الکتاب والسنة میراثہ کما قال بعض علماء الآل

العلم میراث النبی کذا اتی — فی النص والعلماء ہم وراثہ
ما خلف المختار غیر حدیثہ — فینا فذاک متاعہ واثاثہ
فلنا الحدیث وراثة نبویة — ولکل محدث بدعة احداثہ

یہ عبارت باواز بلند پکار رہی ہے کہ سوا اہل سنت کے سارے ملک یمن میں مذہب رفض ہو
یا شرب تعصب یا زیدیہ یا شیعیت یا اور کچھ ہو اسما رضاؤ محمد بن ابراہیم وزیر کے ہیں سو

معاصر حافظ ابن حجر عسقلانی کے تھے اسکے بعد سید صاحب نے لکھا ہی القول علم الحدیث علم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذی یخرج من بین شعبتیہ وما یطلق علی الحوی
ان ھو الا وحی یوحی پر ایک بحث بیان زیدیہ میں لکھی اسمین لکھا ہی کہ یہ لقب منسوب ہی
طرف زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے انھین کے زمانے سے یہ لقب مخلوط
پہلے مشہور تھا سو جو کوئی دیانت خالصہ مسائل آلیہ حکمت نبویہ اعتراف وعد و وعید تک
ان اصول کا مقر ہی وہی زیدی ہی آسپ مسائل اجتہادیہ و مصطلحات نظریہ سو انکو کچھ
حظ اس لقب مین نہین ہی زیدیہ انھین مخالف زیدیہ ہیں اگرچہ زیدیہ کہلاتے ہیں اسکے بعد
رسالہ وادعة المعتدین حن سب اصحاب سید المرسلین کا ذکر کیا ہی فقط اس سے
صاف ثابت ہی کہ یہ بھی مثل حافظ ابن وزیر کے راد مع زیدیہ تھے جسطرح انکے اسلاف شوکانی
دادا اصول و فروع زیدیہ ہوئے زیدیہ پر رد بعینہ رد ہی حنفیہ پر اسلیے کہ تعریفات فقہیہ
یہ دونو ایک ہی طریقے پر ہین الا ماشاء اللہ تعالی حنفیہ ہین جنکو خبر زیدیت امام کی
نہین ہی اپنے خیال مین زیدیہ کو رافضی سمجھکر اور تبعین سنت مقتدی محدثین مین سے کسی پر
تہمت تشیع لگاتے ہین حالانکہ زیدیہ مین بجز تفضیل کے اور کچھ نہیں سو ابو حنیفہ بھی شیخ
علی مرتضی کو عثمان پر تفضیل دیتے تھے اصول مین زیدیہ اگرچہ معتزلہ ہین لیکن بعض مذاہب
مین نہ سارے اصول مین جسطرح حنفیہ بعض مسائل مین مرجی ہین نہ تمام اصول میں حافظ محمد
بن وزیر سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی محمد بن علی شوکانی نہ حنفی ہین نہ زیدی متبع دلیل ہین
جس کسی کا قول یا اجتہاد یا مذہب خلاف نص و دلیل ہوتا ہی اوسپر رد کرتے ہیں خدانخواستہ
اگر یہ حضرات زیدی حنفی ہوتے تو پھر رد یہ وغیرہ پر جو مخبر ابطال مشاعرہ زیدیہ ہین کیونکر
لکھتے سہ

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد	عیب نماید ہنرش در نظر +

تنبیہ

زید امام حسین کے پوتے امام زین العابدین کے بیٹے ہین نسب مین سید حسینی ہین ۱۲ تحفہ

انکو تہمت فساد عقیدت کی نہین لگائی نہ مرجئہ بتایا نہ جہمیہ کہا نہ خارجی ٹھہرایا نہ شیعہ بتایا
نہ کسیطرح یہ تہمت ان پر لگ سکتی ہی اسلیے کہ وہ ہی واسطے انہین امام علی مرتضی مین زیادہ قوت
تک کسی بدعت کا حدوث ماہی ہو یا ہونی یا تقلید ائمہ اہل بیت رضی پر نبوت مین نبوتھا
بقول شعبی رح آپ امام امام کے باپ امام کے پوت امام کے بھتیجا ہا امام ابو حنیفہ انکے معاصر
و معاصر تھے اسلیے بعض مورخین و اہل علم نے ابو حنیفہ کو زیدی لکھا ہی یہ زیدیت نعمان بن
ثابت کے لیے موجب مفاخرت تام ہی نہ باعث منقصت و اتمام متاخرین زیدیہ سب صحابہ
جائز رکھتے ہین تارک عمل کتاب و سنت ہین جسطرح متاخرین حنفیہ طاعن و قادح ائمہ خلف
و سلف محدثین پر ماشاء اللیلۃ بالبارحۃ پس درحقیقت نہ وہ زیدی ہین نہ یہ اہل اصل
حنفی سچے حنفی پکے زیدی وہی ہین جو طریقہ ابو حنیفہ و زید بن علی پر چلتے ہین یہ طریقہ وہی
طریقہ ما انا علیہ و اصحابی کا ہی جو علامت فرقہ ناجیہ کی ٹھہری ہی جب کہ اصل ایمان کتب
اسلام اطلقس احسان قرآن و حدیث ٹھہرا پھر کوئی نام یا لقب رکھو کیا ہوتا ہی کوئی کسکے کہ
ہم سنی ہین مگر کام رفض یا نصب کا کرے تو کیا وہ اس لقب و عرف سے سنی ہو سکتا ہی
معیار سر لقب و نسب کا تو یہی موافقت ہی ساتھ خدا و رسول کے جو کوئی موافق حدیث
و قرآن کے ہی عقیدہ و عمل مین وہی مسلم خالص مومن محسن ہی خواہ اوسپر کوئی تہمت زیدیت
لگائے یا افتراء وہابیت کرے و عامل بکتاب و سنت نہین ہے وہ خواہ مومن حنفی کہلائے
یا زیدی بنے یا اپنا لقب اصحاب العدل والتوحید رکھی بلی شبہہ مبتدع ہی فحوائے پیرو تو خود تکفیر
روافض و شیعہ و نواصب و خوارج کی کرتے ہین ان سب کو واجب القتل سمجھتے ہین الحمد پر کہ
معلب سید صاحب نے سہم صائب کو اس عبارت پر ختم کیا ہی وانا اقول ادرکنا صاحب
ھذہ المقالۃ بخصوصہ وانہ لا یفہم ما یقال و لا یراقب ربہ ذا الجلال بل المخاطبۃ
ان کان اہلا للخطاب وکلامی خاص فی عرضی و رضائی بامر لیس بحرجی وسمع اقوالی
و قال انہا غیر صادقۃ اذ لیست لاعتقادی مطابقۃ وان کان ھذا الیضـ

نجا ہلا شقیقہ الصدق والکذب فان الصدق ما یطابق الواقع وان خالف
الاعتقاد کما یعرف ہذا فحول العلماء الجہابذۃ النقاد اس سے معلوم ہوا کہ سید صاحب
زیدیت مطلوبہ سے تحاشی کرتے ہیں سو اگر کوئی جاہل انکو یا علامہ شوکانی کو زیدی سمجھے
یا کہے تو یہ قصور اوسکی سمجھ کا ہی نہ انکے علم کا حالانکہ بنظر باصل لقب یہ نسبت نہ کوئی عیب ہے
نہ ریب غایت ما فی الباب یہ کہ نام زیدی کا مثل لقب حنفی سمجھا جاوے عملاً و اعتقاداً اس
بنیاد پر لفظ حنفی سے بھی وہی عار و شنار درکار ہی جو لفظ زیدی سے مستعار ہی ورنہ در حقیقت
زیدی و حنفی ایک ہی چیز ہیں ہاں جو لوگ تابع دلیل مجرد و مقتدی محض سنت ہیں وہ آپکو نہ حنفی
کہتے ہیں نہ زیدی یا تو سنی کہیں گے یا محمدی جسطرح مجتہدین یا محدثین صنعا رحمہم اللہ تعالی
نے کوئی لقب اپنے لیے سوا اہل سنت و جماعت کے پسند نہیں کیا زیدیہ جہلہ پر جنھوں نے
مذہب امام حق زید بن علی میں بدعات نکالے فروع و اصول میں مخالفت اہل سنت رہی رد و تشنیع
قدح واجب کیا ہی سید امیر نے بعد تحریر رد مذکور رسالہ مسطور کو اس دعا پر ختم فرمایا ہے
خدا کرے یہ دعا مجھ میں بھی اپنا اثر دکھاوے نسأل اللہ النجاۃ یوم المعاد وان یطہر قلوبنا
عن قبائح الاعتقاد ویرزقنا السلامۃ من الغل والحقد والحسد وطہارۃ اللسان
عن الغیبۃ والنمیمۃ المذمومۃ عند کل احد الموجبۃ لغضب الرب الواحد الصمد
ونسألہ الغفران عن فلتات اللسان وخطرات الجنان ونستغفر اللہ لنا ولکافۃ
المسلمین اہل الحدیث والقرآن واصحاب التوحید والایمان انتہی سچ پوچھو تو سنا
مذہبی اضافت اعتقادی کے لیے لفظ اسلام کافی ہی یہ لقب ہمکو ہمارے باپ ابراہیم علیہ
السلام نے بخشا ہی ھو سماکم المسلمین من قبل سلمان فارسی سے کوئی پوچھتا تم کون ہو تو
کہتے انا ابن الاسلام حضرت نے انکے حق میں فرمایا ہی سلمان منا اہل البیت ہمیں تو اتنا ہی
کافی ہی کہ ہم سے جب کوئی پوچھے کہ تم کون ہو تمہارا کیا دین ہی تو ہم یہی کہیں کہ ہم مسلمان ہیں
دینی اللہ و دینی الاسلام و نبیی محمد علیہ الصلاۃ والسلام ہمکو یہ سکھایا گیا ہی کہ ہم ہر اذان کے بعد

پنجوقت یون کہا کرین رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولاً قرآن پاک مین
فرمایا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم ربوبیت الٰہی سے بھاگ کر احبار و رہبان کو اپنا رب ٹھہراوین اتخذوا
احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ دین اسلام کو چھوڑ کر تیرا میرا مذہب اختیار کرین
سدرون کے بندے بنین حنفی یا شافعی یا زیدی اشعری وہابی فلان بہان کہلائین رسالت و
نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر سمجھکر اوشکا اجتہاد اختیار کرین رای و قیاس کو نص
کتاب ودلیل قرآن ظاہر فرقان صحیح سنت مجید واضح حدیث شریف پر ترجیح دین قیامت مین
ہم خدا کو کیا جواب اس بیباکی کا دینگے قیامت کبری تو جب خدا چاہیگا آویگی قیامت صغری
جو ہمارے شراک نعل سے بھی زیادہ قریب ہی وہ ہر دم ہمسے دوچار ہی آنکھ کے بند ہوتے ہی
قبر مین پہلا سوال یہی ہوگا من ربک وما دینک وما تقول فی ہذا الذی بعث الیکم او کما قال
اوسوقت کیا یہ جواب کافی ہوسکتا ہی کہ ہمارے رب یہی مولوی درویش تھے ہمارا دین یہی
حنفیت زیدیت ہی ہماری طرف امام ابو حنیفہ امام زید مبعوث ہوئے تھے ہم انھین کی
راہ پر ہین اگر یہی جواب ہی تو پھر اوسطرف سے بھی یہی خطاب ہی لا دریت ولا تلیت اس سے
باشارۃ النص یہ نکلا کہ تلاوت قرآن درایت حدیث سیاسی وجان پر دارمدار اسلام
وایمان ہی نہ مذاہب احبار ومشارب رہبان پر قرآن وحدیث کی موجود ہوتے ہوئے
کسی امتی کے قول ومذہب پر چلنا نفاق جلی ہی الحمد للہ کہ تفاسیر صحیحہ کتاب اللہ و دواوین سیار کہ
احادیث رسول اللہ مثل صحاح ستہ وغیرہا روی زمین پر اب تک باقی ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے
نہ حاجت کسی کتاب کی ہی نہ طلب کسی مذہب مرتاب کی وہ کونسا مسئلہ ہی جو ادلہ خاص
یا عمومات حج سے معلوم نہین ہوسکتا جو ہم نیا دستاین وآن ہون ~ ہ

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبرست
شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمترست

ربع مسکون کا نو

آباد زمین کو پہلے سات اقلیم پر بانٹا گیا تھا اب چار یا پانچ حصے پر تقسیم کیا ہی یورپ ایشیا
افریقیہ امریکہ اوشینیا یورپ چھوٹا حصہ ہی سمت مغرب مین آیشیا بڑا حصہ ہی سمت مشرق
مین رقبہ ان پانچون حصے کا چار کروڑ پچانوے لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ہی یورپ مین
جو اوسی پچاس لاکھ میل مربع ہی سولہ قوم کی سلطنت ہی انگلستان فرانس ہالینڈ بلجیم جرمن
اسٹریا سوئیزرلینڈ اٹالی اسپین پرتگال ترک گریس جسکو یونان بھی کہتے ہین ڈنمارک
سویڈن ناروی روسیا یہ سب نصرانی ہین مگر ترک کہ مسلمان حنفی مذہب ہین یہ سلطنت
ترکی شامل یورپ سمجھی جاتی ہی باقی سنتالیس لاکھ دس ہزار میل مربع مین سلطنت نصاری ہے

زمین ایشیا

ایک کروڑ پچھتر میل مربع ہی مردم شماری اس سرزمین کی ستر کروڑ ہی منجملہ اوسکے سلطنت
ترکی چودہ لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی سلطنت ایران پانچ لاکھ میل مربع ہی یہان کے
باشندے شیعی مذہب ہین افغانستان کی زمین دو لاکھ میل مربع ہی یہ لوگ حنفی مذہب
ہین ترکستان کی زمین ایک لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی یہ لوگ بھی مسلمان حنفی ہین بخارا
کی زمین جو روس کے ماتحت ہی پانچ لاکھ میل مربع ہی اسمین خیوا کوکن بھی شامل ہین

زمین ہند

پندرہ لاکھ میل مربع سمجھی جاتی ہی نو لاکھ میل مربع خالصہ انگریزی ہی پانچ لاکھ میل مربع
اون ریاستون کی ہی جو زیر گورنمنٹ رہتے ہین ایک لاکھ اونکی ہی جو کچھ نہین دیتے جیسے
کشمیر نیپال بھوٹان مقبوضہ قوم فرانس و پرتگال ہند مین ہنود و مذہب بہت ہین انکے
سوا مسلمان عیسائی یہود پارسی بدھ نانک شاہی بھی رہتے ہین یہان کے اکثر عوام
حنفی مذہب تھے جب سے علم حدیث کا چرچا ہوا متبع روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین
تقلید کی برائی اکثر اہل اسلام کی سمجھ مین آگئی اہل حق مین اہل علم موجود ہین مقلدین بندہ
مین کوئی سربرآوردہ نہین یہ ادر بات ہی کہ ع انچہ مردم میکنند بوزینہ ہم

چین

اسکو ایشیائی چین کہتے ہین یہ مربع میل سے پچیس لاکھ میل ہیگا مذہب عام یہان کا بدہ ہی اگرچہ قدرسے مسلمان عیسائی وغیرہ بھی بستے ہین رعایا اپنے راجہ کو گویا معبود سمجھتی ہی سجدہ کرتے ہے

جاپان

اس سلطنت کی زمین دو لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ہی یہان کا راجہ بھی بدہ مذہب رکھتا ہی رعایا تعظیم اسکی مثل معبود کے کرتی ہی

روس

یہ زمین چہبین لاکھ میل مربع ہی یہان عیسائی بہت پہر مسلمان پہر بدہ مذہب والے بستے ہین

جزائر ایشیا سے

آٹھ لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی یہان بھی اسلام و بدہ کا رواج ہی حکومت مختلف اقوام کی ہی اور نیز عیسائی بھی حاکم ہین غرضکہ کل ایشیا مین چھبیس لاکھ میل مربع تک حکومت اسلام کی ہی پچہتر لاکھ میل مربع میں مع ہند وغیرہ کے حکومت عیسوی ہی ستاون لاکھ ساٹھ ہزار میل مین مذہب بدہ ہی اس حساب سے دنیا مین مسلمان کم کافر زیادہ ہین وقلیل من عبادی الشکور پہران مسلمانون مین سنی کم بدعتی زیادہ ہین شیعون مین متقی تھوڑے فاسق زیادہ ہین مقلدین مین متبع کم غیر متبع بہت ہین

افریقیہ

اسکی زمین موجود مین ایک کروڑ بیس لاکھ میل مربع ہی منجملہ اسکے پانچ حکومتین عیسائیون کی ہین باقی زمین تصرف اسلام مین ہی مصر حبشیا تونس طرابلس قیروان وغیرہ جیسے مراکش وغیرہ اسی مین داخل ہین

امریکا

اسکا حصہ جنوبی و شمالی بشمول جزائر ایک کروڑ پچاس لاکھ میل مربع ہی اسجگہہ کے باشندے
عیسائی تیمری ہیں اسیکو نئی دنیا کہتے ہین سنہ ہجری مین اسکا پتا نصاری کو لگا یہان سجدہ و مدارس
پائے گئے

اوشینیا

یہ چالیس لاکھ میل مربع ہی اسمین تین حصے ہین ملیشیا آسٹریلیا پولی نیشیا ایک ثلث ملیشیا مین
اسلام ہی دو ثلث باقی مین مذہب بدھ حکومت عیسوی ہی بارہ لاکھ میل پر قبضہ عیسوی ہی اٹھارہ لاکھ میل مربع پر قبضہ
اسلام ہی دس لاکھ میل مربع پر قبضہ مذہب بدھ ہی غرض اسکی کل زمین ہاتھ مین نصاری کے دو کروڑ چہتر لاکھ دس
ہزار میل ہی بدھ کے ہاتھ مین ستر لاکھ ساٹھ ہزار ہی اسلام کے پاس ایک کروڑ باون لاکھ
نوے ہزار ہی کل عیسائی دنیا مین سینتیس کروڑ پچاس لاکھ مین چھیو ساٹھ لاکھ آبلی مذہب ۔
ستارہ پرست بت پرست ستر کروڑ ہین مسلمان چھبیس کروڑ اسلام کے حاکم ایک سلطان روم
مین یہ اولاد عیص بن اسحق مین ہین یا خاندان ہلاکو مین دوسرے سلطان مراکش ہین یہ عرب
ہین نسل عباسیہ میں تیسرے سلطان ہوسا ہین انکا پایہ تخت خلایا نام ہی وسط افریقیہ مین
واقع ہی یہ بھی عرب عباسیہ کہلاتے ہین ترکہ ایران افغانستان جزائر ملیشیا یہ کچھ برے
سلطنتین ہین اسیطرح مصر تونس بخارا وغیرہ مثل ریاستہای ہند کے ماتحت ترک و روس
وغیرہ برے حکام عیسوی ساری دنیا مین پانچ ہین انگلستان روس جرمن فرانس آسٹریا و حکومت
عیسوی اٹالی اسپین ان پانچ سے کم ہین باقی آٹھ حکومت مثل حکومت امیر کابل خان بلوچستان
وغیرہ کے ہین ان پندرہ اقوام کے باہم جنگ کے حاکم عیسائی ہین یہ عہد ہی کہ آیندہ ملک کو آپسمین
تقسیم نکرین کوئی کسی کا علاقہ مقبوضہ سے مگر مقبوضہ ہند و بدھ کا انکی بابت یہ قول قرار نہین
ہندمین جتنی ریاستیں اسلام و کفر کی ہین سب سلطنت برٹش انڈیا کا الگ الگ عہد نامہ ہی
مگر پابندی اوسکی کما حقہ نہین رئیس مثل چاکر کے ہین بالکل مطیع سلطنت علاوہ انگریزی گورنمنٹ کا
برتاؤ نہایت سختی کے ساتھ ہی خصوصاً بعد غدر ہندوستان کے سے ۵

بدیوان میندازفریاداو　　　　که باشد زدیوان مگرداداو

چین وجاپان کا مذہب بدہ ہی چین کا حاکم نسل مغل سے ہی چینیون کی صنعت وتجارت وتمدن
سلطنت بہت بڑی ہی ہنود کی سلطنت کسی جگہہ باقی نہین جرمن وشام وکردوستان وخراسان
واطراف دنیا مین بطور رعایا تجارت کرتے ہین ضربت علیہم الذلة والمسکنة دنیا مین
انتظام ملکی ذریعۂ قانون عقلی جاری ہی حدود مذہبی کسی اہل مذہب کی حکومت مین جاری نہین
یہانتک کہ حرمین شریفین مین بھی اعتنا حدود مسدود ہی انا للہ بلکہ اگر کوئی حاکم چاہے
کہ مین اپنے ملک مین حدود شرعی جاری کرون توسب ملکر اوسکو مخرب سلطنت یا درجے
کا باغی ومفسد قرار دیتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مہدی کے آنے عیسیٰ علیہ السلام کے
اوترنے تک یہی ہنگامہ رہیگا جوکوئی بادشاہ کسی جگہہ کا بڑا منتظم سمجھا جاتا ہے جب دیکھو تو
بدنظمی اوسکے ملک مین موجود ہی ممکن نہین کہ رعایا کو آفات چوری ڈکیتی رہزنی قتل ونہب سے
امن حاصل ہو حالانکہ سیکڑون بلکہ ہزارون عقلمند جمع ہوکر ملکے قانون بناکر جاری کرتے
ہین مگر وہ قانون چند روز کے بعد مرمت طلب ہوجاتا ہی ہمیشہ انتظام سابق کی اصلاح
کرنا پڑتی ہی یہ وصف خاص انتظام اسلام ہی کا ہی کہ جسنے اوس قانون پر عمل کیا ملک اوسکا
عدل وانصاف سے بھر گیا شہر قصبے گانون اوس جگہہ کے آباد ہوگئے پھر جب امام یا خلیفہ
سلطان کی غفلت سے اوسمین فتور آیا اوسیقدر انتظام اوسکا بگڑتا گیا ملک ویران ہوتا رہا
خلفاء عباسیہ مین جو خلائف پابند حدود وتعزیرات اسلامیہ رہی اونکو وہ ترقی حاصل ہوئی
کہ ساری دنیا مین اونکے نام کا خطبہ سکہ جاری ہوگیا ہر اقلیم مین اسلام پہونچ گیا دنیا امن و
امان سے بھر گئی ظلم وجور کا نام خلق سے مٹ گیا مسلمانون کی راہ پر اونکا رعب تھا ہزارون
کوس کی مسافت پر بادشاہان کفر اونسے ڈرتے تھے مطیع اسلام بنتے تھے جزیہ گذارتے تھے
جب سے بعض خلفاء اسلام عیش ولذت مین پھنس گئے اہل علم کے کہنے پر نہچلے غفلت مین
پڑگئے پابندی حدود شرعیہ اونمین باقی نرہی تب ہی سے دولت اسلام کم ہونے لگی مسلمانون

ضعف آگیا سلطنت جاتی رہی ہر طرف سے کفار نے غلبہ پایا متفنیین نے تصرف کیا حدود ہا ہاتہ
شنیہ وہ قانون ہی جسکی تھوڑی پابندی کرنے سے غیر مسلم دنیا کے حاکم ہوگئے خوش نظمی ہوشیاری اسکے
اس قانون مین کسی نسخ کی ضرورت نہین ہوئی ترمیم کی حاجت پڑی جتنی جب اہ بابو نے انتظام ملکی اپنا موافق اسکے
رکہا اوسکے ملک میں امن ہوگیا قوم سکھ کا حاکم رنجیت سنگہ چور کے ہاتہ کاٹ ڈالتا تھا
پھر کیا مقدور کہ اوسکے ملک مین کبھی چوری تو ہو کسی جگہہ رحیا اڑون مین زانی کو قتل
کرتے ہین بہلا وہان کوئی زنا تو کرلے استیصال جو بات اسلام کی جس کسی غیر ملت اسلام
نے لے لی اوسکا انتظام اچھا ہوگیا جسنے اوسکو چھوڑ دیا وہ بدنظم رہا اوسکے ملک مین چوری
رہزنی وغیرہ جرم موجود ہی حقوق عباد تلف ہین مال حلال نایاب ہی تیرہ سو برس
کا یہ قانون ہی کبھی ترمیم نہین ہوئی ایسے مقنن کے سچے پیغمبر ہونے مین جو شک کرے
اوس سے زیادہ کون نادان ہوگا اسلام مین جو قواعد ملکی ومالی ہین ہر قاعدہ اوسمین کا
واسطے نظم سلطنت کے کافی ہی ان ضوابط عالیہ کو چھوڑ کر جو کوئی چاہے کہ ہم انتظام ملک
بخوبی کرلین وہ عقل سے خالی ہی وہ کون سلطنت کفر ہی جسمین بعض انتظامات اسلامیہ
نام بدلکر نہین لیے گئے نام بدلنے سے کام نہین بدلتا اسلام ہی کا طفیل ہے کہ یہ دنیا حکام دنیا
کے پاس بدولت بعض انتظامات اسلامیہ کے ابتک باقی ہی ورنہ وہ بڑے بڑے پادشاہ امم
ماضیہ جنھون نے عمدہ عمدہ قانون ملک نکالے تھے سلطنت اونکی زائل ہوگئی مگر یہان تو حوت تعلیما
اسلام کو کسیقدر لیے ہوئے ہین اسلیے بسر ہوتی چلی جاتی ہی آب جو روز بروز جور وظلم
بڑہتا جاتا ہی جو جیئے گا وہ دیکھے گا کہ انجام اس کام کا کیا ہوا یہ عقل کدہر گئی یہ قانون کہان
رہ گئے یہ آلات حرب وضرب کسطرح مارے مارے پھرتے ہین تقدیر کے آگے تدبیر بیسود ہوتی

بیان حوادث

سنہ ۱۲۸۶ سے سنہ ۱۲۸۷ ہجری تک سلاطین جرمن وفرانس کے باہم لڑائی ہوئی نپولین شاہ فرانس
ہار گیا تو لاکھہ آدمی مارے گئے چار سو کروڑ ریال خرچۂ جنگ فرانس کو دینا پڑا شہر پیرس

دارالامارۃ فرانس لٹ گیا نپولین مع ستر ہزار لشکر کے قید ہوگیا ۱۲۹۳ھ مین بزمانہ سلطان
روم عبدالمجید خان روس سے لڑائی ہوئی سلطان نے فتح پائی روس نے اوسی دن سے
افسران ملکی وجنگی روم سے مخفی طور پر سازوباز کرنا اختیار کیا یہانتک کہ ۱۲۹۳ھ ۱۱ جمادی الاول
مطابق ۱۸۷۶ء ۳۰ جون کو سلطان عبدالعزیز خان کو قتل کرا دیا جسکی سزا مجرمون کو بعد تحقیق
کے سلطان عبدالحمید خان نے ۱۲۹۳ھ ہجری مین دی پھر ۱۲۹۴ھ موافق ۱۸۷۷ء عزین مابین
سلطان مذکور لڑائی ہوئی جنگ پلونہ مین چھ لاکھ روسی مارے گئے عثمان پاشا نے اس
معرکہ مین بڑی بہادری ظاہر کی تین لاکھ آدمی ترک کے ضائع ہوئے ارکان واخوان سلطنت
روس سے ملگئے تھے ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۸ء مین گورنمنٹ ہند نے کابل پر بمقابلہ امیر شیر علیخان
پسر امیر دوست محمد خان مرحوم چڑھائی کی شیر علیخان ابتداء حرب مین غائب ہوگئے سنا گیا
بیمار تھے مزار مین پہونچکر مرگئے یعقوب خان بیٹا اونکا قید ہوکر ہند مین آیا ابتک قید مین ہے
پانچہزار روپیہ ماہیانہ ملتا ہی کابل فتح ہوگیا مگر پھر ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۸۰ء مین انگریزون نے کابل
سپرد عبدالرحمن خان کے دیا اس جنگ مین چالیس کروڑ روپیہ گورنمنٹ کا صرف ہوا ابے علاوہ لاکھ روپیہ سالانہ عبدالرحمن
خان کو علاوہ حکومت افغانستان خزانہ ہند سے ملتا ہی ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۸۸۱ء مین زولو سے لڑائی ہوئی
حاکم زولو قید ہوگیا حکومت قومی رہ گئی اسی سال ایک ایرا سنے سفر جدہ مین شریف
مکہ کو جسکا نام حسین تھا قتل کرڈالا وجہ اس قتل کی ابتک معلوم نہین ہوئی ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۸۸۱ء
مین قوم نہلسٹ نے زار روس کو جسنے عبدالعزیز خان سلطان روم کو قتل کرایا تھا راہ چلتے ہوئے
بم کے گولے سے ۱۳ ماہ جون ۱۶ رجب سنہ مذکورہ کو ہلاک کیا چاہ کندہ را چاہ درپیش ست

تو ہم شب را بسر کی میبری ای شمع کم فرصت   گرفتم سوختی پروانۂ آتش بجانے را

اسی سال فرانس نے تونس پر چڑھائی کی اسلیے کہ تونس کے لٹیری الجزائر مین آکر لوٹ مار کرتے
تھے تونس نے ہار کر عہدنامہ لکھدیا فرانس واپس آئے حاکم تونس کا لقب بی ہی مخفف
بیگ ۱۲۹۸ھ مین سلطان عبدالعزیز خان نے ملک تونس کا محصول حاکم تونس کو معاف

کرکے آزاد کر دیا تھا ۱۲۹۷ھ میں زلزلے سے کوہ ارارات شق ہو گیا کہتے ہین کوہ جودی پہاڑ
پر کشتی نوح علیہ السلام ٹھہری تھی یہی پہاڑ ہی اس پہاڑ کے پتھر ٹوٹ کے گرے نیچے کی بستیان
تباہ ہو گئین اسی سال ملکہ انگلنڈ نے ملک زولو کو واپس دیا جب وہ اپنے دار الامارۃ مین
گیا رعایا نے اوسکو مار ڈالا اتنک سب رعایا وہان کی خود سر ہی ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں
بعلاقہ مصر عرابی پاشا کا اوٹھا خدیو نے سلطنت برٹش سے مدد لیکر اوسکو شکست دی
اس ہنگامے مین اسکندریہ قتل و نہب و آتش زدگی گولہ باری سے بالکل برباد ہو گیا کچھ
عقدہ اس جنگ کا نہ کھلا اسی سال روس نے یہود کو اپنے ملک سے نکال دیا ہزارون کو
تہ تیغ کیا یہ سب نکلکر پناہ مین سلطنت روم کی آگئے چھبیس لاکھ سے زیادہ یہود روس و جرمن
مین بستے تھے باقی چھبیس لاکھ ایشیای کوچک یعنی شام و خراسان کیطرف رہتے ہین ۱۲۹۹ھ
مطابق ۱۸۸۲ء مین درمیان پیرا و چیلی کے جو امریکہ کی دو سلطنتین ہین لڑائی ہوئی پیرو غالب
رہا اگرچہ آدمی بہت مارے گئے جنگی جہاز بھی تباہ ہوئے اسی سال ستارہ دمدار نکلا اسکا
حال ترجمان وہابیہ مین بھی لکھا گیا ہی ۲۹ شعبان ۱۲۹۹ھ ۱۵ جولائی ۱۸۸۲ء سے وقت صبح صادق
جانب مشرق گوشہ جنوب مین دیکھا گیا چھ مہینے تک متفرق وقتون مین برابر نکلتا رہا ساری
دنیا نے دیکھا اسکو نجومیون نے علامت تباہی عالم کہا اسلام مین ایک ایسا ستارہ مہدی
موعود کے زمانے سے پہلے نکلے گا اونکے آنے کی قریب نشانی ہوگا واللہ اعلم یہ وہی ستارہ
ہی یا اور کوئی اسی سال پشاور و سندھ مین ایک بڑا زلزلہ آیا مکانات و شہر ہل گئے بہت
ڈر پیدا ہوا پھر کراچی بندر مین یہ زلزلہ پایا گیا اسی سنہ مین آسٹریا کے حصہ ہنگیری مین طغیان
طغیان دریای ڈینوب ہوا سارا ضلع بہ گیا جو بچے وہ بے گھر ہو گئے اونکو بذریعہ چندہ
کچھ مدد دیگئی ۱۸۸۳ء مطابق ۱۳۰۰ ہجری مین بنگالہ ہند مین مختلف جگہون پر آندھی آئی
پانی سخت برسا علاقہ بھاگل پور و مونگیر کے اکثر گاؤن ڈوب گئے تجارت کا کام کیطرف بھی اثر
اس طوفان کا پہونچا آخر شعبان سال مذکور مین عید کے دن سے دریای تاپتی کو جوش ہوا

بندر سورت علاقہ ممبئی مین تین دن تک سیلاب رہا اکثر شہر و قلعہ سورت کا پانی مین غرق ہو گیا
دو ہزار گھر بہ گئے دس ہزار گھر تک برباد ہو گئے لاکھون روپیہ کا مال نقصان ہوا آمد و رفت
بند ہو گئی سڑک و پل ریلوے رک گئی مقام پوشین مین جو بعلاقہ قندہار ہے سخت آندھی چلی
دو کاندار دکانین چھوڑ کر بھاگ گئے تب لوگ وحشت مین آگئے یہ آندھی گویا قیامت کا نمونہ
تھا آخر رمضان مطابق آخر جولائی مین علاقہ نیپلس ملک اٹالی مین زلزلہ ہوا آواز خوفناک
سنی گئی ڈیڑھ ہزار آدمی مع شہر کیسامک سولا زمین مین دھس گئے پانچ ہزار آدمی اطراف
شہر کے صدمہ زلزلہ و آواز سے مر گئے اسکا نظیر دنیا مین کم بتلاتے ہین پھر ابتدائی رجب
مطابق ماہ رمضان مین علاقہ قاریو جزیرہ اسچیا ملک اٹالی مین زلزلہ مع آواز مذکور کے
ہوا پچاس سیکڑون مکان گر گئے بہت جانون کا نقصان ہوا ماہ رجب مطابق جون سنہ مذکور
مین ایک تماشاگاہ شہر لندن مین مقرر ہوا تھا اطفال چہاردہ سالہ قریب دو ہزار کے آئین
بلائے گئے آلہ ڈیامانٹ یعنی آتش بازی کا تماشا تھا اسکی خبر جو لڑکون مین ہوئی گھبرا کر بھاگے تو
زینہ مکان کی تنگی سے ۱۸۶ نفر آپسمین کچل کر مر گئے اسی سال ملکہ جزیرہ میڈیگا سکر جو بڑا اعظم افریقہ
مین ہے ہی مر گئے فرانس نے جلدی کرکے اس جزیرے کو لیلیا لڑائی مین گولہ باری سے بہت
نقصان مال و جان کا ہوا ماہ رجب سنہ ۱۳۰۱ مین فرانس نے شاہ تام صوبہ چین پر چڑھائی کی
باہم عہد نامہ ہو کر لڑائی بند ہو گئی اسی سال آخر ماہ شعبان مین بعلاقہ مصر وبا کا زور رہا تا
ہزار دو سو پچاس آدمی مصر و دیار مصر کے مر گئے ہند کیطرف مصر کی راہ بدل گئی ڈاک کی نوکی
مین جہاز ہوا تو قرنطینہ کی مدت زیادہ کر دیگئی ۲۳ رمضان سنہ ۱۳۰۱ کو اتوار کے دن سہ پہر کو وقت
نزاکت علاقہ جونا گڈھ مین ایک سخت زلزلہ مشرق سے مغرب کیطرف چلتا معلوم ہوا فقط ایک گھر ایک
آدمی کو نقصان پہونچا وہ مر گیا اسی سال ماہ مین رعایا ملک ہسپانیہ باغی ہو گئی اپنے بادشاہ
کو گرفتار کر لیا دوسرے بادشاہون نے فوج کشی کرکے باغیون کو دبایا بادشاہ کو چھوڑا دیا آخر
اگست سنہ ۱۸۸۴ مطابق آخر شوال سنہ ۱۳۰۱ ہجری کو ایک آگ کوہ کاراکیٹو سے نکلی شور انجر و سرا نگ

تو سب باشندون کے جلگیا تقریباً تیس ہزار آدمی اوسکی شعلہ افشانی سے مرگئے اس آگ کا
اثر کل ہوا میں منتشر ہوئے یہانتک پہونچا بحر سنہ امسن میں نقصان جہازون کا ہوا جزیرہ جاوہ کو
اس آگ نے خاک مین ملادیا آسی سال ۵ ماہ مئی مین اضلاع کردستان ملک ہنگیری علاقہ اسٹریا مین یہود
نے بغاوت کی فوج حاکم کو شکست دی بہت افسر فوجی مارے گئے ابتک یہ شعلہ گرم ہی ۲۸
شوال سنہ مذکور بنارس مین کے مکانات کو طغیانی دریائے صدمہ عظیم پہونچا ۲ ربیع قوی گلا
بنادر جنوبی ہند تک اوسکا اثر ہوا کراچی بندر کے باشندے شدت تلاطم سے ڈر کر جابجا
بھاگ گئے یکم ستمبر ۱۸۸۳ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۰۰ ہجری سے صبح و شام مشرق و مغرب کے کنارے
پر سرخی آسمان نمودار ہوئی چار ماہ کامل سے ابتک یہ سرخی موجود ہی کبھی بہت کبھی کم نجوم یورپ
و امریکہ و ہند کے منجم سکتے ہین کوئی بڑا فساد ہوگا ایک گروہ امریکہ نے کہا یہ عیسی علیہ السلام
کے نزول کی علامت ہی یہ جماعت امریکہ سے ایلیا کو بانتظار مسیح چلے گئے اسلام مین پہلے
بھی کئی بار سرخی فلک دیکھی گئی ہی مگر یہ سرخی ایک علامت قرب ظہور مہدی علیہ السلام سمجھی
جاتی ہی بعض فلاسفہ یورپ نے کہا یہ سرخی دخان کوہ آتش فشان کی ہی جسنے ملک جاوا کو
خاک سیاہ کردیا ہی تیہ انکا محض خیال خام ہی غرہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ کو وقت صبح سنگاپور شہر
ملک برہما و ہند مین ایک بھاری زلزلہ آیا سوم ماہ مسطور کو کلکتہ مین ایک بجے دنکو زلزلہ آکر سو
ہوا سوتے جاگ پڑے اوسیدن رات کو گیارہ بجے پھر دوسرا زلزلہ آیا یہ پہلے سے بھی زیادہ
سخت تھا مگر کچھ نقصان نہوا بعض مکان شق ہوگئے پنجم ذیقعدہ کو ایک شہر علاقہ ایران ملک
فارس مین گیارہ بجے رات کو زلزلہ آیا ایک گھنٹے تک رہا مکانات کو صدمہ پہونچا دوسرے دن
پھر تو منٹ پہلے سے زیادہ بھونچال ہوا ہشتم ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ کو شہر ٹانکن ملک چین مین بلوا ہوا
بندر کو لوٹ لیا تجار یورپ وہانسے بھاگ آئے دہم ذیقعدہ کو مقام ... علاقہ جزیرہ
سماترا مین ایک آواز ہولناک سنائی دی جیسے بہت سی توپین یکبارگی سر کیجاوین تین آدمی
اوسکی گھبراہٹ سے مرگئے ہشتم ذیقعدہ کو ایک زلزلہ جزیرہ ... مین وقت صبح آیا یہ

جزیرۂ چیین کے علاقے مین بلکہ ایا کو ہوا چار سیکنڈ تک محسوس رہا ٢٣ ماہ مذکور کو پہر کلکتہ
مین زلزلہ ہوا پانچ سیکنڈ تک رہا سوم ذیحجہ ١٣٠١ کو بارہ بجے پہر کلکتہ مین زلزلہ آیا ٥ سیکنڈ
رہا تاریخ مذکور کو یہ خبر آئی کہ بسمارک وزیر جرمن نے باتفاق اسٹریا واٹلی وغیرہ یہ ارادہ کیا ہے
کہ یورپ مین جو امن قائم ہو تو سب سلاطین اپنی فوج جنگی تخفیف کردین ہتھیار ملک کے رکھیں
انتظام رعایا کے لیے کانگریس ہوا کرے جس سے فساد باہمی دور ہو سکتا ہی ٦ ذیحجہ کو جو اس
علاقہ یونان مین ایک بڑا زلزلہ آیا جس سے بہت لوگ ضائع ہو گئے مکانات گر پڑے ١٥ ذیحجہ کو
مقام ارعلی ضلع یونان مین زلزلہ آیا اسمین ایک ہزار آدمی مر گئے بیس ہزار آدمی بی گھر ہو گئے
شہر ویران ہو گیا ٢٥ ذیحجہ کو انیٹولیا علاقہ روم مین زلزلہ ہوا دو سو آدمی ضائع ہوے ١١ ذیحجہ کو
بندر جبرالٹر ملک اسپین مین چار مرتبہ زلزلہ آیا سلخ محرم ١٣٠٢ کو جنوبی یورپ مین زلزلہ معلوم ہوا ہمراہ اوسکے ایک شور بھی تھا
آٹھوین محرم کو ملک یورپ مین جابجا زلزلہ محسوس ہوا ٩ محرم کو جزیرۂ اسپین علاقہ اسمٹرا مین زلزلہ ہوا آگ لگ گئی ٢٠
محرم کو مقام فوچو علاقہ چیین مین ٦ ماہ کے باشندے دیکھتے تین رات تک برابر بہت گہری سرخی آسمان پر آتی دیکھی
چین والے اسکو سبب خونریزی سام وبا کے سرخ خیال کرتے ہین ١ محرم کو مسٹر نئے انکا مین اپنے عربی بابت کی وقت
ملاقات حضرت ایک اسپیچ پڑھا جسکا خلاصہ یہ ہی ہمکو معلوم ہی کہ اسلامی حکومت پچھلے دنیے کی عدالت پر ستی تھے
ہمارا اعتقاد ہی کہ پہر یہ حکومت اسلامی اوسی اگلی عدالت پر قائم ہو جاویگی انشاء اللہ تعالے
٢٣ محرم ١٣٠٢ کو لشکر سودان اتباع محمد احمد نے فوج توفیق پاشا خدیو مصر کو سخت شکست دی اخبار نویس
انکو مہدی کاذب لکھتے ہین انکا غلغلہ اوس سرزمین مین ١٢٩٨ ہجری سے ہو رہا ہی ٢٣ محرم سنہ
مسطور مین جو لڑائی ہوئی اوسمین دس ہزار آدمی سے زیادہ مارے گئے حکومت مصر کے مقابلے
مین عاجز نکلی سنا گیا ہی کہ اس شخص کو دعوی مہدویت کا نہین ہی آلسٹریٹیڈ لندن نیوز
مطبوعہ یکم دسمبر ١٨٨٣ء مین لکھا ہی محمد احمد نام مہدی سودان ملک ڈنگولا مین پیدا ہوا اوسکا باپ
نجار تھا اسنے بھی یہ پیشہ کیا ہی خرطوم مین کانامین علم پڑھا خانقاہ مین طریقہ درویشی کو برتا کچھ دن
پہاڑ پر رہا ١٨٨١ء مین یکایک یہ بیان کیا کہ مجھکو الہام سے معلوم ہوا کہ مین مجدد دین اسلام ہونا

اسلیے ہمکو چاہیے کہ جب اسلام کو حالت اولی پر لاوین عیسائی قوت جس جس قوم اسلام
پر ہی اسکو اوٹھا کر آزادی دین اسی بنیاد پر سلطان ترک و خدیو مصر کی نسبت بہی انکا یہ
قول ہی کہ یہ دونو اگر شرکت نصاری سے علیحدہ ہو کر ترقی اسلام مین بدل کوشش کرینگے تو
اونسے کچھ بحث نہین ورنہ ان دونو کے مقابلے کا بہی خیال ہی دنیا بہر کے مسلمانون کو صحیح اسلام
سکہانے کا قصد ہی انتہی ہر صدی پر ایک مجدد دین کا آنا تو مسلم ہی خواہ وہ تجدید بذریعہ سیف
وسنان ہو یا بواسطہ اشاعت حدیث و قرآن یا بوسیلہ لیعنی وبیان اور خواہ وہ مجدد عرب
مین ہو یا عجم مین یا دو تو جگہ اور ایک شخص ہو یا کئی شخص مہدی موعود بہی درحقیقت ایک مجدد دین
ہینگے مگر قبول دعوی مہدویت ہر شخص سے نہین ہو سکتا یہ موقوف ہی وجود علامات صحیحہ پر مجرد
دعوی دہان پر بہر حال تاحریر اس حال کے سب علاقہ سوڈان کا قبضہ اتباع محمد احمد مین آگیا ہے
خواہ وہ مجدد ہو یا نہو سنہ ۱۸۸۴ع ۴ فروری مطابق ۶ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۱ ہجری کو جو لڑائی دن
پہر کے بیکر پاشا سے ہوئی اوسمین بیکر ہار گئے اڑہائی ہزار آدمی انکے مارے گئے پانچ میل تک
فوج سوڈان نے تعقب کیا تالکسو کیڈان مین وقت شام جنوبی ہوا چلی گھوڑے اولے برسے بعد غروب
سارا آسمان مثل انگارے کے لال ہو گیا ایک گھنٹے کے بعد وہ سرخی سمٹ کر بشکل ستارہ دم دار
ظاہر ہوئی پہر وہ ستارہ ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگا اسی محرم مین یہ حادثہ دیکھا گیا ۱۹ مئی
سنہ ۸۴ کو دس بجے رات جنوب کیطرف بہوپال مین ایک خط لنبا چمکتا ہوا دیکھا گیا اس خط کے
بیچ مین ایک تارا تہا پانچ منٹ کے بعد یہ خط سمٹ کر زاویہ ہو گیا پہر دائرے کیطرح بنگیا بعد
غائب ہو گیا پنجم فروری سنہ ۱۸۸۴ع کو مقام لسبیلا ضلع گوہلو ملک کاٹھیاوار مین ایک زلزلہ آیا آخر
فروری سنہ ۱۸۸۴ع شروع جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۱ مین ابوشہر زلزلے سے ہل گیا اسی تاریخ مین بمقام اکیاب
ملک بنگالہ بہونچال ہوا کچھ مکان گر گئے یکم مارچ سنہ ۱۸۸۴ع مطابق دوم جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۱ کو جنرل
پاشا نے فوج انگریزی لیکر ترنکی تاشین لشکر سوڈان کو شکست دی ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۸۴ع مطابق
۱۴ جمادی الاولی پہر گراہم نے بمقابلہ عثمان دگنا ۱۳ میل پر سواکن سے جا کر مقابلہ کیا اسمین دو ہزار

سوڈان کام مین آئے ۱۰ – فروری ۱۸۸۴ء مطابق ۱۹ جمادی الاولی ۱۳۰۱ھ جنرل گارڈن فرستادۂ انگلستان خرطوم مین گئے امن وصلح کا اشتہار دیا ابتک بخوبی کامیاب نہیں ہین ۲ جمادی الاولی مطابق ۲۸ مارچ ۱۸۸۴ء مابین خرطوم و قاہرہ کے سرعالیکے شورش کی تاربرقی کو توڑ دیا اسی مہینے مین فرانس نے قلعۂ ماکین جو چین کا ایک بڑا صوبہ ہی فتح کر لیا آج کل جو یورپ مین سوڈان سے آرہے ہین بنام نہاد مدد دہی خدیو مصر چڑھائی کرتے ہین دل کا حال خدا ہی کو معلوم ہی ۵ جمادی الاخرہ کو بمقام اسلام آباد عرف چاٹگام ملک بنگالہ ایک بڑا تارہ جانب مغرب سے ٹوٹ کر مشرق تک آیا ایک آواز ہولناک سنی گئی اسی تاریخ محال بیرونده علاقہ بھوپال نزد سمت جنوب مین مغرب کی طرف ایک تارا ٹوٹ کر جانب زمین آیا چاند کیسی روشنی ہو گئی گھرون کے اندر وہ روشنی دیکھی گئی دو منٹ کے بعد پہلے تو ایک گڑگڑاہٹ ہوئی پھر ایک آواز بڑے زور شور کی توپ کی طرح سنی گئی لوگ اس روشنی و آواز سے سہم گئے ۱۹ جمادی الاولی کو یہ خبر ذریعہ تھانہ دار ریاست مین پہنچی

تنبیہ

سیوطی نے کشف الصلصلہ عن حقیقۃ الزلزلہ مین لکھا ہی ابن عباس نے کہا اللہ نے ایک پہاڑ بنایا جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہی اوسکو قاف کہتے ہین اوسکی رگین اوس صخرہ سے ملی ہین جسپر زمین ہی جب اللہ چاہتا ہی کہ کسی قریہ کو ہلا دے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہی جو رگ اس قریہ سے ملی ہوتی ہی یہ اوسکو ہلا دیتا ہی اسی سبب سے ایک قریہ ہل جاتا ہی نہ دوسرا یہ روایت ابن حبان کی ہی کتاب العظمہ مین بعض مفسرین نے کہا پہلا زلزلہ جو زمین مین ہوا وقت قتل ہابیل کے ہاتھ سے قابیل کے ہوا سات دن تک زمین کانپا کی جب آدمی برے کام کرتے ہین تو اللہ زلزلہ ڈرانیکو بھیجتا ہی یہ زلزلہ علامات قیامت سے ہی قرآن پاک مین آیا ہی هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم مجاہد نے کہا مراد عذاب فوق سے چنگھاڑ پتھر ہوا ہی عذاب تحت سے رجفہ یعنی زلزلہ و خسف یعنی زمین مین دھس جانا ہی یہ دونون عذاب اہل تکذیب کے لیے ہین انتہی اس آیت سے آفات سماوی و ارضی دونو کا ثبوت ہی عائشہ

کی حدیث مین ہی جب لوگ زنا کو حلال کرین شراب پیتے ہین باجے بجاتے ہین اسوقت
آسمان پر غیرت آتی ہی زمین سے فرماتا ہی زلزلہ کر اگر توبہ کی باز رہے تو میر ورنہ زمین کو
اونپر ڈہا دیتا ہی اسکو حاکم نے صحیح کہا ترمذی میں ابی ہریرہ سے مرفوعا آیا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگ غنی کو دولت امانت کو لوٹ سمجھ لین علم اللہ کے
لیے نہ سیکھین مرد اپنی جورو کی فرمانبرداری کرے ماں کی نافرمانی یار کو پاس بٹھائے باپ کو
رستہ بتائے مسجدون مین آوازین ظاہر ہون قبیلے کا سردار فاسق ہو قوم کا اقسو ذلیل
ہو مرد کی عزت ڈر سے اوسکے شر کی کیجاوے گانے والیان باجے ظاہر ہون شراب پیجاوے
پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے تو اسوقت تم منتظر رہو لال آندہی ایک شے زلزلے
کی جو لگاتار آویگا جیسے ہار کی لڑی ٹوٹ جاوے دانے لگاتار گرنے لگین اس حدیث مین
خبر دی ہی کثرت زلازل و ریاح سے اس حدیث کا مصداق بخوبی موجود ہی رافضیون نے
اگلی امت پر لعنت کی اب مقلد لوگ بہی اہل حدیث پر جو سلف صالح امت کے ہین لعن
وطعن کرنے لگے فروع کی تقلید کو حق اتباع سنت کو باطل سمجھنے لگے شوہر جورو کے سامنے
اولاد کو ماں باپ سے دشمنی یارون سے دوستی ہی کمینے سردار ہین شریف ذلیل وخوار ہین
گانے بجانے شراب پینے زنا کرنے کا جیسا کچہ رواج ہی سبکو معلوم ہی بدمعاشون کے ڈر سے
اہل صلاح اونکی خوشامد کرتے ہین مسجدون مین ادہر ادہر کی خبرین کہتے سنتے ہین اس سے
پایا جاتا ہی کہ اب قیامت لگ بہگ آگئی صبح شام ہی ٹلتے ہے ع اگر ماندشبی ماند شبی
دیگر نمی ماند + ابو نعیم نے حلیہ مین عطاء خراسانی سے روایت کیا ہی کہ جب پانچ باتین ہونگی
تو پانچ آفتین آوینگی سود کہانے سے خسف و زلزلہ آتا ہی حکام کی خیانت کرنے سے قحط پڑتا
ہی زنا ہونے سے وبا آتی ہی زکوۃ نہ دینے سے مویشی مرتے ہین اہل ذمہ پر تعدی کرنے سے بچونی ل
ہوتا ہی ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا فاحشہ ظاہر ہونے پر رجفہ ہوتا ہی حاکم کے جور کرنے سے
قحط پڑتا ہی اہل ذمہ پر زیادتی کرنے سے دشمن غالب آجاتا ہی اسکو دیلمی نے مسند الفردوس کہا

مین روایت کیا ہی ترمذی نے ابو ہریرہ سے نقل ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
قیامت نہ آویگی یہانتک کہ علم قبض کرلیا جاوے زلزلے بہت ہون زمانہ کم ہوجاوے یعنی
رات دن چھوٹے ہون فتنے ظاہر ہون قتل بہت ہو حاکم کے نزدیک حدیث مرفوع عبادہ بن
صامت مین قذف وخسف ورجف کو علامت ہلاکت امت کہا ہی حدیث عبداللہ بن حوالہ
مین زلزلہ ارض مقدس کو علامت قرب زلازل وبلایا ودیگر امور عظام بتایا ہی اسکو بھی حاکم
نے مرفوعاً روایت کیا ہی حدیث ابی موسی مین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے
میری امت کا عذاب دنیا مین یہی قتل وزلزلے وفتنے ٹھہرایا ہی اسکو ابی داؤد نے روایت
کیا حاکم نے صحیح کہا ہی احمد ونسائی ودارمی کے نزدیک سلمہ بن نفیل سکونی سے مرفوعاً روایت
ہی کہ قیامت سے پہلے سخت مری پڑیگی اس بیچ مین زلزلون کے سال ہونگے اس حدیث کو
حاکم نے صحیح کہا پھر ابن عمرو سے مرفوعاً یون روایت کیا کہ زمین تمکو لیکر جھکے گی جو مرا سو مرا جو
بچا سو بچا پیچھے لوگ اس امت کے رجفت مین پھنسینگے اگر توبہ کی اللہ قبول کریگا اگر پھر وہی
کام کیا تو پھر وہی رجفت وقذف وحرق ومسخ وخسف وصواعق ہوگا قرطبی نے تذکرہ مین
حذیفہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ ویرانی مصر کی نیل کی خشکی سے ویرانی حبشہ کی رجفہ سے
ویرانی عراق کی قحط سے ہوگی جب زلزلہ ہو تو وعظ کہنا نماز پڑھنا تقرب بوجوہ بر کرنا مستحب ہے
ابن ابی شیبہ نے مصنف مین شہر سے روایت کیا ہی کہ زلزلہ آیا مدینے مین عہد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اللہ تعالی تمسے رجوع کرنا مانگتا ہی طرف اپنی مرضی کے سو تم رجوع
کرو تائب ہو صفیہ بنت ابی عبید نے کہا زلزلہ کیا زمین نے بعہد عمر یہانتک کہ لڑ بھڑ گئی
پھر عمر نے خطبہ پڑھا کہا تمنے کوئی بدعت نکالی ہی جلدی کی ہی اب اگر پھر یہ زلزلہ ہوا تو مین تمھارے
بیچ مین سے نکلکر چلا جاؤنگا اسکو ابن ابی شیبہ وبیہقی نے سنن مین روایت کیا ہی معلوم ہوا
کہ احداث وابتداع موجب زلزلہ ہی اب جو سنت بدعت ہوگئی اور بدعت سنت ٹھہری
اسلیے زلزلے بھی بہت آنے لگے علی بن ابی طالب نے زلزلے مین چھ رکعات چار سجدات

مین پنج رکعات دو سجدے ایک رکعت مین پڑھے اسکو شافعی نے ام مین روایت کیا اور
کہا کہ اگر یہ حدیث علی علیہ السلام سے ثابت ہو جاوے تو مین بھی اسکا قائل ہونگا بیہقی نے اسکو
سنن مین روایت کرکے کہا یہ حدیث ثابت ہی ابن عباس سے ابن ابی شیبہ نے طریق عبد اللہ
بن حارث سے روایت کیا کہ ابن عباس نے زلزلے مین چار سجدات کیے جنمین چھ بار رکوع کیا
یہ نماز جماعت سے پڑھی عبد اللہ بن حارث نے کہا ایک رات زمین ہلے ۔ لرزہ کیا ابن عباس
نے کہا مین نہین جانتا تنے بھی پایا جو مینے پایا یعنے زمین کا لرزہ کرنا کہ وہ ان جنے بھی پا یا
صبح کو نکلے نماز پڑھائی طاق تکبیرین کہین چھ رکوع چار سجدے کیے اسکو سعید بن منصور نے
سنن مین روایت کیا ہی بیہقی کے پاس ابن حارث کی روایت سے یون آیا ہی کہ ابن عباس
نے نماز زلزلہ بصرے مین پڑھی لنبا قیام کیا پھر رکوع مین گئے پھر سر اوٹھایا دیر تک کھڑے
رہے پھر رکوع کیا پھر سر اوٹھایا لنبا قنوت کیا پھر رکوع و سجدہ کیا پھر دوسری رکعت پڑھی
مثل پہلی رکعت کے سو یہ نماز چھ رکعات چار سجدات کی ہوئی پھر کہا ھکذا صلوۃ
الآیات ابن ابی شیبہ کی روایت مین عائشہ سے بسند صحیح یون آیا ہی قالت صلوۃ
الآیات ست رکعات فی اربع سجدات ابن مسعود نے کہا جب تم آسمان سے کوئی
بات سنو تو نماز پڑھو اخرجہ البیہقی علقمہ نے کہا جب تم آفاق سما سے ڈرو تو نماز پڑھو
اخرجہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن منصور ابن ابی مرو نے کہا لوگ کسوف شمس
یا قمر یا کسی چیز سے گھبرائے تو شعبی نے کہا علیکم بالمسجد فانہ من السنۃ اخرجہ ابن
ابی شیبۃ ابو داود و بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہی آنحضرت نے فرمایا جب دیکھو
تم کوئی نشانی تو سجدہ کرو طبرانی کے پاس سمرہ بن جندب سے مرفوعاً مروی ہی کہ جب دیکھو تم
کوئی آیت خدا کی تو ذکر اللہ کرو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ذکر کیا ہی کہ شام مین زلزلہ
ہوا عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ پیر کے دن فلان فلان مہینے مین باہر نکلو اور جو کوئی تم مین صدقہ
دیسکے وہ صدقہ نکالے اسلیے کہ خدا نے کہا ہی قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی

نووی نے شرح مہذب مین لکھا ہی کہ شافعی نے کہا اصح یہ ہی کہ سوای کسوف کے اور نشانیان
مین جیسے زلازل صواعق ظلمت ریاح شدید وغیرہ مین نماز جماعت سے نہین ہی بلکہ اکیلا
نماز پڑھے یہ تو اونکی نص ہی لیکن شافعیہ کا اتفاق اس بات پر ہی کہ تنہا نماز پڑھے دعا و تضرع
کرے تاکہ غافل نہ ٹھہرے شافعی نے کہا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ زلزلے مین جماعت
سے نماز پڑھے سو یہ حدیث اگر صحیح ہو تو مین بھی اوسکا قائل ہون اسلیے بعض شافعیہ نے کہا
کہ یہ ایک قول آخر ہی زلزلے مین اور بعض نے کہا عام ہی سب آیات مین نووی
کہتے ہین کہ یہ اثر علی سے ثابت نہین اگر ثابت ہو تو محمول ہی نماز منفرد پر اسیطرح علی سے
دوسری روایت مین آیا ہی انتہی سیوطی نے کہا قاعدے کے موافق یہ بات ہی کہ اس زمین
دن کو چپکے پڑھے رات کو چلا کے یہ تصریح نہین آئی کہ خطبہ بھی پڑھے مگر آنحضرت نے وعظ فرمایا
اور کہا ان دیکھو یستعتب کم فاعتبوہ ہان اگر امام اعظم کے لیے خاص خطبے کو مستحب کہا جاوے
تو کچھ دور نہین ہی اسی پر حدیث و اثر محمول ہی زلزلے مین عتق بھی آیا ہی چنانچہ حدیث حاکم
مین گذر چکا اور تصدق کو قیاس کیا ہی صدقہ کسوف پر اور دعا و تضرع تو منصوص ہی منجملہ ذکر کا
کے تسبیح کرنا موکد تر ہی کیونکہ تسبیح و ذکر سے عذاب اوٹھہ جاتا ہی تکبیر کہنا قیاس کیا گیا ہی استحباب
تکبیر پر وقت رویت حریق کے آگ لگنے مین تکبیر کہنے کا حکم آیا ہی اسیطرح آنحضرت پر درود
بھیجنا کہ اس سے ہر بلا دور ہر آفت زائل ہوتی ہی اسکو سارے دین دنیا کے کامو نمین دخل ہی
فتاوی قاضی خان مین لکھا ہی کہ اگر گھر مین ہوا ور زلزلہ آوے تو باہر نکل جاوے اسلیے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہدف مائل پر گذرے جلدی سے چلے کسی نے کہا کیا آپ قضاء الہی
سے بھاگتے ہین فرمایا میرا بھاگنا اللہ کی قضا سے یہ بھی ایک قضاء الہی ہی انتہی اس حدیث کی شرح
دیکھنا چاہیے کیسی ہی شعیب علیہ السلام کی قوم اسی زلزلے سے ہلاک ہو گئی قال تعالی فاخذتہم
الرجفة فاصبحوا في دارهم جاثمين اسحق بن بشیر نے کتاب المبتدی مین ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ جبریل علیہ السلام اوترے اور اوس قوم پر کھڑے ہوکر

ایک تیغ ماری جس سے زمین پہاڑ ہل گئی انکی بانین بدن سے نکل گئین یہی مراد ہی اس
آیت سے تدبیر بیکار رنے وقصیات مین لکھا ہی کعب احبار سے کہا جسدن ابراہیم علیہ
السلام نے اپنے بیٹے کو باندہ کر پتھر پر ڈالا کہ اوسکو ذبح کرین آسمان کا رنگ بدل گیا
زمین پھٹ گئی پہاڑ و زمین زلزلہ ہوا جب چھری گلے پر رکھی عرش ہلگیا کرسی کو جنبش ہو گئی
زمین آسمان پہاڑ نے اپنے رب سے شکوہ کیا سورج اپنی جگہہ سے گر گیا فرشتون نے تعجب
دیکھکر کہا اگر اسد کو کسی کا خلیل بنانا پہونچتا تو یہ بندہ لائق خلیل بنانے کے ہی اوسدن سے
اسد نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا آسمان مین پکار دیا گیا یا ابراھیم لقد صدقت الرؤیا
اور حضرت اسمعیل کا فدیہ ذبح عظیم ٹھہرا

بیان زلازل واقعہ در اسلام

گذر چکا کہ زلزلہ عہد رسول خدا و عہد عمر و عہد علی مین آیا اوسوقت ان عباس با میر کوفہ سے
طرف سے علی کے یہ زلزلہ آیا اسلیے کہ وہان کے لوگ سود کہاتے تھے عہد وائیہ مین ملک الشام
مین زلزلے آئے چالیس دن تک ٹھہرے یہ واقعہ حدود دمشق مین ہوا اسکو قضاعی نے
تاریخ الخلفاء مین لکھا ہی بعض نے کہا شام مین سنہ ۹۸ مین آیا عمر بن عبدالعزیز کے وقت مین
زلزلہ شام مین ہوا اثنائے عہد رشید مین زلزلہ مصر مین آیا اسکندریہ کا قبہ گر گیا پھر سنہ ۲۰۳
مین بعہد مامون خراسان مین زلزلہ آیا ستر دن تک رہا بہت سے گھر گر گئے سنہ ۲۳۳ مین بعہد
متوکل دمشق مین زلزلہ ہوا بہت سے گھر ڈہے گئے بہت آدمی دبکر مر گئے وہان سے انطاکیہ
پہونچا اوسکو ڈہایا جزیرے تک گیا اوسکو ویران کیا موصل مین پہونچا بہت لوگ ہلاک ہو گئے
کہا ہی پچاس ہزار آدمی مر گئے سنہ ۲۴۲ مین پھر دوسرا زلزلہ بعہد متوکل آیا انباء مین لکھا ہی کہ
اسمین کچہ اوپر چالیس ہزار آدمی ضائع ہوئے آدہا شہر دامغان ڈہے گیا یہ سمت زلزلہ تہا نی
وجرجان ونیشاپور وطبرستان واصبہان تک پہونچا پہاڑ گر پڑے زمین پھٹ گئی ایک گانو
یمن مین تھا ایک کھیت والون کی زمین سے سرک کر دوسرے مزارعین کی زمین پر جا ٹھہرا

حلب مین ایک سفید پرندہ رمضان مین چلایا یا معشر الناس اتقوا اللہ اللہ اللہ چالیس بار
آواز سکے پھر اوڑ گیا دوسرے دن آکر پھر اسیطرح بولا ڈاک مین یہ خبر آئی پانسو آدمی نے اس
آواز کو سنا ۲۴۲ھ مین بعد متوکل اس کثرت سے زلزلے آئے کہ سیکڑون شہر قلعے پل ویران ہوگئے
انطاکیہ کا ایک پہاڑ دریا مین ٹوٹکر گر پڑا آسمان سے ہولناک آوازین سنائی دین مصر مین
بھونچال ہوا بلبس والون نے مصر کیطرف سے ایک بڑی چنگھاڑ سنی جس سے بہت آدمی
یہان کے مر گئے شہرین کہ مصر کی زمین مین دب گئین خلافت معتمد مین بعد ۲۶۰ھ کے عراق
مین زلزلے آوازین ہوئین ٹیلون کے نیچے ہزارہا آدمی دب کر مر گئے ۲۸۰ھ مین بعد معتضد
ماہ شوال مین فروع گہن ہوا ساری دنیا مین اندھیرا عصر تک رہا کالی آندھی آئی تین رات تک
رہی اوسکے پیچھے زلزلہ عظیم ہوا جس سے اکثر شہر برباد ہوگئے ڈیڑہ لاکھ آدمی نیچے سے ڈھیر کے
نکالے گئے ۲۹۴ھ مین بعد خلافت مکتفی بغداد مین ایک سخت بھونچال ہوا مصر مین آندھی
آئی جس سے اکثر درخت جڑسے اوکھڑ گئے ۳۴۴ھ مین بعد مطیع مصر مین ایک زلزلہ عظیم آیا بہت
گھر گر گئے تین گھنٹے تک رہا لوگ ڈر کر دعا وزاری کرنے لگے ۳۴۶ھ مین بمقام رے و نواحی رے
بڑے بڑے زلزلے آئے شہر طالقان دہس گیا ڈیڑہ سو گاؤن رے کے مخسوف ہوگئی ایک پہاڑ بھی ٹوٹ پڑا ایک قریہ بین
آسمان و زمین دوپہر تک معلق رہا پھر گر کر دہس گیا زمین پھٹ گئی بڑے بڑے غار پڑ گئے اونمین سے بدبودار پانی بہا ایک
بڑا دھوان نکلا ہکذا قال ابن الجوزی ۴۲۵ھ مین پھر زلزلہ کا عود ہوا قوم و حلوان جبال کیطرف ایک خلق عظیم تلف
ہوگئی ۴۶۲ھ مین بعد قائم بامر اللہ رملہ مین زلزلہ عظیم آیا جس سے شہر اوجاڑ ہوگیا پانی کوؤن کے سرون سے باہر نکلا
پچیس ہزار آدمی اسجگہہ کے مر گئے ۵۱۳ھ مین بدہ کی رات پانچوین رمضان کو ایک بڑا زلزلہ اندر قزوین
کے ہوا ایک سال کامل تک بار بار آتا تھا قالہ الرافعي في كتابه الذي صنفه في
اخبار قزوین سیوطی نے کہا هذا الكتاب عزيز الوجود وقفت منه على كراسين لا غيرها
خلافت مسترشد مین بعد ۵۲۰ھ کے کئی بار بغداد مین زلزلہ ہوا ہر روز پانچ یا چھ بار آتا تھا
لوگ استغاثہ کرتے بیس دن تک برابر آیا کیا ذکرہ ابن الجوزي ۵۳۲ھ مین بعد مقتفی

زلزلہ عظیم دس فرسخ تک آیا بہت خلق ہلاک ہوگئی پھر بحیرہ خسف ہوگیا شہر کی جگہہ کالا پانی
ہوگیا ۴۳۴ھ میں ایک بڑا زلزلہ آیا جسنے بغداد کو ہلادیا دس بار آیا حلوان میں ایک پہاڑ
ٹوٹ کے گر پڑا ایک عالم قوم ترکمان کا ہلاک ہوگیا ۴۶۰ھ میں پھر بغداد میں زلزلہ ہوا ۵۵۲ھ
میں حماۃ وشیراز میں بھونچال آیا دس لوکو ویران کرگیا ۵۹۳ھ میں بعہد ناصر بالله ایک تارا
بہت بڑا ٹوٹا جسکی آواز سے سب ڈر گئے گھر ہل گئے لوگ چلانے دعا کرنے لگے ۵۹۷ھ میں
پھر ایک زلزلہ کبری مصر وشام وجزیرے کیطرف آیا بہت سے مکانات قلعے برباد ہوگئے
اعمال بصری کا ایک قریہ خسف ہوگیا ۶۵۴ھ میں مدینہ نبویہ میں زلزلہ ہوا اوسکے بعد ایک آگ
نکلی ۷۰۲ھ میں بعہد مستکفی وسلطنت ناصر محمد بن قلاوون مصر وشام میں زلزلہ عظیم آیا ایک
جہان دب کر مرگیا ۷۶۶ھ میں پھر ایک بڑا بھونچال ہوا سیوطی نے کہا رأیت ذلک مکتوبا
علے ظہر کتاب ولم یعین بای مکان کان ۷۷۲ھ میں بعہد معتضد شہر زرکان میں زلزلہ
ہوا ایک عالم اوسکے سبب سے فنا ہوگیا ذریعہ ڈاک یہ خبر آئی ۷۹۸ھ میں بزمانہ اشرف
برسبائی زلزلہ لطیف قاہرہ میں آیا ۸۰۱ھ میں پھر اندر مصر کے ایک زلزلہ لطیف وقت شب
واقع ہوا ۸۸۶ھ میں اتوار کے دن تاریخ ہفدہم بعد عصر ایک سخت زلزلہ ہوا جسکے سبب سے
سارے زمین وگھر ہل گئے نصف درجے سے کم تھا مدرسۂ صالحیہ کا منارہ قاضی القضاۃ
حنفیہ پر گر پڑا یہ اوسکے نیچے مرگئے انا للہ انتہی ۱۵۰۹ء میں ۱۴ ماہ ایلول کو قسطنطنیہ میں زلزلہ
آیا ایک ہزار ستر گھر ایک سو نو مسجدین گر گئین محل سلطان کا ایک ٹکڑا گر پڑا پینتالیس دن
تک یہ زلزلہ رہا ۱۶۶۳ء میں پھر اسلامبول میں زلزلہ آیا چالیس دن تک ٹھہرا مال وجان کا
بہت نقصان ہوا ۱۷۵۴ء میں متواتر زلزلے ملک روم میں آئے کئی شہر تباہ ہوگئے پہاڑ پھٹ
گئے پھر مرض طاعون ہوا ہزاروں آدمی کی جان گئی برف پڑا چرندے پرندے آدمی برباد
ہوگئے بیت المقدس میں ایک یہودی نے دعوی کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں یہ آدمی تیرہ برس کا
تھا شعبدے میں بڑی دستگاہ رکھتا تھا بہت یہود ونصاری اوسکے پاس جمع ہوگئی رہنے لگے

حاکم نے اوسکو گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ کر استنبول مین آیا احمد پاشا وزیر سلطان محمد خان رابع
نے اوسکو پکڑا آخر مسلمان ہوگیا اسیطرح ایک آدمی نے دعوی مہدی ہونے کا کیا وہ قتل کیا
گیا اسیطرح اس سال اخیر صد سیزدہم و آغاز سال صد چہاردہم ہجری مین بہت سے زلزلے
بلاد مختلفہ مین ظاہر ہوئے آیات ارضی و سماوی و آفات کونی و مکانی بکثرت واقع ہوئے
یہ سب آفات و آیات و زلازل علامت قرب قیامت ہین بنی آدم نے آج کل وہ کام ختیار
کئے ہین کہ زلزلہ و آتش باری تو کیا ہی اگر نفخ صور کا غلغلہ ابھی سے ہو تو کچھ دور نہین ہی ست

زیادہ مت دل مضطر کو بیقرار کر دے ۔۔۔ زمین نہ لوٹ دے اکدن یہ زلزلہ ڈکا

اللہم وفقنا

بقاء اسلام تا قیام ساعت

اگلے زمانے مین پیغمبر قوم خاص کے لیے آتے تھے توحید و حسن عمل کی طرف بلاتے تھے جب
مانا وہ اچھا رہا جسنے نمانا وہ سیر سدا ب آیا ایک وقت مین چند نبی ہوتے تھے کبھی ایک زمانے مین
ایک نبی ایک ہی شہر والون کیطرف آتا تھا آدم علیہ السلام سے لیکر تا عیسی علیہ السلام یہی
طریقہ رہا ایک طرف تو کارخانہ نبوت کا جاری تھا اسمین کبھی زمانہ فترت بھی بیچ مین پڑ جاتا
تھا کم یا زیادہ دوسری طرف ہنگامہ سلطنت کا قائم تھا اکثر حاکم دنیا کے کافر تھے سوا داود
و سلیمان علیہما السلام کے یا الا ماشاء اللہ حکومت متفرق تھی کبھی ایک اقلیم کی کبھی دو اقلیم کی
کبھی ایک قطر کی کبھی دو قطر کی پھر کبھی ایسا بھی ہوگیا کہ بعض بادشاہ نے مثل نمرود و فرعون وغیرہ سارے دنیا پر قبضہ کر لیا انبیاء
علیہم السلام کو کبھی کسی قوم نے مارا کبھی ملوک نے قتل کیا جب اس جہان فانی مین اسلام آیا جو پرانا دین
سارے پیغمبرون کا آدم سے تا عیسی علیہم السلام ہی ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ملت کا لقب
اسلام کا بخشا اوس وقت حکومت مجوس کی اکثر ممالک و مدائن مین باقی تھی پھر اللہ تعالی نے
زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کو غلبہ بخشا یہ غلبہ کسی جگہ ارشاد زبانی سے
ہوا کسی جگہ تالیف سے کسی جگہ زور تلوار سے بعض لوگ مسلمان ہوگئے اونکا ایک باقی رہا

کسی نے جزیہ دینا قبول کیا اور نے صلح ہو گئی بعضی لڑ پڑے اونکی شکست ہوئی سرزمنکہ ہیچ
دین اسلام ربع مسکون مین پہونچ گیا سارا نیم ہاتھہ پر عرب کے فتح ہوا جسکے نصیب مین ایمان
لکھا تھا وہ مسلمان ہو گیا جو بدبخت تھا وہ اپنے کفر یا نفاق پر جما رہا کسی نے چپکے چپکے اسلام
کی بیخ کنی پردۂ مذہب مین چاہی جیسے ابن سبا یہودی نے کسی نے کھلم کھلا مقابلہ کیا مگر غلبہ
اسلام ہی کو ہر جگہہ رہا قرن دو تین سارے ملوک ارض مطیع اسلام ہوئے یہ غلبہ آخر زمانۂ خلفاء
عباسیہ تک اچھا رہا جب سے سلطنت بغداد ڈوب گئی اسلام مین سخت غربت آگئی گیہون مین
گھن لگ گیا گھر گھر مین گھوس پیدا ہو گئی محبت دنیا وکراہت موت سے یہانتک نوبت پہونچی
کہ اکثر ملک کے حاکم غیر مسلمان ہو گئے اب وہ وقت آیا کہ اعداء اسلام اس تدبیر مین ہین کہ اسلام کا نام طبقۂ زمین
پر باقی نہ رہے چھوٹی موٹی حکومت یا سلطنت یا ریاست کا کیا ذکر ہے انکی نظر مین تو سارے
مسلمان کوئی ہون کہین ہون سب سے زیادہ کھٹکتے ہین جسکا باقی رکھنا خاص انکا ملیا میٹ کرنا
مد نظر ہے سیکڑون ہزارون حیلے و فریب مخفی وظاہر اس کام کے لیے برتے جاتے ہین جنسے
مانا کہ مجوس کی طرح ساری دنیا مین حکومت کفر کی پھر دوبارہ ہو جاوے لیکن اس سے کچھ دین
و اسلام باطل نہین ہو سکتا جب پارسی ملوک تمام کرۂ ارض کے تھے تب کیا اتباع انبیاء دنیا
مین موجود نہ تھے گو تھوڑے ہی ہون کیا تیہ وکسرویہ نے کیا کچھہ واسطے بقاء سلطنت قومی کے
تدبیرین کی ہونگی پھر آخر کو انھین کی سلطنت زائل ہو گئی وہ بھی اس طرح پر کہ نام ونشان تک بھی
باقی نہ رہا وکم اہلکنا قبلہم من قرن ہل تحس منہم من احد او تسمع لہم رکزا یہ قدر
اہل کفر کی حکومت کا ہی اہل کتاب کی داستان سنو سوائے دو چار انبیاء کے سارے پیغمبر
بنی اسرائیل مین ہوئے حتی کہ عیسی علیہ السلام تک یہی کارخانہ جاری رہا اور پھر سلطنت بھی کم
مین بنی اسرائیل کے تھی کیسی سلطنت جنکے ایک سلطان سلیمان علیہ السلام ایسے ہوئے کہ جنکا
حکم ہوا اجانور وغیرہ مخلوق سب پر یکسان چلتا تھا لیکن پھر نہ وہ حکومت باقی رہی نہ وہ رسالت

نہ بر باد رفتی سحر گاہ و شام — سریر سلیمان علیہ السلام

باخر ندیدی کہ بر باد رفت　　　　خنک آنکہ باد انش و داد رفت

جب خدا نے بنی اسرائیل کی نافرمانیوں پر غصہ کیا اپنا قہر ڈالا اوسدن سے ان دونو نعمت
سے وہ ابد الآباد تک محروم ہو گئے قرآن شریف مین حضرت عیسی علیہ السلام سے وعدہ
کیا ہی کہ تمہارے اتباع سارے اہل کفر پر تا قیامت فائق رہینگے چنانچہ ایفا اوس عہد کا
خوب ہو رہا ہی جتنے سلاطین کفر ہین سب پر نصاری غالب ہین اسلام کی سلطنت کسی جگہہ
باقی نہین کہ اونپر دعوی اپنی فوقیت کا کرین برای نام روم و مراکش وغیرہ مین جو کچھہ حکومت
اسلام کی باقی ہی سو اونپر غلبہ بھی نہین ہی اگر ہو بھی جاوے تو اسلام کا کیا نقصان ہی وہان
نہی کسی اور جگہہ مین اقطار ارض سے مسلمان غلبہ پکڑ جاوینگے یہ خیال کہ دنیا سے غلبہ اسلام
مطلقاً اوٹھہ جاویگا یا نام اسلام کا بالکل مٹ جاویگا سودای خام ہی جس پیغمبر صادق کے
سارے اخبار سچے ہوئے سچے نکلتے ہین یا دیگے تو یہ خبر بھی ہمکو دی ہی کہ ہمیشہ ایک گروہ اسلام کا
کسی نہ کسی جگہہ غالب دنیا مین قیامت تک رہیگا جز رو مد اسلام سے فنا اسلام کا التیام سمجھنا
بے دلیل ہی نہایت افسوس ہی کہ وہ قوم جسکو دعوی کمال عقل کا تمام تدبیر کا اطلاع علم تاریخ کا
ہی وہ ایسی فکر سقیم کرے اوسکو ایسا وہم ضعیف دامنگیر ہو عمران بن حصین کہتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين
على من ناواهم حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال رواہ ابو داؤد اس حدیث مین نہایت
مقاتلہ کے خروج دجال کو بتایا ہی سو ابھی تک دجال نہین آیا گو اوسکے نائب ظاہر ہوگئے ہین
جو اہل اسلام سے جدل کرتے ہین یہ جدال ہین وہ دجال ہوگا یہ بھی معلوم ہوا کہ نرا اسلام
ہی باقی نہ رہیگا بلکہ کسی نہ کسی جگہہ کسیقدر سلطنت اسلام بھی قائم رہیگی اسلیے کہ مقاتلہ
کام ملوک کا ہی نہ ہر صعلوک کا دوسری حدیث مین آیا ہی لا تزال طائفة من امتي
على الحق ظاهرين لا يضرهم من خالفهم حتى ياتي امر الله رواہ ابو داود والترمذی
عن ثوبان تیسری حدیث مین ہی لا يزال من امتي امة قائمة بامر الله لا يضرهم

من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذلك متفق علیه من حدیث معاویة چوتھی حدیث یہ ہے لا یزال طائفة من امتی منصورین لا یضرهم من خذلهم حتی تقوم الساعة رواه الترمذی عن معاویة بن قرة عن ابیه وقال هذا حدیث حسن صحیح امر الله اور حتی تقوم الساعة کا ایک ہی مطلب ہے حدیث دوم وچہارم مین لفظ طائفة آیا ہی حدیث سوم مین لفظ امة قائمة وارد ہے ان حدیثون کو علی بن المدینی وغیرہ نے محمول کیا ہی اصحاب حدیث پر سو کوئی مانع اس حمل کا نہین ہے لکن لفظ اس سے زیادہ تر وسیع ہی سو یہ حدیث مبشر ہی بقاء اسلام و گروہ اسلام تا قیام قیامت خواہ علماء راست مراد ہون یا ملوک ملت غرضکہ کوئی یہ چاہے کہ ہم اسلام کو روئے زمین سے قبل طلوع آفتاب کے مغرب سے گمنام کر دین تو یہ دعوی نہین ہے بلکہ مرض مالیخولیا یا جنون ہی ہے تو کسی تاریخ موافق مخالف مین یہ نہین پایا کہ کوئی ملت باطلہ بھی ساری دنیا سے مٹ گئی ہو ملت حقہ کا کیا ذکر ہی ہان غلبہ شر کا قلت خیر کے تو ہمیشہ پائی گئی ہے تا زمان نزول مسیح علیہ السلام اور بعد اونکے یہی حال رہے گا جب وقت نفخ صور کا ہوگا او سوقت البتہ اکیس بیس برس پہلے سے سب بد ہی ہونگے جو اللہ پاک کا نام تک نہ لینگے اسی وجہ سے اون پر قیامت قائم ہوگی اسلام کا وجود اہل کفر کے لیے یون سمجھو کہ ایک بڑا امن ہی جسدن اسلام نہوا اوسیدن پھر دنیا کا نام و نشان بھی باقی نرہے گا دنیا مسلمانون ہی کے طفیل مین قائم ہی اگرچہ متمتع اوس سے غیر مسلمان ہی ہون اسلیے جب اسلام بالکل نرہے گا تو پھر کوئی حالت منتظرہ بھی قیامت آنے کے لیے نہوگی وما امر الساعة الا کلمح البصر او هو اقرب کا ظہور ہو جاوے گا یہ اسلام وہ دین ہی کہ سوا اسکے کوئی دین اللہ کو کسی سے پسند و قبول نہین ہوا سارے پیغمبر اسی دین پر گذرے ہین سارے رسولون کا اسپر اجماع و اتفاق ہی سارے کتب آسمانی اوسکی تصدیق کرتے ہین اس مسئلے مین اختلاف کا نام بھی نہین یہ فلاسفہ و دہریہ وغیرہ

امم دنیا کا مذہب ہو کہ جسکو دیکہو وہ ایک نئی گپ مار گیا ایک تازہ ڈہکوسلا بنا گیا ایک کا
عقیدہ دوسرے سے نہین ملتا دو چار حکما مین بہی مذہبی اتفاق نہین سیکڑون کا کیا ذکر
ہی الٰہیات نبوات مین اگر اتفاقاً اصل اعتقاد مین ہمزبان ہین تو فروع مین پورے اتباع
شیطان ہین ولو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافاً کثیرا یا اسلام وہ دین
ہی جسنے جہان بہر کے ملل ونحل کا بطلان ادلۂ نقلی وعقلی سے ثابت کر دکہایا ہی جسنے اس
ملت کے علماء سے بحث کی وہ میدان مناظرے سے ایسا دم دبا کر بہاگا کہ پہر اوس نے
پشت پہیر کر نہ دیکہا جو علوم اس امت اسلامیہ کو بخشے گئے ہین وہ اگلی پچہلی امتون کے
خواب وخیال مین بہی کبہی نہین گذرے صنائع بدائع تجارت عمارت زراعت رکوبکاری
وغیرہ کوئی علم نہین ہی ان کامون کو دنیا مین ہمیشہ سے جاہل لوگ عالم لوگون سے زیادہ
جانتے کرتے برتتے چلے آئے ہین انما العلم بامور دنیاکم جسکا نام علم ہی جس چیز کے جاننے
سے آدمی عالم ہوتا ہی انسان کامل سمجہا جاتا ہی وہ کسی قوم ومذہب کو سوای اہل اسلام کے
میسر نہوا اس ملت کے علماء نے سارے بنی آدم کے مذاہب ومشارب کو ایسا چہان بینا
ایک ایک رگ وریشہ دیکہا پہچان لیا کہ خود اون مذاہب والون کو اوتنی آگاہی اپنے گہربار کی
نہین ہی پہر وہ بیچارے ان مسلمانون سے کیا مناظرہ کرینگے چہوٹا منہ بڑی بات ہمارے
اس کلام مین جسکو شک ہو وہ مؤلفات شیخ الاسلام ابن تیمیہ وابن القیم وابن حزم وعبدالکریم
شہرستانی وغیرہم کو ملاحظہ کرے شق صدر ہو جاویگا آج کل یہان ذرا حرف شناس ہوئے
کسی مدرسے مین پڑہے مناظرے کو طیار ہو گئے نہ لفظ درست نہ معنی صحیح نہ املا جو کسی انشاء
ٹہیک آ دو سپر طرہ یہ ہی کہ اسلام کا رد کرنے لگے عقلی باتین بہی تو بنانا نہین آتا دلیل عقلی کیا
بیان کرینگے خود تو جاہل محض ہین مگر علم پر قدح ہی سچ ہی اس زمانۂ آخر مین کہ ہمدوش قیامت
ہم آغوش ساعت ہی اگر ایسے لوگ عالم نہون تو پہر کون عالم ہوگا ع خر عیسی درکوہ بو علی سینا +
ایسی ہوا حق مین وہی لوگ راہ سے پہسل جاتے ہین جو علم کتاب وسنت سے محروم ہین

گرفتار تقلیدات شوم ہیں جبکو خدا نے عقل سلیم نقل قدیم عطا فرمائی ہی وہ اسکے دام میں
ہرگز نہیں آتا ان عبادی لیس لک علیہم سلطان ان لا مہون سکے حق مین قرآن شریف
مین یون آیا ہی قل تمتع بکفرک قلیلا انک من اصحاب النار اصل لامذہب تو یہی ہین
نیچریہ ایسے مقلدون نے اہل سنت وجماعت کو ناحق یہ لقب مرحمت فرمایا ہی وہ کہتے ہین

عطای تو بلقای تو بخشیدم

موت کا ذکر

قرآن پاک مین آیا ہی یجعلون اصابعہم فی آذانہم من الصواعق حذر الموت
ڈالتے ہین انگلیان اپنے کانون مین مارے کڑک کے ڈر سے موت کے یہ آیت منافقون کے
حق مین اوتری ہی انکو آخرت کا یقین نہین اسلیے مرنے سے ڈرتے ہین دوسری آیت مین ہے
کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون
تم کسطرح منکر ہو اللہ سے اور تھے تم مردے پھر اوسنے تمکو جلایا پھر تمکو مارتا ہی پھر جلا دیگا
پھر اوسی پاس اولٹے جاؤگے نطفہ مردہ ہی اوسکو زندہ کیا پھر موت دنیا پھر حیات آخرت ہوگی
تیسری آیت مین کہا ثم بعثناکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون پھر اوٹھا کھڑا کیا تمہے
تمکو مرگئے پیچھے شاید تم احسان مانو یہ بنی اسرائیل کو کہا دنیا مین بجلی سے انکو مارکر پھر جلا دیا
جسنے یہان جلایا وہ کیا آخرت مین پھر زندہ نہین کرسکتا ہی عزیر علیہ السلام کو سو برس مردہ
رکھا پھر جلایا اونہون نے کہا رہا مین ایکدن یا کچھ کم فرمایا نہین تو رہا سو برس عیسی علیہ السلام
کے ہاتھ سے حکم دیکر دو ایک مردے زندہ کرا دیے چوتھی آیت مین کہا الم تر الی الذین خرجوا
من دیارہم وہم الوف حذر الموت فقال لہم اللہ موتوا ثم احیاہم تو نے نہ دیکھے
وہ لوگ جو نکلے اپنے گھرون سے وہ ہزارون تھے پھر کہا انکو اللہ نے مرجاؤ پھر انکو جلادیا
پانچوین آیت مین ہی وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا مؤجلا کوئی جی مر
نہین سکتا بغیر حکم اللہ کے لکہا ہوا وعدہ ہی جب یہ ٹھہری کہ وقت سے پہلے نہ مرینگے تو پھر

خدا کی راہ مین جان چھوڑنا کیا مشکل ہے تئیسوے آیت مین ہی قل فادرؤا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین تو کہہ اب ہٹا دیجیو اپنے اوپر سے موت اگر تم سچے ہو تو معلوم ہوا مرنے سے کسیکو چارہ نہین کوئی بھی اوسکو ہٹا نہین سکتا تا توین آیت مین ہی کل نفس ذائقۃ الموت ہر جی کو موت چکھنی ہے بے مرے کسی کا چھٹکا نہین چھوٹا آئین بڑے چھوٹے سب برابر ہین مومن کا فر سب یکسان ہین اتنی بات ہی کہ مومن کے لیے موت راحت ہی کافر منافق کے لیے جراحت آٹھوین آیت مین ہی ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وھم کفار اونکی توبہ نہین جو کرتے جاتے ہین برے کام جب تک سامنے آ جائے ایسے کو موت کہنے لگا مینے توبہ کی اب نہ اونکو جو مرتے ہین کفر مین یعنی کافر کے اور اوس فاسق کی توبہ جو مرتے وقت تائب ہو قبول نہین ہے

توبہ بار النفس بار پسین دست رد ست ... بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند

نوین آیت مین ہی این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ جہان کہین تم ہوگے موت تمکو آ پکڑیگی اگرچہ تم ہو مضبوط برجون مین یعنی کوئی حصن مرنے سے نہین بچاتا موت ہر جگہہ آتی ہی گھر ہو یا باہر دسوین آیت مین ہے ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ و رسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن چھوڑ کر اللہ و رسول کیطرف پھر آ پکڑے اوسکو موت سو ٹھہر چکا اوسکا ثواب اللہ پر آیا بڑی فضیلت ہی مرنے کی ہجرت کی راہ مین گیارھوین آیت مین ہی ھو الذی یتوفاکم باللیل وہی ہی کہ وفات دیتا ہی تمکو رات کو یعنی پھر تمکو اوٹھا تا ہی وعدہ ہی آپکو سونا مرنے کا بھائی ہی یا اسکی حد صبح تک ہی مرنے کی حد نفخ صور تک ہی رات کو مرکر صبح کو جینا دلیل ہے اوس بڑے جینے کی جو صبح قیامت کو ہوگا بارھوین آیت مین ہی ولکل امۃ اجل فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ہر فرقے کا ایک عہد

ہی جب پہونچا اوسکا وعدہ نہ دیر کرین ایک گھڑی نہ جلدی اسمین جسطرح ہر آدمی کیلیے
ایک وقت مرگ مقرر کیا ہی اسیطرح ہر گروہ کے لیے ایک وعدہ ٹھہرایا ہی اوس مدت
تک بقا اوسکا ہوتا ہی پہر وہ گروہ مٹ جاتا ہی دوسرا گروہ جمتا ہی ہر سلطنت ایک مدت
تک ہے پہر مرگئے ملک دوسرون کو ملا ؎

دور مجنون گذشت نوبت ماست ہر کسی پنجروز نوبت اوست

تیرہوین آیت یہ ہی ولقد اهلكنا القرون من قبلكم لما ظلموا ہم کہپا چکے گروہ کتنے
تم سے پہلے جب ظالم ہوگئے معلوم ہوا ظلم سے موت جلدی آتی ہی چودہوین آیت مین ہے
هو يحيي ويميت واليه ترجعون وہی جلاتا مارتا ہی اوسی کیطرف پہر جاوگے پندرہوین
آیت مین ہے واعبد ربك حتى ياتيك اليقين بندگی کر اپنے رب کی جب تک پہونچے تجکو
موت سولہوین آیت مین ہی وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افان مت فهم الخالدون
نہین دیا ہمنے تجسے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جیا پہر کیا اگر تو مرگیا تو وہ رہ جاوینگے کافر کہتے تہے
یہ دہوم دہام اسی شخص تک ہی جہان یہ مرا پہر کچہہ نہین خدا نے فرمایا یہ کیا تم بہی تو مروگے
سترہوین آیت مین ہے ان هي الا حياتنا الدنيا نموت ونحيا وما نحن بمبعوثين کچہہ نہین
یہی جیا ہی ہمارا دنیا کا مرتے ہین جیتے ہین ہمکو پہر اوٹہنا نہین یہ قول ثمود کا تہا اب بہی دہریہ
نیچریہ اسی کے قائل ہین یہ قوم چنگہاڑ سے مرگئی یہ لوگ ورا اور دنیا کا جینا جانتے ہین آخرت
سے خبر نہین رکہتے اٹہارہوین آیت یہ ہی قل يتوفاكم ملك الموت الذي وكل بكم تو کہہ
مارتا ہی تمکو فرشتہ موت کا جو تمپر مقرر ہی یہ فرشتہ خدا کے حکم سے مارتا ہی اسکے ذریعے
سے ہر جی مرتا ہی انیسوین آیت مین ہی قل لن ينفعكم الفرار ان فررتم من الموت
او القتل واذا لا تمتعون الا قليلا تو کہہ کام نہ آویگا تمکو بہاگنا اگر بہاگوگے مرنے سے
یا مارے جانے سے پہر بہی پہل نپاؤگے مگر تہوڑے دنون جینے جسکی قسمت مین موت ہی
وہ بچ نہین سکتا بچا بہی تو کے دن بیسوین آیت مین ہی انك ميت وانهم ميتون

بیشک تو بہی مرنے والا ہی وہ بہی مرینگے جب خدا کے پیغمبر موت سے نہ بچے تو پہر وہ
کون ہی جو جینے کی طمع رکہے اکیسوین آیت مین ہی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا
والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الاخری الی اجل
مسمی ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون اللہ کہینچ لیتا ہی جانین جب وقت ہوا اونکے
مرنے کا اور جو نہین مرین اونکی نیند مین پہر رکہہ چہوڑتا ہی جنپر مرنا ٹہرایا اور بہیجتا ہی اوروں کو
ایک ٹہرے وعدے تک اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو دہیان کرین معلوم ہوا نیند بہی
جان کہینچتی ہے جیسے موت اگر نیند مین کہینچکر رہ گئی وہی موت ہی یہ جان وہی جسکو ہوش ہے
وہ جان اور ہی جس سے دم چلتا ہی جنمین اوچہلتی ہین کہانا ہضم ہوتا ہی وہ موت سے پہلے
نہین کہینچتے بائیسوین آیت مین ہی کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم
ونعمۃ کانوا فیہا فاکہین کذلک واورثناہا قوما آخرین کتنی چہوڑ گئے باغ چشمے کہیتیاں گہر
جامعے آرام جسمین بیٹہے باتین بناتے اسیطرح اور وہ سب ہاتہ لگایا ہمنے ایک اور قوم کو اسمین
مرنیکے بعد کا حال ہی جو دنیا مین گذرتا ہی فرعون یہ سب چہوڑ مرا بنی اسرائیل کا مصر مین دخل ہوا
تیئیسوین آیت مین ہی نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین علی ان نبدل امثالکم
ہمنے ٹہرا دیا تم مین مرنا اور ہم ہار نہین رہے اس سے کہ بدل لاوین تمہارے طرح کے چوبیسوین
آیت مین ہی قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم ثم تردون الی عالم
الغیب والشہادۃ فینبئکم بما کنتم تعملون تو کہہ موت وہ ہی جس سے تم بہاگتے ہو سو
وہ تمسے ملنی ہے پہر پہیری جاؤگے اوس چہپی کہلی جاننے والے پاس پہر وہ بتا دیگا تمکو جو کرتے تہے
پچیسوین آیت مین ہی ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا ہرگز نہ ڈہیل دیگا اللہ
کسی جی کو جب پہونچا اوسکا وعدہ چہبیسوین آیت مین ہی خلق الموت والحیوۃ
لیبلوکم ایکم احسن عملا بنایا مرنا جینا تا کہ جانچے تمکو کون تم مین اچہا کام کرتا ہی یعنی مرنا
ہونا تو جیسے برے کام کا بدلا کہ ان ملا ستائیسوین آیت مین ہی ان اجل اللہ اذا جاء

کا یوشخر لوکستر نقلون اسد کا وعدہ جب آپہونچے اوسکو ڈہیل ہوگی اگر تمکو سمجہ ہے
وعدے سے مراد موت ہی یعنی مرنے کا وعدہ کم نہ زیادہ آٹھائیسوین آیت مین ہے
فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ
این المفر جب چوندلانے لگے تیور اور گہنا جاوے چاند اکھٹی ہون سورج چاند کہیگا آدمی
اوسدن کہان جاؤن بہاگ کر یہ قیامت کا حال ہی جب سورج پاس آوے گا یا مرتے وقت
ایسا معلوم ہوتا ہی آوتیسوین آیت مین ہی کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق
وظن انه الفراق والتفت الساق بالساق الی ربك یومئذ المساق کوئی نہین
جسوقت جان پہونچے ہانس تک لوگ کہین کون ہی جہاڑنیوالا اور سے اٹکل کی کہ اب
آیا چہوٹنا لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی تیرے رب کیطرف ہی اوسدن کہیچ جانا یہ حال ہی موت
کے وقت کا تیسوین آیت مین ہی والی ربك المنتهی تیرے رب کیطرف ہی نہایت ان
سب آیتون سے ثابت ہوا کہ مرنا برحق ہی مرنے کے بعد جینا بھی برحق ہی اگر یہ بات قرآن
مین نہ آتی تو بھی تجربے سے معلوم ہی کہ ہر چیز کو فنا ہی دنیا کی جتنی خبرین ہین سب مین
موت سے زیادہ کوئی سچی خبر نہین کافرون نے اس تہوڑے جینے کے لیے جسکی مدت آجکل
ساٹھ ستر نہایت نوے سو برس سے زیادہ نہین کیا کیا بکہیڑا آرام چین کا سامان صحت و
تندرستی کا کمالاہی اپنی حسن تدبیر پر کتنا اتراتے ہین قحط نہ پڑنے کے لیے نہرین نکالین
وبا نہ آنے کو صفائیان کین آپنی اٹکل مین دنیا کی ہر چیز کا اثر خوب سمجھ لیا مگر ہم جب جانین
کہ کوئی نئی جان پیدا کرین کسی جی کو مرنے نہ دین مرنا تو یقینی ہی یہی کر دکھائین کہ کوئی جی
بیمار ہو کوئی دُکھ نہ لگے یا دُکھ کا وقت پہلے سے جان لین یا اور کوئی بلا آسمانی زمینی جو آنی
والی ہی اوسکو کسی تدبیر سے ٹال دین یہ تو ہو نہین سکتا باتین بہت بناتے ہین معاد کا
انکار کرتے ہین مرنا ایسی چیز ہی کہ جب اوسکو یاد کرو ساری مصیبتین آسان ہو جاتی ہین
لکن یاد کرنے والے تہوڑے ہین اسلیے انکو وہ عیش بھی کم نظر آتا ہی جسمین عزت بے ہستی مین

ورنہ موحش ہی کہ دنیا کی ہر مصیبت مین وہ چین ملتا ہے جو بادشاہون کو سلطنت مین بہت
نہین مفلسی و آسودگی رنج و راحت ایک امر اضافی ہی حقیقی نہین تو وہ کون ہی جسکو شام
تک روٹی نہین ملتی خدا کسکو رزق نہین دیتا یہ تو زندگی کا دھندا ہی مرنے مین سب برابر
مین کیا امیر کیا فقیر کیا عالم کیا جاہل قرآن شریف مین فرمایا ہی قد خلت من قبلکم سنن
فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین ہو چکے ہین تم سے آگے دستور
سو پہرو زمین مین تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والون کا یعنی کافرون کا مقابلہ پیغمبرون سے
قدیم دستور ہی ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ اون پیغمبرون پر بھی اگرچہ تکلیف گذرے
لکن آخر جھٹلانے والے ہی خراب ہوئے مرگئے عذاب سے پس گئے دوسری جگہہ آیا ہی
الم یروا کم اھلکنا من قبلھم من قرن مکناھم فی الارض ما لم نمکن لکم وارسلنا السماء
علیھم مدرارا وجعلنا الانھار تجری من تحتھم فاھلکناھم بذنوبھم وانشأنا من
بعدھم قرنا اٰخرین کیا دیکھتے نہین کتنی ہلاک کین ہمنے انسے پہلے سنگتین اونکو جمایا تھا
ملک مین جیسا تمکو نہین جمایا چھوڑ دیا ہمنے اونپر آسمان برستا اور بنادین نہرین بہتی اونکے نیچے
پہر ہلاک کیا اونکو اونکے گناہون پر اور کھڑی کی اونکے پیچھے اور سنگت اس سے ثابت ہی کہ اگلی
سلطنتین حال کی سلطنت سے قوت و دولت و عیش مین کہین بڑہکر تھین مگر اونکے گناہون نے
اونکو ہلاک کیا اونکی جگہہ دوسرے لوگ آگئے اسیطرح حال ہر دولت کا ہوا کرتا ہی کہ جب گناہ
وظلم حد سے بڑہ جاتا ہی اچانک وہ ہلاک کردئے جاتے ہین اونکو خبر بھی نہین ہوتی کہ کیا ہوگا
تیسری آیت مین فرمایا ہی قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین
تو کہہ پہرو ملک مین تو دیکھو آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا دہریہ نیچریہ بھی مکذب ہین انکا آخر
بھی پیچھے آنیوالے دیکھین گے چوتھی آیت مین ہی وکم من قریة اھلکناھا فجاءھا بأسنا بیاتا او ھم
قائلون کتنی بستیان ہمنے کھپا دین پہونچا اونپر ہمارا عذاب راتہی رات یا دوپہر کو سوتے
یہ دونو وقت غفلت اوقات عذاب کے ہین لوگ یہی بات کو چھپایا کرتے ہین وقت غفلت کا

وقت دیکھکر دشمن کے سر پر آگرتے ہین ﴿پانچوین آیت مین ہی﴾ فلما نسوا ما ذکروا بہ انجینا
الذین ینہون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون پہر
جب بھول گئے جو اونکو سمجھایا تھا بچا لیا ہمنے اونکو جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا
گنہگارون کو برے عذاب مین بدلا اونکی بے حکمی کا یعنی خدا و رسول کی حکمی خدا اور رسول کا نتیجہ یہ ہے
کہ عذاب سے مرتے ہین ﴿چھٹے آیت مین ہی﴾ ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ
یضربون وجوہہم وادبارہم وذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم
کبھی تو دیکھے جسوقت جان لیتے ہین کافرون کی فرشتے مارتے ہین اونکے مونہہ پر اور پیچھے
چکھو عذاب جلنے کا یہ بدلا ہی اوسی کا جو تمنے بھیجا اپنے ہاتھون آس آیت مین کیفیت موت
کفار کا ذکر ہی کہ اونکو یون مارتے ہین خدا بچاوے ﴿ساتوین آیت مین ہی﴾ ولقد اہلکنا
القرون من قبلکم لما ظلموا وجاءتہم رسلہم بالبینات وما کانوا لیؤمنوا کذلک
نجزی القوم المجرمین ہم کہپا چکے ہین وہ سنگتین تم سے پہلے جب ظالم ہوگئے لائے تھے
اونکے پاس رسول اونکی کھلی نشانیان وہ ہرگز نہ تھے ایمان لانے والے یون ہی سزا دیتے
ہین ہم قوم گنہگار کو رسول کی بات کو نہ ماننا یہ بھی ایک بڑا ظلم ہی اسکی سزا سقر ہو گے
ظالم آخر کو تباہ ہوجاتا ہی کوئی ہو ﴿آٹھوین آیت مین ہی﴾ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا
ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنہم من ہدی اللہ ومنہم من حقت علیہ
الضلالۃ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین ہمنے اوٹھائے ہین
ہر امت مین رسول کہ بندگی کرو اللہ کی بچو ہردنگی سے سو کسیکو راہ دی اللہ نے کسی پر ثابت
ہوئی گمراہی سو پھرو زمین مین تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والون کا ہردنگا وہ جو ناحق سردار
کا دعوی کرے کچھ سند نہ رکھے اسی کو طاغوت کہتے ہین شیطان زبردست ظالم سب یہی ہین
﴿نوین آیت مین ہی﴾ واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا
القول فدمرناہا تدمیرا اور جب ہمنے چاہا کہ کھپا دین کوئی بستی حکم بھیجا اونکے عیش کرنے والون

اونھوں نے بے حکمی کی اوسمین تب ثابت ہوئی اور تیر بات سواے کہانشن سامہنے اونکو اونکہا کر
اس آیت سے ثابت ہوا کہ عیش و فسق سبب زوال دولت و نعمت و ملک و سلطنت ہی
تواریخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ جو سلطنت زائل ہوئی اوسکا سبب یہی تھا کہ فسق و عیش
میں آکر فسق کرنے لگے آخر کو اوس عیش و فسق نے انکو ایسا اوکھاڑا کہ پھر کہیں پتا پایا انکا سچ ہے

بادہ نوشیدن و ہشیار نشستن سہل ست ۔۔۔ گر بدولت رسی و مست نگردی مردی

دسوین آیت مین ہی وتلك القرى اهلكناهم لما ظلموا وجعلنا لمهلكهم موعدا
یہ سب بستیان ہین جنکو ہمنے کھپا دیا جب ظالم ہوگئے اور رکہا تھا اونکے کھپنے کا ایک وعدہ
اللہ کے یہان ہر ظالم کے لیے ایک وقت ہلاک کا مقرر ہی اوس وعدے پر وہ ہلاک ہوتا ہے
جلدی یا دیر مین یہ بات نہین کہ ظالم کو ہلاک نہو لوگ ناحق بے صبری کرتے ہین گیارہوین
آیت مین ہی وکم اهلكنا قبلهم من قرن هم احسن اثاثا ورئيا قل من كان في الضلالة
فليمدد له الرحمن مدا حتى اذا راوا ما يوعدون اما العذاب واما الساعة فسيعلمون
من هو شر مكانا واضعف جندا کتنی کھپا چکے ہم سنگتین وہ ان سے بہتر تھے اسباب مین
اور نمود مین تو کہہ جو کوئی رہا بھٹکتا سو چاہیے اوسکو کھینچ لیجاوے رحمن لمبا یعنی ضلالت مین یہان
تک کہ جب دیکھینگے جو وعدہ دیتے ہین یا عذاب و آفت یا قیامت سو تب معلوم کرینگے کسکا
بڑا درجہ ہی کسکی فوج کمزور ہی یہ آیت پوری مصداق ہی حکومت فرقہ ضالہ کی جب مہدی
موعود آجاوینگے یا عیسی علیہ السلام نزول فرماوینگے اوسوقت حال اس سارے مرتبہ کمزوری
فوج جرار کا معلوم ہوجاویگا ابھی تو کوئی مقابل نہین ہی بارہوین آیت مین ہی وکم اهلكنا
قبلهم من قرن هل تحس منهم من احد او تسمع لهم ركزا کتنی کھپا چکے ہم ان سے پہلے
سنگتین آہٹ پاتا ہی تو اونمین کسی کی یا سنتا ہی اونکی بھنک .... ع

سا فرسے ترسیا زعدم کز وی پرسم ۔۔۔ کہ پیر چرخ کجا برد لنز جران مرا ++

تیرہوین آیت مین ہی افلم يهد لهم كم اهلكنا قبلهم من القرون يمشون في مساكنهم

ان فی ذالک لآیات لاولی النہی سو کیا نہ آئی اونکو سوجھ اس سے کتنی کھپا دین ہم نے پہلے اونسے سنگتین یہ پھرتے ہین اونکے گھرون مین اسمین خوب پتے ہین عقل رکھنے والون کو یعنی اس سے زیادہ اور کیا عبرت ہو سکتی ہی کہ انسان اپنے سے پہلے لوگون کا انجام دیکھے سمجھے کہ وہ کیون ہلاک ہوئے کسطرح مٹ گئے کیا کیا تھا وہ کام ہم نکرین نہین تو پھر وہی آتش کاسے مین ہی سے این سطر جادہ ہا کہ بعمر انوشتہ اند + یاران رفتہ از قلم پانوشتہ اند چودہوین آیت مین ہی فکاین من قریۃ اھلکنٰھا وھی ظالمۃ فھی خاویۃ علٰی عروشہا وبئر معطلۃ وقصر مشید افلم یسیروا فی الارض فتکون لھم قلوب یعقلون بھا اوآذان یسمعون بھا فانہا لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور سو کتنی بستیان ہمنے کھپا دین وہ گنہگار تھین اب وہ ڈھیے پڑے ہین اپنی چھتون پر کتنے کوئین نکمے پڑے کتنے محل گچکیری کے کیا پھرے نہین ملک مین جو ان کے دل ہوتے جنسے بوجھتے یا کان ہوتے جن سے سنتے سو کچھ آنکھین اندھی نہین ہوتین پر اندھے ہوتے ہین دل جو سینون مین ہین یہ ذکر عہد خاتم رسالت سے پہلے کا ہی عاد و ثمود وغیرہا کی بستیون امم کے گھر بارون کا یہی حال ہوا اس امت مین بھی نمونہ اوسکا ابتک موجود رہی عمارات بنی امیہ محلات عباسیہ رواوین تیموریہ کو دیکھو سب اوندھے جھو پڑے ٹوٹے گھر نکمی دلیان پڑی ہین جنمین الو بولتے ہین چمگادڑ بستے ہین لکن اکثر خلق دل کی اندھی ہی انکو کسیطرح عبرت نہین ہوتی پندرہوین آیت مین ہی وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلمًا وعلوا فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین اور نے مینے ہماری نشانیون سے منکر ہوگئے اونکو یقین جان چکے تھے اپنے جی مین بے انصافی و غرور سے سو دیکھہ کیسا ہوا آخر بگاڑنے والون کا اسمین شک نہین کہ اسلام کی حقیت ابتو سارے اہل عالم پر اس مدت تیرہ سو سالمین ظاہر ہو چکی ہی۔ لیکن سبنے خوب یقین کر لیا ہی کہ یہی دین حق ہی مگر بی انصافی و غرور سے اوسکو قبول نہین کرتے اوسکے بگاڑنے مین طرح طرح کی مکر دستی بجا لاتے ہین جیسا انجام انکے

مفسدین کا ہوا وہی آخر انکا بھی ہوگا پڑے تھا نمین تیرہوین آیت مین ہی وکم اہلکنا من
قریۃ بطرت معیشتہا فتلک مساکنہم لم تسکن من بعدہم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین
کتنی کھپا دین ہمنے بستیان جو اترا چکی تھیں اپنی گذران مین اب یہ ہین اونکے گہر بسے نہیں اونکے
پیچھے مگر تھوڑے سے اور ہم ہی ہین آخر سب لینے والے ستر ہوین آیت مین ہی الم یروا کم اہلکنا
قبلہم من القرون انہم الیہم لا یرجعون وان کل لما جمیع لدینا محضرون کیا نہین
دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین کہ وہ ان پاس پہر نہین آتی سب مین کوئی نہین جو اکٹھی نا آوے
ہمارے پاس پکڑے آٹھارہوین آیت مین ہی کم اہلکنا من قبلہم من قرن فنادوا ولات
حین مناص بہت کھپا دین ہمنے انسے پہلے سنگتین پہر لگے پکارنے اور وقت نرہا خلا
خلاصی کا آونیسوین آیت مین ہی فاہلکنا اشد منہم بطشا ومضی مثل الاولین
پہر کھپا دیے ہمنے انسے سخت زور والے چل آئی ہی حقیقت پہلون کی بتی سب اگلی امتین
حال کی امتون سے بہت زیادہ سخت و درشت تھین جب وہی موت سے نہ بچین تو انکو
کیا آسرا ہی اپنے بچنے کا مگر یہ اپنے نشے مین چور ہین آنکھ کان کے ہوتے ہوئے بہرے اندھے
ہین تیسوین آیت مین ہی فانتقمنا منہم فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین سو بدلا
لیلیا ہمنے اونسے دیکھ تو آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا اکیسوین آیت مین ہی والذین
من قبلہم اہلکناہم انہم کانوا مجرمین جو انسے پہلے تھے ہمنے اونکو کھپا دیا وہ تھے گنہگار
بائیسوین آیت مین ہی ولقد مکناہم فیما ان مکناکم فیہ وجعلنا لہم سمعا وابصارا
وافئدۃ فما اغنی عنہم سمعہم ولا ابصارہم ولا افئدتہم من شیء اذ کانوا یجحدون
بآیات اللہ وحاق بہم ما کانوا بہ یستہزؤن ہمنے مقدور دئے تھے اونکو جو تمکو مقدور
نہین دیے اونکو دیے تھے کان آنکھین دل پہر کام نہ آئے اونکو کان اونکی نہ آنکھین اونکی
نہ دل اونکے کسی چیز مین کہ جب منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اولٹ پڑے اون پر جس
بات سے ٹھٹھا کرتے تھے دل کان آنکھ دینے کا یہ مطلب کہ وہ دنیا کے کام مین عقلمند تھے

یہ عقل اونکی کچھہ کام نہ آئی آج کل کی سلطنتین بھی دل کان آنکھہ اچھے رکھتے ہین صنائع و فنون دنیا مین قوانین انتظام مین بڑے عقلمند ہین لیکن آخرت مین یہ کچھہ اونکے کام آوینگے اوسطرف سے انکے دل پر مہر لگی ہی کان آنکھہ پر پردہ پڑا ہی جب خدا کا وعدہ دیکھینگے سب کھلے جاتینگے ڈھیل تپائی تھی دنیا مین مگر ایک گھڑی دن بیسین آیت مین ہی افلم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہم دمر اللہ علیہم وللکافرین امثالہا کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اسنے اوکھاڑ مارا اللہ نے اونکو اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین اس آیت مین تصریح ہی اس بات کی کہ کافرون کا انجام وہی ہی جو اگلے منکرون کا انجام ہوا چہبیسوین آیت مین ہی وکاین من قریۃ ہی اشد قوۃ من قریتک التی اخرجتک اہلکناہم فلا ناصر لہم کتنی تھین بستیان جو زیادہ تہین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار چھبیسوین آیت مین ہی وکم اہلکنا قبلہم من قرن ہم اشد منہم بطشا فنقبوا فی البلاد ہل من محیص ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین اونکی قوت زبردست تھی ان سے پھر لگی کریدنے شہرون مین کہین ہی بھاگنے کو ٹھکانا اسمین سوچنے کی جگہہ ہی اوسکو جسکے اندر دل ہے یا لگاوی کان دل لگا کر یہ توفیق فکر و عبرت اگر کسیکو ہی تو انھین مٹھی بھر مسلمانون میں ہے باقی سارے دنیا والے بی سمجھ ہین یا سی دنیا کا مرنا جینا جانتے ہین چبیسوین آیت مین ہی ولقد اہلکنا اشیاعکم فہل من مدکر ہم کھپا چکے ہین تمھارے ساتھہ والون کو پھر ہی کوئی سوچنے والا یہ سب آیات خبر دیتے ہین اگلی استون کے حالات سے اور انکی موت سے اگلون کے قصے بچھلون کے لیے عبرت و نصیحت ہوتی ہین مصیبت و آفت کو دلپر معتبر کے ہلکا کر دیتے ہین ہم ایسے وقت اس دنیا مین آئے کہ دنیا تمام ہونے کو طیار ہی ہمنے وہ زمانہ پایا جسمین آفتہ و بلا جو اگلی استون مین الگ الگ تھے وہ سب یہان جمع ہیں ہمنے اپنی دونون کان عمر کے بعد

لگائی رن تھوڑا رکھا ہی اگر سودا اچھا ہوا تو ڈگنی مزدوری ملیگی برا ہوا تو نہ ادہر کے ہوئے نہ
اودہر کے مسیطرح ہر انسان کیصورت علحدہ ہی ایک کی شکل دوسرے سے نہین ملتی گو
ایک ہی قوم و قبیلہ کا بلکہ ایک ہی ماں باپ سے کیون نہو ہر آدمی کی معاش کا ڈہنگ
الگ ہی ہر کسی کو نئے طرز سے کھانے پینے کو ملتا ہی گو سب ایک ہی طرح کرتے ہین اسیطرح
حال موت کا ہی کہ ہر کسی کو نئی وضع پر آتی ہی گو سب کے سب بیمار ہوکر مرین یا لڑائی مین
مارے جاوین یا کسی عذاب مسخ و خسف وغیرہ مین گرفتار ہوکر مرین یہ ایک بڑی نشانی ہی
خدا کی قدرت کی ہر بشر روزانہ اس نشانی کو دیکھتا ہی نہ کوئی بستی ہی جہان ایک نہ ایک
کسی دن کسی رات کسی ہفتے کسی مہینے کسی سال مین نہ مرتا ہو پہر بوڑہون کی نسبت جوان
جوانون کی نسبت بچے زیادہ مرتے ہین ایسے لوگ کم ہین جو اپنی عمر سے خاطر خواہ متمتع ہون
جو جلدی دیر کرتے ہین وہ انقلاب مین زیادہ پڑتے ہین آسودہ لوگ مفلس ہو جاتی ہین
ریاستین منتزع ہوتی رہتی ہین مفلسون غریبون مین کوئی تجارت سے کوئی نوکری چاکری
سے کوئی امراء کے رشتہ داری سے کوئی کسی طرح کوئی وراثت سے کوئی مکر و فریب کرکے
مال حرام جمع کرنے سے کوئی ظلم و تغلب سے کوئی جاہ علم و فضل سے آسودگی کو پہونچتا ہی ہمیشہ
چال دنیا کی اسی طور پر چلی آئی ہی یہ سب کچھ تو ہوتا ہی مگر موت سے کوئی نہین بچتا ہے
سب آگے پیچھے چلے جاتے ہین ع تانتا لگا ہی ایک یہان ہے وہان تلک + جب تک دنیا
مین جان ہی ہر کام ہو سکتا ہی ایمان مل سکتا ہی جب مر گئے کچھ تدارک یہان کے حالون کا ہو
نہین کر سکتے بڑی بدبختی سمجھو اوسکی جو اس ذرا سی زندگی پر آخرت کو بہول گیا ان ہزارون
نشانیون کو چھوڑ کر دیکھ تسلسل الی الارحمن کا نمونہ بتان سب آیتون کو اگلے سلاطین اگلی
استون کا آئینہ سمجھو موت کے لیے ایسی فکر کرو کہ یہ جان جو ایک ہی بہا جوہر ہی ہر سانس اوسکے
ایک نعمت ہی رائگان نجاوے کفار کی حکومت فساق کی ریاست امراء کا طغیان دولت کا
نشان تمکو دہوکا نہ دے تلک الایام نداولہا بین الناس ہر دم یاد رہے تم سمجھتے ہوگے

کہ ان ہمیشہ رہیں ہی تمام رہینگے بھی باغ چشمے سینے رہین گے یہی درخت بھی کھیتی بھی میوی ملام
ملتے رہین گے یہ تمہارا کیا وہیان ہی اگلے تجھے بہی زیادہ عیش وعشرت مین تھے اونکو قوت
بدن شدت بدن کثرت دولت سب نعمت میسر تھی آخر اونکا انجام یہی ہوا جو ان آیتون مین
مذکور ہی تم قیامت کو دور سمجہو وہ تو اچانک آویگی اتنا ہی سمجہ لو کہ جو مرا اوسکی قیامت قرو
آگئی اس قیامت کے لیے بہی تو کچہ بندوبست کرنا ضرور ہی قبر مین بہشت دوزخ دکھلادیتی ہیں
منکر نکیر سوال کرنے کو آتے ہین پھر عذاب ہی یا ثواب القبر روضة من ریاض الجنة او
حفرة من حفر النار قرآن مین نقل فرمایا ہی ولا تموتن الا وانتم مسلمون اون لوگون پر افسوس
آتا ہی جو دعوی اسلام کا رکھتے ہین کام کفار کا سا کرتے ہین انکی موت اگر اونکی سی موت نہو
تو پھر کیا ہوگا تواریخ عالم سے معلوم ہوتا ہی کہ تھوڑے سلاطین وملوک وامرا ورؤسا ایسے
ہوئے ہین جنکی موت اچھے حال مین ہوئی باقی سب کی موت خالی کسی مصیبت ورسوائی
سے نہین ہوئی ؎ شنیدہ کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت + نماز شام ورا خشت زیر سر
دیدم + فرعون ڈوب کر مرا کوئی آگ مین جلا کسیکی کہال ادہیڑی کسیکو ذبح کیا کسیکو زہر
دیا کسیکو بی کفن گڑہے مین داب دیا کسیکی نماز جنازہ تک بہی نہوئی کوئی قید مین مرگیا
یہ انجام سلطنت کا تو دنیا مین جنہے تہنے سب نے اپنی آنکہون سے دیکہا کان سے سنا آخرت
مین خدا جانے کیا معاملہ ہوگا آخرت کو جلنے دو پہلے منزل تو قبر ہی وہین آٹے دال کا بہاؤ
انکو معلوم ہوگیا ہوگا رہی بیچارے غریب مسلمان او نمین گنتی کے ایسے ملین گے وہ بھی
مشکل سے جنکی موت اچھی نہوئی نہین تو جو مومن مسلمان محسن خدادان ہین وہ ہمیشہ
کلمہ پڑہتے ہوئے مرتے ہین مرنے مین سب بلاؤن سے بچے ہوئے ہین کتب طبقات سلف
وامہات حدیث کو دیکہو کس تہوڑی طور پر انتقال کیا کس یقین کے ساتھ ہشاش بشاش چلے گئے
من احب لقاء الله احب الله لقاءه دولتمند دنیادار اپنے ساتھ حسرت لیجاتے ہین
اہل تقوی کے ساتھ ایمان احسان اسلام جاتا ہی سو تقوی کی بدولت ایسا نصیب ہی کہ نوازی

جزین دورکعت واتمم بعید پریشانی + ملوک عادل کا بی شبہ بڑا رتبہ ہی مگر کوئی بتاوے
تو کہ کبھی کہین بعدل ستا دیکھا بھی گیا ہی تا ان انبیا ورسل یا اونکے اتباع عادل تھے سوؤہ
مدت سے سوگئے اب تو جور عدل ہی ظلم انصاف ہی دہریت دین ہی نفسانیت مذہب
ہی انکار معروف تعریف منکر مشرب ہی موت خواب مین بھی یاد نہین آتی یاد کیا آوے
ملوک کے مجالس دربار مین مرنے کا ذکر کرنا منع ہی اس ذکر کو شوم ونحس سمجھتے ہین گویا انکو
مرنا ہی نہین ہی اسلام مین تو یہ حکم ہی کہ موت کو بہت یاد کرو یہ لذتون کو کاٹتی ہی مزون
ڈہاتی ہی قبرون کی زیارت کرو کہ دل دنیا سے سرد ہو یارون کو دیکھو کہ موت کے نام
سے بد سکتے ہین سیکڑون کو راتدن مرتے دیکھتے ہین لکن اپنی موت کبھی انکو یاد نہین آتی تا بعد
موت کا کیا ذکر ہی ؎

امروز گراز رفتہ حریفان خبری نیست	فرداست درین بزم زما ہم اثری نیست
جامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنے	کہ ز مرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنے

جسکو دنیا کی محبت اولاد واموال کی الفت نہین خدا کا محب آخرت کا معتقد ہی اوسپر موت
آسان ہی جو اسکے خلاف ہی اوسپر موت مشکل ہے دنیا دار موت سے بہاگتے ہین دیندار موت
کو خدا کی راہ مین ڈہونڈہتے پہرتے ہین ؎

گر نثار قدم یار گرامی نکنم +	گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

طلب علم کتاب وسنت مین مرنا سفر حج مین جان دینا شغل تعلیم مین وفات پانا مساعات
باقیات کی تدبیر مین انتقال کرنا عبادت خالص خدا مین مرنا کوئی نیک کام خاص وقت موت
کے کرنا اچھی وصیت کرجانا کلمہ پڑہتے ہوئے جان دینا اچھی موت ہی مگر اسطرح کی موت جبہی
ہاتھ لگتی ہی کہ ان نیک کامون مین گہسا رہے ڈوبا رہے نہین تو جو شغل جس آدمی پر غالب
ہی مرتے وقت اوسی دہیان مین مرجاتا ہی قبر سے بھی پہر اوسی خبط مین اوٹھتا ہی ع
چہ میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد + قرآن پاک مین موت کو منجملہ نعمتون کے گنا ہی پہر

قبر کا ذکر کیا ہی فرمایا ثم اماتہ فاقبرہ پھر مارا اوسکو تاکہ ثمرہ اوس مشقت کا جو تحصیل کمال مین
کی تھی حاصل کرے عالم برزخ مین آثار اعمال کے دیکھے اگر موت نہوتی آدمی ہمیشہ کشاکش
اعمال شاقہ مین رہتا اس مشقت کا کچھ ثمرہ نہ دیکھتا موت ایک پل ہے دوست کو دوست کے
پاس پہونچا دیتا ہی سب سے پہلے دنیا مین جسکو موت آئی نوع بشر سے ہابیل ہین انکو انکے بھائی
قابیل نے مار ڈالا پھر حیران ہوئے کہ اس بچے کو کیا کرین چادر مین لپیٹے ہوئے اپنے ساتھ
لیے پھرتے تھے ایک کوّے کو دیکھا کہ اوسنے دوسرے کوّے کو مارا پھر چونچ سے زمین کو کھود کر
اوسمین دفن کیا اوسپر بہت سی مٹی ڈالکر لاش چھپا دی قابیل نے بھی یہی کیا پھر جب آدم
علیہ السلام نے وفات پائی فرشتے آسمان سے آئے نہلایا کفن کیا قبر کھودی دفن کیا یہ تعلیم
الٰہی پہلے تو بواسطۂ زاغ ہوئی پھر بواسطۂ ملائکہ یہ دفن ایک بڑی نعمت ہی جو اسلام کو دی گئی
جو مسلمان نہین ہین اونمین کوئی مردے کو پانی مین بہا دیتا ہی ندی نالے دریا مین کوئی
درخت سے لٹکا دیتا ہی کوئی پہاڑ کی چوٹی پر رکھ آتا ہی کوئی کسی طاق مین بٹھا دیتا ہی کوئی
کسی جنگل مین زمین پر ڈال آتا ہے یہ سب طریقے برے ہین ان صورتون مین بدن متعفن ہوکر
ہوا کو بدبودار کرتا ہی درندے پرندے گوشت و اعضا کو لخت لخت کرکے کھا جاتے ہین آدمی کے
عیب ظاہر ہوتے ہین سب کی نظر مین حقارت ہوتی ہی ہنود میت کو آگ مین جلا دیتے ہین اس
خیال سے کہ آگ پاک کرتی ہی بدبو کو دور کرتی ہی یہ لوگ یہ بات نسمجھے کہ آگ خائن ہی جو چیز
اوسکو دین اوسکو کھا جاتی ہی زمین با امانت دار ہی جو کچھ اوسکو سونپین وہ باقی رہتا ہی تو ایسے
امین کو حوالے کرنا خائن کے سپرد کرنے سے بہتر ہی آدمی بلکہ جانورون کی جبلت یہی ہی کہ جس
چیز کی حفاظت کرنا چاہتے ہین اوسکو زمین مین دفن کرتے ہین جیسے اموال و خزائن وغیرہ
جس چیز کا نابود کرنا چاہتے ہین اوسکو آگ مین جلا دیتے ہین آدمی کو بسبب تعظیم کار روح کو تعلق بدنکا
انتظار لگا ہوا ہی جلانا اس انتظار کے خلاف ہی جلانے مین بہت بیقدری ہی ایسا معاملہ خسیس
ناپاک چیز سے کیا جاتا ہی عزیز چیز جسکا رکھنا منظور رہی اوسکے لیے یہی طریقہ دفن کرنے کا ہی

جب زمین مین دفن کردیا پھر اوسکی بدبو بھی باہر نہین آتی بلکہ رطوبات بدن متعفن ہوکر
خشک ہوجاتے ہین سارے عضو و اجزا اوا اپنی مقدار و شکل پر رہ جاتے ہین جلانے مین شکل
و مقدار و رنگ و صورت کسی کا بھی اثر باقی نہین رہتا اہرام مصر مین جو طوفان سے پہلے بنے
تھے ابتک لاتعداد اموات موجود ہین آدمی خاک سے بنا ہی ہر چیز اپنی اصل کیطرف رجوع
کرتی ہی اسکو اوسی اصل کے سپرد کرنا مناسب ہی آگ مادۂ خلقت شیاطین و جنات ہی
جلنے کے عدد میں لطیف آگ کے دہوئین سے مکر مستار شیطان مجتمع ہوجاتی ہین مردے
جل جھنگر بدن کو ایذا دیتے ہین موت بن جاتے ہین سو جلانے میں قلب حقیقت ہی دفن
مین ارجاع ستی طرف حقیقت کی ہے

حکایت

ابتداء اسلام مین ایک لشکر اسلام حدود سیستان مین آیا تھا ایک ہندو عالم لشکر دیکھنے کو گیا
کہا سب باتین اچھی ہین مگر اتنی بات کہ تم مُردے کو دفن کرتے ہو آگ مین نہین جلاتے وہان
ایک فقیہ تھے اونھون نے کہا ہم تم سے ایک بات پوچھتے ہین اوسکا جواب دو پھر ہم تمھارے
اعتراض کا جواب دینگے ایک آدمی کسی ملک کو جاوے کسی عورت سے نکاح کرے ایک
دوسری عورت کو روٹی پکانے پر رکھے بی بی سے اوسکی اولاد ہووے چاہے کہ مین سفر کو
جاؤن لڑکے کو یہین چھوڑ جاؤن لوٹ کر اپنا لڑکا پاؤن تو وہ لڑکا اوسکی ماں کو دیجاوے
یا اوس باورچن کو ہندو نے کہا ظاہر ہی کہ ماں کے ہوتے باورچن کو نہ سونپے بیٹا تو ماں کا
ہی سنا اوس باورچن کا فقیہ نے کہا تم نے خوب کہا اب جواب اپنے اعتراض کا سنو جب روح
آسمانی دنیا مین آئی زمین سے ایک بدن بنا کر اوسکو دیا کھانا پینا کپڑا لتا گھر بار سارے آرام
کے کام زمین سے اوسکو ملے آگ نے سوا باورچی گری کے کوئی کام اوسکا نکیا بہت ہوا تو آگ
نے زمین کی کچھ چیزون کو پکا دیا زمین آدمی کی ماں ہی آگ اوسکی باورچی ہی روح سفر جو
بدن کے لیے باپ کیطرح ہی جب چاہا کہ عالم برزخ کو جاوے اپنے بیٹے کو جو بدن ہی اوسکی

مان کو سونپ دیا اور چن کو سپرد کیا ہندو نے انصاف کیا اس بات کو مان لیا جبر حسال
قرآن پاک مین جسطرح موت کا ذکر آیا ہی اسیطرح دفن و قبر کا بھی ذکر آیا ہی بعد دفن و قبر کے
نعیم و عذاب قبر کا ذکر بھی آیا ہی براء بن عازب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا مسلمان سے جب قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی
دیتا ہی یہی مطلب ہے اس آیت کا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا
وفی الآخرۃ ایک روایت مین ہی کہ یہ آیت بمقدمہ عذاب قبر اوتری ہی مسلمان سے کہتے ہین
کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ میرا رب ہی محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام
میرا دین ہی انس کی روایت مین مرفوعاً آیا ہی مردے کو دو فرشتے قبر مین اوٹھا بٹھا لیتے ہین
کہتے ہین تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کہتا ہی مین گواہی
دیتا ہون کہ یہ خدا کے بندے و رسول ہین اوسکو کہتے ہین اپنی جگہہ دوزخ مین دیکھہ اللہ نے
اس جگہہ کو جنت سے بدل دیا پھر وہ دونوکو دیکھتا ہی منافق و کافر سے پوچھتے ہین تو وہ کہتا ہے
مین کچھہ نہین جانتا جو سب لوگ کہتے تھے مین بھی وہی کہتا تھا اوس سے کہتے ہین لا دریت و
لا تلیت نہ تو نے کچھہ جانا بوجھا نہ تو نے قرآن پڑھا پھر اوسکو لوہے کے ہتوڑون سے مارتے ہین
وہ ایسا چلاتا ہی جسکو سب آس پاس والے سنتے ہین سوا جن و انس کے یہ حدیث متفق علیہ ہے
لفظ بخاری کی ہین دوسری روایت متفق علیہ مین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہی کہ جب کوئی آدمی
مرتا ہی صبح و شام اوسکو اوسکی جگہہ دکھائی جاتی ہی بہشتی کو بہشت دوزخی کو دوزخ اوس سے
کہتے ہین یہ ہی تیری جگہہ جب تک اوٹھاوے تجکو اللہ دن قیامت کے غرضکہ قبر پہلی منزل
ہی آخرت کی منزلون سے اگر یہان بچگیا تو پھر آسانی ہی اگر نہ بچا تو پھر بہت سختی ہی حضرت
نے فرمایا مینے کوئی منظر قبر سے زیادہ وحشتناک مدد مند نہین دیکھا عثمان رضی اللہ عنہ جب
کسی قبر پر کھڑے ہوتے اتنا روتے کہ داڑھی بھیگ جاتی قبر کا ضغطہ ایسی چیز ہی کہ ہر نیک و
بد کو ہوتا ہی سعد بن معاذ جنکے مرنے سے عرش ہلگیا ستر ہزار فرشتے جنازے پر آئے اونکو بھی

قبر نے دبوچا حضرت کی دعا سے نجات ملی تو پھر کسی دوسرے کیا اطمینان ہی سورۂ تبارک الذی عذاب قبر کے بچانے کے لیے اکسیر ہی دو رکعت نفل مین عشا و وتر کے بعد پڑھنا اوسکا عذاب گور سے بچاتا ہے قول برج مین کتاب تحفۃ التنکیت بہت اچھی معتبر کتاب ہی تین دن ہر آدمی پر بھاری ہین ایک دن ولادت کا دوسرا دن موت کا تیسرا دن بعث کا جو ان تینوں دنوں مین سلامت رہا اوسکی بن آئی جو اچھا رہا اوسکا خدا حافظ ہی قرآن شریف مین ہی وسلام علی یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا سعدی گرتا زکند فرشتہ بر پاکی ما + کہ مار کند دیو در ہیاکی ما + ایمان چو سلامت بلب گور بریم + احسنت بریں چستی و چالاکی ما + رب امت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین

فائدہ

آج کل یہ غلغلہ ہی کہ ملک مصر علاقہ سوڈان مین کسی شخص نے دعوی مہدویت کا کیا ہی اخبار وغیرہ اخبارات انگریزی و اردو مین نام اس شخص کا محمد احمد بن عبد اللہ لکھا ہی اسکو متنبی مہدی کاذب تعبیر کیا جاتا ہی بعض کم علم لوگون نے یہ خیال کیا ہی کہ ہو نہو یہی شخص مہدی موعود ہو جو کہ یہ خیال انکا بالکل باطل بے اصل ہے اسلیے اس جگہ مختصر حال مہدی موعود منتظر کا لکھا جاتا ہی یہ حال باخبار و آثار صحیحہ مین آیا ہی بعد دریافت اس حال کے پھر کسی سمجھدار کو کسی شخص کے حق مین بدون علامات صحیحہ کے انشاء اللہ تعالی یہ گمان نہوگا نہ کوئی مسلمان تیرے میرے کہنے دہوکے سے کسیکو مہدی سمجھے گا ہان جب سچ مچ کے مہدی آجاوینگے تو اوسوقت سبکو یقین ہوگا کہ جنکے آنے کی مدت سے منتظر ہی وہ یہی صاحب ہین

فائدہ

مہدویت کا دعوی اس امت مین بہت لوگون نے کیا ہی کوئی اسمین نیک تھا کوئی بدکوئی طالب جاہ دینی تھا کوئی طالب دولت دنیا کبھی بعض لوگون نے کسی کے حق مین خود بخود یہ گمان کرلیا کہ وہ مہدی ہی اگرچہ اوس شخص نے نہیں کہا کہ مین مہدی ہون جسطرح محمد بن حنفیہ کو بعض نے

مہدی ٹھہرایا تھا یہ علی مرتضی کے بیٹے تھے انھوں نے نہیں کہا کہ میں مہدی ہوں کسی نے
کہا جعفر بن علی بن حسین مہدی ہیں حالانکہ اونکو اس دعوے سے انکار تھا کسی نے کہا محمد
بن عبد اللہ محض ملقب بنفس زکیہ مہدی ہیں کسی نے کہا عمر بن عبد العزیز مہدی ہیں کسی نے
موسی بن طلحہ کو مہدی ٹھہرایا مگر یہ سب اپنی مہدویت کا انکار کرتے رہے سنہ ہجری میں
ایک شخص ساکن کربلا نے جسکے بہت سے شاگرد و خادم تھے کہا میں مہدی ہوں سنہ میں عباس
نام ایک شخص نے بھی دعوی کیا تھا شروع سنہ ہجری میں صوفی تو یرزی نے کہا میں مہدی
ہوں اہل ہوس اوسکے تابع ہو گئے شہرزور کے پہاڑ دمن ایک گانوں ہے ارکمام وہاں
محمد نام ایک آدمی نے کہا میں مہدی ہوں یہ شخص حدود سنہ میں تھا ملک مغرب سے محمد
بن تومرت اوٹھا اوسنے کہا میں مہدی ہوں یہ بڑا کذاب ظالم متغلب تھا عبید اللہ بن میمون
قداح نے پہلے دعوی مہدویت کا کیا تھا جب ملک پر غلبہ پایا تو کہا میں خدا ہوں یہ یہودی تھا
یہ دونوں ملوک قرامطہ باطنیہ میں ہیں ملک اکراد میں ایک شخص عبد اللہ نام تھا اوسنے اپنے بیٹے
کا نام محمد لقب مہدی رکھا کہا میں سید ہوں یہی میرا بیٹا مہدی موعود ہے آفریقیہ میں قاسم بن
مرو تھا اوسنے کہا میں مہدی ہوں پھر بادیہ ریاح میں بھی ایک شخص نے یہی دعوی کیا اس
آدمی کا نام سعادت تھا امیر سعادت نے یہ سمجھا کہ سہ سعادت بمت لیش داورست
بہ برزور بازوی زور آورست + گروہ امرا میں سلیمان نام بادشاہ نے کہا میں مہدی ہوں
محمد بن عجلان کے حق میں بھی یہی خیال کیا گیا کہ وہ مہدی ہیں سید محمد نوربخش شیخ ادریس
شیخ علی متقی نے بھی دعوی مہدویت کا کیا تھا لیکن پھر رجوع کیا جونپور میں سید محمد نام ایک
شخص نے دعوی کیا تھا کہ میں مہدی ہوں ایک گروہ نے یہ دعوی اوسکا قبول کیا ابتک اس
گروہ کے لوگ حیدرآباد دکن میں موجود ہیں انکو مہدویہ غالیہ کہتے ہیں بعض اہل عظیم آباد نے
معتقین سید احمد بریلوی کے بھی گمان کیا حالانکہ اونھوں نے کبھی صراحۃ یا اشارۃ یہ دعوی
نہیں کیا تھا حال میں ایک شخص مقام العبید علاقہ سودان ملک مصر میں ہے اوسکو لوگ مہدی

کہتے ہین مگر سنا گیا کہ اوسکو اس دعوے سے بالکل انکار ہی غرضکہ صدور اس دعوی کا اس تیرہ سو برس مین کبھی سلاطین سے کبھی امراء سے کبھی کسی متغلب سے بار ہا ہوا ہے اکثر اسنے یہ دعوے ملک گیری کے لیے کیا تھا اختیار سے جوش عبادت مین واقع ہوا ہی عوام کا حال یہ ہی کہ جب کسی شخص سے کوئی دعوی اس قسم کا صادر ہوتا ہی خواہ وہ عالم ہو یا درویش یا امیر یا متغلب تو اوسکی تصدیق کرنیکو طیار ہو جاتے ہین اوسکے حال وقال کو احادیث نبوت پر عرض نہین کرتے اگر عرض کرتے تو ایسے خیالات باطلہ مین نہ پڑتے یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ جسنے ایسا دعوی کیا ہی وہ آخر کو ذلیل ہی ہوا ہی اگر یہ مدعی سچے ہوتے تو کچھ بھی تو آثار ان امور کا معلوم ہوتا جو وقت ظہور مہدی موعود علیہ السلام کے ہونیوالے ہین تماشا یہ ہی کہ جو سچے مہدی آنیوالے ہین وہ بھی تو اپنے لیے یہ دعوی نکرینگے بلکہ اونسے بیعت درمیان رکن و مقام کے بالاکراہ تمام کیا دیگی پھر ہم کسی مدعی مہدویت کو کسطرح کہین کہ یہ وہی مہدی موعود منتظر ہی کہ حق کی دعاہی قوۃ الا باللہ

فصل

جب سے دین اسلام لہو و لعب ٹھہر گیا ہی یاروں نے یہ شیوہ اختیار کیا ہی کہ جس غریب مسلمان کو متقی پایا اوسکا نام وہابی رکھدیا جس امیر کو باغی دیکھا اوسکو لقب مہدی کا دیکر ظہور مہدی موعود کو ایک لاف و گزاف سمجھ لیا ہی یہ نسمجھے کہ جب تک مدعی کاذب دعوی مہدویت کا کرتے ہین تب تو یہ ہنسی دل لگی ہو بہی سکتی ہی مگر جبکہ مہدی صادق آجاوینگے تو اوس وقت کسی سے بھی بجز قبول و اطاعت کے کچھ بھی بنے نبے گا

فائدہ

کچھ نرے مسلمان ہی منتظر مہدی آخر زمان کی نہین ہین کہ لائق مضحکہ ٹھہرین بلکہ ہر فرقے مین ایک شخص کا انتظار ہی اور اس منتظر کو اپنے دین کا حامی سمجھ لیا ہی یہود دجال کے انتظار مین ہین ترسا نزول عیسی علیہ السلام کے لیے ترستے ہین ہنود کہتے ہین آخر کلجگ ۵ ما کہ مین ایک کلنکی اوتار ہوگا آٹھ سو اکیس برس تک رہے گا شیعہ کہتے ہین مہدی موعود محمد بن حسن عسکری سے تھے

پانچ برس کی عمر مین سرداب سامرہ مین چھپ گئے آخر زمانے مین نکلینگے پھر یہود کا یہ خیال
ہی کہ جسکے وہ منتظر ہین وہی شخص حاکم دنیا ہوجاویگا ساری خلق کو یہودی کردیگا نصاری کو یہ
گمان ہی کہ جب مسیح علیہ السلام آوینگے ساری دنیا مین یہی مذہب عیسوی جاری ہوجاویگا شیعہ کو
یہ ظن ہی کہ مہدی سبکو رافضی بنا ڈالینگے سنیون کا بیج بہی باقی نرکھینگے ہنود سمجھتے ہین کہ
یہ اوتار سبکو ہندو بنا دیگا اوسی کی راج کا ساری دنیا مین ڈنکا بجیگا مسلمان بہی یہ اعتقاد رکھتے
ہین کہ مہدی علیہ السلام حامی سنت ماحی بدعت ہونگے انکے وقت مین کوئی دین سوا اسلام کے
باقی نرہیگا سو حق بات یہی ہی اسکے سوا جو کچھ ہی وہ سب باطل ہے کسی کے دعوے پر کچھ
کوئی دلیل قائم نہیں ہی مگر اہل حدیث کے دعوے پر کہ یہ سب اخبار و آثار صحیح انکے معاملہ کے
ہین ہان اتنی بات ہی کہ ابن خلدون نے خلاف جمہور اس دعوے کے تضعیف کی ہی اس بنا پر
پر کہ ظہور و غلبے کے لیے عصبیت کا ہونا ضرور ہوتا ہی سو قریش کی عصبیت اب کہین باقی نہین
ہی پیر اگر مہدی آئے بہی تو وہ بدون عصبیت و حمیت قومی کے کیا کرسکتے ہین دوسری بات
یہ کہی ہی کہ احادیث مہدی ضعیف الاسناد ہین تضعیف حدیثون پر حکم قطعی نہین لگ سکتا سو جواب
پہلی بات کا یہ ہی کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تھے تو کو عصبیت قریش کی دستور
موجود تھی مگر سب کے سب دشمن ہوگئے تھے کسی سے کچھ بہی مدد نملی تائید الٰہی نے اپنا کام کیا ایسا ہی
یہ بہی مؤید من اللہ ہونگے عصبیت پر کچھ دار مدار نہین ہی ع خدا خود میر سامان است ارباب
توکل را + کبہی بامعنی عصبیت وہ کام کرتی ہی جو اپنے قوم ولے نہین کرسکتے ع مردی از غیب
برون آید و کارے بکند + دوسری بات کا جواب یہ ہی کہ اگرچہ صحیحین مین احادیث ظہور مہدی
موجود نہین ہین لیکن سنن و مسانید و معاجم مین یہ احادیث بطرق کثیرہ آئے ہین بعد صحیحین کے
یہی کتابین اسلام مین حجت ہین مانا کہ بعض یا اکثر اخبار و آثار ضعیف ہون لیکن کثرت روایت سے
حد تواتر معنوی کو پہونچ گئے ہین آحاد مین ضعف اسانید کا بہی الگ جواب دیا گیا ہی جسکے
بعد پیر کچھ شک بمقصد قوت احادیث مذکورہ مین باقی نہین رہتا ہی اسلئے مانا کہ مہدی آوینگے

ہمارا کیا نقصان ہی آوریں گے پیش تبع شکست اسلام کی اونکے آنے پر موقوف نہیں ہی حق و باطل
میں تمیز کرنے کو قرآن و حدیث کافی و وافی شافی ہی مسلمان اگر آج پابند احکام اسلام ہو جاوین
تو بہر و ہی آج سچ ہی مگر یہ ہونا معلوم اسلیے کہ قیامت کا آنا برحق ہی قیامت کے آنے کے
لیے غربت اسلام ضرور ہی اگر اسلام قوی رہے مسلمان غالب ہوں تو پھر قیامت کی ابتدا انکی
کیا حاجت ہی قیامت تو جب ہی آویگی کہ اسلام ضعیف ہو جاوے شر خیر پر غالب آجاوے
عو آتش گر ابسوزد بر لب گرنباشد + تم مہدی کو رہنے دو نزول عیسی علیہ السلام تو متفق علیہ
نصاری و اہل اسلام ہی تم کہیں اونھیں کو اوترنے دو پھر معلوم ہو جاویگا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا
اگر اسلام کی ساری پیشین گوئی آجتک سچ نکلی ہی تو یہ خبر بھی بالیقین سچی ہی کہ زمانہ اخیر میں
اہل بیت نبوت سے ایک شخص مہدی نام ظاہر ہونگے اونھیں کی لگ بھگ عیسی علیہ السلام
بھی آسمان سے زمین پر اوترینگے جسطرح عیسی علیہ السلام نے انجیل میں خبر فارقلیط کی دی تھی
جسکا ترجمہ لفظ احمد ہی اسیطرح احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر نزول عیسی علیہ السلام کی دی
ہی حدیث کو جانے دو خاص قرآن میں انکے آنے کی خبر موجود ہی وانہ لعلم للساعۃ اسیطرح جسنے نزول
عیسی کی خبر دی ہی اوسی نے احادیث کثیرہ میں یہ بھی فرمایا ہی کہ مہدی آوینگے یہ احادیث ترمذی
نسائی ابو داؤد بیہقی وغیرہ میں موجود ہیں +

فائدہ

مہدی کا نام بعض احادیث میں محمد آیا ہی بعض میں احمد باپ کا نام عبد اللہ ہوگا ان کا نام
آمنہ کنیت ابو عبد اللہ ہوگی یا ابو القاسم شیعہ کا یہ خیال کہ نام انکا محمد بن الحسن ہی ۲۵۵ھ میں
پیدا ہو کر تا ۲۶۰ سامرا میں چھپ گئے خلاف احادیث صحیحہ ہی سفارینی نے کہا کل ذلک
ضرب من الخرافات والھذیان القب جابر ہوگا نسب میں سید ہونگے اولاد فاطمہ علیہا السلام
سے بعض روایات میں آیا ہی یا اولاد عباس سے ہونگے اول صحیح ہی ثانی روایت ضعیف ہی
پھر اسمیں اختلاف ہی کہ نسل امام حسن سے ہیں یا امام حسین سے اول اظہر ہی یہ بھی ہو سکتا ہی کہ باپ کیطرف سے

تو حسنی ہون مان کی طرف سے حسینی عباسی ہون ان سب سے انکا نسب ملتا ہو یا وہ مہدی حو
اولاد عباس سے ہونگے دوسری شخص ہین وہ ہو بھی گئے یہ مہدی موعود ہونیوالے ہین بعض نا ظرنے کہا
ان کون المهدي من ذريته صلعم ما تواترعند ذلك ولا يسوغ العدول ولا الالتفات الى غيره
کتاب الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل مین لکھا ہی مہدی مدینہ مین پیدا ہونگے انکا نام پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہوگا بیت المقدس کو ہجرت کرکے آوینگے محمد بن حنفیہ نے کہا خراسان
کیطرف سے کالے نشان نکلینگے لشکر والون کے کپڑے سفید ہونگے اس لشکر کا سپہ سالار شعیب
بن صالح نام مولی بنی تمیم ہوگا وہ اصحاب سفیانی کو شکست دیکر بیت المقدس مین آویگا مہدی کی
سلطنت جماویگا تین سو آدمی شام کے اونکے پاس آوینگے انکے نکلنے اور مہدی کو حکومت سپرد
کرنے مین بہتر ماہ کا وقفہ ہوگا یہ جو آیا ہی کہ لا مهدي الا عيسى اس حدیث کو ابن حزم نے ضعیف
کہا ہی انتہی یعنی پہلے سفیانی دمشق سے نکلیگا پھر تمیمی خراسان سے پھر مہدی مدینے سے مدینے
مین پیدا ہونگے مکے مین ظاہر ہونگے ایلیا کیطرف ہجرت کرینگے مکے والے درمیان رکن و مقام کے
انسے زبردستی بیعت کرینگے یہ اس بیعت لینے سے ناخوش ہونگے انکی عمر وقت ظہور کے چالیس
برس ہوگی یہ مجدد دین ہین اسلیے نکلنا انکا شروع صدی یا آخر صدی پر خیال کیا گیا تھا بس یہ بس تک
آغاز صدی پر اطلاق راس مائۃ کا ہو سکتا ہی یہ بات کسی حدیث مین نہین آئی کہ کون سی صدی
کے آخر یا اول مین ظاہر ہونگے علما و صوفیہ نے کشف و الہام و قرائن اخبار و آثار سے جون
جون سی صدی بتائی سمجھے تھے وہ ٹھیک نہین پڑی سنہ ہجری سے سنہ ۱۲۰۰ تک ہر صدی کو محل
انکے ظہور کا ٹھہرایا تھا وہ مدت گذر گئی مہدی نہ آئے اب چودہوین صدی کا آغاز ہی دیکھئے اب
بھی آتے ہین یا نہین اتنی بات تو ضرور ہی کہ علامات بعیدہ انکے ظہور کے سب کے سب گذر گئے
علامات قریبہ نظر آتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وقت ظہور کا اب قریب آگیا ہی واللہ اعلم
فائدہ حلیہ مہدی کا یہ ہی کہ میانہ قد سرخ سفید رنگ کشادہ پیشانی ماتھا چمکتا ہوا ناک اونچی جیسے
روشن تارہ چمکتا ہو بھوین باریک لمبی الگ الگ گھنی داڑھی بڑی آنکھہ سیاہ چشم سرگین دانت چمکتے

ہوئے گال پر تل شانے پر مہر بدن بھاری دو قطوانی برنگ سپید یعنی دو عبا سفید پہنے ہوئے جیسے کوئی
بنی اسرائیل میں کا آدمی ہو رنگ عرب کا سا بدن بنی اسرائیل کا سا کر دہنی ہتیلی میں تل زبان میں لکنت
بات کرتے وقت جب دیر ہوگی بائیں ران پر ہاتھ مارینگے صورت میں محمد سیرت میں مثل رسول خدا صلعم کے ہونگے
بائیں ران میں بھی تل ہوگا سر پر بال ہونگے کانوں تک چالیس برس کی عمر ہوگی یا درمیان تیس چالیس کے یعنے
پینتیس برس یہ خلاصہ ہی اون احادیث کا جو انکے حق میں آئے ہیں **فائدہ** سیرت مہدی کی یہی کہ
سنت پر عمل کرینگے کسی مذہب کے مقلد نہونگے عمل بحدیث پر تاکید کرینگے شعرانی نے لکھا ہی قال اہل
العلم یعمل بسنة النبی صلعم و یقاتل علی السنة لا یترک سنة الا اقامها و لا بدعة الا رفعها و یقوم بالدین
آخر الزمان کما قام النبی صلعم اوله انتہی فتوحات میں اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ علماء مقلد انکے دشمن ہونگے کیونکہ
یہ مرد ہمارے دین کو بگاڑتا ہی مگر سامنے انکی تلوار کے کچھ بس انکا نہ چلیگا چار نا چار تابعدار رہینگے انتہی حاصل
جسطرح ذوالقرنین و سلیمان علیہما السلام ساری دنیا کے مالک ہوگئے تھے اسیطرح یہ بھی مالک تمام دنیا کے ہوجاوینگے
دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دینگے جسطرح وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہوگی مال بے حساب دینگے اتنا روپیہ دینگے
کہ کوئی نہ لیگا آسمان زمین والے انسے راضی ہونگے پرندے ہوا میں وحشی جنگل میں مچھلیاں پانی میں انسے خوش ہونگی
انکے وقت میں پانی خوب برسے گا پیدا وار بہت ہوگی بہت لڑائیاں کرینگے خزانے زمین کے نکالینگے شہر کے
شہر فتح کرلینگے لوگ ہند کو طوق بگردن انکے سامنے لاوینگے تین ہزار فرشتے انکی مدد پر ہونگے سب طرف
لوگ انکے پاس آکر ایسے جمع ہونگے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پاس آکر جمع ہوتی ہیں جبریل علیہ
السلام مقدمہ لشکر پر میکائیل علیہ السلام ساقہ لشکر پر رہا کرینگے بھیڑیا بکری ایک جگہ چرینگے
بچے سانپ بچھوؤں سے کھیلینگے زہر اثر نکریگا ایک سیر غلے سے سات سو سیر غلہ پیدا ہوگا
سود خواری شراب خواری زناکاری دور ہوجاویگی عمر بڑی ہوگی بد لوگ ہلاک ہوجاوینگے
کوئی دشمن اہل بیت باقی نرہیگا وہ امن ہوگا کہ ایک عورت پانچ عورت لیکر اکیلی جا کر حج
کرآویگی سات یا نو برس تک دہشت سے حکومت کرینگے نکلنے سے تا وفات چالیس برس
رہینگے اس حساب سے ستر اسی برس کی عمر ہوتی ہی

فائدہ

علامات ظہور مہدی یہ ہین شیخ مرعی نے فوائد الفکر فی المہدی المنتظر مین لکہا ہی کہ سورج چاند کو گہن لگیگا تارہ دُم دار نکلیگا اندہیرا ہوگا رمضان مین ایک آواز سنائی دیگی ذیقعدہ مین نزدیک جمرۂ عقبہ کے درمیان قبائل کے لڑائی ہوگی منعت ہوگا فتنے ظاہر ہونگے انکے پاس قمیص و سیف و رایت رسول خدا ہوگا اس نشان پر یہ لکہا ہوگا البیعۃ للہ پرندہ انکی تمدی آپ بیٹہیگا خشک لکڑی گاڑینگے وہ پہول پہل لے اویگی بادل انپر سایہ کریگا آسمان سے آواز ہوگی کہ یہ اللہ کے خلیفہ ہین انکے کہے پر چلو انکی بات سنو ایک ہاتہ ظاہر ہوگا وہ اشارہ کریگا کہ انسے بیعت کرو جس سال یہ ظاہر ہونگے اوس سال لوگ بی امیر سکے حج کرینگے تمام عالم بلاد متفرقہ سے انکی تلاش مین کہ معظمہ کو آوینگے آخر سوہن شریفین مین سے نکالکر بیعت کرینگے یہ تابوت سکینہ کو غار انطاکیہ سے یا بحیرۂ طبریہ سے نکالکر بیت المقدس کے کہدینگے یہود اوسکو دیکہکر ایمان لے آوینگے مگر تہوڑے بے اسلام رہینگے فرات مین ایک پہاڑ سونیکا ظاہر ہوگا پہلی رات رمضان کی چاند گہن نصف رمضان مین سورج گہن ہوگا اس علامت مین شیخ مرعی نے تامل کیا ہی مگر ہو سکتا ہی کہ بطور خرق عادت یہ ایک علامت انکے ظہور کی ہو یہ بہی آیا ہی کہ ایک رمضان مین دو بار چاند گہن ہوگا کسی نے کہا تین رات تک لگاتار گہن ہوا کریگا مشرق سے تارا دُم دار نکلیگا چاند کیطرح روشن ہوگا اس تارے کی دُم دونو طرف سے لپٹ جاویگی یا قریب لپٹنے کے ہوگی بجلتے لوگ ڈر جاوینگے سوتے جگ پڑینگے شام مین جو تا ام گانون دہس جاویگا ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نصف رمضان مین ایک آواز ہوگی جس سے ستر ہزار آدمی بیہوش ہو جاوینگے اتنے ہی اندہے اتنے ہی گونگے اتنے ہی بہرے اتنے ہی کواریون کا ازالۂ بکارت ہو جاویگا انہین کے سامنے عیسی علیہ السلام اوترینگے انکے سوا اور بہی علامات ہین جو جج الکرامہ مین مذکور ہین تہلا بنا و جس کسی نے آجتک دعوی مہدویت کا کیا ہی کسی ملک کسی قوم مین ہو کوئی علامت بہی ان علامتون مین سے اوسمین پائی گئی ہی جب نہین پائی گئی تو اوسکو کسطرح مہدی موعود سمجہا جاوے عوام تو چوپاسے ہین ہر آواز کے پیچہے لگ جاتے ہین نام پر مرتے ہین عقل و دین سے کچہہ کام نہین رکہتے

فائدہ مدت سے دیکھا سنا جاتا ہو کہ دو چار برس کی بعد ہندوستان مین ایک خط
محمد صالح نام کا چھپا ہوا آتا ہو اردو عبارت مین اوسمین لکھا ہوتا ہو کہ اب فلان سال مین سورج مغرب سے
نکلیگا قیامت فلان تاریخ آویگی کاتب خط کہتا ہو کہ مین مدینہ مین ہون روضہ مبارک سے مینے یہ آواز
سنی یا خواب مین مجکو یہ ارشاد ہوا ہو کچھ الفاظ نصیحت و توبہ کے بھی اوسمین مندرج ہوسکتے مین ظاہر
مین تو دلسوزی اہل اسلام کی معلوم ہوتی ہو مگر خیال کرو تو منشا عقیدہ اسلام کا ہنسانا دشمنون کا
مسلمانو پر مقصود ہو لعنۃ اللہ علی الکاذبین بھلا مہدی کے ظاہر ہونے عیسی کے اوترنے دجال
کے خروج یاجوج ماجوج کے برآمد ہونے سے پہلے آفتاب کا مغرب سے نکلنا کسطرح ہوسکتا ہو
اسکی کیا دلیل ہو قیامت آنیکی تاریخ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم نہوئی اس کذاب دجال
وضاع کو کہان سے معلوم ہو گئی حدیث صحیح مین آیا ہی جس نے مجھپر جھوٹ باندھا وہ دوزخی ہو گا
بعض جاہلون نے دو قصیدے فارسی کے نکالے مین کہتے ہین شاہ نعمت اللہ ولی کی پیشینگوئی
ہی جب مطابق اوسکے کوئی امر نہین ہوتا ہے تو اون قصائد مین اصلاح الفاظ کیجاتی ہو کہا جاتا ہو
کہ صحیح لفظ یہ ہو اسمین یہ واقعہ وہ واقعہ لکھا ہو وہ سال اب آگیا ہو یا اوس سال کو دو یا چار برس تھوڑا کم
مدت باقی رہگئی ہو مانا کہ وہ قصیدے اونہین کے ہون بطور کشف یا الہام کچھ کہا ہو لیکن غیب کا علم
سوا اللہ کے کسیکو نہین ہو اولیا کی کشف مین خطا ہوتی ہو تسوکانی رحمہ نے فتح ربانی مین لکھا ہو ایکبار
صنعاء یمن مین یہ غلغلہ ہوا کہ جمعہ آیندہ کو قیامت آویگی علما نے ہرچند تکذیب کی مگر جاہلون نے
نمانا عورتین ساده ہوکر اور جلی کیر شے پہنکر با انتظار وقوع قیامت یعنی نفخ صور صبح جمعہ کو طرف جنگل کے
نکل گئین ساری دن انتظار کیا دھاڑ ماری کی مگر اوس جمعہ کو قیامت نہ آئی غرضکہ اسطرح کے خرافات
عوام مین بہت پھیلی رہتی ہو قیامت سے پہلے مہدی کا آنا چاہیے جو ابتک نہ آئے نہ عیسی علیہ السلام
اوترے پھر قیامت کسطرح قائم ہوسکتی ہو اس سے بڑھکر بھی کوئی گناہ ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی تکذیب کیجاوے ترتیب فتن کا کچھ لحاظ نہو محمد صالح شاہ نعمت اللہ ولی کے کہنے پر ایمان لایا جاوے
و نعوذ باللہ ولا قوۃ الا باللہ **فائدہ** ظہور مہدی سے پہلے بہت کذاب ظاہر ہون گے کوہ وہ نزرا

سے نکلیگا اور سپر لڑائی ہوگی تیس دجال نکلینگے دعوی نبوت کا کرینگے علم جاتا رہیگا زلزلے بہت
ہونگے قتل بہت ہوگا راتدن چھوٹے ہونگے جعفر صادق نے کہا ہے مہدی ظاہر نہونگے جبتک
کہ لوگونکو خوف شدید نہو طاعون نہو سخت فتنے نازل ہوے بلائیں ہوئیں عرب مین تلوار چلے لوگون مین
اختلاف پڑے دین مین تشتت ہو حال مین تغیر ہو صبح وشام موت کی آرزو کرین آدمی کو آدمی کھانے
لگے یا طوبی لمن ادرکہ وکان من انصارہ والویل کل الویل لمن خالفہ امرہ انسے پہلے
سفیانی خروج کریگا بیدا مین خسف ہوگا شام مین زلزلہ آویگا لاکھہ آدمی سے زیادہ مرجاوینگے
سفید گھوڑون کے سوار زردنشان مغرب کیطرف سے آوینگے قحط پڑیگا موت آویگی حرستا
دھس جاویگا ابقع اصہب آعرج کندی نکلیگا سفیانی کا خروج دمشق سے ابقع کا مصر سے
اصہب کا بلاد جزیرہ سے آعرج کا مغرب سے جرہمی کا شام سے قحطانی کا یمن سے ہوگا ان
سبکے نکلنے کو اقرب علامات مہدی لکھا ہے وراء النہر سے حارث نکلیگا اسکے لشکر کا سپہ سالار منصور
نام ہوگا وہ آل محمد کو جگہ دیگا شاید یہ حارث وہی ہاشمی ہو جو ناصر مہدی ہوگا لشکر سفیانی کو شکست دیگا
پھر ایک لشکر طرف سے سجستان کے آویگا اوسکا سردار ایک شخص بنی عدی مین ہوگا وہ مہدی سے
آملیگا بیعت کریگا **فائدہ** مولد مہدیکا مدینہ ہے ایک روایت میں آیا ہے قرعہ کریمہ ہے سنیچر کے دن
دسویں محرم کو وقت نماز عشا درمیان رکن ومقام کی ظاہر ہونگے سفارینی نے کہا اول ظہور
مین خوف قتل سے مکہ کیطرف بھاگ کر مختفی ہوجاوینگے پھر طائف ہو کے پھر مکہ آوینگے پھر مدینہ
کو جاوینگے پھر کوفے کو روانہ ہونگے وہان لشکر سفیانی سے شکست کھا کر پھرینگے وزیر مہدی
مشرق سے آکر لشکر سفیانی کو شکست دیگا مہدی تعاقب سفیانی مین شام پہونچکر عقبہ بیت المقدس
پر سفیانی کو ذبح کرینگے جسطرح بکری ذبح کیجاتی ہے اس فتح کے بعد روز بروز ملک مہدی کو
ترقی ہوگی ملوک ارض اطاعت کرینگے ایک لشکر ہند مین آکر یہان کے ملوک کو طوق بگردن کر کے
سامنے مہدی کے لیجاویگا **فائدہ** مدت مہدی علیہ السلام مین روایات مختلف آئی ہین
پانچ برس یا سات برس یا نو برس یا انیس برس یا بیس برس یا تیس برس یا چالیس برس زندہ

رہین گے تو برس فساری سے ملے رہینگی اختلاف مدت کا باعتبار تفاوت ظہور و قوت کے ہو
آتا ہے مین چالیس برس کو ترجیح دی ہو سفارینی کا میل خاطر بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہو ایک
روایت مین یون آیا ہو کہ من کذب بالمهدي فقد کفر یعنی کوئی کہے کہ مہدی نہ آوینگے
وہ کافر ہو اخرجه الامام الحافظ ابن الاسکاف بسند مرضي الى جابر مرفوعا قاله
السفارینی ثم قال قد کثرت بخروجه الروايات حتى بلغت حد التواتر المعنوي
وشاع ذلك بين علماء السنة حتى عد من معتقداتهم انتہی پھر سفارینی نے
یہ لکھا ہو وقد روي من الصحابة بروايات متعددة وعن التابعين ومن بعدهم
مایفید مجموعه العلم القطعي بخروجه فالايمان بخروج المهدي واجب کما هو
مقرر عند اهل العلم ومدون في عقائد اهل السنة والجماعة انتہی مہدی کا
انتقال بیت المقدس مین ہوگا عیسی علیہ السلام نماز جنازہ پڑھین گے وہین دفن کرینگے انکا مرنا
اپنی موت سے ہوگا **فائدہ** مہدی کا ظاہر ہونا عیسی علیہ السلام کا اوترنا دجال کا
برآمد ہونا قریب یکدیگر ہو اسی لیے سیوطی نے یہ لکھا ہو کہ دجال سر صدی پر نکلیگا جعفر صادق
نے کہا ہو مہدی سالہای طاق مین برآمد ہونگے پہلی یا تیسرے یا پانچوین یا ساتوین
یا نوین سال انتہی اسمین گویا عشرۂ اولی کو سر صدی ٹھہرایا ہو مگر اطلاق سر صدی کا بیس پچیس
بلکہ نصف صدی پر بھی ہو سکتا ہو لیکن اسمین بھی شک نہین ہے کہ متبادر لفظ راس مائة سے
یہی ہے کہ عشرۂ اولی کے ختم ہونے سے پہلے برآمد ہونا چاہیے اب چودھوین صدی آگئی ہے چھ
ماہ گذر گئے اب اس صدی کا یہ پہلا سال ہے دیکھیے کونسے طاق سال مین تشریف لاتے ہین
بعض اہل تنجیم کہتے ہین اس صدی کے سال ہفتم مین ظہور کرین گے خدا یون ہی کرے لیکن بے
سند صحیح کے اس بات پر پورا یقین نہین ہو سکتا ہے بہت تواریخ مظنونہ گذر گئین مہدی نہ آئے

سیرہا در رہ ہوس آباد تمنا کردیم — منزل یاس زہر راہگذر نزدیک ست

انکا آنا عیسی علیہ السلام کا اوترنا ہمارا ایمان ہو خدا کرے کہین جلدی آجاوین یہ جھگڑا چک جاوے

نزول عیسی علیہ السلام

آنکا آسمان سے اُترنا زمانے مین اوتر آنا قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت ہے قرآن
مین فرمایا ہے کوئی اہل کتاب مین سے نہیں لیکن وہ ایمان لاویگا عیسی پر عیسے کے مرنے سے پہلے
یعنی جب کہ ایک ہی ملت ابراہیم علیہ السلام جو دین اسلام ہے دنیا مین ہوگی یا ہر یہودی اپنے
مرنے سے پہلے جب وہ آخر زمانے میں اترل ہونگے اونپر ایمان لاویگا دوسری آیہ مین ہے
عیسی علامت ہین قیامت کے آنے کی تو کچھ اسمین شک مت کرو تیسرے حدیث مین قسم کہا کر فرمایا ہے
اوترین گے تمہارے درمیان ابن مریم وہ حاکم عادل ہونگے صلیب کو توڑین گے سور کو
قتل کرین گے جزیہ نہ لینگے یعنی اسلام کے سوا دوسری چیز قبول نکرین گے یہ نہوگا کہ کوئی جزیہ
دیکر اپنے مذہب پر قائم رہسکے یہودی ہو یا نصرانی بلکہ ہر آدمی مسلمان ہو جاویگا یا مارا جاویگا
انکے وقت مین مال بہت ہوگا کوئی نہ لیگا ایک سجدہ اوس وقت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا
عیسی سے امیر اسلام کہیگا آؤ نماز پڑھاؤ وہ کہین گے نہین بعض تمہارے امیر ہین بعض پر یہ اس
امت کی بزرگی ہے طرف سے خدا کے عیسی علیہ السلام بیاہ کرین گے بچے ہونگے چالیس
برس زندہ رہین گے پہر آنحضرت صلعم کے پاس دفن ہون گے مسلمان اونپر نماز جنازہ ادا کرین گے
انکے مقدمے مین اونتیس حدیثین آئی ہین آثار بھی وارد ہین یہ سب احادیث مہدی مسیح و دجال
کے متواتر المعنی ہو گئے ہین امت مین سب کا اتفاق ہے انکے آنے پر کسی ایک نے بھی اختلاف
نہین کیا مگر فلاسفہ و ملاحدہ نے عیسے علیہ السلام اوس وقت بھی نبی ہونگے مگر تابع ملت اسلام جس طرح
حدیث مین آیا ہے کہ اگر موسی زندہ ہوتے تو اون کو کچھ نہ بنتا مگر میری پیروی کرنا افسوس کی
جگہ ہے کہ یہ مقلد اسلام کا تو دعوی کرتے ہین نہ تو پیروی سنت اسلام کی کرین انبیا اولی العزم تک اگر
موجود ہون تو اون کو پیروی ہی کرنا پڑے یہ پیغمبرون سے بھی زیادہ ہوئے خدا جانے ان کو کوئی پروا نہ
سمانی ہے کیا سبب یا امام اعظم صاحب رضی اللہ عنہ نے ان کو اتباع سنت سے منع کر دیا ہے ہم قسم
کھا کر کہتے ہین کہ امام صاحب نے تو ہرگز منع نہیں کیا ہے بلکہ تقلید ہی سے سب کو روکا ہے ان

شیخ ابن مروسئے کوئی دستاویز دوب تقلیدکی ان کو درست کی سند کی بین کے بہروسے پر سنت سے
دور بدعت سے نزدیک ہو گئے ہین ومن یکن الشیطان لہ قرینا فساء قرینا۔

حلیۂ عیسی علیہ السلام

سرخ سفید رنگ سینہ چوڑا سیدہے بال گویا پانی ٹپکتا ہے ابہی حمام مین سے نکلے چلے آتے ہین میانہ قد

محل نزول

سفید منارہ جو دمشق کی شرق طرف بنا ہے اور اب تک موجود ہے وہان دونو ہاتہ دو فرشتون کے
پرون پر رکہے ہوے اترین گے جب سر جہکا دین گے ایسا معلوم ہوگا کہ پانی ٹپکتا ہے جب
اوٹہا دین گے ایسا معلوم ہوگا کہ گویا موتی جہڑتے ہین جس کافر کو اون کی ہوا پہنچے گی فی الفور مر جاویگا
سانس وہان تک جاوے گی جہان تک نظر جاتی ہے چہلے بجے صبح کے اوترکر مسجد دمشق کے منبر پر
بیٹہین گے مسلمان نصاری یہ و سب اس کثرت سے جمع ہون گے کہ اگر کوئی چیز پہینکی جاوے تو ان
سب کے سرہی پر گرے نیچے نگرے مؤذن اذان کہنے کو طیار ہوگا یہود بوق بجانے کو نصاری
ناقوس پہونکنے کو پہر قرعہ ڈالین گے قرعہ مسلمانون کے ہی نام پر نکلے گا اذان ہوگی یہود و نصاری
مسجد سے باہر چلے جاوین گے یہ ہمراہ اہل اسلام کے نماز پڑہین گے عصر کی نماز ہوگی پہر سب کو لیکر
دجال کی طلب مین نکلین گے صبح ہوتے ہی بیت المقدس مین پہنچین گے یہان اقامت نماز صبح
ہو رہی ہوگی امام مہدی امام نماز ہون گے ان کو دیکہکر پیچہے ہٹنا چاہین گے یہ منع کرین گے مہدی
کے پیچہے نماز صبح پڑہین گے پہر دجال کو بیت المقدس مین باب لد پر قتل کرین گے وبعد الحمد اسکے بعد
یاجوج ماجوج ظاہر ہونگی بعض جہلا حنفیہ نے یہ گپ لگائی ہے کہ عیسی مقلد مذہب حنفیہ ہون گے ملا قاری
نے اسکا خوب رد کیا ہے جزاہ اللہ خیرا آشامہ مین ہی تقلید عیسی ومہدی پر مذہب حنفی کے لیے
نہایت محمد ظاہر کرکے یہ بات ثابت کی ہے کہ سوا قران وحدیث کے کسی مذہب کے موافق حکم نہ کرینگے
قیاس واجتہاد کرنا انپر حرام ہوگا جو طریقہ اسلام کا قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر مین تہا بے کم وکاست
وہی راہ پر سب کو بزور تلوار مجبور کرینگے آج جو بعض علماے حدیث خلق کو طرف اس طریقے کے

بلاتے ہین زبان ست بیان سے دعوت کرتے ہین تو سارا جہان اون کا دشمن ہو جاتا ہے اگر
اوس وقت تک جی رہے کہ مہدی آجاوین یا مسیح علیہ السلام اوترین تو ہم ان حضرات کو سند
کرین گے کہ اب کہو تم سچے تھے یا ہم اگر جی اوس وقت تمنے دالی کا بہاؤ معلوم ہو جاوے گا
ایسا ہونا باطل پر کمل بہا دیگا ہے

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت — کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور

یاجوج ماجوج

اسکے نکلنے کا ذکر قرآن وحدیث دونوں مین آیا ہے یہ یافث بن نوح کی اولاد ہین یا ترک ہین یا دیلم
ہین مگر پہلی بات زیادہ ٹھیک ہے یہ نکلنے کے ساتھ ہی جب بیت المقدس تک پہنچین گے ایک
کہرام ملک مین مچے گا اس دیا سے مرجاوین گے پھر حبشہ کا غلبہ ہوگا وہ کعبہ کو ڈھاوین گے کسی نے کہا
یہ واقعہ زمن عیسوی مین ہوگا مگر صحیح یہ ہے کہ سب نشانیوں کے بعد ہوگا۔

طلوع آفتاب مغرب سے

جب سورج پچھم سے نکلیگا لوگ ایمان لانے لگین گے مگر کیا فائدہ توبہ کا دروازہ اوس کے
نکلتے ہی بند ہو جاویگا سفارینی نے کہا پہلی نشانی قیامت کی ظہور مہدی کا پھر خروج دجال کا پھر
نزول عیسی کا پھر نکلنا یاجوج ماجوج کا پھر ہدم کعبے کا پھر ظہور دخان کا پھر رفع قرآن کا پھر طلوع
شمس کا مغرب سے ہے یا یہ طلوع پہلے ہو پھر قرآن اوٹھ جاوے پھر دابہ نکلے پھر سورج مغرب سے
اوسی دن یا قریب اوس کے برآمد ہو لیکن یہ ترتیب مرفوع نہین ہے البتہ حسنانی ہے سورج
آدھے آسمان تک آکر مغرب کو پھر جاویگا پھر عادت کے موافق نکلا کریگا پھر دابۃ الارض برآمد ہوگا
یہ طلوع رد کرتا ہے مذہب اہل ہیئت کو جو قائل ہین عدم تغیر کے فلکیات مین

دابۃ الارض

اسکے نکلنے کا ذکر بھی قرآن مین آیا ہے یہ مومن کافر سب سے بات کرے گا بیضاوی نے کہا ہے
اوسکا جثہ ساٹھ گز ہے جسکا ذکر حدیث ترمذی مین آیا ہے یہ شہر قوم لوط یا بعض وادی تہامہ [illegible]

سے نکلیگا یا صفا یا مروہ سے یا شعب اجیاد سے تین بار اسکے نکلنے کی خبر اوڑیگی مومن کے ماتھے پر لکھدیگا کہ یہ مومن ہے اوسکا مونہہ روشن ہو جاویگا کافر کے ماتھے پر نقش کردیگا کہ یہ کافر ہے اوس کا مونہہ کالا ہو جاویگا یہ جانور سارے دنیا مین پھریگا

دخان

یہ دہوان دابہ کے بعد نکلیگا چالیس دن رہیگا کافرون کی جان لیگا مومنین کو زکام ہوگا یہ نشانی قرآن وحدیث دونو سے ثابت ہے

ریح

یہ ایک اچھی ہوا چلیگی جس کے دل مین رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا اوس کی جان قبض کریگی جن مین کچھ بھی بھلائی نہین وہ باپ دادون کے دین پر جمے رہینگے یہ ہوا طرف شام یا یمن کے چلیگی یا دونو جگہ سے آویگی اسکے بعد زمین مین کوئی نام لیوا اللہ کا باقی نرہیگا اونہین پر قیامت قائم ہوگی۔

رفع قرآن شریف

یہ مضمون دونو سے ثابت ہے اوٹھ جاویگا رات کو سوونگے صبح کو کوئی حرف مصحف مین نہوگا سینون کے اندر بھی یاد نہ رہیگا

آگ کا نکلنا

یہ آگ عدن کے کنارے کی تہ سے نکلیگی لوگون کو گھیر کر زمین محشر کی طرف لیجاویگی کسی نے کہا حضرموت سے نکلیگی یہ شہر بھی عدن سے قریب ہے اوس وقت سب کو چاہیے کہ شام کی طرف چلے جاوین کسی نے کہا وادی برہوت سے برآمد ہوگی دن کو چلیگی رات کو تھم رہیگی کسی نے کہا حبس سیل سے نکلیگی قول سب کا ایک ہے اسلیے کہ یہ سب مواضع زمین عدن مین ہین مگر حبس سیل قریب مدینے کے ہے سو وہان بھی جا پہنچیگی مدینے والون کو وہین سے ظاہر ہوگی وہ جبین کے یمین سے نکلی ہے کہین سے بھی نکلے غرضکہ ساری زمین مین پھیل جاویگی آٹھ دن مین ساری

دنیاکا دورہ کرلیگی پہر لوگون کے ساتہہ ساتہہ چلے گی اوس کے حالات طرح طرح کے ہین اگر سعدونار کا نکلنا ثابت ہوجاوے تو پہر یہ ساری مشکل آسان ہے یہ حشر یعنی آگ کے شام کی طرف قیامت سے پہلے ہوگا وہ حشر اور ہے جس کا قبرسے ہونا آیا ہے۔

نفخۂ اولی

جب سب نشانیان مہدی کے ظہور سے اس آگ کے نکلنے تک ہو چکین گی تب حکم ہوگا کہ صور پہونکدو یہ پہلا پہونکنا ہے ساری خلق اوس کی آواز ہولناک سے مرجاوے گی کوئی شے باقی نرہے گی چالیس برس تک یہی حال رہیگا کہ کوئی نہوگا پہر دوسرا نفخہ ہوگا جس کے اثر سے سارے مردے قبرون سے زندہ ہوکر حساب کتاب دینے کے لیے نکلیں گے پہر حکم ہوگا اسے لوگو اپنے رب کی طرف فرشتون سے کہا جاویگا انکو کہڑا رکہو انسے پوچہہ پاچہہ ہوگی نسأل الله العفو والعافیة فی الدارین تاج الکرامہ مین مرنے سے تا داخل ہونے جنت و نار کے جو کچہہ حالات پیش آوینگے سب مفصل مشرح مطابق قرآن وحدیث و آثار سب لکہے گئے ہیں اب اگر علم الٰہی میں ظہور مہدی موعود کا مقدر ہے تو یہ سمجہو کہ قیامت سر پر آگئی ہے تا تو ز ہی بہی علامات ہی آگے پیچہے برابر ظاہر ہوتی چلی جاوین گی یہان تک کہ صور پہونکا جاوے پہر اسد یہا الستر ہے لمن الملک الیوم لله الواحد القہار دنیا کے یہ سب حادثے بمقابلہ اون آفات کے جو بعد بعث کے قبور سے ہونیوالی ہین ایسی ہین جیسے سمندر کا ایک قطرہ ان آفات دنیا کا نتیجہ انتہا کو یہی ہے کہ اگر صد انخواستہ کوئی ان مین مبتلا ہوا تو جان ومال سے برباد گیا اگر نہ مبتلا ہوتا تو بہی اوس کو ایک دن مرنا تو ضروری ہے جو مرا اوس کی قیامت اوسی وقت سے قائم ہوگئی قیامت مین جو آہوال ہین اونکا نتیجہ آخر کو جنت ہے یا دوزخ جنت دوزخ بہی سب سے بڑہکر یہ مصیبت ہے کہ موت کو ذبح کر ڈالین گے وہ تو اچہے ہے جن کو بہشت ملے اونکی موت مرگئی وہ وہس میں جا بسے جنت خلد مین رہ پڑے اونکا برا ہوا جس کے نصیب میں ابدالآباد تک جہنم لکہی گئی ہے اون کو اب کوئی توقع رہائی کی بعد ذبح اس موت کے اوس عذاب دائم بلا سے قائم سے باقی نہین رہی

جنت اسی کو ملیگی جس کا ایمان دنیا مین درست تھا قرآن وحدیث کے موافق عمل کرتا تھا کسی مولوی درویش کی ناگی راہ پر نہ چلتا تھا علم نافع کے ساتھ عمل صالح بھی کرتا تھا عبادت مین کسی کو خدا تعالی کا شریک ٹھہراتا تھا نہ الوہیت مین نہ ربوبیت مین ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزلا خالدین فیہا لا یبغون عنہا حولا الی قولہ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اصل نجات دو باتون پر موقوف ہے ایک اخلاص عقیدے پر جو ہر طرح کے شرک خفی وجلی سے پاک ہو دوسرے عمل صواب پر یعنی عمل دینی جو موافق سنت صحیحہ کے ہو جس کو خوبی تقدیر سے یہ دونو باتین ہاتھ لگ جاوین تو بیڑا اس کا دونو جہان مین بیڑہ پار ہے ان شاء اللہ تعالی ورنہ وہ قبل قیامت وبعد قیامت دونو جگہ ذلیل وخوار ہی ہے

آگئی اب تو قیامت ہی قریب　　یا الہی عاقبت ہو نصیب

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ وسلم علی سید المرسلین وآلہ

الطاہرین وصحبہ الاکرمین آمین

خاتمہ طبع کتاب

الحمد للہ والمنۃ کہ سرمایہ آگاہی اہل روزگار سرمہ بینش دانشوران تحقیق شعار یعنی یہ رسالہ نافعہ موسوم بہ **حدیث الغاشیہ عن الفتن الخالیہ والفاشیہ** تالیف منیف بیہ ریختہ خامہ فیض ختامہ سرو آزاد گلستان سیادت گوہر آبدار عمان نقابت ہوشمند معارف آگاہ دانش پسند حقیقت دستگاہ عالی پایہ تواضع طینت دیانت مایہ درایت سریرت بہار آرائی حدیقہ معانی چراغ افروز شبستان روشن بیانی مردم شناس مروت اساس

ہی ہذا اس دار فنا مین پھر سکے / دل اٹھا کر سمجھ لین مرد و زن
دیکھنے سے اوسکے کھلتا ہی تمام / راز اخبار رسول ذوالمنن
مصرع تاریخ طبع ای خامہ لکھہ / شرح و بسط علم احوال فتن

قطعۂ دیگر تاریخ طبع کتاب

ہر آن حرفیکہ در گفتن نیاید / بطرز نو نیک مولانای من گفت
کدام از طبقۂ اسلاف واخلاف / چنین حالات آشوب زمن گفت
زفیض سید فیاض گفت / زبانش ہر چہ درین وادی سخن گفت
مسلم چون نباشد گفتۂ او / کہ از آیات و آثار و سنن گفت
مؤلف حرف حرف این صحیفہ / ز القای خداوند ذوالمنن گفت

بمن تاریخ طبعش ہاتف غیب
عدیم المثل احوال فتن گفت
۱۳ ۰ ۱ ھ

قطعۂ دیگر تاریخ طبع

بوتراب آج ترا مثل زمانے مین نہین / شرف اللہ نے بخشے تجھے کیسے کیسے
کسکا عالم مین ترے فضل کا بیٹھا کیسا / مٹ گئے سب کے ترے سامنے دعوے کیسے
آج تیرے سے کمالات مین کسکو حاصل / مین کسی شخص کو مانون ترے آگے کیسے
تبحر کوئی کہتا ہے کوئے علامہ / کو بکو ہین ترے اوصاف کے چرچے کیسے
علم کے فضل کے دانش کے ہنرمندی کے / حل ہوئے آج تری ذات سے عقدے کیسے
کچھ تری خوبی تقریر ہی مشہور نہین / حسن تحریر کے عالم مین ہین شہرے کیسے
کیسی دلچسپ لکھی ہی یہ کتاب نادر / آئینہ ہو گئے اسلام کے فتنے کیسے +

جسقدر گزرے ہین مہدی ونبی معنوی | سال ایک ایک کی تفصیل سے لکھے کیسے

آپ ہی آپ جو مہدی ونبی بن بیٹھے | واقعی کیسے دغاباز تھے بہوٹے کیسے

سکئے ایجاد زمانے مین ماہیت مہدا | ڈالے اشرار اسلام مین رخنے کیسے

کیا پرآشوب ہین حالات شیوع بدعات | سننے والوں کے جگر ہوتے ہین ٹکڑے کیسے

سچ تو یہ ہے کہ بہت خوب لکھی ہی یہ کتاب | راستیں اہل یقین سب ہین نظر کے کیسے

لکھی چھپنے کی یہ تاریخ جمیل احمد نے
مولوی جو ہین قم اسلام کے فتنے کیسے

صحت نامہ حدیث الغاشیہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱۵	بساہی	بستاہی	۲۵	۵	سرالکسدی	پراگندگی
۸	۵	زیونن	زیتون	〃	۱۹	..اپی	ٹرائی
۹	۶	تومید	توحید	۲۶	۱۵	ابسا	ابسیا
۱۵	۱۵	جیسے جالینوس ارسطو	+	〃	۲۱	اسکے	اسکے
۱۶	۱۱	قدماد	قدمای	۲۷	۲	جیبہ سوا کاول	سات سوا یک
۱۷	۳	جیوں	یوں ریانحواں	۲۹	۳	اسکو	انکو
۱۸	۱۶	بیاڑپر	پہاڑپر	۳۱	۱	اورک	اورکیا
〃	۲۱	ستاہین	ستاہین	〃	۶	بچارے	بیچارے
۲۱	۱۹	ماموں	سسرال	۳۲	۱۴	گھونکے	گھونسکے
۲۲	۱۴	موسے	ہوسئے	〃	۱۱	بچاس	بچاس ہزار
۲۵	۱	اکا	انکا	۳۵	۴	ہی	ہین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۵	۱۶	کستی	گنتی
۴۱	۱۸	[illegible]	مسلم
۴۳	۵	مردک	مزدک
۵۰	۱۵	چوتیس	چونتیس
〃	۱۲	تقریبا	تقریباً
۵۱	۳	بیلی	[illegible]
۵۱	۸	وسیلہ	وسیلۂ عزت
۵۳	۱۳	کاتب	بعض اکابر کاتب
۵۶	۵	کیا یہ	کیا ہے
۶۳	۲	تیس	تینتیس
۶۵	۱۸	وہان	تیہ مین
۶۶	۹	ہیرودس	ہیرودوس
۶۸	۱۰	باتین	یاتین
۶۹	〃	سپنے	سپلے
۷۱	۱۹	خزر	خزر
۷۶	۱	سلطان	خلیفہ
〃	〃	بنداد	بغداد
〃	۳	سلطان	خلیفہ
۷۷	۲۱	مشاقۃ	مشاقہ
۸۲	۱۵	تحریم	تحیم
۸۳	۸	[illegible]	[illegible]
۸۳	۱۴	افرلقیہ	افریقیہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۳	۱۷	عجب	عجیب
۸۵	۱۲	بالک	بالک
۹۲	۹	شسی	شسی
۹۴	۱۸	محفل کرنا	محفل کو بحث کرنا
۹۷	۲۰	اوسیین	اوسین
۹۸	۱۷	ان مین	ان دو مین
۱۰۳	۱۱	اوزی	اوتری
〃	۲۲	اوٹہائی	اوٹہالیے
۱۰۷	۱۲	نہون	نہو
۱۰۹	۱	نقاوت	تفاوت
〃	۱۲	سمت	صحبت
〃	۱۴	نموردواند	نمودہ
۱۱۱	۱۵	بہ عذر	یہ عذر
۱۱۴	۲	اکی	اکا
۱۱۵	۱۰	اسلی	اسی لیے
۱۲۲	۲۱	جرزی	جزیرے
۱۳۵	۱۰	وجدیہ	وغیرہ
〃	۲۰	فارسی	فارسی الاصل
۱۳۷	۴	پارسیون	فارسیون
۱۴۳	۱۵	کل	بگل

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۳	۱۶	صحابہ	صحابہ وغیرہ	۱۹۳	۱۰	میراشا	میراث
۱۵۱	۲۱	خزر	خزر	۱۹۷	۱۴	بجنے	بچنے
۱۵۳	۳	میری	میری بعض اکابر کے	〃	۱۸	فتنے	فتنے
〃	〃	اجداد	اونکے اجداد	۲۰۳	۱۴	پھاکنا	پھیکنا
۱۵۹	۲۱	ایک	اہل	〃	۱۵	ہتاہی	رہتاہی
۱۶۰	۳	اٹھی	اشی	۲۰۵	۴	آرادی	ارادی
۱۶۸	۸	بیٹھے	پیٹھے	۲۰۵	۱۲	داقی	واقعی
۱۷۰	۱۹	دین	مین	۲۰۹	۱۱	سلام	اسلام
〃	۲۰	الحمدیہ	الجدیدیہ	۲۱۰	〃	جاخظ	جاحظ
〃	۲۱	تھی	ہی	۲۱۱	۱۲	گرد	گردیت
۱۷۴	۵	سرہم	اسرارہم	۲۱۷	۸	اعتقادہ	اعتقادہ
۱۸۳	۹	نصر	قصر	〃	۹	حوص	خوض
۱۸۷	۱۰	ای	رأی	۲۲۰	۱۴	ہین	ہی
۱۹۰	۱۲	کسکا	کسکے	〃	۱۶	مسم	معتصم
۱۹۱	۷	چارد	چارہ	۲۲۲	۴	حذ	حد
۱۹۲	۸	بکربون	بکریون	۲۲۵	۱۴	زاہب	مذاہب
۱۹۳	۲	امام	دام	۲۲۷	۱۸	روزو	روزہ
〃	۴	جیب	چیپ	۲۳۱	۴	ہوئی	ہوتی
〃	۵	مولانا مینا یک منا النسم	مولوی مین انس بن مالک	۲۳۲	۱۳	کروتیدل	کروتبول

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۳۲	۱۶	براوبر	برابر	۲۸۳	۱۷	مین نی	میرے ایک بزرگ
۲۳۳	۵	رہو	رستہ ہو	۲۸۳	۱۹	یہ	مین
"	۸	بستہ	بستہ				
"	۱۷	کرنی	کرنی کی	۲۸۱	"	سانزہن	سانزاین
"	۱۹	حرام	حرام ہی	۲۹۰	۹	دافی	وافی
۲۳۴	۱۸	دنیا	دیا	۲۹۰	۱۷	سنہ ۱۳۰۰	تیرہوین صدی
۲۳۵	۱۵	جوبجھہ	جبوتجہہ	۲۹۰	۲۱	المتقین	المصرین
۲۳۶	۷	جباوکیا	بہاوکیا	۲۹۲	۱۵	و	جو
۲۴۵	۱۲	ضدہا	صدہا	"	۱۸	دادیا	دلادیا
۲۴۷	۴	وام	وام	۲۹۸	۱۱	ہماے	ہمارے
۲۵۱	۱۷	اون سے	اوس سے	۲۹۹	۱۷	مفوضہ	مقبوضہ
۲۵۲	۲۰	سے	یہ	۳۰۲	۱۴	تلیفہ	تلیفہ رہا
۲۵۹	۵	فتل	فصل	۳۰۴	۵	رو	روس و سلطان
"	۱۹	سو	جو	۳۰۶	۷	تہا	تہی
۲۵۹	۲	ہوی	ہوئی	۳۱۰	۱	سوران	سودانی
"	۱۱	مانی	زمانی	۳۱۳	۱	نقل ہے	نقل کیا ہی
"	۱۴	یمن	مین	"	۸	تقنیل	تقبیل
۲۶۹	۱۳	جا	چا	۳۱۷	۱۴	تہا	رہا
۲۷	۲	سے	جیسے	"	۱۵	سنہ ۱۰۵۹	سنہ ۱۰۵۹ع
"	۵	رودیل	رذیل	"	۱۷	سنہ ۱۰۶۳ع	سنہ ۱۰۶۳ ہجری

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣١٧	١٠	ششماہ	ششماہی	٣٣٥	١	اس	اُس
٣٢٦	٥	تُوتَخش	تُوتَخر	٣٣٦	٥	جیتی	حتی
٣٣١	١٤	اسیں	اسیں کہہ	٣٣	٢	ہ قبرک	قربت
=	٢	دلیں کہہ	دلیں				

حسن المساعی الی
نصح الرعیة والراعی

فہرست مطالب کتاب حسن المساعی

وعظ

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

الحمد للہ کہ درین ایام میمنت التیام این رسالہ حالا کہ موسوم ست باسم

حُسْنُ الْمَسَاعِي إِلَى نُصْحِ الرَّعِيَّةِ وَالرَّاعِي

باہتمام بندہ احمد علی بن محمد علی رضوی در سنہ یکہزار وسہ صد ویک ہجری

در مطبع احمدی حلیۂ انطباع پوشید

الحمد للہ الذی انزل علینا الکتاب الذی بہ انفصل کل قضیۃ وفصل الخطاب والصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ محمد وآلہ والاصحاب اما بعد اگرچہ ایک جماعت اہل علم شناس تیرھوین صدی
ہجری مین بہت کتب زبان اردو مین سکے علوم ومسائل دین کو رسائل ہندی مین جمع وتالیف
کیا خصوصاً جو نفع ترجمہ قرآن شریف موسوم بہ موضح القرآن و دیگر تراجم کتب حدیث وفقہ حدیث
سے اہل توحید وسنت کو کیا رجال کیا نساء کیا اطفال حاصل ہوا وہ کسی منصف پر مخفی نہین ہے
کوئی باب ابواب شریعت سے ایسا باقی نہین بچا جسمین تالیفات متعدد یا منفرد موجود نہون مگر
ایک باب جسکی طرف کسی نے آج تک التفات نہین کیا وہ باب مسائل سیاست شرعیہ کا حقوق
راعی ورعیہ کا ہے ان قضایا کو کسی عالم نے کسی اردو کتاب مین آجتک جمع نہین کیا مسئلہ ضعیف کو قوی
سے علیحدہ کرکے نہین بتایا سکھایا ہرچند دولت اسلام ایک عمر دراز سے باقی نہین رہی ہے اکثر اقطار
ارض کے حکام غیر مسلمین ہین لیکن اقل قلیل اب بھی بعض بعض اقطار و آفاق ہند مین
کچھ کچھ مسلمان والی ملک موجود ہین گو یہ ریاستین ماتحت غیر اسلام ہی کیون نہون یا پوری پوری

ت، قدرت اجرای و امضاے قضایای شریعت کی ان والیان و رؤسا کو حاصل ہو مگر کیفیت انتہا بات جو بموجب حدود و مقدود فیما بین سلاطین کے اب تک بھی قائم ہین بالضرور انکو حاصل ہین یہ بھی غنیمت ہی سوا ان ممالک کے رؤسا و امراء و حکام اور اون کے ارکان و اعوان اہلکاران کو آخر کچھ کام تھوڑا یا بہت انتظام ریاست و فصل خصومات کا پڑتا ہی ہے پھر اگر یہ لوگ بقدر اوس قدرت و امکان کے جو انکو میسر و مقدور ہے بندوبست مالی و ملکی مین پابند شریعت اسلام و تابع ملت خیر الانام رہین تو کون مانع ہے کیا برا ہے لکن چونکہ اکثر رؤسا و امرا جاہل مطلق بے علم محض ہین علما سے نافر ہین جہال سے راضی اسلیے اگلے پرانے قاعدے دین اسلام کے جو زمان سلطنت و شوکت اسلام سے چلے آتے تھے اب وہ بھی بالکل نسیا منسیا ہو گئے تجدید امر امامت کا کیا ذکر ہے غلبۂ جہل نے حکام و امرا کو اشرار رؤسا و ولاۃ کو فجار بنا دیا یہ نرے نام کے مسلمان رہ گئے ہین نہ خود کسی حکم دین کا انتظام ملک مین برتنا جانتے ہین نہ کسی دوسرے عالم واقف کار دانشمند دیندار سے دریافت کرتے ہین سچ ہو تو اس تقاعد نے ان کو نام اسلام سے بھی حد حقیقت محروم کر رکھا ہے ناحق نا روا آپکو مسلمانون مین داخل کر کے خون لگا کے شہیدون مین شامل ہوتے ہین خدا جانے کل کے دن قیامت مین خدا کو کیا جواب دین گے حساب کتاب کے وقت کس راہ گھات سے آپکو مواخذۂ آخرت سے بچا دین گے یہ گروہ اغنیا کا اوتنا بھی تو دین پر نہین چلتا ہے جس قدر عام مسلمان کام کرتے ہین خواص مسلمین کی چال پر چلنا تو کہان وہ تو مدت سے عتقاد کیسا ہو گیا ہے تا ناکہ کسی قدر دنیا ان کے پاس ہے اس سے کیا ہوتا ہے فرعون و قارون کے پاس بے شبہ ان سے زیادہ دولت و حکومت تھی مگر پھر جو کچھ انجام اونکا ہوا ہم نے تم نے سب نے سنا دیکھا ایک نیل مین ڈوبتے ہی تہ مین جا پڑا دوسرا زمین مین دھس کر تحت الثری سے پہونچا ع

علم داد نہ بادریس و بہ قارون زر و سیم ٭٭ شد یکے فوق سماک و دگرے تحت سمک

ہان تو خدا تعالی کو اسلام درکار ہے نہ ریاست کا کام اگر اسلام تھوڑا یا ہوا اور برائے نام ہوا اس طرح پر کہ مسلمانون کے گھر مین پیدا ہوئے ہین باپ دادا سے مسلمان کہلاتے تھے ناچار یہی مسلمان ٹھیرے

ورنہ خیر سّلا تو یا سلام کس کام کا ہے یہ دولت کس مرض کی دوا ہے باپ دادون کا اسلام بھی
تو ہرگز انکے کچھ کام نہ آویگا سو خیر سے وہ باپ دادے بھی خالی انہین کی طرح نام کے مسلمان تھے
نہ کام کے حالانکہ ہر مسلمان پر امیر ہو یا فقیر مرد ہو یا عورت طلب کرنا علم حلال و حرام جائز و ناجائز
کا عبادات و معاملات مین فرض ہے غریب غربا تو کچھ علم بھی حاصل کر لیتے ہین مگر رؤسا
و امرا تو علم کو بدتر جہل سے علما کو بدتر جہلا سے سمجھتے ہین لوگون کا پڑھانا پڑھنا اونکی تعلیم کرنا
کرانا عیب جانتے ہین سکتے ہین یہ کچھ مولویون کے بچے نہین ہین کہ ان کے پیٹ سے نکلتے ہی
پڑھنے لگین یا اسداللہ کہنے لگین یہ تو سردارون رئیسون کے صاحبزادے ہین جلدی کیا ہے
پڑھ لینگے پھر اگر کسی نے انہین سے قصد پڑھانیکا بھی کیا تو استاد کا کیا مقدور ہے کہ وہ خدمت مین
ان صاحبزادون کی کسی طرح کی بی ادبی کر سکے مار پیٹ تنبیہ تادیب کا تو کیا ذکر ہے اگر ذرا ہو
دہڑی سے کہین ذرا بھی ہاتھ استاد کا چل جاتا ہے تو صاحبزادہ صاحب اوسی وقت ایک طمانچہ
اخوند معلم کو جڑ دیتے ہین وہ اگر نہ جڑین تو حضور کی طرف سے تو ضرور ہی اونپر لے دی ہو جاتی
ہے یہی سبب ہے کہ اس قوم کو علم نہین آتا برکات علم انہین اثر نہین کرتے خودرائی خودپسندی
نازپروری عیش و نعمت تشخص و تکبر نے انکو غارت کر رکھا ہے خلیفہ ہارون رشید نے دیکھا کہ بیٹا
اونکا استاد کو وضو کرا رہا ہے استاد ایک ہاتھ سے اپنا پاؤن مل رہے ہین بیٹے پر بہت خفا
ہوئے کہ تو نے ایک ہاتھ سے پانی ڈالا ہوتا ایک ہاتھ سے انکے پاؤن ملدیے ہوتے استاد
کہا ہم کو انکے ادب سکھانے کے لیے مقرر کیا ہے یا اسلیے کہ یہی بے ادب بے تہذیب ہون تم اپنا پاؤن
آپ ملو یہ کھڑے کھڑے دیکھین ابھی تھوڑی مدت کی بات ہے کہ عالمگیر بادشاہ نے اپنے استاد
ملاجیون کی جوتیان سیدھی کر کے رکھدین تھین جب ایسے نفس پاکیزہ بالیاقت و ادب ہوتے ہین
تب کہین علم نصیب ہوتا ہے سلیقہ فرمانروائی طریقہ ملکداری آئین ریاست رانی کا آتا ہے ۵

بادشاہی پسر بمکتب داد   لوح سیمیش درکنار نہاد
بر سر لوح او نوشتہ بزر   جور استاد بہ ز مہر پدر

علم کو فقط دین ہی کے لیے کام نہیں ہے بلکہ ملکداری کا جزو اعظم ہے سلطنت کے لیے سب سے
زیادہ لیاقت درکار ہے جس قدر وقتا فوقتا علم حکام و سلاطین میں سے کم ہوتا رہا اوتنا ہی
ملک بھی یونانیو ما ادنکے ہاتھ سے جاتا رہا جب تک مین علم و عمل باقی تھا ساری دنیا نہین کی
دست نگر تھی اب یہ ایک ایک متنفس متصرف غیر اسلام کے دست نگر و دست نگر ہو گئے ہین دین
سے تو پہلے ہی ہاتھ دہو بیٹھے تھے نام کی مسلمان رہگئے تھے گھر مین سارے رسوم شرک و بدعت
کے کیا کرتے تھے اب دنیا بھی انکو نہایت ذلت و خواری کے ساتھ ملتی ہے اس ملنے پر دولت
کا دم بھتی ہے کہ جو کچھ ہو سو کرین آبرو و عزت شرم و حیا کو طاق پر رکھدین دنیا بھر کی بیحیائی
بیغیرتی اختیار کرلین مگر کسی طرح ریاست ہاتھ آئے پیٹ کے بندے روٹی کے غلام جورو کے
مرید ہین نہ ایمان سے غرض نہ اسلام سے واسطہ نہ شرافت سے بحث نہ لیاقت سے کام سارا مطلب
یہ ہے کہ روپیہ جمع ہو خزانہ بہرے کسی ریاست کی رئیس مختار ہو جاوین گو کسی طرح کا حق عرفی شرعی
نہو ایسون ہی کے حق مین لعنۃ اللہ علی الظالمین آیا ہے انکو جانے دیجیے کہ رئیس نواب
والی ملک ہین اون کو دیکھو تو سوائے ناچ رنگ گانے بجانے لہو و لعب کھیل تماشا باغ دربار سیر
و شکار و غیرہ خرافات و محرمات و ارتکاب کبائر و صغائر کے کچھ کام نہ اپنی اصلاح ذات سے
ہے نہ اصلاح رعیت سے آپ تو محلسراؤن مین درمیان بیگمات کے پڑے رہتے ہین شراب
پیتے ہین زنا کرتے ہین بیگمات وہ ہین جن سے نکاح تک نہین ہوا ہے نہ زمانے مین یا ڈومنیان
یا نچے مین تشریف لائی ہین اور جو کسی سے عقد بھی ہوا ہے تو جہان بھر کی رسوم شرک و کفر کے
ساتھ ہوا ہے پھر اگر کسی کو کوئی اپنی بہو بیٹی سویلی ماں بہن یا حقیقی ہی سہی منظور نظر ہوگئی تو
ایک اور عہدہ مشغلہ ہاتھ لگا اوس کی قدر سب سے زیادہ ہو جاتی ہے اول خویش بعدہ درویش

من راقب الناس مات غما — و فاز باللذۃ الجسور

دولت و سلطنت و حکومت و ریاست کے آفات و حوادث و فتن ایسے نہین ہین کہ دفتر کل یا ذکر
معذور اوسکو سما سکے اس رسالہ مختصر کی تو کیا ہستی ہے بہر حال جب سے یہ خرابیان پیدا ہوئین بلائین

اصحاب ریاسات کی دیکھین نہین تو بے ساختہ میرے جی مین یہ لیا کہ مین ایک کتاب مختصر
جسمین مطالب متعلقہ ریاست مقاصد متعلقہ امامت ہون جمع کرون تو ایان ذرو ساآ وو ۃ
اسلام کو کو نام ہی کے مسلمان کیون نہون ان ابواب کے مسائل و احکام پر اطلاع دون
تفصیل قضایا و فتاوی کو حوالہ مطولات کرون جیسے اکلیل الکرامۃ احکام سلطانیہ طرق حکمیہ
نیل سیل روضۃ فتح المغیث وغیرہ کتب سیاسیہ شرعیہ کیونکہ ان سب کے مطاوی مین یہ فتاوی
بہت بسط و ایضاح و تحقیق و تنقیح کے ساتھ مرقوم ہین شاید کسی بندہ خدا کو ان حضرات
مین سے ایسی توفیق میسر آوے کہ وہ خواب غفلت سے چونکے بیہوشی کی روئی کان سے نکالے
خدا سے ڈرے قیامت کے دن کا خوف کرے اپنی جان کو ہلاکت ابدی سے بچاوے بلکہ پہلے
نصیحت اپنی ذات کی مقصود ہے پھر دوسرون کی اس لیے کہ اون کے اعمال بد کا نقصان نہ ہوگا
نہ اونکے افعال حسنہ سے ہم کو کچھ فائدہ ہوگا یہی ہمارے کام ہمارے کرتوت ہمارے کام آوینگے
علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم اصلی کام دین مین کمال اطاعت و تقوی ہے
اگر ایسے یہ نہین ہوسکتا تو بارے ادنے درجے کا ہی اسلام و تقوی حاصل کرین اگر کچھ بھی خدا و رسول
سے شرم ہے تو کبائر عملی سے تو بچین مسلمانی کے نام ہی کی شرم کرین شاید خدا رحم کرے کوئی راہ
شفاعت و مغفرت کی نکل آوے کیونکہ جس طرح بالکل امن مکر خدا سے کفر ہے اسی طرح بالکل ناامیدی
بھی کفر ہے امید کا محل یہی ہے کہ اچھے سے اچھے کام کرے پھر امید وار عفو و بخشایش ہو نہ یہ کہ بدتر
سے بدتر گناہون مین مبتلا ہو اور رحمت و عفو کا امیدوار رہے گناہ دو طرح کے ہین ایک افعال جوارح
ایک افعال قلوب کوئی ہاتھ پاؤن کے گناہ زیادہ کرتا ہے کسی سے دل کے گناہ زیادہ ہوتے
ہین یہ قوم ایسی ہے کہ دونو قسم کے گناہون مین فائق ہے دنیا لوطت رہا ریا تہنک جرات
شرع ارتکاب کبائر شرب خمر لہو و لعب اسراف مال کسب مال حرام جمع حطام ضرب و شتم ظلم و ستم
استعانت ظلم و حیل و اتلاف حقوق خدا اضاعت حقوق عباد یہ سب معاصی جوارح کے ہین حسد
کینہ بغض عداوت شحنا بخل تکبر تشخص بطر حق اندوا حق وغیرہا معاصی قلوب کے ہین اکثر امرا رئیسادہ

حکام اِن سب آفات مین مبتلا رہتے ہین بلکہ اگر کوئی اچھا کام بھی بن جاتا ہے تو اوسکو شہرت
و نیکنامی کے لیے کرتے ہین نہ خدا کے لیے جو کام دین کا سمجھکر کرتے ہین جیسے خیرات صدقات
وہ اپنی راے کے موافق کرتے ہین نہ اوس طرح پر جس طرح خدا و رسول نے کہا ہے حالانکہ قبول
عمل کے لیے کئی شرطین ہین ایک نیت صالح جسمین شائبہ ریاکاری کا نہو دوسرے خلوص
جو خاص خدا کے لیے موافق امر خدا کے ہو تیسرے مطابقت و متابعت سنت صحیحہ جس کام مین
یہ شرطین ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ وہ عمل خیر و فعل صالح مقبول ہوگا ایسے عمل کرے پھر امید مغفرت
رکھے اور جو خلاف اوس کے کیا پھر امیدوار جنت رہے تو یہ محض خیال خام ہے حدیث مین آیا ہے
ان سلعة اللہ غالیة الا ان سلعة اللہ الجنة یعنی خدا کا سودا مہنگا ہے مراد سلعہ سے اس جگہ جنت ہے یعنی اگر حور و
دار و درش پانا ہی تمنا ہی جانفشانی کے دنیای فانی تو بقدر مراد متی ہی نہین جنت سی چیز
کس طرح بلا منت عبادت و مشقت صبر کے مفت مین ہاتھ لگے پر مصیبت کو کو بنیاد سے اکھاڑ کر
نیہ بات ایسی صاف و کھلی ہوئی ہے کہ کسی احمق پر بھی پوشیدہ نہین چہ جائیکہ عقلمند کا کیا ذکر ہے
مگر سارا دنیا ہی محبت دنیا مین غرق ہے آخرت کی فکر کسی کو بھی نہین ہے اسکو نقد اور کو
ادھار سمجھ لیا ہے سو منہ سے تو بعث و حشر کا اقرار ہے مگر دل سے انکا منکر ہے جنت و دوزخ
کی سزا جزا کا بھروسا ہو تو اس جرات سے یہ کبائر تو کیا گناہ کبھی سرزد نہون اس لیے تعلق سے پیش
منکرین ایسی بے پروائی احکام اسلام سے نہو جب دل مین دھوکا ہے تب تو دین حقیر سمجھ لیا ہے
ہر کام بطور رسم اہم ہوتا ہے شریعت سے استہزا ہی حالات قبر و برزخ و قیامت ایک فسانہ معلوم
ہوتے مین مرنے کے بعد پھر جینے کا یقین نہین آتا ہے اگر کچھ خیال بھی آتا ہے تو اوسکے ساتھ
ہی اپنی مغفرت کا بھی یقین حاصل ہے اللھم احفظنا ماکرتم نے کوئی فعل مباح کیا مباح مین
نہ ثواب ہے نہ عقاب وہ کام کیون نہین کرتے جسمین ہم خرما و ہم ثواب حاصل ہو ذرا سا تغیر
مین سنت بدعت ہو جاتی ہے مباح مکروہ بن جاتا ہے حلال حرام ہو جاتا ہے جیسے مال حرام
خدا مین دیا امید اجر کی رکھی یا اسراف کیا اور اوسکو سخاوت سمجھا وہ مفت گنہگار رہے اسی طرح

جب نماز پڑھی گو بے وقت ادا کی تو ارشاد حق عبادت ادا کیا گو فرض اوس کے ذمے سے
نزدیک تمہارے ساقط ہو گیا ہو حدیث مین آیا ہے میرے بعد امرا ہونگے جو نماز کو ملتوی کرینگے
یعنی آخر وقت مین پڑھینگے حدود و جرائم کا جاری ہونا تو اس زمانے مین محال ہے تعزیرات
شرعی کو بھی باوجود قدرت جاری نہین کرتے امر بمعروف نہی عن المنکر ہر والی امیر رئیس پر فرض
عین ہے مگر کوئی نہین کرتا جب خود ہی اس حال معصیت مین پھنسے ہوئے ہین تو دوسرونکو کیونکر
منع کرے پھر کہین حجاب رسم کہین حجاب طمع کہین مروت کسی جگہ رشتہ داری کسی جگہ زرکی
کسی ذلت کی کسی خلل مین پیار کسی چھوٹے پر نہی منکر نہین کرنے دیتا یہ سب وسوسے شیطان
کے ہین اکثر امرا و رؤسا کا دین دوسرون کی دنیا کے لیے برباد جاتا ہے غریب لوگ اکثر اس آفت سے
بہت بچے رہتے ہین ایسے رؤسا و امرا جو اپنا دین دوسرون کی دنیا کے لیے برباد نہین کرتے ہین
بہت کم ہین سو وہ بھی ایک دوسری بلا مین مبتلا ہین کوئی کتے پالتا ہے کوئی لاکھ روپے کا
تاج پچاس ہزار کی مسہری بناتا ہے کوئی باغ محل مین خدا کا مال جو اسکی امانت مین ہے تباہ
کرتا ہے جہان حکم دینے کا ہے وہان نہین دیتا جس جگہ خرچ کرنا منع ہے وہان بے حساب خرچ
کرتا ہے غرضکہ کوئی امیر رئیس والی دولتمند حاکم سلطان کسی نہ کسی ایک بلا مین مبتلا ہے ہر کسی کو
ایک طرح کا شوق خلاف شرع پیچھے لگا ہوا ہے ؎

غلط است این کہ ہمہ اہل دول بی دردند ٭ ہر کرا دیدم ازین طائفہ زاری داشت

اس کتاب کے مطالعے سے اگر کسی رئیس امیر کو توفیق خیر رفیق ہو تو آنا ضرور اوسکو معلوم ہو جاویگا
کہ ہم کس خواب غفلت مین پڑے ہوئے ہین ہمارے مرنے کے بعد کیا معاملہ پیش ہوگا ہم دعوی اسلام
کا کرتے ہین ہمارے رات دن کا برتاو موافق اسلام ہے یا ناموافق کر ہم باوجود قدرت و طاقت
کے کیا نہین کرتے ہین باوجود امکان کے کس کام سے باز رہتے ہین حدیث مین آیا ہے حفت
الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات یعنی بہشت کو مکارہ و مصائب سے چھپایا ہے آتش
دوزخ کو خواہشون سے پوشیدہ کیا ہے مطلب یہ کہ مکارہ دنیا کا انجام مسلمان کے لیے بہشت ہے

خواہش پرستی کا انجام دنیاداروں کے لیے دوزخ ہے سلف صالح جب کسی کو بد دعا کرتے تھے تو یہ کہتے کہ اللہ تجھکو بہت سا مال دے بہت سی اولاد دے ظاہر مین تو یہ دعا ہوتی تھی باطن مین بد دعا ہے اس سے معلوم ہوا کہ کثرت مال کی خواہی نخواہی سبب زوال حلاوت ایمان موجب ہلاک آخرت وخسران ہوتی ہے اسی واسطے قرآن وحدیث سے ترجیح فقر کی غنا پر ثابت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی ہے اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین امرا ورؤسا و ولاۃ وسلاطین وملوک کو لازم ہے کہ اس غنا پر مغرور نہون انکی حکومت و دولت فانی ہے فقرا کی نعمت وجنت باقی ہے یہ دنیا کے حاکم و دولتمند بادشاہ ہین وہ آخرت کے ملوک وسلاطین ہونگے یہ بہار و دن کی ہے وہ بھی مکدر بہزار افکار وتشویش ہے وہان کی راحت گلشن بیخار ہمیشہ بہار ہے جنت ضعیفون فقیرون غریبونکا گھر ہے دوزخ فرعون قارون متکبرون دولتمندون کا محل ہے جسنے ریاست وامارت کو لاانت رسالت سے بتاوداچیار ہا جس نے طغیان وتمرد کیا وہ ہلاک ہوا

متشددسے اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایک اندازہ بنایا ہے فرائض ومحرمات مقرر کیے ہین ادائے فرائض پر وعدہ جنت کا کیا ہے انمین پانچ وہ فریضے ہین جنپر بنیاد اسلام کی ہے نماز روزہ حج زکوۃ کلمہ شہادت جو فریضہ جسپر واجب ہے اگر وہ اوسکو نکریگا تو مسلمان نہ سمجھا جاویگا بلکہ اوسکا خون ومال حلال ٹھیریگا نماز کا عمدا ترک کرنا کفر ہے کفر کی سزا جہنم ہے زکوۃ نہ دینے پر صحابہ نے قتال کیا انہین کو مرتد ٹھیرایا جملہ فرائض دین اسلام کے متساوی الاقدام ہین مومن سے کلمہ کہنا اسی وقت نفع کرتا ہے جبکہ مطابق اوس کے عمل بھی کرے ورنہ کفار مین بھی بہت سے کہنا وغیرہ قائل توحید گذرے ہین اکثر عبادات حقوق خدا ہین مخلوق نے جب خالق کا حق ادا نکیا تو ظالم ٹھیرا ظلم قیامت کے دن ظلمات ہوگا اکثر امرا رؤسا جن کو مال جمع کرنیکا شوق ہے وہ زکوۃ نہین دیتے جو کوئی انمین زکوۃ دیتا ہے تو وہ خالی مال حرام سے ادا کرتا ہے پھر ایسے کو دیتا ہے جو مستحق زکوۃ کا نہین ہے یہ زکوۃ رسول خدا کی استہزا ٹھیرا ع خرما دن و درد سر خریدن ؟ ایکو کہتے ہین

سیکڑون رئیس نماز ہی نہین پڑہتے یا پڑہتے ہین تو بے وقت یا قضا کرکے پڑہتے ہین جو کوئی جب
ایک نماز کا وقت دیدہ و دانستہ گذر جاتا ہے اور شخص بیٹہا رہتا ہے کام لگا یا باہر گیا کرتا ہے
تو شرعاً کافر ہو جاتا ہے جب مردون کا یہ دستور ہو تو پہر عورتون کا کیا ذکر ہے اون سے
تو کبہی قیامت تک بہی التزام نماز کا وقت پر نہین ہو سکتا جو امرا روزہ رکہتے ہین اونکو غالباً
فاقہ کشی ہوتی ہے اس لیے کہ اگر مفطرات ظاہر صوم سے بچتے ہین تو مکروہات صوم سے نہین بچتے
کوئی دن بہر غیبت کرتا ہے کوئی جہوٹ بولتا ہے کوئی نوکر چاکر لونڈی غلام پر غصہ کرتا ہے کوئی
ادہر ادہر کے کہیل تماشے مین جی بہلاتا ہے کوئی کسی کی عیب جوئی بدگوئی کرتا ہے کوئی رزق
غیر حلال پر روزہ کہولتا ہے آنحضرت کی صد ہا احادیث ہین جنسے روزہ تباہ ہو جاتا ہے حج کا یہ حال
ہے کہ سیکڑون مین ایک دو نے بہی سے حج کیا ہوگا ورنہ باوجود فرضیت کسی کو یاد بہی نہین آتا کہ
حج بہی فرض ہے یا نہین اگر حج کیا بہی تو صد ہا گناہ آتے جاتے ہوتے رہتے ہین مال حرام
بہی صرف کرتے ہین [illegible] کیا جانتے ہین جہاد تو مدت سے گویا شرع منسوخ ہو چکا ہے اوسکا
تو ارادہ کون سا فائدہ ہے جس وقت مین شرائط جہاد پائی جاتی تہین اوس وقت مین تو کسی نے
کیا ہی نہین اب کون اون شروط کو جمع کر سکتا ہے اب تو آپس کی لڑائی بہڑائی و دنیا جنگ و جدال
بغاوت و خروج کو جہاد سمجہ لیا ہے حسن الله بیا و الاحمرۃ [illegible] فروع مین یہ فتور
و قصور ہے جن کے بغیر اسلام کامل نہین ہوتا مسلمان مسلمان نہین ٹہیرتا تو پہر اور فرائض
و واجبات کا کیا ذکر ہے بڑا مواخذہ بعد حقوق حق اونکی حقوق العباد کا ہے کہ بے بخشش صاحب حق
کے معاف ہی نہین ہو سکتا اسمین امرا و روسا کو سب سے زیادہ دبے پڑنا ہے بلکہ اکثر غریب
غربا بہی اس بلا مین مبتلا رہتے ہین امیرون کا کیا ذکر ہے انکی تو گویا خلقت ہی دوسری ہے
جس رئیس کو دیکہو مظالم کا خزانہ بنگیا ہے آفات حقوق کا منبع ہو گیا ہے بیت المال مین سارے
اہل اسلام کا حق ہوتا ہے یہ لوگ اس مال کو اپنا ذاتی مال سمجہکر حقدارون کو تو کوڑی تک نہین دیتے
اپنی جان اپنی اولاد اپنی کا فرفاسق تاجر ارکان و اعوان اپنے باغ حویلی مکان طعام شراب

لباس مرکب وغیرہ مین صرف کرتے ہین سب کتنی حقوق ضائع کرسکے اپنے شہوات وہوائی
نفس کو پورا کرتے ہین جس دن اس صرف کا حساب کتاب ہوگا مع سب حساب دیکھ دا جیسا
دیکھی جاویگی اوس دن انکی آنکھین کھل جاوینگی و ملا الصدمی اللہ مالہم نکو ایجعلون
خریکا اللہ نے انکے دل و کان پر مہر لگا دی ہے آنکھ پر پردہ ڈالدیا ہے ختم اللہ علی
قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ اوس دن تمنا کرین گے کہ کاش ہم محتاج ہی
ہوتے وہ دن اہل تقوی کی تو سلطنت کا ہے آنکی ذلت وخواری کا ہے آج یہ غریبون کو
حقیر سمجھکر ہنستے ہین کل وہ انپر ہنسین گے آج یہ آقا ہین کل غلام سے بدتر ہونگے اسمین شک
نہین ہے کہ سوا انبیا علیہم السلام کی کوئی معصوم نہین ہے ہر کسی سے کسی نکسی طرح کا بڑا یا
چھوٹا گناہ ہو ہی جاتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ جو سچا مسلمان ہے وہ گناہ سے توبہ کرلیتا ہے اپنی
بھول چوک غفلت پر نادم ہوتا ہے باوجود توبہ کے خدا سے ڈرتا ہوا رہتا ہے یہ توبہ اسکو مانند
بے گناہ کے کردیتی ہے شیخ نظام الدین اولیا رحمہ نے کہا ہے کہ تائب ومتقی دونو برابر ہین کیونکہ
حدیث مین آیا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ علما نے لکھا ہے کہ بعد سچی توبہ کے
قبول توبہ مین شک کرنا بھی ایکطرح کا کفر ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے توبوا الی اللہ جمیعا
جس گناہ سے توبہ کی پھر اوسکو ڈر سے خدا کے نہ کیا اور پھر ندامت سخت ہوئی تو بے شبہ رحمت
خدا کی اپنا اثر دکھلاتی ہے التوبۃ عطاء اللہ تو ب مگر توفیق توبہ بھی اونہین کو نصیب ہوتی ہے
جن کے دل مین اسلام رچا ہوا ہے ورنہ اسیر لوگ جو گناہ کرتے ہین انکو کیسے خدا کا ڈر نہین
رہتا اگر کوئی انکو منع کرتا ہے تو اور زیادہ جرأت کرتے ہین ناصح کی صورت سے بیزار ہوجاتے ہین
واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ولبئس المہاد بعضے تحقیقات شریعت
کرنے لگتے ہین بعض کو حکم شرع کا خلاف مرضی خود نہایت ناگوار گذرتا ہے کہ یہ بات اس طرح
کیون ہے جس طرح ہم سمجھتے ہین ایسا ہی حکم شرع کا اول سے کیون مقرر ہوا قطع نظر اس کے کہ
یہ قول انکا کفر خالص ہے ایکطرح کا آئین دعوی خدائی بھی ہے یا گویا خدا اور رسول کو تابع اپنی

ساہی وقیاس و استلام کا چاہتے ہین بعض بیبیان جب حقوق ازواج سنتی ہین ایسی احکامات
کا حکم بنسبت شوہر معلوم کرتی ہین اپنی نافرمانی کے وعید پڑھتے ہین نہایت چیز بز ہوتی ہین
نقل کفر کفر نباشد ہی ساختہ کہنے لگتی ہین کہ عورتون کا تو کچہ بہی رتبہ وحق دین مین نہین
رکہا گیا جو کچہ حق ہے وہ مردون ہی کا ہے یہ ارشاد کفر بنیاد صرف اس واسطے ہے کہ مرد
انکی غلامی کریں کسی طرح کی اطاعت اپنی انسے نچاہین بالکل انکے بندے ہوکر بسر کرین حالانکہ
اعتراض کرنے والا شرع پر ناخوش ہونے والا حکم خدا ورسول سے مرتد وواجب القتل ہوجاتا ہے
مرد ہو یا عورت مگر جس قدر ناشکری شوہرون کی عورتون کی طینت مین رکہی گئی ہے گو شوہر
کیسا ہی لائق فائق ہو وہ کسی دوسری مخلوق مین نہین ہے جتنے عیب نوع انسان کے اندر
مندرج ہین اونکا ظہور اولی اسی گروہ سے زیادہ ہوتا ہے لعن طعن انکی عبادت ہے غیبت گوئی
انکی مناجات ہے ستانا شوہرونکا انکا ورد وظیفہ ہے گو شوہر انسے کیہ ہی نمک چپکا دیے یہ قائے
انکا جوہر ہے غرض کی محبت انکا شیوہ ہے ہزار خیرخواہی کرو جان مار دیے ناک مونہہ چڑہائے
نہین رہتین یہی نکتہ ہے اس بات کا کہ جہنم مین سب سے زیادہ یہی قوم ناہموار جاویگی مرد نہین
فی صدی دو چار اگر بخشے جاوینگے تو انہین بحسب قرائن وشواہد حال فی لاکہ شاید ایک دو کی
بہی نجات ہو یا نہو خصوصًا ان دولتمند مستورات ریاست ہوند کا یہ حال ہے کہ شوہران کے
نزدیک بسر لایک مزدور یا ایک نفر کے ہوتا ہے یہ شوہر ہوجاتی ہین وہ جورو بن جاتا ہے اسی لئے
سلف صالح نے آسودہ عورتون سے نکاح کرنیکو موجب زوال اسلام خرابی ایمان کا کہا ہے یہ
نیکبختین کچہ اپنا ہی ایمان برباد نہین کرتی ہین بلکہ زورانہ وری شوہرون کا ایمان بہی لیمرتی
ہین وہ ہزار بار چاہے کہ مین گناہ سے بچون یہ جانے اسکا کام جانے مگر کیا ذکر کہ اوس بیچارے کو
سے جدا کیے ہوئے چہوڑین نعوذ باللہ من جمیع ما کرہ اللہ بیان کچہ مطلب ذکر مستورات سے
نہ تہا اتفاقًا یہ حکایت بہی آگئی مقصود یہ ہے کہ حکومت ودولت بہت بری چیز ہے خدا اس سے
ہر مسلمان کو بچاوے قدر کفاف ہمراہ صحت ایمان وصلاحیت عمل کے عجب نعمت ہے دنیا کی

کچہ بہی حقیقت اگر نزدیک خدا کے ہوتی تو کسی کافر کو ایک گہونٹ بہر پانی بہی نہ دیتا ساری دولت
جہان بہر کی حکومت رہی انبیاء اولیا رہی کو بخشتا مگر جب اونکو کچہ نہ دیا کافرون دشمنون کو سب
کچہ دیا تو اسی سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دنیا نزدیک خدا کے مبغوض شئے ہے مسلمانون کو
کیا ضرور ہے کہ خدا کے دشمن چیز کو اختیار کرین اپنے ہاتہ سے اپنے پاؤن مین تیشہ مارین
مال حلال ہرگز کثرت سے کسی کے پاس جمع نہین ہوسکتا ہے ضرور ہی انواع حرام کی آمدنی اوسمین
ہوتی ہے اوس حرام سے جو گوشت پوست بنتا ہے وہ لائق دوزخ کے ہے اگلے بادشاہ دنیا کے
خداشناس حق پرست معتقد قیامت معترف حشر و نشر اپنے ہاتہ سے مزدوری کر کے گذرادقات
کرتے تہے مال بیت المال کو اپنی جان پر صرف نہ کرتے تہے اگر لیتے تو اوتنا جتنا کسی ایک ادنی
مسلمان کا حق ہوتا ہے اونہین کی فضیلت حدیثون مین آئی ہے نہ ان بڑے آدمیون کی جو صبح
شام اپنے عیش و آرام اکل و شرب و لباس و طیاری سامان عشرت و تماشا گاہ مین مصروف
رہتے ہین رات دن خدا کا مال تباہ کرتے ہین آپ عیش اوڑاوین فسق کرین و دوسرون سے
کہین تم بہی فسق کرو خدا ہمنے خدا پر افترا کرتے ہین یا رسول پر بہتان باندہتے ہین یا کوئی حصہ
اپنی نجات کا انہون نے خدا سے لیلیا ہے یا یہود کی طرح کوئی دستاویز معافی عذاب انکو
مل گئی ہے کہ یہان بہی یہ عیش و عشرت کرین وہان بہی انہین کو چین و آرام ملے لاحول
ولا قوۃ الا باللہ حدیث مین تو اوپر لعنت آئی ہے رسول خدا نے فرمایا ہے الدنیا ملعونۃ
وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ او عالما و متعلما او ما والاہ قرآن مین آیا ہے ان الفجار لفی
جحیم یعنی فاجر فاسق دوزخ مین رہینگے مراد وہ لوگ ہین جنہون نے گناہون سے توبہ نہین کی ہے
ہمیشہ فسق و فجور کرتے رہتے ہین اللہ تعالی جس کو دشمن رکہتا ہے اوسکو بہت مال و دولت دیتا ہے
جس کو دوست رکہتا ہے اوس کو دنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسے بیمار کو پرہیزی سے بچاتے ہین
مگر وہ شخص جو دولت پاکر سست لا تعقل نہوا حکومت لیکر غافل نہ بنا سو ایسے لاکہون مین دس پانچ
ہون تو ہون وہ بہی اون لوگون مین جو شروع یا وسط اسلام مین گذر گئے ہین ورنہ خیریت ہے

احمق سمجھتے ہین کہ جتنے یہ والی امیر حاکم رئیس ہین خدا کی انپر بڑی مہربانی ہے کہ انکو مال حکم دیا ہی
انکی بڑی عزت وقدر ہے غریب غربا بے حقیقت ہین انپر خدا کی کچہ مہربانی نہین ہے یہ دونو
جہان مین شاید اسی طرح محروم رہین گے حالانکہ معاملہ اسکا حسب ارشاد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم برعکس اس خیال فاسد کی ہی لھم الدنیا ولنا الآخرۃ فائدہ آدمی چار طرح
پر ہین ایک وہ لوگ جو یہان وہان دونو جگہ اچھے رہتے ہین سا دار ہون یا نادار جیسا انبیا و
رسل مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق مین فرمایا ہے واتیناہ فی الدنیا حسنۃ وانہ فی
الآخرۃ لمن الصالحین یعنی ہم نے انکو دنیا وآخرت دونو مین بھلائی دی حضرت عیسی کے
حق مین ارشاد کیا ہے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا دوسری نوع وہ
ہی جنکی آخرت درست ہی گو دنیا درست نہو جیسے عام صلحا اولیا کی بات کہ ظاہر باطن دونو مین تابع شریعت وسنت ہین
وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر لمن امن وعمل صالحا ولا یلقاھا الا الصابرون یعنی اور بولے جنکو ملی تہی سمجھ
ای خرابی تمہاری اللہ کا دیا ثواب بہتری انکو جو یقین لائی اور کیا بھلا کام اور یہ بات نہین کہ دلمین پڑتی ہی جو سہنے والی
مین یہ دنیا کی کام کی نہین ہین انکا حال اس کہ شیری شاہ مین نہین گھسا سبی گناہ کی لذت انکی دلمین نہین آئی کسی چیز پر حسرت کیے
ہون انکو نہین گھیرتی انکو تو قناعت مین مزا ملتا ہی جو کسیکو بادشاہی مین بہی نہین ملتا یہ سلطنت ودولت کو
پاخانہ جانتے ہین دنیا دارون کو گبر یلا سمجھتے مین جواہر انکی آنکھون مین پتھر ہین سونا چاندی مٹی
کی برابر ہے قرآن وحدیث مین انکی ثنا وصفت آئی ہے انکا نام محسنین متقین صادقین وغیرہ
ہے کتب تاریخ ان کے تذکرون سے بہری ہوئی ہین تیسری قسم وہ ہے جن کی دنیا بہت درست
آخرت بالکل خراب ہے جیسے گروہ ملوک سلاطین ولاۃ امراء روسا کا انمین ناجی بہت کم
ہوتے مین بلکہ سب گنتی ہین جو ناجی ہون گے وہ بہی فقیرون سے پانسو برس پیچہے بہشت مین
جاوین گے غیر ناجیوں کا تو کچہ ذکر ہی نہین ہے انکا یہ قول ہے یا لیت لنا مثل ما اوتی قارون انہ
لذو حظ عظیم انکے نزدیک بڑی بہتا دری یہی ہے کہ خلق پر حکومت ملے مال بیحساب ہاتہ
لگے جیسے چاہین دین نہ دین خوب عیش وآرام کرین کمانے کا حلال کمان کا حرام ہونا سے

کہ ان حضرتکی اتنی حق مین یہی سلام علیہ ال دنیوی عیوب ابعث حیا ہی

دنیا ہی کی زندگی کو زندگی سمجھ لیا ہے ماله فی الاخرة من خلاق انکے حق مین آیا ہے چوتھی
قسم وہ ہے جن کے دین ودنیا دونون خراب ہین وہ گدا فقیر جو مسلمان نہین این یا وہ نام کی مسلمان
جن کو دین سے کچھ کام نہین ہے آیہ خسر الدنیا والاخرة ذلک هو الخسران المبین انہی
کے حق مین وارد ہے رہی یہ بات کہ آدمی کو ان قسمون مین سے کس قسم کا بننا بہتر ہے سو عمدہ قسم پہلے
قسم ہے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسی کو لائے ہین سارے دین ودنیا کے بناوٹ
وانتظامات مالی وملکی ہم کو سکھلائے ہین کسب مال کا طریقہ مال کے صرف کرنیکا عمل بتایا ہے ہر
شخص کے لیے اوس کے مقدور کے موافق حکم دیا ہے خواہ دین کا کام ہو یا دنیا کا مثلا زکوۃ اوسپر
فرض ہے جس کے پاس مال بقدر نصاب موجود ہو روزہ اوسپر فرض ہے جو تندرست بھلا چنگا ہو
حج اوسپر فرض ہے جس کے پاس زاد راحلہ موجود ہو جہاد اوسپر فرض ہے جس کے پاس شرائط وجوب
کے پائے جاتے ہون صدقہ دینا اوس کو دیبا ہے جس کے پاس اہل وعیال کے صرف سے زیادہ
مال ہو پھر جو کام جسپر اوسی فرض نہین ہوا ہے اوس سے کچھ مواخذہ بھی اوس کے نکرنے پر نہین ہے
البتہ نماز ایک ایسی چیز ہے کہ قبل بلوغ کے فرض نہین ہوتی ہے مگر بعد عاقل بالغ ہونے کے
فرضیت اوس کی ہر امیر وفقیر مرد وزن پر برابر ہے کھڑے بیٹھے لیٹے اشارت سے جس طرح ہوسکے
پڑھے اوس کے ترک کے لیے کوئی حالت منتظرہ نہین ہے اسی طرح معاملات مین جس معاملے کی قدرت
حاصل ہی اوس کام کو موافق حکم کے بجا لاے جس کی قدرت نہین ہے اوسپر کچھ مواخذہ بھی
نہین فاتقوا اللہ ما استطعتم کے یہی معنے ہین یہ کارروائی ادنی درجہ اہل اسلام کا اصلی درجہ
یہ ہے کہ جملہ فرائض ادا کرے کل محرمات سے بچے ساری آداب ظاہر وباطن ہر قول وعمل مین بجالاے
سر مو خلاف حکم خدا ورسول نکرے نوافل طاعات اتیان خیرات ومبرات مین مشغول رہے تمام
حرکات وسکنات میزان کتاب وسنت مین تلے ہوئے ہون محبت خدا ورسول کی غذا ہو جاوے
ذکر وفکر معبود ورد وانجاوی ہو جیسے مذاق اہل دنیا کو عیش ولذت دنیاوی مین ہے اس سے زیادہ
مزہ اہل طاعت کو تقوی طہارت مین ملتا ہے جسطرح فساق فجار مجالس درس وعلم وذکر سے وحشت

کرنے مین سات وِن لذت رقص سرود شرب خمر صوت مزامیر وغیرہ منکرات مین رہتے ہین اِسطرح
اہل دین کو ان گناہون خطاؤن سے وحشت انگیز ملال ہوتی ہے سبب عبادت وطاعت کے
انکی جان کو لذت نہین ملتی غرضکہ ؎

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گہر کی رونق ٭ نغمہ شادی نہی نوحہ ماتم ہی سہی

فرق اتنا ہے کہ پہلی بات کا انجام جہنم ہے دوسری بات کا انجام جنت اب جسکا جی چاہے وہ
جہنم لے جسکا جی چاہے وہ جنت خرید کرے فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر دنیا اگر جوہر ہو
اور آخرت سفال مگر جب دنیا فانی آخرت باقی ٹہیری تو وہ سفال اس جوہر سے ہزار درجہ بہتر ہے
گناہ کی لذت باقی نہین رہتی ہے اوسکا عذاب وعقاب باقی رہجاتا ہے طاعت کی تکلیف محنت
باقی نہین رہتی ہے اوسکا اجر وثواب باقی رہجاتا ہے ہر عیش کا آخر جراحت ہے ہر مصیبت کا
انجام راحت ہے ؎

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست ٭ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

اسی سبب سے اچھے بادشاہون نے بادشاہی چہوڑکر فقیری اختیار کی تھی فقرا سے دنیا طلب
تمنای بادشاہی مین مرگئے کوڑی بھی ہاتھ آئی باتفاق تمام اہل عقل توسط ہر کام مین محمود
ہے افراط وتفریط مذموم ہے خدا تعالی ایسی محتاجی گدائی فقیری بے نوائی بیکسی تباہی سے بچائے
جسمین ایمان سلامت نرہے ایسی دولت حکومت سلطنت ثروت سے بھی باز رکہے جو جہنم تک پہونچائے
بعد صحت ایمان ودرستی اسلام کی کفاف کا ملنا عزت وآبرو سے بسر ہونا سلامتی دارین کی نشانی ہے
شریعت نے احکام اسلام مین سارے بنی آدم کو یکسان رکہا ہے کسی کو کسی پر فضیلت ترجیح تخصیص
نہین بخشی مگر تقوی وطہارت مین رہے احکام دنیا سو رعایا کو اپنے راعی کی اطاعت امور موافق شرع
مین واجب امور خلاف شرع مین منع ہے بیچ راحت مرض صحت موت حیات مین سارے امیر و
غریب برابر ہین بہر کیف امرا کا غربا درکس لیئے ہے جینا مرنا دفن ہونا سب کا یکسان ہے بلکہ غربا کی
موت امرا کی موت سے ہمیشہ اچھی دکہی سنی جاتی ہے بعض بادشاہ چکی مین پیسے گئے بعض کو زہر دیا گیا

بعض نے خودکشی کی کسی کو بے آب و دانہ قید کرکے مار ڈالا کسی کو مرتے وقت کفن تک میسر نہوا کسی
بے نماز و غسل دفن کر دیا گیا کوئی کسی بُری بیماری میں مبتلا ہوکر فنا ہوگیا اکثر بدکار ملوک کی عمریں کم ہوئیں
جو غریب مسلمان دین دنیا پر اچھی طرح قائم ہیں عابد ہیں یا زاہد یا عالم یا محدث یا صوفی ان کی
موت غالبا یا ہمیشہ اچھی حالت پر ہوئی ہے کلمہ پڑھتے ہوئے خدا کو یاد کرتے ہوئے جان نکل گئی
صلحا و اولیا و علماء حدیث کی موت کا حال کتب طبقات و تذکرہائے اولیا میں مفصل لکھا ہے
مرنے کے بعد اچھی اچھی خواب بشارت آمیز انکے حق میں دیکھے گئے ہیں بادشاہوں کو اس
طرح کسی نے نہیں دیکھا الا ما شاء اللہ تعالی کوئی دیکھے ان کے سامنے تو ذکر موت کرنا سبب
موجب نحوست ہوتا ہے موت کے نام سے ان کی روح قبض ہوتی ہے اگرچہ سچ ہے موت سے
بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ موت کو
مکروہ جاننا قساوت قلب کی نشانی ہے موت کو یاد کرنا مرنے کی لیے بندوبست نیک کرنا خاتمہ بخیر
کے لیے اعمال خیر بجا لانا مختصر ایمان کی جوانی ہے اللھم و دعا وارزقنا

فصل

لوگوں کے کام کاج پر کسی ایک شخص کا والی ہونا شرعاً واجب ہے دین دنیا کے کام بے والی ملک
کے نہیں چل سکتے یہاں تک کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب تین آدمی سفر کو نکلیں تو ایک شخص کو
اپنے اوپر امیر بنالیں اسکو ابو داؤد نے ابی سعید و ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے اس سے معلوم
ہوا کہ جب جماعت قلیل میں ایک شخص کا امیر کرنا واجب ہے تو جماعت کثیر میں اور بھی واجب تر ہوا
امامت نبوت کی خلافت دین کی حراست دنیا کی سیاست ہوتی ہے عقد کرنا امامت کا اور اسکے
لیے جو قائم با امامت ہو باجماع امت واجب ہے اگر امام نہوگا ساری لوگ مثل بہائم کے رہ جاویں تعطیل احکام دین کے

لا یصلح الناس فوضی لا سراۃ لھم ولا سراۃ اذا جہالھم سادوا

کسی نے کہا وجوب عقد امامت کا عقلاً ہے کسی نے کہا شرعاً ہے قوی قول یہی ہے کہ شرعاً ہے
اس لیے کہ قرآن میں حکم اطاعت خدا و رسول کے اطاعت اولی الامر کا بھی ذکر فرمایا ہے ہشام بن عروہ

سے ابی ہریرہؓ نے روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا سیلیکم بعدی ولاۃ فیلیکم
البر ببرہ ویلیکم الفاجر بفجورہ فاسمعوا لھم واطیعوا فی کل ما وافق الحق فان
احسنوا فلکم ولھم وان اساؤا فلکم وعلیھم یعنی میرے بعد تم پر والی ہون گے نیک نیکی
کے ساتھ اور بد بدی کے ساتھ تم اون کی بات سنو اور انکا کہا مانو اوس امر مین جو موافق حق ہے
اگر اچھا برتاؤ کرین گے تم کو اور انکو دونو کو فائدہ ہے اور جو برا برتاؤ کرین گے تو تمہارا فائدہ اونکا
نقصان ہے غرضکہ جتنے کام خدا نے واجب کیے ہین جیسے امر معروف کرنا منکر سے روکنا جہاد کرنا
حد لگانا حج ادا کرنا جمعہ و عید کا قائم کرنا مظلوم کی مدد کرنا حدود کا جاری کرنا یہ سب کام بدون
قوت و ولایت و شوکت امارت کے نہین ہو سکتے ہین اسی لیے بادشاہ کو خدا کا سایہ کہتے ہین
ساٹھ برس تک اگر کوئی بادشاہ ظالم حاکم رہے تو یہ مدت ... ایک رات سے بہتر ہے جو بے
بادشاہ کے گذرے حدیث مسلم مین آیا ہے اللہ خوش ہوتا ہے تم سے تین کام پر ایک یہ کہ شرک
نکرو اوسی کو پوجو دوسرے یہ کہ سب ملکر اللہ کی رسی یعنی قرآن کو پکڑے رہو اور آپس مین پھوٹ نکرو
تیسرے یہ کہ جس کو اللہ تمپر والی کرے اوس کی خیرخواہی کرتے رہو **فائدہ** جب عقد امامت
واجب ٹھیرا تو فرض کفایہ ہوا جیسے جہاد کرنا طلب علم کرنا امام جب قائم ہو جاتا ہے تو فرضیت اسکی
اورون سے ساقط ہو جاتی ہے جب تک قائم نہین ہے لوگ دو طرح پر ہین ایک اہل اختیار
کہ کسی کو واسطے امامت کے پسند کرین دوسرے اہل امامت کہ ایک ادمین سے امام بنے
اہل اختیار کے لیے تین شرطین ہین ایک عدالت جامع شروط عدل دوسرے علم جس کے ذریعے سے
مستحق امامت کو بموجب شروط معتبرہ دریافت کرسکین تیسرے رای صائب جس کے حکم درست جسکی
بدولت اصلح للامامۃ اقوم بتدبیر مصالح کو پسند کرلین رہی شروط امامت سو بیان اونکا آگے آویگا
فائدہ واجب یہ ہے کہ امامت و امارت کو دین و قربت سمجھے کیونکہ خدا و رسول کی اطاعت
کرکے اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنا افضل قربات ہے فساد امارت مین یون آتا ہے کہ اکثر لوگ
طالب ریاست و مال کے ہو جاتے مین حدیث مین آیا ہے دو بھوکے بھیڑیے جنکو بکریون مین

یہ دونوں دین رو اونکو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنی مال و شرف کی حرص دین کو تباہ کر دیتی ہے اسکو
ترمذی نے کعب بن مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے حسن صحیح کہا ہے قرآن شریف مین فرمایا
ما اغنی عنی مالیہ هلک عنی سلطانیہ یعنی قیامت میں جسکو بائین ہاتھ مین کتاب
ملیگی وہ کہیگا میرا مال کچھ بھی کام نہ آیا میری سلطنت جاتی رہی یہ بات وہی شخص کہیگا جو دنیا
مین امیر مالدار یا سلطان بادشاہ تھا جسکے پاس حکومت تھی نہ مال تھا اوسکو اس کہنے کی کیا حاجت

کجا خود شکر این نعمت گزارم　　که زور مردم آزاری ندارم

فائدہ دنیا سے مراد اہل دنیا کی ریاست ہے یہ سوق ہے کہ دو حکومت ہین فرعون کی طرح
مال مین قارون کی طرح ہو جاوین سو قرآن مین ان دونوں کا مال آ چکا ہے ایک تو دریا مین ڈوب کے
سیدھا دوزخ مین گیا دوسرا زمین مین دھس کر تباہ ہو گیا انجام اوس کی سلطنت اسکے مال کا
یہ ہوا حالانکہ ویسی حکومت ویسا مال اب دوسرون کو ملنا بھی دشوار ہے اونکی قوت قدرت
بہت تھی ہارون کے آثار دنیا مین بہت ہین جب خدا نے اونکو پکڑ لیا تو پھر اٹھا تا تھا سبھی کہین باقی
نہ رہا اب اونکی آہٹ تک بھی سننے مین نہین آتے **فائدہ** آدمی چار طرح کے ہین ایک وہ
لوگ ہین جو اور دون پر اپنی برتری زمین مین فساد کرنا چاہتے ہین یہ گروہ بادشاہون رئیسون امراء
ولاۃ کا ہے جیسے فرعون تھا یا فرعون کا لشکر تھا یہ گروہ بدترین خلق ہین دوسرے وہ لوگ ہین
جو نرا فساد کرنا زمین مین چاہتے ہین بغیر علو کے جیسے چور مجرم رذیل لوگ ہوتے ہین تیسرے وہ
ہین جو بزرگ بننا چاہتے ہین بدون کسی فساد کے جیسے دیندار لوگ جو صاحب علم ہین جو علو چاہتے ہین
نہ زمین مین فساد جیسے تاکہ جیسے غیرون سے سبت اعلیٰ ہین یہ مین کے حق مین آیا ہے وانتم
الاعلون ان کنتم مؤمنین یہی فرمایا ہے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین بہت عالی ہمت والے
ایسے ہین جو کہنے رہتے ہین بہت عالی ایسے ہین جو عزت میں چاہتے قرآن مین فرمایا ہے ہمنے تمکو
زمین کا خلیفہ بنایا بعض کا درجہ بعض پر بڑھایا تمہین آزمانے کو ہمنے تمہاری معاش دنیا کے
زندگی مین تمہارے درمیان بانٹ دی ہے بعض کو بعض پر فوقیت دی ہے تاکہ ایک دوسرے کو

بیکار مین پکڑین امراء و روساء کی ملک مین ہیبت اس طرح کا ہیکار رہا کرتا ہے انکے نوکر رعایا بے نیری بیبیون
بیو قوفون کو ہمیشہ اسی طرح ستایا کرتے ہین رات دن بخریہ کرتے رہتے ہین **فائدہ** شریعت کا
مطلب یہ ہے کہ ساری سلطنت و دولت خدا کی راہ مین صرف ہو سو جب ایسا ہوتا ہے تو دین دنیا
دونو درست ہو جاتے ہین اور جو کہین سلطان دین سے یا دین سلطان سے الگ ہو گیا تو پیر سارے
لوگ تباہ ہو جاتے ہین سارا گناہ اون لوگون کا اس کے ذمے پڑتا ہے نیک و بد کا تمیز نیت و
عمل صالح سے ہوتا ہے حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اللہ تمہاری صورت و مال کو نہین دیکھتا تمہارے
دل و اعمال کو دیکھتا ہے یعنی جسکا دل اچھا عمل اچھا ہے وہ اللہ کے نزدیک بہی اچھا ہے گو بد صورت
کیون نہو یا اوس کے پاس مال نہو محتاج فقیر مسکین ہو اور جس کا دل و عمل
اچھا نہین ہے وہ کیسا ہی خوب صورت شکیل جمیل الدار شہسوار مالدار رجالی نسب کا گرانبار
ہو وہ نزدیک اللہ کے بدتر ہے ہمیشہ بہرہ مرد فساق فجار کا بہ نسبت اہل ایمان کے زیادہ چکنا چپڑا
ہوتا ہے بے غم بہرتے ہین وہ تازگی اہل تقوی و علم کی صورت پر نہین ہوتی اگرچہ نور ایمان
ظاہر ہوتا ہے اسی لیے اکثر اہل علم نے یون خیال کیا ہے کہ سلطان و ایمان مین عداوت و
دشمنی و بیر ہے کیونکہ اکثر امراء روساء کا ارادہ مال کا جمع کرنا لوگون پر شرف و رفعت حاصل کرنا
ہوتا ہے سو جب مقصود ریاست کا یہ کام ٹہیرا تو اس ارادے کو حقیقت ایمان کمال دین سے
کچھ بہی علاقہ نرہا ع

این کبر و منی ز سر بدر باید کرد آنگاہ بکوی او گذر باید کرد
دنیا داری و عاقبت مے طلبی این ناز بخانہ پدر باید کرد

فائدہ جو شخص کسی چیز کا والی ہو اوس کو چاہیے کہ جہان تک ہو سکے دین کو قائم کرے
واجبات شرعی کو جاری فرماوے محرمات سے بچے پہلے اپنی جان پر حکم شرع کا جاری کرے پہر
اپنے گہر والون پر پہر رعایای شہر پر پہر رعایاے ملک پر جس بات مین وہ عاجز ہو گا امید ہے کہ اوسپر
اوس سے مؤاخذہ نہو ابرار و اخیار کا والی ہونا فساق فجار کے والی ہونے سے بہتر ہے دنیا خادم ہے

دین کے اگر اس خادم کو مخدوم بنا یا گیا تو آخرت کا عصہ جاتا رہا اگر آخرت کو مقدم رکہا تو دنیا
بہی بقدر نصیب ملتی ہے آخرت تو درست ہی رہتی ہے

فصل

جس قانون ملک کو عقلای سلطنت ارکان دولت اپنے ذہن کی تیزی طبع کی چالاکی سے
بناتے ہین اوسکا نام سیاست عقلیہ ہے جو قانون قواعد شریعت سے لیے جاتے ہین اونکا
نام سیاست دینیہ ہوتا ہے پہلے قانون کا نفع فقط دنیا ہی مین ہے وہ بہی جبتک کہ ٹہیک
ٹہیک چلے ورنہ ہمیشہ ایسے آئین و قانون کی ترمیم ہوتی رہتی ہے یہی ترمیم دلیل ہے اس
قانون کے نقصان پہ دوسرے قانون کا نفع دنیا و آخرت دونو مین ہے یہ اسلیے کہ مقصود
خلق سے نری دنیا نہین ہے کیونکہ دنیا تو بالکل عبث و باطل ہے اسکا انجام موت و فنا ہی مقصود
تو انسے قائم رہنا انکا دین پر ہی ہے قیام صاحب قیام کو سعادت اخروی تک پہونچاتا ہے اسی لیے
شریعت حقہ نے انکو عبادات معاملات وغیرہا سب بتا دیے ہین سلطنت و ریاست کرنے کے
طریقے سکہا دیے ہین سارے رستے مصالح خلق و حکمرانی و مصارف اموال کے بتا دیے ہین
اب اگر کوئی اوسپر نہ چلے قانون عقلی پر چلے تو یہ اوسکی بدنصیبی ہے شرع کا کیا قصور **فائدہ**
اصل حکم خلق پر اہل شرع کا ہے جیسے انبیا و خلفا و علما و اولیا انکی حکمرانی مین مصالح دنیا و آخرت
دونو ہوتے ہین پہر جو کوئی امیر رئیس بادشاہ والی انکی چال پر چلیگا تو وہ حقیقت مین انکا نائب
ہے یعنی حراست دین سیاست دنیا مین ایسے نائب کو عرف شرع مین اصطلاح اسلام مین
خلیفہ کہتے ہین ایسے والی رئیس بادشاہ کو امام بولتے ہین امام کے معنی پیشوا ہین جس طرح
ساری امام نماز کا اقتدا کرتا ہے اسی طرح خلق اس بادشاہ کی مقتدی ہوتی ہے خلیفہ اس لیے
کہتے ہین کہ یہ نبی کے بعد آیا ہے اوسکی راہ پر چلتا ہے پس جبکہ یہ دونو وصف سلطان مین موجود
نہون تو پہر وہ خلیفہ ہے نہ امام بلکہ ایک حاکم ظالم یا امیر جائر یا رئیس ستمگر ہے **فائدہ** امام کا قائم
کرنا شرعًا واجب ہے یہ وجوب شرع شریف مین اجماع صحابہ و تابعین سے ثابت ہو چکا ہے چنانچہ

اور یہ گذرا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو صحابہ نے دفن کرنے سے پہلے خلیفہ
مقرر کرنے مین جلدی کی تاکہ ملک بے سر نہ رہے کوئی ایک آدمی ایسا چاہیے جو لوگون پر حکم جاری کرے
اوسکے حکم کے موافق سب کام ہون یہہ جب سے اب تک یہی دستور چلا آیا ہے کہ کوئی زمانہ کوئی وقت
امام سے خالی نرہا اس اجماع کا استقرار استمرار دلیل ٹھیرا ہے وجوب نصب امام پر فائدہ ملکداری
و دولتمندی فی نفسہ کوئی بری چیز نہین ہے اگر موافق حق ہو انبیا مین سلیمان علیہ السلام خلفا مین
عثمان رضی اللہ عنہ اولیا مین خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ ائمہ مین شرفا سے ملکداری آنے چال
سے جتنی برائی اوس مین خیال کیجاتی ہے وہ بسبب اون مفاسد کے ہے جو قہر ظلم تمتع لذات اتباع
شہوات سے پیدا ہوتے مین یا طمع کینہ حسد بغض محبت جاہ و مال سے ظاہر ہوتے ہین جب
سلطنت و ریاست ان آفتون سے حتی المقدور پاک ہوئی تو یہہ غنا و ملکداری عین خدا پرستی
و دینداری ہو جاتی ہے جیسے سلطنت بعض انبیا کی پھر اونکے خلفا کی پھر اہل علم و صلاح کی
فائدہ جب امام کا قائم کرنا واجب ٹھیرا اجماع امت اوسپر دلیل ہوا تو یہہ نصب فرض کفایہ ہے
اسکا اختیار رعایتہ مین بند و بست والون کے ہے انپر واجب ہے کہ اپنے اوپر ایک شخص کو امام
مقرر کرین یہہ امام قریشی نسب ہو سوا قریش کے کسی دوسرے قوم کے آدمی کو امام یا خلیفہ یا سلطان
یا رئیس بنانا درست نہین ہے گو کیسا ہی فاضل یا عالم کیون نہو پھر جبکہ اوس مین شرائط امامت
بہی بہم ہون تو طاعات بعضہا فوق بعض ہے ساری خلق پر اطاعت اس قریشی امام کی واجب
ہو جاتی ہے بدلیل قولہ تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم مراد اولی الامر سے
امرا و سلاطین ملوک ہین بعض کے نزدیک علما بھی اسمین داخل ہین ان دو قول کے سوا کوئی
تیسرا قول اس آیت کے معنی مین نہین ہے پھر خواہ امرا مراد ہون یا علما انکا امر ہو اطاعت کا ہے
کہ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول یعنی جھگڑے کے وقت رجوع طرف قرآن و
حدیث کے کرو جس کام مین خدا کی نافرمانی لازم آتی ہے اوسمین کسیکی اطاعت نہین سلطان ہو یا بیگان
امیر یا کوئی مولوی نادان درویش ہو یا استاد فرمان پیر ہو یا مان باپ یا اخوان فافہم

ملت کے لیے ہونا عصبیت کا ضرور ہے بے اتفاق قوم کے کام نہین چلتا اسی لیے حدیث
مین آیا ہے ما بعث الله نبیا الا فی منعة من قومه یعنی نہ اوٹھایا خدا نے کسی نبی کو مگر ایک جتھے
مین اوسکی قوم سے اکیلا آدمی کیسے ہی حق پر ہو کتنی ہی جان مارے کچھ نہین کر سکتا ہی جبتک
کہ کوئی قوم کوئی جماعت کوئی گروہ اوسکا مددگار نہو آیہ من انصاری الی الله آیہ نحن
انصار الله کا یہی مطلب ہے یہ کچھ ضرور نہین کہ یہ انصار و اعوان اسکے برادر نسبی رشتہ دار یکجدی
ہون بلکہ کوئی ہون کہین کے ہون رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پر تھوڑے سے قریش ایمان لائے
تھے جنکو مہاجرین کہتے ہین باقی سارے انصار و اعوان غیر قوم کے تھے اونکی فضیلت بھی کچھ انسے
کم نہین ہے رہی یہ بات کہ شریعت مین مذمت عصبیت کی آئی ہے اس لیے قرآن مین فرمایا ہے
بڑا بزرگ نزدیک خدا کے تم مین وہ ہے جو بڑا متقی ہے دوسری جگہ ارشاد کیا لن تنفعکم ارحامکم
ولا اولادکم یعنی تمہاری رشتہ داری تمہاری اولاد تمکو کچھ فائدہ نہ دیگی تمہارے کام نہ آوگی سو
مراد اس سے باطل طرفداری ہے جو بسبب رشتہ داری کی برتی جاتی ہے جس طرح پہلے جاہلیت والے
کیا کرتے تھے اب آج کل کے امیر رئیس کرتے ہین اسکا کچھ نفع آخرت مین نہین بلکہ دنیا مین ظلم
آخرت مین ظلمت ہے ایسے امیرونکا دین دوسرونکی دنیا کے پیچھے برباد ہوجاتا ہے حق قرابت صلہ رحم
وہین تک ٹھیک ہے جتنا حکم اوسکا شرع شریف مین آیا ہے باقی اسراف وتبذیر مین داخل ہے
اہل تبذیر و اسراف کو قرآن پاک مین شیطانون کا بھائی بتایا ہے **فائدہ** شرع مین مذمت
ملک و ملوک کی بھی آئی ہے یہان تک کہ جس نے دنیا مین درمیان دو آدمیون کے حکمرانی کی
ہوگی اوسکو بھی مشکین باندھکر سامنے خدا کے لاوینگے اس قسم کی بہت حدیثین وارد ہین مراد اون
سب احادیث سے وہی حکمران ہین جو دین پر قائم نہین ہین یا انصاف نہین کرتے حمایت قوم
کی تعصب قرابت کا کیا کرتے ہین جنکا نے سے ہر بات ہر قصور پر درگذر ہے بیگانے سے ہر بات
پر رنجش پکڑ ہے حالانکہ انصاف یہ ہے کہ اپنی جان پر بھی بموجب شرع کے عدل کرے
اولاد و رشتہ دار کس گنتی شمار مین ہین سو جب یہ بات اکثر امرا و رؤسا سے نہین ہوتی ہے

تو اس لیے سخت وعید جزای شدید انکے حق مین وارد ہے انکا جرم دوسرون کی نسبت دوگنا ہے ورنہ جسکی نیت اچھی ہے جسکا عمل صالح ہوتا ہے وہ اگر سارے جہان کی بادشاہی کرے یا طالب ملک ہو تو کچھ بھی برائی نہین ہے سلیمان علیہ السلام نے کہا تہا رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یوسف علیہ السلام نے بھی کہا تہا اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم یہ اسلیے کہا کہ انکو اپنی جان پر بہروسا تہا کہ یہ بحالت ملکداری عہدۂ خزانچی گری مین کوئی امر باطل نکرینگے ہر معاملے مین انصاف فرماوینگے نہ کسی یگانے کی رعایت ہوگی نہ کسی بیگانے سے نفرت کا نے کا گلا ہوا انصاف ہوگا قوی ضعیف برابر کیا جاویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا غرضکہ نیک نیتی و عمل صالح کے ہمراہ کوئی امر برا نہین ورنہ ہر اچہا کام بہی حق مین ظالم فاسق کے برا ہو رہتا ہے جبکہ وہ اپنی خواہش نفس کے موافق سب کام کرتا ہے **فائدہ** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام مین تشریف لائے معاویہ کو دیکہا لباس شاہانہ پہنے ہوے مین برا مانکر فرمایا کیا یہ چال کسروی ہے معاویہ نے عرض کیا مین سرحد دشمن پر رہتا ہون مجھکو اسکی حاجت ہے کہ زینت حرب و شوکت جاہ اپنی ظاہر کرون یعنی رعب ڈالنے کے لیے عمرؓ نے سکوت کیا تعلیہ نفرمایا اسلیے کہ معاویہ نے ایک مقصد صالح کا پتا بتایا مصالح حق و منافع دین کے دیا صحابہ رضی اللہ عنہم ہیئت لباس باطل براہ رسم شاہانہ ہزارون کوس بہاگتے تہے خلفای اربعہ کا تو کچہ ذکر ہی نہین ہے کہ یہ سب افاضل امت زاہد ترین خلق تہے اپنی اگلی تنگی ترشی غریبانہ چال ڈہال پر قائم رہے احوال دنیا اعمال ملوک سے کچہ واسطہ نرکہا یہانتک کہ جب جمعیت عرب کے دین پر مجتمع ہوگئے خدا نے اپنے وعدے کو پورا کیا ملک فارس روم ہاتھ پر اسلام کے فتح ہوگیا تب بہی یہ سب وہی خشونت عیش پر باقی رہے عمر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے مین چمڑے کا پیوند لگاتے تہے علی مرتضیٰ سونے چاندی سے کبہی غیر کے پاس جاتے ابو موسیٰ گوشت مرغ کا نکہاتے اسلیے کہ بسبب قلت مرغ کے عرب مین رواج اوسکے کہانیکا نتہا چہلنیان آٹے چہاننے کی موجود نتہین گیہون کو مع بہوسے کے کہاتے حالانکہ مکاسب آمدنی انکی اس وقت سارے

جہان سے زیادہ تر تھی مسعودی سنے کہا ایام عثمان رضی اللہ عنہ مین صحابہ کو بہت زمین
بہت مال ہاتھ لگا بیان کیا کہ جس دن وہ شہید ہوئے ڈیڑھ لاکھ دینار ایک کروڑ درہم
نزدیک ان کے خزانچی کے موجود تھے زمین وغیرہ حوالی وادی قریٰ وحنین وغیرہ کی طرف تھے
اوس کی آمدنی سالانہ ایک لاکھ اشرفی ہوتی تھی اونٹ گھوڑے بے گنتی چھوڑ گئے زبیر رضی اللہ عنہ
کا متروکہ بعد اون کی وفات کے پچاس ہزار دینار ہزار گھوڑے ہزار کنیز تھا آمدنی طلحہ رضی اللہ عنہ
کی علاقہ عراق سے ہر روز ہزار دینار کے تھی ناحیہ سراۃ کی اس سے بھی زیادہ تر آمدنی ہوتی
تھی عبدالرحمن بن عوف کے رباط میں ہزار گھوڑے تھے اسی قدر اونٹ تھے دس ہزار بکریاں
تھیں جب مرے چوتھائی سرا کی آمدنی چھوڑ گئے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اتنا سونا چاندی چھوڑ گئے
مرے کہ کدالیوں سے توڑا جاتا تھا مال ومتاع ورمیں اس کے سوا تھی اوس کی آمد ایک لاکھ
دینار کی ہوتی زبیر نے بصرے مین پھر مصر کوفہ اسکندریہ مین اپنا گھر بنایا طلحہ نے کوفہ مین
ایک محل بنایا کیا اوسیر گچکاری کی مدینے میں الگ ایک گھر عمدہ بنایا سعد بن ابی وقاص کا گھر
عقیق مین تھا خوب ہی بلند اونچا پتھر کا بنایا تھا اوسپر کنگورے لگائے تھے مقداد رضی اللہ عنہ
نے مدینے مین گھر بنایا اندر باہر استرکاری کیا یعلیٰ بن منبہ نے پچاس ہزار دینار بہت سی زمین
چھوڑی جس کی قیمت تین لاکھ درہم تھی اسقدر آمدنی تو بیدا وار تو اسقدر مگر معلوم ہوا یہ سب اموال
یہ سب اموال حلال تھے غنیمت وفیٔ سے ان کے ہاتھ لگے تھے انکا تصرف اس مال مین بطریق
اسراف نہ تھا میانہ روی کرتے تھے راہ خدا مین خرچ کیا کرتے کفار پہ اپنی شوکت ظاہر فرماتے
اپنا دبدبہ رعب بٹھاتے اسلام کی قوت ورونق جتاتے اس لیے کچھ قدح انپر نہیں ہے اگرچہ
اسمین بھی کچھ شک نہین کہ بہت ہونا دنیا کا دنیا کے بہت ہونے سے بہتر ہے کیونکہ جب مال اسباب
جنس متاع بہت ہوتا ہے تو بیدار اسراف وخروج میانہ روی سے بھی ضرور ہی آگھستا ہے الا ماشاءاللہ

حکایت

ایک صوفی بڑے مالدار تھے کسی نے اون کو لکھا کہ مالداری خلاف طریقۂ درویشی ہے مال اسباب

سنو اس کی صحبت اچھی نہیں اونہوں نے جواب مین کہا کہ صحبت ما کسی را زیان کند کہ افسونی
نداند یعنی مال اگر سانپ کا حکم رکھتا ہے تو ہم کو اس سانپ کا منتر بھی آتا ہے حاصل یہ کہ جسکے
پاس مال ہے اور وہ اوس مال کو موافق حکم شرع و مرضی خدا و رسول کے صرف کرتا ہے تو
کچھ اوسکو نقصان نہیں ورنہ وہ مال بیرو بال آخرت ہوجاتا ہے فائدہ علی مرتضی و معاویہ رضی اللہ عنہما
سے جو باہم فتنہ ہوا تھا معصیت کی راہ سے اجتہاد کی بنیاد پر ہوا تھا یہ لڑائی کسی غرض دنیوی یا
اختیار باطل یا کینے کی راہ سے نہیں ہوئی تھی جس طرح بعض لوگ خیال کرتے ہین معاویہ کا قصد
حق تھا مگر اون سے خطا ہوئی اس بات کو ابن خلدون نے کتاب العبر مین لکھا ہے شوکانی رحمہ
وبل الغمام مین فرمایا ہے کہ اسمین کچھ شک و شبہ نہین ہے کہ حق سب جھگڑون مین علی رضی اللہ عنہ
ہی کے ہاتھ مین تھا طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما نے علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کرکے توڑ ڈالی اسیواسطے
لڑائی ہوئی رہے خوارج سو بیچ حدیثون مین آیا ہے کہ وہ دین سے خارج ہین اہل صفین کے
بغاوت پر یہی دلیل کافی ہے کہ عمار بن یاسر لڑائی مین مارے گئے یہ ہمراہ علی مرتضی کے تھے معاویہ
اس لائق نہ تھے کہ علی سے معارضہ کرین لیکن طلب دنیا و ریاست نے بحیلہ عوض خون عثمان
رضی اللہ عنہ اونکو اس غریب مین مبتلا کردیا تھا غرضکہ جب ملک ایک ہی بادشاہ کے پاس رہتا
تو اسمین کچھ قباحت نہین ہے اگر یہ ملک بوجہ حق و مذہب دین کی طرح پر رہے جس طرح سلیمان علیہ السلام
ملک بنی اسرائیل پر اکیلے حاکم تھے لیکن بعد معاویہ کے بنی امیہ نے اپنی اگلی چال و شیدائی کی
چھوڑ دی دنیا طلبی خواہش نفس اختیار کی لوگ ناخوش ہوگئے عباسیہ کا مذہب ان کی چال بہت
اچھی تھی اقامت احکام شرع مین بہت کوشش کرتے تھے گو وہ کیسے ہی ہون اللہ نے انمین بہت
برکت بخشی ساری دنیا کے مالک ہوگئے پھر جب انمین ملکداری آگئی و شیداری گھٹ گئی تو ملک
بھی جاتا رہا خلافت مٹ گئی فقط نام رہ گیا جب عصبیت عرب بھی باقی رہی تو یہ نام ہی باقی رہا
نری سلطنت رہ گئی تغلب و قہر کا زور شہوت و لذات کا شہرہ ہوگیا مشرق مین لوگ ترکمانی سلجوقی
خلیفہ تھے سا لک سب القاب سلطنت وغیرہ ان کے ہاتھ مین تھا اسی طرح کا ماجرا مغرب مین گذرا

وہان نہ تہا بادشاہ ہو گئے بنی العباس ہمراہ بنی امیہ اندلس کو چلے گئے عبیدیین کا غلبہ مغرب اور
مصر پر ہو گیا غرضکہ پہلا اسلام مین خلافت تہی بدون ملک کی پہر ملک رہ گیا بدون خلافت کے

فصل

بیعت سے مراد یہ ہے کہ رعایا یا برایا اطاعت امام کا عہد باندہے گویا بائع نے اپنی جان اوسکے
ہاتہہ بیچدی ہے جس طرح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیلۃ العقبہ مین صحابہ سے بیعت لی
تہی سو پہلے خلافت وامامت اسی طرح پر منعقد ہوتی تہی خلفاے اربعہ سے سب صحابہ نے بیعت
کی اسلام مین طریقہ امام خلیفہ بنانے کا یہی ہے کہ سارے لوگ ایک شخص سے بیعت کرین یا سارا
کاروبار مسلمانون کا اوسکے ہاتہہ مین سونپ دین کسی بات مین اوس سے جہگڑا قصہ نہ کرین
اوسکے ہر امر ونہی کی اطاعت بجا لائین پہر یہ بیعت جاتی رہی اوسکی جگہہ یہ بدعت قائم
ہوئی کہ ہاتہہ یا پاؤن یا دامن امیر کا چوم لین زمین بوس کرین باندہ کہ لائین تلوار یا قلمدان کی یا
روپیہ یا اشرفی پیشکش کرین اسکی شرع مین کچہہ اصل نہین ہے جب سے یہ بدعت نکلی ہے
سنت مسنونہ بیعت جاتی رہی ماوردی نے کہا عقد امامت دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ اہل حل وعقد
اسکو پسند کرلین دوسرے یہ کہ اگلا امام دوسرے کو امام کر جاوے پہلی صورت مین کتنے آدمی ہون
اسمین اختلاف ہے کسی نے کہا جمہور اہل حل وعقد ہر شہر کے ہون تاکہ سب کی رضامندی ثابت
ہو لیکن یہ مذہب مرفوع ہے اس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اونہین لوگون نے بیعت کی تہی جو اوس
وقت حاضر تہے غیر حاضرون کے آنے کا انتظار نہین کیا گیا تہا کسی نے کہا کم سے کم پانچ آدمی ہون
جو انمین اکٹہے ہو کر دہ چار دون کی رضامندی سے تقرر کرے اس لیے کہ ابو بکر سے پانچ ہی آدمیون نے
بیعت کی تہی عمر بن خطاب ابو عبیدہ بن جراح اسید بن حضیر بشیر بن سعد سالم مولی ابی حذیفہ
نے پہر سب نے ان کی متابعت کی عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کو درمیان چہہ شخصون کے بطور شوری
چہوڑا کہ انہین سے کسی ایک کو رضامندی سے پانچ کے امام بنادین اکثر فقہا و متکلمین اہل بصرہ کا یہی قول ہے
سب علماے کوفہ کہتے ہین تین بہی کافی ہین دو شخص کی رضامندی سے بیعت کرلین ایک حاکم

ہوگا دو گواہ ہو جاوین گے ایک گروہ نے کہا ایک ہی آدمی کافی ہے اس لیے کہ عباس نے علیؓ سے
کہا ہاتھ بڑہاؤ مین بیعت کرتا ہون لوگ کہین گے عم رسول خدا نے بیعت کی پہر کوئی اختلاف نکریگا
یہ گویا حکم ہے سو ایک کا حکم ہی نافذ ہو جاتا ہے **فائدہ** امامت شرعیہ کی حقیقت یہ ہے
کہ امام مصالح امت مین نظر کرے دین و دنیا کی درستی چاہے امین آدمی کو لوگون پر مقرر کرے جا بجا
کا انصاف کرے منکر کو دور کرے معروف کو جاری کرے ملکی فوجی بندوبست اچھی طرح سے کرے ہر
شخص کو لائق اوس کی ضرورت کے بیت المال سے روزانہ یا ماہیانہ یا سالانہ دے خیرخواہون کو
جو دین و دنیا میں بھی اچھی مدد دیتے ہین اصلاح رعایا برایا مین مددگار ہین جاگیر بخشے معاش و
مناصب مناسب عطا کرے انعام و اکرام سے سرفراز فرماوے فساق فجار پر احتساب جاری رکھے
حدود و تعزیرات کے موافق سزا جزا دیتا رہے یہ سب امور شرع مین اجماع امت سے ثابت ہین خلیفہ
خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی باجماع صحابہ منعقد ہوئی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ عبدا پنے عمر بن خطاب
کو مقرر کر گئے تھے عمر نے خلافت کو درمیان چہ شخص کے چھوڑا تھا لوگون نے اونمین سے عثمان
رضی اللہ عنہ کو منتخب کر کے خلیفہ بنایا عثمان کے بعد سب نے علی مرتضی سے کسیکو بہتر نہ پاکر بیعت
خلافت کی آور دی سنہ کہا اہل عقد و حل مجتمع ہو کر ایسے آدمی کو تلاش کرین جسمین شروط امامت
موجود ہون جو ان مین زیادہ فضل رکھتا ہو شروط مین اکمل ہو لوگ اوس کی اطاعت قبول کرین
جلدی کرین بیعت مین توقف نکرین اوس سے کہا جاوے کہ تم امام بنو اگر مان لے فبہا اوس کی بیعت
کرلین پہر ساری امت پر داخل ہونا اوس کی بیعت مین لازم ہے سب کو اوس کی اطاعت چاہیے
اگر نہ مانے تو کچھ جبر نہین ہے اس لیے کہ یہ بیعت عقد مراضاۃ و اختیار ہے اس مین اکراہ و اجبار نہین
پہونچتا دوسرے کو جو اہلیت و استحقاق اس کام کا رکہتا ہو اختیار کرین اگر دونو شروط امامت مین برابر
ہون تو جس کی عمر زیادہ ہے اوس کو مقدم کرین اگرچہ بیعت اوس دوسرے سے کرنا بھی جائز ہے
اور اگر ایک اعلم دوسرا اشجع ہو تو موافق مقتضای وقت کے کام کرین تشجیع کی حاجت ہو تو اوسی کو امام
بنا دین اس لیے کہ وہ بندوبست سرحدات کا دفع بغاۃ کا اچھی طرح کریگا اور جو ضرورت علم کی دکہین

اہل بدعت کا غلبہ ہو تو اوس وقت اعلم کو مقدم کرین جب دو زین منازع ہو تو قرعہ ڈالین بعض نے
کہا اہل اختیار کو خیار ہے جس سے چاہین بیعت کرین بعد بیعت اگر کوئی دوسرا افضل اس سے
پیدا ہو تو پھر عدول جائز نہین ہے بیعت مفضول کی باوجود فاضل کے درست ہے جب کہ
مقتضائی مصلحت یہی ہو اگر ایک ہی شخص لائق امامت ہو دوسرا کوئی شریک اوسکا نہو تو پھر اوسکو
چھوڑ کر دوسرے سے بیعت کرنا درست نہین ہے جو توقف کریگا وہ گنہگار ہوگا قائم امام جب
چاہے کہ کسی کو ولیعہد کرے تو جو شخص احق واقوم ہو شروط امامت مین اوس کو اختیار کرے اگر
وہ اسکا ولد یا والد ہے تو اہل اختیار سے مشورہ لیوی اون کی رضا سے عقد بیعت کرے اس لیے
کہ امامت ایسا حق ہے جسکا تعلق اونہین سے ہے کسی نے یہ بھی کہا ہے نہین بلکہ خود یہ اوس کو
ولی عہد کر سکتا ہے اون کی رضا ہو یا نہو جب بیعت ولیعہدی کی باپ یا بیٹے سے ہو گئی تو اوسمین تین قول
ہین ایک یہ کہ عقد مذکور نا جائز ہے اہل اختیار سے مشورہ لیا جاوے وہ اوسکو اہل سمجھین تو عقد صحیح ہوگا
والا فلا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ عقد جائز ہے اس لیے کہ یہ امام امین امت ہے اسکا حکم نافذ ہے یہ
اپنی اختیار سے بھی بعد وجود شرائط امامت کے اوس کو ولیعہد کر سکتا ہے تیسرا قول یہ ہے کہ عقد بیعت
باپ کے لیے درست بیٹے کے لیے درست نہین ہے بھائی وغیرہ اقارب وعصبات کا حکم اجانب
کا حکم ہے جبکہ لیاقت واہلیت اس منصب کی اوسمین موجود ہو غرضکہ بنیاد امامت وخلافت کی شرعا
اسپر تھی کہ جو شخص علم وعمل مین لائق فائق ہوتا اوس کو سب اہل حل وعقد پسند کر کے امام بناتے
تھے یہ بات نہ تھی کہ باپ کے بعد اوسکا بیٹا خلیفہ یا امام ہو سب سے پہلے یہ بدعت ولیعہدی کی
معاویہ بن ابی سفیان سے نکلی ہے کہ اونہون نے اپنی حیات مین سب لوگون سے اپنے بیٹے یزید کے
لیے بیعت ولیعہدی طلب کی اوسپر بعض صحابہ نے انکار کیا ابن عمر و زبیر نے نمانا امام حسین کو جانا چاہا
لشکر یزید پلید سے بعد معاویہ کے لڑنا پڑا آخر شہید ہو گئے اس واقعہ کی تاریخ یہ ہے ع سر
دین رابریدہ بینے 4 پھر اوس وقت سے یہی ہوا کیا کہ ہر بادشاہ نے اپنے بعد اپنے بیٹے کو
ولیعہد کرنا شروع کیا اس ولیعہدی کی کچھ اصل شریعت مین نہین ہے ساری خرابی دین و دنیا کی

اسی حرکت بے برکت سے ہوئی ہے اسلیئے کہ فرزندی کا اعتبار قرار دیا گیا لیاقت منصب امامت سے بالکل آنکھ
بند کر لیگئی جب سے یہ کام ہوا خلافت عباسی ہی مقید کرلیگئی بادشاہ کی اولاد و بادشاہ کے اخوان امیر
ہو سنگے وہین گیا دنیا آئی یہانتک کہ جب مامون خلیفہ نے امام علی بن موسی رضا کو امام بنانا چاہا سادات عباسیہ
برہم ہو گئے بیعت خلافت مامون کو توڑکر مامون کے چچا ابراہیم بن مہدی سے بیعت کی بہت کشت وخون ہوا
آخر مامون خاموش ہو گئے **فائدہ** بنی امیہ سے اگر یہ غرض ہے کہ ریاست اولاد میں رہے تو یہ کوئی مقصد شرعی
نہیں ہے کیونکہ ملک اللہ کا ہے زمین اوسی کی ہے جس سے چاہے لیلے جسکو چاہے دیدے یہ کوئی میراث نہیں ہے کہ
باپ کے بعد بیٹا ہی اسکا وارث ہو بلکہ اوسکو ملنا چاہیے جو لائق اس بار شاہی کے ہے خواہ اپنا ہو یا بیگانہ لیاقت دینی
حیثیت شرعی کا ہی بلکہ اعتبار نسب نا حق خواہ اخوان قوم کا معلوم نہیں جو لوگ ایسا کرتے ہیں اور دیدہ و دانستہ بنایا
و بندگان خدا کو اوسکے ہاتھ میں ایک نالائق جاہل یا فاسق فاجر یا ظالم ستمگر کے دیتے ہیں کل کے دن خدا کو کیا جواب
دینگے ہاں جو شخص اس کام میں مجبور کسی حاکم زبردست کا ہے وہ اگر عند اللہ معذور ٹھیرے تو کچہ دور بہی نہیں

فصل

بعض علما نے لکھا ہے کہ ہر ایک شخص پر ان دونوں شخصوں میں سے جنسے بیعت امامت کیگئی ہے لازم ہے کہ امامت
کو اپنی جان سے دور کرے و دوسرے کو سونپے تاکہ آفات ولایت سے بچے فتنے سے دور رہے اہل عقد و حل
جسکو پسند کریں اوسکو امام بنا دیں جو پہلے امام ہو چکا ہے جس سے عقد بیعت کیا گئی ہے وہ اوسکے بعد اب دوسرے کو
امام نہ بنا دیں گو اوس دوسرے سے بھی بیعت کرلی ہو ایسی حالت میں جو سابق بالبیعت ہے وہی امام رہیگا جیسے
کسی عورت کا نکاح دو شخصوں سے ہو گیا ہے تو نکاح اول ہی کا صحیح اوسکا شوہر ٹھیریگا مسبوق کو چاہیے کہ امامت سے سابق
کردے اوسکی بیعت میں خلل ہو جاوے اور جو دونوں سے بلا سبقت ایک ہی وقت بیعت ہوئی ہو تو جسکو اہل عقد و حل پسند کریں
اوسکا امام ہونا چاہیے یا کسی تیسرے کو اس کام کے لیے انتخاب کریں **فائدہ** جب امام نے کسیکو ولیعہد خلافت کر دیا جسکا ولیعہد
کرنا شروط معتبرہ سے صحیح تہا تو یہ ولیعہدی موقوف ہوگی قبول ولی عہد پر اور قبول میں اختلاف ہے کسیکے کہا بعد موت مولی
ہے جس وقت کہ نظر مولی میں اوسکی ولیعہدی صحیح ہو کسی نے کہا قبل موت مولی ہے تا وقتیکہ اسکو صحیح کہتے ہیں جب حال
ولیعہد کا متغیر ہو امام مولی کو عزل اوسکا نہیں پہنچتا ہے ولیعہد کا استعفا درست تو عہد اوسکا باطل نہیں ہوتا مگر کہ

تو وہ ولی اوسکو معاف کرے اوسکی طرف سے استعفا ایکطرفہ استعفا ہو یہ لو تو حق ہے کہ دوسرا شخص لائق ولیعہدی
میسر آجاوے ورنہ اوسکا استعفا و اسکا اعفا جائز نہوگا عہد اپنے لزوم پر مرضی مولی کے بدستور قائم رہیگا
شروط امامت کا اعتبار مولی مین زمانہ ولیعہدی سے کیا جاویگا اگر صغیر یا فاسق تہا وقت عہد کے بالغ تہا
نزدیک موت مولی کے تو خلافت اوسکی صحیح نہین ہے یہانتک کہ اہل اختیار نئے سرے اوسکی بیعت کرین
اگر مستخلف مرگیا ہے اور ولیعہد غائب ہے تو اہل اختیار انتظار اوس کے آنے کا کرین اگر غیبت دراز
ہو اور سکار دبار اہل اسلام مین تاخیر نظر سے حرج ہوتا ہو تو کسی اور کو اوسکا نائب مقرر
کرلین اور اوس سے بیعت نیابت کرین نہ بیعت خلافت جب وہ خلیفہ غائب حاضر آجاوے
تو نائب مستخلف کو معزول کردین ولی عہد موت خلیفہ سے پہلے اگر دوسرے کو ولایت دیا چاہے
تو جائز نہین ہے اس لیے کہ اس کی خلافت تو بعد موت مستخلف کے مستقر ہوگی یہ ابہی سے
کس طرح دوسرے کو اپنا ولیعہد کر سکتا ہے اسی طرح اگر یہ بات کہے کہ مینے فلان کو اپنا ولیعہد
کیا جس وقت خلافت مجہکو ملیگی تو یہ بہی جائز نہین ہے اس لیے کہ ابہی وہ خود ہی خلیفہ نہین ہوا ہے
اوسکا عہد کرنا دوسرے کے لیے صحیح نہین خلیفہ اگر اپنی جان کو معزول کردے تو خلافت ولیعہد کو
مل سکتی ہے اگر دو آدمی کو ولیعہد کیا ہے مگر ایک دوسرے پر مقدم نہین ہوا تو جائز ہے اہل اختیار
ان دونون سے ایک کو پسند کرلین یعنی بعد موت خلیفہ کے جس طرح عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت
کو چہہ آدمیون مین چہوڑا اہل اختیار کو یہ بات نہین پہونچتی ہے کہ جب امام خلافت کو بطور شوری
چہوڑے تو ایک کو اونمین سے زندگی امام مین اختیار کرلین اس لیے کہ ابہی امام مذکور زندہ ہے
وہ احق ہے ساتہہ خلافت کے اوس کے ہوتے ہوئے دوسرے کو شریک کرنا جائز نہین ہان
اگر یہ ڈر ہو کہ اس کے مرنے پر انتشار امر ہوگا تو اوس سے اجازت لین اگر اذن دے جیسا والا فلا

فصل

عہد کرنا خلیفہ کو دو شخص یا تین شخص کے لیے جائز ہے مثلا یون کہے کہ میرے بعد فلان اوسکے
بعد فلان اوس کے بعد فلان خلیفہ ہو تو یہ کرنا درست ہے خلافت موافق اس ترتیب کے قائم

رہیگی ایک کے بعد طرف دوسرے کے منتقل ہوگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیش موتہ
مین زید بن حارثہ کو امیر لشکر کیا تہا پہر فرمایا اگر یہ مارا جاوے تو جعفر بن ابی طالب امیر ہون اگر
وہ بھی مارے جاوین تو عبد اللہ بن رواحہ سپہ سالار ہون اگر وہ بھی مارے جاوین تو جسکو مسلمان
پسند کرین اوس کو اپنے اوپر امیر کرلیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ہر ایک ان تینون مین سے بعد
ایک دوسرے کے شہید ہوا مسلمانون نے خالد بن الولید کو اپنا سردار بنایا پس جب کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کام امارت مین کیا ہے تو خلافت مین بہی جائز ہوگا اگر کوئی کہے کہ
یہ تو عقد ولایت ہوا صفت و شرط پر حالانکہ عقد ولایات شروط و صفات پر موقوف نہین ہے
تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ مصالح عامہ مین انکا حکم احکام عقود خاصہ کو بہی شامل ہی دوسری دلیل
مین اسی طرح ہر کسی ایک نے بہی علمای عصر سے اوسپر انکار نہ کیا سلیمان بن عبد الملک نے
عمر بن عبد العزیز کو ولیعہد کیا تہا ان کے بعد یزید بن عبد الملک کو امام ٹہیرایا تہا اگر یہ فعل سلیمان
حجت نہین ہے تو یہی اقرار علمای تابعین کا جو معاصر سلیمان تہے حق گوئی مین کسی کی ملامت
کا ڈر نہ رکہتے تہے وہ تو ضرور ہی حجت ہے رشید نے تین آدمیون کو علی الترتیب ولیعہد کیا امین
موتمن مامون اس ترتیب کو بعد مشورۂ علما و فضلاء عصر قائم رکہا سو جب خلیفہ تین شخصون مین
خلافت کو مرتب کرکے چہوڑے اور وہ مرجاوے یہ تینون زندہ ہون تو اوسی ترتیب مقررہ کے
موافق ایک کو بعد دوسرے کے خلیفہ کرنا چاہیے ہان اگر پہلا سامنے خلیفہ کے مرجاوے تو خلافت
بعد خلیفہ کے اوس دوسرے کو ملیگی اور جو یہ دونو اوس کے روبرو مرجاوین تو پہر اوس تیسرے کو
خلیفہ کیا جاویگا اس لیے کہ وہ ان تینون کو اسی ترتیب سے ولیعہد کر گیا تہا ہان اگر خلیفہ مرگیا اور
یہ تینون زندہ موجود ہین تو پہلا شخص خلیفہ ہوگا یہ اگر چاہے کہ مین ان دونو کے سوا کسی غیر کو اپنا
ولیعہد کرون تو بعض علما نے کہا یہ جائز نہین ہے مگر اوس وقت کہ وہ دونو خود ہی اسکو ترک
کرین طوعًا لا کرہًا سفاح نے منصور کو ولیعہد کیا تہا منصور کے بعد عیسی بن موسی کو خلیفہ ٹہیرایا تہا
منصور نے چاہا کہ بیٹے مہدی خلیفہ ہو پہر عیسے تو اوس وقت عیسی سے معافی چاہی کہ تم اپنا حق عہد

عفو کرو اوس وقت فقہاء و علماء بکثرت موجود تھے کسی نے اس بات کو پسند نہ کیا کہ ولیعہد
بیٹے کی زبردستی موقوف رکھی جاوے یہانتک کہ اون سے ترک عہد کا سوال کیا گیا اونکی خوشی
پر اس تبدیل کو موقوف رکھا گیا مگر امام شافعی و جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ جس ولیعہد کو خلافت
ملی ہے اوس کو اختیار ہے جس کو چاہے اپنا ولیعہد کرے جس کو چاہے ولیعہدی سے اوتار دے
گو یہ ولیعہد سے ترتیب مین بعد اس کے کیون نہو کیونکہ یہ ترتیب اوسپر موقوف تھے جو انمین سے
بعد موت مخلف کے مستحق خلافت تھا سو جب حسب ترتیب ایک خلیفہ ہوگیا تو اب اوس کو اختیار ہے
جس کو چاہے ولیعہد کرے اسلیے کہ اسکا حق اقوی اسکا عہد اعنی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جو تین شخصون کو امیر لشکر بعد یکدیگر مقرر فرمایا تھا وہ اور بات تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم زندہ تھے اور یہ لوٹ پھیر بعد انتقال خلیفہ کے اور بات ہے و لا تقدح حکم العہد بین
تین مین سے جس کو خلافت ملی پہر وہ مرگیا تو اہل اختیار کو یہ اختیار نہین ہے کہ اوس دوسرے
کو چھوڑ کر کسی غیر کو خلیفہ کرین اسی طرح دوسرے کے بعد تیسرا خلیفہ ہوگا نہ اور کوئی

فصل

جب خلافت کسی ایک شخص کے لیے مقرر ہوگئی اور وہ اوسکا مقلد ہوگیا خواہ بطریق ولیعہدی کے
یا باختیار اہل اختیار کے تو اب ساری امت کو لازم ہے کہ یہ جانا خلافت کا اوس تک معلوم
کرلین یہ ضرور نہین ہے کہ ہر شخص اوسکا نام نشان بعینہ دریافت کرے مگر اہل اختیار جن کی بیعت
کرنے سے عقد خلافت ہوتا ہے حجت قائم ہوجاتی ہے بعض نے کہا نہین بلکہ سارے آدمیونکو
واجب ہے کہ امام کو بعینہ و باسمہ پہچانین جمہور اسپر ہین کہ معرفت امام کی کافہ انام کو لازم ہے مگر
اجمالاً نہ باین تفصیل مگر بوقت نزول نوازل کے کیونکہ اگر بعینہ و باسمہ معرفت اوس کی سب پر واجب
ہوگی تو سب کو ہجرت کرنا طرف اوس کے لازم آویگا تخلف اباعد کا جائز نہوگا فائدہ اور یہ جو
مین نے کہا امام کو دس کام کرنا چاہیین ایک حفظ دین کا مطابق اصول مستقرہ و موافق اجماع
سلف امت کے پہر اگر کوئی مبتدع طاغی یا متروز ناغی صاحب شبہات ظاہر ہو تو اوسپر

ایضاح حجت تبیین صواب کرے جو حقوق و حدود واوس کو لازم ہین اونپر اوس سے مواخذہ
فرماوے تاکہ دین خلل سے امت زلل سے محروس و ممنوع رہے دوسرے تنفیذ احکام بیچ
درمیان دو متشاجرون کے قطع خصام سے بیچ مین دو متنازع کے تاکہ نصفت عام رہے ظالم
تعدی نکرے مظلوم ضعیف نہو تیسرے حمایت ہے بیضۂ اسلام کی ذب کرنا ہے حریم مردم سے
تاکہ لوگ معایش مین تصرف کرین سفر مین پھرین ان کے نفس و مال مین امن رہے چوتھے
اقامت ہے حدود کی تاکہ محارم الہی انتہاک سے محفوظ حقوق عباد اتلاف و استہلاک
سے مامون رہین پنجم مضبوط کرنا ہے سرحدات کا مدد مانعہ و قوت دافعہ سے تاکہ اعدا نپاوین
خون انتہاک محرم سفک دما مسلم یا معاہد نکرین ششم جہاد کرنا ہے ساتھ معاندین اسلام کے
بعد از دعوت تاکہ وہ اسلام لاوین یا دائرۂ ذمہ مین داخل ہون اللہ ہی کا دین سب دینون پہ
غالب رہے ساتوین تحصیل کرنا فئی و صدقات کا ہے موافق اوس کے جس کو شرع استقلالی
نے نصاً یا اجتہاداً واجب کیا ہے ؛ ولن حضرت یوسف کے آٹھوین اندازہ کرنا عطایا اور
ارزاق وغیرہ کا ہے جس کے لوگ مستحق ہین بیت المال سے بدون سرف و تقصیر کے اور دینا اوسکا
اہل استحقاق کو ؛ بدون کسی تقدیم و تاخیر کے نوین استکفا ہے کفاۃ کا تقلید ہے نصحاء کی یعنی
جن کو کوئی خدمت سپرد کی ہے کوئی عہدہ دیا ہے وہ لوگ امین ناصح خیرخواہ ہون تاکہ اعمال
بکفایت مضبوط رہین اموال بسبب امانت محفوظ ہون دسوین یہ کہ اپنی ذات سے مشاہدت
امور و تصفح احوال نزدیک و دور کرے تاکہ بحسن سیاست امت قائم بحراست ملت بجا ہو
نکرے کہ کام سیاست کا دوسرون کو سونپ کر آپ لذت دنیا یا عبادت حقیقی مین مشغول ہو
بیٹھ رہے دن بھر تسبیح ہلاوے ساری رات تصنیف تالیف مین رہے معاملات رعایا برایا سے
کام نرکھے دوسرون کے بھروسے پر سارا کاروبار چھوڑ دے کیونکہ کبھی امین آدمی بھی خیانت
کرنے لگتا ہے اچھا کھوٹا بن کر بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہے یا داؤد انا
جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الہوی فیضلک عن

سبیل اللہ یعنی ہم نے تجھکو زمین مین خلیفہ کیا ہے اب تم لوگون مین انصاف کا حکم کیا کرو
ہوا ئے نفس کی پیروی نکرو یہ پیروی تم کو راہ خدا سے گمراہ کر دیگی اس آیت مین تمسک
تفویض امر بہ شکیا بلکہ مباشرت امور پر رہنمائی فرمائی اتباع ہوا مین کوئی حد شرع نکیا
بلکہ اوس کو موصوف بضلال فرمایا پس اس حکم کو کوئی مختص بمنصب نبوت وحکم دین نہ سمجھے
بلکہ یہ کام حقوق سیاست ست ہے ہر راعی ستر عی والی امر امین داخل ہے حدیث مین آیا ہے
کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

فصل

جب امام نے قیام سا تہہ ان حقوق امت کے کیا تو یہ ادا کرنیوالا حق خدا کا نفع ونقصانات
مین شیر ا اب اس کے حق رعیت پر دو ہین ایک اطاعت دوسری نصرت جب تک کہ حال
اسکا متغیر نہو جس کے سبب منصب امامت سے خارج سمجھا جا وی ایک جرح عدالت مین
دوسرے نقصان بدن مین عدالت مین جرح فسق سے ہوتی ہے فسق دو طرح پر ہے ایک
اتباع شہوت دوسرے تعلق شبہت اول امر کا علاقہ افعال جوارح سے ہے کہ محظورات
کا ارتکاب کرے منکرات پر اقدام کرے شہوت کو حاکم بنا دی ہوا ئے نفس کا منقاد ہو سو
ایسا فسق مانع ہے انعقاد امامت استدامت خلافت سے جب امام پر یہ حالت طاری ہوگئی
تو اب وہ لیاقت امامت سے خارج ہوگیا اگر طرف عدالت کے عود بھی کریگا تو عود اوسکا طرف
امامت کے نہوگا مگر بعقد جدید بعض متکلمین نے کہا ہے نہین بلکہ بعد از عود لسوی عدالت عامہ
طرف امامت کے ہو سکتا ہے حاجت استیناف عقد تجدید بیعت کی نہین ہے اس لیے کہ
اوس کی ولایت عام ہے استیناف بیعت مین لغت کی شقت لگے پڑیگی دوسرے فسق کا تعلق
اعتقاد سے ہے کہ کوئی شبہہ لگا اسنے اوس کی تاویل برخلاف حق کے کی اہبن فقہا رکا اختلاف
ہے ایک فریق نے کہا یہ فسق مانع انعقاد امامت ہے ایسے فسق سے وہ امام نہین رہ سکتا اوسنے
تاویل کر کی باطل کو حق ٹہیرا دیا ہے مگر علمای بصرہ کہتے ہین کہ یہ غیر مانع ہے جس طرح یہ فسق ولایت قضا

جواز شہادت سے نہیں روکتا اسی طرح انعقاد امامت سے بھی مانع نہیں ہو سکتا ہے انتہی
میرے نزدیک یہ بات ہے کہ جو تاویل حد کفر و ضلالت صریحہ تک نہیں پہونچی ہے وہ تو مانع
نہیں ہے مگر جو تاویل ایسی ہے جسمین انکار قطعیات احسان بدعات سیئات کا لازم آتا ہے
وہ بے شبہہ مانع ہو سکتی ہے اس لیے کہ نصب امام کا واسطے رفع بدع احیای سنن اصلاح
دین وامت کے ہے جب خود امام صاحب ہی سرغنہ اہل ابتداع ٹھیرے تو پھر اصلاح امت
احیای سنت کا خدا حافظ ہے ہرگز کوئی رافضی خارجی جہمی معتزلی اہل رای صاحب تقلید وغیرہ
لیاقت امامت کی نہیں رکھتا ہے یہ اور بات ہے کہ کوئی شخص انمین سے بزور تلوار یا تقدیر
جبار قہار کسی جگہ کا والی کار بن بیٹھے کہ یہ بات ہماری اس بحث سے خارج ہے یون تو بہتیرے
ملکون کے کافر حاکم ہو چکے ہین جیسے پارسی کہ ان کی حکومت ساری دنیا مین ہو گئی تھی ہیر ہزار ہا
برس تک رہی یا جس طرح اب دہریہ اکثر روے زمین کے والی ہو گئے ہین گفتگو اوسمین ہے جو
اپ کو مسلمان کہتے ہین انمین امام کا بدعقیدہ مشرک پیر پرست گور پرست بدعت دوست
سنت دشمن ہونا نچاہیے کیونکہ ایسے شخص کی نہ امامت درست ہے نہ استدامت صحیح عزل
امام کا نوع اول فسق سے مذہب شافعیہ کا ہی حنفیہ واہل حدیث کے نزدیک فسق عملی سے عزل
ہو سکتا ہے نہ ظلم سے نہ امامت فاسق سے مسلوب ہو سکتی ہے یہی بات موافق قواعد شرع شریف
کے ہے **فائدہ** امام کے بدن مین جو نقصان آجاوے وہ تین طرح پر ہے ایک نقصان
حواس دوسرے نقصان اعضا تیسرے نقصان تصرف نقصان حواس تین قسم ہے ایک ایسا
نقصان ہے جو مانع امامت ہے دوسرا وہ جو مانع امامت نہین تیسرا مختلف فیہ جو قسم مانع ہے وہ
دو طرح پر ہے ایک زوال عقل دوسرے ذہاب بصر پھر زوال عقل بہی دو قسم ہے ایک وہ جو عارض
مرجو الزوال ہے جیسے بیہوشی یہ مانع انعقاد امامت نہین ہے ایک مرض قلیل ہے اس مرض کی وجہ
سے بہی خارج انا امامت نہین ہو سکتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی غما ہوا تہا دوسرے
وہ جس کے زوال کی امید نہو لازم حال رہی جیسے جنون ذہول یہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ مدام

رہے افاقہ ہو یہ مانع ہے عقد و استدامت امامت سے یہ مرض جب طاری ہوگا تو بعد تحقق اس
مرض کے امامت باطل ہو جاویگی دوسرے یہ کہ کبھی افاقہ بھی ہو جاوے سو اگر زمانۂ جنون
زمانۂ افاقہ سے زیادہ ہے تو بمنزلہ دوام کے ہوگا مانع استدامت شیر ہوگا حدوث اس مرض سے
خارج از امامت ہو جاویگا اور اگر زمانۂ افاقہ زمانۂ خبل سے اکثر ہے تو بھی مانع ہے بعض نے کہا
ابتدا مانع عقد ہے مگر استدامۃً مانع نہیں ہے زائل ہونا امام کا سو فوات بصر مانع ہے
عقد و استدامت دونو سے جب یہ مرض طاری ہوا امامت جاتی رہیگی ہان شب کوری مانع نہیں
ہے نہ عقد کو نہ استدامت کو اسلیے کہ اس بیماری کے دور ہونے کی امید ہے اسی طرح
ضعف بصر مانع نہیں ہے اگر قدرے بھی دیکھ سکتا ہے رہی وہ قسم جو غیر مانع ہے اوسکی دو
قسمین ہین ایک یہ کہ ناک مین کسی طرح بو معلوم نہو یا زبان مین کسی طرح کا مزہ نہ معلوم ہووے یہ دونو اسلیے
مانع نہیں کہ انکو رائے و عمل مین کچھ اثر نہیں ہے تیسری قسم جو مختلف فیہ ہے وہ دو طرح پر ہے
ایک بہرا گونگا ہونا یہ نقصان ابتداءً عقد امامت سے مانع ہے کیونکہ اکثر تدبیر عقل مین دخل ہے
بعض نے کہا اس نقصان سے امامت نہیں جاتی اشارے سے کام ہو سکتا ہے کسی نے یون کہا
اگر لکھ سکتا ہے تو خارج نہوگا اگر نہیں لکھ سکتا ہے تو خارج ہوگا کیونکہ کتابت و اشارت دونو
مفہوم ہین لیکن مذہب اصح وہی پہلا قول ہے رہا تتمۂ زبان ثقل سمع سو اگر آواز بلند کو سن سکتا ہے
تو امامت سے خارج نہوگا ہان ابتداءً ایسے شخص سے عقد امامت نہ کرنا چاہیے بعض نے کہا
عقدۂ لسان مانع امامت نہیں ہے اس لیے کہ موسیٰ علیہ السلام کے لیے یہ لکنت زبان مانع نبوت
نہیں ہوئی تو امامت سے بالاولی مانع نہیں ہوگی۔

فصل

فقد اعضا چار قسم ہے ایک وہ جو صحت امامت سے عقد و استدامت مین مانع نہیں ہے جبکہ اثر
اوسکا رائے و عمل مین نہو صورت نہ بگڑے اور اٹھنے بیٹھنے مین حرج نہو جیسے کسی کا ذکر و انثیین قطع
ہو کیونکہ یہ مانع عقد و استدامت نہیں ہے ان دونو کا فقد اگر مؤثر ہے تو تناسل مین

ستبہ نہ رای مین اللہ تعالی نے یحیی بن زکریا علیہما السلام پر ثنا کی ہر انکو سید حصور کہا ہے حصور کے دو معنی ہین ایک یہ کہ عنین یعنی نامرد ہو عورت سے صحبت نہ کر سکے قالہ ابن عباس دوسرے یہ کہ عورت سے بچے قالہ سعید بن المسیب سو جب اس حالت نے ان کو نبوت سے نہ روکا تو امامت سے بالاولی مانع نہین ہے اسی طرح قطع الاذنین ہونا امام کا مانع نہین اسلیے کہ قطع اذنین کو کچھ تاثیر رای وعمل مین نہین ہے گوش بریدہ ہونا ایک شین خفی ہے اس عیب کو چھپا سکتا ہے تو دوسری قسم وہ ہے جو مانع عقد و استدامت امامت ہو عمل سے باز رکہے جیسے دونو ہاتھ نہون یا دونون پاؤن اس لیے کہ اس حالت مین وہ حقوق امت سے جن کا تعلق عمل و نہضت سے ہی عاجز ہوگا تیسری قسم مانع عقد امامت وہ ہے کہ بعض عمل بعض نہوض سے عاجز ہو جسطرح ایک ہاتھ یا ایک پاؤن کا آدمی ہو کسی نے کہا اس سے خارج از امامت ہو جاویگا ابتداءً و استدامۃً ایسے کو امام کرنا نہ چاہیے بعض نے کہا ابتداءً امام نہوگا مگر استدامت باقی رہے گی کیونکہ معتبر عقد مین کمال سلامت اعضا ہے اب خروج مین کمال نقصان ہوگا چوتہی قسم وہ ہے جو استدامت سے منع نہین کرتی مگر ابتدای انعقاد سے روکتی ہے جس طرح کوئی ایسی بات ہو جس مین عیب و قباحت ہے مگر عمل و نہضت مین اوسکو اثر نہین مثل نکٹے ہونے یا ایک آنکہ کے کانے ہونے کے سو بعد عقد کے اس قبح کی وجہ سے خارج نہوگا ہان شروع مین ایسے کو امام نہ بناوے بعض نے کہا نہین بلکہ امام بنانا ایسے کا جائز ہے اس لیے کہ اس نقصان کو حقوق مین کچھ دخل نہین ہے

فصل

نقص تصرف دو طرح پر ہوتا ہے ایک حجر دوسرے قہر حجر یہ ہے کہ اعوان امام مستولی ہو جاویں خود تنفیذ امور کرنے لگین بدون تظاہر معصیت مجاہرت مشاقت کے سو یہ حجر نہ کچھ مانع از امامت ہی نہ قادح در صحت ولایت ہان اتنی بات ہو کہ اوس مستولی کے افعال مین نظر کیجاوے گی اگر احکام دین جاری ہین کام موافق عدل ہوتے ہین تو قائم رکہنا اوسکا اور اوس کے تنفیذ امور کا

امضا اوس کے احکام کا درست ہے اس لیے کہ فساد عقود مین اندیشہ توقف احکام شرعیہ کا ہے
اور جو حکم اوسکا افعال اوس کے حکم دینی مقتضای عدل سے باہر ہین تو پہر مقرر رکہنا اوسکا کسی
طرح جائز نہین ایسے شخص سے جو اوسکا ہاتہ پکڑے اوس کے تغلب کو زائل کرے ۔ ولیکن
وجوب اوس کی موقوف کردین قہر پر ہے کہ امام ہاتہ مین دشمن کے گرفتار ہو جاوے رہائی پر
قدرت نہیر تو یہ مانع ہے عقد امامت سے اس لیے کہ وہ عاجز ہے نظر کرنے سے امور مسلمین تین
خواہ وہ دشمن کافر ہو یا مسلمان باغی ہو اب امت کو گنجایش دیگئی ہے کہ اوس کے سوا کسی دوسرے
صاحب قدرت کو پسند کرلی اور جو بعد عقد کے قید ہو گیا ہے تو پہر ساری امت پر چہوڑانا اوسکا
واجب ہے اس لیے کہ امامت مین نصرت امام داخل ہے اور وہ ہنوز امام ہے لڑائی سے یا فدیہ
دینے سے امید رہائی رکہتا ہے اگر ناامیدی ہو جاوے خواہ قید اہل شرک مین ہو یا گرفتاری
مسلمان باغی مین تو پہر وہ امامت سے خارج ہو جاویگا اہل اختیار رستے سر سے دوسرے شخص کو
امام بنا سکتے ہین اگر امام نے اس حالت قید مین جبکہ وہ ناامید ہو گیا تہا کسیکو ولیعہد کر دیا ہے تو
یہ عہد صحیح نہین ہے اس لیے کہ وہ امامت سے باہر ہو چکا تہا اور جو پہلی ناامیدی سے جبکہ رجاء
خلاص باقی تہی یہ عہد کیا ہو تو یہ عہد صحیح ہوگا بسبب بقای امامت کے اب یہ ولیعہد امام ہو جاویگا
پہر اگر امام نے رہائی پائی تو عود بامامت نہین کر سکتا ہے اس لیے کہ یہ رہائی بعد از ناامیدی ہوئی
ہے بلکہ وہی ولیعہد اوسکا بجاے اوسکے قائم رہے گا اور جو یہ رہائی قبل ایاس ہوئی ہے تو
امامت اوس کی بدستور باقی ہے ولیعہد کی ولیعہدی بہی ثابت رہے گی گو امام نہو ہان اگر کسی
مسلمان باغی نے اسکو قید کیا ہو مگر امید خلاص کی بہی ہے تو امامت اوسکی برقرار ہے عہد اوسکا
ثابت ولیعہدی کے ثابت نہین اور جو امید خلاص کی نہین ہے تو دو حال ہین یا باغیون نے
کسیکو اپنا امام بنا لیا ہے یا نہین بنایا اگر بنایا ہے امام ہین جن کو قید کیے ہین تو امام ماسوا ہنوز امام
ہے اس لیے کہ بیعت اوس کی انکو لازم ہے طاعت اوسکی انپر واجب ہے تو اوسکے ہمراہ وہ ایسا ہے
جیسے ہمراہ اہل عدل کے ہو وقت حجر کے اب اہل اختیار کسیکو نائب ٹہیرالین اگر امام نے

خلع کیا یا مرگیا تو یہ نائب امام نہوگا اسلیے کہ وہ نائب امام موجود کا تہا جب وہ موجود ہی نرہا تو یہ
یہ نیابت کسکی اور جو باغیون نے کوئی امام بنالیا ہے اوس سے بیعت کرلی ہے اوس کی طاعت
مین داخل ہوگئے ہین اوسکے منقاد بن گئے ہین تو یہ امام ماسور بسبب یاس از خلاص خارج
از امامت ہوجاویگا اس لیے کہ اونہون نے جماعت سے علیحدہ ہوکر الگ ایک گروہ بنا مقرر کیا ہے
اسکی اطاعت سے باہر ہوگئے ہین نہ اہل عدل کو اونپر نصرت ملتی ہے نہ امام ماسور کو کچہ قدرت
حاصل ہوتی ہے اب اہل اختیار کو چاہیے کہ جسکو پسند کرین اوس سے عقد امامت باندہین یہ
امام ماسور اگر رہا ہوکر آویگا تو بہی عود بامامت نہوگا اسلیے کہ وہ پہلے ہی امامت سے باہر ہوچکا تہا

فائدہ جب کوئی شخص امام ہوگیا تو اوسکو چار قسم کے خلفا کی حاجت ہے ایک وہ جن کی
ولایت عامہ ہو سارے اعمال مین جیسے وزرا یہ لوگ بلا تخصیص کسی عمل کے سب امور مین
نیابۃً نظر کرسکتے ہین دوسرے وہ جن کی ولایت عامہ ہے مگر اعمال خاصہ مین جیسے امراے
اقالیم و بلدان کہ جو کام انکے سپرد کیا گیا ہے اوسمین نظر عام کرسکتے ہین امور غیر متعلقہ مین دخل
نہین دیسکتے جیسے جتنا ان محکہ جات و نظامی صوبجات وغیرہم تیسرے وہ جن کی ولایت خاصہ
ہے اعمال عامہ مین جیسے قاضی القضاۃ نقیب جیوش حامی ثغور مستوفی خراج جابی صدقات
انمین سے ہر ایک کی نظر جملہ اعمال مین مقصور علی الخصوص ہے چوتہے وہ جن کی ولایت خاصہ
اعمال خاصہ مین ہے جیسے قاضی شہر یا اقلیم یا مستوفی جراحت یا جابی صدقات یا حامی ثغر یا
نقیب جند انمین ہر ایک خاص النظر مخصوص العمل ہے ان سب ولاۃ کے لیے شروط ہین جنسے انکی
ولایت صحیح ہوتی ہے انکو بوجہ اوس ولایت کے نظر و نگرانی امور کرنا پہونچتا ہے ۔

فصل

وزارت دو طرح پر ہے ایک تفویض دوسرے تنفیذ تفویض یہ ہے کہ امام تدبیر امور کو سپرد وزیر
کردے وہ اپنی راے و اجتہاد سے امضاء احکام و انتظام کرے اس طرح کی وزارت شرعًا
درست ہے کوئی اوس سے مانع نہین اللہ تعالیٰ نے زبان موسیٰ علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے

ولیجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری لیس جب کہ
اس طرح کی وزارت منصب نبوت مین جائز ٹھیری تو تدبیر امامت مین بالاولی جائز ہوگی
اس سکے تدبیر امت جو حوالہ امام ہے امام تنہا اوسکو بدون کسی وزیر نائب مشارک فی التدبیر
کے سرانجام نہین دیسکتا ہے بلکہ جب تفرد امام سے تنفیذ امور ہو باستظہار وزیر ہوگی اصح واقوی
ہے زلل سے دور خلل سے مانع تر تدبیر کی وزیر مین بھی وہی شروط معتبر ہین جو امامت مین معتبر
ہین سوا نسب کے اس لیے کہ وزیر ممضی آرا و منفذ اجتہاد ہوتا ہے تو اوسکا صفت مجتہدین پر
ہونا ضرور ہے مگر ایک شرط اوسمین شروط امامت سے زیادہ درکار ہے وہ یہ کہ جو کام حرب و خراج
کا اوسکو سپرد کیا گیا ہے اوس سے خبردار اوس کی پہچان مین واقف کار اہل کفایت سے ہو کیونکہ
کبھی تو وہ خود اپنی ذات سے اس کام کو کریگا کبھی اپنا نائب مقرر کرکے اوس سے یہ کام لیویگا پھر
جب تک خود کارگزار نہوگا تو یہ کام کس طرح چل سکتا ہے دوسرے کارگزار سے اس کام کو کیونکر
لے سکتا ہے ماوردی نے کہا وعلی ھذا الشرط مدار الوزارۃ وبہ ینتظم السیاسۃ گو
شرط شروط دینیہ محضہ سے نہو مگر شروط سیاست سے تو ہے جو مانع شروط دین ہین ضرور ہے کیونکہ
مصالح امت استقامت ملت کا تعلق اسی شرط سے ہے اب ایسے وزیر کو تحریر فرمان تقرری
نرے زبان سے کہدینے پر رکھے تو وزارت منعقد نہوگی ہان زبان وکتابت دونو کا جمع کرنا اولی
زیادہ بہتر ہے **قائم** وزیر کو چاہیے کہ احکامات امام کو مطالعہ کرے اوس کی تدبیر تنفیذ ولایات
تقلید خدمات پر نظر رکھے یہ کہ کرے کہ آپ بجاے امام مستبد بالامور بن جاوے امام کو چاہیے کہ
کارروائی وزیر کو دیکھتا سنتا رہے جو ٹھیک ہو اوسکو برقرار رکھے جو نادرست ہو اوسکا استدراک کرے
کیونکہ تدبیر امت کی طرف امام کے موکول اجتہاد امام پر محمول ہے نہ طرف وزیر کے وزیر کو چاہیے
کہ حکم امام کا اپنی ذات پر بھی جاری کرے گو متعلق حکام ہو اپنی جان سے جدا کرے دوسرے دن کو
اس کام پر بیٹھے اس لیے کہ شروط حرب و ضرب وزیر مین معتبر ہین جو امر امام سے صحیح ہے وہ اس
وزیر سے بھی صحیح ہے سوا تین امور کے ایک ولیعہد کرنا کہ یہ خاص کام امام کا ہے نہ وزیر کا دوسرے

امام امت سے استعفاء امامت طلب کر سکتا ہے وزیر نہین کر سکتا تیسرے امام کو پہونچتا ہے
کہ جس کو وزیر نے نوکر رکہا ہے یا کسی کام پر مقرر کیا ہے اوسکو معزول برطرف کر دے وزیر کو نہین
پہونچتا کہ امام کے نوکر رکہے ہوے کو برطرف کر دے ان تین کامون کی سوا حکم تفویض کا مقتضی ہی جواز فعل
وصحت نفوذ امر وزیر کو وزیر نے اگر کوئی حکم دیا ہے یا مال خرچ کیا ہے پس اگر وہ موافق شرع ہے
تو امام کو نقض اوسکا اپنے اجتہاد سے جائز نہین ہے نہ اوس مال کو پہیرے نہ اوس قرار کو توڑے
ہان جس جگہہ وزیر نے نری راے سے کچہ خرچ کر دیا ہے یا کسی لشکر کا سامان بنایا ہے یا کسی طرف
فوج کو روانہ کیا ہے تو امام اوس کو بدل سکتا ہے جس طرف مناسب سمجہے لشکر روانہ کرے جہان اچہا
سمجہے وہان اوس مال کو اوٹہا دے اگر کسی کام پر امام نے کسی کو وزیر نے کسی کو مقرر کیا ہے تو جسکو
امام نے پہلے وزیر سے مقرر کر دیا ہے وہی مقرر رہیگا وزیر کا مقرر کیا ہوا مستقل نہین ہو سکتا ہے اور
اگر وزیر کا مقرر کیا ہوا اسبق ہے اور امام کو مقدم ہونا اوسکا معلوم ہو گیا ہے تو پہلا معزول دوسرا
منصوب رہیگا اور جو قبل امام سے پہلے وزیر نے کسی کو مقرر کر دیا ہے تو تقرر اوسکا جائز ہے اسلیے
کہ تقلید ثانی بصورت نہ معلوم ہونے تقلید اول کے موجب عزل نہو گی ہان اگر اوسکا مقرر ہونا
معلوم ہو چکا ہے تو موجب عزل ہو گا۔

فصل

وزارت تنفیذ کا حکم سخت ہے کو شروط کمتر ہین امام کی راے وتدبیر پر نظر مقصود ہو گی یہ وزیر
ایک واسطہ ہے درمیان امام ورعیت کے باقی ولاۃ امتثال امر وتنفیذ حکم وامضای امر کرتے
ہین مہمات وملمات کو وزیر پر عرض کرتے ہین جو حکم نافذ ہوتا ہے اوسکو بجالاتے ہین سو ایسا
وزیر معین امام ہوتا ہے تنفیذ امور مین والی نہین ہوتا اگر شریک راے امام ہے تو وزیر کہلاویگا
ورنہ دسکو واسطہ وسفیر کہین گے اس وزارت مین حاجت تقلید کی نہین ہے مجرد اذن مطلق کا
کافی ہے وزیر مین سات وصف چاہییں ایک امانت تاکہ امر موتمن مین خیانت نہ کرے تاکہ نصاح
مین غش نکرے دوسرے صدق لہجہ تاکہ اوس کی خبر دہی پر وثوق اوسکے قول پر عمل ہو سکے

تیسرے قلت طمع تاکہ رشوت نہ لے خدیعت نہ کرے تسایل وتساہل نہو چوتھے یہ کہ اوس سے اور
لوگون سے کسی طرح کی دشمنی وبغض نہو اس لیے کہ عداوت مانع تناصف وتعاطف ہوتی ہے
پانچوین یہ کہ مرد ہو عورت نہو اس لیے کہ اسکا کام یہ ہے کہ ہر بات کو خلیفہ تک پونہچاوے نفع
نقصان کا شاہد ہو سو یہ بات بے مرد کے نہین ہو سکتی چھٹے یہ کہ صاحب ذکا وفطنت ہو اور
مین تدلیس وتمویہ سے بچے کسی کے دہوکے دہڑی مین نہ آوے کیونکہ باوجود اشتباہ کے کوئی
عزم صحیح جزم صریح ہمراہ التباس کے تمام نہین ہوتا ہے ساتوین یہ کہ اہل اہوار سے نہو ہوائی
ایک ایسی چیز ہے کہ حق سے طرف باطل کے لیجاتی ہے خارج آلتاب صارف عن الصواب
ہوتی ہے اسی لیے حدیث مین آیا ہے حُبُّكَ الشيئَ يعمي ويصم محبت کسی چیز کی آدمی کو اندہا
بہرا کردیتی ہے یہ وزیر اگر مشارک امام ہے رای وتدبیر مین تو ایک آٹہوان وصف اور اوسکو
حاصل ہونا چاہیے وہ وصف حیلہ وتجربہ ہے اس لیے کہ تجربے سے عواقب امور دریافت
ہونے مین حیلے سے اصدار پر علم حاصل ہوتا ہے [illegible] اگر مشارک نہین ہے تو
کچہ ضرورت تحصیل اس وصف کی بہی نہین ہے گو بعد مرور زمان وکثرت ممارست کے منتہی ہو صفت
مذکور ہو جاوے **فائدہ** قیام عورت کا بعہدہ وزارت جائز نہین ہے گو اوس کی خبر مقبول ہو
اس لیے کہ معانی ولایات ذوات مستورات سے سرانجام نہین پاسکتے حدیث مین آیا ہے ما افلح
قوم اسندوا امرهم الى امرأة اوس قوم کو فلاح نہوگی جس نے اپنا کام حوالے عورت کے کیا ہے
علاوہ اس کے وزیر مین ثبات عزم طلب رائے کا ہونا چاہیے عورت پر یہ امر دشوار ہے وزیر مجلس
مین بیٹہکر مشورہ لیگا عورت مجلس مین نہین بیٹہ سکتی **فائدہ** وزیر تنفیذ کا اہل ذمہ سے ہونا جائز
ہے بخلاف وزیر تفویض کے ان دونو وزارت مین وجہی فرق دونون کا ہے چار طرح پر ایک یہ کہ
وزیر تفویض کو مباشرت حکم کرنا نظر مظالم مین فرمانا جائز ہے وزیر تنفیذ کو یہ جائز نہین دوسرے
یہ کہ وزیر تفویض باختیار خود والاة مقرر کرسکتا ہے وزیر تنفیذ نہین کرسکتا تیسرے یہ کہ وزیر تفویض
کو رفاہگی لشکر وتدبیر حرب کرنا جائز ہے نہ وزیر تنفیذ کو چوتھے یہ کہ تصرف کرنا وزیر تفویض کا بیت المال

مین درست ہے اوسمین سے جو جس حق کے لیے سکتا ہے بوجب واجب کے تنکل کرسکتا ہے
وزیر تنفیذ نہین کرسکتا ان چارون امر کے سوا کوئی امر مالے وزارت اہل ذمہ سے نہین ہے
چنانچہ اسی لیے اکثر سلاطین نے خدمت دیوانی اہل ذمہ کو دی ہے ہندو ہو یا اور کوئی تیرہ
وزیر تنفیذ اکبر بادشاہ و تہا وزیر تفویض شیخ فیضی تہے گو کہ اہل ذمہ دست درازی کرین تو
اوس وقت اونکو اس استطالت سے روکدیا جاوے اسی بنیاد پر وصف حریت وزارت تفویض
مین شرط ہے۔ وزارت تنفیذ مین اسلام بہی اول قسم پر شرط ہے نہ ثانی مین اسی طرح اول کو علم
احکام شرعیہ کا ہونا چاہیے نہ ثانی کو حرب و خراج کی معرفت بہی اول ہی مین شرط ہے نہ ثانی
مین غرضکہ چار وجوہ فرق کی نظر مین ہوئے جار تعلق مین باقی حقوق و شروط مین دونو وزیر حکم
مین برابر ہین

فصــل

خلیفہ کو مقرر کرنا دو وزیر تنفیذ کا اجتماعاً و انفراداً جائز ہے نہ دو وزیر تفویض کا اجتماعاً اس لیے
کہ ولایت وزیر تفویض عام ہوتی ہے یہ ویسی بات ہے جیسے دو شخص کا امام ہونا درست نہین
اگر دو ہونگے حل و عقد و تعلیق و عزل مین معارضہ ہوگا قال تعالے لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ
لفسدتا ہان اگر ایک کو امر حرب پر دوسرے کو امر خراج پر مقرر کرے ایک کو دوسرے کے کام مین
کچھ بہی نظر و دخل نہو تو یہ جائز ہے ورنہ ایک وزیر تفویض ایک وزیر تنفیذ کافی ہے وزیر تنفیذ
بحال کو بر طرف بر طرف کو بحال نہین کرسکتا ہے وزیر تفویض کرسکتا ہے مگر جسکو خلیفہ نے والی
کیا ہے اوسکو معزول نہین کرسکتا وزیر تنفیذ کو یہ اختیار بہی نہین ہے کہ اپنی طرف سے اپنے عمال
یا عمال خلفاء کے نام توقیعات جاری کرے گویا خلیفہ اسی طرح وزیر تفویض کو یہ سمجہا ہے کہ گویا
اپنا نائب ٹہیرا لے وزیر تنفیذ کو نہیں یہ سمجہا گویا جانشین خلیفہ

فصــل

مقرر کرنا خلیفہ کا کسی شخص کو بطور امیر کے کسی اقلیم یا شہر مین دو طرح پر ہوتا ہے ایک عام

دوسرے خاص جن کی دو قسمین ہین ایک امارت استکفا جو اختیار سے ہوتی ہے دوسرے امارت
استیلا جو اضطرار سے ہوتی ہے سو پہلی قسم کی امارت مشتمل ہوتی ہے عمل محدود و نظر معہود پر
اسکی امارت کی تقلید یون ہے کہ خلیفہ اوسکو کسی شہر یا اقلیم کی امارت سونپ دے وہان کے
سب لوگون پر والی ہو سب کامون مین نظر کرے تدبیر جیوش ترتیب عساکر تقدیر ارزاق مین نظر
ڈالے احکام و تقلید قضاۃ و حکام مین غور کرے جبایت خراج قبض صدقات تقلید عمال تفریق ما حصل
مین ناظر ہو حمایت حریم ذب عن البیضہ مراعات دین حفاظت کرے دین مین تغییر و تبدیل
ہونے دے حقوق خالق و مخلوق کو قائم کرے جمعہ و جماعات مین امامت کرے خود نماز پڑھا دے
دوسرے کو خلیفہ کرے اوس جگہ کے لوگون کو واسطے حج کے روانہ کرے اگر سرحد پر ہمت ہو تو ہم
اوس جگہ کے لوگون سے لڑے جہاد کرے جو مال غنیمت کا ہاتھ آوے اوسمین سے ایک خمس اہل خمس
کو دے اس امارت مین وہی شرطین معتبر ہین جو وزارت تفویض مین معتبر تھے اس لیے کہ ان دونو
مین فقط یہی فرق خصوص امارت عموم وزارت کا ہے شروط معتبرہ سو اونمین درمیان اس
خصوص و عموم کے کوئی فرق و تفاوت نہین ہے جب خلیفہ نے کسی کو امیر مقرر کیا تو وزیر اوسکو
معزول نہین کر سکتا ہے اسی طرح کوئی امیر بطرفی وزیر کی نہین کر سکتا امیر کو پہونچتا ہے کہ اپنے
لیے وزیر تنفیذ مقرر کرے خواہ بامر خلیفہ یا بغیر امر کے مگر وزیر تنفیذ بغیر امر خلیفہ کے مقرر نہین کر سکتا
اس لیے کہ وزیر تنفیذ معین و مددگار ہوتا ہے بخلاف وزیر تفویض کے کہ وہ مستبد و مستقل ہے
امیر کو یہ اختیار نہین ہے کہ تنخواہ فوج کی بلا سبب بڑھا دے مگر بوجہ کسی سبب کے جیسے گرانی غلہ
حدوث حرب ہان نفقہ حرب کا بیت المال سے بدون استیذان خلیفہ کے دیسکتا ہے اس لیے کہ
حقوق سیاست اوس کے سپرد ہین ہان دائمی اضافہ انکا بھی بغیر حکم خلیفہ کے نہین کر سکتا ہے
فائدہ مال خراج مین جو فاضل بچے تنخواہ لشکر سے امیر اوسکو نزدیک خلیفہ کے بھیجدے وہ مال
واسطے مصالح عامہ کے بیت المال مین طیار رہے رہا مال صدقات اوسمین سے جو فاضل ہو عملے
کے خرچ سے بچے اوسکا بھیجنا نزدیک خلیفہ کے ضرور نہین ہے عامل مین جو اقرب اہل صدقات

ہون اونمین صرف کردے اگر مال کے خرچ مین کمی ہو تو خلیفہ سے پورا کرا لے مال صدقات مین
کمی ہو تو خلیفہ سے نہ مانگے کیونکہ ارزاق جیش بقدر کفایت مین حقوق اہل صدقات معتبر ہوجود
ہین امیر کو اگر خلیفہ نے مقرر کیا ہے تو موت خلیفہ سے وہ معزول نہوگا اور جو وزیر نے مقرر کیا ہے
تو موت وزیر سے معزول ہو جاویگا مگر وزیر با استقلال خلیفہ سے معزول ہوجاتا ہے نہ امیر یہ حکم
ایک قسم امارت عامہ کا ہے جس کو امارت استکفا کہتے ہین یہ عہدہ اختیاری ہے

فصل

امارت خاصہ یہ ہے کہ امر امیر کا مقصور ہو تدبیر جیوش سیاست رعیت حمایت بیضہ ذب
عن الحریم پر قضا و احکام و جبایت خراج و صدقات سے کچھ او سکو کام نہو نہ اقامت حدود
سے تعرض مگر یہ کہ تعلق او نکا اوسکے عہدے سے ہو اسی طرح نگرانی اوسکی مظالم مین ضرور نہین ہے
یہ کام قضاۃ کا ہے ہان اپنے علاقے کے لوگون کو حج کے لیے بھیجے رہی امارت اور امامت نماز جمعہ
اور اعیاد وغیرہ کی سو ایک شافعیہ کے تعلق اسکا قضاۃ سے ہے حنفیہ کے نزدیک امیر ہی احق ہے
ساتھ اسکے اس امارت خاصہ مین وہی شروط معتبر ہین جو وزارت تنفیذ مین ہین مگر دو شرطین

زیادہ ہین ایک مسلمان ہونا دوسرے آزاد ہونا

فصل

امارت استیلا جسکا عقد اضطراری ہوتا ہے اوس کی شکل یہ ہے کہ خلیفہ نے کسی بلاد پر اسکو
امیر کیا تھا یا او نپر مستولی ہوجاوے آپ سیاست و تدبیر کرنے لگے خلیفہ اسکے اذن سے وہان
احکام دین جاری رکھے اگرچہ عرف مین وہ امیر مقلد اس خلیفہ کا نہین ہے مگر اسمین ایک طرح کا حفظ
قوانین شرعیہ و حراست احکام دینیہ کا تو ضرور ہے پھر اوسکو جہان تک ہو سکے محتمل مدخول فاسد
معدول شیر اگر ترک کرنا چاہیے یہان سات شرطین ہین جو خلیفہ مولی امیر مستولی کے لیے ضرور
ہین بلکہ وجوب اونکا مستولی پر بھی ضرور ہے ایک یہ کہ منصب امامت کا حفظ رکھے تدبیر امور ملت
کرے اقامت احکام اسلام احیاء سنن امانت میں کرے واجبات شرع محفوظ رہین حقوق متفرع عنہا

فوروں رہین دوسرے اطاعت دینیہ ظاہر ہے تیسرے الفت وتناصر یکہ گروہ اسلام مجتمع ہے
مقابلہ غیر مسلمین مین سب یکدل ہو جاوین چوتھے یہ کہ عقود ولایات دینیہ احکام مقتضا یا جبریہ مین نہ
رہین پانچوین لینا دینا اموال شرعیہ کا موافق شرع کے ہو حق نہ چھوڑے ناحق نہ لیوے چھٹے
یہ کہ استیفا حدود کا وجہی طور پر ہے ساتوین یہ کہ امیر حافظ دین وانزع محارم ہو اگر امیر مستولی
پابند ان شرائط کا ہے تو فبہا ورنہ اوس کی مخالفت کرو دور کرے اور دوسری سند احکام سلطانیہ مین ہر
حکم کے لیے ایک باب مستقل منعقد کیا ہے امیر جہاد کے احکام علیحدہ والی حروب مصالح کے احکام
علیحدہ لکھے ہین ہر باب مین فصول مقرر کیے ہین قتال اہل بغی کی فصل الگ ہے ولایت قضا کا
باب الگ ہے ولایت مظالم کا باب جسکا نام لکھا ہے مظالم کو آجکل کے عرف مین عدالت فوجداری
کہتے ہین ایک باب ولایت نقابت علی ذوی الانساب کا علیحدہ منعقد کیا ہے اس عہدے کی یہ
خدمت ہے کہ جو لوگ ہم نسب کفو یکدیگر ہین اون کی حفاظت کیجاوے اختلاط انساب فاسد سے
شرف ہونے پاوے حدیث اعرفوا انسابکم تصلوا ارحامکم اس کی دلیل ہے اس خدمت
کے متعلق بارہ کام ہین ایک حفظ نسب کہ غیر اوسمین داخل ہونے نسب اوسمین سے باہر نہو
لوگون پر تاکید رہے کہ اپنے نسب کا حفظ رکھین اپنی ہی ذات وقوم کی طرف منسوب ہون دوسرے
تمیز بطون ومعرفت انساب ہے کہ کوئی قبیلہ وقوم اسپر مخفی نرہے دفتر مین حال مذکور لکھا جاوے
تیسرے جو لڑکا لڑکی پیدا ہو یا جو انمین مرے اوسکو پہچانے رہے چوتھے ہر قوم کے جو آداب ہین اونپر
اونکو قائم رکھے تاکہ شرافت نسب کرامت محفوظ رہے حشمت وحرمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین فرق
نہ آنے پاوے پانچوین حقیر پیشون ذلیل مکاسب خسیس مطالب سے روکے چھٹے ارتکاب محارم سے
باز رکھے تاکہ جس دین پر یہ ہین اوسمین فتور نہ آنے پاوے ساتوین منع کرے کہ خاص لوگ عام لوگونپر
اظہار شرف وتسلط نسب نکرین کہ اسی سے باہم بغض پیدا ہوتا ہے آٹھوین اخذ حقوق مین اعانت
یکدیگر کرے نوین مطالبہ حقوق مین جیسے سہم ذوی القربی مال فیی وغنیمت وغیرہ ہے انکا نائب ہو
بموجب تقسیم شرعی انہین دیتا رہے دسوین بیوہ عورتون کنیزون کو منع کرے کہ سوا کفو کے یا جو کفو ہے

بہتر ہو دوسرے سے نکاح نکرین اسمین صیانت انکے انساب شریفہ کے تعظیم انکی حرمت کی
ہے گیارہوین جو ذوی المیات ہین اون سے سواے حدود کے باقی زلات وہفوات مین
بعد حفظ ونصیحت کے درگذر کرے بارہوین اس امر کی رعایت رکھے کہ لوگ اپنے اصول کے
حفاظت اپنے فروع کے تغیر مین قائم رہین یہ شروط تو لقابت خاصہ کے لیے ہین عامہ این انکے
سوا اور پانچ امر ہین جیسے حکم کرنا امر متنازع فیہ مین ولایت ہلاک مین اقامت حدود مین وقت
ارتکاب معاصی کے تنزویج کرنا ایامی کا بیاہ کردینا اون عورتون کا جنکا کوئی والی نہین ہے
یا ہے مگر حاضل ہے روکنا احمق ناتجربہ کار مجنون وغیرہ کا تصرف کرنے سے اموال مین اسکے بعد
ماوردی نے وہ احکام لکھے ہین جنکا تعلق امامت نماز پنجگانہ سے ہے پھر ولایت حج کا ذکر کیا ہے
پھر ولایت صدقات کا صدقے کو زکوۃ کہتے ہین زکوۃ کو صدقہ بولتے ہین نام جدا ہے ایک ہے
سواے زکوۃ کے کوئی چیز مسلمان کے مال مین واجب نہین ہے فائدہ مال مزکی دو طرح پر ہے
ایک ظاہر دوسرا باطن جو ظاہر وہ ہے جو چھپ نسکے جیسے فرع ثمار مواشی باطن وہ ہے جسکو چھپا سکین
جیسے سونا چاندی عروض تجارت مال باطن مین والی کو کچھ تصرف نہین ہے ارباب مال خود ادسکی
زکوۃ نکالین یا بخوشی خود سپرد امام کردین تو امام و والی کو نکر کرنا اوسمین جائز ہے ہان ارباب اموال
ظاہرہ کو حکم دیسکتا ہے کہ وہ زکوۃ اوس کی حاضر کرین اس حکم مین اگر والی عادل ہے تو دو قول ہین
ایک یہ کہ یہ امر محمول ہے ایجاب پر وہ لوگ متفرد باخراج نہین ہوسکتے اور نہ اخراج اوسکا کافی ہوگا
دوسرا قول یہ ہے کہ یہ محمول ہے استحباب پر اظہار طاعت کے لیے اور جو خود ہی نکالین تو یہ کافی ہے
پھر ان دونو قول پر اگر زکوۃ مذکور نہین تو اون سے مقاتلہ کرے جس طرح ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے مانعین زکوۃ سے کیا اس لیے کہ حکم ان مانعین کا جیسے طاعت ولاۃ سے مستثنی ہون کم باغیون کا
ہے مگر ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اگر وہ خود نکالین تو لڑنا ضرور نہین ہے مگر قول اول قوی ہے انجگہ
پر ماوردی نے مسائل نصاب زکوۃ و بقر و غنم لکھے ہین سو یہ مسئلے فتح المغیث نہج مقبول حرف جاوی
روضہ ندیہ مین مفصل طور پر لکھے گئے ہین پھر بیان زکوۃ ثمار نخیل شجر زرع کا لکھا ہے زرع کو دو قسم

بتایا ہے مخلط شیر آز ز وزہ باقلا تو بیا حمص عدس دخن عتبان پیران کے اقسام ذکر کیے ہین ہر ایک کا
نصاب لکھا ہے عس کو ایک قسم گیہون کی سلت کو ایک قسم جو کی اور روس کو ایک قسم دخن کی بتائی ہے
امام مالک نے شیر کو حکم منضلہ مین رکہا ہے بہر حال جب نرخ لیا رہے ہمارے دیاست وتصفیہ سے
فراغت حاصل ہو تب پانچ وسق پر زکوۃ لین اس سے کم ہو تو کچہ نہ لین مگر نزدیک ابو حنیفہ رح
کے قلیل وکثیر دونو پر لیجاویگی شافعی کے نزدیک اگر ذمی نے مالک ارض عشر ہو کر اوسکو مزروع کیا
ہے تو اوسپر کچہ نہین ہے نہ عشر نہ خراج ابو حنیفہ رح کے نزدیک خراج ہے اگر اسلام لائیگا تو بھی ساقط
نہوگا ابو یوسف نے کہا ذمی سے دگنا صدقہ لیوین یعنی بہ نسبت مسلمان کے ہان جب وہ مسلمان
ہو جاوے تو پہر دگنا نلین برابر مسلمان کے لین مگر قول محمد بن حسن وسفیان ثوری کا یہ ہے کہ
اوس سے کسی حال مین دگنا نہ لین مسلمان کی برابر ہی لین **فائدہ** جب کوئی مسلمان زمین خراجی
کاشت کریگا تو شافعی کے نزدیک عشر زرع مع خراج زمین کے اوس سے لیا جاویگا ابو حنیفہ
نے کہا نہین بلکہ فقط خراج لینگے نہ عشر اور جب کسی زمین خراجی کو اجارے مین لیگا اوس کو کاشت
کریگا تو خراج ذمے موجر کے ہے عشر ذمے مستاجر کے ابو حنیفہ نے کہا نہین بلکہ عشر زرع موجر پر ہے
اسی طرح سب پر یہ تینون قول ظاہر ہین **خاتمہ** چاندی سونے کی زکوۃ رہی ہے جو معروف ہے
معادن مین اختلاف ہے ابو حنیفہ کے نزدیک ہر منطبع مین جیسے سونا چاندی تانبا پیتل زکوۃ لینا
واجب ہے جو منطبع نہین ہے جیسے اثمد یا جواہر اوسپر واجب نہین ہے جواہر مسئلہ پر بہی ابو حنیفہ
لینا زکوۃ کا واجب کہتے ہین مگر شافعی کے نزدیک فقط کان زر وسیم پر واجب ہے نہ جواہر پر یہی
قول موافق حدیث کے ہے غرضکہ جب نصاب معدن کامل ہو جاوے تو اوس پر ربع عشر ہے مثل
سونے چاندی کے یا خمس ہے مثل رکاز کے بعض نے کہا اگر زیادہ محنت سے برآمد ہوا ہے تو ربع عشر
ہے ورنہ خمس یعنی اگر محنت کم ہے اس زکوۃ مین باعتبار حولان حول کا نہین ہے یا اپنے وقت پر لیجائے
ہے رکاز مین اختلاف ہے کہ دفینہ جاہلیت ہے یا معدن کچہ ہو اوسمین خمس ہے اگر کسی گہر مین دبا
دفینہ نکلا تو مالک اوسکا وہی شخص ہے جس کے وہ زمین ہے کسی دوسرے کو کوئی حق اوسمین نہین

پہونچا اگر کسی نے سکہ اسلام کا پایا مدفون ہو یا غیر مدفون تو وہ حکم لقطہ مین ہے سال بھر تک
اوس کی تعریف کرے اگر مالک ملے دیدے ورنہ آپ صرف کرے لیکن اگر کبھی مالک آجاویگا تو یہ اوسکے
دینے کا ضامن ہے مسئلہ اگر کوئی آدمی زکوۃ مال چھپادے عامل عادل کو نہ بتاوے تو
عامل وجہ اسکا دریافت کرے اگر اس لیے چھپا دیا ہے کہ خود اوس کو نکالیگا تو لائق تعزیر کے
نہیں ہے اور جو خیانت کے لیے پوشیدہ کر رکھا ہے یا نہ دینے کا ارادہ ہے تو عامل اوسکو تعزیر کرے
زیادہ مقدار زکوۃ سے تاوان نہ لے حدیث مین آیا ہے من حل صدقته فانا آخذها و شطر
ماله من عزمات الله مذہب امام مالک کا یہی ہے اور جو عامل اخذ صدقات مین جائر تقسیم
مین عادل ہے تو کتمان صدقہ جائز نہین جسطرح دفع اوسکا طرف عامل کے جائز تہا اور اگر عامل اخذ
مین عادل قسمت مین جائر ہے تو پہر چھپانا زکوۃ کا اوس سے واجب ہے دینا اوسکو جائز نہین لیکن
اگر اوس نے طوعا یا جبرا لیا یا تو حق اسا نکا سوال سے ادا ہوگا بلکہ نکالنا اوسکا خود اور دینا اہل استحقاق
کو کہ اہل سہمان ہین لازم آویگا مگر امام مالک کے نزدیک کافی ہوگا اعادہ لازم نہ آویگا عامل نے
جب اقرار کیا کہ مینے صدقات اہل صدقات سے وصول پائے ہین تو یہ قول اوسکا وقت اوسکی
ولایت کے مقبول ہے خواہ وہ عامل تفویض تہا یا عامل تنفیذ اگر معزول ہو چکا ہے تو پہر
قبول قول مین دو وجہ ہین مسئلہ مصرف صدقات وہی ہین جنکا ذکر قرآن شریف مین آچکا ہے
یہ آٹھ قسم ہین فقراء مساکین عامل صدقات مؤلفة القلوب رقاب غارمین سبیل الله
ابن السبیل اسکو خدا نے فریضة من الله فرمایا ہے غرضکہ صدقات مواشی و اعشار و زروع و ثمار و
زکوۃ اموال و معادن و خمس رکاز کو انہین آٹھ قسمون مین تقسیم کرے اسلیے کہ یہ سب آمدنی زکوۃ کی ہے
نکرے کہ کسی قسم کو انہین سے محروم رکہے یہ قول ابی حنیفہ رح کا کہ ایک صنف کی طرف بہی صرف اوسکا
جائز ہے باوجودیکہ باقی اصناف بہی موجود ہون ٹہیک نہین اسلیے کہ اللہ تعالی نے قرآن مین سبکا
مساوی رکہا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ان الله لم یرض بقسمة
الاموال بملك مقرب ولا نبی مرسل حتی تولی قسمتها بنفسه ان ارتفع بعض اصناف ثمانیه

مفقود ہوں تو جو موجود ہیں اونہیں میں تقسیم کرے گو ایک ہی قسم کے کیون نہوں فائدہ مسئلہ
کی زکوۃ ہو اوسکو وہیں کے لوگوں پر تقسیم کرے دوسرے ملک میں نہ بھیجے مگر اوس وقت کہ اہل
ہمام بیان نہوں اگر باوجود اسکے دوسرے شہر کو بیجا ہے تو جائز نہیں یہی مذہب ہے ابوحنیفہ رح
کا اصطلاح دینا زکوۃ کا کافر کو درست نہیں اگرچہ ابوحنیفہ نے دفع زکوۃ فطر کو طرف ذمے کے
خاصۃً نہ طرف معاہد کے جائز کہا ہے بنی ہاشم و بنی المطلب کو بھی زکوۃ نہ دیجاویگی یہ قول ابوحنیفہ
کا کہ دینا زکوۃ کا انکو جائز ہے خصوصاً جب سے کہ خمس بھی انکو نہیں ملتا خلاف حدیث صحیح ہے
بلکہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو بھی نہ دے بلکہ غلامان سادات کو بھی لینا زکوۃ کا جائز نہیں اور مالک
نے کہا عبد و مدبر و ام ولد کو بھی نہ دے اوسکو بھی نہ دے جسکا بعض رقیق اور بعض عتیق ہے مرد
بی بی کو نہ دے بی بی میاں کو دیسکتی ہے مگر نزدیک ابوحنیفہ رح کے نہیں دیسکتی جس کسی کا نفقہ
اس شخص پر واجب ہے جیسے باپ بیٹا اوسکو بھی نہ دے انکے سوا باقی اقارب کو دیسکتا ہے بلکہ
صرف اس زکوۃ کا اقارب میں نسبت اجانب کے افضل تر ہے رہا مال فیئ و غنیمت سو حکم اوسکا
علحدہ لکھا گیا ہے اس زمانے میں اس قسم کا مال اب کہاں ہے ہاں جب امام مہدی یا عیسی علیہما السلام
آوینگے تب شاید اس طرح کی آمدنی ہو

فصل

لینا خراج و جزیے کا حق ہے یہ ایسا مال ہے جسکو خدا مشرکین سے لیکر مسلمین کو دلاتا ہے اس راہ
کہ یہ دونو اہل شرک سے بطور ذلت و صغار لیے جاتے ہیں انکا مصرف اہل فیئ ہیں حلول حول کے
بعد لینا انکا واجب ہے یہ اہم مجمع ہیں اور اس راہ سے کہ جزیہ منصوص ہے خراج مجتہد فیہ ہے اقل جزیہ
مقدر بشرع ہے اکثر اوسکا مقدر باجتہاد ہے بخلاف خراج کہ اقل و اکثر اوسکا مقدر باجتہاد
ہوتا ہے اور جزیہ جب تک ہے کہ کفر باقی ہے بعد حدوث اسلام کے ساقط ہو جاتا ہے بخلاف خراج
کے کہ ہمراہ کفر و اسلام دونو کے لیا جاتا ہے ایک دوسرے سے متفرق ہیں و آلی امر پر واجب
ہے کہ جو کوئی اہل کتاب میں سے داخل ذمہ ہونی چاہے اوس سے جزیہ لیوے اونکو دار الاسلام

مین رہنے دے اس بحث مین ابو حنیفہ رح نے کہا عرب سے جزیہ نلیا جاویگا خواہ مرتد ہو یا دہریہ یا
بت پرست تاکہ اپنی ذلت وخواری نہ دیوے عجم کے بت پرستون سے لینا چاہیے اہل کتاب سے مراد
یہود ونصاری ہین انکی کتاب توریت وانجیل ہے مجوس کا حکم انہین کا ساہے جزیہ وغیرہ مین
اسی طرح صابئین وسامرہ اگر یہہ عقیدہ یہود ونصاری ہون گو فروع مین باہم اختلاف رکہتے ہون
تو اون سے بھی لیا جاویگا جزیہ کے لینے مین یہود خیبر وغیرہ سب برابر ہین باجماع فقہا جزیہ رجال
احرار عقلاء پر واجب ہے نہ عورت و بچے و دیوانہ وغلام پر اس لیے کہ یہ سب اتباع ہو ہر اکی مین تصحیح
خنثی مشکل سے بھی نلیا جاویگا مگر جبکہ اشکال اوسکا زائل ہو کر وہ مرد ٹہیر جاویگا تو پہر اوس سے بہی لینگے

فصل

مقدار جزیہ مین اختلاف ہے ابو حنیفہ نے کہا اغنیاء سے اڑتالیس درہم اوساط سے چوبیس درہم
فقراء سے بارہ درہم لیے جاوینگے مالک نے کہا تقدیر اقل و اکثر رائے امام پر ہے شافعی نے کہا
اقل ایک دینار ہے اکثر حوالہ اجتہاد والی پر ہے جو کچہہ وہ مناسب سمجہے اوتنا لے مگر یہ جزیہ بڑہا لے لیکن جبکہ
وہ خود بڑہانے پر صلح کرین تو پہر زائد لینا درست ہے جس طرح عمر رضی اللہ عنہ نے تنوخ و بہرا و بنی تغلب
سکنۂ شام پر دو چند مقدار کر دیا تہا یہ بہی شرط لیا تہا کہ جو مسلمان نزدیک نصاراے شام کے مہمان ہو
اوپر گذر کرے تین دن اوس کی مہمانی کرین جو آپ کہاتے ہین وہی اوسکو کہلاوین یہ تکلف نکرین
کہ اوس کے لیے بکری یا مرغی ذبح کرین ہان اوسکے جانورون کو گہاس دانہ دین یہ بات ذمہ
اہل سواد پر رکہی تہی نہ ذمہ اہل مصر پر فائدہ جزیہ مین دو شرطین ہین ایک مستحق ایک مستحب
مستحق مین چہہ باتین چاہیین ایک یہ کہ ذکر کتاب اللہ تعالی کا طعن سے نکرین اوسمین تحریف عمل
مین نلاوین دوسرے یہ کہ ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تکذیب و تنقیص کے ساتہہ
نکرین تیسرے یہ کہ دین اسلام کا ذکر ذم و قدح نکرین چوتہے یہ کہ کسی مسلمان عورت سے نہ زنا کرین
نہ نکاح پانچوین یہ کہ کسی مسلمان کے دین مین فتنہ نڈالین نہ کسی کے مال وخون سے متعرض ہون
چہٹے یہ کہ اہل حرب کی اعانت نکرین کسی جاسوس کو جگہہ ندین یا اوردی سے کہا هذا الستة حقوق

ما لزمہ تعیر تعطلوا ما اشترطا لما الصھو وتا کید التعلط العقد علیھم لیکون امرکا لصا
لعدالشرط نقصا العھد حموی یعنے عقد جزیہ مین یہ تعوق بدون اشتراط کے لازم ہوتے مین شرط
صرف اس لیے ہے کہ اگر کسی مین کو لیا کرین تو عہد شکنی بھی ہو جاویگی

فصل

مستحب مین یہی چہ چیزین مین ایک یہ کہ اپنی ہیئت و شکل لباس جولدین غیار رکھین زنار باندھین
دوسرے یہ کہ اپنے گھر مسلمانون کے گھر سے بلند نہ بناوین بہت ہو تو برابر رکھین تیسرے یہ کہ اواز
ناقوس کی تلاوت اپنی کتاب کی اکو نسناوین عزیر و مسیح مین اپنا قول انکے روبرو بیان نکرین
چوتھے یہ کہ انکے سامنے شراب نہ پیین نہ اپنی صلیب و خنازیر ظاہر کرین پانچوین یہ کہ اپنے موتی
کو مخفی دفن کرین کہ مسلم کہلاند یہ دنوحہ نکرین چھٹے یہ کہ گھوڑون پر سوار ہون ابتال و حمیر پر چڑھین
یہ ہرشش اشیای مستحبہ مجرد عقد ذمہ سے لازم نہین آتے ہین جب تک کہ شرط نہ کیجاوین پھر شرط
کرنے سے لازم آجاتے ہین ارتکاب انکا بعد شرط کے نقض نہین ہوتا لکن جبراً اس ارتکاب پر
مؤاخذہ کیا جاویگا ادب دیا جاویگا ہان اگر سرے سے ہی یہ شرط نہین ہے تو حاجت ادب کی
بھی نہین جو عقد صلح انکے ساتھ ہوا ہے وہ دفاتر امصار مین لکھا جاویگا تاکہ وقت حرکت اوسپر
مؤاخذہ عمل مین آوے جب کوئی قوم صلح ہی کو شکست کریگی تو پھر خلاف اوسکا ضرر رہو گا **فائدہ**
جزیہ سال بھر مین ایک ہی بار لیا جاتا ہے قمری حساب سے چھوٹا جب بڑا ہو جاویگا یا مجنون کو افاقہ
ہوگا یا فقیر آسودہ ہو جاویگا تو اوس سے جزیہ لینگے نادار کو مہلت دینگے شیخ اور مزمن سے جزیہ ساقط
نہین ہوتا مگر بعض کے نزدیک ساقط ہو جاتا ہے انکا مقدمہ اگر نزدیک حاکم اسلام کے آویگا تو حکم
موافق دین اسلام کے دیا جاویگا اور جو اپنا مقدمہ اپنے حاکم کے سامنے لیجاوین تو اختیار ہے تہمت
کیجاوے اگر مرتکب حد کے ہونگے تو انپر حد قائم کیجاویگی اہل عہد کے لیے دار الاسلام مین امان
جان و مال ہے اگرچہ ایک سال تک نہ رہین کر رہین جب کوئی مسلمان عاقل بالغ کسی حربی
کو امن دیدے تو یہ امن دینا سارے مسلمانون پر لازم آجاتا ہے عورت کا حکم بھی اس مین جو حکم

مرد کا ہے غلام کا حکم مثل آزاد کے ہے البتہ امن دینا صبی و مجنون کا صحیح نہین ہے جب اہل حرب
جو مسلمانون سے ظاہر بطور رسالت کے آوین تو حربی شہر کے جزیہ دینا انکا نقض عہد نہین آیا جزیہ کا
کہا نہین ہے مگر اوس وقت کہ دار الحرب مین جا ملین پس جزیہ اوسنے بجبر لیا جاوے جس طرح اور دین
لیے جاتے ہین انکو جائز نہین ہے کہ بلاد مسلمین مین کوئی گرجا گھر بناوین اگر بنا دین تو اوسکو ڈھا دیا
جان بیان کے کہا قتل و بیع کی مرمت کر سکتے ہین نقض عہد سے انکا قتل انکا مال لینا یا ذراری کا
قید کرنا مباح نہین ہے بلکہ بلاد مسلمین سے انکو نکالدین یہ امن و امان کے ساتھ اقرب بلاد
مشرکین مین چلے جاوین اگر خوشی سے نہ نکلین بزور نکالدیے جاوین

فصل

خراج اوس کو کہتے ہین جو وظیفہ زمین پر باندھا جاوے حقوق خراج ادا کیے جاتے ہین آسمین نص
وارد ہے اسی لیے جزیہ موقوف اجتہاد پر ہے قال اللہ تعالی ام تسألہم خرجا فخراج ربک خیر
مراد خرجا سے اجر ہے یا نفع خراج رب سے مراد رزق دنیا ہے یا اجر آخرت خرج وہ ہے جو رقاب
پر ہو خراج وہ ہے جو زمین پر ہو خراج لغت عرب مین کرایہ تک کو کہتے ہین و منہ قولہ صلعم
الخراج بالضمان ارض خراج ارض عشر سے ملک و حکم و احکام مین الگ ہے ارض خراج کی چار
قسمین ہین ایک وہ زمین جس کے رہنے والے مسلمان ہو گئے ہین یہ زمین عشری ہے دوسری
قسم وہ ہے جسکو مسلمانون نے آباد کیا ہے وہ بھی عشر ہے تیسرے وہ جسکو مسلمانون نے قہر
سے اہل شرک کے عنوۃً و قہراً لیلیا ہے وہ مسلمانون مین تقسیم ہو جاتی ہے یا وقف اول قول شافعی
کا ہے دوسرا قول مالک کا ہے یہ بھی عشر ہے چوتھے وہ ہے جسپر صلح کر لی ہے وہ فیی ہے اوسپر
خراج لگتا ہے اسکی دو قسمین ہین ایک وہ جسمین صلح ہوئی ہے زوال ملک پر اوسکا بیچنا درست نہین
ہے وہان کا خراج اجرت ہے مسلمان ہونے سے ساقط نہین ہوتا سلم و ذمی دونو سے لیا جاویگا
دوسری قسم وہ ہے جسمین ابقاء ملک پر صلح ہوئی ہے اوسکا بیچنا درست ہے اگر وہان کے لوگ
مسلمان ہو جاوین گے خراج ساقط ہو جاویگا مگر اہل ذمہ سے لیا جاویگا قاعدہ ہے کہ انکو نقصان سوا

سکتے ہین عمر رضی اللہ عنہ نے جب عراق کو فتح کیا تو اوسکا نام سواد رکھا یہ سواد کسریٰ تھا اسکو
سواد اس لیے کہتے ہین کہ کانون مین کھیتی درخت وغیرہ کی سیاہی ہوتی ہے حد سواد طولاً حدیثہ
موصل سے عبادان تک عرضاً عذیب قادسیہ سے حلوان تک ہے طول مین ایک سو ساٹھ
فرسخ عرض مین اسی فرسخ رہا عراق سو وہ زمین مین ستو جب ارض سواد ہے مگر طول اوسکا قصیر
ہے عراق مین عمر رضی اللہ عنہ نے عراق کو عنوۃً فتح کیا مگر غانمین پر تقسیم نفرمایا سکان عراق ہی کو
خراج مقرر کرکے دیدیا کسی نے کہا نہین بلکہ عمرؓ نے اوسکو سارے مسلمانون پر وقف کردیا تھا
انمین کسی نے خود اوسکو جوتا بویا کسی نے خراج مقرر کرکے دوسرون کے حوالے کردیا نظار کا اس مسئلے
مین اختلاف ہے ماوردی نے اوسکو مفصل ذکر کیا ہے فراغ وجریب سے اوسکا حساب بتایا ہے
ہر ایک کا حکم مطابق مذاہب شافعی وغیرہ لکھا ہے فائدہ احیاء اموات کے مسائل فتح المغیث مین
لکھے ہین میاہ مستخرجہ تین طرح پر ہوتے ہین ایک انہار دوسرے میاہ آبار تیسرے میاہ عیون انکے
احکام جدا جدا ہین ماوردی نے بتفصیل لکھے ہین حمی وارفاق کا حکم ہی الگ ہے روکنا بیڑ کا دکا
سوا واسطے دواب نزول کے کسی کو درست نہین سب لوگ گھاس لکڑی پانی آگ مین شریک یکدیگر
ہین ان چیزون مین حق والی کا بہی اوتنا ہی ہے جتنا سارے مسلمانون کا ہے ارفاق سے مراد
یہ ہے کہ لوگ مقاعد اسواق افنیہ شوارع مین بیٹھکر روزی پیدا کرین جس طرح بساطی وغیرہ لب سڑک
لب بازار وغیرہ پر دکانات لگاتے ہین جس ارتفاق سے کسیکو نقصان نہ پہونچے وہ جائز ہے
جس سے تم سایہ ہم سرق وغیرہ کو ضرر ہو اوس سے منع کیا جاوے مسائل اس باب کے احکام سلطانیہ
مین لکھے ہین جلوس فقہاء کا جوامع و مساجد و مدارس مین تدریس فتیا کے لیے ذکر کیا ہے احکام جاگیر
وغیرہ کو علیحدہ باب مین بیان فرمایا ہے کچہریات کا ذکر بہی لکھا ہے محدثات کا حال بہی لکھا ہے یہ
معاملات دیوانی ہین احکام فوجداری کے واسطے علیحدہ ابواب منعقد کیے ہین جرائم کے حدود
تعزیرات لکھے ہین جیسے زنا سرقہ خمر لعان قذف قتل وقود وجنایات احکام حسبہ پر استدلال
اس آیت سے کیا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر

ع یہ ارفاق مثل تفرج زنا عقل دیت قود کے
تعزیرات مناسب ہوتا ہے

پر محتسب و متطوع مین نو وجہ سے فرق بیان کیا ہے یہ سب ایک واسطہ ہے درمیان احکام قضا
و احکام مظالم کے امر بمعروف نہی عن المنکر کے قواعد مین رہے معاملات منکرہ جیسے ربا و
بیوع فاسدہ سو بیان انکا کتب فروع مین مفصل لکھا ہے حقوق خاص خدا متعلق ہون یا شرکہ
یا حقوق الہی انکے بیان پہ کتاب احکام سلطانیہ ختم ہے جس قدر احکامات کتاب اللہ و سنت صحیحہ
سے بابت معاملات دیوانی فوجداری وغیرہا ثابت ہین بدون اختلاط رای مجرد و اجتہاد
مجتہدین کے وہ سب فتح المغیث و روضہ ندیہ مین بسط تمام لکھے گئے ہین بادشاہ و حاکم والی رئیس
امیر کو چاہیے کہ اپنی مملکت و ریاست و سلطنت مین مطابق اوس کے کام کرے دوسرے دن کو ہی یہی
حکم دے کہ جہان تک ممکن ہو اتباع سنت کرین ہر مقدمے کا فیصلہ ہر تنازع کا انصاف
مطابق اوس کے ہو کتاب مذکور زبان اردو مین ہے اوس کی فارسی نہج مقبول ہے عربی خزانہ
سے زیادہ حوصلہ ہو تو نیل المرام حرف جادی کا بھی مطالعہ کرے اس سے زیادہ ہمت ہو
اور علم بھی حاصل ہو تو نیل سبل ان سب احکام کے لیے کافی وافی شافی ہین فائدہ اس زمانے مین
کہ اسلام باقی نہین رہا ہے الا ماشاء اللہ دنیا کفر و نفاق سے بھر گئی ہے شر و فساد نے ہر طرف سے
غلبہ کیا ہے جس والی رئیس امام سے جتنا بن سکے اور جو امر اوس کی قدرت و امکان مین ہو اوسکے
بجا لانے مین کوشش کرنا موجب نجات دنیا و آخرت کا ہے اور جس امر مین وہ محکوم کسی دوسرے
حاکم جبر اسلام کا ہی وہان عذر رہے بیان عند اللہ بھی مقبول ہوتا ہے ظاہر کی بناوٹ کا
نتیجہ عقاب الہی ہے واللہ اعلم

فصل

طرابلس سے کچھ سوالات نزدیک حافظ ابن القیم رح کے آئے تھے اون مین انسے یہ پوچھا گیا تھا
کہ حاکم یا والی کو حکم کرنا ساتھ الیسی فراست و قرائن کے جائز ہے جنسے حق ظاہر ہوا اور استدلال
کرنا امارات سے درست ہے یا مجرد بینات ظاہرہ یا اقرار پر توقف کرے کبھی ایک خصم پر وقت
ظہور بطلان کے تہدید کیا جاتی ہے کبھی اوسکو ضرب کرتے ہین کبھی اوس سے ایسے سوالات

کرتے ہین جو صورت حال پر دال ہون یہ کام کرنا اچھا ہے یا برا جناب موصوف نے جواب سوالات مذکورہ ایک بہت لمبی چوڑی تقریر تحریر جامع مانع لکھی ہے جسکا نام طرق حکمیہ ہے اس کتاب مین کہا ہے کہ یہ مسئلہ عظیم النفع جلیل القدر ہے اگر حاکم و والی امراسکو چھوڑ دیگا تو بہت سے حقوق ضائع ہو جاوینگے بہت سا باطل قائم ہو جاویگا مگر یادہ توسع ہو کرے ورنہ بر خلاف اوضاع شرعیہ کے انواع ظلم و فساد مین پڑ جاویگا یہی مسئلہ کسی نے ابن عقیل سے پوچھا تھا اونھون نے کہا یہ کوچہ حکم بفراست نہیں ہے بلکہ امارات ہے شرع مین تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسپر اعتماد کرنا درست ہے امام مالک نے توسل باقرار کو حسب راے حاکم پر رکھا ہے اسکی سند یہ آیت ہے ان کان قمیصہ قد من قبل بعد وقت اطلاع و بلوغ بڑے مین ہوئے بلکہ اسندی مختار و تقدم مین طباخ و خباز دیگ قدری مین حسب جھگڑین گے تو ہو سکے کہ امارات پر اعتماد کیا جاوے اور کیا ہوگا سو جب کوئی حاکم یا والی فقیہ النفس ہوگا امارات و دلائل حال شواہد و قرائن کو نہ سمجھیگا کلیات احکام کو نجانیگا تو حقوق کثیرہ ضائع ہو جاوینگے اوسکا حکم خلاف علم مردم ہوگا اس لیے حاکم کو دو باتین چاہییں ایک سمجھنا احکام حوادث کلیہ کا دوسرے پوچھنا نفس واقع و احوال ناس کا تاکہ ان دونوں کی وجہ سے درمیان صادق و کاذب و محق و مبطل کے فرق و تمیز کرسکے حکم مطابق واقع کے دے جسکو شریعت کا ذوق ہے کمال ملت پر اطلاع ہے وہ اس بات کو خوب جانتا ہے کہ کوئی عدل فوق عدل شرع نہیں ہے نہ کوئی مصلحت فوق مصالح دین ہے یہ سیاست عادلہ ایک جزو ہے اجزاء شریعت سے ایک فرع ہے فروع ملت سے جسنے دین کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے اوس کو کسی طرح کی حاجت طرف کسی سیاست غیر شرعیہ کے نہیں ہے سیاست ظالمہ کو خود شریعت نے حرام کر دیا ہے رہی ریاست عادلہ جس کے طفیل سے اخراج حق ہاتھ سے ظالم فاجر کے ہوتا ہے سو وہ خود ایک شریعت ہے اسی لیے بعض محققین نے کہا ہے کہ الرأی فی الشریعۃ تعریف ذوی الفقہاء ملکیۃ دیکھو جب دو عورتون نے ایک بچے کا دعوی کیا تو سلیمان علیہ السلام نے کہا چھری لاؤ اسکو دو ٹکڑے کر دو چھوٹی عورت نے کہا

دیکہا دیکہ جب انہون نے چہوٹے کو دلوا دیا بڑے کو ندیا اس قرینہ ظاہر سے بہتر اور کیا تبین ہوگا
یہان اقرار سے کام نہ چلتا تہا اس لیے اس قرینہ پر اعتبار کیا گیا نسائی نے ان احادیث کے لیے
ترجمۃ الباب لکہا ہے باب التوسعۃ للحاکم فی ان یقول للشیء الذی لا یفعلہ افعل کذا
لیستبین بہ الحق پہر ایک دوسرا ترجمہ اس سے بہی بہتر لکہا اور یہ کہا الحکم بخلاف ما یعترف
بہ المحکوم علیہ اذا تبین للحاکم ان الحق غیر ما اعترف بہ دیکہو خدا و رسول کے کلام کو اور
بیہقی نے تیسرا ترجمہ یون لکہا ہے نقض الحاکم ما حکم بہ غیرہ ممن ہو مثلہ او اجل منہ
یہ تین قاعدے ہوئے چوتہا قاعدہ ماخوذ فیہ یہ ہے کہ حکم قرائن و شواہد حال پر کیا جاوے پانچوان
قاعدہ یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے بچا اون دونو کو ندیا جس طرح ابو حنیفہ نے کہا ہے اس قصے
سے یہ بہی طریقہ نکلے اسی طرح قول شاہد کلب ہے قصہ یوسف علیہ السلام مین خدا نے اوس کی گواہی
کا ذکر کیا اور اس کا رد نہین فرمایا بلکہ قرینہ کے پیش نظر طریقہ معرفت صادق کا کاذب سے ٹہیرایا پہر
اہل التنازعین مین اس سے امر اولی بالحق ظاہر ہوتا ہے قرآن شریف مین خدا نے ذکر لوث کا
دعوی مال مین بذیل قصہ شہادت اہل ذمہ علی مسلمین وصیت فی السفر مین کیا ہے اور یہ لازم آیا
کہ موجب اس شہادت کے کارروائی کرے پہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصہ قسامت مین
حکم لوث فرمایا مدعیون سے کہا پچاس بار قسم کہاؤ خون قتیل کے مستحق ہو جاؤ سو یہ لوث فی الدما ہے
اور جو سورۂ مائدہ مین ہے وہ لوث فی الاموال ہے اور جو سورۂ یوسف مین ہے وہ لوث فی الدعوی
فی الاعراض ہے دیکہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے باتفاق صحابہ ایک عورت حاملہ کے رجم کا حکم
دیا تہا جسکا کوئی شوہر و سید نہ تہا مگر حمل پایا گیا یہی مذہب ہے مالک و احمد کا اسیطرح عمر و ابن مسعود
نے بوے شراب قی شراب پر حد کو واجب کیا ہے یہ اعتماد ہے قرینہ ظاہرہ پر ائمہ و خلفا جب مال مسروق
کسی متہم کے پاس پاتے حکم اوسکا ہاتہ کاٹنے کا دیتے سو یہ قرینہ بینہ و اقرار سے زیادہ تر قوی ہے کیونکہ
بینہ و اقرار دو خبرین ہین خبر مین صدق و کذب ہوتا ہے مال کا کسی کے پاس ملنا گویا نص صریح ہے
یہان شبہہ کو بالکل راہ نہین ہے کوئی آدمی دیکہے کہ ایک قتیل خون آلودہ پڑا ہوا ہے دوسرا اوسکے

مسریہ چھری لیے کھڑا ہے بھلا کون شک کریگا کہ اُسنے اوسکو قتل نہیں کیا ہے حد یہ کہ جبکہ اسکی
عداوت بھی اوس کے ساتھ ہو اسی لیے جمہور علمانے ولی قتل کے لیے پچاس قسمیں جائز رکھی ہیں
کہ اس آدمی نے اوسکو قتل کیا ہے مالک و احمد نے کہا اوسکو قتل کرینگے شافعی نے کہا دیت
لینگے ہی طرح اگر ایک آدمی کو دیکھیں کہ وہ ننگے سر ہے اوس کی یہ عادت نہتی دوسرا اوسکے
آگے بھاگا جاتا ہے اوس کے ہاتھ میں عمامہ ہے تو یہی حکم کیا جاویگا کہ وہ عمامہ اسی شخص کا ہے
نہ اوس ظالم غاصب کا جس کے ہاتھ میں ہے کیونکہ یہ قرینہ ظاہرہ بینہ و اعتراف سے کہیں زیادہ
قوی ہے قضایا نکول ہی تو یہی رجوع ہے طرف مجرد قرینہ ظاہرہ کے جس سے یہ بات ظاہر ہے
کہ اگر مدعی سچا نہوگا تو مدعا علیہ قسم کھا کر اوس کے دعوے کو دفع کردیگا جب اوس نے قسم کھائی تو
یہی نکول ایک ظاہر قرینہ ہے صدق مدعی کا اس لیے اصل براءت ذمہ پر یہ مقدم ہے بہت قرائن
و امارات ہیں جو نکول سے بھی اقوی تر ہوتے ہیں قصہ حاطب میں جب عورت نے کہا میرے
پاس کوئی خط نہیں ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا تو خط دیدے ورنہ ہم تجھکو برہنہ کرینگے ناچار اوسنے
اپنی چوٹی میں سے خط نکالکر پیش کیا اسیطرح اگر کوئی مدعی علیہ کہے کہ میں مفلس ہوں میرے پاس
کچھ نہیں ہے تو حاکم کو پہونچتا ہے کہ حسب درخواست مدعی اوس کی تفتیش و تلاشی کرے سراۃ قریظہ
نے دعوے عدم بلوغ کا کیا تھا صحابہ نے بامر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کشف ازار کرکے دیکھا
بالغ کو نابالغ سے علحدہ کردیا اسی باب سے ہی حکم کرنا قیافے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خلفا
راشدین نے قیافے کو دلیل ثبوت نسب کا ٹھیرایا ہے حالانکہ یہاں سوا اسنا امارات و علامات اور
کچھ نہیں ہے بعض فقہا نے کہا نرے عجب کی بات ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور بعد
اونکے صحابہ و تابعین تو قیافہ سے الحاق نسب کریں عمر بن خطاب اوسپر عامل ہوں پر اس مسئلے
کا انکار کیا جاوے اور اگر کوئی مشرق میں ہو پھر وہ ایک عورت سے نکاح کرے جو مغرب میں ہے پھر
چھ مہینے بعد اس عقد کے وہ بچا جنے اور مرد نے اوسکو تین طلاقیں ہی دیدی ہوں تو وہ بچا اوسی متزوج
کا نہیگا اس لیے کہ وہ عورت اسکی فراش ہے اسی باب سے لعان ہی ہے جب عورت نے قسم کھائی سے

عنبرین ۱۲

عدم بلوغ ۱۲

انکار کیا تو یہ اقوی امارات ہے صدق زوج پر اسکا لعان اوسکا نکول بجائے شہود ہوگا فائدہ
بینہ شرع مین اوس چیز کا نام ہے جس سے حق ظاہر ہو یہ بینہ کبھی چار گواہ کبھی تین گواہ کبھی دو
کبھی ایک مرد و دو عورتین کبھی ایک گواہ ہمراہ یمین مدعی کبھی ایک ہی مرد ایک ہی عورت کبھی نکول
کبھی شاہد حال ہوتا ہے جیسی صورت ویسا ہی بینہ البینة علی المدعی کے یہی معنے ہین کہ مدعی اپنے
صحت دعوے کو بیان کرے سو جس طریق سے صدق اوسکا ظاہر ہوگا اوسکے موافق حکم دیا جاویگا
حکام و ولاۃ مذاق نے ہمیشہ استخراج حقوق کا فراسات و امارات سے کیا ہے جسنے بینہ کو دو یا چار یا
ایک گواہ کے ساتھ خاص کیا ہے اوسنے حق مسمای بینہ ادا کیا قرآن شریف مین جہان کہین ذکر
بینہ کا آیا ہے مراد اوس سے حجت ہے نہ دو گواہ اگرچہ گواہ بھی منجملہ بینہ کے ہین مگر مراد اوس سے مطلق
دلیل و برہان ہے مفرد ہو یا مجموع بلکہ کبھی بعض انواع بینہ و شاہد سے بھی زیادہ تر قوی ہوتے
ہین جبکہ صدق حال مدعی پر دال ہون بینہ دلالت حجت برہان آیت تبصرہ علامت امارت
یہ سب الفاظ متقاربۃ المعنی ہین ابن قیم نے کہا ہے حاکم کو جب شہود مین کچھ شک پیدا ہو تو اونکو جدا جدا
کرکے سوال کرے مدعی کے دعوے مین شک ہو تو سبب حق سے اور یہ کہ وہ حق کس طرح پر ہے سوال
کرے اسی طرح دین و مدعی علیہ کے کلام مین غور کرے قرائن کو دریافت کرے جس سے صورت حال
منکشف ہو جاوے ابن قیم نے کہا ہے قل حاکم او وال اعتنی بذلک وصار له فیہ ملکة الا و
عرف المحق من المبطل و اوصل الحقوق الی اهلها عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک
عورت آئی اوسنے شوہر کا شکر ادا کیا کہا یہ سارے اہل دنیا سے بہتر ہے رات بھر عبادت کرتا ہے
دن بھر روزہ رکھتا ہے پہر حیا سے چپ ہو گئی عمر نے کہا جزاک اللہ خیرا تونے اوسکو مدحت اچھا کی
جب پہر کر چلی کعب بن سور نے کہا امیر المومنین یہ تو اپنے شوہر کا شکوہ لائی تھی کہا بلاؤ کعب سے
کہا تم فیصلہ کرو کعب نے کہا کیا آپکے سامنے مین حکم دون کہا ہان تمھنے اوسکی بات سمجھ لی ہے
مینے نہین سمجھی کعب نے اوسکے شوہر سے کہا اللہ تعالی نے فرمایا ہے فانکحوا ما طاب لکم من
النساء الخ اس لیے تین دن روزہ رکھے چوتھے دن تند یا بی بی کے افطار کرے تین رات قیام

چوری بات اوس کے پاس بسر کر مرث کہ هذا اعجب الی من الاول پھر کعب کو قاضی بصرہ کر دیا
انکی فراست کے عجائب حکایات ہین قاضی شریح بھی فطنت و فراست مین ضرب المثل تھے
شعبی نے کہا مین پاس شریح کے بیٹھا تھا ایک عورت آئی کسی مرد کی مدعیہ مخاصمہ تھی اوسکے آنسو
آنسو روتی تھی مینے کہا قاضی صاحب یہ ضرور مظلومہ ہے اونہون نے کہا یوسف علیہ السلام کے
بھائی شام کو باپ کے پاس روتے ہوئے آئے تھے اسی طرح ایاس بن معاویہ کے نزدیک چار
عورتین آئین ایاس نے کہا ایک انمین حاملہ ہے دوسری مرضعہ تیسری ثیب چوتھی بکر دیکھا تو
ایسا ہی پایا انسے کہا تم نے کیونکر پہچانا کہا حاملہ جب بات کرتی تھی اپنے پیٹ سے پڑا وشاقی عمر
ندین پر ہاتھ رکھتی ثیب آنکہ مین آنکھ ڈال کر بات کرتی کر زمین کی طرف نگاہ نیچی کرکے گفتگو
کرتی تھی طرق حکمیہ مین اس طرح کے فراسات و امارات کے بہت سے حکایات لکھے ہین عمدہ عمدہ دلایات
استخراج حق کے بیان کیے ہین حکام کو دو آتی ہیں ازمنی معاملہ شناسی مقدمہ فہمی کا ذکر بھی کیا ہے
غرضکہ جس تدبیر و حکمت سے حق و ناحق مین فیصلہ ہو سکے وہ داخل اباحت ہے اسی طرح اگر کوئی ایسا
حیلہ ہو جس کے سبب کسی مکروہ و آفت سے رہائی ہاتھ آتی ہے قول ہو یا فعل یا تعریض تو وہ بھی
جائز ہے مسند احمد مین ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی پاس رسول صلی اللہ علیہ آلہ
سلم کے آیا کہا مجکو میرا ہمسایہ ایذا دیتا ہے فرمایا گھر کا سارا سامان نکالکر راہ پر ڈالدے اوسنے ایسا ہی
کیا لوگ جمع ہو گئے پوچھا کیا قصہ ہے کہا میرا پڑوسی مجھے ستاتا ہے لوگون نے اوس ہمسایہ پر لعنت
کرنا شروع کیا اللھم لعنہ اللھم العنہ کہنے لگے آخر ہمسایہ آیا اوسنے کہا تم اپنے گھر مین چلو
سامان لیجاؤ واللہ پھر مین تمکو کسی طرح کی ایذا نہ دونگا سو یہ حیلہ اور جو حیلہ کہ اس طرح کا ہو اوسکو
شریعت مباح رکھتی ہے اسی اصل و تحیل انسان جسمین کسی فعل مباح کے ذریعہ سے ظلم ظالم سے
رہائی حاصل ہو سکے درست ہے نہ وہ احتیال جس کے وسیلے سے کسی فرض خدا کو ساقط کرے یا حرام شرعی
کو جائز کیا جاوے سفر ہجرت مین جب کوئی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھتا کہ تمہارے ساتھ یہ
کون شخص ہین تو وہ کہدیتے ھادیدلنی علی الطریق یعنے ایک راہ بتانے والا ہے اسی طرح اور صحابہ

سنے بھی بعد اسکے کیا ہے غرضکہ ایسی تعریض جس کے سبب سے کسی آفت وبلای دینی و دنیوی سے نجات حاصل ہو سکے اوسمین ارتکاب کسی معصیت کا نہو وے تو وہ قول و فعل و تمثیل و تعریض شرعاً جائز ہے ابن ابی لیلی کو بعد نماز جمعہ کے ایک دکان پر کھڑا کیا کہ تم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر لعنت کرو انہون نے کھڑے ہو کر کہا امیر نے ہمکو حکم دیا ہے کہ مین علی بن ابی طالب پر لعنت کرون سو تم سب اوسپر لعنت کرو لعنہ اللہ

فصل

حاکم کو جائز ہے کہ ایک مرد کی گواہی پر حکم دے جبکہ صدق اوسکا پہچان لے مگر خبر جس وقت مین اللہ تعالی نے یہ کہین واجب نہین کیا کہ بجز دو گواہ کے حکم نہ دیا جاوے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ و یمین اور فقط ایک گواہ پر حکم جاری فرمایا ہے اسی طرح صحابہ و تابعین نے اس مسئلے پر عمل کیا ہے یحیی بن سعید نے کہا ان ذلک عمل اهل السنة المعروفة قضا بیمین مع الشاهد سنت صحیحہ سے ثابت ہے ہرگز مخالف حکم خدا و رسول کے نہین ہے قرآن شریف مین جو حکم تحریر شاہد آیا ہے کا دو گواہی وغیرہ کا آیا ہے وہ واسطے حفظ حقوق کے ہے سو یہ اور چیز ہے اور حکم حاکم اور چیز دیکھو حاکم نکول و یمین پر واسطے مرد و دے کے حکم کرتا ہے حالانکہ ان دونو کا ذکر قرآن مین نہین آیا ہے حاکم حکم بقرعہ کرتا ہے قیافہ سے حکم نکالتا ہے قسامت کا حکم دیتا ہے حالت موجودہ کا اعتبار کرتا ہے حالانکہ ان سب کا ذکر کتاب اللہ مین نہین آیا ہے مگر یہ عمل راہ شرعاً جائز ہے سلفاً خلفاً معمول بہ چلا آیا ہے الرأي في القضاء مکرمة کے یہی معنی ہین دل الشریعة تعریف کا دوسرا محل ہی قاعدہ ایک گروہ کا مذہب قضاة سلف سادلین سے یہ ہے کہ جب صدق گواہ معلوم ہو گیا تو ایک گواہی بھی کافی ہے حاجت قسم کی نہین ہے آنحضرت صلعم نے یمین کے ہمراہ شاہد کے شرط نہین رکھا ہے بلکہ بطریق تقویت شہادت اعتبار کیا ہے سنن ابی داود مین ہے باب اذا علم الحاکم صدق الشاهد الواحد يجوز له ان يحكم به اس باب مین حدیث خزیمہ بن ثابت کو لکھا ہے آنحضرت نے تنہا اونکی گواہی جائز رکھی بمقدمہ لینے ایک اسپ کے اسی طرح ایک اعرابی کی گواہی رویت ہلال مین

قبول فرمائی تنہا شاہد واحد کی شہادت قصۂ سلب میں منظور کی قاتل سے نہ دوسرا شاہد طلب کیا نہ حلف چاہا یہ قصہ صحیحین میں ہے فائدہ تنہا عورتوں کی گواہی بھی غیر حدود و قصاص میں درست ہے ایک جماعت سلف و خلف کا یہی مذہب ہے ایک مست نے اپنی جورو کو تین طلاقین دیدی تھین یہ قصہ سامنے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گیا چار عورتوں نے گواہی دی اور سپرد دونوں قذیوں کرا دی اسی طرح گواہی ایک طبیب عدل کی جراحت موضحہ مین درست ہے جبکہ دو طبیب نملین مرض دواب مین گواہی ایک بیطار کی مقبول ہے یہ باب اور باب دعاوی نہایت لنباچوڑا ہے مسائل ان ابواب کے طرق حکمیہ مین مع اولہ کتاب و حدیثیہ و فقہیہ بہت شرح و بسط سے لکھے مین یہان تو فقط اشارہ کرنا طرف صحت اس عمل را مدکے منظور ہے نہ استقرار جملہ احکام و دعاوی وغیرہ کا حاصل مقام یہ ہے کہ عموم و خصوص ولایات اور جو کچھ متولی بذریعہ ولایت استفادہ کرتا ہے تلقی ان سب کی بذریعۂ الفاظ و احوال عرف ہوتی ہے اس کے لیے شرع مین کوئی حد مقرر نہین ہے کبھی وہ بات جو داخل ولایت قضا ہے ولایت حرب مین آجاتی ہے کبھی بالعکس اسکے ہوتا ہے یہی حال حسبہ و ولایت مال کا ہے یہ سب ولایات در اصل ولایات دینیہ و مناصب شرعیہ ہین جس کسی نے ان ولایات مین عدل کو لگاؤ رکھا حسب الامکان اطاعت خدا و رسول بجا لایا وہ ابرار عادلین سے ہے قیامت کے دن زیر سایۂ عرش ہوگا جسنے حکم ساتھ جہل و ظلم کے دیا وہ ظالمین معتدین سے ہے جہنم اوسکا ٹھکانا ہوگا ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم

فصل

حرص کرنا ولایت پر طلب کرنا عہدہ کا مکروہ و حرام ہے ابی موسی نے کہا مین اور دو مرد بنی عم میرے پاس رسول خدا صلعم کے آئے ایک نے کہا مجھکو والی کرو بعض حیز کا دوسرے نے بھی کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا انا واللہ لانولی ھذا العمل احدا سالہ او احدا حرص علیہ متفق علیہ حدیث انس مین ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے مانگا قاضی ہونا وہ سونپا گیا طرف اپنی جان کے اور جسپر جبر کیا گیا اوسپر فرشتہ اترتا ہے وہ اوسکی مدد کرتا ہے

رواہ المحمسة الا النسائی حدیث ابی ہریرہ مین ہے جسنے طلب کیا قاضی ہوا مسلمانونکا
پہر وہ قاضی ہوگیا عدل اوسکا جور پر غالب ہوا اوسکے لیے جنت ہے جسکا جور عدل پر غالب
ہوا اوسکے لیے دوزخ ہے رواہ ابو داود ابن مسعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کیا ہے کوئی حاکم نہین جو حکم کرتا ہے درمیان لوگون کے مگر روکا جاویگا دن قیامت
کے ایک فرشتہ اوس کی گردن پکڑکر جہنم مین کھڑا کر دیگا ابوذر سے فرمایا مین تجکو ضعیف دیکھتا
ہون تو دو آدمیون پر امیر مت بن امارت امانت ہے دن قیامت کے خزی و ندامت ہے
فائدہ احق مردم بقضا وہ شخص ہے جسکا فضل و صدق و علم و ورع ظاہر ہو عارف کتاب و
سنت ہو نوازل کو پہلے قرآن سے تلاش کرے پہر سنت سے پہر قول متفق علیہ صحابہ سے پہر اگر
اونکے اقوال مین اختلاف ہو تو جو قول اشبہ بالقرآن ہو پہر اشبہ بسنت اوسکو پہر فتوای اکابر
صحابہ کو اختیار کرے اہل علم و فضل سے اکثر مشورہ کرتا ہے زبان و فرج کا حافظ ہو عاقل بالغ
مائل عن الہوی ہو جو کہ اس زمانے مین جامع ان سب اوصاف کا ملنا مشکل ہوگیا ہے اس لیے
واجب یہ ہے کہ جو اکمل و افضل اہل زمانہ ہو اوسکو تلاش کرے حدیث ام حصین مین آیا ہے اگر
اور بانکو تم پہ کوئی غلام حبشی امیر ہو جب تک کہ وہ کتاب خدا کو قائم رکہے رواہ الجماعة الا
البخاری مطلب یہ کہ اطاعت غلام کی واجب نہین ہے مگر جبکہ کسی امام قریشی نے اوسکو حاکم
مقرر کیا ہو اس لیے کہ امامت نہین ہوتی ہے مگر قریش مین شافعیہ حنفیہ کے نزدیک غلام کا قاضی
ہونا درست نہین ہے امام کیسا ہی ہو عادل یا ظالم جب تک نماز پڑہتا ہے اوس کے قاضی
کرنے سے قاضی ہو سکتا ہے سلف صالح بنی امیہ کی طرف سے عمال و قضاہ ہوتے تہے حالانکہ
علم و عمل اونکا مخفی نہین ہے نہ ظلم بنی امیہ کا پوشیدہ ہے انہین ایسے ہی تہے جو ناحق کا خون کرتے
مال غیر حلال لیلیتے فائدہ قاضی کا مجتہد ہونا چاہیے اس لیے کہ حق و عدل کو مجتہد پہچانتا ہے
مقلد کو وہی معلوم ہے جو اوس کے امام نے کہا ہے وہ کیا حکم ساتہہ حق و عدل کے کریگا بریدہ نے
کہا رسول خدا نے فرمایا ہے قاضی تین طرح پر ہین دو جہنم مین ایک جنت مین جس نے حق پہچانا

حق کے موافق حکم کیا وہ جنت مین ہے جسنے حق پہچانا مگر موافق اوس کے حکم نہ دیا بلکہ جور کیا وہ جہنم مین ہے تیسرا وہ شخص ہے جسنے حق نہ پہچانا بلکہ جاہلانہ حکم دیا وہ جہنم مین ہے رواہ الاربعۃ وصححہ الحاکم یہ حدیث نہایت خوفناک ہے اس زمانے کے اکثر حکام و قضاۃ اسکے مصداق ہین اسلیے کہ اکثر تو انہین حق کو ناحق سے امتیاز ہی نہین کرتے ہین کوئی اگر حق کو کسی سبب پہچان بہی جاتا ہے تب بہی خلاف حق حکم دیتا ہے سو یہ دونو قسم کے آدمی دوزخ کا ایندھن بنینگے ایسا حاکم و قاضی جو عالم بحق ہو حق کے موافق حکم کرے لاکھون مین ہزار ہزارون مین سو سیکڑون مین دس پانچ بہی کسی جگہ دیکھے نہین جاتے سچ ہے ؎

درکار خانۂ عشق از کفر ناگزیر است   آتش کرا بسوزد بولہب گر نباشد

یومر نقول لیس منو ہلال متلأت و تقول ہل من مزید مختصر شرح سنہ مین لکہا ہے غیر مجتہد کو جائز نہین ہے کہ قاضی بنے نہ امام کو جائز ہے کہ اوسکو قاضی بنا دے مجتہد کو پانچ علم ہونا ضرور ہے علم قرآن کا علم حدیث کا علم اقوال صحابہ کا علم لغت کا علم استنباط حکم کا کتاب و سنت سے ابی ہریرہ نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے من ولی القضاء فقد ذبح بغیر سکین رواہ احمد والاربعۃ وصححہ ابن خزیمۃ و ابن حبان یعنی جو کوئی قاضی ہوا وہ بے چہری ذبح کیا گیا مراد یہ ہے کہ بے موت ہلاک ہوا دوسرے حدیث مین ابی ہریرہ سے یون آیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے لگتا ہے کہ تم حرص کروگے امارت پر یہ امارت پشیمانی ہے دن قیامت کے رواہ البخاری واحمد والنسائی یہ حدیث شامل ہے ادنی امارت سے لیکر امامت عظمی تک کو خواہ ایک نفر پر امیر ہو یا خلیفہ امت دونو اسمین داخل ہین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خط ابو موسی کو لکہدیا تہا اوسمین احکام قضا لکہے تہے قاضی کو اوس خط کا معلوم کرنا بوجب اوس کے چلنا ضروری ہے ﷲ کتاب طرق حکمیہ مین نقل کیا ہے قاضی کو نچاہیے کہ حکم دے جب تک کہ مدعی مدعی علیہ دونو کی بات نسنلے حدیث عمر مین ہے مرفوعا جو ناحق جہگڑتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ یہ بات ناحق ہے وہ ہمیشہ خدا کے غصے مین ہے یہان تک کہ باز آوے دوسری روایت مین یون آیا ہے جسنے مدد کی کسیکی خصومت مین

برا ظلم اور سیر خدا کا غضب ہے روایا ابو داود اور ابن ماجہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا مین بشر
ہون تم میرے پاس جھگڑا لاتے ہو شاید تم مین بعضا آدمی تیز زبان تر بیان ہو سبب مین جیسا
سنتا ہون ویسا حکم دیتا ہون سو جسکو مین حق اوس کے بھائی کا دلا دون وہ دوزخ مین ایک
ٹکڑا آگ کا کاٹ کر اوسکو دیتا ہون رواہ الجماعۃ جابرؓ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا کیونکر پاک
ہو سکتی ہے وہ امت کہ اوس کے ضعیف کا حق شدید سے نہ دلایا جاوے رواہ ابن حبان عائشہؓ
نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے قاضی عادل کو دن قیامت کے بلاوین گے ایسا سخت حساب
لیا جاویگا کہ وہ تمنا کریگا کہ کاش جینے ساری عمر مین دو آدمیون کے بیچ مین بھی کوئی حکم نہ کیا ہوتا
رواہ ابن حبان جب قاسم بن عبد الرحمن کی یکت مشیری تو قاضی ہو بر ذیل کا کھا جا خادم ہے عبد الملک
ابن مروان کو خلیفہ وقت قاضی کرنا چاہتے تھے وہ چھپ رہے کسی نے ایکدن گھر مین جھانکا دیکھا
بیٹھے ہین کہا تم باہر نکلکے موافق کتاب و سنت کے کیون حکم نہین کرتے کہا تم کو معلوم نہین کہ
علماء کا حشر ہمراہ انبیاء کے ہوگا قاضیون کا حشر ہمراہ سلاطین کے ہوگا ابی امامہؓ کہا رسول خدا صلعم نے
فرمایا جسنے دس آدمی یا زیادہ پر ولایت کی ہے اوسکو دن قیامت کے ہاتھ گردن سے باندھکر لاوینگے پھر
نیکی اوس کی اوسکو چھڑا دیگی یا گناہ اوسکا اوسکو ہلاک کر دیگا رواہ احمد فائدہ حدیث
ابو بکرہ مین آیا ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ رواہ البخاری
واحمد والنسائی والترمذی وصححہ کبھی فلاح نہوگی اوس قوم کو جسنے عورت کو اپنا امیر بنایا
یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ عورت کا والی ہونا احکام عامہ مسلمین پر جائز نہین ہے خواہ
امارت ہو یا قضا شوکانی نے کہا حدیث دال ہے اس امر پر کہ عورت اہل ولایات سے نہین ہے
کسی قوم کو حلال نہین کہ اوسکو والی بنا دین اس لیے کہ تجنب ایسے امر کا جو موجب عدم فلاح ہو
واجب ہے انتہی اسی سلیے یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جس قطر یا خطے یا ملک مین کوئی عورت حاکم
ہے وہ قوم ہمیشہ خرابی مین مبتلا ہے کبھی اوسکو فلاح نصیب نہین ہوتی ہر عورت کا دین ہر عورت
کی عقل ناقص ہے جب دین ناقص ہوا تو اوس سے دوسرون کے دین کو کچھ نفع نہوگا جب

عقل ناقص ہوئی تو ہر کام اوسکا سراسر خلاف عقل ہوگا عقل سلیم سے درستی دنیا کی ہوتی ہے
دین سے درستی آخرت کی ہوتی ہے جب امیر یا حاکم یا والی یا رئیس بے عقل ناقص دین ہیں تو یہ
دین دنیا دونو برباد ہین یہ حکم حق مین عام عورتون کے ہے پھر جو عورت کسی قدر ناسمجھ وہ یا امیر
ہوتی ہے تو اوسکا دین اوس کی عقل اور بھی زیادہ کم ہوجاتی ہے اومن ینشأ فی الحلیة
وهو فی الخصام غیر مبین یعنی جسنے ناز نعمت آرام عیش زیور پوشاک مین پرورش پائی وہ ادنےٰ جھگڑا
مقدمہ معاملہ سمجھنا کیا جانے جتنے عیوب ونقائص خدا نے ذات مین عورتون کی رکھے ہین بیان
وہ سب ظاہر ہوجاتے ہین اس لیے کہ امارت کسی عیب کی ظاہر ہونے سے منع نہین کرتی بلکہ
قوت دیتی ہے غریب عورتون کے عیب تو بسبب عدم قدرت کبھی پوشیدہ بھی رہجاتے ہین
یا صحبت شوہر صالح یا عالم یا درویش مین بسبب اطاعت شوہر کے جو شرعًا واجب ہے اصلاح پذیر
بھی ہوجاتے ہین مگر زنان آسودہ حال مستورات امیرات کے عیوب کسی طرح مخفی نہین رہ سکتے
اونکو کسی کام کے کرنے مین کسیکا کچھ ڈر نہین ہوتا ہے نہ عیب کو وہ عیب سمجھین اونکے نزدیک
گویا حسن وقبح اشیا رکا الٹی ہے جسکو وہ عیب جانین وہی عیب ہے جسکو وہ ہنر سمجھین وہی ہنر
ہے نہ خود کسی طرح کا علم ہے کہ نیک وبد مین تمیز کرین نہ دوسرے سے اپنے عیوب کا حال پوچھین
بلکہ جو کوئی اونکی بات اونکے کام پر عیب لگا دے تو اوسکی دشمن ہوجاوین اگلے بادشاہ وسلطان
والی امرا علما و فقرا کے گھر جاتے اونسے نصیحت وصیت طلب کرتے اپنے عیوب دریافت فرماتے
پھر جب اونکو اونکے حالات ومظالم پر مطلع کرتے تو یہ رو دیتے ڈر جاتے توبہ کرنے لگتے آج اگر
کوئی اس طرح پر کسی رئیس امیر کو نصیحت کرے تو شاید فی الفور شہر سے نکالدیا جاوے ورنہ اتنا تو
ضرور ہی ہوگا کہ اوس کی صورت سے نفرت ہوجاویگی ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
غرضکہ امارت ایک خزانہ فساد ہے جب امیر مرد ہی راہ پر نہین ہوتے تو پھر امیر عورتون کا کیا
ذکر ہے قرآن شریف مین شیطان کے مکر کو ضعیف عورتون کے مکر کو عظیم فرمایا ہے فائدہ

عمرو بن مرہ جہنی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جسکو خدا نے امور مسلمین
مین سے کسی چیز کا والی کیا ہے وہ لوگون کی حاجت وفقر سے پردے مین بیٹھا تو اللہ اوسکی حاجت
سے پردہ کریگا اخرجہ ابو داود والترمذی اس سے معلوم ہوا کہ والی ملک کو اہل حاجت سے
چھپ کر بیٹھنا پردہ نشین ہونا درست نہین ہے اس باب مین اور کئی حدیثین بھی آئی ہین مگر
جب عورت کسی امر کی والی ہو گی تو اوسکو حجاب سے چارہ نہین ہے وہ اوسی اپنے پردے کی
اوٹ سے حاجت اہل حاجت کو رفع کرے معاویہ رضی اللہ عنہ نے حدیث مذکور کو سنکر ایک شخص
کو مقرر کیا تھا کہ وہ حوائج مسلمین کو اون تک پہونچا دیا کرے ایسے شخص کو اصطلاح ملوک مین
حاجب بھی کہتے ہین شافعی نے کہا حاکم کو دربان مقرر کرنا نچاہیے تاکہ ہر حاجتمند اوس تک پہونچ سکے
اور ون نے کہا نہین بلکہ تقرر دربان کا جائز ہے تاکہ حاجتمند ترتیب وار آوین ہر شخص کے گھسنے مین
اندیشہ شر وفساد کا ہے سلف کا زمانہ سکون واتباع علے الخیر کا تھا اب وہ وقت ہے کہ اگر والی بنا
حفظ نکرے تو یہ اوباش بدمعاش مفسد خدا جانے کیا گت اوسکی کر ڈالین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب تخت سر پر بیٹھے تھے تو دروازہ باغ پر دربان مقرر کر دیا تھا کہ بے اذن کوئی اندر آنے پاوے
اسی طرح قصہ ایلاء مین بے اذن کوئی اندر مکان کے نہ آتا تھا اکا قصہ گویا نمونہ دربار عام کا
دوسرا یہی دربار خاص کا اس سے جواز اتخاذ حاجب کا معلوم ہوا ہمیشہ محجب رہنا بھی بے شبہہ
مکروہ ہے گو حرام نہو حکما نے کہا ہے جو پہلے آوے اوسکو پہلے بلاوے حاجب ایسا ہو کہ متقاوین
کو پہچانے ہر ایک کا حفظ مرتبہ رکھے امین ثقہ پارسا ہو فائدہ حدیث مین آیا ہے لعنت خدا کی
ہے راشی مرتشی پر رواہ الا ربعۃ وصححہ الترمذی یعنی ان دونو پر بلکہ رائش پر بھی کہ
حدیثون مین آئی ہے راشی کہتے ہین رشوت دینے والے کو مرتشی وہ جو لیوے رائش وہ جو دلاوے
رشوت مین قاضی عامل حاکم وغیرہم سب برابر ہین رشوت کا دینا لینا حرام ہے گو صاحب حق کیون
نہو جنہنے کہا کہ طالب حق کو رشوت دینا اور حاکم کو اوس سے لینا جائز ہے اوسنے خطا کی کوئی مخصص
اس حکم کا موجود نہین ہے بلکہ رشوت مطلقا حرام ہے بدلیل عموم حدیث ہان اس جرم پر کوئی حد

تعزیر شرع مین نہین آئی ہے اسکی سزا اسی قدر کافی ہے کہ ایسا آدمی معزول کیا جاوے
مال رشوت واپس کرا دیا جاوے سبل السلام مین لکھا ہے جو مال قاضی لیتے ہین وہ چار قسم پر ہے
رشوت ہدیہ اجرت رزق پہلا مال اگر اس لیے دیا گیا ہے کہ حاکم حکم ناحق کر دے تو یہ حرام ہے
راشی مرتشی دونو پر اور جو اس لیے دیا گیا ہے کہ سچا حکم دے تو حاکم پر حرام ہے نہ دینے والے پر
اس لیے کہ اوسنے اپنی حقرسی کے لیے دیا ہے اسکا حکم ویسا ہے جیسے کوئی واسطے لانے غلام گریزپا
کے کچھ مزدوری مقرر کرے یا خصومت پر کچھ اجرت دے بعض نے کہا نہین بلکہ یہ بھی حرام ہے
اس لیے کہ اس طرح کا دینا حاکم کو گناہ مین ڈالتا ہے یہی قول قوی و حق ہے ہدیہ کی یہ صورت
ہے کہ قاضی ہونے سے پہلے اگر اس طرح کا برتاؤ تھا تو حرام نہین ہے لیلیوے اور بدلا کرے اور اگر
بعد قضا کے دیتا ہے اور کوئی معاملہ مقدمہ نہین ہے تو مکروہ ہے گو جائز ہوا اور جو کوئی مقدمہ
دائر ہے تو پھر بالکل حرام ہے حاکم و مہدی دونو پر اجرت یہ ہے کہ حاکم نے جسکو اس کام پر مقرر
کیا ہے اوسکو عوض کام کے کچھ تنخواہ یا سالانہ بیت المال سے دیتا ہے قرار سکو اس اجرت کا لینا
بقدر عمل درست ہے ہان اگر عمل سے زیادہ لیگا تو حرام ہے اسلیے کہ یہ اجرت بمقابلہ عمل کے
ہے نہ اس لیے ہے کہ وہ حاکم ہے جتنی اجرت غیر حاکم کو اوس عمل پر ملنا چاہیے اوتنی ہی اسکو لینا
درست ہے نہ زیادہ اسی لیے یہ بات کہی گئی ہے کہ تونگر کو قاضی بنانا فقیر کے قاضی بنانے سے
بہتر ہے رزق یہ ہے کہ بیت المال سے بقدر سد رمق اوسکو دیا جاوے خواہ وہ قاضی ہو یا نہو
اسکا لینا بھی درست ہے

فصل

شہادت کہتے ہین خبر قاطع کو شاہد وہ ہے جو اس شہادت کو ادا کرے تکلف شہادت کا بوقت
ادائے شہادت کے کچھ شرط نہین ہے اور شرع مین کہین اسکا ذکر نہین آیا مجرد اخبار کافی ہے
بعض نے کہا شہادت علی الاقوال مین تلفظ شرط نہین ہے مگر افعال مین شرط ہے جو شخص سوال سے
پہلے شہادت ادا کرے وہ بہت لیپا آدمی ہے مگر جبکہ سچی گواہی دے وہ بات جسطرح گواہی دیتا ہے

شل مہر نیمروز کے اسپر روشن ہوویگی شہادت زور برابر شرک کے ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے
جائز نہین ہے گواہی خائن وخائنہ و دشمن کینہ ور وقانع اہل بیت کی رواہ ابو داود عن ابن
عمرو ایک روایت مین زانی و زانیہ بھی آیا ہے انکی گواہی اسلیے درست نہین ہے کہ یہ کیلے
فاسق ہین خدا نے فرمایا ہے ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا اسی طرح عورت اہل شہادت
نہین ہے یعنے بسبب نقصان عقل و دین کے شرطیت آزادگی پر البتہ کوئی دلیل نہین ہے تعزات
مین زمہ ذمیت مین باپ بیٹے کی گواہی مین اختلاف ہے کیونکہ قرابت ذریعت نظنہ تہمت ہے
قریب و ستم کی گواہی سے بھی حدیث مین نہی آئی ہے جسکو اکثر سہو ہوتا ہے اوسکی گواہی بھی صحیح
نہین جو آدمی جھوٹ بولا کرتا ہے اوس کی شہادت بھی مقبول نہین ہے اہل اسلام کی گواہی
حق مین کافر کے مقبول ہے گو باہم عداوت دینی ہو قانع جو کسی کے گھر روٹی کپڑے پر پڑا رہتا ہے
اوس کی گواہی حق مین گھر والون کے تو درست نہین ہے مگر غیرون کے لیے جائز ہے حدیث مین
گاؤن والون کی گواہی شہر والون پر جائز نہین ہے رواہ ابو داود عن ابی ہریرۃ مرفوعا
یہی مذہب ہے امام احمد کا مگر شوکانی نے کہا ہے کہ اگر بدوی عادل ہو تو کوئی مانع اوسکی قبول
شہادت سے نہین ہے رسول خدا صلعم نے گواہی اعرابی کی ہلال رمضان پر قبول فرمائی ہے
اسی طرح شہادت نزن عادل کی حق مین عورات نسار کے مقبول ہوتی ہے تعدیل شہادت مین
اسی قدر کافی ہے کہ ظاہر مین مستقیم الحال ہو کوئی شک و شبہ اوسپر ظاہر نہو یعنی ضرور نہین ہے کہ باطن
حال کی کرید کرین عمر رضی اللہ عنہ نے مجہول الحال کی گواہی جائز نہین رکھی جھوٹی گواہی منجملہ
اکبر الکبائر کے ہے آنحضرت نے شہادت زور کو برابر شرک کے ٹھیرایا ہے یہ گواہی زنا چوری سے
بھی بدتر ہے مگر لوگون نے اسکو ایک آسان کام سمجھ لیا ہے تحسبونہ ہینا وھو عند اللہ عظیم

عشق چہ آسان نمود آہ چہ دشوار بود ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت

ایک گواہ کے ساتھ یمین مدعی کافی ہے یمین کا اعتبار لعان قسامت مین کیا گیا ہے ان
اہل رائے اسکو قبول نہین کرتے ہین سو بڑے منکرین سنت ان کو تو قبول کرنا فرمان خدا و رسول کا کافی

گر دوست مراد تست سعدی — سہل ست جفاے ہر دو عالم

فائدہ جب کوئی یہ دعوی کرے کہ اس چیز مین میرا حق ہے خواہ حق ہو یا باطل تو اسکو مدعی
کہتے ہین جب اوس دوسرے پر وہ دلیل لاویگا تو اسکو بینہ کہتے ہین ابن عباس نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر لوگون کو زرے اونکے دعوی پر دلوا دیا جایا کریگا تو بہت لوگ
دعویدار دماء و اموال کے کہڑے ہو جاوینگے ولکن مدعا علیہ پر قسم ہے یعنے اگر وہ انکار کرے
مدعی پر حجت پیش کرنا ہے یعنے صورت فیصلہ دعوی کی یہی ہے کہ مدعی بینہ لاوے مدعا علیہ
تصدیق کرے یا قسم انکاری کہاوے سلف وخلف امت کا یہی مذہب ہے عمل کرنے مین قرائن
قویہ پر بہت احادیث آئی ہین ائمہ فقہ وفتوی نے بھی قرائن پر اکثر عمل کیا ہے جس طرح کہا ہے
القول قول البائع فی کذا والقول قول المشتری فی کذا اسیطرح سارے معاملات مین قائل قرائن
ہوئے ہین جنے علما مین سے انکار اسکا کیا ہے وہ اقوال اہل علم سے غافل رہا جیسا جانتی دان
قضایاے جزئیہ کے جو شارع سے وارد ہین قالہ الشوکانی اس باب مین کتاب طرق حکمیہ مشتمل ہے
ذکر اسکا اوپر گذر چکا ہے **فائدہ** آنحضرت صلعم نے ایک قوم سے قسم لینا چاہا اونہون نے جلدی کے
فرمایا انمین قرعہ ڈالو جسکا نام نکلے وہ قسم کہاوے رواہ البخاری اس حدیث سے ثبوت قرعہ کا
ہوتا ہے یہی مذہب ہے مالک وشافعی واحمد کا شارع نے جسطرح اعتبار قرعے کا الحاق ولد اعتاق
موالی اعتبار زوجات مین واسطے سفر کے کیا ہے اسی طرح جس چیز مین دو آدمی دعوی کرین دونو کے
بینہ برابر ہون تو اعتبار قرعہ کا ہے اسی طرح قسمت مواریث مین وقت التباس کے ترجیح کو معتبر کہا ہے
یہ قول کہ حدیث قرعہ منسوخ ہے غلط ہے حنفیہ نے اگر اسکو نا مانا ترک کیا تعجب ہے . وتو اکثر سنن کو چہوڑ بیٹہتے
ہین ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما
تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا کیفیت قرعے کی کسی حدیث مین نہین آئی ہے مگر نووی نے
یہ لکہا ہے کہ تین چار یا زیادہ پرچے کاغذ کے لے ہر پرچے پر نام ایک شریک کا شرکا مین سے لکہے
برابر سب پرچون کو لیکر الگ الگ گولیان مٹی یا موم یا آرد کی بناوے پہران سب گولیون کو لیکر

کو دین ایک ایسے شخص کی رکت ہو وقت لگنے نام بتانے گولی کے حاضر تھا پہر ایک دوسرا شخص
جو پہلے سے موجود تھا وہ ایک گولی اوٹھا لے جسکا نام نکلے اوسکو وہ گولی دے اسی طرح ہر ایک گولی
کہا وہ تھا اوٹھا کر جسکے نام کی ہو اوسکو دیوے اسکو قرعہ اندازی کہتے ہین **فائدہ** حدیث مین آیا ہے
جسنے کسی مسلمان کا حق قسم کہا کر لیلیا اوسپر جہنم واجب جنت حرام ہے ایک آدمی نے کہا اگرچہ
تہوڑی چیز ہو فرمایا ایک مسواک ہی کیون نہ ہو. رواہ مسلم عن ابی امامۃ الحارثی اسی کو یمین
فاجرہ کہتے ہین وہان تو ایک شاخ اراک پر یہ وعید سخت ہے یہان تو ہزارون کا حق جہوٹی جہوٹی
قسمین کہا ہیان دیکر داب رکہتے ہین گندہ جہنم ہون تو کیا ہون ہان آئی بات ہے کہ یہ سزا جب ہے
کہ دیدہ و دانستہ اسکا مرتکب ہو پہر توبہ بہی کرے حق غیر واپس بہی نہ دے ورنہ توبہ پر حقوق معاف ہو جاتے
ہے **فائدہ** قبضہ گواہی پر مقدم ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فیصلہ اسی طرح کیا تہا
یہی مذہب ہے شافعی و مالک وغیرہما کا شافعی نے کہا اگر دو لوگ دعوی دینے مین برابر ہون مگر یہ چیز
جسکے ہاتھ مین ہے وہ اقوی ہے **فائدہ** اسامہ بن زید کو ایک قائف نے قیافہ سے بیٹا زید کا
بتایا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہوئے یہ دلیل ہے اعتبار قیافہ پر مالک و شافعی
وجماہیر علما نے ثبوت نسب مین اعتبار قیافہ کا کیا ہے آنحضرت صلعم کی تقریر حجت شرعی ہے عمر
ابن خطاب نے محضر صحابہ مین حکم قیافہ دیا کسی ایک نے بہی انکار نہ کیا یہ گویا اجماع صحابہ ہوا حدیث
لعان مین بہی اسپر دلیل ہے کیونکہ فرمایا تہا کہ اگر یہ بچہ اس صفت کا پیدا ہو تو فلان کا ہے اور اگر اوس
شکل کا ہو تو فلان کا ہے آخر وہ بچہ موافق اوسی وصف مکروہ کے پیدا ہوا تب فرمایا اگر قرآن
نہوتا تو مین اسکو سمجہ لیتا اہل راے نے قیافہ کا انکار بہی ثبوت نسب مین کیا ہے مگر جب شارع
علیہ السلام سے اعتبار اوسکا ثابت ہو گیا تو پہر کسیکا انکار کچہ بکار آمد نہین ہو سکتا ہے والحمد للہ
بطل نحو معطل **فائدہ** آنحضرت صلعم نے ایک آدمی کو تہمت مین قید کیا پہر چہوڑ دیا اوس کو
ایک رات دن حبس مین رکہا تہا تا کہ حق ظاہر ہو جاوے یہ دلیل ہے جواز حبس متہم پر حدیث
مطل الغنی ظلم یحل عرضہ وعقوبتہ بہی اسپر دلیل ہے صحابہ و تابعین کے زمانے مین کسی

حبس واقع ہوتا تھا کسی نے انکار نہ کیا تیسیر خانہ زمانہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین مقرر
ہوا الا اب یعنی وعذاب الیم نص قرآن کریم ہے شرع اقبل سے ذکیر ہو گئی تھا اس لیے دلیل
ہاتھ نہیں ہے **فائدہ** متہم کو مار پیٹ کرنا درست ہے قصہ افک مین آنحضرت صلعم سے ضرب متہم
ثابت ہوئی ہے آرد بیلی نے انوار مین ماوردی نے احکام سلطانیہ مین اس مسئلے کو مفصل لکھا ہے
فائدہ حدیث مین آیا ہے جسکو ہم نے کسی کام پر مقرر کر کے رزق دیا پھر جو کچھ وہ بعد اس رزق
کے لیگا وہ غلول ہے روا ہ ابوداود وصحح الحاکم اس سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم عمال کی تنخواہ مقرر فرماتے تھے اسمین کچھ شک نہیں ہے کہ اموال مصالح وجزیہ وسائر بیت المال
کا مصرف یہی مصالح مسلمین جو ایک سو تین ارزاق محسنین مین اعظم مصالح وہ ہیں جنمین تقییدِ معالم دین ہو
مصالح دنیویہ بمقابلہ مصالح دینیہ کے کچھ چیز ہی نہیں ہوتے ہین صحابہ مال جمع کرکے تھے پھر اوس
مال کو مسلمانون میں صرف کرتے تھے ہر شخص کو بقدر اوس کے مرتبے کے علم ودین وسبقت اسلام
مین دیتے جو لوگ مفسر محدث ہوتے اونکو زیادہ دیتے قاضی مفتی مقرر کرتے حاصل یہ ہے کہ جتنے
آدمی طرف سے امام یا خلیفہ کے اعمال متنازعہ پر ورج کا کام ہو یا عملی کا مقرر ہوتے ہین انکو بیت المال
سے رزق ملتا ہے ان سب سے مصالح دینیہ کا کام اول مصالح دنیویہ کا کام ثانیا لیا جاتا ہے ہر ایک
کو رزق موافق اوس کی محنت ونفع دین کے دیا جاتا ہے نہ مطابق قرابت وقربت ونسب کے
ان قرابت نبوت کا صلہ رحم کرنا اپنے صلہ رحم سے بہتر ہے اس صلہ رحم مین اگر اپنا ہی خرچ ہوتا ہے
تو اومین اس شخص سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہونگے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وقت
قسمت غنیمت کے اپنے بیٹے عبد اللہ بن عمر کو کم دیا تھا امام حسن وحسین کو زیادہ دیا تھا اونہون نے
کہا مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے جہاد کیا کرتا تھا اب تک میری تلوار خون کفار سے خشک نہیں ہوئی
ہے یہ دونو گلی کوچے مین بڑے کھیلتے پھرتے تھے اکو تم نے زیادہ دیا مجھے کم دیا حضرت عمر نے فرمایا
مین تکو بھی زیادہ دونگا مگر تم انکا سا باپ انکی سی ماں انکا سا نانا انکی سی نانی لے آؤ پھر زیادہ دونگا
الغرض سلف صلحا کا یہ طریقہ تھا کہ وہ صلہ رحم رسول خدا صلعم کو اپنے صلہ ارحام پر مقدم رکھتے تھے

لیکن دین تعظیم و تکریم میں اور دل پر فائق سمجھتے تھے مگر اب وہ وقت آیا ہے کہ سادات سب سے
زیادہ ذلیل و خوار ہیں افغان بمثل انکے بہتر شیر اسے سمجھتے ہیں جو حق آپکی قوم و قرابت کا ہے
کو وہ مجہول النسب یا غیر نکاح سے ہوں وہ کسی شریف صحیح النسب کا بھی نہیں ہے اسپر قوموں کی سلام
کا خدا اور رسول کی محبت کا ہے سبحان اللہ و بحمدہ کتنی کیسے تھا یا ایک وہ واقعہ ایسے کہ میں ہوں
تو ہوں جو قدر سیادت کرتے ہیں و رنجکو دیکھو یہ مطلب سے طرح ان کے خون کا پیاسا ہی کوئی
زہر دیتا ہے کوئی شمشیر سے نکالنے کی فکر میں ہے کوئی تیر ا بدر ریزی کرتا ہے کوئی ایذا دینا
کو تا ہے کوئی بغیر کسی دلیل و ثبوت صحیح کے نسب و حسب پر طعن کرتا ہے حالانکہ حدیث شریف میں
آیا ہے کہ بیشک تم میں دو چیز کو چھوڑتا ہوں ایک کتاب اللہ کو دوسرے اپنے اہل بیت کو میں کہ انکو نگاہ رکھنا
بعد میرے کسی خلافت میری امتیں کی یہ دونوں مجھسے جدا نہوں گے یہاں تک کہ حوض پر پاس
میرے آویں سو جیسی کچھ خلافت آجکل ہو رہی ہے وہ ظاہر ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور

فائدہ اگر کسی کو کوئی بادشاہ کچھ دیوے عنایت کرے تو اوسکا لینا اس شخص کو منع نہیں ہے اصل
اس باب میں حدیث عمر بن خطاب ہے آنحضرت صلعم نے انسے کہا خذ ما جاءك من هذا المال
وانت غیر مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك یعنے جو بے مانگے
خود آوے اسکے لینے کی نسبت مال سلطنت کا مشتبہ ہوتا ہے اوسمیں مدفی حلال و حرام دونوں کا
اسکو کچھ بحث اس سے نچاہیے کہ یہ مال کیسا ہے مگر بے حاجت سوال ہی نکرے [illegible] تو
مال ہاتھ میں ظالموں کے ہے اوسکا لینا جائز ہے مگر یہ کہ وہ مال کسی شخص
مظلوم کے لیا ہو تو پھر اوسکو نہ لیوے رشوت کہت سود لیتے [illegible]
میں آتا ہے یا لین دین میں ملتا ہے وہ حلال ہے [illegible] کیا ہے مگر جب تک
اس رہن رکھی ہے جو یہود مدینہ میں [illegible] آنحضرت صلعم نے انکا کھانا کھایا
بات پر اجماع ہے کہ یہود [illegible] رہتے تھے صحابہ اونسے معاملہ کرتے
تھا وغیرہ [illegible] لین دین کو

سور کہاتے سود لیتے ہین صحابہ واہل بیت مین ایسے لوگ جو جو ائمۂ خطایا سے ظلم لیتے تھے لیکن
کوزے ہین فائدہ یہ نمد وطعام جو بادہی وغیرہ دیتے ہین انہین حلال حرام مخلوط ہوتا ہے یہ کبھی جو
بازارون مین کبتا ہے فاسق کا فریب نماز عورتین نہایت بے احتیاطی سے اسکو نکالتی مین یہ عورتین
انواع خلاف جو دہقانی درست کرتے ہین انہین پیشاب حیوانات کا ملکر خشک ہو جاتا ہے یہ کفار
ہو پیشہ غلہ فروشی وغیرہ کا کرتے ہین ہر غلہ وغیرہ کی اولاً یہ جا کر لیتے ہین سوا ان سب اجناس کا جو دینا
پینا کہانا کہلانا درست ہے عموم بلوے کے سبب سے یہ حرام نہین ہو سکتے لشکری داخل علاقہ کے
بابتہ جو مال بیچا جاتا ہے اوس کی قیمت تاجرون کو حلال ہی حالانکہ معلوم ہی کہ وہ قیمت مال جو اہل علاقہ لشکر
دیتے مین خالی غصب یا رشوت یا باطل یا تہمہ سے نہین ہے خصوصاً جو کل وہیج وشری حرفات
حرمین شریفین وحجاز مین ہوتی ہے وہ بھی اسی طرح کی ہے یہ اعراب وبدو اپنی عورتون کو وارث
متروکہ نہین کرتے انکا مال غالباً ارث مارنے کا کسوت کا ہے تو کافی جہنے لکھا ہے خلاص کے
یہ صورت ہے کہ مومن کا حال مشکل حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو جانا چاہیے آنحضرت صلعم
بعد بعثت کے تیرہ برس مکہ معظمہ مین رہے وہان کے لوگون سے معاملہ بیع وشرا کا فرماتے تھے اونکے
مہمان ہوتے تھے مگر سوا اوس کے جو بعینہ حرام ہوتا تھا کچہ ترک نہ کرتے حالانکہ سارے قریش آکل ربا
آکل مال باطل تھے مکہ اوس وقت کچہ دار حرب بھی نہ تھا کہ حرام عقد ہو گی۔ وہ درست ہوا اس لیے کہ وہ تو
بعد نزول اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا الخ کے دار حرب ہوا ہے یہ آیت اوس وقت اتری
جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرف مدینے کے ہجرت فرمائی حالانکہ اہل مکہ ربا قبل بعثت
بھی حرام تھا تحریم ربا بنی اسرائیل وغیرہم پر عام تھی بعد حسب۔ مدینے مین آئے اہل کتاب سے لین دین
رہا عقد جزیہ مین یہ شرط بھی ٹہیری کہ جو مسلمان انکا مہمان ہو تین دن اوسکی ضیافت کرین حالانکہ
یہ شراب بیچتے سور کہاتے حرام مال جمع کرتے تھے مگر وہ مال اونکا حق مین اہل اسلام کے حلال ٹہیرایا
ان آی بات ضرور ہے کہ اس زمانہ متاخرین مین بسبب کثرت ظلم ومظالم کے حلال صرف کا پتہ لگنا
بہت مشکل ہو گیا ہے کوئی مال کسی طرح کے شبہ سے خالی نہین بچا ہے

وسیئات معدومان فی الارض دہم حلال وحلال فی الحقیقة ما صح

یعنی دو چیزین اس وقت مین نایاب ہین ایک تو حلال کا پیسا دوسرے دوست خیر خواہ سو بطرح
سلف نے گذر کیا ہے اوسی طرح خلف بھی بسر کر سکتے ہین آنا چاہیے کہ جس مشرک کا فر فاسق مبتدع
ظالم اہل ذمہ سے لین دین کرین عقود فاسدہ بیع و شرا سے بچین سود لین دین ناجائز خرید و
فروخت نکرین باقی جو مال ہاتھ سے ان طلہ فسقہ فجرہ کفرہ کے بعوض ثمن اشیا مبیعات قیمت تجارات
یا عطایا سے سلطانیہ مین ملے وہ ان کے حق مین حلال ہے نہ حرام ہان یہ اور بات ہے کہ کوئی
شخص شبہات سے بچے حلال خالص کی تلاش کرے طریقۂ تقشف کو اختیار کرے کہ یہ راہ بھی کچھ
بری نہین ہے بلکہ بہت اچھا طریقہ ہے فاعل اس طریق کا محمود ہے صلحاے امت ہمیشہ تجارت
کرتے تھے اپنے ہاتھ سے کپڑا سیتے کتاب لکھتے کوئی اور اچھا پیشہ کرتے اوس سے پیٹ بھرتے
ان اموال مشتبہ سے بچتے رہتے لکن معہذا جو کمائی ان کامون کی ہوتی ہے وہ غالبًا ایسا ہی مال
ہوتا تھا جو مخلوط مشتبہ تھا بہت لوگ خیال کرتے ہین کہ یا وقاف حلال خالص ہین حالانکہ تین ایسے
احوال جمع ہوجاتے ہین جنسے وہ داخل مشتبہات ہین اس صورت مین کوئی راہ سوا اسکے نہین ہے کہ
جسکا حرام خالص ہونا معلوم و متعین ہو اوس مال کی طرف جلدی نکرے ہاتھ نہ بڑھاوے جسکو مشتبہ
مخلوط بحرام جانے حتی الامکان اوس سے بھی پرہیز رکھے اپنی آبرو و دین کو بچا دے جس مال کا مالک
معلوم نہو وہ مغصوب ہے مجرد اس وہم سے کہ یہ مال سلطان مشتبہ یا حرام ہے ترک عطیۂ سلطانی ٹھیک
نہین ہے سلف امت نے ہمیشہ عطایاے سلطنت کو قبول کیا ہے جو معاملہ آنحضرت صلعم اہل کتاب سے
کرتے تھے اوسی طرح ہمکو ان ملوک کے ساتھ چاہیے مال جزیہ منجملہ مشتبہات ہے حدیث مین مشتبہ
سے بچنے کو فرمایا ہے حالانکہ خود آنحضرت صلعم نے جزیہ لیا ہم کو لینے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ مشتبہ
مال جزیہ کا ہاتھ مین کفار و اہل ذمہ کے سب بر طرح سے وہ آیا ہے اونکو ہمکو کب معلوم ہے مگر جب
اون کے قبضہ سے نکل کر ہمارے ہاتھ مین آیا تو اب ہمارے لیے حلال ہین ٹھیرا اس لیے کہ
اول تو اس مال جزیہ کے لینے کا ہم کو حکم ہے دوسرے یہ کہ حرب بنی النضیر و قریظہ و حرب نصاریٰ

مین کہ اہل کتاب تھے اور انکا مال قیمت خمر و خنزیر و ربا و رشوت و غصب و سرقت وغیرہ وجوہ محرمہ سے
جمع ہوا تھا غنیمت نے اوس مال کو بحسب شرائع ما جاء مسلمین سب کے لیے حلال کر دیا لکن اس
مال کو اطیب ارزاق شمار کیا قال تعالی فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا حاصل تحقیق یہ ہے کہ عطیہ
سلطان بغیر سوال و استشراف کے ملا ہے وہ حلال مبین ہے اوس کے لینے کا حکم خود رسول خدا صلعم
نے دیا ہے اعطی رزق ساقہ اللہ الیک فرمایا ہے عمر بن خطاب سے کہا کل وتصدق فتمول
ان شئت یعنی کھاؤ کھلاؤ مالدار بنو حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ
اللہ تعالی قبول نہین کرتا صدقہ مگر مال حلال سے اس سے معلوم ہوا کہ عطیہ سلطنت حلال ہے
کہا وسے صدقہ دیوے مال مشتبہ نہین ہے فائدہ جسکے ہاتھ مین مال شبہات و مظالم کا ہے
جیسے ملوک و رؤسا وغیرہ اوکو چاہیے کہ مال مذکور کو مصارف خیر مین صرف کر دین کیونکہ یہ مال
جب تک انکے ہاتھ مین ہے تو شبہات کا مال ہے مگر دوسرے کے ہاتھ مین جاویگا تو حلال طیب
ہو جاویگا اسلیے کہ سلطان نے جو کچھ نقد وجنس وغیرہ صدقہ وخیرات مین نکالا ہے یہ کچھ اوسکا نہین ہے
بلکہ اسکا نکالنا تو اوسپر پہلے ہی سے واجب تھا پس جسکے پاس مال غیر طیب موجود ہے اور وہ بذریعہ
مظالم وغیرہ جمع ہوا ہے جب یہ اوس مال کو صرف کر دیتا ہے تو ظلم و معصیت سے اسکی رہائی ہو جاتی
ہے مراد مالک مظالم وغیرہ سے اس جگہ وہ مال ہے جو اسکو خزانہ ریاست یا بیت المال سلطنت مین
جمع کیا ہوا ملا ہے یا ترکہ کی شکل مین ہاتھ لگا ہے اور کوئی مالک اوس مال کا معلوم نہین ہے تو صورت
نجات کی اوس مال حرام سے یہ ہے جو ذکر کیگئی یہ مطلب نہین ہے کہ امرا و رؤسا مال حرام بالظلم
جمع کرین پھر اوسکو مصارف خیر مین اوٹھا دین کہ یہ صورت ہی سے ابطل باطلات ہے یہی بات کہ
جو علما و صلحا متورع متقی تھے انھون نے جوائز سلطانی کو قبول نہین کیا سو تورع کرنا حلال مین سے
بھی مندوب ہے اللہ تعالی کو محبوب ہے یہ بات نہین ہے کہ جس چیز سے کسی متقی نے تورع کیا ہے
وہ چیز حرام ہی ہوتی ہے یا مشتبہ بلکہ جو حلال مال مین تقلیل کرے تارک مال طیب ہو تو ایسا شخص
نزدیک صحابہ کے اوس شخص سے زیادہ تر دوست و عزیز ہے جو مال طیب بکثرت رکھتا ہے اسی لیے فقراء

اغنیاسے پانسو برس پہلے بہشت مین جاوینگے اغنیا سے مراد وہ لوگ ہین جو مال حلال رکہتے
ہین کیونکہ یہی لوگ لائق مغفرت وجنت کے ہین نہ وہ آسودہ لوگ جنکے پاس مال حرام جمع
ہے کہ وہ تو لائق دوزخ کے ہین ابن حزم نے محلے مین لکہا ہے جسکو کوئی چیز بے مانگے سے ملے
اوسیر لیا اوس چیز کا واجب ہے پہر لیکر اختیار ہے کہ اوسی کو ہبہ کر دے جتنے وہ چیز دی ہے یا کسی
اور کو بخشدے اسی طرح حکم صدقہ و ہدیہ وغیرہ سارے وجوہ نفع کا ہے دلیل اسکے وجوب کی وہ حدیث
عمر رضی اللہ عنہ ہے جسمین حکم لینے عطا کا بدون مسئلے کے اور منع استشراف نفس سے آیا ہے جو کوئی
اس شخص کو کچھ دیتا ہے خواہ وہ سلطان ہے یا غیر سلطان عادل ہے یا ظالم سو یہ عطا اس بات
سے خالی نہین ہے کہ لینے والا جانتا ہے کہ اس نے مجھکو مال حرام دیا ہے یا مال حلال یا بالکل نہین
جانتا کہ حلال ہے یا حرام اگر ظن غالب یہ ہے کہ حرام ہے یا حلال یا دونو امر ممکن ہین تو جب تک
حرام ہونے کا یقین ہے کہ وہ بغصب و ظلم لیا گیا ہے تو اوسکو نہ پہیرے اس لیے کہ اوسکے
رد کرنے مین اہانت ظالم ہے ظلم وجد وان پر لینے مین اہانت ہے بر و تقوی یہ ہے پہر اگر اسکو
معلوم ہے کہ یہ مال فلان شخص کا ہے اس ظالم نے اوس سے چہین کر مجھکو دیا ہے تو اسکا پہیر دینا
بہتر ہے گویا اس رد مین اوس ظالم کو مظلمہ مذکور پر قائم رکہنا ہے بلکہ اس مال کو لیکر اوس شخص کو
دیدے جسکا وہ مال ہے اور اگر نہین پہچانتا کہ یہ مال کسکا ہے تو اس مال کو مصالح مسلمین مین صرف
کرے اچہے نیک کامون مین اوٹہا دے اور جو نہین جانتا ہے کہ حلال ہے یا حرام ہے کیونکہ اکثر
معاملات خلق کے الا ماشاء اللہ اسی طرح پر ہین تو اگر اسکو حرام کر دیا جاویگا تو سارے معاملات حرام
ہو جاوینگے کوئی صورت جواز تعامل کی حلت لین دین کی باقی نہ رہیگی عہد نبوت مین سرقات و
معاملات فاسدہ وغیرہ مشروع بہت تہے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی سبب سے تخند
اون اموال کا تعامل مردم مین حرام نہین کیا ہان ایک قوم نے منجملہ اہل تقوی وورع کے ایسے
مال سے جو انکے ظن غالب مین حرام تہا پرہیز کیا ہے سو یہ کچہ برا نہین بلکہ وجوب نصیحت مین
داخل ہے اگر یہ چاہے تو ایسے مال کو لیلے کچہ مضائقہ نہین اور جواد سے لیکر صدقہ و خیرات مین صرف

کردیا تو بہرحال ویسا ہی حرج ہے اور اگر سب آیات لیا تو بھی یہ حرج نہیں جاتا کیونکہ آیات قوی ہے
واتقوا اللہ حق تقاته کا یہی مطلب ہے

فصل

سارے مسلمانوں کا اجماع ہے کہ امر بمعروف نہی عن المنکر واجب ہے بڑے ستون دین کے یہی
دو کام مین ہر فرد مسلمان پر انکا وجوب ثابت ہے پر جسکو منصب امامت یا قضا یا ولایت یا
ریاست حاصل ہے اوس کے حق مین فرضیت انکی زیادہ تر مؤکد ہے ف زمانہ نبوت و خلافت
راشدہ وغیرہ مین کوئی شخص آپ سے قاضی مفتی نہوتا تھا جب تک کہ خلیفہ یا امام اوسکو اس کام پر
مقرر نکرے بلکہ کوئی شخص تالیف تصنیف دینیہ بھی نہین کرسکتا تھا جب تک کہ ملوک و علماے وقت
اوسکو لائق اس کام کے سمجھ لیں اب ہر ایک جاہل کم علم مقتدے مذہب اور عوام الناس کو یہ حوصلہ پیدا
ہوگیا ہے کہ بڑے بڑے اہل علم پر معترض ہوتے مین رسالے رساتے ہیں کوئی ایسا حاکم باقی نہین
رہا ہے جو انکو تادیب کرے ایک سبب اعظم غربت دین کا یہ فساد خانہ فرسائی ہی ہے محمد لسم
الہ آبادی نے جب رسالہ وحدة الوجود تالیف کیا تو سلطان دہلی کی طرف سے سخت باز پرس
ہوئی کتاب مذکور جلادی گئی انگلے حکام اسلام اگر ایسا کرتے تو یہ دین قائم رہتا اب بوجہ تقلید تحجیہ
مین رسالے کے رسالے بنتے ہین سارے عوالم تباہ ہوگئے کوئی ان کتابوں کو نہ جلاتا ہے نہ دریا
ذبوتا ہے اسلام غریب ہوگیا ہے امین بن ابراہیم نے تاریخ وانی مین ذیل ذکر ہارون رشید
لکھا ہے ولما رأى تكثر الحديث عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم امر بان لا يعتمدوا
الا القرآن ونصوص الحديث المجمع على صحته وجمع جميع الكتب التي كانت سببا
للجدال فكانت حمل مائتي جمل فارسلها ورماها في دجلة انتهى زیادتہ نے اٹھارہ ہزار
احادیث ثابتہ تک زیادہ ہارون نے اسی قسم کی کتابوں کو دجلہ مین ڈبوا دیا جو کتب مجمع
علی الصحة تھی جیسے صحاح وغیرہ انکو باقی رکھا اب اگر خدا کسی کو ایسی توفیق دے کہ وہ ان کتب نزاع
و قیاس کو جمع کرکے دریا مین غرق یا آگ مین حرق کردے تو یہ سلسلہ فساد اختلاف و ہیچ کا اٹھے

دور ہوا جاتا ہے نا لس کتاب و سنت و اسطے عمل کے باقی رہجاویگی ف تحکیم ایک دوسرا طریقہ ہے قضا کا علیحدہ جب فریقین نے یہ التزام کیا کہ جو حکم پنچایت سے ہوگا وہ ہمکو منظور ہے تو التزام انکا سبب لزوم اس حکم کا ہو جاتا ہے قرآن و حدیث دونو سے جواز اس تحکیم کا ثابت ہے جزا صید میں اسکا اعتبار کیا گیا ہے قصہ بنی قریظہ میں سعد حکم ہوئے تھے زوجین کے جھگڑے میں بھی ایک ایک شخص کا حکم ہونا دونو طرف سے آیا ہے ف جس سے مسلمان بیعت کر لین وہ امام و والی نہیں ہوسکتا ہے ان میں محتسب مشتمل آحاد مسلمین کے ہے جبیر قیام امر نہی واجب ہے جسمین صلاحیت قضا ہو وہ قتل محتسب احتساب کر سکتا ہے محتاج ولایت نہیں ہے محتسب کو ایسا ہی ہونا چاہیے کہ وہ صالح قضا ہو اور مروت اہی کو جانتا ہو ف متفرقات قضا سے ایک یہ بات ہے کہ خصوم حاضر ہوں ازدحام نہو اور اونچی بلند نکی جاوین مدعی مدعا علیہم شور غل نکرین اس لیے کہ غل غپاڑے سے ذہن حاکم کا مشوش ہوجاتا ہے سماع واجب دعوی آپکی طرح نہین ہوتا ہے پورا مطلب سمجھ مین نہین آتا ف مدعی مدعا علیہ مین برابری کرنا واجب ہے ورنہ عدل نہوگا آنحضرت صلعم نے حکم دیا ہے کہ خصمین سامنے حاکم کے بیٹھیں جب بیٹھنے مین دونو برابر بیٹھے تو بات چیت سلام جواب تعزیر تعقیب مین بالا ولی برابری چاہیے حاکم کو نچاہیے کہ احد خصمین پر چلا کر بولے دوسرے سے نرم بات کرے یہ جب ہے کہ دونو مسلمان یا دونو غیر مسلمان ہوں ورنہ کافر کمتر ہے مسلمان سے جیسا کہ اس لیے کہ حدیث مین آیا ہے لاتساووہم فی المجالس یہ حدیث ضعیف ہے ف حاکم پہلے مدعی کی بات سنے پھر مدعا علیہ کی یہ نکرے کہ ایک ہی کی بات سنکر حکم لگا دے حکم جب دے کہ مقدمہ کو خوب ٹھونک بجا کر سمجھ لے ورنہ عدل نہوگا ف مدعی کے گواہ و بینہ کا حال اگر حاکم کو معلوم نہو تو تحقیق کر لے بے دریافت قبول نکرے مدعا علیہ کا طرفدار نہ بنے مدعا علیہ سے کہدے کہ ثبوت دعوی تم کا اس طرح پر ہے اگر وہ اوسکو دفع کرے تو مہلت دے ورنہ حکم جاری کرے ف اللہ تعالیٰ نے جمیع بشر پر ظلم کرنا حرام کیا ہے کسیکا استثنا نہین کیا والد ہو یا ولد اگر باپ ظلم سے باز نہ آوے تو حاکم اوسکو قید کر سکتا ہے یہان تک کہ اوس ظلم گزشتہ سے او بہاوسے اگرچہ حق والدین بہت بڑا ہے مگر ظلم

انکو قدرت دینا منع ہے رہی یہ بات کہ باپ کے عوض اولاد سے بعض ہیوانند وجالرست باتین
سو جوانا اسکا بخوبی ثابت ہے محتاج بیان نہین ہے اور اگر باپ بیٹے کو مار ڈالے تو قصاص نہین آتا
وعلی ہذا القیاس غرضکہ بعد خدا و رسول کے کیسا حق واکرام آدمی پر ماں باپ سے زیادہ
نہین ہے ماں کا حق باپ سے دگنا لگتا ہے ماں باپ اسکے جنت و دوزخ ہین ف جو قید
ہوا وہ اپنے پاس سے کہاوے اوس کی خوراک دوسرے کے ذمے پر نہین ہے یہان تک کہ جو
حق اوسپر واجب ہے اوسکو ادا کرے پہر اگر بعد اوس کے بھی اوسکو قید رکہے تو جسنے اوسکو قید
کرایا ہے وہ اوسکو کہلاوے اس لیے کہ وہ ظالم ہے اور جسنے اسکو قید کرا رکہا ہے اس ظلم کی یہی
سزا ہے کہ اوس محبوس کو یہ ظالم خوراک وغیرہ دیوے اور جو محبوس فقیر ہے اور یہ آوری حق بسبب
نہین کرتا ہے تو وہ منجملہ اون محتاجون کے ہے جن کو بیت المال سے کچھ ملنا چاہیے تہا یہ خوراک
طرف سے حاکم کے بسبب اوسکے فقر کے ہے خواہ محبوس ہو یا نہو اس لیے یہ نہین ہے کہ وہ متمرد
عن الحق ہے مگر یہ حکم جب ہے کہ کسی مطالبۂ مال مین محبوس نہو جیسے حد یا قصاص یا خسارہ وغیرہ
اور جو جبرا اوسکا بابت کسی مطالبۂ مال کے ہے اور وہ اپنی جان کے نفقے سے بہی عاجز ہے تو اوسکو
چہوڑ دینا چاہیے اوسکا قید رکہنا بیفائدہ ہے ف سبحان اللہ وہ اوان کی اجرت مال مصالح مسلمین سے
دینا چاہیے اگر کچھ بیت نہو تو پہر اوسی متمرد سے دلوا سکے جو حاضر عدالت ہوتا تہا یا اوس محبوس سے جو
کسی حق واجب مین قید کیا گیا ہے مقابی نے تنقار التعلیل مین لکہا ہے کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم مین کوئی قید خانہ نہ تہا مسجد مین یا گہر کے دہلیز پر مجرم کو محبوس
کرتے تہے جب علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا تو انہون نے قید خانہ احداث کیا اوسکا نام نافع رکہا
یہ کچھ مضبوط مکان نہ تہا مجرم لوگ اوسمین سے نکل بہاگتے ناچار دوسرا حیلی نہ لیا رکیا اوسکا نام مخیس
رکہا انتہی احدثوا بہا دلا انکلو ف حاکم کو چاہیے کہ جس علی لاصلح کرے تو انواع وزجر کا ذکر
کرکے اوسے خصومت باطلہ پر وعید سناوے جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تہے
کیونکہ کبھی کوئی مسلمان وعید سنکر بہی دعوے باطل سے دست بردار ہو جاتا ہے یہی ایک صورت

فیصلہ حق کی سبب ہے ف نمبر ۱ خصوم کا بلانا اور مدعیین کی ترتیب کہنا مقدمات کا مرتب تاریخ وار
فیصلہ کرنا اچھا طریقہ ہے جس سے آئین انتظام رہتا ہے اسکے خلاف کرنے مین جور ہے نہ عدل اس لیے کہ
جسکا مقدمہ پہلے دائر ہوا ہے اوسکا فیصلہ بھی پہلے ہونا چاہیے جب پیچھلے کو مقدم اول کو مؤخر کر دیا
تو یہ عدل نہوا ظلم ہوا ف جس مقدمہ مین عورتون کا شمول ہو تو مجلس اونکی مردون کی
مجلس سے علیحدہ رکھے خلط صحبت نکرے اس لیے کہ اختلاط نسا و رجال مین وسائل منکرہ و ابواب فروغ
معصیت بہت پیدا ہو جاتے ہین اسی لیے یہ دستور ہے کہ قیدخانہ عورتونکا علیحدہ و مردونکا علیحدہ
ہوا کرتا ہے ف ضعیف و قوی مین برابری کرے ایسا عمل جاری نکرے کہ قوی کو طمع ضعیف
کو ناامیدی ہو یہ وہ عدل ہے جس کے سبب سے آسمان و زمین قائم ہین اگر ذرا بھی ان دونو
مین فرق کریگا یا بال برابر امتیاز دیگا تو ظالم ہوگا ہان اگر احد الخصمین مین ایک دہقانی ہے اور دوسرا
شہری ہے تو گانو والے کو مقدم کرنا مضائقہ نہین ہے اس لیے کہ جو مشقت اوسکو ہے وہ شہری
کو نہین ہے اوسکا فیصلہ جلدی کرکے اوسکو رخصت کر دیا جاوے فصل خصومات مین دیوانی ہون
یا فوجداری تاخیر بے ضرورت کرنا منع ہے آج کل ذرا ذرا سے مقدمے مین مہینون برسون آدمی
عدالتون کی خاک چھانتے ہین مدتون تک حوالات مین پڑے خراب و برباد ہوا کرتے ہین یہ سراسر
ظلم ہے یہ عدالت نہین ہے ایک مظلمہ عظیم ہے پہلے زمانے مین ایسے فیصلے روبرو حاکم کے
فی الفور چلے ہو کر زبانی حکم کی تعمیل کر دی جاتی تھی اب اگر یہ لکھ پڑھ نہین بنتا ہے تو جس قدر
تعجیل ممکن ہے اوتنا تو ضرور ہی واجب ہے ورنہ پھر سرے سے عدالت کا نام ہی لینا حرام ہے
ف حاکم کو مستحب ہے کہ وقت فیصلہ کے علمای ریاست کو حاضر و موجود رکھے اگرچہ خود کیسا ہی
عادل عالم کیون نہو اس لیے کہ اگر کسی معاملے مقدمے مین اسکو سہو یا نسیان یا خطا ہوگا تو
عالم اوسپر آگاہ کر دیگا خصوصا اوس رئیس پر تو احضار انکا مؤکد تر ہے جو عالم نہین ہے مسائل
فقہیہ و دقیقہ کو خود نہین پہچان سکتا ہے مطلب کتاب و سنت یا اجتہاد صحیح حاکم نہین دیکھ سکتا ہے
علما کی موجودگی سے ایک یہ بھی بڑا فائدہ ہے کہ اگر یہ کوئی حکم جور یا تعصب یا نفسانیت کا دینا

چاہتا ہوگا تو اونسے تمرا کریا اوکی بات سنکر اوس حکم ظلم و جور سے باز رہیگا ملوک و سلاطین قدمائے
اسلام اسی طرح کیا کرتے تھے مگر جب سے کہ بن لکھے امیر رئیس ہونے لگے یہ سارے قاعدے انصاف
کے سست گئے رہی ہٹ دھرمی ظلم خالص باقی رہگیا ہو وشت سے کہدیا وہی حکم ہے خواہ اوسمین
نقصان دین کا ہو یا دنیا کا خواہ کسی کی آبرو جاوے یا رہے یہ حساب اگرچہ بظاہر محکوم علیہ
کا ہوتا ہے نہ حاکم کا مگر خدا کے نزدیک یہ حاکم ظالم ٹھیرجاتا ہے اگر یہاں وبال ظلم کا اسپر نہ پڑا تو
نہ سہی وہان کا عقاب تو سب سے زیادہ ہے اوسکا علاج کیا کریگا دس نعل معاف درہ سل
ہے حالانکہ خالق کی معصیت مین اطاعت کسی مخلوق کی نہیں ہے رعایا و لازمین پر تعمیل اوسی
حکم کی واجب ہوتی ہے جو موافق شرع ہے ورنہ اوس نافرمانی سے نزدیک خدا کے یہ عاصی نہین
ہوتا ہے بلکہ مطیع ہے گو کوئی اسکو کسی عدول حکمی کا مرتکب کیون نہ سمجھے ف حاکم پر واجب ہے
کہ خصم کو اوس کے نفع نقصان پر آگاہ کردے جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا کرتے
تھے فرمایا الک بینة تیری پاس کوئی شے ہے لاش بینہ تیرے لیے مدعا علیہ پر یہی قسم کھانا ہے
کبھی یون کہتے تھے شاہداک او یمینہ یعنی تو دو گواہ لا یا وہ قسم کھالیگا کیونکہ احکام شریعت کچھ ہوکی و شہری قانون
نہیں ہیں بلکہ ایک کھلا مولت ہے جسکا ادنیٰ و اعلیٰ یکسان و برابر ہے حاکم نے جب خصمین کو بتا دیا کہ تمکو یہ چاہیے
اوسکو یہ چاہیے تو اسکا ذمہ بری ہوگیا اور نہ چھاپے ضابطہ و قانون عدالت سے ظالم ٹھیرجاویگا اسی لیے
حکام انصاف پسند قوانین منضبطہ کو عوام و خواص مین رائج کر دیتے ہیں کہ کوئی جاہل ذہنیہ
خلاف اوس کے کارروائی نکر سکے یہ بیجا دستے اور آجکی دستور کے سبب ناحق مارے جاوین ف
حاکم ایسے قاضی مفتی مہتمم عامل مقرر نکرے جنکا تعصب ہونا معلوم ہے کیونکہ تعصب سبب
حق تلفی خلق کا عدم انصاف معاملے کا ہوگا تو یہ گویا دیدہ و دانستہ ظلم کرانا ہے ف حاکم امور کے
ساتھ اس امر کے کہ درمیان اولیوات کے حکم کرے اگرچہ خود بھی وہ ایک آدمی ہے مگر اس حیثیت سے
کہ منکم ہے گویا اونمین سے خارج و علیحدہ ہے اور یہ بات صادق مین آتی کہ دو آدمی خصم ہے
اسلیے جو معاملہ اوسکا ذاتی ہوا اوسمین وہ خود حکم نہ کرے کہ تہمت کی ایسی جگہ بہت گنجائش ہے بلکہ

اپنے شرکا و دلونڈی غلام کے معاملے مین بہی خود حاکم نہ بنے کیونکہ مال بیت المال کا آپی کا مال ہے
فیصلا اپنے معاملات کا موافق قضاۃ وغیرہم کرے جو حکم شرع کا اوس مقدمے مین ہوگا اوس کے
موافق دوسرا حاکم فیصلہ کردیگا گو یہ حاکم اسکا ملازم یا محکوم ہے کیونکہ تو آپ مین ذات حاکم تہمت سے
بری ہے اگلی سلاطین وملوک قدمای اسلام اسی طرح کیا کرتے تھے اپنی ذات کے لیے آپ حکم نہ دیتے
علما و قضاۃ کے سپرد کر دیتے پہر وہ حکم اونکا خواہ موافق نفس کی ہوتا یا مخالف دم نمارتے اب وہ زمانہ
ہے کہ اگر ایک ادنی حکم جسکو کوئی قاضی یا حاکم خلاف مرضی رئیس یا حاکم دیتا ہے تو وہ رئیس اوسکی
صورت سے بیزار ہو جاتا ہے یا اوسکو برطرف کر دیتا ہے ہر والی ورئیس یہ چاہتا ہے کہ جو ہماری مرضی
ہے اوسی کے موافق قضا فتوے سزا جزا ہا لی ہو ہمارے اقربا کی طرفداری ہو ہماری قوم کے
سر داری ہو چنانچہ دیکہا سنا جاتا ہے کہ سارا قانون ریاست کا غربا ورعایا وملازمین پر جاری ہے
ذوی القربی اہل قوم کیسا ہی قصور کرین اونکے حق مین کوئی قانون ودستور دین دنیا کا
چل نہین سکتا اسی کو حدیث شریف مین عصبیت جاہلیت کہا ہے ایسے ہی امیر ذکو ووزرا کا امیر
بنایا ہے حالانکہ مقتضای منصب امامت ریاست وولایت یہ ہے کہ غیر سے اگر کسی امر مین درگذر
بہی ہو جاوے تو ہو جاوے مگر اپنے اقارب واولاد واپنی جان پر درگذر نکرے اس لیے کہ انکی
درگذر مین تہمت ظلم وجور اوسپر لگتی ہے وہان یہ تہمت نہین لگتی وہ رحم سمجہا جاتا ہے یہ عصبیت نہین ہے
ف حاکم اپنے علم پر حکم جاری کر سکتا ہے یہ حکم اوسکا عدل وحق ہے گو اہل رائے نے اسکا انکار
کیا ہے مگر یہ حکم غیر حدود مین ہے اس لیے کہ حدود مین جب نصاب معتبر موجود نہوگا تو ادنی شبہ سے
یہ حدود دفع ہو سکتے ہین مراد حاکم سے وہ ہے جو جامع عدل ہو نہ وہ حاکم جو خود متہم یا مشتبہ ہے کہ
وہ کیا اور اوسکا علم کیا اور اوسکا حکم کیا **ف** جو متولی حکم بذات خود علم ودین رکہتا ہے اپنی طرح
اوسپر قادر ہے تو ظاہر یہی ہے کہ اوسکا حکم حق وعدل ہوگا اوس کی تتبع تحقیق بہت درست ہوگی
مثلا اوس کے حکم کا مرافعہ ہو سکتا ہے کوئی مانع اس سے نہین ہے **ف** خط کتابت پر عمل کرنا
جائز ہے دستاویزات کا اعتبار شرع مین ثابت ہے قرآن وحدیث واجماع اسپر دلیل ہین اگر تمہ

وکتابت منوتی تو ساری شریعت زائل ہو جاتی بلکہ دستخط کا اعتبار مہر کے اعتبار سے بہی زیادہ
ہے ہو سکتا ہے کہ ویسی مہر بنالے یا مُہر اکر لگالے خط بنانا مشکل ہے گو محال ف حاکم کا حکم
فقط ظاہر مین چلتا ہے باطن مین دخل نہین کرتا اوس کے حکم سے نہ کوئی حلال حرام ہو سکے نہ حرام
حلال گو ظاہر مین خلق اوس کی تعمیل کیون نہ کرے یہ قول اہل سنت کا کہ حکم حاکم محلل حرام محرم حلال
ہو جاتا ہے گو نفس الامر و واقع مین خلاف اوس کے ہو قول باطل ہے قرآن وحدیث دونو اس
سارے کو رد کرتے مین ف جس عامل یا ملازم نے جور کیا یا رشوت لی وہ لائق عزل ہے اس لیے
کہ عدالت اوس کی جاتی رہی اب امام کو بچاہیے کہ اوسکو بحال رکھے ورنہ خود بہی شامل اوس کے
ساتھ العدالت ہیر لگا ف حاکم کا حکم بدون کسی دلیل علمی کے شکست نہین ہو سکتا ہے بلکہ بجا آوری
اوس حکم کی جاو سمجھ بوجھکر موافق شرع کے دیا ہے واجب ہے ہان اگر اوس حاکم سے اوس حکم
مین کوئی غلطی فاحش ہوئی ہے یعنے حکم اوسکا مخالف کتاب وسنت ہے تو دوسرا حاکم اوسکو
نقض کر سکتا ہے قاضی ستولی حکم جو نااہل قضا نہین ہے اوسکا حکم سرے ہی سے باطل ہے
حاصل یہ ہوا کہ لزوم حکم حاکم وجوب امتثال امر والی تحریم نقض حکم مذکور اوسی وقت ہے کہ راجح عمر
مطابقت حق کے ہو عدم لزوم جواز نقض اوس وقت ہے کہ راجح طرف مخالفت حق کے ہو ف
جس حاکم نے خلاف حق حکم دیا وہ جائر ظالم ستمگر ہے یہ جور اوس کی حکومت کو باطل کرتا ہے اسپر تجر
اجتہاد کرنا واجب تہا جیسے اجتہاد نہ کیا راجح کو مرجوح سے نہ پہچانا بلکہ جان بوجھ کر حکم بباطل دیا
تو یہ بہت بڑی جرأت ہوئی مخالفت خدا ورسول ہوا ایسا شخص لائق حکومت کے نہین ہے ف
اللہ تعالی کا مال مصالح مسلمین کے لیے جمع کیا جاتا ہے اسی لیے اوسکو بیت مال المسلمین کہتے ہین اعظم
مصالح مین سے یہ ہے کہ قضاۃ وعاملین مقرر کیے جاوین عمال دیانت دار امانت دار مامور ہون ہر
کام کے آدمی کو بقدر اوس کی محنت وخیر خواہی دین کے رزق دیا جاوے امام وخلیفہ بہی اومین سے
اوتنا ہی رزق لیں جتنا کام ریاست کا کرتے ہون انکا حق اور نے مسلمان کے حق کی برابر ہے
جس طرح زیادہ کم محنت والون کو زیادہ یا کم اجرت ملتی ہے اوتنا ہی استحقاق انکا ہے جو اون زیادہ

کام کرے وہ دنیا و دین سے تنگ کرے وہ کمر نیوسے بیتہ ملوک و سلاطین بیت المال کو اپنا ذاتی مال سمجھکر اپنی جان یا اولاد یا اقارب پر صرف کرتے ہین بالکل حق تلفی اسلام و مسلمانون کی ہے سراسر ظلم وجور و ستم ہے یہ مال کسی طرح انپر حلال نہین ہے کیا تم نے نہین سنا کہ خلفای راشدین کیا حق لیتے تھے سلاطین اسلام اور جو بادشاہ ہے محنت مزدوری کرکے کماتے تھے بیت المال کو مال جانتے تھے مال سمجھتے تھے اور اپنا حق موجب حکم خدا و رسول بقدر واجب دیتے تھے اپنی اسراف کرینگے درست ہے جو آج کل کے روسا ادا کرتے ہین یہ نوچ کھسوٹ جو انکے ملازم کرتے ہین یہ کس دین مین درست ہے یہ دعوی استحقاق معاش و جاگیر و ریاست کل جو انکی اولاد در اولاد کی اولاد کرتی ہے کہان درست ہین **ف** جو شخص عدل نہین ہے اوس کی بات کا اعتبار نہین شرح شریعت مین عدالت شہود وغیرہ کا بڑا اعتبار رکھا گیا ہے مگر اس زمانے مین کہ مدعی مدعا علیہ بھی عدل نہین ہوتے ہین جیسے خصوم ہین ویسے ہی شہود اس لیے انہین شہود کی شہادت جیسا کہ ناجائز مسموع کی جاتی ہے ظاہر حال کو دیکھ لیا جاوے کہ سازی دروغ داری سے زیادہ قوت کرید کرنا ضرور نہین اس لیے کہ یہ درست ہے کہ درست یہ کوئی شاہد عادل نہ ملیگا جب نملا تو کوئی راہ واسطے فصل مقدمات کے بھی باقی نہ رہیگی ہان جو لوگ ایسے مین کہ اونکا جھوٹا ہونا معلوم ہے جیسے شرابی زانی قمار باز مشہور لوطی سود خوار رشوت گیر فریبی دغا باز مکار جعلساز جھوٹا مکار مشہور ہین اون کی بات و گواہی قبول نکرے حتی الامکان جرح کرے شہود کرے پھر توکل بخدا کرکے حکم دیوے انشاء اللہ تعالی اسکا دستبردار رہیگا کیونکہ اپنے تو کوشش کرلی جوبات اسکے اختیار مین نہین ہے اوسپر اسکی کچھ بحث نہین فاتقوا اللہ ما استطعتم لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کتاب ظفر اللاضی مین مسائل قضات تفصیل سے لکھے ہین اون سب کا اس جگہ نقل کرنا ضرور نہین ہے کیونکہ مقصود بیان کرنا کلیات احکام کا ہے نہ جزئیات قضایا کا۔

فصل

مفتی کو جائز ہے کہ جواب مستفتی سے عدول کرکے جو بات اوس کے لیے نفع ہے وہ اوسکو بتا دیوے

جس طرح قرآن مین آیا ہے یسألونك ماذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین
الآیۃ یہی جائز ہے کہ سوال سے زیادہ جواب دے بخاری نے اس کے لیے صحیح مین ایک باب مقرر کیا ہے
کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا محرم کیا پہنے فرمایا یہ نہ پہنے وہ نہ پہنے کئی چیزون کا
ذکر کر دیا مفتی کو چاہیے کہ اگر مستفتی کو اوس کے سوال سے روکے تو کوئی اور بات نفع کی اوسکو
بتا دے جس طرح آنحضرت صلعم نے ایک صاع ترجید کو عوض دو صاع ردی کے لینے سے منع کیا
پہر کہا سب کو بیچکر اوسکی قیمت سے اچھی کہجور خریدے کر فتوے مین سائل کو وجہ احتراز پر آگاہ کر دینا
بھی چاہیے اوس جگہ جہان کہ وہم طرف خلاف صواب کے جاتا ہو جس طرح بعد لا یقتل مؤمن
بکافر کے یہ بھی فرما دیا کہ ولا ذو عہد فی عہدہ فتوے مین دلیل حکم کا ذکر کرنا ماخذ کا بتا دینا بہتر
ہے جہان تک ہو سکے کیونکہ نرے حکم سے کبھی ضیق عطن ہوتا ہے رسول خدا صلعم کے اکثر
فتاوے اسی قسم کے ہین کہ اونمین دلیل حکم تعلیل امر موجود ہے جب کوئی حکم غریب ہو تو اوسکے
تمہید پہلے سے کر کے دلیل بیان کرنا اچھا ہے اسمین غرابت اوس حکم کی ذہن سے سامع کی دور
ہو جاتی ہے مفتی کو ثبوت حکم پر حلف کرنا منع نہین گو نزدیک سائل کے وہ حلف موجب ثبوت حکم
نہو اس حلف سے اتنی بات ضرور حاصل ہوگی کہ وہ مفتی اوس فتوے مین اعتماد و وثوق پر ہے
کسی طرح کا شک و شبہ اوسمین نہین رکہتا ہے قرآن پاک مین خدا نے حدیث مین رسول خدا صلعم نے
بہت امور کو قسم کہا کر بیان فرمایا ہے مفتی کو چاہیے کہ جہان تک ہو سکے فتوی بالفاظ نصوص
دے کیونکہ غالب الفاظ نصوص کے متضمن حکم و دلیل پر ہوتے ہین سلف صالح کا یہی طریقہ
تہا کہ جب اون سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو آیت یا حدیث پڑہ دیتے یا لکہ دیتے اسلیے کہ جو جامعیت
کلام الوہیت و نبوت مین ہے وہ کسی عالم امام مجتہد کے کلام مین نہین ہے مسئلہ بھی معلوم
ہو جاتا ہے تبلیغ کتاب و سنت بھی ہوتی ہے ع چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار جب
علماء خلف نے الفاظ نصوص عبارات ادلہ مبانی براہین کو فتاوے مین لکہنا ترک کر دیا اقوال رجال
پر اکتفا کیا تب سے عجب طرح کا فساد مذہب مین خلل عقائد و اعمال مین پیدا ہو گیا ہے ہزارون

بدماغ پھیل گئے ہین سیکڑون سنتین مرتفع ہو گئی ہین غرضکہ بزعت رعنت الفاظ و معانی
نصوص مٹ اندر رہتے جو بیان و تفسیر عبارت اور کتاب و سنت مین ہے ویسے کسی کی بیانی
معانی مین نہین جیسے ہدایت وحق کو غیر مشکوٰۃ نبوت مصابیح سنت سے لینا چاہا وہ جنگل مین بھٹکا
اوس کا بیڑا پار نہو گا ؎

کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند برفتند و بسیار سرگشتہ اند

مفتی کو یہ پہنچتا ہے کہ اللہ و رسول پر اس بات کی شہادت دے کہ خدا نے یا رسول نے اسکو حرام
کیا ہے یا حلال یا واجب یا مکروہ اپنی طرف سے ہرگز کسی چیز پر حکم حلت یا حرمت کا لگا دے خدا نے
یہ حکم اوسکا ٹھیک ہے یا نہین سائل اگر یہ پوچھے کہ مطابق کتاب و سنت کے حکم دو تو ویسا حکم دے
اور اگر کہے کہ موافق قول امام کے مسئلہ بتا دو تو جو قول امام کا نزدیک اس کے یقینی ہوا وسکو
کہدے مگر اوس قول کو منسوب طرف اوس امام کے نکرے یعنے اس خیال پر کہ وہ قول فلان کتاب
مین طرف امام کے منسوب ہے حق جانے امام نے کہا ہے یا نہین یا اوس سے رجوع کیا ہے یا
نہین یا اصول امام پر دوسرے نے بنایا ہے یا اوس کے کسی ہمنام نے وہ مسئلہ نکالا ہے کتب
فروع مین جو اقوال ائمہ مذاہب کے لکھے ہین اونکی سند متصل مرفوع تا امام ثابت نہین ہوئی ہے
ان کتب مین قول امام قول اتباع امام دونو خلط ملط ہین پھر اگر وہ قول یقینی بھی ہو تو اگر موافق
ظاہر کتاب و سنت کے ہے تو لائق فتوی ہوگا ورنہ کالائے بد بریش خاوند ہے اور اگر سائل نے
یہ کہا کہ جو تمھارے نزدیک ثابت ہے وہ بتا دو تو جو بات اس کے ظن غالب مین بعد استفراغ
وسع کامل و بذل جہد تام کے قوی الشبہ بقرآن و حدیث معلوم ہو وہ اوس سے کہدے اس لیے
کہ دین اسیکا ہے یہ فقط مفتی ہے اس سے ہر فتوے کا سوال روز حشر روبرو ذو الجلال ہوگا۔
مفتی پر حرام ہے کہ فتوی موافق اپنے مذہب تقلیدی کے دیوے حالانکہ جانتا ہے کہ مذہب غیر کا
اس مسئلے مین اقوی ارجح ہے دلیل صحیح اوسی کے موافق ہے مگر ریاست و منصب نے اوسکو تقلید
پر مجبور کر رکھا ہے اس فتوے مین یہ خائن خدا و رسول خائن سائل ہوگا ایسے شخص پر جنت حرام ہے

مفتی کو نہ چاہیے کہ سائل کو حیران کرے اصطلاحات و اغلوطات کا استعمال کرے بلکہ ایسا فتوے
لکھے جو فصل خطاب کافی مقصود باب ہو پھر حاجت طرف غیر کے باقی نہ رہے مثلاً کوئی مفتی سے
پوچھے کہ مواریث کا کیا حکم ہے تو وہ یہ لکھے کہ موافق فرائض اللہ کی تقسیم کرو اس لیے کہ وہ سرے ہی
فرائض نہین جانتا مفتی صاحب اوسکو بتاتے نہین بتادین کیا خاک خود تو جانتے ہی نہین ہین
زبردستی کے مفتی بنے ہین افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ابن حزم نے کہا ہمارے پاس ایک مفتی تھا
جب تک کوئی پہلے اوس نے فتوی نہ لکھدیتا وہ آپ فتوی نہ لکھتے پھر دوسرون کے فتوے پر یہ
لکھدیتے کہ ہمارا جواب بھی اس مسئلے مین وہی ہے جو فلان شیخ کا جواب ہے اتفاقاً ایک مسئلے مین
دو فتوے مختلف ہوئے انہون نے دونو فتوون کے نیچے وہی عبارت لکھدی کسی نے کہا ان دونو
مین تناقض ہے کہا جس طرح ان دونو نے باہم تناقض کیا اسی طرح مین بھی اس مسئلے مین تناقض
کرتا ہون انتہے جب دنیا مین ایسے مفتی ہون تو پھر دین کس طرح قائم رہ سکتا ہے مفتی کو نہ چاہیے
کہ جس مسئلے مین ضرورت تفصیل کی ہے وہان اجمال و اطلاق کرے بلکہ استفصال کرے معلوم
نہین کہ کونسی نوع اوس تفصیل کی مطلوب سائل ہے اس اجمال مین شاید مقصود اوسکا حاصل نہو
یہ کیا ضرور ہے کہ جب کوئی شخص مسئلہ فرائض کا پوچھے تو اوس کے موانع کا بھی ذکر کرے کہ یہ فریضہ اس
شرط پر درست ہے مثلاً کافر نہو رقیق نہو قاتل نہو جنین نہو خنثا نہو بلکہ جتنا سوال ہے اوتنا ہی
بتادے ہان اگر کوئی ضرورت یا حاجت داعی طرف تفصیل کے ہو تو بسط کرنیکا بھی مضائقہ نہین ہے
فائدہ مقلد کو حرام ہے کہ اللہ کے دین مین اپنی تقلید سے فتوی دے ابن القیم نے اسکے عدم
جواز پر اجماع جمیع سلف نقل کیا ہے ایک جماعت اہل علم سے یون مروی ہے کہ لا یحل للمقلد ان
یفتی بما ہو مقلد فیہ یہ منع اس لیے ہے کہ مقلد کو بصیرت نہین ہے اوسکو اتنی ہی خبر ہے جو کتب
مسائل و قیاس مین لکھا چلا آتا ہے نہ دلیل معلوم ہے نہ حکم مفہوم دوسرے کی آنکھ سے دیکھتا ہے آپ
اندھا ہے اندھا کیا راہ بتاویگا خود تو راہ چل ہی نہین سکتا ہے ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند
آج کل جتنے فتوے لکھے جاتے ہین اونکا حال یہی ہے کہ چند تقادیم پارینہ مذہب کتب بیانی و قیاس کے

سب بیکار ہین اوسمین کو کوئی نہین دیکھتا پڑھتا کتب فقہ حدیث کو سواے اہل حدیث کے
بہلا کون پوچھے یہ پڑھتے انا للہ وانا الیہ راجعون

فصل بیان مین خطط ونقدیہ سلطانیہ کی

ستجہ ان حملہ سکے ایک سکہ زر ویم کا ہے جسپر مارکل تعالی خلق کا ہے مسلمان ہون یا غیر مسلمانہ
علی پاشا مبارک نے کتاب علم الدین مین لکہا ہے صاحب قاموس نے کہا ہے لفظ دینار معرب ہے
اصل مین دنار تہا مگر یہ ذکر نہین کیا کہ کس زبان سے اسکو معرب کیا ہے برہان وغیرہ کتب لغت
فارسیہ مین تو دینار ہی لکہا ہے بلکہ بعض کتب عربیہ مین ہی بیاے تحتیہ لکہا ہے دینار رکہتے ہین سونے
کے ایک سکہ شے مضروب کو جس سے لین دین کرین مقدار معتبر شرعی اوسکا ایک مثقال سونا ہے
مقدار زکوۃ کے لیے کبہی بیس مثقال نصاب بتاتے ہین کبہی دینار و مثقال سے ایک ہی چیز مراد
رکہتے ہین جو مثقال شرع مین معتبر ہے وہ ایک درہم اور تین اسباع درہم ہے طحطاوی نے شرح
در مختار مین لکہا ہے دراہم زمانہ عمر رضی اللہ عنہ مین مختلف تہے بعض دس درہم برابر وزن دس
مثقال کے تہے بعض دس درہم برابر چہ مثقال کے تہے بعض دس درہم برابر پانچ مثقال کے
تہے عمر نے ان تینون کو لیکر دس کو تین جبہ کرو دیا پانچ کو ایک اور دو ثلث کہ الا جبکا مجموعہ وزن سبعہ
ہوتا ہے دوسرا سب کو جمع کرو تو اکیس ہونگے تو سب کا ثلث وہی سبعہ ٹہیریگا اسی لیے دس درہم
کو وزن سبعہ کہتے ایسا یہ ہر چیز مین جاری ہوتا ہے زکوۃ ہو یا نصاب سرقہ مہر ہو یا تقدیر دیات
انتہی معہ لطفی دہبی نے ۱۲۹۹ مین ایک رسالہ بیان درہم و مثقال مین لکہا ہے اوسمین یہ ذکر
کیا ہے کہ یہ دونو کبہی مختلف نہین ہوئے نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین لیے اسلام مین مقدار انکا
وہی رہا جو جاہلیت مین تہا سکو یونان نے مقرر کیا تہا اوسی کا لین دین سب لوگ کیا کرتے تہے
جب اسلام آیا شارع نے اوسپر سکوت کیا جو دراہم و مثاقیل زکوۃ وغیرہ مین آئے ہین وہ اسی پہ
محمول ہین کچہ بہم نہین جس طرح بعض نے توہم کیا ہے ابن رفعہ نے تبیان مین سروجی نے شرح
ہدایہ مین ابن ملی نے قطع المجادلہ مین مقریزی و عبداللہ دمصری وغیرہم نے نقل کیا ہے کہ یونان نے

ایک درہم کا اندازہ چار ہزار دو سو دانے خردل صحرائی سے کیا ہے مثقال کو راجہ ہزارو دانہ خردل
کے رکھا ہے اس حساب سے ایک درہم سبع اعشار ایک مثقال کا ہوتا ہے یعنی نصف و خمس
مثقال اور مثقال ایک درہم تین اسباع درہم کا ہوتا ہے اس حساب سے دس درہم برابر سات
مثقال کے ہوئے یہ بات اس بنا پر ہے کہ جب صاف سونے کو صاف چاندی پر برابر تول کرینگے
تو سونا چاندی سے تین سباع بھاری ہوگا یہ بات تو انھوں نے کہی ہے مگر ما سبق سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ ثقل نوعی صاف سونے کا بہ نسبت آب مقطر کے تسع عشر و یک لج ہے اور ثقل صاف
چاندی کا بھی ایک عشر و نصف ہے اس بنا پر وزن سونے کا چاندی کی تول سے دو ثلث اور
دس بار تقریبا ہوگا نہ تین سبع مثلا اگر ایک کرہ فضہ صافیہ کا لیں جسکا وزن ایک مثقال ہو
پھر ایک کرہ ذہب صافی کا برابر اس کے مساحت و حجم میں لیں تو وزن اوسکا ایک مثقال ع
دو ثلث مثقال اور خمس مثقال کی برابر ہوگا نہ ایک مثقال و تین اسباع کی برابر اس نسبت کا
قیاس اس لیے کیا ہے کہ استعمال درہم و مثقال کا نقدین میں باوجود استعمال مثقال کے سونے
میں اور استعمال درہم کی چاندی میں غالب ہے خردل بری کا اعتبار اس لیے کیا ہے کہ یہ دانہ
جنگلی بالکل ایک ہی طرح کا خفت و رزانت میں ہوتا ہے مختلف نہیں ہوتا جیسا کہ مقریزی وغیرہ
نے کہا ہے پس اندازہ کرنا نقود کا اوس پر منسق و مطرد ہے بخلاف اور دانوں کے کہ وہ طرح طرح کے
ہوتے ہیں کوئی ہلکا کوئی ذرا بھاری تو پھر اندازہ کرنا اوس سے ٹھیک نہ اوتریگا ہاں اگر کوئی دانہ
اپنی نوع میں باعتبار خفت و رزانت کے متوسط ہو تو پھر اوس پر تقدیر کرنا درست ہے جس طرح
متاخرین واسطے قلت عدد کے کرتے ہیں چنانچہ درہم کا اندازہ خردل بستانی احمر معتدل
متساوی سے ہزار دانے پر کیا ہے اور تخم ہندی اسود بالغ معتدل مساوی کا ایک سو چوالیس دانے
پر کیا ہے اور شعیر اسود بل ملان معتدل سے پچاس شعیر و پنجاہ پر کیا ہے اور دانہ خرنوب ابیض
معتدل متساوی کو برابر سولہ دانے و چار اخماس کے بتایا ہے پھر قیاس مثقال کا درہم پر اوسے
اگلی نسبت سے کیا ہے پھر اسکو ہم وزن تقریبی ان حمیرا یا لکن اتنی بات ہے کہ معلوم ہونا لو

ولایت کا حصّت ورزانت مین بسبب ہوتا ہے کہ مراعات اوقات استنباطات فصول چہارگانہ کے
عمل مین آوسے زمان ومکان دونو کا لحاظ کیا جاوے جس طرح ابن ابی الفتح صوفی نے رسالہ
تحفۃ الفطانی با نتظار العیار مین لکھا ہے مگر میسر ہونا اس امر کا مشکل ہے اس لیے اقرب بلکہ عمدہ تحریر
مین یہی تقدیر خردل بری سے ہے پچاس دانے خردل کے لیکر ایک باٹ بنا پانچ دانہ شعیر نوب
کے بنادین پھر سب کو ملا کر ایک باٹ پچاس کا طیار کریں اوس سے ایک باٹ چار انماس کا
بنادین پہلے تیسرے باٹ سے ایک صنجہ واسطے جس کے طیار کرلین اسکا نام قیراط ہوا یہ چار دانگ شعیر
دو قیراط دو خمس شعیر سے اس کے سات درہم عشر مثقال ہوئے یہی اسی نسبت پر ترکیب دیتی ہیں
پس ایک مثقال چوالیس قیراط ہوگا درہم سولہ قیراط چار انماس قیراط کا ہوگا ایک قیراط اسقدر دو خمس
صد خردلہ شعیر کا حنفیہ نے اسکو تین سو خردلہ کہا ہے کیونکہ وہ یہ کہتے ہین کہ مثقال بیس قیراط ہے
درہم چوبیس قیراط ہے اس اصطلاح مین رعایت نسبت کی بدون کسر کے کی گئی ہے فقہ بر عرف مصر
مین درہم شرعی سولہ قیراط مثقال ڈیڑہ درہم ٹھیرایا گیا ہے اس حساب سے قیراط مصری برابر
دو سو بائیس سینتیس نصف خردلہ کے ہوتا ہے مثقال کا مقدار چھ ہزار تین سو خردلہ کی برابر ٹھیرا یہی مثقال
شرعی سے ایک قیراط مصری و سبع قیراط کی برابر ٹھیرتا ہے پس مثقال شرعی قراریط مصریہ سی بائیس
قیراط چھ اسباع قیراط ہوتا ہے یہی بمقتضای نسبت شرعیہ بعض بنادقہ مین یہ مقدار پایا جاتا ہے
اوسکا نام مشخص ہے اسکو مثقال شرعی کا معیار بتاتے ہین اس صورت مین ایک مثقال مصری ایک
مثقال شرعی و ربع خمس اوسکا ہوا بیس مثقال مصری کیس مثقال شرعی ٹھیرے باقی رہا درہم سو
خود شرعی ہے اوسکی تحدید بعد ہم کا اشرف پر کی گئی ہے اور اوسکی مہر لگی ہوئی ہے وہ مصر درہم شرعی
پر ہے انتہی **فائدہ** دینار کا عیار دینار کی قیمت حسب بیان ایک صراف فرانسیس کے یہ ہے
کہ اصل مین نزدیک سارے ام کے یہی دینار جو نقد عالی و تس جید تھا آمین خالص سونا ہوتا
ایک دینار مضروب دمشق ۷۵ھ جبرے کا پتہ لگا اوس کا عیار ہزار سے ۹۹۷
کے برابر تھا یعنی ۲۳،۲۳،۲۲ قیراط ۲۲ نکلا اسی کے قریب دو دینار ہے جو زمن

ملہ "اونس"

ملہ "باٹ"

ان طرفون مین مضروب ہوا تہا اور سکا عیار ۹۹۶ تہا او سکو احمدی سکے تہے سو اس عیار او اوس
عیار مین جو بمقام مصر زمانہ استیلاء قرنسیس مین مضروب ہوا تہا بہت تفاوت ہے شاید ترقی تہا ہم
ہے اس لیے کہ اوسکا عیار ۲۳ قیراط ۱۴ یعنی ۹۹۰ نسبت ہزار کے تہا اور قیمت اوس دینار کی جو
قرن ثالث ہجریہ تک مروج تہا چودہ فرنک اکاون سنتیم تہے سے یہ بالکل دیوانی سیرتہ کی ہے
جسکو صاغ کہتے ہین یہ بات باعتبار اوسکے عیار کے ان اوقات مین تہی سو ۹۰۰ نسبت ہزار
کے ہے وزن اوسکا جرام سے ۲۲۸۰ ہوتا ہے یہ مثقال شرعی سے ایک جز سینتیس جز مین سے
تقریباً چہوٹا ہے کیونکہ وزن مثقال شرعی کا جو ایک درہم مین اسباع کا ہوتا ہے برابر اس ایک
درہم کے ۱۶ بارہ ۷۰ غروش ہل دیوانی مذکور کے ہے یہی قیمت قریب اوسکے ہے جو رسالہ ذہبی
مستنبط ہوتا ہے اس لیے کہ انہون نے اس رسالے مین مقدار نصاب زکوۃ کا ہر نوع نقود متداولہ
مصر کو بیان کیا ہے سو جنی مصری سے مقدار نصاب کا گیارہ و نصف و ربع ہے مبلغ کے حساب
سے ۱۱۷۵ غروش ہوتے ہین سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اس طرح پر ہر مثقال ۸۰ بارہ ۵۰ غروش
کا ہوگا اسی طرح ساخت فرانسیسی سے جسکو نپلیون کہتے ہین کیونکہ نصاب نپلیون سے پندرہ و ایک ثلث
ہے تو مثقال اس سکے کا برابر ۹۰ قرش کے تیرا پیدا ہوا ۔ قریب سبق مین مثقال ذہب نپلیون کا ہے اضافہ
سکہ اب شہر پاریس مین برابر پندرہ مثقال و نصف مثقال سکے ریال فضہ سے جسکو مثقال کہتے ہین
سے اضافہ ہوتا ہے احناف کے نزدیک سونے چاندی مین بقدر عشر کے کہا جاتا ہے ۔۔۔ جبر
مین کہ بیت مصریہ کا فرمان تعیین مقدار دیت شرعیہ مین صادر ہوا تب دینار یعنی مثقال سکے لیے
اندازہ چالیس غروش تین فضہ پانچ جدید کا درہم کے لیے ایک قرش اور تیس فضہ کا اعتبار درہم کیا گیا
یہ ۱۶ قیراط ہونے سے درہم شرعی سے دو قیراط زیادہ ہین علمائے مصر نے بعد بحث دار الضرب و اوزان
اسعار زر و سیم کے یہ حکم دیا کہ واجب دیت شرعی مین باعتبار نرخ حال اور ۔۔۔ بہ نظر قیمت غالب
نقرہ یعنی باعتبار تین فضہ و ثلث مضاف سے پندرہ ہزار تراسی قرش اور ساخت صلح
دیوانی سکے ہونگے مین تہا یہ سب قرش دس ہزار درہم شرعی کی قیمت ہے اور اس دیت کو جو شخص سے

ازاں دو کرین میں سونا اپنے غیر پر باعتبار سند کو بہت النقد غالب ہو تو چالیس ہزار سات سو پچاس
خرچ میں فقط ساخت مذکور کے ہوتے ہیں یہ تہ ہزار دینار شرعی کی قیمت ہوئی مراد دینار سے زر
تمام ہے مقریزی نے کہا قیمت نقود کی سات قرون اول میں بہت متغیر رہی ایک نہیں ہے
دیا ہے جو ۱۳۷ ہجری میں برابر سات ہے پندرہ درہم کے تہا راہ حاکم بامر اللہ میں دینا بکثرت
ہو گئے اونہیں بھی تو بہت تہا ایک دینار کو چونتیس درہم سے بدلتے تھے نرخ اشیا کا گران ہو گیا
لوگ گھبرا اوٹھے آخر سادے درہم جمع کر کے سکہ جدید نکالا اگلے سکے کے موافق بنایا دار الضرب
سے بر صندوق دراہم جدیدہ کے نکالکر رواج دیا اگلے سکے کا چلن بند کر دیا تین دن کی مہلت
دی لوگون نے نئے دراہم کو قدیم سے بدلنا شروع کر دیا ایک دینار اور درہم جدید کی قیمت ہین
شمار ہوتے تھے یہی دینار معراد رہا ہے بلاد اسلامیہ میں جیسا رہا سلطان صلاح الدین کے زمانے تک
اجرت اجیر خرچ بقبالہ خراج ارض انہیں دنانیر سے لیا جاتا تہا دنانیر متداولہ سے مختلف بعضے
ضرب مصر تہی بعض بلاد روم سے آتی تہی جو روم کی تہی اونکو ہرقلیہ کہتے تھے سکہ بندقی کا بہی چلن تہا
یہ سکہ منسوب ہے طرف شہر بنادقہ وشہر بندیک کے جو منجملہ بلاد ایطالیا کے ہے مصر میں کچھ دینار
ایسے بہی چلے جنپر ضرب مصر بنام احمد بن طولون ۲۶۴ کے تھے پہر ابو الحسن جوہر صقلی نے مصر میں
بزمانہ معز لدین اللہ ۳۵۸ میں دنانیر پر سکہ لگایا اسکو معزیہ کہتے تھے نسبت معز پر سلطان ناصر
فرج بن برقوق نے ۸۰۸ میں دنانیر مضروب کیے یہ ضرب جہار میں پہلے دینار سے اثقل تھے
اسکو ناصریہ کہتے تھے عرب اول میں تعامل ساتہ پارہ ہاے زر وسیم کے کرتے تھے انکی قطعات
کی شکل غیر منتظم تہی کوئی مربع کوئی مستدیر تہیر بزمانہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بایام خلافت
مکہ معظمہ میں ۶۵ ہجری میں شکل مستدیر قرار پائی دینار قدیم کا قطر لقدر ۱۹ ملیمتر سے تہا
برابر قطر بندقی قدیم کے ہے جو طرف سے بلاد بنادقہ روم و بلاد عجلنک کے آتا تہا اور نیز مساوی
قطر فندقلی و زر محبوب کے ہے نقود زمان قدیم پر کچہ صور مرسوم تھے وہ عہد نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم و ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تک لغایت ۱۷ ہجری بدون تغیر کے باقی رہی یہ شاہ نقود کو تہر

تھی جس طرح مقریزی نے ذکر کیا ہے پہر عمر رضی اللہ عنہ نے اوسمین لفظ الحمد للہ بعض مین لا
الہ الا اللہ بعض مین محمد رسول اللہ بعض مین اپنا نام زیادہ کردیا زمانہ معاویہ مین دنانیر
پر رسم انسان ضرب کی گئی وہ انسان تلوار لٹکائے ہوئے تہا اسی طرح زمانہ عبد الملک بن مروان
مین دنانیر مورخہ سنہ ضرب کیے گئے اونپر یہی صورت تہی پہر مدت ظاہر رکن الدین بیبرس
مین اوسپر صورت شیخ رسم کی گئی اسکو ظاہر سکتے تہے بعض کہتے ہین سب سے پہلے جسنے معاملہ خالی از
صورہائے جاندار کیا عبد الملک بن مروان ہے یہ کام اوسنے باشارۂ خالد ابن یزید ابن معاویہ کیا
خالد نے کہا جن بادشاہون نے نام پاک اللہ کا نقود پر لگایا اونکی عمر دراز ہوئی بعض نے کہا
عبد الملک نے نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اوس خط مین لکہا تہا جو بنام بادشاہ روم
بہیجا تہا اوسنے غصہ کیا اور کہا اگر تم اس طریقہ کو ترک نکروگے تو ہم نام تمہارے پیغمبر کا نقود پر اچہی
صورت سے لکہینگے کہ تم خفا ہوجاؤگے عبد الملک کو نہایت غصہ آیا خالد بن یزید سے مشورہ
کیا خالد نے کہا تم نقود اسلامیہ جس نقود روم کا لوحیوۃ الحیوان مین ذکر عبد الملک بن مروان
لکہا ہے کہ سب سے پہلے سکہ اسلام بضرب دنانیر و دراہم انہین نے نکالا جب پہلے دینار پر نقش
رومیہ تہا دراہم پر نقش فارسیہ تہا امام ابراہیم بن محمد بیہقی نے کتاب المحاسن والمساوی مین ہارون الرشید
سے حکایت کیا ہے کہ قراطیس روم مین بنتے تہے اکثر رہنے والے مصر کے نصرانی تہے مذہب انکا روم
پر انکا طراز بہی رومیہ تہا اب والابن وتروح اوسپر مطرز ہوتا صدر اسلام تک یہی حال رہا یہانتک
کہ عبد الملک کو تنبہ ہوا ایک دن ایک قرطاس یعنے کاغذ انکے ہاتہ مین آیا اوس کے طرز کو دیکہکر
حکم دیا کہ اسکا ترجمہ عربی مین کرو جب ترجمہ ہوا ناپسند آیا عبد العزیز بن مروان عامل مصر کو لکہا
کہ اس طرز کو باطل کردو کسی کاغذ کپڑے پردے پر باقی نرہے صناع قراطیس کو حکم دو کہ قرطاس
کو مطرز بطراز توحید کرین شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو لکہین اب تک طراز قراطیس یہی ہی نہ زیادہ ہوا
نہ کم نہ اوسمین کچہ تغیر کیا گیا سارے عمال آفاق کو لکہدیا کہ تمام قراطیس مطرزہ بطرز روم کو نکالدو
جس کے پاس ہو اوسکو سزا دو بعد اسکے نہی کی کہ اگر کوئی اوسکو رکہتا تو اوسکو ضرب وجیع طویل کرتی

ملہ درزمین

جب یہ قراطیس بطرزہ بطرز توحید جا بجا بلاد روم مین پہونچے ملک روم نے اونکا ترجمہ کرایا بہت
خفا ہوا عبد الملک کو لکھا کہ مصر وغیرہ مین جو کاغذ بنتا ہے اوس مین وہی طراز روم ہوتا تھا تم نے
کیون اوسکو باطل کر دیا اگر تم سے پہلے کے خلفا صواب پر تھے تو تم نے خطا کی اور جو تم صواب
پر ہو تو اونہون نے خطا کی ان دونو باتون مین سے ایک کو اختیار کرو اس خط کے ساتھ کچھ
ہدیہ بھی بھیجا اور یہ درخواست کی کہ وہی اگلا طراز قائم رکھو مین آپکا شکر گزار رہونگا یہ ہدیہ عظیم القدر
تھا عبد الملک نے خط پڑھکر قاصد کو واپس کر دیا کہا اسکا کچھ جواب نہین ہے ہدیہ بھی پھیر دیا ملک روم
نے پھر قاصد بھیجا لکھا کہ شاید آپ نے ہدیے کو قلیل سمجھکر پھیر دیا ہے اس لیے میرے خط کا جواب
بھی نہین لکھا مین پھر درخواست کرتا ہون کہ آپ وہی اگلا طراز جاری رکھین عبد الملک نے پھر
جواب خط کا نہ لکھا ہدیہ پھیر دیا ملک روم نے تقاضا جواب خطوط کا کیا کہا تم نے میرے خط و ہدیہ کو
حقیف سمجھا میرا کام نہ کیا اس لیے اب مین دوگنا ہدیہ بھیجتا ہون اور مسیح کی قسم کھاتا ہون کہ
جو ہے اگلا طراز قائم رکھو ورنہ مین ایسا سکہ درہم و دینار کا اوسی نقش اول پر ضرب کرونگا اسلام مین
کبھی درہم و دینار پر نقش نہین ہوا ہے اب اوس پر تمہارے پیغمبر کو گالی گلوج لکھونگا جب تم اوسکو
پڑھوگے تمہارے ماتھے پر پسینا آجاویگا اس لیے تم یہ ہدیہ قبول کرلو طراز اول جاری کرو عبد الملک
نے جب اس خط کو پڑھا نہایت تنگدل ہوا کہا مین خیال کرتا ہون کہ مجھسے زیادہ منحوس کوئی
بچہ اسلام مین پیدا نہوا ہوگا اس لیے کہ اس کلمۂ کفر کی بدولت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو اہانت
ہوتی ہے سارے ملک سے محو کرنا اسکا ممکن نہین ہے اس لیے کہ انہین دنانیر و دراہم روم کا رواج
پہلے سے عرب مین ہے سارے اہل اسلام کو جمع کرکے مشورہ کیا کسی نے ایسی رائے نہ دی جو لائق
عمل ہوتی روح بن زنباع نے کہا تم کو اس کا مخرج معلوم ہے مگر تم عمداً اوسکو ترک کیے ہوئے ہو کہا
کیا کہا امام محمد باقر علیہ السلام اہل بیت نبوت سے ہین اونسے تو دریافت کرو عبد الملک نے حاکم
کو لکھا کہ محمد بن علی بن حسین علیہم السلام کو یہان بھیجدو ایک لاکھ درہم واسطے طیاری سفر کے بھیجے تین
لاکھ درہم زاد راہ کے لیے دیئے قاصد روم کو اونکے آنے تک اپنے پاس روک رکھا جب وہ آئے

تو اونسے یہ حال کہا اور منت کی فرمایا تم کچھ فکر مت کرو یہ کچھ بات نہیں ہے اول تو اللہ تعالیٰ وتکی
ناکی کو حق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے نہ دیگا دوسرے اس معاملہ مین حیلہ
چل سکتا ہے وہ یہ ہے کہ کسالیون کو اپنے روبرو بلوا کر درہم و دنانیر کا سکہ بنوا کر اوسپر
توحید کا نقش کرو ایک طرف یہ ہو دوسری طرف ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو گرد اوسکے
ذکر اوس شہر کا ہو جہان یہ ضرب لگائی گئی ہے ضرب سکے تین طرح بنادین درہم وزن عشرہ اور
دینار وزن [illegible] سکہ کا تین کے ماث بناؤ جسمین کم زیادتی نہو سکے اوس وقت رواج درہم کسرویکا
تھا جنکو آج کل بغلیہ کہتے ہین اسلیئے کہ اس بغل واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے یہ سکہ کسرویہ اسلام مین ضرب
ہوا تھا اوسپر صورت بادشاہ کی تھی کرسی کے نیچے فارسی مین لفظ نوش خور لکھا تھا یعنی کھا اور پیو
وزن اوس درہم کا اسلام سے پہلے ایک مثقال تھا وہ درہم جسکا وزن عشرہ تھا اونمین بعض چھ
مثقال سکے تھے بعض پانچ مثقال سکے اونپر فارسی نقش تھا عبد الملک نے اسی طرح کیا امام نے
نے فرمایا جمیع بلاد اسلام مین لکھ بھیجو کہ اسی کا چلن رکھین جو کوئی اسکے سوا دوسرا سکہ چلاویگا
وہ قتل کیا جاویگا چنانچہ عبد الملک نے ایسا ہی کیا قاصد روم کو رخصت کر دیا خط کا جواب
لکھدیا کہ جو تو چاہتا ہے اللہ عز و جل اوس سے منع کرتا ہے ہمنے سارے اقطار بلاد مین اپنے عمال
کو لکھ بھیجا ہے کہ کل [illegible] رومیہ باطل کر دیئے بادین لوگون نے ملک روم سے کہا تو ہمکی تم نے
ملک عرب کو دی تھی وہ کیون نہین کرتے کہا نہین میری غرض تو صرف یہ تھی کہ غور اوسکا آن
تحریر سے غصے مین لاؤن اگرچہ قدرت رکھتا ہون پیسارے مال ذخیرہ انمین رسم روم [illegible]
اب مین ایسا نکرونگا اس لیئے کہ اہل اسلام اوسکا چلن نہ کرینگے آخر خاموش ہو کر بیٹھ رہا اب تک
وہی سکہ خلفائے محمد بن علی رضی اللہ عنہما جاری ساری ہے پھر ہارون رشید نے اپنے زمانے مین دوسرا
سکہ [illegible] مرآۃ الزمان مین لکھا ہے کہ عبد الملک بن مروان نے سنہ ہجری مین کیسہ دینار چار کو
برس پہلے کے پائے اونپر نام [illegible] کا لکھا ہوا تھا اوسکے بدل مین نئے دنانیر بنائے
اونپر نام اللہ و رسول کا لکھا بعض آیات قرآن نقش کیے اوس وقت سے عبارات قرآن باید

یا کسی اور عبارت اسلامیہ کا نقود پر لکھنا مروج ہو گیا ایک دینار قدیم اسنا آئی ملا اوس کے
ایک طرف تین سطرین تہین اس صورت پر   دوسری طرف یہ عبارت تہی

لا اله
الا الله وحده
لا شریك له

بسم الله
الله احد
الله الصمد لم یلد
ولم یولد

اس سکے مین نام شہر کا یا بادشاہ کا جس کے زمانے مین یہ دینار مضروب ہوا۔ تہا مگر یہ تاریخ
موافق مدت سلیمان بن عبد الملک بن مروان کے ہے اسی طرح دنانیر مضروبہ مصر سے جو قرن
ثالث ہجرت تک باقی رہی ہمیشہ انپر نام اللہ و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قرن سابع ہجرت
تک نقش کیا جاتا تہا پہر یہ نقش موقوف ہو کر نام ملوک کا مع اونکے القاب و اسامی بلاد کے لکہنا
جاری ہو گیا کہتے ہین یہ کام بزمانۂ سلطان مرادین اورخان سنہ ٧٦١ ہجری مین ہوا یہ بات ستامہ
اس لیے کی گئی کہ درہم دینار روپیہ پیسا اکثر ہاتہ سے زمین پر گر جاتا ہے یا پانی مین آتا ہے
ایسے شخص کے ہاتہ مین جاتا ہے جو اوس کی صیانت حفاظت نہین کرتا نہ ادب اسامی شریفہ و
آیات قرآنیہ کا رکہتا ہے اس لیے نقوش نقود کو اوس سے منزہ کیا گیا کہتے ہین سب سے پہلے جسنے
اپنا نام سکے پر لگایا نقود پر چہاپا ابو جعفر منصور عباسی ہے سنہ ١٥٣ مین یہ عمل اراد ہوا کتاب علم الدین
مین بعد اس سب تحریر کے یہ لکہا ہے هذا ما حضرني الآن مما يتعلق بالدينار الذي جرى اليه
ميحث اللؤلؤ والمحار وهو مبحث ظريف قطعنا به معظم الطريق من غير سآمة ولا ملل وان
كان عندك فيه مزيد فاتحفنا به لنقطع فيه ما بقي من مسافة الطريق انتهى آمین تک
نہین کہ یہ بیان علم الدین کا بہت مختصر و جامع ہے مگر مقریزی نے جو بحث اسکی بابت ایک رسالہ
مستقلہ مین لکہی ہے وہ اس سے زیادہ تر مفصل ہے اوس بحث کو صاحب طالع القدر مرتب لیے رقم

نے ترجمہ کرکے نقل کیا ہے آمین بن ابراہیم نے کتاب الوافی کے جزو اول مین ذیل ہوکر قرن
اول ہجرت کے یہ لکھا ہے کہ اس قرن کے ربع رابع ابتدائے امر مین خلفائے اسلام تمام تحت
و سالم مجیبہ پر سکۂ یونانیہ انکا اونکے زمانے مین مروج تھا یہان تک کہ عبد الملک بن مروان نے
ضرب جدید نقود باسم دنانیر نکالی حجاج نے اوسمین قل ھو اللہ احد نقش کیا لوگون نے اسکو پسند
نکیا اس لیے کہ غیر طاہر بھی اوسکو ہاتھ لگاوینگے پہلا امر مین اہتمام کیا گیا کہ سونا چاندی خالص
ہو کسی طرح کا بشہ کہوٹ اوسمین ہونے پاوے ابن ہبیرہ نے ایام یزید بن عبد الملک میں اور زیادہ
مبالغہ کیا پھر خالد قسری نے زمانہ ہشام مین اور بھی زیادہ اہتمام تخلیص ذہب وغیرہ کا ظاہر
کیا بعد انکے یوسف بن عمر آئے انہون نے اس مبالغے و امتحان عیار مین سب سے زیادہ افراط
کی نہایت خالص سکہ چلایا غرضکہ ضرب ہبیرہ خالدیہ یوسفیہ اجود نقود تھی پھر منصور نے
حکم دیا کہ خراج ملک وغیرہ مین سوا اس ضرب کے دوسری ضرب کا سکہ نلیا جاوے پہلے سکے کو
مکروہ سمجھنے لگے یا تو بوجہ عدم جودت و عیار یا بسبب نقش حجاج عجم کے دراہم مختلف تھے کوئی
چھوٹا کوئی بڑا بعضا مثقال اوسمین کا بیس قیراط کا ہوتا بعضا بارہ قیراط کا بعضا دس قیراط کا ان
تینون قراریط کو جمع کیا بیالیس ہوئے اسکے ثلث کو کہ چودہ قیراط ہوتے ہین وزن درہم عربی مقرر
کیا ہر دس درہم وزن مین برابر سات مثقال کے ہوتے تھے کہتے ہین کہ مصعب بن زبیر نے بعض
دراہم اپنے بھائی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین مضروب کیے تھے مگر اصح یہی ہے کہ
سب سے پہلے ضرب سکہ اسلام مین عبد الملک بن مروان نے کیا ہے انتہی ذکر اوزان دراہم
و دنانیر کا کتب متداولہ مین کم ملتا ہے مگر اشتغال ایسی کتب تاریخیہ وغیرہ و بحمدہ تعالیٰ میسر آگئے
ہین جنسے ساری حقیقت نقود سابقہ و لاحقہ کی کھل گئی بنیان مرصوص طالع المقادر تکمیل الکرا
وغیرہ مین حال دنانیر و دراہم و پول سیاہ کا بعبارات واضحہ مدلل لکھا ہے جسکی یہان کتب پر
اطلاع حاصل ہے وہ اعرف مردم ہے حالات نقود سے اس جگہ جو تقریر علم الدین کی لکھی گئی
ہے اوس سے مستنبط ہوتا ہے کہ اسلام سے پہلے کاغذ کپڑے پردے وغیرہ پر بادشاہ روپیہ

رسوم شرکیہ ثبت کیے جاتے تھے جسطرح آج کل عملداری حال عیسائیہ مین کوئی چیز نقش تصویر
وغیرہ سے خالی نہین ہوتی ہے کیا کاغذ کیا لباس کیا طعام کیا آوند کیا روپیہ کیا پیسہ عموم
صورت کشی کا رواج اس درجے تک پہونچا ہے کہ چاقو قلم بضائع ملابس ومساکن وغیرہا سب مین
تصاویر حیوان موجود ہین حتی کہ بسکٹ وغیرہ جو داخل طعام ہے اوس پر بھی نقش صورت ہوتا ہے
تصویر سے احتراز کرنا خارج امکان سے ہوگیا ہے اب کہین عبد الملک بن مروان ساکوئی حاکم
اسلام ہو تو شاید یہ طراز موقوف ہون یا مہدی علیہ السلام یا جناب مسیح علیہ السلام تشریف لاوین
تو یہ منکرات مبدل بحسنات کیے جاوین ورنہ کوئی امید اصلاح اسلام ترقی مسلمین کی باقی
نہین رہی ہے بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء فائدہ ملت اسلام صاحب
دین صادق حق ہے کہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا اوس سب کی خبر اہل اسلام کو دیگیی ہے
بتلا فرما دیا ہے کہ خلافت تیس برس تک رہیگی پھر ملکداری ہو جاویگی چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ
حال غربت اسلام کا بتا دیا چنانچہ یہ غربت سنہ ایک ہزار ہجرت سے اہل اسلام پر بڑے زور شور
سے طاری ہے اس کے بعد ذکر ظہور مہدی نزول عیسی علیہ السلام کا کر دیا کہ وہ وقت ترقی
دوبارہ اسلام کا ہے سو یہ وقت بھی قریب آ لگا ہے انشاء اللہ تعالی سب لوگ صحت اس خبر کی
بہت جلد دریافت کرینگے

فصل

منجملہ خطط دینیہ شرعیہ کے نماز جماعت فتوی قضا جہاد احتساب وغیرہ ہے یہ سب کام داخل
این منصب خلافت مین خلیفہ ان کامون کو اپنی ذات سے کرے دوسرے پر چھوڑے مساجد
کا بندوبست کرنا بھی ذمہ خلیفہ کے ہے مسجدین دو طرح پر ہین ایک بڑی مسجدین شہر کی جنمین جمعہ
ہوتا ہے جماعات صلوات کثرت سے قائم ہین انکا انتظام ضرور سرور کی طرف سلطان یا وزیر یا نائب
کے چاہیے بادشاہ رئیس والی ہماری مساجد مین اپنی طرف سے کسیکو امام ومؤذن مقرر کرے
جو لوگون کو نماز پنجگانہ نماز جمعہ نماز عیدین نماز کسوف خسوف استسقاء وغیرہ پڑھاوے یہ مقرر کرنا

بہاں بہتر تحسن ہے مگر جو لوگ جمعے کو واجب کہتے ہین اونکے نزدیک یہ تقریر بھی واجب ہے بعد کی
درصورت ویسی ہی جیسے نماز پنجگانہ کی جمعہ اور نمازون سے صرف بنیت خطبہ مین جو نماز سے
پہلے پڑھا جاتا ہے ممتاز ہے باقی ارکان وشروط اس نماز کے وہی ہین جو صلوات خمس کے لیے
ہین یہ ضرور ہے کہ جمعہ مسجد اعظم مین جو خلیفہ یا نائب خلیفہ وہان آیا کرے باجماعت اہل شہر
لوگون کی ہو سب سے اصل ہے دوسری قسم مساجد کی وہ ہے کہ مسجد کسی قوم یا محلے کی ہو ایسے مساجد کا
بندوبست صرف ذمے پر اہل محلہ یا اوس قوم کے ہے نہ ذمہ سلطان و والی امر پر ماوردی نے احکام
سلطانیہ مین تفصیل اس مسئلہ کی اچھی طرح پر کی ہے فائدہ اگلے خلفاء و ملوک و سلاطین و امراء
ان سب کامون کو خود بجا لاتے تھے غیر کو سپرد نہ کرتے تھے چنانچہ رضی اللہ عنہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا مسجد مین وقت نماز کے مشہور ہے تجی ایسے ہی امراء نے اسی کو اختیار کیا تھا
مگر جب طبیعت سلطنت نے سلاطین مین اپنا اثر کیا تو اکثر امراء و ملوک مین غفلت آگئی اور لوگوں کی
برابری سے گو نماز ہی مین کیون نہو ترفع کرنے لگے ابتدا مین چند روز یہ دستور رہا کہ کبھی خود نماز
پڑھاتے کبھی دوسرے سے پڑھوا دیتے پھر آہستہ آہستہ اپنا امام نماز بننا بالکل موقوف کردیا مگر نماز
کے لیے مسجد مین آیا کرتے لوگون سے علیحدہ مقصورہ مین نماز بجماعت پڑھتے کبھی فقط جمعہ و عیدین مین
امام بہی بنجاتے خلفای عباسیہ ملوک عبیدیہ اسی طریقے پر تھے بعد اوس کے جب سے اکثر سلاطین
شیاطین ہوگئے آنا جانا مسجد کا موقوف کیا امام ہونے نماز پڑھانے خطبہ پڑھنے کا کیا ذکر ہے اسی طرح
اگلے خلفاء خود فتوی دیتے معاملات و خصومات کا فیصلہ کرتے جھگڑا قضیہ چکاتے پھر انمین ایک
طرف سے تو سستی عیش و عشرت کی آئی دوسری طرف سے علم جاتا رہا جہل و سفاہت نے زور
پکڑا اوس وقت انہون نے کام قضا و فتوی کو بہی ترک کر دیا دوسرون کے سر پر ڈالدیا مگر ابتدائے
اس حیثیت مین خلفاء و ملوک سلف نے اتنا خیال ضرور رکہا کہ واسطے تفویض خدمات قضا و
قضا کے تفحص اہل علم و تدریس اصحاب فضل و دانش و تقوی کا کرتے تھے جس شخص کو رعایا مین
سے عالم صالح متدین امین متقی تا پرست سیدہے طبع خوش عقیدہ متبع کتاب و سنت پاتے اوسکو

اس کام پر مقرر کرتے تھے یہ ہوتا تھا کہ ہر ایک مذہب کے قاضی جس طرح آج کل مفتی قاضی و ملا
واعظ وغیرہم ہیں کہ تقلید سے فتوی دیتے ہیں ائمہ کی حمایت مذہب کی تائید کرتے ہیں بدعت کو
زندہ سنت کو مردہ بناتے ہیں دکانداری سوا ان کے تقلید اعتقاد و رائے عمل سلف صالح کا اس لیے تھا کہ
تعلق مصالح اسلام و مسلمین کا اسی فتوی سے ہے ان مصالح کی رعایت واجب ہے جسکو اہل فتوی
نہ پاتے اوسکو فتوی دینے سے روک دیتے اسی طرح مدرسے تعلیم و تعلم کے قائم کرتے مساجد سلطانی میں
باذن سلطان تدریس ہوتی مساجد عامہ میں خود اہل علم درس علم دیتے حدیث میں آیا ہے اجرأکم
علی الفتیا اجرأکم علی النار منصب قضا وظائف عمدہ سلطانی میں اس لیے داخل ہے کہ یہ
منصب فصل خصومات کا ہے لوگوں کے درمیان تنازع کا قطع کرنا جھگڑے قضیوں کا فیصلہ کرنا
حکم سلطان پر موقوف ہوتا ہے سلطان پر واجب ہے کہ حکم موافق قرآن و حدیث کے دے
صدر اسلام میں سلاطین و خلفا خود اس کام کو کیا کرتے تھے کسی دوسرے کو قاضی نہ بناتے تھے
سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی مقرر کیے ابو الدرداء کو مدینے میں شریح کو بصرے
میں ابو موسی کو کوفے میں قاضی مقرر کیا احکام قضا کو ایک کاغذ میں لکھ دیا تھا کہ موافق اسکے
حکم کیا کریں یہ اسلیے کیا کہ خلیفہ یا بادشاہ کو بسبب کثرت شغل جہاد و فتوحات و سد ثغور و قیام
سیاست عامہ اتنی فرصت نہیں ہوتی تھی کہ وہ خود اس کام کو سرانجام کرتے نہ خود ہر جگہ موجود
ہو سکتے تھے عمر نے اس کتاب میں یہی لکھ دیا تھا کہ حکم موافق کتاب و سنت کے دو اگر انمیں حکم
موجود نہ ہو تو امثال و اشباہ کے نظائر بہم پہنچا کر قضا کرو معنا قاضی اوسکو کرتے تھے جو انکے کنبے کا یا
ولا کا ہوتا دور کے آدمی کو یہ منصب دیتے اس منصب کے شروط وغیرہ کتاب احکام سلطانیہ مر
ظفر الداعی وغیرہ میں لکھے ہوئے ہیں آخر عہد خلفا میں کام قاضی کا فقط جھگڑا چکانا مدعی مدعا علیہ
کے بیچ میں فیصلہ کرنا تھا نہ اور کچھ پھر بتدریج بسبب مشغول ہونے خلفا و ملوک کے سیاست کبری
میں اور کام بھی انسے متعلق ہوگئے جس طرح حق رسی کرنا اہل حقوق کی بند و بست رکھنا مجانین و
یتامی و مفلسین و سفہا کا حجر کرنا وصایائی مسلمین و تزویج ایامی کا جبکہ انکے اولیا نہوں نکاح کرنا

مصالح طرقات وابنیہ تصنیع شہود وانشاء دفاتر مین استیفار کرنا علم کا عدالت وجب کے ساتھ
تا کہ وثوق کامل حاصل ہوجاوے غرضکہ یہ سب امور خلیفہ قضا سے متعلق ہو گئے ہین ورنہ پہلے
اس سے ان سب کامون کو ایام خلیفہ مہدی تک خلفا خود کیا کرتی تہی کبہی اتفاقاً سپرد قاضی بہی
کردیتے تہے جس طرح عمر رضی اللہ عنہ نے کام قضا کا ابوادریس خولانی کو سپرد کردیا تہا مامون نے
یحیی بن اکثم کے حوالے کیا تہا معتصم نے احمد بن ابی داؤد کو سونپ دیا تہا کبہی قاضیون سے کام
جہاد کا بہی لیتے تہے یحیی بن اکثم زمانۂ مامون مین ایک لشکر لیکر طرف ارض روم کے نکلے تہے منذر بن
سعید اندلس کے قاضی تہے طرف سے عبدالرحمن ناصر اموی کے غرضکہ یا تو خود ان وظائف کو سرانجام
دیتے یا ان کے وزیر امیر معتمد اس کام کو کرتے تہے فائدہ دولت عباسیہ پہر دولت امویہ مین جو
اندلس مین تہی نظر کرنا جرائم واقامت حدود مین حوالۂ صاحب شرطہ تہا یہ ایک دوسرا منصب ہے
مناصب شرعیہ سے سوا قضا کے یعنے حاکم دیوانی کو قاضی کہتے ہین حاکم فوجداری کو صاحب شرطہ
بولتے ہین اسکا کام یہ تہا کہ حد جاری کرتا قصاص لیتا تعزیر کرتا تادیب دیتا پہر جب خلافت مین
فتور آیا لوگ ان دونو کامون کو بہول گئے احکام شرع بے کار ہو گئے خود سزا جزا جاری کرنے لگے سیاست شرعیہ
کے پابند نرہے طرح طرح کے قانون اپنی عقل سے نکالے نام عہدون کے بدل ڈالے ہر کسی کو عہدہ جات
مذکورہ سپرد کرنے لگے عصبیت دولت کا لحاظ نرکہا ورنہ پہلے سوائی عرب ہم نسب یا موالی عرب
کے کسی دوسرے کو یہ کام سپرد نکرتے تہے یہان تک کہ سارا ملک ہاتہ سے عرب کے نکل گیا
دوسرون کی پاس آگیا ترک بربر وغیرہ حاکم زمین کے ہو گئے خطط خلافت ادہی زیادہ دور جا پڑے جبتک
عرب مالک ملک تہے وہ شریعت کو اپنا دین سمجہتے تہے یہ جانتے تہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہماری ہی قوم کے ہم مین سے ہین انکے احکام وشرائع عین ہمارا دین ومذہب ہے اسلیے
ابتدار واعتنائی احکام وحدود شرعیہ مین بڑا اہتمام رکہتے دوسرون نے ان امور کا کچہہ لحاظ نرکہا
صرف تعظیم تکریم دین کی کرتے مسلمان کہلاتے تہے غیر عصبہ کو خدمات سپرد کرتے یہ لوگ مدت دراز
سے بداوت کو بہول گئے تہے عیش وآرام مین پڑ گئے تہے سارا کارخانہ خطط خلافت کا خراب ہو گیا کہ

مین اہلیت علم و دیانت غفلت باقی نرہی جاہل لوگ سلاطین ہو گئے پہلے دار مدار عہدہ و خدمت کا
علما پر تھا اوس وقت تک لوگ علم بھی بکثرت سیکھتے تھے پھر جو لوگ نے گروہ فقہا، قضاۃ و علما
سے قطع نظر کر لی علم بھی اوس دن سے جاتا رہا حالانکہ حدیث مین آیا ہے العلماء ورثۃ الانبیاء
ان وارثون کے ہوتے ہوئی کون زیادہ مستحق اون خطط شرعیہ دینیہ کا ہے مراد ان فقہا و علما
سے علمای کتاب و سنت ہین جنکا حکم عین عدل و انصاف ہے ۔ یہ فقہای رائے ۔ قیاس
جو ان دونو اصل اصیل سے ناواقف ہین انکا وتنا ہی آتا ہے جو انکی مذہبی کتابون مین لکھا ہے
یہ درحقیقت شریعت حقہ و سنت مطہرہ سے بالکل جاہل عاطل ہین یہ لوگ ہرگز مستحق ان مناصب کے
وظائف کے نہین ہین فائدہ عدالت ایک وظیفہ دینی تابع قضا ہے حقیقت اس وظیفے کی
یہ ہے کہ شہادت نفع و نقصان کی درمیان مین لوگون کے باذن قاضی ہو تحملات مین گواہی
واسطے حفظ حقوق کے لکھی جاوے املاک و دیون و معاملات وغیرہ ضبط کیے جاوین گواہ ہونیکا
ترکیب ہو عدالت شرعیہ پائی جاوے جرح سے برات ہو فائدہ حسبہ جسکو احتساب کہتے ہین
یہ بھی ایک وظیفہ دینیہ ہے داخل امر بمعروف نہی عن المنکر ہے کا مدار شخص پر جو قائم بامور مسلمین
ہے غرض ہے محتسب کے ہمراہ اعوان بھی چاہیین جو منکرات کی خبر رکھین تعزیر و تادیب
کیا کرین لوگون کو مصالح عامہ پر آمادہ کرین راستون کو تنگ ہونے دین حمالون ملاحون کو
زیادہ وزن اوٹھانے سے منع کرین جو دیوارین مکانات کی گرنے پر ہون اونکو ہدم کرا دین
میانجیوان کو بچون کی مار پیٹ سے مکتبون مین روکین کھوٹے کھرے نقد کا ناپ تول کی
کمی کا خیال رکھین یہ کام طرف سے قاضی کے سپرد محتسب ہوتا ہے پھر سلاطین ان کامونکو
خود کرنے لگے فائدہ سکہ اسکا تعلق سلطنت سے اس لیے ہے کہ جو پیسا روپیہ شرقی خلق
مین رائج ہوتا ہے ضرور ہے کہ اوس کی نگہبانی کیجاوے تاکہ کوئی اوس نقد مین غش یا نقص
نکرنے پاوے سکے پر نام نشان سلطان کا اس لیے لکھا جاتا ہے کہ اوس کے کھرے ہونیکی
علامت ہے اس وظیفے کا نگران صاحب دار الضرب ہوتا ہے سو باعتبار مذکور یکسال ہے

محدثات باطن سے علیحدہ رہتا تہا پیر تام سکے نقیر رہگئے درویشی ایک پیشہ ہوگیا حسد اور رسوم
ومنکرات اس پیرایے مین پہیل گئے ہزارون کرامات خلاف شرع کا ظہور ہوا پیران ہند نیم
مردان می پرانند جیسے انکے اگلے بہتر تہے ویسے ہی ان کے پچھلے بدتر ہوگئے الا ماشاء اللہ
اگلون کا یہ قول تہا کہ جو باطن خلاف ظاہر شریعت ہے یعنے مخالف کتاب سنت وہ کفر وزندقہ
ہے اب جو ظاہر خلاف باطن ہوتا ہے اوسکا انکار کرتے ہین کشف کرامات پر سارا کارخانہ چلتا ہے
شعبدہ ونیرنج استدراج کو کرامت سمجھ لیا ہے سلوک وتصوف کو عکس القضیہ کر رکہا ہے حالانکہ
اہل علم نے کہا ہے الخیر کل الخیر فی الکتاب والسنة فما خرج عن ذلک فلا خیر فیہ وان
جاءنا من ازہد الناس فی الدنیا وارغبہم فی الاخرة فانہ لا زہد ولا دین لمن لم یمش
علی الہدی النبوی ولا تقوی ولا خشیة لمن لم یقتد بالکتاب الالہی یعنی کوئے
درویش کیسا ہی بڑا زاہد دنیا مین راغب عقبی مین ہو جب تک وہ قرآن وحدیث پر نہ چلے گا
تب تک وہ نہ زاہد ہے نہ دیندار نہ متقی ہے نہ پرہیزگار کثرت عبادت سے کام نہین چلتا جب تک
عقیدہ درست نہو خوارج کو دیکھو اونکے روبرو ہماری عبادت بالکل بے حقیقت ہے مگر قرآن
اون کے گلے سے نیچے نہین اوترتا جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اس طرح یہ دین سے باہر نکل گئے
ہین حدیث مین انکو دوزخ کا کتا فرمایا ہے حالانکہ یہ لوگ اس امت مین سب سے عابد ہین نماز
روزہ حج زکوۃ تلاوت قرآن تہجد وریاضت غرضکہ دین مین بے مثل ہین پہر جو تارک ہی ہو سر سے خطی
برہنہ پاگل احمق نجس ناپاک کتون کا رکہنے والا بہنگ لگانے والا ہو وہ کس طرح ولی اللہ ہوسکتا ہے
مگر جب سے رؤسا امرا جاہل ہونے لگے انہون نے ایسے ہی فقیرون کو کامل واصل سمجھ لیا
انکی دیکھا دیکھی عوام بہی خراب ہوکر بد دین ہوگئے دام شرک وکفر مین پہنس گئے قبرون کو سجدہ
کرنے لگے ان کو متصرف عالم سمجھ لیا حالانکہ یہ ولی شیطان ہین نہ ولی رحمن تیطان علم مین
سب سے زیادہ ہے مگر ایسا گمراہ ہوا کہ جو کوئی ولیا گمراہ دیکھا نہ سنا اس سے معلوم ہوا کہ تنہا
علم وعبادت کچھ نافع نہین ہے جب تک کہ میزان کتاب وسنت مین نہ تلے بلکہ جو کوئی طاعت وعبادت

ایک وظیفہ دنیہ مین داخل ہے اس کام پر مستدین رشید الامین صادق کا مقرر ہونا جب
ہے اوزان نقود قدیمہ وجدیدہ کا بیان اوپر گذر چکا ہے **فائدہ** استحسان مجتہدین کا
شریعت مین کچہ چیز نہین ہے شافعیؒ نے فرمایا ہے من استحسن فقد شرع جتنے محدثات
ایسے ہین کہ فقہاء نے انکو بدعت حسنہ ٹہیرایا ہے وہ سب یا اکثر درحقیقت سیئات مین داخل ہین کیونکہ
حدیث مین آیا ہے کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار یعنی ہر نو ایجاد کام دین مین ضلالت
ہے کوئی کام کیون نہو گمراہی دوزخ مین ہے **فائدہ** جن مفاسد سے برکت علم جاتی رہی
منجملہ اسلام مین تفرقہ پڑگیا ہے بہت ہین منجملہ اونکے سب سے بڑا مفسدہ دین مین سب سے
زیادہ تباہی اسلام میں یہ ہوئی کہ شریعت مین مذاہب مروجہ نکلے ہر مذہب والا اپنے مذہب
کے پیچہے تعصب کرنے لگا اپنے مذہب کو حق وصواب دوسرے کے مذہب کو خطا و باطل
جاننے لگا حالانکہ خدا ایک ہے رسول ایک ہے قرآن پاک ایک ہے شریعت حقہ ایک ہے پہر الگ
الگ مذہبون کا کیا مطلب اس احداث سے اسلام مین نہایت ضعف آگیا مسلمان غریب
ہوگئے جمعیت مین تفرقہ پڑگیا ہیبت دین رونق شریعت بالکل جاتی رہی اس بدعت فی الدین کی بنیاد یہانتک
بڑہی کہ خاص مکہ معظمہ مین بہی چار مصلے قائم ہوگئے انا للہ دوسرا مفسدہ فرط اعتقاد و شدت
تعظیم اموات ہے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ گور پرستی پیر پرستی امام پرستی مجتہد پرستی استاد پرستی مسلمانون مین
پہیل گئی قبرون پر لاکہون روپیہ کی عمارت بن گئی در و دیوار پر چادر غلاف پگڑی تلوار صندل
پہول چراغ چڑہنے لگے نذر نیاز منت ہونے لگی توحید کے عوض شرک آگیا پختہ قبرین بنین
اونپر عربی فارسی اردو میں کتبے لکہی گئے مقبرے مقبرے گنبد بلند ہوگئے حالانکہ حدیث شریف
مین ان کامون پر لعنت آئی ہے بعض کو حرام فرمایا ہے تیسرا مفسدہ یہ ہے کہ اسلام مین ایک قوم
متصوفہ کی ظاہر ہوئی اسنے ظاہر شریعت کو چہوڑ کر دعوی معرفت باطن کا کیا ظاہر کتاب و سنت
کو اپنے ہیر پہیر کا اور ہے مطلب پر نکالا اس حیلے سے دین کو بدل ڈالا الحاد کو اسلام مین ملا دیا ورنہ پہلے
صوفی اوسکو کہتے تہے جو زہد و عبادت مین اعلے درجہ رکہتا تہا ہدی نبوی پر چلتا تہا بدعات کو

محدثات باطن سے علحدہ رہتا تہا پہر نام کے فقیر رہ گئے درویشی ایک پیشہ ہو گیا قصہ اور رسوم
ومنکرات اس پیرایہ مین پہیل گئے ہزارون کرامات خلاف شرع کا ظہور رہا پیران کی طرح
مریدان می پرانند جیسے انکے اگلے بہتر تہے ویسے ہی ان کے پچہلے بدتر ہو گئے الا ماشاء اللہ
اگلون کا یہ قول تہا کہ جو باطن خلاف ظاہر شریعت ہے یعنے مخالف کتاب و سنت وہ کفر و زندقہ
ہے اب جو ظاہر خلاف باطن ہوتا ہے اوسکا انکار کرتے ہین کشف کرامات پر سب کارخانہ چلتا ہے
شعبدہ نیرنج استدراج کو کرامت سمجہ لیا ہے سلوک و تصوف کو عکس القضیہ کر رکہا ہے حالانکہ
اہل علم نے کہا ہے الخیر کل الخیر فی الکتاب والسنۃ ما خرج عن ذلک ولا خیر فیہ وان
جاء تا بہا ازہد الناس فی الدنیا وارغبہم فی الاخرۃ فانہ لا زہد ولا دین علی من لم یستن
علی الہدی النبوی ولا تقوی ولا حسنۃ لمن لم یقتد بالکتاب الالہی یعنی کوئی
درویش کیسا ہی بڑا زاہد دنیا مین راغب عقبی مین ہو جب تک وہ قرآن حدیث پر نہ چلیگا
تب تک وہ نہ زاہد ہے نہ دیندار نہ متقی ہے نہ نیکوکار کثرت عبادات سے کام نہین چلتا جبتک
عقیدہ درست نہو خوارج کو دیکہو اونکے روزہ و نماز کی عبادت بالکل بے حقیقت ہے مگر قرآن
اون کے گلے سے نیچے نہین اوترتا جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اس طرح یہ دین سے باہر نکل گئے
ہین حدیث مین انکو دوزخ کا کتا فرمایا ہے حالانکہ یہ لوگ اس امت مین بڑے عابد ہین نماز
روزہ حج زکوٰۃ تلاوت قرآن تہجد ریاضت وغیرہ مین سب شغل ہین پہر جو آناہی خود سر خطی
سر برہنہ پاگل احمق نجس ناپاک کتون کا رکہنے والا بہنگ لگانے والا ہو وہ کس طرح ولی اللہ ہو سکتا ہے
مگر جب سے رؤسا و امرا جاہل ہونے لگے انہون نے ایسے ہی فقیرون کو کامل واصل سمجہ لیا
انکی دیکہا دیکہی عوام بہی خراب ہو کر بد دین بنگئے دام شرک و کفر مین پہنس گئے قبرون کو سجدہ
کرنے لگے ان کو متصرف عالم سمجہ لیا حالانکہ یہ ولی شیطان ہین نہ ولی رحمن شیطان علم مین
سب سے زیادہ ہے مگر ایسا گمراہ ہوا کہ پہر کوئی ویسا گمراہ دیکہا نہ سنا اس سے معلوم ہوا کہ تنہا
علم و عبادت کچہہ نافع نہین ہے جب تک کہ میزان کتاب و سنت مین نہ تلے بلکہ جو کوئی طاعت و عبادت

طریقۂ مسنون پر تعین کرتا ہے وہ طبق مزاج ہے

فصل

جب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی گئی تو اونکو خلیفۂ رسول خدا صلعم کہتے تھے جب عمر
رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو خلیفۂ خلیفۂ رسول خدا کہلاتے تھے آخر توالی اضافات کی سبب سے
اس لقب کو مہمل سمجھکر ملتوی کر دیا گیا سپہ سالار لشکر کو امیر کہتے تھے جاہلیت والے پیغمبر خدا
کو امیر مکہ بولتے امیر حجاز کہتے صحابہ سعد بن ابی وقاص کو امیر المومنین کہتے تھے اسلیے کہ جنگ
قادسیہ پر امیر ہو کر گئے تھے پھر اس لقب کو اسلئے عمر رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا جو خلفا بعد
انکے آئے اونھون نے بھی اپنے لیے اسی لقب کو علامت سرداری و خلافت ٹھیرایا مگر شیعہ نے
علی مرتضی کو امام کہنا شروع کیا امامت بھی خلافت کی بہن ہے کچھ فرق نہیں مگر شیعہ کا مطلب
اس لقب سے یہ تھا کہ مستحق امامت یہی ہیں ابوبکر و عمر و عثمان اس عہدے میں گویا اپنے
مذہب کی طرف تعریض و ایما کرتے ہیں پھر جسکو اونکی اولاد میں لائق خلافت سمجھا اوسکو امام
کہنے لگے جب تک کہ اوسے خلافت نہ ملی اگر خلافت ملی تو پھر دوسرا لقب مقرر کیا جس طرح شیعۂ
بنی عباس اپنے ائمہ کو امام کہا کرتے تھے ابراہیم تک جب ابراہیم نے کھل کر دعوت مذہبی کے
زوالی کا نشان کھڑا کیا تو پھر دوسرا لقب بدل دیا اسی طرح رافضہ افریقیہ اولاد اسمٰعیل کو امام کہتے
تھے یہاں تک کہ عبید اللہ مہدی ظاہر ہوا جب اسنے ملک لیلیا تو امیر المومنین کہلانے لگا پھر
یہ لقب ملوک حجاز و شام و عراق وغیرہا میں رائج ہو گیا تھا سپہ تو بعد اپنے تملک کے اور
القاب تراشے کسی کا لقب سفاح ہوا کوئی منصور کوئی مہدی کوئی ہادی کوئی رشید کوئی امین
کوئی مامون وغیرہ وشیر ازوہ ملوک عجم جو ملک مشرق میں رہتے تھے اونھون نے اپنے لیے اور ہی
ڈھب کے لقب لیے جیسے شرف الدولہ عضد الدولہ نظام الملک آصف جاہ اقبال جاہ وغیرہ
بعض نے القاب مضاف بسوی لفظ دین اختیار کیے جیسے تاج الدین جلال الدین نور الدین
شہاب الدین وغیرہا انکے لقب کی رسم کچھ نہیں ہے خود رسول خدا صلعم نے بھی کچھ

القاب بخشتے تھے کسیکو سیف اللہ فرمایا کسیکو امین امت کہا کسیکو ارحمہم کسیکو اشدہم فی امر اللہ
کسیکو آیتی کسی کو اقضی لقب بخشا آتنا فرق ضرور ہے کہ اگلے القاب میں خلاف واقع و تعریف
و خود ستائی سے خالی ہوتے تھے مطابق وصف حاصل کے لقب دیا جاتا تہا عجیب ہے اسلام
غریب ہو گیا بڑے بڑے فخر و شرف کے لقب لینے دینے لگے یہ سراسر کذب و کبر و معصیت ہے
لا تزکوا انفسکم بل اللہ یزکی من یشاء فائدہ علی بن شوکانی رحمہ اللہ نے درر فاخرہ مین لکھا
ہے مراد ملک لینے بادشاہ سے وہ شخص ہے جو کسی قطر یا شہر یا جملہ اقطار و بلاد کا مالک ہو دوسرے
بادشاہ سے مدد نلی اپنے اختیار سے اپنے ملک مین عامل مقرر کرے یہ لفظ خلیفہ و سلطان سے
عام تر ہے اللہ تعالی نے کچھ لوگون کو اس حکمداری مین مبتلا کیا خلق کو انکی اطاعت کرنیکا
حکم دیا ملک پر شرعا عدل کرنا واجب فرمایا اقامت شریعت کا حکم دیا سب سے پہلے بادشاہ
روی زمین کے آدم ابو البشر ہوئی یہ خدا کے خلیفہ تھے دین کے سلطان تھے جب مر گئے تو
انکی اولاد دو طرح پر ہو گئی ایک دین مین انکے قائم مقام ہوئے وہ حاکم اسلام رہے دوسرے
بادشاہ بنے جتنے نبی رسول آئے وہ سب سلطان دین تھے انکی اطاعت ان لوگون پر فرض
تھی جن کی طرف وہ بھیجے اور بہائے گئے تھے پہر خواہ امت نے انکا کہنا مانا سنا یا نمانا نسنا
جتنے بادشاہ دنیا کے ہوئے اونسے دین نہ تہا بلکہ ہر خرابی دین کی اونہین کے ہاتھ سے ہوئی
ان دونو طرح کے ملوک آدم سے لیکر تا خاتم رسل ہوتے رہے جب اللہ تعالی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو بہیجا تو انکو دین دنیا دونو کا سردار کیا دونو حالتون کا مالک بنایا امیر ہر شریعت لائے
اور دہر سیاست ان دونو وظائف کے ساتھ جیسا قیام آنحضرت صلعم نے کیا سارے جہان مین
کسی نے نہین کیا نہ کوئی کریگا ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر بعد انکے بعد جو انکی راہ پر چلا ہے
اوسکو خلیفہ رسول کہہ سکتے ہین جو نہ چلا وہ انکا خلیفہ نہین ہے ملک ہے یا سلطان یا متغلب
یا متبع خطرات شیطان ہے فائدہ سب سے زیادہ بلا مین وہ پہنسا ہوا ہے جو کسی جگہ کا
بادشاہ یا امیر یا ولیعہد یا رئیس ہے اس لیے کہ اشرفی روپے سے لیکر ایک ایک کوڑی پیسے تک

جو کچھ اس شخص نے رعیت سے لیا ہے اوسکا حساب کتاب اسکے ذمے پر ہے قیامت میں
یہ سب خرچ پیش ہوگا یا مطابق اس کی کبھی جائیگی اگر حق سے لیا ہے تو خیر ورنہ خدا حافظ
اخراجات جو یہ احوان ارکان اخوان رعایا کے سر پر مقرر کیے ہیں یہ ناحق مال چھینتے جان مارتے
خونریزی کرتے خلق کو ستاتے غریبون پر ظلم کرتے ہیں سو ہر خون کا وبال ہر ظلم کا سوال اس سے
ہوگا اپنی رعیت کے حالات سے پوچھا جاویگا کہ کیسا برتاؤ اون سے کیا اونکے حقوق دیئے یا تلف
کیے کیونکہ جس کام کا یہ چرواہا ہے جب اسنے اوسی کو ضائع کیا انکا ورنہ کہا تو پھر سوال ہونا یقینی ہے
فائدہ بادشاہ پر کئی کام شرعا واجب فرض ہیں ایک درستی نیت کی کہ مقصود اسکا اس بادشاہی
سے وہی کام ہو جو شرع میں اس سے مطلوب ہے دوسرے شفقت رعیت پر یہاں تک کہ بڑے
کو برابر باپ کے برابر کو مثل بھائی کے چھوٹے کو بیٹے کی طرح سمجھے تیسرے یہ کہ وزیر کار خیر میں اسکے
معین ہون حدیث میں آیا ہے کہ جب اللہ کسی بادشاہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اوسکو
وزیر نیک دیتا ہے اگر یاد کرے تو یہ اوس کی مدد کرے اگر بھولجاوے تو اسکو یاد دلاوے چوتھے
یہ کہ احوال رعیت کی خبر رکھے قرضدارون کا قرض بعد موت ادا کرے اگرچہ میت آنا چھوڑ گیا ہو
کہ اوس سے قرض ادا ہوجاویگا لیکن پھر ورثہ بالکل محتاج رہتے ہیں اس لیے ترکہ ورثہ کو دے
بیت المال سے قرض ادا کرے اگر مردے نے یہ قرض کسی حاجت ضروری کی لیے کیا ہے اور جو
کہین فسق فجور عمارت اسراف میں صرف کیا ہے تو قرض لینا لا قرض دینے والا قرض کا ادا کرنیوالا
سب گناہ میں برابر ہیں پانچویں یہ کہ اہل صلاح وتقوی وامانت وایمان والون کو اپنا معتمد
بنادے جس کو دیکھے کہ یہ دین میں مددگار ہے صلاح نیک دیتا ہے ہدایت تقوی وطہارت
کے کام کرتا ہے اوسکو ایک مرتبے سے دوسرے مرتبے کلان پر پہونچاتا رہے جسکو دیکھے کہ نری
دنیا ہی اسکو دوست ہے اوس کو حیلے سے دور کردے چھٹے یہ کہ اور سلطنت میں ایسا شخص مشیر ہو جو عقلمند
دیندار غیر خائن غیر طامع ہے ملک ومملکت ودولت کا خیرخواہ ہے اللہ تعالی نے اپنی نبی صلعم کو
حکم کیا ہے کہ مشورہ لیا کرو آنحضرت صلعم اکثر امور میں صحابہ سے مشورہ لیا کرتے تھے جنانچہ احد کے دن

مشورہ دیا قصہ افک مین مشورہ کیا باوجودیکہ وحی آتی تھی خود سب سے زیادہ اعلم واکرم اور
عاقل نوع انسان اقرب جناب رحمن تھے اہل تجربہ نے کہا ہے جو کام مشورے سے ہوتا ہے
اوسمین ندامت نہین ہوتی ساتوین یہ کہ کریم النفس سخی ہو اللہ نے حقوق خلق اس کے ہاتھ
مین رکھے ہین اسکو حکم کیا ہے کہ حقوق اہل حق کو پہونچا دے جو شخص جس حیثیت کا مستحق ہے
وہ اوسکو دے کسیکا حق واجب شرعی نہ دے کے اندھا دھند خرچ کرنا اپنے دل کے موافق مال
اوڑانا داخل سخاوت وکرامت نہیں ہے بلکہ عین اسراف وتبذیر ہے قرآن شریف مین مبذرین
کو اخوان شیاطین فرمایا ہے اسراف کی مذمت کی ہے بادشاہ امیرون رئیسون مین یا تو بخیل
ہوتے ہین جن کے ہاتھ سے ہزارون کی حق تلفی ہوا کرتی ہے یا مسرف ہوتے ہین کہ
اپنی ناموری کے لیے لاکھون روپیہ خلاف مرضی خدا ورسول صرف کرتے ہین پھر اسکو سخاوت
سمجھتے ہین شرع شریف مین ہر مال کا مصرف مقرر ہے مال کو اوسی طرح اوسی جگہ صرف کرے
ورنہ جوابدہ ہوگا آٹھوین یہ کہ حلیم بردبار متحمل مزاج ہو اللہ تعالی نے فرمایا ہے فمن عفا واصلح
فاجرہ علی اللہ دوسری جگہ ارشاد کیا ہے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس مراد عفو
وحلم سے اس جگہ یہ ہے کہ عمدہ لوگون کی چھوٹی موٹی خطا سے درگذر کرے انتقام نلے اقیلوا
ذوی الھیئات عثراتھم نہ یہ کہ حدود وتعزیرات شرعی کو باوجود ثبوت جرم حد یا جرم تعزیر
کے چھوڑ دے یا غریبون پر حد وتعزیر جاری کرے امیرون پر بحالی [?] بندون پر جاری کرے کہ
عین ظلم وغایت عصبیت نہایت حمیت جاہلیت ہے اسکو دین سے کچھ بھی علاقہ نہین آیا ہے [?]
حاکم کو منع کیا ہے کہ حالت غیظ وغضب مین کوئی حکم جاری نکرے اگر جاری کریگا تو وہ حکم بصورت
خلاف شرع ہونے کے لائق تعمیل نہوگا اجرای غضب مین اس کی جان بھی ہلاک ہوگی اسکا
مال برباد جاویگا ملک ویران ہو جاویگا نوین یہ کہ بہادر ہو جب کسی طرح کی سختی مشکل آفت
پیش آوے دل کو قوی رکھے مستقل مزاج رہے مضطر نہو لڑائی کے وقت ثابت قدم رہے مقابلہ
دشمن مین راسخ القدم ہو موقع پاوے تو حملہ کرے سوار ہو یا پیادہ موقع نہ پاوے تو اپنی جان ہلاک

مین نہ ڈالی دسوین یہ کہ جس شخص مین ملاحظہ شجاعت مردانگی جوانمردی کا کرے یا دیکھے کہ اوس سے
کوئی اچھا کام ہوتا ہے یا کسی ملک کو اوس نے فتح کیا ہے یا کوئی عمدہ خیرخواہی کی ہے تو اوسکا مرتبہ
بڑہاوے اوس کی رعایت واجبی کرے تاکہ اوسکو حوصلہ ان کامون کا زیادہ ہو جان نثاری و
خیرخواہی مین زیادہ تر کوشش و کوسشش بجا لاوے جب خیرخواہ کی بات سنی نہین جاتی ہے تو
اوسکا دل ٹوٹ جاتا ہے وہ خاموش ہو کر بیٹھ رہتا ہے اسکا انجام حق مین مالک کے بہت برا ہوتا
ہے جو بادشاہ بڑے ماہر تھے اونہون نے بہت ایسے قاعدے اس کام کے لیے نکالی ہین گیارہوین
یہ کہ معاصی و محرمات سے بچتا ہو اس لیے کہ امام و مالک بننے سے تو مقصود یہی ہے کہ لوگون کو
گناہ و جرم و حرام کامون سے روکے اچھے کام کرنے پر آمادہ کرے تو جب مالک و بادشاہ خود
گناہون مین پھنسا ہوگا تو وہ دوسرون کو کیا خاک منع کریگا بلکہ اسکا گناہ کرنا سبب اونکی جرات کا
ہوگا کیونکہ ملک و دین دونو توام ہین اونکا گناہ بھی اسی کے ذمے لگیگا یہ شخص جو بادشاہ کیا گیا تھا
اس لیے کیا گیا تھا کہ شریعت حقہ کو قائم کریگا معروفات جاری کریگا منکرات کو مٹا دیگا منہیات
سے رعایا کو باز رکھیگا واجبات کا حکم کریگا سیئات سے بچا دیگا سو جب خود ہی یہ مجتنب نہو دقمات
مین مبتلا رہا تو وہ فائدہ جس کے لیے اسکو بادشاہ یا امیر یا رئیس بنایا گیا تھا بالکل باطل ہو گیا
اسکی امامت و ولایت فقط اس کام کی رہگئی کہ ساری خلق محروم ہو تنہا ایک یہ شخص سارا مال اپنے
جان پیارے گھرانے پر صرف کرے عیش و آرام مین رہے کسی سے کچھ غرض نہین اگر غرض ہے
تو یہی ہے کہ تم اپنا مال ہمکو دو ہم بہت سے نکاح کرین اپنے لذات و شہوات مین صرف کرین الغرض
کھلا دین منکرات و سیئات مین اڑا دین تم چولہے مین جاؤ یا بھاڑ مین پڑو جیو یا مرو کچھ مطلب
نہین فائدہ ملوک ورؤساے بنی اسرائیل اسی طرح ہلاک ہو گئے کہ اقامت حدود کو اونہون نے
ترک کر دیا سزا و جزا اکو اشراف سے بالکل اوٹھا دیا غریبون پر جاری رکھا انصاف چھوڑ دیا جب
کوئی ضعیف آدمی زنا کرتا تھا اوسپر حد جاری کرتے تھے اگر قوی زنا کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے آخر
شریعت مٹ ہی گئی امت ہلاک ہو گئی خلق مین فساد پڑ گیا بارہوین یہ کہ جب شہر مین کوئی حادثہ

واقعہ معاملہ خلاف عادت و قاعدہ واقع ہو تو اوس کی خبر رکھے اوسکا سبب دریافت کرے
اگر وجہ مصلحت معلوم نہو تو اوس فعل کے فاعل کو سزا دے اوسکو اس کام سے روکے تیرہوین
یہ کہ فوجی لوگون کو رعیت پر مسلط نکرے جب کسی لشکری سے کوئی بیجا بات حق مین کسی شخص کے
واقع ہو تو رعیت کا حق اوس سے دلا دے اوس کو موافق جرم کے سزا جزا دے یہ کرے کہ لشکریونکا
ظلم غریب نوبا پر روا رکھے ؎

بہ نیم بیضہ چو سلطان ستم روا دارد — زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

یہ عجب توہم ہے جب کسی جگہ اونکو کمان پر بھیجو تو رسد مفت لیوین لڑائی پر بھیجو تو مال غنیمت
مین خیانت کرین رسد کے دام دین تو کم دین نرخ مین بحث کرین حاجت کی چیز زبردستی
چھین لیوین چودھوین یہ کہ اپنی جان پر انصاف کرے یعنی جس کام پر دوسرون سے مواخذہ
کرتا ہے اگر وہ کام خود اس سے واقع ہو تو وہی سزا اپنے حق مین بھی جاری کرے ورنہ ظالم ہے
اپنی اولاد و بیت حد و تعزیر قائم رکھے اپنے بھائی بندون کو بزور قبول احکام شرع پر
مجبور فرماوے اگر نہ مانین تو ترک برادری و کلام و سلام کردے غرضکہ حکم اسلام کا سب پر
یکسان و برابر جاری و قائم ہو جب اولاد و اخوان سلطنت یا ریاست یا امارت
کو یہ بات معلوم ہوگی کہ انصاف مین ہماری کچھ رعایت نہین ہے بلکہ ہم اور ساری رعیت برابر
ہین تو پھر کوئی پسر یا برادر کسی پر ظلم نکریگا اور جب اخوان و اولاد سے درگذر کیا گیا تو انتظام مین
فرق آویگا ظالمون کا ہاتھ مظلومون پر خوب ہی صاف ہوگا رعب حاکم کا جاتا رہیگا بڑا نقصان دنیا
مین جس سے دین کی جڑ اوکھڑ جاتی ہے مرد عادل ظالم ہو جاتا ہے ضعیف اپنے حق سے محروم
رہتا ہے یہی سبب ہے کہ اکثر رئیس امیر و والی و سلطان اولاد و اخوان کی رعایت کرتے ہین عام رعیت
سے اون کی عزت و آبرو زیادہ سمجھتے ہین یہ کیسا ہی فسق و فجور کرین کتنا ہی اسراف کرین عزیز
ہوتے ہین رعایا مین کوئی کتنا ہی اچھا نیک چلن ہو کیسی ہی لیاقت رکھتا ہو متقی پرہیزگار
عالم و دیندار و روشن تقوی شعار ہو اوس کی اوتنی قدر نہین ہوتی جتنی قدر اس عزیز برادر

رشتہ داری کی ہوتی ہے یہ ظلم وزنا انسانی سب گناہون سے بڑھکر ہے چند روز ہین یہ کہ بادشاہ
وامیر رئیس حاکم مالک کو ایسا ہونا چاہیے کہ سب لوگ یہ بات جان لین کہ شریعت کی عظمت اسکی
نزدیک سب امور پر مقدم ہے یہ خلاف شرع کام کو ہرگز روا نہ رکھے گا مجرم کو بے سزا دیے ہرگز
نہ چھوڑیگا فاسق کی اہانت کریگا دیندار کی عزت بڑہائیگا حق مین کسیکے مطلق رعایت نہ کریگا
انصاف مین کسی کی مروت نکریگا کیونکہ یہ بات اوس کے ذمے پر شرعًا واجب ہے وہ قائم مقام
نبوت ہے اگر ایسا نکریگا تو بہرہ خلیفۂ خدا خلیفۂ رسول نائب پیغمبر نہین ہے شیطان کا بھائی ابلیس
کا خلیفہ ہے شریعت اوس کے سبب سے بے رونق ہو جاویگی رسوم جاہلیت جاری ہونگے
عادات ملوک کا رواج ہوگا مظالم خلق روز افزون ہونگے والی کا فرض منصب تو یہ ہے کہ
جو کام خلاف شریعت اسکے گھر مین کنبے مین اولاد مین اخوان مین برادری مین رشتہ دارون مین یا
رعایا مین شہر مین واقع ہو اوسکا انجام استیصال عقاب وبال نکال ضرب حد تعزیر سزا جزا ہو
نہ یہکہ خود وہ خلاف شرع کام کرے دوسرون کو حوصلہ دلاوے فاسقون فاجرون سے قطع نظر کرے
برادری کے سبب سے اونسے درگذر کرے اونسے بشاش بشاش ہو کر ملے قرآن شریف مین
صاف آچکا ہے لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو
کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب علیھم الایمان فی قلوبھم
وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنات تجری من تحتھا الانھار یعنی جو قوم اللہ پر دن آخرت
پر ایمان رکھتی ہے اوس سے یہ کام کسی طرح نہین ہو سکتا ہے کہ جو کوئی مخالف خدا اور رسول ہو
یعنے خلاف شرع کام کرتا ہو یہ اوسکو دوست رکھے اگرچہ وہ باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ اسکا کیون نہو
اللہ نے اس قوم کے دل مین ایمان لکھدیا ہے اپنے نور سے اسکی تائید کی ہے اسکو بہشت
مین داخل کریگا مفہوم اس آیت شریف کا یہ ہے کہ جو کوئی اپنے باپ بیٹون بھائی بندون
رشتہ دارون کو باوجود فسق وفجور کے دوست رکھتا ہے درحقیقت اوسکو خدا پر قیامت کے
آنے پر یقین نہین ہے اوس کے دل مین ایمان نہین لکھا گیا ہے اگر ایمان لکھا جاتا تو وہ ایسا نکرتا

کبھی دوست نہ رکھتا انسے ہزار کوس بھاگتا انکی صورت سے بیزار ہوتا ہے

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد　　فدای یک تن بیگانہ کہ آشنا باشد

صحابہ رضی اللہ عنہم نے خدا و رسول کی خوشی کے لیے اپنی مغفرت کے واسطے اپنے ہاتھہ سے اپنے
ابنا و آبا و اخوان کو راہ خدا مین قتل کیا رشتہ توڑ دیا بہرحال جب امیر رئیس کا یہ طریقہ ہوا بلکہ خلق
کو یہ معلوم ہوا کہ یہان اپنون کی پرسش ہے انکے سب گناہ معاف ہین قوم کی طرفداری حمایت
ہے امیر کا یہ حال ہے کہ دین پر اوسکو استقامت نہین ہے رعیت کو اوس کے ہاتھہ سے امن
نہین ہے مظلوم کا انصاف ظالم سے نہین لیا جاتا ہے جو قانون جاری ہے وہ خاص رعیت
کے لیے ہے اگر کوئی معاملہ کسی قریب عزیز کا دیوانی ہو یا فوجداری یا مالی پیش ہوتا ہے تو اوسپر
وہ قانون جاری نہین ہوتا ہے اوسکی گزارش سچ سمجھی جاتی ہے اوسکے مدعی کا بیان جھوٹ
ٹھیرایا جاتا ہے اگر مقدمہ ثابت بھی ہوجاتا ہے تو بھی پوری سزا اوس کی مجرم مدعا علیہ کو نہین ملتے
ہر طرح سے رعایت برادری کی مانع اجرای اوس قاعدے کی ہوتی ہے اوس کے پیچھا اہلکار دہمہ
غصہ ہوتا ہے اہلکار بھی بسبب رشتہ داری رئیس سب بے رہتے ہین اظہار حق کرنے مین رئیس کی خفگی
کا ڈر ہوتا ہے تو پھر یہ امارت شرعی نہین طاغوت ہوئے یہ ظلم خلق کا اوس والی امیر رئیس کی گردن
مین سم قاتل ہوجاتا ہے یہی لوگ اوس کے افعال و اعمال کے دن قیامت کی گواہ ہوجاوینگے
دنیا مین خوشامد سے یا ڈر سے کوئی برا نہ کہے مگر دل مین تو ضرور ہے اوسکو برا سمجھ لیتے ہین بددعا
دیتے ہین سو ہلاک ابدی رئیس امام کے لیے اسی قدر کافی ہے امیر رئیس والی مرکا انصاف ایسا
ہونا چاہیے کہ کسی ظالم فاسق کو خلاف شرع امر مین طمع نہو کسی ادنی آدمی کو ناامیدی نہو سو کہوین یہ
بادشاہ رعیت کو دوست رکھے اون کے لیے دعا کری حدیث مین آیا ہے کہ بہتر امیر وہ ہین جنکو تم
چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہین تم اونکو دعا کرتے ہو وہ تم کو دعا کرتے ہین بدترین امرا وہ ہین جنپر
تم لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہین تم اونکو دشمن رکھتے ہو وہ تم کو دشمن رکھتے ہین غرضکہ
محبت و دعا اسباب خیریت ملک سے ہے بعض و لعن اسباب شرارت سے ہے پہلی بات موجب

وفلاح ونجات ہے دوسری بات موجب ہلاک وعذاب وعقاب ووبال ہے فائدہ
اس جگہ آنا لحاظ ضرور ہے کہ اگر امیر اچھا ہے تابع شریعت مروج دین انصاف پرست ہے
رعایا فاسق فاجر ہے اس سبب سے لوگ اوسکو پسند نہین کرتے تو امیر کا کچھ بھی نقصان نہین
ہے اور اگر یہ سچ امیر مین سب یا بعض اوصاف مذکورہ مذمومہ ہو وین اس سبب سے
رعایا اوس کو ناپسند کرتی ہے خصوصًا صلحا اوس ملک ومملکت وریاست کے تو حق اس جگہ
طرف رعایا کے ہے امیر ناحق پر ہے مختصر یہ ہین یہ کہ امیر رئیس بادشاہ کے لیے اعوان انصار
کا ہونا چاہیے جتنے کام ریاست وسلطنت کے ہین ہر کام کا ایک مددگار چاہیے جو اوس کام کی
اصلاح کرے ایسے لوگ چند قسم ہین ایک وزیر با تدبیر اوسیر واجب ہے کہ وہ آپکو قائم مقام ابوبکر
وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم جیسے موسے علیہ السلام کی تہا اجعل لی وزیرا من اہلی سمجھے
ہوا دنیا مین بنے وزیر کام نہین چلتا ہے وزیر یہ خیال کرے کہ مین کس کی جگہ بیٹھا ہون مجھکو
کیا کرنا چاہیے اسنے کچھ بھلائی چاہی ہے جو اسکو وزیر کیا ہے اگر اچھا برتاؤ کرینگے خدا کی طرف
سے مدد ملیگی اگر برا برتاؤ کریگا تو پھر عذاب الیم موجود ہے آپ بھی ڈوبا اپنے آقا کو بھی ڈبویا امیر
کو چاہیے کہ وزیر اوسکو کرے جو اہل تقوی ومروت ووفا وکرم ہو اس لیے کہ وزیر ملک کا عنوان
ہوتا ہے رعایا اور راعی کے درمیان مین واسطہ ہے حدیث مین آیا ہے اللہ جب کسی بادشاہ
کے ساتھ بہتری کرنا چاہتا ہے تو اوسکو نیک وزیر دیتا ہے اگر بادشاہ کوئی بات بھولجاوے
تو اوسکو یاد دلاوے اگر اوسکو یاد آوے تو اوس کی مدد کرے شریعت کا متبع ہو سارے کام موافق
شرع کرے شرع پر سب کو ترجیح نہ دے گو بادشاہ کیون نہو کسیطرح کا فریب نہو کہ مکر زور عیت سے نکری
کسی کی طرفداری بیجا یہ لحاظ کری ظاہر وباطن یکسان رکھے نفاق ومداہنت کو دخل نہ دے
حق بات کھولکر کہدے عدل کا دوستدار ہو ظلم سے بیزار ہو سلطان وامیر ورئیس کی خیانت
نکرے اپنے آقا کا خیرخواہ وفادار ہو فرض خدمت کو پورا پورا ادا کرے ملک مین اخبار نویس مقرر کرے
ہر جگہ کی خبر رکھے ایسے عامل مقرر کرے جو رعایا کی حال پر شفیق مہربان ہون مال مین طمع کرین

اہل دین کی تعظیم کرے پردے مین زیادہ تر رہے ہر چا ہتمند اوس تک پہونچ سکے سب کی بات
سنے نیک و بد کو پہچانے مال کو لعب و لہو میں تلف نکرے کہ جہان چاہے اوڑا دیا اس طرح کرنا چاہیے
گہر بنا دی زمین پیدا کرے جان اوسکا ہم پہونچا وے بلکہ جب بات کہے سچی بات کہے جھوٹ نہو وے
علما مین جھگڑا اوسمین نڈالے کسی مذہب کو کسی مذہب پر ترجیح نہ دے کسی مذہب کی طرفداری نکرے
تعصب پیشہ نہو حق پسند حق گو تابع کتاب و سنت ہو ہر شخص سے موافق اوس کے رتبے کی برتاؤ
کرے عالم سے عالم کے موافق جاہل سے جاہل کے موافق حق کا مددگار ہو باطل کو شادی ورنہ
ملک ویران ہو جاویگا بندے ہلاک ہو جاوینگے جسنے کتب تواریخ کی سیر کی ہے وہ انجام
امور کا پہچانتا ہے بغداد مین جو واقعہ درمیان رافضہ کے ہوا اوسکا سبب یہی تعصب تہی بعض امرا کا
تہا ابن علقمی وزیر خلیفہ مستعصم باللہ رافضی تہا اوسنے اپنی تعصب ہی سے ایسی بڑی سلطنت اسلام
کو ہاتہ سے ہلاکو خان کے برباد کرا دیا گو آخر کر آپ بہی برباد ہو گیا لشکر تاتار میں مثل غلامون کے
پڑا پہرتا تہا کوئی نہین پوچہتا جو وعدہ منصب و معاش کا تاتار نے اس سے کیا تہا وہ بعد فتح بغداد
پورا کیا اسنے چاہا تہا کہ بجائی عباسیہ کوئی علوی نسب کا بادشاہ مقرر کرا یا جاوے کہ فیض حکمے
یہی ہوا وہی ہوا خسر الدنیا والاخرۃ ذلک ھو الخسران المبین اسی کا ایک دوست نصیر الدین طوسی
ملحد تہا کہتے ہین رافضی تہا ان دونون نے ملکر دولت اسلام کو برباد کرا دیا انا للہ فانہ د بڑا فتنہ جس سے
ملک و اسلام مین تباہی آتی ہے فتنہ مذہب کا ہے جب کوئی قوم تعصب مذہبی اختیار کرتی ہے
آفت و بلا اوس قوم کی معاش پر آ جاتی ہے طرح طرح کے فتنے کھڑے ہو جاتے ہین عوام جمع ہو جاتے
ہین ایک دوسرے آپسمین لڑ مرتے ہین بادشاہ کو چاہیے ایسا وزیر مقرر کرے جسمین یہ صفت
مذکوره یا بعض انمین سے موجود ہون ورنہ پہر ہلاک ملک تعدد وقت ہے جس سلطنت مین بڑی زر
خائن یا سیر رافضی خارجی اہلکار مقرر ہوئے وہ ملک جلدی جاتا رہا امرا لشکر وقت مہمات کے مرد رہتے
ہین دشمنان سلطنت سے لڑتے ہین فوج سپاہ طیار رکہتے ہین جہاد کرتے ہین آپنے دین کی رعیت
کفار کو دبائی رکہتے ہین انکا انتظام ہی ذمہ والی یا وزیر خوش تدبیر کے ہے رسول خدا صلعم کی پاک

جیسا امرا تھے مہاجرین و انصار مین سے جنکا حال کتب سیر مین لکھا ہوا ہے جب جناب رسالت مآب
نے مکہ معظمہ سے طرف مدینہ منورہ کے ہجرت فرمائی ہر سال جہاد کفار پر کیا کرتے بڑی بڑی
لشکر جا بجا اطراف کو روانہ فرماتے ہر لشکر پر ایک افسر ہوتا ایک کے بعد دوسرا افسر مقرر فرما دیتے
یہانتک کہ اپنے انتقال سے کچھ پہلے جیش اسامہ کی طیاری فرمائی تھی کہ اس درمیان مین
وفات شریف ہو گئی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بمجرد خلیفہ ہونے کے جیش مذکور روانہ کیا اسی طرح ہر
شریعت مین یہی قاعدہ جاری تھا ایام موسی علیہ السلام مین نقبا رہتے تھے ایام عیسی علیہ السلام مین
حواری تھے ایام سلیمان علیہ السلام مین خلفا تھے سلطنت مین یہ قاعدہ کام ہی انتظام لشکر و حشم مستو
کا ہے فائدہ امارت کئی طرح کی ہوتی ہے ایک لشکر و فوج کی جسکو آج کل بخشی کہتے ہین دوسرے
عمل بادشاہ کی کہ اوس کے خدم حشم گھر بار کا بندوبست رکھے اسکو دیوان بیوتات کا مدار کہتے ہین
تیسری اصطبل کی کہ خیل و بغال و جمال و عجلات و افیال وغیرہ کی سیاست کرے چوتھی کتابت
کی کئی قسم کی ہوتی ہے ایک کاتب انشا ایک کاتب سر یعنی منشی محرم ایک کاتب خراج جسکو
دفتر منشور کہتے ہین ان سب کاتبین کے لیے شرطین ہین جن کے ذکر مین طول ہوتا ہے پانچوین
فکر مشورہ ہے بادشاہ ہر وقت اسکا محتاج ہے کہ ایک جماعت مردم کامل العقل وافر الشعور
اہل فراست و تجربہ کی اوس کے پاس ہو جنسے ہر مشکل امر مین معاملات رعایا برایا مین مشورہ کیجیے
اس لیے کہ ایک کی تنہا عقل سے ایک جماعت کی عقل ہر طرح پر بہتر ہوتی ہے مشورہ لینے والا
کبھی نادم نہین ہوتا جو مشورہ نہین لیتا یا لیتا ہے مگر اوسپر عمل نہین کرتا وہ ہمیشہ دکھ اوٹھاتا ہے
مشیرون کا مومن ہونا چاہیے صلاح نیک دین یا دنیوی وقت ہو سکتا ہے کہ جبکہ اہل مشورہ
اہل علم و فضل ہون جاہل جاہل محرر صلاح کار ہون اکثر سلاطین و رؤسا اسی طرح برباد
ہو گئے کہ فقط اپنی راے پر کام کیا یا اپنے خدمتگارون مصاحبون خوشامدیون کے مشورے پر چلے
جو لوگ لائق اس کام کے تھے اونسے نہ پوچھا جیسے جلیس محرم یہ سب اعوان سلطان مین زیادہ تر
لائق چاہیین اس لیے کہ کلام و خطاب سلطان کا زیادہ تر اپنے جلیس و مصاحب سے رہتا ہے

جب وہ عقل و شرافت مین بادشاہ سے کم ہوا تو اوس کی صحبت سلطان کو مضرت کرے گی اسی لیے
عقلمند بادشاہ اپنے لونڈی غلام خدام کو اپنا جلیس و انیس نہین کرتے تھے مودب آدمیون کو تلاش
کرکے مصاحب بناتے تھے وہ دین دنیا مین انکو رای نیک دیتے امور خیر مین مددگار رہتے آپ
مالک کے دل و جان سے خیر خواہ ہوتے محتاجون کے کام نکالتے جس کی رسائی نہوتی اوسکا
سچا سچا حال قال امیر رئیس تک پہونچا دیتے اپنی غرض نفسانی نفع ذاتی کو دخل دیتے تھے حیلہ
حوالی سے نارسا لوگون کو دستانے ہر وقت عدل و انصاف کی خوبی بیان کرتے رہتے اتباع
شریعت کا شوق دلاتے مصاحب جامع اوصاف کا ملنا بہت مشکل ہے اگر سب نہ صفتین
بعض اوصاف ہی موجود ہون تو بہی غنیمت ہے خصوصا اس چودہوین صدی مین اور اگر قسمت سے
کوئی ایسا آدمی ہاتھ لگ جاوے جسمین سب وصف یا اکثر اوصاف وزارت و مصاحبت موجود
ہون تو پھر کیا پوچھنا پانچون انگلیان گھی مین ہین ایسا ایک آدمی سو پر بھاری ہے مطلب تو وہ
کام کرسکتا ہے سہ

شراب کہنہ کہ در دشت گر روان نیست   مصاحب من و پیر من و جوان نیست

آج کل ایک آفت یہ ہے کہ بعض رؤسا جسکو خیر خواہ سمجھتے مین اوس سے اگر مشورہ بہی لیتے ہین
تو اوس مشورے پر عمل نہین کرتے وہ تو مشورہ دیکر نادم ہوتا ہے یا اوس سے بدگمان رہتے ہین
آخر الامر یہ ہوتا ہے کہ وہ بہی جان چرانے لگتا ہے خاموشی اختیار کرتا ہے اگر ایسا کمے تو اوس کے
عزت و معاش مین فرق آتا ہے ع صحبت کہ داشتم زتماشائیان شدم ۔ ساتوین عمال ذی
ایک صوبے کے حاکم ہون یا تحصیل ملک پر عامل یا مناسب مصارف وظائف مساجد خیرات
زکوٰۃ کے مہتمم آٹھوین وظیفہ رسالت ہے رسول کہتے مین سفیر و وکیل کو سفیر مرسل کی عقل وکیل
موکل کی نقل ہوتا ہے اوس کی لیاقت سے حال لیاقت موکل کا معلوم کیا جاتا ہے حکام و بادشاہ
لوگ حال وکیل سے حال موکل کا استنباط کرتے ہین اگر وکیل عاقل فاضل دانشمند ہے تو سمجھتے ہین
کہ موکل اس سے بھی بہتر ہوگا والا یہ جانتے ہین کہ موکل کم لیاقت ہے اسی لیے پہلے یہ دستور تھا کہ

جب سلطان یا خلیفہ یا امام کسیکو دوسری سلطنت کی طرف بعہدہ سفارت رسالت وکالت
بھیجتے تھے تو جو علماء مین سب سے زیادہ عالم فقیہ دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہوشیار مقرر ہوتا تھا
اوس کو مقرر کرتے تھے توین خاتم و حشم بادشاہ مین جن کو شرطہ کہتے ہین جن کی جگہ اب چوبدار پہرا
رہتے ہین انکا کام یہ ہے کہ جس کی نسبت بحکم خلافت و امامت وریاست ہو اوسکی پوری تعمیل
کریں اور مجرم کو حکم دیتے تک جون کا تون پہونچا دین پیام سلام کلام مین فرق نہ آوے اس غرض
مضمون وعبارت حکم ادا ہو جاوے وار و گیر کا کام بھی سرانجام دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے عصر مین قیس بن سعد شرطہ تھے لکن یہ طریقہ جو ملوک مین اب جاری ہے اوس وقت اس نشست
کا ڈھنگ رنگ نہ تھا دوسرے دربان لوگ ہین جو لوگون کو بے اذن آنے سے روکتے ہین
آنحضرت صلعم کے زمانے مین قصہ ایلا مین اسی طرح کی کاروائی واقع ہوئی حدیث و قرآن مین
موٹا جملہ اہل اسلام کو حکم ہے کہ کوئی بے اذن کسی کے گھر مین نہ گھسے لیکن جب لوگون نے اژدہام
پر ہجوم کرنا شروع کیا تو مجبورانہ اس کام کے لیے حجاب مقرر کیے گئے بادشاہ بھی ایک آدمی ہوکر ان
فرشتہ نہین اوسپر بھی حق اوس کی جان کا اولاد کا اہل کا ہے اگر ہر دم رات دن اوس کے پاس
لوگ آتے جاتے اوسکو فرصت نہ لینے دین تو سارے حقوق مذکور تباہی خرابی ضائع ہو جاتے
اس لیے ضرور ہوا کہ بے وقت بے محل بے موقع آنے سے لوگون کو روکا جاوے مگر جس طرح یہ اذن عام
موجب خلل انتظام ہے اسی طرح اکثر ایام بادشاہ کا مخفی رہنا کسیکو نظر نہ آنا کسی کی کسی وقت بھی
اوس تک رسائی نہونا مراتب حدیث مین اس کام پر وعید سخت آئی ہے گیا ہے تیسرے طیاری فوج
و لشکر سپاہ سوار و پیادہ و پلٹن بیڑہ وغیرہ کی ہے قرآن مین فرمایا ہے واعدوا لہم ما استطعتم
من قوۃ دوسری جگہ فرمایا ہے ولولا رہطک لرجمناک آنحضرت صلعم رسالجات سواران پایک
رسالا مقرر فرماتے تھے کہ اوس کی حکمت سب کام ہوتا تھا جب کہ آیۂ سیف نہ اوتری تھی حکم قتال
بھی نہ آیا اسلام کو غلبہ نہ ہوا ملوک کا طریقہ طیاری لشکر و آلات حرب و ضرب ذخیرہ مین تحقیقات بطور
رہا کیا ہے مگر بادشاہ نے مطابق مقتضائے وقت کے درستی فوج و تیاری سلاح مین کوشش کی

قوت سلطنت کسی قسم کی آلات مستدیہ یا جدیدہ سے جو داخل حکم آئینہ کور ہے درست نہین ہے
بارہوین مقرر کرنا عرفا کا ہے جنکو چودھری کہتے ہین میر محلہ ہوتے ہین مشر سمجھتے ہین خواجہ قریہ
وغیرہ جانتے ہین ہر فرقے ہر عرفے والون مین ایک شخص ایسا ہونا ضرور ہے جو حالات فرق وحرف
سے حاکم کو اطلاع دیتا رہے اوس کی معرفت سب کا سروائی اوس قوم والون کی ہو ہر شہر مکانون
سے قبیلہ ہر قوم مین ایک چودھری بمنزلۂ واسطہ درمیان ملک و رعایا یا وزیر امیر کے اسی لیے
ہوا کرتا ہے کہ جزئیات احوال پر بدون اس تدبیر کے آگاہ ہے حاصل نہین ہوسکتی مگر حدیث شریف
مین آیا ہے لابد للناس من عریف وکل عریف فی النار مراد اس وعید سے یہ ہے کہ جو عریف
خلاف شرع کام کرے حال رعایا کو خلاف واقع ظاہر فرماوے اپنا حق جو رہارت تولیہ سے کا اونکے
اصلاح نکرے وہ دوزخی ہے نہ یہ کہ گو متقی متدین ہو تو بھی وہ جہنم مین جاویگا ہان اس کاروبار
مین متقی رہنا دیانت دار امانت دار حق گو حق رسان ہونا البتہ بہت مشکل ہے یہان تک خلاصہ
کتاب درر فاخرہ کا ہے۔

فصل

ابن خلدون نے خطط سلطانیہ مین کئی امر ذکر کیے ہین ایک وزارت اسکا پہلے ذکر ہو چکا ہی دوسرے
کچہریات دیوانی فوجداری مال اس کی اصل کسری ست ہے پہر اسلام مین سب سے پہلے عمر
ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اسکو جاری کیا اسکا نام عربی مین دیوان ہے جس طرح اوس جگہ کو
جہان بیٹھکر یہ کام کرتے ہین دیوانخانہ کہتے ہین اسی طرح اوس شخص کو جو یہ کام سرانجام کرتا ہی دیوان بھی
کہتے ہین کوئی کچہری دفتر انشا کی ہوتی ہے جہان سے رسائل و مکاتیب احکام بنام عمال و ملازمان
لکھکر جاری ہوتے ہین کوئی کچہری مال و حساب کی ہوتی ہے اسلام مین ہمیشہ جب تک خلافت
قریش مین قائم رہی دفتر مملکت عربی زبان مین رہا کیا اس زبان کی خوبی بیان سے باہر ہے جو
بات زبان قلم سے ادا ہوتی ہے جیسا مرحا جیارت والفاظ عربی مین لکھا جاتا ہے وہ بات
قلم زبان سے نہین ہوسکتی خصوصا عبارت عربی مبین مین جو سارے جہان کی زبانون سے

فصاحت وبلاغت مین ممتاز ہے خلفا وامرای صحابہ جو شام وعراق مین تھے کمال امانت
نہایت دیانت نہایت خلوص وحفظ اسرار کی وجہ سے منشیان مملکت کو اپنے ہی نسب یا علاقے
قبائل سے مقرر کرتے تھے یہ خدمت ہر ایرے غیرے شخص کے نہ دیتے تھے سب سے بڑھکر یہی ایک عہدہ
ہے جسپر نیک وبد سلطنت کا موقوف ہے لیکن یہ فن انشا بڑا مشکل فن ہے ہر ایک کے کا کام نہین
کہ اس خدمت کا سرانجام کرے منشی اگر لائق فائق ہے تو زور تحریر وقوت انشا سے دشمن کو زیر وزبر
کر سکتا ہے اگر نالائق ہے تو دوست کو بھی دشمن کریگا ادیب ایک صفحے کا مضمون یا سطر مین لکھ سکتا ہے
سب پہلو اعتراض وانتقاد سے بچا سکتا ہے نرا محرر ذرا سی بات کو بہت سی عبارت مین بھی
ادا نہین کر سکتا اپنی تحریر سے آپ پکڑ مین آجاتا ہے ابن خلدون نے کہا منجملہ خطط سلطانیہ کے
ایک توقیع ہے یعنی فرمان شاہی دوسرے شرطہ ہے اسکی اصل دولت عباسیہ مین قائم ہوئی اس
منصب کا آدمی اقامت احکام جرائم کرتا ہے حدود کا مستوفی ہوتا ہے تیسرے قیادت اساطیل ہے
اس عہدہ دار کو امیر البحر کہتے ہین اسکا کام یہ ہے کہ اساطیل کو رجال وسلاح ومقاتلین سے مملو ومشحون
رکھے بحری سلح خانہ کا انتظام جیسا چاہیے کرے جو کنار دریا یا پار رہون اون سے لڑے آلات بحریہ ایجاد
کرے کشتیون پر سوار ہو چوتھے تفاوت مراتب اہل سیف وقلم ہے پانچوین انتظام نشانون و
تیرون کا ہے تکبول کا بجانا بوق ونرسنگے کا پھونکنا یہ کام دشمن کے ڈرانے کو حرب مین ہوتی ہین
چھٹے سریر ومنبر وتخت وکرسی ہے جسپر سلطان نشست کرتا ہے اسلام سے پہلے بھی دستور ملوک کا تھا
سلیمان علیہ السلام کا تخت وکرسی ہاتھی دانت کا تھا اوس کو ذہب مطلا بنایا تھا اسلام مین سب سے
پہلے اس کام کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا لوگون سے کہا مین موٹا ہو گیا ہون اگر کہو تو تخت پر
بیٹھون سب نے اجازت دی پھر رہتے رہتے ملوک اسلام نے اس امر کو اختیار کر لیا ایک علامت اپنے
ابہت وشوکت کی ٹھیرائی پھر جتنے سلاطین اسلام مشرق ومغرب مین ہوئے اونہون نے سریر منبر
تخت کرسی بنائے اکاسرہ وقیاصرہ کی چال پر چلے لیکن منبر کا ثبوت تو سنت صحیحہ سے بھی پایا جاتا ہے
مگر تخت وتاج وکرسی کا ذکر کسی حدیث شریف مین نہین آیا ملوک نے اس باب مین نہایت اسراف

اختیار کیا تخت طاؤسی کا صرف کرور روپیہ تک پہونچا یہ بالکل خلاف شرع ہوا ایک دستور دولت کا
اجرائی سکہ دنانیر و دراہم ہے جسکا رواج درمیان لوگون کے ہوتا ہے سکے مین صور و کلمات
نقش کیے جاتے ہین کھوٹا کھرے سے جدا کیا جاتا ہے معاملات مین نقد خالص کا رواج رہتا ہے
اسلام مین سب سے پہلے عبد الملک نے ضرب سکہ کا حکم دیا سنہ ۷۴ھ مین جسطرح سعید بن مسیب نے
کہا ہے یا سنہ ۷۶ھ مین جسطرح مدائنی نے ذکر کیا ہے اس سکے پر یہ لکھا تھا الله احد الله الصمد ورنہ اس سے
پہلے ملوک عجم سکہ جات مین تماثیل مخصوص بناتے تھے بادشاہ عہد کی تصویر کھینچتے تھے یا قلعہ کی یا
کسی حیوان یا مصنوع کی صورت نقش کرتے تھے چنانچہ فی الحال جو ایک کتاب مختصر سکہ جات کی
لکھی گئی ہے اومین تین سو سکے سے زیادہ اسی قسم کی تماثیل و صورین جب مسلمانون نے اٹھانے
رسم عجم کو موقوف کر دیا کلمات طیبات کا لکھنا جاری فرمایا اس لیے کہ شرع شریف مین تصویر کشی
کی سخت ممانعت ہے دینار و درہم کی شکل علیحدہ علیحدہ تھی گول صورت ہوتے اون کے گرداگرد ایک
طرف نام اللہ پاک کا یا تہلیل تحمید و درود تحریر کرتے دوسری طرف تاریخ و نام خلیفہ کا لکھتے زمانہ خلفا
وامویہ مین یہی دستور رہا پھر عبیدیین نے اپنے عہد مین سکے کو جو کھوٹا کر دیا تھا سکہ جات ہوتے جاتے
وامویہ دیکھے اونپر عربی عبارت لکھی ہوئی ہے کسی پر کلمہ طیبہ کسی پر کوئی آیت قرآن شریف کی
صاحب اکلیل الکرامہ نے ان سکہ جات کے سنوات کو نقل کیا ہے حال نقود قدیمہ و جدیدہ کا اوپر
گذر چکا ابن خلدون نے کہا تمغا خطوط سلطانیہ کے ایک مہر کرنا ہے خطوط و صکوک پر تمہر قبل کو جو خط
جناب نبوت صلعم نے لکھا تھا اوسپر مہر لگائی تھی نقش خاتم انگشتری محمد رسول اللہ تھا پھر وہ مہر بدست
ابوبکر و عمر کے رہی پھر ہاتھ سے عثمانؓ کے چاہ اریس مین گر گئی کتنا ہی ڈھونڈھا نہ ملی دوسری طراز ہے
یعنے ریشمی کپڑے کی بناوٹ مین نام سلطان کا یا کسی علامت خاص کا منقوش کرنا یہ لباس مخصوص
تھا ساتھ سلاطین کے چنانچہ ترک و مصر و شام مین اب تک بھی اس قسم کا لباس بنا جاتا ہے تیسرے
فساطیط و سیاج ہین یہ کتان صوف قطن سے واسطے سلاطین کے بنائے جاتے تھے سفر مین یہ
گھر کا کام دیتے ہین آجکل انکا نام ڈیرہ خیمہ راوٹی بلٹن وغیرہ ہے طرح طرح کے رنگ دار پڑے

چبوترہ ایک چوبہ دو چوبہ ہوتے مین منبر وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین بہی تہا
گو اس تکلف کا نہو جو اس زمانے مین ہوتا ہے چوترے مقصورہ نماز ہے یعنی مکان مساجد خطبہ یا جامع مسجد
مین سلطان کے لیے بنایا جاتا ہے کہ وہان علیحدہ بیٹھکر نماز جماعت پڑہے ہی خطبہ جمعہ سنے وغیرہ
مسلمین بہی شریک ہو اسکی ایجاد ملت اسلام ہی مین ہوئی ہے پہلے کہین وجود اسکا نہ تہا معاویہ
نے اسکو نئی لا نکالا ایک خارجی نے اونکو زخمی کیا کسی نے کہا احداث مروان بن الحکم ہے جب سے
یہ بانی کے موجد ہوا پہر خلفا نے اسکو اختیار کر لیا سب ممالک مین رواج اوسکا ہو گیا حتی کہ ہند
مین بہی چنانچہ احمد آباد گجرات کی مسجد جامع و قنوج کی جامع مسجد مین اب تک مقصورہ موجود ہے
فائدہ پہلے خود خلفا نماز پڑہاتے تہے خطبہ جمعہ نماز عیدین نماز استسقاء وغیرہ کرتے
درود کے بعد صحابہ کا ذکر کرتے جامع مصر مین سب سے پہلے عمرو بن عاص نے منبر بنایا عمر بن خطاب
نے اونکو لکہا اسکو توڑ ڈالو سب سے پہلے خطبے مین دعا خلیفہ کے لیے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
کی بصری مین کی جبکہ یہ وہان کے عامل تہے انکی دعا یہ تہی اللہم انصر علیا علی الحق پہر اسکا رواج
ہوگیا بنی امیہ نے حکم دیا کہ خطب جمعہ مین علی مرتضے و اہل بیت نبوت پر تبرا لعنت کیا کرو مگر جب
عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئی تو انہون نے اس رسم بد کو بدل دیا بجاے لعن وطعن پڑہنا اس
آیت شریفہ کا مقرر کر دیا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء
والمنکر والبغی چنانچہ اب تک تلاوت اس نص کریم کی خطبہ مین معمول ہے جب سے اسلام آیا ہے
خطبہ زبان عربی ہی مین سب نے پڑہا دوسری زبان مین کوئی زبان عجمی کیون نہو پڑہنا خطبہ کا
خلاف طریقہ سلف صلحا و ائمہ ہدی کے ہے ہان وعظ کہ زبان عربی فارسی اردو مین مرتب ہے
چلا آتا ہے کسی نے اوسکو منع نہین کیا فائدہ منجملہ خطوط کے ایک حرف و ضرب ہے تہذیب اہم
ترتیب عمسا کر طرائق حروف انواع مقالہ مین جدا جدا ہین جب سے اللہ نے انسان کو پیدا کیا
ہے لیکن الیس مین لڑائی بہڑائی رہے بعض نے ارادہ انتقام کا بعض سے کیا اہل عصبیت نے اپنی اپنی
قوم و ملک کے لیے تعصب ظاہر کیا کوئی امت آپ کا مت سے خالی نہین ہے گویا یہ جدال ہو قتال

طبیعت بشری ہے اتنی بات ہے کہ سبب انتقام کا کسی جگہ غیرت دینیت ہے کسی جگہ غضب
واسطے خدا و رسول کے کسی جگہ غصہ ہے واسطے ملک گیری کے ۔ لڑائی بھڑائی خدا کے لیے ہوتی
ہے اوسکو جہاد کہتے ہین جو غیر خدا کے لیے ہوتی ہے وہ فتنہ فساد بلوی حسبیت حمیت جاہلیت
ہے مقریزی نے خطط مین بہت سے وادین سلطنت ذکر کیے ہین اونمین سے بعض کا ذکر پہلے
ہو چکا ہے **فائدہ** اکلیل الکرامہ مین ایک خاص فصل بیان مین اون آیات کے لکھی ہے جو متعلق
خلافت و امارت و اطاعت امراء نازل ہوئے ہین ان آیتون مین یہ حکم ہے کہ امیر رئیس یہ حکم
کرنا بموجب قرآن پاک کے واجب ہے جس طرح امر بمعروف و نہی عن المنکر فرض ہے ایسی آیات
اشارہ او نص ہین کچھ کم تیس ہین جو لوگ موافق قرآن کے حکم نہین کرتے ہین اونکو خدا نے فاسق
ظالم کافر کہا ہے لفظ ما انزل اللہ مین سنت صحیحہ بھی داخل ہے بدلیل اس آیت کے ما ینطق عن
الھوی ان ھو الا وحی یوحی

فصل

مسئلۂ امامت عجب مسئلہ ہے اصول و فروع والون نے اسکو بہت کچھ طول دیا ہے وجوب نصب
امام مین اختلاف ہے کہ قطعی ہے یا ظنی یا نقلاً شرعی ہے یا شرعی عقلی ہر فرقے نے اپنی دلیلین
لکھی ہین مگر اکثر محل نزاع سے خارج مقام استدلال سے ساقط ہین حالانکہ بات اتنی تھی کہ امامت
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ثابت ہوئی ہے فرمایا ہے الائمۃ من قریش قرآن و حدیث
سے معلوم ہو چکا ہے کہ ائمہ کی اطاعت کرو علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین یہ حدیث
صحیح ہے پھر فرمایا کہ خلافت میرے بعد تیس برس رہیگی اسمین اون کی طرف اشارہ کیا جو بعد رسول خدا
صلعم کے بجاے رسول خدا قائم ہون گے جب آنحضرت صلعم کا انتقال ہو گیا صحابہ نے سب امور سے
مقدم مبایعت امام کو ٹھیرایا دفن نبوی سے پہلے امام مقرر کیا اسی طرح جب ابو بکرؓ مرے عمرؓ کو خلیفہ کر گئے
عمرؓ خلافت کو درمیان مین چھ شخصون کے چھوڑ گئے کہ انہین سے جسکو سب لوگ پسند کرین وہ خلیفہ ہو
بعد قتل عثمانؓ علی مرتضےؓ سے بیعت کی گئی پھر حسن علیہ السلام سے جب انہون نے خلافت چھوڑ دی تو

جب خلافت نبوت ختم ہوگئی پھر مسلمان اس طریقے پر چلے کہ ایک کے بعد دوسرے کو امام کرتے تھے
لیکن جب ممالک اسلام وسیع ہوگئے مملکت کا طول بڑھ گیا لوگون مین اختلاف پیدا ہوا ہر قطعہ
ایک والی یا سلطان یا امیر یا رئیس حاکم بن بیٹھا تو سینہ و ملوک و رؤسا ہوگئے جب انہین کا مرتا
تو دوسرے کو جلدی سے اوس کی جگہ بنا دیتے یہ بات سب کو معلوم ہے بلکہ ثبوت اسکا اجماع
اہل اسلام سے ہے کیونکہ سارے مصالح دین و دنیا کے ذات سلطان سے مرتبط ہین اگر سلطان نہ
تو یہ سب کارخانے تباہ ہوجاوین سب کو جلنے دو یہ کیا کم ہے کہ جہاد و قیام او دانصاف مظلوم
امر و نہی نشر سنن امانت جمع اقامت حدود وغیرہ بلا امام و سلطان کے نہین ہوسکتا ہے اس حیثیت سے
شرعاً نصب امام واجب ٹھیرا بڑی دلیل وجوب کی یہ حدیث ہے من مات ولیس علیہ امام جماعۃ
فان موتتہ موتۃ جاھلیۃ اخرجہ احمد والترمذی وابن خزیمۃ وابن حبان وصححہ من
حدیث حارث الاشعری یعنی بے امام کے موت ایسی ہے جیسے جاہلیت کی موت کسی نے کہا
فلان شخص بعد رسول خدا صلعم کے امام منصوص ہے کسی نے کہا نہین بلکہ فلان ہے باجماع کسی نے
کہا امامت فلان شخص کی فلان دلیل سے ہے کسی نے کہا نہین اوس دلیل سے ان سبھون نے
ایک بیفائدہ جھگڑا کھڑا کردیا پھر ایک دوسری کی تکفیر تفسیق تبدیع تشنیع کرنے لگے آپس مین دشمنی
عداوت یہان تک بڑہی کہ سیکڑون کا خون ہوگیا بیشک حرم ہوا دین مین تفرقہ پڑگیا یہ سارے
فتنے شیعہ سنی وغیرہم کے کتب تاریخ مین درج ہین اس مسئلے کے پیچھے جو عداوت باہم یہود و نصاریٰ
کے نہین ہے وہ عداوت درمیان مسلمانون کے ہوگئی حالانکہ ہم سب متعبد ہین ساتھ احکام
کے کہ اتباع واجبات شریعت کرین نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد بجا لائین ہم پر یہ بات واجب نہین ہے کہ
ہم یہ معلوم کرین کہ فلان وقت مین فلان شخص امام تھا یا فلان شخص فلان وقت مین امام تھا
پھر کیا ضرور کہ ہم ان قصون جھگڑون مین پڑ کے اپنی اوقات ضائع کرین امام کا حال اگر ہمکو
معلوم ہوگا تب بھی فرائض شرع ہم پر فرض ہین اگر معلوم نہ ہوگا تب بھی اوسی طرح واجب ہین اگر
ہر وقت کے امام کا پہچاننا واجب ہوتا تو آدم سے لیکر تا خاتم رسل سب انبیاء کا پہچاننا بھی البتہ واجب

واتحاد رو احصار واجب ہوتا بلکہ مقدم تر و اہم تر ہوتا فافہم و اللہ تعالیٰ نے ہو آنکھی ہرادت داس
نبوت کے لوث تہمت سے اہل بیت رسالت میں خلافت کو نہ رکھا بلکہ خلافت اول ابوبکر و عمر
و عثمان رضی اللہ عنہم کو ملی بلکہ خلیفہ مامون نے امام رضا علیہ السلام کو خلیفہ کرنا چاہا تھا تو انہوں نے
قبول نہ کیا بلکہ حضرت نے اپنی عترت کے لیے یہ دعا کی اللہم اجعل رزق آل محمد قوتاً یعنی الٰہی
بقدر گذر اوقات سے زیادہ نہ ملے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دنیا میں سب گھروں میں سلطنت آئی
مگر سادات کسی جگہ کی سلطان مستقل نہوئی صوبہ ہو جانا یا مثل چھوٹے موٹے رئیسوں کے ہو جانا
اور بات ہے جس طرح کہ مغلیہ کے شریف یا یمن یمیوں کے ائمہ ہوئی سو وہ بھی مستقل طور پر جرگہ
نہ ہوگا دو نوکل سلطنت روم وغیرہ رہا کیے ہاں امام محمد مہدی علیہ السلام ساری دنیا کی سلطان
مثل سلیمان و ذوالقرنین کے چند روز کے لیے ہو جاوینگے سات یا نو یا نو برس یا چالیس برس
تک حکمران رہینگے پھر سلطنت ہاتھ میں عیسیٰ علیہ السلام اور اولاد کی اولاد کے آجاویگی اللہ تعالیٰ
کو یہ منظور ہوا کہ اہل بیت بسبب سلطنت چند روزہ دنیا کے مراتب عالیہ آخرت سے محروم رہیں
انکا پورا حصہ اسی دن کے لیے رکھا گیا ہے جس دن سارے روی زمین کے بادشاہ حقیر و عزیز
ہونگے سید اشباب اہل الجنۃ اس کی دلیل ہے یہ حدیث اگرچہ خاص حق میں امام حسن
امام حسین کے وارد ہے لیکن اصول کو فروع میں سرایت ہوتی ہے نسلی ہی اہل بیت کا مرتبہ بہ نسبت
مسلمی و دیگر اہل اسلام سے وہاں زیادہ ہوگا جس طرح ان کے گنہگار دوسروں کے گنہگاروں سے
زیادہ مجرم سمجھے جاوینگے اس لیے کہ تعزیر بقدر عزت ہوتی ہے قرآن میں فرمایا ہے یضاعف
لہا العذاب ضعفین

فصل

امامت کے لیے ایک یہ شرط ہے کہ امام عاقل بالغ مکلف ہو اس لیے کہ کم عمر بچہ امور سلطین کے
تدبیر نہیں کرسکتا ہے بلکہ خود اپنی جان کے تدبیر سے بھی عاجز ہوتا ہے پھر دوسرے غیر کا بندوبست کیونکر
کر سکیگا اور دلیلوں سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ صبی و صغیر مرفوع القلم ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے امارت صبیان سے پناہ مانگی ہے اسکو احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے امارت سفہا سے
بھی تعوذ کیا ہے یہ حدیث بھی نزدیک احمد کے بسند صحیح آئی ہے سو کم عمر یا بچا پانا شبہہ بیوقوف ہونا بھی
علامات قیامت سے ایک یہ بھی علامت ہے کہ نا اہل کم عمر اسیر ہوں بے وقوف لوگ حاکم وزیر
ہوں دوسری شرط یہ ہے کہ امام بادشاہ سلطان امیر رئیس والی حاکم مرد ہو عورت نہو اس لیے کہ
عورتیں ناقص العقل والدین ہوتی ہیں جس طرح حدیث میں آیا ہے سو جس کے عقل و دین میں نقصان
ہو وہ کب بند و بست امارت کا کر سکتا ہے یا درمیان بندگان خدا کے حکم دے سکتا ہے یا فیصل
خصومات بمقتضای شریعت مطہرہ کر سکتا ہے ایسے شخص سے عدل کا ہونا مشکل ہے امامت و قضا
کے لیے بہت دانائی فہم کامل شعور وافر تجربہ تمام درکار ہے عورت کو تفہیم حقائق تجربہ امور کیسا ان
طاقت تدبیر امر عباد و بلاد سے وجود عاجز و ضعیف ہے حدیث بخاری میں بروایت ابی بکرہ آیا ہے
لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ جب ملک فارس میں لوگوں نے بوران دختر شیرویہ کو تخت نشین
کیا اور یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تب یہ فرمایا کہ جس قوم نے اپنا کام عورت کو سونپا
وہ قوم فلاح نپاویگی اس سے زیادہ کوئی وعید نہیں ہے کہ فلاح کی نفی کی گئی خطابی نے کہا اس
حدیث سے یہ بات نکلی کہ عورت کو والی امارت و قضا نہونا چاہیے آگے یہی قول جمہور علما کا ہے
عورت کو حاکم بنانا رسم پارس و رسم نصاری ہے اسلام کی رسم نہیں ہے عورت اگر خدا و رسول پر
ایمان رکھتی ہے تو اوسکو یہ چاہیے کہ امام نبے اگر مجبور ہو تو کام اپنا اپنے وزیر کو سپرد کرے خود برائے
نام رہے شاید اس تدبیر سے کوئی صورت نجات کی بر آمد ہو ورنہ جس طرح وہ گنہگار ہے اسی طرح
اوس کے امام بنانے والے ورطۂ ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں تیسری شرط یہ ہے کہ امام آزاد ہو لیکن
اگر کوئی غلام اگرچہ حبشی کیوں نہو حاکم بن بیٹھے تو پھر اوس کی اطاعت لازم ہو جاتی ہے ہاں غلام لشکر
کا امیر کسی کہ تنخواہ کا منعم ہو سکتا ہے اس لیے کہ رسول خدا صلعم نے اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ
کو کہ یہ دونو مولی رسول خدا صلعم کے تھے امیر لشکر کر دیا تھا حالانکہ اوس میں اکابر مہاجرین و انصار بھی
موجود تھے چوتھی شرط یہ ہے کہ امام قرشی ہو پھر اگر فاطمی ہو تو سب سے بہتر ہے مگر فاطمی ہونا جیسے

شرط نہیں ہے قریشی ہونا البتہ شرط ہے حدیث میں آیا ہے الائمۃ من قریش یہ حدیث اگرچہ
صحیحین میں نہیں ہے لیکن حد تواتر کو پہونچی ہے تواتر حدیث قطعی ہوتی ہے اور صحیحین میں یہ حدیث
کئی طریق سے آئی ہے ان الناس تبع لقریش فی الخیر والشر دوسری حدیث میں بیان اس
خیر و شر کا یون آیا ہے قریش ولاۃ الناس فی الخیر والشر الی یوم القیامۃ اسکو ترمذی و نسائی نے
عمرو بن عاص سے روایت کیا ہے صحیحین میں ابن عمر سے آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا لا یزال ہذا الامر فی قریش ما بقی منہم اثنان اس سے معلوم ہوا کہ لوگ نیکی بدی میں تابع
قریش ہیں قریش ہی کو والی کرنا والی ہونا چاہیے قیامت تک جب تک کہ دو آدمی بھی انہیں سے
دنیا میں باقی رہیں اس نص کے سوا اجماع امت بھی اسی پر ہے کہ نسب خلیفہ امام والی رئیس کا
قریشی ہونا لازم ہے کسی قوم کی امامت ابتدائی درست نہیں دلیل اسکی یہ ہے کہ جب انصار نے سعد بن عبادہ
سے بیعت کی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث سے ان کو رد کر دیا کہ امامت قریش میں ہی ہے غیر میں
نہیں ہو سکتی ہے انصار نے مان لیا امامت سعد کو ملتوی کر دیا ابوبکر نے فرمایا امیر ہم میں سے ہونگے وزیر
تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قدموا قریشا ولا تقدموہا یعنی قریش کو
مقدم کرو تم اونپر مقدم نہ ہو نووی نے کہا ولیس مع ہذا النص شبہۃ لمنازع فیہ ولا قوۃ لمخالف
لہ انتہی چنانچہ اسی وجہ سے جب خلافت قریش کی بغداد سے جاتی رہی ملک اسلام ہاتھ سے ہلاکو خان
کے برباد ہوا طوائف الملوک پیدا ہو گئے تو جو والیان ملک و امرای بلاد اسلام و سلاطین عظام تھے
وہ اپنے کو خلیفہ امام نہیں کہتے تھے خاندان خلافت میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے تھے
اپنے کو اوسکا نائب سمجھتے اب تک جہان کہیں حکومت و امارت اسلام باقی ہے وہاں کے حاکم اپنے کو
امیر و نائب قریش سمجھکر بادشاہ یا سلطان کہتے ہیں خلیفہ امام نہیں کہتے اس لیے کہ غیر قریشی ہیں
اگر قریشی ہوتے تو خلیفہ امام کہلاتے اسی لیے والی روم و ملک استنبول بھی سلطان کہلاتے ہیں نہ خلیفہ
و امام مگر سچ پوچھو تو یہ ایک حیلہ ہے اس لیے کہ دنیا میں قریش بہت موجود ہیں انمین بعضے ایسے بھی
ہونگے جو علم و عمل کی راہ سے لیاقت امامت کی حاصل رکھتے ہیں اونکے ہوتے ہوئے انکا نائب

ہونا کیا ضرور ہے جسکو جامع اوصاف امامت پاوین اوسکو خلیفہ کرین امام نابالغ نہ ہو اوسکے
نائب دو وزیر ہون جیسے حضرت ابو بکر صدیق نے انصار سے فرمایا نحن الامراء وانتم الوزراء
امام نووی نے اجماع نقل کیا ہے اس بات پر کہ خلافت مختص ہے ساتھ قریش کے
دوسری کو خلیفہ بنانا جائز نہین اور ابن خلدون نے کہا دن سقیفہ کی صحابہ نے اجماع کیا ہی نسب قریش
پر حدیث مین بھی آیا ہے لا یزال هذا الامر فی هذا الحی من قریش اسی طرح کی دلیلین
قوی اور بھی بہت ہین مگر جب امر قریش ضعیف ہو گیا ان کی عصبیت باقی نہ رہی یہ سب عیش
و آرام مین پڑ گئے بار خلافت انسے نہ اوٹھ سکا تو اعاجم نے تغلب کر لیا سارا بند و بست ہاتھ مین
انہین عجمیون کے آ گیا بعض محققین پر مسئلہ امامت مشتبہ ہو گیا کہا کہ قرشیت نسب شرط امامت
نہین ہے اس حدیث سے استدلال کرنے لگے اسمعوا واطیعوا وان ولی علیکم عبد حبشی
مگر حجت ماننا اس حدیث کے صحیح نہین ہے اس لیے کہ یہ بات بطور تمثیل کے فرمائی ہے نہ بطریق
امر کی مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اگر فرضا کوئی غلام حاکم ہو جاوے تو بھی تم کو اوس کی اطاعت
کرنا فرض ہے نہ یہ کہ تم غلام کو حاکم بناؤ پس ان نفی شرط قرشیت موافق راے خوارج کے ہے اسی حیلہ
اسی لیے جو لوگ غیر قریش کسی ملک کے حاکم امیر بن بیٹھے ہو گئے ہین مگر مسلمان نمازی ہین تو اہل علم نے
اون کی اطاعت اختیار کی ہے اور نہ خروج نہین کیا کیونکہ مقصود نصب امام سے اصلاح امت ہے
اگر اس غیر قریشی سے جسنے زبردستی یا بقوت تلوار ملک لے لیا ہے مجادلہ کرین گے اور اس کی جگہ کسی قریشی
کو خلیفہ کرین گے تو بڑا فساد برپا ہوگا اصلاح درکنار مفت کا خون ہوگا چارنا چار اوسی کا قائم رکھنا مصلحت
شرعیہ ہے جب تک وہ نماز پڑھتا ہے مسلمان ہے صریح کفر نہین کرتا ہے تب تک اوس پر خروج کرنا منع ہے
بغاوت کرنا حرام ہے ہان اگر وہ صریح کفر کی باتین کرنے لگے نماز چھوڑ دیوے تو پھر اوس کی اطاعت
واجب نہین ہے بلکہ اسکو معزول کر کے دوسرا شخص قریش مین سے منصوب کرنا چاہیے سید ہو یا
شیخ کسی قبیلے کی کچھ خصوصیت نہین ہے اگرچہ فاطمی ہونا امام کا نور علی نور ہے **فائدہ**
حدیث شریف مین اس بات کی خبر دی ہے کہ خلافت کے بعد بادشاہی ہوگی خلافت تیس برس

رہیگی بلکہ بادشاہی ہو جاویگی مراد خلافت سے خلافت راشدہ ہے جو نبوت کے طریقہ پر ہوگی یہ نہیں
مطلقاً امیر قریش ہو اسی قسم و بیعت کی نہ یہ مراد نہیں ہے کہ تیس برس کے بعد اگر کوئی قریشی
والی ملک ہو تو اوس کو خلیفہ نہ کہو کیونکہ دوسری حدیث میں البتہ کہ بعد میرے بارہ خلیفہ ہونے والے ہیں
سو تیس برس میں تو فقط چار پانچ ہے خلیفہ ہوئی اسی لیے سلاطین عباسیہ کو ملوک و خلیفہ کہا گیا
ملوک میں اب تک ائمہ کہلاتے ہیں کیونکہ یہ سب نسب قریش سے تھے انکی خلافت امامت بوجہ شرائط
مذکورہ بالیقین صحیح تھی گو انمیں بعضے نیک تھے بعضے بد پانچ طرح شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت قریش
کی خاص ہے ساتھ خاندان اہلبیت کے سو اس پر کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ تخصیص خاندان کی
مطلقاً قریش سے خلیفہ و امام کا ہونا لازم ہے کہ کسی قوم کوئی قبیلہ قریش کا کیوں نہ ہو یاد رہے
کہ اگر کوئی عالمی قریشی ایسا نہ ملے جسمین شرائط امامت علی وجہ الکمال موجود ہوں اور دیگر قبیلوں میں
وہ وصف نہ پایا ہو مگر اس کی برابر نہ ہو تو بلاشبہ اسکا خلیفہ کرنا اوس دوسرے کے امام بنانے سے
بہتر ہے شوکانی نے کہا یہ جو اجماع خلافت قریش پر ہوا ہے بیشک معتبر ہے پانچویں شرط یہ ہے کہ
امام خلیفہ و بادشاہ و امیر و رئیس سلیم الحواس تندرست ہو اس لیے کہ مقصود اوس سے نگاہ رکھنی ہے
ہے کہ وہ بندوبست رعایا و برایا کا عموماً و خصوصاً کرے سب کام موافق قاعدے کے جاری کرے
سو اگر اوس کے حواس میں خلل ہوگا یا وہ بیوقوف ہوگا تو یہ تدبیر امور خلق کی اوس سے ہرگز نہ ہو سکیگی
جب نہ ہو سکی تو اوسکو امیر کرنا کیا ضرور ہے یہ تو گویا دیدہ و دانستہ انتظام کا بگاڑنا ظلم کرنا ملک کا
ویران کرنا ہوا اسکا وبال اونہیں کے ذمے پر ہے جنہوں نے ایسے شخص کو کسی امر کا والی کیا ہو جب ہے
کہ ہر سلطنت عقلمندوں کو ارکان بناتی ہے خواہ اخوال ہوں یا غیر نالائق انکا بہتر نہیں کرتے
کو اپنے عزیز اقارب ہی کیوں نہوں امام و قاضی کو اس کی حاجت ہے کہ مدعی و مدعا علیہ کو اپنی آنکھ
سے دیکھے اون کے جھگڑے کو اپنے کان سے سنے اگر امام یا قاضی اندھا یا بہرا ہوا تو پھر تجویز مقدمہ اکا
متعذر ہونا ہاں یہ بات شرط نہیں ہے کہ سارے اعضا اطراف جوارح اوس کے سلامت ہوں
اعرج اشل ہی نہو اس لیے کہ سلامت وافت اعضا اکو کچھ تدبیر ملک مین دخل نہین ہے کیونکہ مقصود

یہ تو مقصود نہیں ہے کہ وہ اپنے پاؤن سے خوب دوڑے بہت سا بوجہ سر پر اوٹہا سکے بڑا پہلوان
شہسوار ہو شیر کا شکار کرتا ہو اتنا گہرا مین خوب چوگان بازی کرتا ہو بلکہ مراد اوس سے یہ ہے کہ صاحب فہم
سلیقہ شعار مقدمہ رس تجربہ کار عادل منصف مدبر منتظم ہو اگر دیوانہ ہوا یا احمق یا بیوقوف یا نافہم گو
سارے ہاتہ پاؤن خوب درست ہین فیل تن ہے ایک بکری کے کباب روز کہا جاتا ہے کا قصہ
خمسہ مسالہ کا مصداق ہے جیسے شیر پالتا ہے چڑیا خانہ رکہتا ہے تو اس سے کچہ لیاقت امامت
کی ثابت نہین ہوتی جتنی شرطین ہین کہ امام و خلیفہ و والی مجتہد ہو یہ شرط سب امور پر مقدم ہے
اس لیے کہ مقصود نصب امام سے یہ ہے کہ وہ احکام خدا جاری کرے حفظ بیضۂ اسلام و رفع مکروہات دین
مین مستعد ہو ظالم سے مظلوم کا بدلا لے جب اسکو علم ہی نہوا جس سے حق و ناحق مین تمیز کر سکے اپنی
ذات سے احکام شرعیہ کو بجا لاوے دوسرون سے اوس کی تعمیل کرا دے تو پہر ایسے امام کو کوئی
لیکر کیا کرے اوس کو ظلم و عدل مین سرے سے ہی کچہ تمیز حاصل نہین ہے خلفای اربعہ اور جو ملوک
بعد اون کے ۶۵۶ ہجری تک اسلام مین قریش یا اہل بیت سے عرب مین یا عجم مین ہوئے وہ سب
عالم فاضل کامل مجتہد تہے جب سے خلافت نسب قریش سے نکل گئی اعاجم تاتار ملک بن چنگیز
مغل وغیرہ اقوام مختلف ملک مین امیر ہو گئے تب سے یہ وصف والیان ملک سے بالکل جاتا رہا مگر اگلی
مدرسہ و امرا فی آتا تو ضرور کیا کہ اگرچہ خود تو عالم نہ تہے مگر اہل علم و لیاقت ہی کو ہر منصب منزلت و
خدمت و عہدہ پر مامور فرماتے تہے اون کی رای و مشورہ و حکم کے موافق کام کرتے تہے قاضی مفتی
صدر الاسلام شیخ الاسلام وزیر صوبہ دار حاکم عدالت دیوانی فوجداری صیغۂ مال صیغۂ مصارف وغیرہ
خطط سلطانیہ پر عالم سے عالم لائق سے لائق شریف سے شریف کو ڈہونڈ کر مقرر کرتے تہے جاگیر و معاش
معقول دیتے تہے اعزاز و خطاب و القاب سے سرفراز فرماتے تہے اوس وقت تک بہی اونہون نے ایک
طرح کا بچاؤ اپنے لیے سمجہ لیا تہا مگر جب سے کثرت جہل کی اس حد کو پہونچی کہ جاہل احمق کم نسب جب
سعی و سفارش سے یا بذریعۂ رشوت دیکر وغیرہ کے ہر عہدہ کام پر مقرر ہونے لگے تو اب خلافت و
امامت کا تو کچہ کام ہی نہ رہا یہی ضوابط امارت قواعد ریاست باقی رہ گئے فقط کہانے کمانے کا وسیلہ ٹہیر گیا

اہل علم ذلیل ہو گئے شریف بے توقیر ہو گئے تیری میری بات رہ گئی امیر رئیس کی صحبت میں غیر شریف
جمع ہو گئے میراثی مطرب گانے بجانے والے مسخرے بدکار فاسق فاجر بے نماز و روزہ بد دین رافضی
تیپہ پاسی بوہرہ تیری کاروباری ٹیری سبحان اللہ کیا اچھا انجام اس ریاست و امارت کا ہوا عزیز منصب
تھا جس کو وراثت نبوت جانتے تھے یہ وہ مرتبہ تھا جسکو خلافت خدا اور نیابت رسول خدا صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سمجھا جاتا تھا اب اوس کی یہ گت ہوئی کہ بازیچہ اطفال و عورات ہو گیا ہے کلداری و وراثت
ہو گئی ہے علم سے علماء سے دشمنی جانی ہو گئی ہے جہل و سفاہت سے دوستی ہے قدر شناس صاحب
دین جاہل مدبر کار و بار دولت ہیں ع اسے تاب دولت بر سرت از ابتدا تا انتہا فائدہ ہم نہیں
سکتے کہ امام کا عالم میں مجتہد ہونا ایسی شرط واجب ہے کہ جس پر دلیل قطعی قائم ہو یا مسئلہ متفق علیہ ائمہ
مجتہدین کے عالم کامل فاضل بے مثل ہوں یا اس شرط پر اجماع قائم ہو چکا ہو بلکہ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان
ہو تو ایسا ہو مسائل ضروری دین کے جانتا ہو حلال حرام مکروہ مباح جائز ناجائز سمجھتا ہو اوس کے
اہلکار وزراء ارکان دولت بھی ہر لائق فائق ہوں اہل علم سے مشورہ لیوے راہ کا امن رکھے مظلوم
ضعیف کا انصاف ظالم قوی سے کرے حفاظت رعایا تدبیر لشکر کر سکے اتنا ہی غنیمت ہے یہ تو نہو کہ
خدا کا مال جو اوس کے خزانے بیت المال میں ہر سال آکر جمع ہوتا ہے جسمیں ساری رعایا کی اور سارا
ملک کا حق ہے وہ اوس کی آرام و عیش کی سامان میں صرف ہو جاوے مسلمان فاقہ کشی کریں ننگے
پھریں بھوکے رہیں قرضدار ہوں تہیدست ہوں حوائج ضروری کا کہیں ٹھکانا نہو یہ مال خدا کا فسق و فجور
میں اڑا دیں گھروں میں باغوں میں تصویروں میں جھاڑ فانوس میں بگھی گھوڑوں میں کھیل تماشوں میں
ملاہات و شہوات میں داد عیش اوڑاویں باعث نشاط وغیرہ امور خلاف شرع میں بیدریغ صرف کریں
رئیسوں امیروں بادشاہوں کی آمدنی ملک کو اپنا مال ذاتی سمجھ لیا ہے امارت و ریاست کا یہ مطلب
خیال کر لیا ہے کہ یہ ساری دولت ہمارے باپ کی ملک ہے ہم اس کے مالک مختار ہیں جہاں ہمارا جی
چاہے خرچ کریں جس کو چاہیں دیں جسکو چاہیں نہ دیں ہم سے کوئی مواخذہ نہو گا سوا ہمارے گھر والوں
دوستوں کے ہرگز کسی دوسرے مسلمان کا ذرہ برابر کچھ بھی حق اسمیں نہیں ہے ارباب تقوی و صلاح

تو روٹی کپڑے کو محتاج ہیں فاسق فاجر ہزاروں لاکھوں روپیے کا مال کوئی بھائی بند بگروی
ارباب نشاط وغیرہ میں داخل ہو کر کوئی خوشامد و سوال کرکے حاصل کرین بہلا خود تو انصاف کرو
تم کو رعیت پروری عدل گستری کے لیے خدا نے یہ ملک سپرد کیا تھا تم کو انکا چرواہا خادم بنایا تھا
یا اس لیے حاکم کیا ہے کہ خلق تکلیف میں ہو تم عیش میں رہو آج تو یہ بات تم پر سخت ناگوار گذرتی
ہے بہت برا مانتے ہو لیکن کل یہ بات ثابت ہو جاویگی کہ ہم سچے تھے یا تم جو امرا رئوسا خدا سے ڈرتے
ہیں وہ ان باتوں کو سنکر دل میں شرمندہ ہو کر خدا سے دعا سے عافیت دنیا ت مانگتے ہیں جو ایسے
نفس کے بندے متلون مزاج عاشق شہوات ولذات خود پسند خود رای ہیں وہ بیشبہہ اس بات
کو معلوم کرکے خفا ہونگے مگر ہم مسلمان پر امر بمعروف ونہی منکر فرض ہے ہمنے اگر یہ فرض ادا کر
دی گردن کو اس بات نصیحت سے ہلکا کیا تو کیا برا کیا فائدہ وہ بادشاہ امیر رئیس والی حاکم جن کو قیامت
میں عرش کی نیچے سایہ ملیگا جن کا گھڑی بہر کا عدل ساٹھ برس کی عبادت سے بڑہ جاویگا یہ وہی
ملوک وسلاطین ہیں جنہوں نے اپنے پاؤں حد شرع سے باہر نہیں رکھے خدا کا مال وہاں خرچ کیا
جہاں خرچ کرنیکا حکم تھا اور اس طرح پر خرچ کیا جس طرح پر شرع میں آیا ہے گو کوئی صورت کسی خرچ
کی مباح کیوں نہو آخر یہ دو صورت جسکا حکم خدا نے دیا ہے یا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے وہ بیشبہہ
اس صورت مباح سے ہزار درجہ افضل ہے اس صورت میں بہت ہوا تو یہ ہوا کہ نہ ثواب ہے نہ عذاب
اس صورت میں یہ ہوگا کہ ایک نیکی کا اجر دس گنا ملیگا پہر اگر وہ صورت مطابق سنت صحیحہ کے تھی کمال
یقین آخرت نہایت اخلاص عبادت کی راہ سے ہے تو پہر سات سو گنے تک اوسکا اجر مل سکتا ہے
بھلا کسی عقلمند کا یہ کام ہے کہ خدا دس گنا سات سو گنا ثواب دیوے وہ کہے کہ میں یہ نہیں لیتا میں تو
وہ کام کرونگا جس میں نہ تو کچھ نفع ہو بلکہ نقصان ہو ایسے شخص کو بیشک سب عقلمند بیوقوف کہیں گے نہ
ہوشمند فائدہ امارت ریاست سلطنت ولایت حکومت بڑی خوفناک چیز ہے جس کو لوگوں نے
مفت کا مال سمجھ رکھا ہے اللہ ہی خیر کرے دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہے اس لینے کی کیے دینے
پڑ رہے ہیں سلطنت کی طفیل سے تو انبیا علیہم السلام پانسو برس پیچھے بہشت میں جاوینگے تقسیمہ

اون سب سے پہلے وہان پہونچکر نجات پاوینگے پہر دوسرون کو کیا امید ہے مگر اوسی صورت مین
کہ جہان تک ہو سکے انصاف کرین اپنی نفسانیت وخواہش دلی پر خاک ڈالکر خدا سے ڈرکر مروت
ہوکر عدل فرماوین تو پہر دونو جہان کے یہی بادشاہ ہونگے انسے بہتر کوئی نہوگا مگر وہ کہ جس نے ان سے
زیادہ عدل وانصاف وتقوی وطہارت اختیار کیا ہوگا ساتوین شرط یہ ہے کہ امام سلطان امیر
رئیس عادل ہو عدالت گرچہ سب کامون کا سارے امور کا اسی پر دارومدار ہے زمین آسمان اسی
عدل کے طفیل مین قائم ہین جو عادل نہین ہے اوسکا کچھ اعتبار اوسکی جان مین
سے نہین دوسرے کی حق مین کب اوسپر بہروسا ہو سکتا ہے جب عدالت نہوئی تو کچہہ پروا
اتباع شریعت کی بہی نرہیگی امر ونہی سے کام نہوگا قرآن شریف مین جابجا تاکید عدل کی آئی ہے
اعدلوا هو اقرب للتقوی ان اللہ یامرکم بالعدل والاحسان عدل سے مراد یہ ہے کہ معاملات
خلق مین خواہ لین دین ہو خواہ سزا جزا خواہ اخذ وعطا جو حکم دی وہ موافق قرآن وحدیث کے
ہو مال اوسی کو دے جس کے دینے کا حکم ہے پہر اوتنا دے جس قدر فرض واجب مستحب ہی جسکو
دینا منع ہے اوسکو ہرگز نہ دے جس جگہ خرچ کرنا ناجائز ہے وہان حتی المقدور خرچ نکرے حدود
تعزیرات مین کسی کی رعایت نہو باپ ہو یا بیٹا یا باپ جتنا لینے کا حکم ہے اوتنا ہی رعیت سے لے
زیادہ ستانی نکرے ناجائز رقم حرام ظلم کو جائز نہ رکہے جو حاکم امیر رئیس عادل نہین ہے اہل حل وعقد
کو اوسکا امام رئیس قاضی سلطان امیر بنانا منع ہے ہان اگر وہ انواع ظلم سے توبہ کرے اقسام عدالت
کو رواج دے معاملات خلق مین انصاف کی راہ پر چلنے لگے اپنے بیگانے اوسکی نزدیک
برابر ہون اہل علم اہل دین کی عزت کرے فساق فجار کو ذلیل وخوار رکہے تو پہر اوسکی امارت
ریاست امامت درست ہے ورنہ خیر لیکن اس وقت مین ایسے امیر کہان ہین جو عادل ہے سے عادل
ہون یا تائب ہوکر عدل اختیار کرین بلکہ اکثر جاہل اہل وقت ایسے حاکم کے طالب ہین جو عادل سے
ہزار کوس بہاگے خود پرست ہوسکار ستمگار فاجر فاسق ہوان جا بازان بدکارون کی قدر کرے
اگر کوئی عادل پرہیزگار امام ہوگا تو پہر انکا کام نچلیگا رشوت بند ہو جاویگی چوری کا مال حرام کا

روپیہ ہاتھ نہ آویگا جب امیر رئیس بادشاہ سلطان عادل تھا ظالم ہوا تو پیر اوس کی اطاعت
خدا کی نافرمانی کے ساتھ جائز نہیں فائدہ فسق کرنے سے امام معزول نہیں ہو سکتا ہے اس لیے
کہ آخر امام بادشاہ والی سلطان خلیفہ امیر رئیس ہی تو آدمی ہین کچھ فرشتے نہین رسول نہین پیغمبر
نہین معصوم نہین کہ اونسے کبھی کوئی خطا سرزد ہی نہو کوئی قصور صادر ہی نہو جس طرح ساری
خلق سے اچھے برے کام ہوتے ہین اسی طرح زمرۂ ملوک وسلاطین وولاۃ سے بھی کبھی کوئی فسق فجور
ہو جاتا ہے کبھی کوئی طاعت وعبادت صادر ہوتی ہے خلطوا عملا صالحا واٰخر سیئا سو
جس طرح سب کو عموما حکم ہے کہ گناہ سے توبہ کرتے رہین اسی طرح انکو بھی اپنے گناہ سے توبہ کرنا فرض
ہے طاعت ومعصیت مین حکم حاکم ومحکوم ومالک ومملوک کا ایک ہی طرح پر آیا ہے نفس امارت
وریاست کو اسمین کچھہ دخل نہین ہے ہان کفر صریح کرنے سے امیر رئیس حاکم سلطان شرعا معزول
ہو جاتا ہے مثلا نماز پڑھنا چھوڑ دے یا کسی فرض واجب کا دیدہ و دانستہ انکار کرے یا کسی چیز کو شعائر
اسلام مین سے منع کر دے جیسے اذان نہ دینے دے مسجد ڈھا دے تو پھر وہ حاکم رئیس امام نہیں رہ سکتا ہے
حنفیہ کے نزدیک فسق سے عزل نہین ہے شافعیہ کے نزدیک والی ملک فسق سے معزول ہو جاتا ہے
مگر اس جگہ مذہب حنفیہ ہی کا موافق دلیل کتاب وسنت کے ہے یہی وجہ ہوئی ہے کہ اکثر ملوک و
سلاطین بعد خلفائے امویہ وعباسیہ کی حنفی مذہب ہو گئے انہون نے اس نسبت کو اس لیے اختیار
کیا کہ فسق سے بچنا محال ہے اگر ہم آپ کو شافعی کہین گے رعایا یا ہم کو بسبب فسق کے معزول
کر دیگی اس لیے حنفی کہلانا اچھا ہے کہ سلطنت ریاست امارت تو ہاتھ سے نجاوے یہ لوگ اس مصلحت
سے حنفی بنے تھے مگر ان کی صنعت نے رعایا مین بھی اثر کیا بفحوائے الملک والدین توامان انکے
دیکھا دیکھی اکثر جاہل مسلمان بھی حنفی بن گئے الناس علی دین ملوکھم محبت دنیا الفت مال نے
انکو اس بلا مین مبتلا کر دیا اس مذہب کا اور مذہب مالکی کا رواج بطفیل اسی سلطنت کے ہوا ہے
جو اہل تقوی ودین متبع سنت سید المرسلین تھے وہ اپنے طریقۂ سنیہ پر بدستور رہے جیسے شافعیہ
حنابلہ انہون نے کچھہ پروا دولت وحکومت کی نہ کی اس لیے رواج اون کے طریقے کا کم ہوا بات

تو غربا بی بلی اسلام مین ہوا اور دولت دل دنیا طلبون مین ہوا کیونکہ اونہین اگر ہوتا تو اون کے
حکومت و دولت مین فرق آتا جبراً قہراً عدل کرنا پڑتا ظلم سے بچنا لازم ہوتا اس لیے یہ لوگ پردہ
حقیقت مین خوب کھل کھیلے کیسا ہی فسق و فجور کرین کیسے ہی عدل سے دور ظلم و تعصب سے
نزدیک ہون مگر سلطان امیر حاکم رئیس بنے رہتے ہین گاہ گاہ وقت بیوقت دو وجہ سے مکر کی نماز
کے لیے بھی لگا دیتے ہین کہ بالکل ترک نماز کفر بواح سے کہین سر ریشمیہ کے بھی لائق سو مل
سو ہا دین تو ہیر دو لو دین سے گئے پانڈے حوالا تہ مانڈے یہ سب کھیل تماشے نفس امارہ و ابلیس لعین
کے ہین جب سر گریبان مین ڈالکر سوچیے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ اب یہ دین ناقص ہے باقی نہ رہا نرا
لہو و لعب رہگیا ہے نہ معرفت ایمان ہے نہ اصلاح اسلام مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب آسیر
طرہ یہ ہے کہ بعض امرا آپ کو اولیا سمجھتے ہین صاحب کرامات جانتے ہین اور ون کو مرید کرتے ہین
کسی کو شاگرد بناتے ہین اگر انہین کوئی حرف شناس ہو گیا تو اوس نے سمجھ لیا کہ ہم سے زیادہ کوئی
عالم نہین ہے پس ابن ہیمل وامام الرغیلی ماوردی نے کہا ہے شروط معتبرہ امامت سات
ہین ایک عدالت مع شروط جامعہ دوسرے علم مؤدی بسوی اجتہاد وقت نزول نوازل و احکام
تیسرے سلامت حواس درستی کان آنکھ زبان جس سے ادراک مدرکات ہو سکے چوتھے سلامتی اعضا
ایسے نقص سے جو مانع استیفاء حرکت و سرعت نہوض ہو پانچوین صحت رائے جس سے سیاست
رعیت تدبیر مصالح کر سکے چھٹے شجاعت و نجدت یعنے بہادری جس سے حمایت بیضہ جہاد عدو ہو سکے
ساتوین نسب کہ قریش سے ہو بدلیل ورود نص و انعقاد اجماع ۔

فصل

مقاصد امامت مین سے ایک یہ مقصد ہے کہ امام بادشاہ امیر رئیس والی ملک حاکم قطر عادل ہو کہ
حقوق عباد کو اون کی جگہ مین رکھے جس جگہ سے اخذ حقوق کا حکم ہے وہان سے اون کو لے
کیونکہ اگر غیر جگہ سے لیگا یا غیر جگہ مین رکھے گا تو ظالم ہوگا ایسا لینے دینے والا ستمگر ہے نہ عادل
مسئلہ زیور جواہر سونا چاندی روپیہ اشرفی پیسا وغیرہ جو کعبہ معظمہ پر چڑھایا جاتا ہے اسکا

داخل حکم مین کانزین کے ہے هذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون اگر کوئی امام
یا خلیفہ یا سلطان یا والی یا امیر یا رئیس جسکو اوسپر قدرت حاصل ہو اس مال کو لیکر مصالح
مومنین مین صرف کردے یا بعض مفاسد کا اوس کے ذریعے سے دور کرے تو کچھ قصور نہین ہے کوئی
دلیل شرعی اس سے منع کرنے پر موجود نہین ہے صحیح مسلم مین بروایت عائشہؓ آیا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تیری قوم تازہ عہد جاہلیت سے نہ ہوتی تو مین اس کنز کعبہ کو
راہ خدا مین صرف کردیتا اس سے معلوم ہوا کہ جب مانع صرف زائل ہو جاوین تو اس خزانہ و اموال کو
لیکر مصالح اسلامیہ مین صرف کردے یہ جب مال کعبہ کا یہ حکم ٹہیرا تو وہ مال جو مشائخ و امراء و تربیا
کے مقابر پر شہیدون کی قبرون پر مسجدون کے گنبد و منبر پر چڑہایا گیا ہے وہ بالاولی لائق صرف کے
راہ خدا مین ہے اسی طرح جو کچھ مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین روضہ مبارک مین رکہا ہوا ہے
ہزارہا لاکہون سیکڑون روپیہ کی قیمت کا مال ہے اوس کا حکم بہی یہی ہے کہ وہ سب
عمدہ کامون مین صرف کر دیا جاوے یہ وہان رکہا ہوا کیا کرتا ہے کس کام آتا ہے اوسکا کیا نیک ثمرہ
نکلتا ہے شوکانی رحمہ نے لکہا ہے جس نے مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یا کعبہ پر یا باقی مساجد پر
کچہ وقف کیا ہے جو وہان رکہا رہتا ہے کیا اوس سے کچہ فائدہ نہین ہوتا سوا ایسا شخص متقرب
ہے نہ متصدق بلکہ کانز ہے آیت مذکورہ کے نیچے داخل ہے تتمہ عمر رضی اللہ عنہ کا ارادہ نہ کرنا باقتدائے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابوبکر کہ کنز کعبہ کو چہوڑ دیا کچہ مخالف اس کے نہین ہے اس لیے کہ
حدیث عائشہ مین ذکر اوس سبب کا آگیا ہے جس کی وجہ سے آنحضرت صلعم نے اوس کنز کو چہوڑ رکہا تہا
پس جبکہ وہ سبب یعنی حداثت کفر زائل ہو گیا اسلام کا پانو جما تو پہر کوئی مانع اوس کے انفاق سے
نہین ہے کذا فی الدراری المضیہ در رسیہ مین کہا ہے جسنے مال اپنا کسی مسجد یا مشہد پر رکہا اور
جس سے کوئی مسلمان منتفع نہین ہوتا تو امام یا سلطان کو جائز ہے کہ اوسکو وہان سے لیکر اہل حاجات
کو دیدے یا مصالح مسلمین مین صرف کردے انتہی دلیل الطالب مین ہے جو اموال جو مساجد پر وقف
کیے گئے ہین اور اون کی آمدنی سے عمارت مسجد یا خرچ نماز و تلاوت و تدریس علوم چلتا ہے

بی شک یہ آنظم قریب سے ہین کہ کسی مسلمان کو لینا اوسکا جائز نہین ہے لیکن جو اموال جو نسے
آرایش کے لیے وہان رکھے رہتے ہین یہ منجملہ علامات قیامت کے ہین یا فخر و مکاثرت کے
لیے چڑہائے گئے ہین یہ اضاعت مال ہے بلکہ معصیت الٰہی مین داخل ہے اس قسم کی املاک
کا لینا اور مصالح مسلمین مین صرف کرنا واجب ہے کیونکہ اسمین ایک تو نہی عن المنکر ہے دوسرے
بچانا مال کا ہے اضاعت سے یہ دونو کام حدیث صحیح سے ثابت ہین انتہی شیخ مرعی نے کتاب
نزہۃ الناظرین مین لکھا ہے سلطان پر واجب ہے کہ مال حلال لیوے محل حلال مین صرف کرے
مستحق کو اوس سے نہ روکے جو مال سلطان نے کسی مسلمان کا بغیر حق لیا ہے جیسے یہ یا خیرات
اوس مال کا پھیر دینا واجب ہے جسکا وہ مال ہو اوس کو واپس دیوے اگر تیاجے تو بیت المال
مین رکھے اچھے کام مین صرف کرے **مسئلہ** شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے مسلمانون نے
اجماع کیا ہے اس بات پر کہ مال لیکر حد شرعی کا جاری نہ کرنا منع ہے ایسا مال حرام ہے
سلطان کی حرمت ایسے مال کے لینے سے جاتی رہتی ہے دلوں سے عظمت وہیبت جاتی رہی ظلم وقت
کرنا ہے جب امیر رئیس بادشاہ نے مال لیکر انکار منکرات اقامت حدود کو ترک کر دیا تو وہ ہوگیا
مثل حرامیہ کا مقدم رہزنون کا پیشوا اشیرا یا مثل قوادو قرم ساق کے ہوا کہ مال لیکر دو آدمیونکو
فاحشہ پر جمع کرتا ہے جو عالم مولوی سلطان کو اس کام پر مشیر نے دیتے ہین وہ مثل یہود کے ہین
جن کے حق مین خدا نے فرمایا ہے کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون
اس قسم کا مال بالکل نجس ناپاک حرام ہے دوسرا مقصد امامت سے یہ ہے کہ امام مدبر ہو اکثر رائے
اوس کی صواب پر ہو اس لیے کہ اگر ایسا نہ ہوگا تو کشتی اوس کی احمقون مین ہوگی وہ اپنی جان کے
دستی ہرگز نہ رکھیگا دوسرے مسلمانون کا بند و بست کیا خاک پتھر کریگا حاصل یہ کہ اوسکا عقلمند
سمجھدار ہونا جلد باز نہ ہونا تحمل و بردباری کرنا غصے سے دور رہنا ضرور ہے تاکہ رائے اوس کی صواب
پر رہے خصوصاً مقتدی ہونا امام کا کتاب و سنت کے لیے مشورہ لینا اہل عقل سے تو لازم ہے
ورنہ اوس کا اقتدا کسی طرح جائز نہین ہو سکتا ایک عقل سے دو کی عقل دو سے تین کی عقل اچھی ہوتی ہے

پھر اگر ایک جماعت کی نقل ہو تو پھر کیا پوچھنا آٹھیں مقصد یہ ہے کہ امام قوی القلب شدید البأس
ہوتا کہ اعداء سے مقابلہ کر سکے ہمت نہ ہارے نامردی کا کام نہ کرے شجاع بہادر ہو جبن ایک
ایسی بری خصلت ہے جس کو خدا دشمن رکھتا ہے جب خلق کو امام سلطان حاکم امیر رئیس کا ڈر
نہ ہوا رعب نہ ہوا تو سارے حدود و قصاص معطل ہو جاوینگے چاروں طرف سے دشمن ہجوم
کرینگے رعیت مین فساد پھیلیگا ہر شخص کو اوس کی مخالفت پر جرأت ہوگی سارا کام مروت و درگذر
کرنے سے خراب ہو جاویگا اہل حل وعقد کو چاہیے کہ ایسے شخص کو امام سلطان رئیس نہ بناوین
پیر والی مرشد اور سلطان کا رعب ایسا چاہیے کہ کسی شخص کو اپنا ہو یا بیگانہ اوس کی سامنے
مجال گفتگوی باطل بیہودہ گوئی کی نہو کوئی اوسکو لوٹ کر بے ادبی سے جواب نہ دے سکے
بات کرے تو نہایت ادب و لحاظ سے خاموشی حاکم سے رعب پڑتا ہے بلکہ اس سے خوف
جاتا رہتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سارے صحابہ و اہل بیت بڑے چھوٹے
سب اون کے گھر والی رشتہ دار ایسے بیٹھتے تھے کہ گویا اون کے سروں پر پرندے بیٹھے ہین
اگر ذرا ہلین گے تو وہ اوڑ جاوینگے چوتھا مقصد یہ ہے کہ اہل حل وعقد امام یا سلطان سے بیعت
کرین خواہ اوس کی طرف سے طلب ہو یا نہو جب یہ بیعت ایک شخص سے ہو گئی تو ولایت امامت
اوس کی قائم ہو جاتی ہے اگر وہ خود بیعت طلب کریگا تو گناہگار رہیگا اس لیے کہ حدیث مین طلب
کرنے امارت سے نہی آئی ہے حاصل یہ کہ امام اہل حل وعقد کے بنانے سے امام بنتا ہے نہ اپنی
طلب و خوشی سے جب سارے اہل حل وعقد جیسے علماء رؤسا امرای لشکر وغیرہ نے ایک شخص کو
پسند کر کے بیعت کر لی اور یہ لوگ صاحب الرای خیر خواہ مسلمین بھی تھے تو وہ شخص اب امام ہو گیا
پھر اگر کوئی ایسا شخص مستولی ہو جاوے جسمین شروط امامت کے موجود نہین ہین تو اوسکی اوتار دینے
مین جلدی نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ بے لڑائے بھڑائے وہ معزول نہو سکیگا لڑائی بھڑائی مین مصلحت
سے زیادہ مفسدی کی امید ہے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ ہم ایسے سے
نہ لڑین فرمایا نہ لڑو جب تک وہ نماز پڑھتا ہے الا اگر کفر صریح دیکھو جس کی دلیل روشن تمہارے

پاس موجود ہے تاویل کی گنجایش بھی نہین ہے تو پہر مقاتلہ کرنا جایز ہے حاصل یہ کہ خروج کرنا اور لڑنا مارنا ناجایز ہے جب تک کہ فعل اوسکا محتمل تاویل ہو پہر جب کسی طرح کی تاویل نہو سکے تو خروج کرنیکا مضائقہ نہین ہے فتح الباری مین اجماع نقل کیا ہے اس بات پر کہ اطاعت سلطان متغلب کے جہاد کرنا ہمراہ اوس کے واجب ہے یا طاعت خروج سے بہتر ہے کیونکہ خروج مین تسکین دہشت خونریزی کا اندیشہ ہے ہان اگر کفر صریح کرے تو اطاعت اوس کی جایز نہین ہے بلکہ خود اوسپر جہاد کرنا ہمراہ کسی صاحب قدرت کے واجب ہے مسئلہ جب امامت اسلامیہ کسی ایک شخص کے ساتہہ مختص ہو گئی رجوع سب کا سوان کا اوس کی طرف ہو گیا جس طرح زمانہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین مین تہا تو حکم شرع کا حق مین اوس دوسرے کے جو بعد ثبوت ولایت اس اول شخص کے باغی بنکر آیا ہے یہ ہے کہ اوس کو قتل کر ڈالین اگر اس جھگڑے سے وہ توبہ نکرے فائدہ بغاوت دو طرح پر ہے ایک یہ کہ باغی سارے یا بعض اہل اسلام پر بغی کرے مال لوٹے جان مارے حتک حرم کرے جیسے راہزن قزاق قطاع الطریق غارتگر لٹیرے کیا کرتے ہین اس طرح کی بغاوت کا حکم قرآن شریف مین آچکا ہے پہر اگر ایک جماعت اس طرح کی ہو تو دفع کرنا اونکا واجب تر ہے دوسری بغاوت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی امام یا سلطان یا امیر یا رئیس یا والی یا بادشاہ یا حاکم وقت سے باغی ہو جاوے اوس کی حکم عدولی کرے بعد اس کے کہ لوگ اوسپر مجتمع ہو چکے تہے اوس کی طاعت مین داخل ہو گئے تہے خواہ بہت ہون یا تہوڑے سوا ایسے باغی سے لڑنا قتال کرنا واجب ہی نص قرآن وان بغت احدٰہما علی الاخرٰی فقاتلوا التی تبغی اس کا یہ گمان کہ مین امام ہون واقع بغاوت نہین ہو سکتا یا یہ خیال کہ مین اوس پہلے امام سے زیادہ تر اصلح ہون یا ایک گروہ مسلمانون کا میرے ہمراہ بہی ہے دافع بغاوت سے اسکو باہر نہین کرتا ہنوز یہ باغی ہی ہے اس لیے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جب کاربار لوگون کا مجتمع ہو پہر کوئی آکر اون کی بات مین فرق ڈالنا چاہے تو تم اوس کی گردن مارو ہان اگر پہلے شخص سے کوئی کفر بواح ظاہر ہوا ہے یا اوس نے اپنے کفر کو خود ظاہر کیا ہے تو البتہ اس صورت مین یہ دوسرا باغی نہو گا یزید پلید نے شراب و زنا کو حلال کر دیا تہا اسلیے امام حسین علیہ السلام

اوس کی بیعت سے انکار کیا یا حق پر تھے وہ باطل پر تھا علی مرتضیٰ کی بیعت پر اجماع مہاجرین و
انصار ہو چکا تھا معاویہ نے اور سپہ بعد اس بیعت کے خروج کیا اس لیے وہ باغی ٹھیرے فائدہ
بغاوت کرنا معینہ یا سلطان یا رئیس اسلام سے ایک بڑی معصیت ہے بلکہ اکبر معاصی سے کو
لغزش نہین ہے اس لیے کہ قرآن کریم مین • ولکو مومن کہا ہے عقیدہ اہل سنت کا تکفیر معاویہ رضی اللہ عنہ
کی نہین کرتے تقیہ جو ہمارے مین مرتفع ہو کر ایمان سے باہر نکالتے ہین یہ بات انکی خلاف حکم قرآن
ہے بغاوت کے لیے یہ ضرور نہین ہے کہ بیگانہ ہو بلکہ ماں باپ اولاد وخویش اقارب لونڈی غلام
نوکر چاکر وغیرہم تقاضا یہ ہے جو کوئی ان مین سے والی وقت رئیس عہد کی اطاعت نکریگا مدد انکی
کریگا وہی باغی ہے جو سارے باغیون کا حکم ہے وہی حکم اسکا ہے کہ اگر توبہ نکرے تو مارا جاوے
تنبیہ نیل الاوطار مین لکھا ہے کسی مسلمان کو نہ چاہیے کہ جن لوگون نے مثل عترت وغیرہم کے
سلف مین سے ائمہ جور پر خروج کیا ہے انکو برا کہین اس لیے کہ انہون نے یہ کام اپنے اجتہاد
سے کیا تھا وہ بڑے متقی بڑے مطیع سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے نسبت اون
اہل علم اور ان لوگوں کے جو بعد ان کے ہیں جنسے اجتہاد مین خطا پر بھی ایک اجر ملتا ہے
سوا اسکے نقل کیا اسنا مین یہ بھی ولقد افرط بعض اہل العلم حتی حکموا بان الحسین السبط
رضی اللہ عنہ باغ علی الخمیر السکیر الهاتك لحرم الشريعة المطهرة يزيد بن معاوية لعنهم الله
فيا لله العجب من مقالات تقشعر منها الجلود ويتصدع من سماعها كل جلمود انتهى ما ملخصہ
جب بغاوت اپنا کسیہ ٹھیری تو حکم باغی کا یہ ہے کہ اوسکو قتل کرین اگر بغاوت سے باز نہ آوے
اور جو توبہ کرے اطاعت بجالاوے تو توقف و اوسکا معاف کیا جاوے بعد شکست کے زخمی کو جان
سے نہ مارین مال نہ لوٹین قید نکرین فقط مقابلے مین جو مارا گیا وہ مارا گیا اب بعد ہزیمت کی یاد سے
قطع نظر چاہیے پانچوان مقصد یہ ہے کہ اگر دو شخص سے ایک ایک جماعت نے ایک ہی وقت مین
بیعت کرلی ہے تو کوئی ان دونون سے بہ نسبت اوس دوسرے کے اولی بالامر نہین ہے بلکہ
اعتقاد کر چاہیے کہ ایک کو سمجھ بوجھکر والی امر کردین جس کو اصلح وافضل واکمل پاوین وہ امام ہو جاویگا

ترجیح لیکے مثالیں پر مخفی نہیں رہتے ہیں یہ مسئلہ تمہارا پہلے بھی گذر چکا ہے فائدہ یہ کہ اوس وقت
کافی ہے کہ ایک ہی امام ہو لیکن جبکہ اسلام دور دور تک پہونچا اور ملک اسلام وسیع ہو گیا تو ہر قطر میں ایسے
رئیس سلطان امام حاکم جدا جدا ہو گئے بسبب اقطار و تباعد اطراف کی وجہ سے ایک کا امر و نہی دوسرے
قطر میں جاری نہوا تو اس صورت میں تب وائمہ و رؤساء و ملوک و سلاطین کا لاباس بہ پھیر اہر
قطر و مصر کی رعایا پر اوسے اپنے امیر و رئیس کی اطاعت واجب ہے جس کی یہ رعایا ہیں نہ اوس
دوسرے امیر و رئیس کی جسکا امر و نہی اس قطر و ملک میں جاری نہیں ہے اسی کو طوائف الملوک کے
کہتے ہیں جس قسم کے امارہ اوسکے تابعی کا حکم بھی وہی ہے جو ایک خلیفہ یا سلطان کے تابعی کا حکم ہے
ناملکہ دوسرے اہل قطر پر اطاعت اس حاکم کی واجب نہیں اس لیے کہ ایک کا علاقہ ولایت دوسرے کے
علاقے سے دور دراز مسافت پر ہے بلکہ کبھی ایک کو دوسرے کی خبر حیات و ممات بھی نہیں پہونچتی
کہ کس جگہ کا کون رئیس ہے وہ کب صدر نشین ہوا کب مرا اس صورت میں اگر اس قطر والوں کو اوس
دوسرے قطر کے امیر کی اطاعت واجب ہو تو تکلیف مالا یطاق لازم آتی ہے چین و ہند والوں کو مطلقا
خبر نہیں کہ اب مغرب میں کون بادشاہ ہے اوسکا کیا نام و نشان ہے اوسکا ملک کتنا ہے اسی طرح
ماوراء النہر والے نہیں جانتے کہ یمن میں کس کی ولایت ہے اگر یہ بات معلوم بھی ہو جاوے تو بھی
اطاعت مذکور واجب نہیں ہو سکتی کیونکہ امر و نہی اوس حاکم قطر دیگر کا اس قطر والوں پر جاری نہیں ہے
نہ اونہوں نے اوس سے بیعت کی ہے نہ اوسکی ولایت میں داخل ہوئے ہیں پر اطاعت اینی چہ بیشک
طریہ مسئلہ یوں ہی ہے جو کوئی اس کے خلاف کہے یا اسکا انکار کرے وہ لائق خطاب والتفات نہیں
واللہ اعلم تنبیہ مقصد یہ ہے کہ وہ اصلی بیعت امام کے لیے شرط نہیں ہے کہ ہر صالح بیعت اوس سے بیعت
کرے تب امامت صحیح ہو نہ اوس کی اطاعت کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ خود مبایعین کے ہو یہ دونوں شرطیں
باجماع مسلمین مردود ہیں بلکہ جب اکثر اہل حل و عقد نے ایک شخص سے بیعت کر لی تو اوس قطر و ملک کے
سارے رعایا پر اطاعت اوس امام کی واجب ہو گئی اور اسکا امر و نہی اون سب پر جاری ہو سکتا ہے
سب پر خیر خواہی اوس کی لازم آئی احادیث صحیحہ سے یہی بات ثابت ہوتی ہے اب جو کوئی مخالفت

اوس کی کریگا وہ عاصی ہوگا حدیث مین آیا ہے من خرج من طاعۃ الامام فانہ یجیئ یوم
القیامۃ ولا حجۃ لہ دوسری حدیث مین ہے من مات وھو مفارق للجماعۃ فانہ یموت
میتۃ جاھلیۃ یہ مسئلہ بھی اوپر ذکر ہوچکا ہے مسئلہ کسی آیت و حدیث مین یہ نہین آیا ہے
کہ جو کوئی لوگون کو اپنی بیعت کے لیے بلاوے وہ امام ہوجاتا ہے اوس کی اطاعت واجب اوسکی
مخالفت حرام ہے یہ بات تو کسی خلیفہ سے نہین ہوئی کہ اونسے آپ دعوی امامت کا اپنے لیے
کیا ہو یا کہا ہو کہ مین امام ہون مجھسے تم سب بیعت کرو میری خلافت منظور فرماؤ بلکہ سامنے اس کام کو
کرو دیا جاتے تھے اوس سے بھاگتے پھرتے تھے لوگ اونکو لائق امامت سمجھکر خود بیعت کرتے تھے تب
جا ناچار ہو اوسکو مان لیتے تھے الحاصل جب ایک جماعت مسلمین کی کسی نیک شخص سے منجملہ
صلحای امت کے بیعت کرلے اوسکے امر و نہی کی اطاعت اختیار کرے تو اوس ملک کے سارے
لوگون پر واجب ہی کہ وہ بھی اوس کی اطاعت مین آجاوین جبکہ پہلے اس سے کسی کی بیعت نہین ہوئی
ہے نہ اوسکا امر و نہی جاری ہے پھر جس کسیکو یہ خبر پہونچے کہ فلان سے بیعت ہو گئی تو اسکو چاہیے کہ جیسے
اوس کی اطاعت مین داخل ہو جاوے اگر مخالفت کریگا عاصی ہوگا مفارق جماعت شمار کیا جاوے گا
یہ حاصل ہے اولہ صحیحہ کا افعال خواص صحابہ بھی اسی پر دلالت کرتے ہین حدیث مین ایسے ہی واقع ہوا
یہ فرمایا ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین ساتوان مقصد یہ ہے کہ خلیفہ امام سلطان
امیر رئیس والی بھی ایک فرد ہے افراد مسلمین مین سے جس طرح سب کا حق بیت المال مین ہی اوسی طرح
اسکا حق ہے بیت المال مذکور مین ہے یہ اوس مین سے اوتنا لیوی جتنا اسکا ہم درجہ لیوی ہان اتنے
خصوصیت اسکو زیادہ ہی کہ یہ قائم بمصالح مسلمین ہے دوسرا شخص اس کام کو نہین کرتا ہے اجرت
اپنے عمل کی بیت المال سے لیوی کیونکہ اللہ تعالی نے لینا اپنے نصیب کا عامل صدقہ کی لیے
جائز رکھا ہے اسی طرح اس والی کو بھی لینا اجرت کا بقدر استحقاق جائز ہے اگر اپنی مرضی کنارہ ہی ہوتا
ہے تو جس وقت عطیات مسلمین کی تفریق کرے اور ان کے حقوق دیوے تو اپنا حصہ بھی مثل حصہ اوس
شخص کے لیلیوی جو شجاعت و جہاد و علم مین اسکے مشابہ ہی موافق تعدد اسباب استحقاق کے تیرا اپنا

اجرت اگلی جس قدر اہل و خدم کی حاجت ہو اور جتنے خادم وغیرہ رکھنا اوس قدر طلب بھی جائز ہے
فائدہ والی اگر بیع و شرا کرے تو کچھ کراہت نہین خواہ حاکم ہو یا عامل اس لیے کہ تجارت کو اوس نے
اپنے بندون کے لیے حلال کیا ہے ہر فرد کو افراد عباد سے سوداگری کرنا جائز ہے خواہ امیر ہو یا غیر
جس طرح سب لوگ بازارون مین خرید فروخت کرتے ہین اسی طرح کوئی مانع بیع و شرا کا اوسکی لیے بھی
نہین ہے والی کو بھی اس کی حاجت ہے کہ بعض اشیا فروخت کرے بعض خریدے معاش کا قیام
بے اس لین دین کے نہین ہو سکتا کسی کے پاس گو بہت کچھ ہو تب بھی کوئی چیز ایسی باقی رہجاوے گی
جس کی اوسکو حاجت ہو گی آخر طعام و شراب و ملبوس و مرکوب کا وہ ضرور ہی محتاج ہو گا ہان اگر اُسے
والی کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ لوگ اوس سے قیمت لینے مین اندیشہ کرتے ہین اوس کی رعایت سے
دام کم لیتے ہین تو مقتضای ورع یہ ہے کہ خود اپنی ذات سے خرید و فروخت نہ کرے کسی دوسرے کو
جسکی نسبت یہ گمان نہین ہے اس کام پر مقرر کردے یہ اندیشہ یا تو خوف سے اوس کی ظلم کی ہو گا یا
رغبت سے اوس کے عدل مین سو پہلا اندیشہ تو حرام ہے اور دوسرا رشوت ہے ۔

فصل

سیاست شرعیہ و ملکیہ مین بہت فرق ہے اول محمود ہے ثانی مذموم شافعی نے کہا نہین ہے سیاست
مگر جو کہ موافق شرع ہو ابن عقیل نے کہا سیاست وہ کام ہے جسمین صلاح مردم ہو فساد سے دور رہے
گو اوس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہ کیا ہو یا وحی اوس باب مین نہ آئی ہو یعنی مصالح ملکے
رائی امام پر مفوض ہین یہ مطلب نہین کہ خلاف شرع یا خلاف طریقہ سلف کوئی سیاست جاری کرے
بعضے بند و بست ایسے ہوتے ہین کہ شرع مین اونکا حکم نہین آیا ہے مگر اوس کے کرنے مین کوئی مخالفت
شرعیہ بھی لازم نہین آتی سو ایسے امور جائز التجویز حاکم ہین فائدہ ابن القیم نے بدائع الفوائد مین اس
مسئلے کو مزلۃ الاقدام مضلۃ الافہام کہا ہے نہایت مشکل ہو معرکۃ الآرا ٹھیرایا ہے پھر کہا ایک گروہ نے حدود
کو ضائع کر دیا اہل فجور کو فساد پر جرات دی شریعت کو قاصر سمجھا صحیح طریقے معرفت حق کے معطل سے
کر دیے ناچار ملوک نے قوانین سلطنت نکالی ان اوضاع سے شر طویل فساد عریض حادث ہو گیا دوسرے

کرنے سے بیان تک افراط کی کہ ہر حکم منافی شرع کو جائز کہا یہ دونون فرقے معرفت حق مین قاصر
مین بات آتی تہی کہ جب علامات حق ظاہر ہو گئے اور دلیلیں قائم ہو گئے حال مقدمہ کا کہل گیا تو
پہر حکم موافق دینا چاہیے یہ خود شرع و دین ہے جس بات سے حق و عدل برآمد ہو سکے وہ کرنا چاہیے
سیاست عادلہ ہرگز مخالف شریعت کا مذہب نہین ہے بلکہ ایک جز ہے اجزای شریعت کا ایک باب ہے
ابواب دین کا اوسکا نام سیاست رکہنا ایک اصطلاحی امر ہے ورنہ حقیقت وہ شرع ہے رسول خدا صلعم
نے ایک شخص کو بوجہ تہمت قید کر دیا جو تہمت پر سزا دی جبکہ امارات شک اوس متہم پر ظاہر ہو گئے
پہر اگر کوئی ہر متہم کو چہوڑ دے اوس کی قسم پر اعتبار کرے باوجودیکہ وہ مشہور بفساد ہے گہر والون مین نقب
لگاتا ہے کثرت سے چوری کرتا ہے خصوصاً جبکہ اوس کے پاس کوئی شے مسروق بہی برآمد ہوا ہو یا
کہے ایک دن دو گواہ عادل کے یا اقرار مدعا علیہ کے بطوع و اختیار مین اسکو کچہ سزا نہ دونگا تو یہ قول اس
شخص کا بالکل مخالف سیاست شرعیہ ہے اسی طرح آنحضرت صلعم نے غال کو غنیمت مین سہم نہ دیا خلفاء
راشدین نے ساری پونجی غال کی جلا دی جسنے اپنے امیر کی بے ادبی کی تہی اوسکو سلب قتیل نہ دیا جسنے
زکوٰۃ نہ دی اوسکا آدہا مال جرمانے مین لیا اسی طرح جسنے ایسی چوری کی جسمین اوسکا ہاتہ کاٹا نہ گیا اوسپر
دوگنا تاوان ڈالا اوسکو کوڑے لگائے جسنے ضالہ کو چہپایا اوس سے دوگنا ڈانڈ لیا عمر بن خطاب نے شراب
کی دوکان جلا دی بلکہ ایک گاؤن جسمین شراب بکتی تہی اوسکو آگ سے جلا دیا سعد ابن ابی وقاص
رعایا سے کنارہ چہپ کر بیٹہے تہے اون کے گہر کو پہونک دیا نصر بن حجاج کا کسی قصور مین سر منڈوا ڈالا
صبیغ کو درے مارے جب کہ اوسنے متشابہ قرآن کا تتبع کیا تاول پر مصادرہ عمال اصحاب کو حکم دیا کہ روایات
رسول خدا صلعم سے کم کیا کرین تاکہ لوگ قرآن مین زیادہ مشغول ہون ایسا نہو کہ حدیث کے پیچہے
قرآن کو مہمل کر دین اس طرح کی اور بہت سیاستین ہین جو سیاسات قیامت تک سنت ہین کوئی
اس کے خلاف سکے لکہی کتابین مجہول پر شراب خواری مین مجرد بو ئی شراب پر پاتے پر مواخذہ کیا
سو ٹہیک ہے کیونکہ دلیل قوی ہو اور آخر حمل کے شرب پر زنا پر گواہ ہے سے قطعی اولی تر ہے شریعت
ہرگز اتنی قوی دلیل کو لغو نہین کرتی صدیق رضی اللہ عنہ نے لوطی کو جلا دیا علی مرتضیٰ نے بہا زندیت

سر کے بل گرا دیا عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف مخالفہ مصحف مجمع علیہ کو جلا دیا عمر بن خطاب نے حکم دیا
کہ لوگ منا سک حج کیا کرین تاکہ غیر اشہر حج مین عمرہ بجا لا دین خانہ کعبہ ہمیشہ مقصود و خلق رہے اور حج دوسری اوقات
معمور ہو بیع امہات اولاد سے منع کر دیا حالانکہ حیات نبوی مین بیع اون کی ہوتی تھی جس نے ایک
جلسہ مین تین طلاقین دین اوسکو طلاق ثلاثہ ٹھیرا دیا محض عقوبت کے لیے چنانچہ خود اس کی تصریح کر دی
ورنہ زمانہ نبوت و عہد ابی بکر مین ایسی تین طلاقین ایک ہی طلاق گنی جاتی تھین غرضکہ اس طرح کے
سیاسات عادلہ بیشمار مین جن کے ساتھ امت مین کارروائی کی گئی ان سیاستون مین قرآن حدیث
کو تاویل کر کے اصول شریعت قواعد دین سے الگ نکالا **فائدہ** لوگون کا حکم کو تقسیم کرنا طرف شریعت
و سیاست کے ویسا ہی ہے جیسے بعض لوگ دین کو طرف شریعت و حقیقت کے تقسیم کرتے ہین یا
طرف عقل و نقل کے یا طرف ظاہر و باطن کے یہ ساری تقسیمین باطل ہین بلکہ سیاست ہو یا طریقت
یا حقیقت یا عقل ان سب کی دو قسمین ہین ایک صحیح ایک فاسد جو صحیح ہے وہ اقسام شریعت سے
ہے اوسکی کوئی قسیم نہین جو باطل ہے وہ ضد صحیح ہے مثلاً حقیقت دو طرح پر ہے ایک یہی صحیح حقیقت
لیکن شریعت ہے اسکا قسیم نہین دوسرے باطل جو ضد شریعت ہے جس طرح ظلم ضد عدل ہوتا ہے
اسی طرح معقول دو طرح پر ہے ایک وہ جو کہ موافق ما جاء به الرسول ہے یہ تو ٹھیک و درست ہے دوسرے
وہ جو خلاف ما جاء به الرسول ہے یہ بالکل خیالات و شبہات باطلہ ہین صاحب معقول ان کو رہے جیسا ان کو
معقولات خیال کرے لیکن درحقیقت یہ وساوس و شبہات ہین یہی حال قیاس صحیح کا ہے کہ جو قیاس
صحیح و جلی ہے وہ تو معقول النصوص ہے جو باطل ہے وہ مخالف نصوص مضاد و صریح ہے یہی بات مسئلہ
حاصل ہے درمیان ورثۂ انبیا و غیر ورثۂ انبیا کے **فائدہ** اس اصل کو اہم و انفع اصول سمجھنا چاہیے
اس کی بنیاد فقط ایک حرف پر ہے وہ حرف یہ ہے کہ رسالت رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کی عام ہے جتنے معارف و
علوم و اعمال ایسے ہین کہ بندون کو معاش و معاد مین انکی طرف حاجت ہوتی ہے اون سب پر حکم
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا موجود ہے آنحضرت صلعم نے امت کو بعد اپنے ہرگز کسی شخص کا محتاج
نہین چھوڑا یا ان تمہی حاجت ضرور باقی ہے کہ جو کچھ رسول خدا صلعم لائے ہین کوئی اوسکا طرف امت کے

سو نجا دے سو سر زمانے مین ایسے لوگ ہوا کرتے ہین جو تبلیغ علم حدیث کرتے رہتے ہین خواہ زبان
سے خواہ بیان سے یہ بیان کسی زبان مین کیون نہو عربی یا فارسی یا اردو سو جس کسی کا دل اس
اصل مضبوط پر مستقر نہیں ہے اوسکا قدم ایمان مین راسخ نہین ہے ادیبر واجب ہی کہ جس طرح
اوس نے رسالت نبویہ کو حق مین مکلفین کے عام اعتقاد کیا ہے اسی طرح یہ بہی ایمان لاوے کہ سارے
دین و دنیا کے کامون مین بہی احکام رسالت عام مین یہ بات نہین ہے کہ ہم کو صرف عبادات معاملات
ہی سکہانے مین سیاست کا طریقہ نہین بتایا ہے بلکہ رسالت کے دو عموم محفوظ ہین ایک اسم نسبت
مرسل الیہم کی دوسرا عموم نسبت جملہ اصول و فروع دین کے بیان تک کہ آداب سونے جگنے چلنے پہرنے
بیٹہنے اوٹہنے کہنے موتنے کہانے پینے سوار ہونے اوترنے بات کرنے چپ رہنے اقامت سفر جلوت
خلوت عبادت غنا فقر مرض صحت موت حیات وغیرہ تک کے سب سکہا دیے عرش کرسی زمین آسمان
ملائکہ جن جنت نار قیامت قبر حشر نشر تک کا حال سنا دیا وہ بہی اس طرح پر کہ گویا ہم اپنی آنکہ سے
ان سب امور و اشیا و حالات کو دیکہ رہے ہین خدا ای معبود کو خوب پہچنوا دیا سارے نعوت کمال
صفات جلال جمال کو بیان کر دیا سارے انبیا و امم کو معلوم کرا دیا جو کچہ اونپر گذرا تہا ذرا ذرا ہمکو
جتا دیا خیر و شر کے حقائق و دقائق سمجہا دیے جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہ بتائے تہے حال موت
کا برزخ کا نعیم و عذاب کا روح و بدن کا ادلہ توحید و نبوت کا معاد و معاش کا طریقہ ذکر کیا ملائکت
کفر و ضلال پر ایسا سمجہا دیا کہ پہر حاجت طرف کسی شخص اور کسی کلام کے باقی نہ رہی مگر طرف مبلغ ان
احوال و اقوال کے اسی طرح مکائد حروب ولقای عدو و طریق نصر و ظفر کو بہی خوب تعلیم کر دیا اگر لوگ
اونکو سیکہ کر اون کی رعایت کرین بموجب اون کے کار روائی کرتے رہین تو ہرگز کسی دشمن کو اونپر
قابو نہ ملے اسی طرح مکائد ابلیس و طرق تلبیس کو خوب سمجہا دیا کہ اگر اونپر عمل کیا جاوے تو پہر کر و فریب
شیطان سے نجات حاصل رہے اوس کے ہر شر سے محفوظ رہین شیخ ابی مرہ کا داو کبہی انپر نہ چلے
مگر جب است اوسپر عمل ہی نکرے تو پہر کا جاری ہے یہ قصور اپنا ہے نہ شریعت حقہ کا اسی طرح معاش
کے دو رستے بتائے ہین کہ اگر اوس راہ پر چلین تو دنیا درست ہو جاوے معاملہ زندگی کا سیدہا رہے

حاجت قانون نیچری کا امین دہری کی تھو اسی طرح وساوس نفوس کو خوب بتادیا خرنسکہ خیریت
عافیت دارین کی راہین و کملا دین کسی شخص کو کسی شخص کا محتاج نہ رکھا خواہ عقلمند ہو یا بلند
بادشاہ ہو یا رعیت عالم ہو یا درویش مگر جب کوئی خود ہی ان امور کو معلوم نکری بموجب اوسکے
نچلے تو پہر شرع کا کیا قصور ہے اگر یہ جامعیت شرع نہ ہوتی تو دین اسلام کامل نہ ٹھیرتا حالانکہ
خدائی قرآن مین خبر دی ہے کہ ہم نے اس دین کو کامل کر دیا ہے کمال کی یہی معنے ہین کہ اس دین
کا آدمی کسی امر مین خواہ تعلق اوسکا دنیا سے ہو یا دین سے کسی شخص کی عقل و قانون قاعدے
کا محتاج نہو فرمانروائی ملکداری حکمرانی سب کا انتظام اسی شرع اسلام سے کرے سارے حوادث کا
حکم قرآن و حدیث سے باولۂ خاصہ یا عامہ ہر وقت ہر زمانہ مین قیامت کے آنے تک نکال لے
یہ بات جاہلون کم عقلون احمقون نادانون بیوقوفون کی ہے کہ نصوص کتاب و سنت کی حوادث
حالیہ و استقبالیہ کی لیے کفایت نہین کرتے ہین کہ رای و قیاس کا ہونا بہت ضروری ہے لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم

فصل

۱

شوکانی رح نے عقد الجمان مین لکھا ہے سب سے پہلے جسنے یہ قوانین کفریہ ممالک سلامیہ مین
داخل کیے ہین چنگیز خان بادشاہ تتار تھا سلاطین تیموریہ ہند اسی کی اولاد مین ہین یہ لوگ کسی
دین نہ رکھتے تھے انہون نے اپنے جی سے ایک کتاب بنائی اوسکا نام یاسا رکھا اوسمین بہت سے
تدبیرات خاصہ و عامہ مراسم ملوک رعیت ذکر کیے خلق کو بار بار کر اون قوانین پر چلایا پہر بعض ذریت
اوسکی مسلمان ہو گئی پہر جب اکثر غیرہ لطون تتار یا لاک بن ہٹیے اگر چہ مسلمان ہو گئے تھے مگر امور متعلقہ
مملکت مین اسی کتاب یاسا پر عمل کرتے رہے باقی کامون مین شریعت پر چلتے تھے شیطان نے
انکے کان مین یہ وسوسہ پہونکہ دیا تھا کہ انتظام ملک تدبیرات شرعیہ سے نہین ہو سکتا ہے جب تک
کہ یہ رسوم کفریہ جاری نہون ان قوانین پر عمل نہو جسطرح مقریزی نے خطط و آثار مین لکھا ہے پہر
اہل مصر نے یاسا یا ایک سین بڑہا کر سیاسا نام رکھا پہر بعض نے الف آخر کو حرف ہا سے بدلکر سیاسہ کیا

بیشک سامنے خدا کے اور رسول خدا صلعم کے دن قیامت کے اوس سے اس مصیبت عظمیٰ کی غرض
کہ جن کا سوال ہوگا آج وقیق الصنف سیاست شرعیہ کے بیان مین ایک مجموعہ نفیس گراہے
حاصل یہ ہے کہ پورا پورا تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی سیاسات شرعیہ تدبیرات جو باعث حصول
اصلاح دین و دنیا مین عافیت دارین خیریت کونین کے منبع مین جو کچھ انکے سوا ہے وہی اصل
فساد دین و دنیا مجمع شرور دارین ہے جو عمدہ تر اعتنا آج طرف روئی زمین کے مین اونکا ماخذ یہے
شریعت اسلام ہے گواون کی زبان بیان مین اوسکا نام و رسم جدا ہو جتنا بعد جس قانون ملکی کو آئین
ملت اسلام سے ہے اوتنی ہی بدنظمی اوس ملک مین پائی جاتی ہے کہان وہ سیاست جو مشکوٰۃ نبوت
سے لی ہوئی کہان وہ جہالت جسکو سیاست کہا جاوے ممکن نہیں ہے کہ کسی ملک کا انتظام موافق
اقتضائے آئین ملت اسلام چل سکے

فصل

امانات کا ادا کرنا واجب ہے یہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ ہر کام سلطنت کا اوس شخص کو سپرد ہو لائق تر
اوس کام کی یہی ان الله یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها اسی باب مین اوتری ہے جب حضرت
بیت بنی شیبہ کو اسی آیت سے سپرد کی گئی عباس بن عبدالمطلب کو باوجود طلب کے نہ دی گئی حدیث
مین آیا ہے جس نے کسی شخص کو والی مسلمین کیا اور وہ اوس شخص سے بہتر آدمی کو اوس کام کے لیے
پاتا ہے تو اوس نے خدا و رسول و مومنین کی خیانت کی اسکو حاکم نے روایت کیا ہی حضرت خطاب سے
کہا جو والی کیا کسی شخص کو بسبب دوستی یا قرابت کے اوس نے خدا و رسول و مسلمین کی خیانت کی انتہاء
سلطان امیر والی رئیس پر واجب ہے کہ جو لوگ مستحق وظائف یا ستحقین اونکو کام پر رکھا جاوے قدر کرے خواہ
ملک کی نائب وزیر ہون یا لشکر کی امیر یا قاضی یا منشی یا عامل خراج و صدقات پر یا امام نماز کے یا
مؤذن مساجد کے یا میانجی کتب کے یا سپاہیون کی یا خزانچی بیت المال کے یا نگاہبان قلعون کے
یا دربان محلسرا کے یا چودھری بازار والون کے یا زمیندار گاؤن کے غرضکہ جیسے سے تربیت شہری تک
جس کسی کو مقرر کرے اوس کی دیانت امانت دیکھ لے اپنے مطلب سے اوس کی صلاحیت تقویٰ جانچ لے

اسی طرح جو ملہ نیچے ا متیاز اہل خدمات کی ہو وہ بھی نیک روش ہو جہان تک امکان ہے وان کو
تو تصور نکرے اگر دیدہ و دانستہ اسکے خلاف کریگا اپنے دوستون رشتہ دارون کو ولایات سلطنت پر
عدم لیاقت کے دیگا تو وہ خائن ہوگا تا امین امانت و دیانت کی لیے اسلام شرط ہے غیر مسلمان ہرگز
امین و متدین نہین ہو سکتا ہے اسی لیے صحابہ ہر عہدہ مسلمان کو دیتے تھے عربی ہو یا عجمی غیر مسلمان
کو کہ ما امانت و دیانت کا سپرد نہ کرتے مگر ملوک ہند نے ہنود وغیرہ کو بھی کام دینا شروع کیا جب ہی
سلطنت اسلام بھی زائل ہونی لگی اگرچہ ضرورت و مجبوری سے انکو کوئی خدمت سپرد کرے تو ایسی
خدمت ہو جسمین انکو کوئی اختیار حاصل نہو حساب کتاب کی لیے یہ زمین والی ہر امر کے مسلمان ہے
ہون **فائدہ** جو شخص طالب کسی خدمت کا ہو اوسکو وہ کام نہ دی بلکہ اوس کی طلب کو سبب منع سمجھی
صحیحین مین آیا ہے کچھ لوگ پاس رسول خدا صلعم کے آئی سوال حصول ولایت کا کیا یعنی کہا ہمکو کسی
جگہ کا والی کر کے بھیجو فرمایا ہم یہ کام اوسکو نہین دیتے جو اس کام کو آپ سے مانگتا ہے عبد الرحمن بن
سمرہ سے کہا تو سوال امارت نکر اگر امارت تجھکو بے مانگے ملیگی تو تیری مدد کیجاویگی یعنی طرف سے خدا کے
اگر مانگے سے ملیگی تو تو اوس کی طرف سونپ دیا جاویگا اس مقدمے مین جو حدیثین اوس کی بین ختم کر
جب ولایت یعنی اہتمام کسی کام کا بسبب قرابت یا عتاقت یا صداقت یا موافقت یکدیگر یا رعایت
مذہب یا اتحاد مشرب یا اتفاق جنس جیسے عربیت ترکیت فارسیت ہندیت زدیت یا رشوت وغیرہ
وجوہ باطلہ کے کسیکو حوالہ کیجاویگی تو یہ خیانت ہے خدا و رسول و مسلمین کی قرآن مین آیا ہے لا تخونوا
الله والرسول وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون صیغہ نہی کا مفید تحریم ہے جس طرح صیغہ امر کا افادہ وجوب
کرتا ہے دوسری آیت مین ہے واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ ترجمان لوکہ مال تمہارے
اولاد تمہاری فتنہ ہین تمہارے لیے پس جب کوئی سربراہ مثل سلطان امام خلیفہ کی کسی شخص کو بسبب
اسکے کہ وہ اس کی اولاد ہے یا اسکا آزاد کیا ہوا ہے یا رشتہ دار ہے کسی کام کا والی تمہ بنا یا جسکا وہ
مستحق نہ تھا تو یہ بنا بر الا فقتہ مین پڑا خائن ٹہیرا امین نہ رہا اسی طرح کیسے مقصود کسی رئیس کا یہ ہوتا ہے
کہ میرا مال زیادہ ہو جاویگا اس لیے ایسے شخص کو مقرر کرتا ہے جو غیر مستحق مال کو لوس کی لیی جمع کر دیتا ہے

سو یہی خیانت مین داخل ہے ایسے مال مین برکت نہین ہوتی ایسی ریاست جسمین مال حرام آئے ہون جلد مٹ جاتی ہے **حکایت** ایک خلیفہ عباسی نے بعض علما سے پوچھا کہ تم کو جو بات علوم ہو بیان کرو اوسنے کہا مینے عمر بن عبد العزیز کو پایا تھا اونسے کسی نے کہا تم نے اپنی اولاد کو خالی ہاتھ چھوڑ کر کہا ہے یہ سب فقیر ہین انکے پاس کچھ نہین ہے وہ مرض الموت مین تھے کہا اونکو بلا لاؤ کچھ اوپر دس نفر تھے کہ نہین بالغ اولاد بھی تھی آنکو دیکھکر کہا ای بچو قسم اللہ کی مینے تمکو تمہارے حق سے نہین روکا لکن مجھسے یہ نہین ہو سکا کہ مین لوگون کے مال تمہارے حوالے کر دیتا تم اگر نیک ہو تو اللہ نیکون کا والی ہے اور اگر نیک نہین ہو تو مین ایسی چیز تم کو نہ دونگا کہ تم اوس سے گناہ کرو اب تم میرے پاس سے اوٹھ جاؤ یہ عالم کہتے ہین مینے بعض اولاد کو انکی دیکھا سو گھوڑے خدا کی راہ مین اوسنے دیے یعنی اللہ نے اس کہنے کی یہ برکت بخشی کہ اولاد محتاج نہ رہی یہ عمر بن عبد العزیز وہ خلیفہ مسلمین ہین جنکی خلافت اقصای مشرق و بلاد ترک سے لیکر تا اقصای مغرب واندلس تھی سارے جزائر قبرس و ثغور شام و بحر روم وغیرہ اقصای یمن تک انکے زیر حکومت تھی انکے بعد انکی اولاد کو بیس بیس درہم سے زیادہ نہ ملا ایک تو ایسے بادشاہ حق پرست تھے دوسرے ایسے بادشاہ دیکھے جن کی اولاد کو کوئی کس جیب لاکھ دینار ترکہ مین ہاتھ آئے پھر اونکا انجام یہ ہوا کہ لوگون سے بھیک مانگتے پھرتے تھے وہ بے برکت مال کچھ کام نہ آیا اس قسم کی حکایات صحیحہ اس باب مین بہت ہین ہر حکایت مین عبرت ہے **فائدہ** سلطنت امارت دولت مسلمانون کی اسی طرح جاتی رہے کہ ملوک و سلاطین و امرا نے اپنی اولاد کو مالدار کر دیا اپنے اقربا کو ولایات دیے اپنے دوستون کو عہدے بخشے انصاف و حق پر نظر نہ رکھی جنکا حق اوس مال مین تھا وہ اکثر محروم رہے آخر انکے گھر سے خلافت امارت نکل گئی دوسرون کے گھر پہونچی اونہین جنے اتباع شریعت کیا وہان چندے سلطنت کا قیام ہوا جسنے حمایت قرابت الفت اولاد تعصب قوم برتا اوس کے گھر سے ریاست بہت جلد زائل ہو گئی کتاب مطالع المقدورین ساری دنیا کی ملوک و روسا کا حال لکھا ہے ہر خاندان کی مدت حکومت کا ذکر کیا ہے اوس کے دیکھنے سے بخوبی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کوئی ایسی قوم نہین ہے جنمین سلطنت یا ریاست نہ آئی ہو پھر کسین چند سال

لیکن چند صد سال رہے آخر کو بسبب ناانصافی و ظلم کے جاتی رہی جو امین و دیندار خدا ترس
منصف تابع دین تھے وہ تو بازی جیت لیگئے جو حکومت و دولت کے طالب تھے وہ دو دن عیش
کر کے آخرت اپنی بگاڑ گئے دولت کسی کے پاس نہ رہی ہے نہ رہیگی رہنے نام اللہ کا ؎

خواجہ بر دولت اعتماد مکن — کہ غلام گریز پائے ہست

فائدہ سنت رسول خدا صلعم سے ثابت ہے کہ ولایت ایک امانت ہے اس امانت کا ادا کرنا فرض
ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا امارت امانت ہے دن قیامت کی رسوائی و ندامت ہی جسنے
اسکو حق سے لیا اور اسکا حق ادا کیا وہ اچھا رہا رواہ مسلم بخاری نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے
کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة جب کام بگڑ کر اوسکا نا اہل کے
حوالے ہوا تو اب قیامت کی راہ دیکھ اب ہم سب مسلمان آج کل منتظر قیامت کے ہیں اس لیے کہ بہت
سے نااہل لوگ مالک ملک رئیس ریاست ہو گئے ریاست و سلطنت ایک ترکہ در ترکہ شیر گری ہے امانت
و دولت نہیں رہی حدیث میں آیا ہے تم سب راعی ہو اپنی رعیت سے پوچھے جاؤ گے امام لوگوں پر راعی
ہے عورت شوہر کے گھر میں راعی ہے باپ بیٹے کے مال میں راعی ہے ان سب سے بابت انکی
رعیت کے سوال ہوگا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے اس بات پر کہ وصی و قیم و ناظر وقف و وکیل مال پر واجب
ہے کہ تصرف اصلح کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی راعی نہیں جسکو خدا نے رعیت
سپرد کی ہے اور وہ خائن و فاحش ہو جس دن کہ مرے مگر حرام کرتا ہے اللہ تعالی اوس پر جنت کی رواہ مسلم
ابو مسلم خولانی پاس معاویہ کے گئے تھے کہا السلام علیک ایها الاجیر لوگوں نے کہا ایها الامیر
کہو انہوں نے سنا وہی ایها الاجیر کہا آخر معاویہ نے کہا یہ زیادہ جانتے ہیں انکے کہنے نہ کہو ابو مسلم نے
کہا تو ایک مزدور ہے ان بکریوں کا رب نے تجھکو انکی حفاظت کے لیے مقرر کیا ہے اگر خارشتی بکری کا علاج
بیمار کی دوا کریگا تجھکو مزدوری ملیگی اگر نہ کریگا اللہ تعالی تجھکو عذاب دیگا پس جہاں تک ہو سکے اصلح کو
ہر کام پر مقرر کرے اگر ایسا آدمی نہ ملے تو جو لوگ موجود ہیں ان میں جسکو بہتر پاوے اوس کو مقرر کرے
ہر عہدہ و منصب خدمت و مرتبے میں اس امر کا لحاظ رکھے جہاں تک کوشش ممکن ہے وہاں تک تو

اپنے سے اچھا آدمی بہم پہونچا کر کاروبار سلطنت سپرد کرے خواہ بڑا کام ہو یا چھوٹا جو کوئی ایسا کریگا وہ
امین ہے اور نے حق امانت ادا کیا قیام بوجب فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا ہے فاتقوا اللہ ما استطعتم
اور کہا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور فرمایا لا تکلف الا نفسک وحرض المؤمنین اور کہا علیکم
انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم یعنی جہان تک بن سکے اوتنا السے ڈرو اللہ تعالی کسی نفس
کو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر اوس کی طاقت کے تو اپنی جان ہی کو تکلیف دے اہل ایمان کو رغبت دلا
جب تو اپنی جان کا خیال رکھیگا تو پہر جو کوئی بہکیگا تیرا کچھ نقصان نہین ان آیات سے معلوم ہوا
کہ سلطان امام رئیس کو چاہیے کہ کام سلطنت و ریاست کا خود کرے آپ اچھا ہو پہر اگر اہلکار کچھ خرابی کرینگے
تو وہ جانین اونکا کام اسکا کچھ زیان نہین ہے اس سے جتنا بنا و داشت کیا حدیث مین بھی یہی آیا ہے
کہ جب مین تم کو کسے کام کا حکم کرون تو جہان تک تم سے ہو سکے اوتنا کرو اس کو بخاری و مسلم نے
روایت کیا ہے مصیبت تو یہ ہے کہ جو لوگ ورکرسا مین وہ باوجود قدرت کچھ کام نہین کرتے خود
عیش و عشرت مین رہتے ہین انتظام ملک کا اہلکارون پر ڈالدیتے ہین اہلکار خوب ظلم کرتے ہین
حالانکہ اگر خود عاجز ہون تو انکو امارت سے علیحدہ ہو جانا چاہیے اور اگر تندرست قوی ہو کر سستی کرتی
ہین تو خائن ہین انسے سخت بازپرس ہونے والی ہے **فائدہ** ولایت کے دو رکن ہین ایک قوت
دوسرے امانت جس طرح خدا نے فرمایا ہے ان خیر من استاجرت القوی الامین صاحب مصر نے
یوسف علیہ السلام سے کہا انک الیوم لدینا مکین امین جبریل علیہ السلام کی حق مین ارشاد کیا ہے
ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین ان آیات مین امیر و وزیر و مشیر کا قوی و امین ہونا
بیان کیا ہے سو قوت ہر ولایت مین بقدر اوس کام کے ہے مثلا حرب مین قوت دل شجاعت
تجربہ چالاکی درکار ہے کیونکہ الحرب خدعۃ وارد ہے سپاہی ایسا چاہیے جو انواع قتال کا عالم ہو نیزہ بازی
تیغ زنی تیراندازی خوب جانتا ہو بندوق بہی لگاتا ہو تمنچہ چلاتا ہو توپ سر کرتا ہو طریقہ ضرب و حرب
سے بخوبی آگاہ ہو کر و فر سے سوار ہوتا ہو اللہ تعالی نے فرمایا واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن
رباط الخیل مراد اس سے تیراندازی گھوڑے کی سواری وغیرہ جملہ فنون سپاہگری کے ہین گو یہ فنون

زمانۂ نبوی مین نہوا اب جو جدید نکلے ہون حدیث مین آیا ہے ارموا وارکبوا وان ترموا احب الی
من ان ترکبوا ومن تعلم الرمی ثم نسیه فلیس منا وفی روایة لمسلم فقد عصی رواه مسلم اسی طرح
جو کوئی حکم کرے درمیان مین لوگون کے اوس کی قوت یہ ہے کہ وہ عالم ہو ساتھ عدل و انصاف
کے وہ عدل جسپر کتاب و سنت نے دلالت کی ہے نہ وہ انصاف جو یاسا وغیرہ کتب قوانین مین
اون کے دفعات لکھے مین اور یہ وہ عدل جو موافق اوسکے دل کے ہے کہ ضعفا غربا پر تو حکم جاری ہے
اور یار و اقربا سے قطع نظر ہے بلکہ قدرت تنفیذ احکام کی اسطرح پر رکھے کہ ضعیف اس سے نہ ڈرے قوی
کو اسکا ڈر ہو امانت کا انجام یہ ہو کہ اللہ تعالی کا خوف دل مین بھرا ہوا ہو اللہ کی آیتون کو تھوڑی سی
قیمت پر فروخت نہ کرے جس طرح رشوت لیکر ہدیہ قبول کر کے حکم بدل دیتے ہین یا لوگون سے ڈر کر انصاف
کرنا چھوڑ دیتے ہین ان تینون خصلتون کا عہد حاکم سے قرآن مین لیا گیا ہے فرمایا فلا تخشوا الناس و
اخشون ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون اسی لیے
رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے قاضی یعنی حاکم تین ہین دو جہنم مین جاوینگے ایک جنت مین جاویگا جس
آدمی نے حق بات کو معلوم کر لیا پھر خلاف اوسکے حکم دیا وہ دوزخ مین ہے یا ایک قاضی ہوا دوسرا
وہ آدمی ہے جو جہل سے حکم دیتا ہے یعنے حق بات تو اوسکو معلوم نہین اپنی جہالت سے جو چاہا حکم دیدیا یہ
نار مین جاویگا تیسرا وہ شخص ہے جسنے حق معلوم کر لیا اور علم کے موافق حکم دیا یہ جنت مین جاویگا اس
حدیث کو اہل سنن نے روایت کیا ہے قاضی ہر شخص کا نام ہے جو درمیان دو آدمیون کے حکم کرتا ہے
یا دو سے زیادہ مین خواہ اوسکو خلیفہ کہین یا سلطان یا رئیس یا والی یا نائب یا وزیر یا اوس کو کسی بادشاہ
یا رئیس نے واسطے حکم دینے کی موافق شرع کی مقرر کیا ہو یہان تک کہ جو کوئی لڑکون کے خطوط وغیرہ مین
حکم کرتا ہے وہ بھی اسی حکم مین ہے اسی طرح اصحاب رسول خدا صلعم نے ذکر کیا ہے الحاصل جب دار و مدار
اس کاروبار کا قوت و امانت پر ٹھیرا تو قوی کو فوج مین رکھے امین کو عملہ مین بھرتی کرے اگرچہ وہ شجاع
فاجر کیون نہو اور یہ امین ضعیف کیون نہو امام احمد سے کسی نے پوچھا دو آدمی ہین امیر غزوا ایک قوی فاجر
ہے دوسرا صالح ضعیف کسکو لڑائی پر بھیجا جاوی کہا فاجر قوی کی قوت مسلمانون کو نفع کریگی فجور

اوسکا اوس کی جان کے لیے ہے رہا ضعیف و صلاح اوسکی اوس کے نفس کے واسطے ہے
ضعف اوسکا مسلمانون کو نقصان پہونچا دیگا اس لیے فاجر قوی کو لیکر جہاد کرنا چاہیے رسول خدا
صلعم نے فرمایا ہے ان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر ایک روایت مین یون آیا ہے باقوام
لاخلاق لہم اور اگر یہ شخص قوی فاجر نہین ہے تو پھر کیا پوچھنا اسکو امیر حرب کرنا چاہیے نہ اوسکو
جو دین مین نہایت صالح ہے اسی وجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خالد بن الولید کو امیر حرب
مقرر فرمایا کرتے تھے جب سے وہ ایمان لائے اون کے حق مین ارشاد کیا سیف سلہ اللہ علی المشرکین
حالانکہ ان سے بعض اوقات کوئی ایسی بات بھی ہو جاتی تھی جسپر آنحضرت صلعم انکار فرماتے تھے یہانتک
کہ ایک بار ہاتھ طرف آسمان کے اوٹھاکر فرمایا اللہم انی ابرء الیک مما فعل خالد یاد کرو جس وقت
فرمایا جبکہ انکو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا تھا انہون نے وہان جاکر دنگا دیا بہت سے لوگ قتل کر ڈالی
سامان چھین لیا فقط ایک طرح کے شبہ پر حالانکہ اتنی زیادتی نہ چاہیے تھی جو صحابہ انکے ہمراہ تھے
اونہون نے انپر انکار کیا مگر ہاتا تاآنکہ رسول خدا صلعم نے اپنے پاس سے انکو دیت دی ضامن ہوے
معہذا خالد ہی کو اکثر امیر لشکر امیر حرب بنا کر بھیجتے تھے کیونکہ وہ اس کام کے لیے بہت موزون بعد اصلح
تھے اور اونہون نے جو کچھ کیا وہ ایک طرح کی تاویل سے کیا تھا ابو ذر رضی اللہ عنہ انسے بہی زیادہ صالح
تھے امانت و صدق وغیرہ اوصاف حسنہ مین مگر اونسے رسول خدا صلعم نے یہ فرمایا یا اباذر انی اراک
ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم رواہ مسلم
غرضکہ ابوذر کو امارت و ولایت سے روکدیا اس لیے کہ اونکو موافق اس کام کے نہ پایا ضعیف دیکھا حالانکہ
اون کے مناقب مین بہت سے احادیث آئے ہین اسیطرح ایک بار عمرو بن عاص کو غزوہ ذات السلاسل
مین امیر کردیا اونکے اقارب کی خوشی کے لیے حالانکہ اونسے افضل یا ذہین موجود تھے اسامہ بن زید کو
باپ کی عوض لینے کو امیر کردیا اسی طرح ہر شخص کو مصلحت راجحہ پر نظر فرماکر حاکم مقرر فرماتے تھی محض
رشتہ داری یا خاطر داری یا کسی سفارش سے کسیکو حاکم نکرتے حالانکہ امیر کے ہمراہ ایسی لوگ بہی
ہوتے تھے جو اوس امیر سے بہتر تھے علم و ایمان مین اسی طرح ابوبکر صدیق نے اپنے عہد خلافت مین

حیث خالد بن ولید کو امیر لشکر مقرر کیا حرب اہل ردت مین بہیجا عراق و شام انہین کے ہاتہ سے فتح ہوا اگرچہ بعض ہفوات انسے صادر ہوئے جنکی تاویل انکے نزدیک تھی بلکہ ذکر کیا ہے کہ بعض امور مین خودرائی کیا کرتے تہے مگر انکو معزول نکیا اس لیے کہ ایسا کام دوسرا آدمی نہین کرسکتا تہا

فائدہ جب کسی بڑے والی ملک یا رئیس کا مزاج نرم ہو طبیعت رحیم کریم ہو تو ضرور ہے کہ نائب اوسکا سخت مزاج ہونا چاہیے اور اگر مزاج والی یا رئیس کا سخت ہو تو نائب و وزیر کا نرم مزاج ہونا لازم ہے کہ کام اعتدال پر رہے اسی وجہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد کو اپنا نائب کیا تہا عمر رضی اللہ عنہ نے اونکو معزول کر دیا ابی عبیدہ بن جراح کو بجائے اونکے مقرر کیا کیونکہ مزاج صدیقؓ کا نرم تہا مزاج عمرؓ کا سخت تہا حبیب آنحضرت صلعم سو جامع تہے درمیان دونو وصف کے اسی لیے فرمایا ہے انا نبی الرحمۃ و نبی الملحمۃ و انا الضحوک القتال حضرت کی ذات وسط ہے ان کے حق مین فرمایا اشداء علی الکفار رحماء بینہم دوسری جگہ ارشاد کیا ہی اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین اسی وجہ سے جب ابوبکر و عمر والی ہوئی تو معتدل بنگئے وہ نرمی سختی انکی جو کہ طرف زمانہ رسول خدا صلعم تہی منسوب تہے اعتدال پر آگئی یہانتک کہ ان کے حق مین فرمایا ہی اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر یعنی ان دو لوگو کی سیرت تم بہی چلو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قتال اہل ردت مین وہ شجاعت ظاہر کی جو کسی صحابی سے نہوئی اس بہادری و دلیری مین عمر و سائر صحابہ سے بڑہ گئے و سلم

فائدہ جب دیکہے کہ ایک آدمی سے کام نہین چلتا ہے تو اوس کام پر کئی آدمی مقرر کرے مگر تعیین اصلح کو باعتبار قوت و امانت کو ملحوظ رکہے ولایت قضا مین اعلم اورع اتقی کو اختیار کرے اگر ایک اعلم ہے اور دوسرا اورع تو جس کام مین خوف ہوئی ہے اوس مین اورع کو مقدم کرے جس کام مین اشتباہ ہے وہان اعلم کو اختیار کرے حدیث مین آیا ہے اللہ دوست رکہتا ہے تیز نظر کو وقت ورود شبہات کے کامل العقل کو نزدیک حلول شہوات کے یہان ان دونو کو اتقی پر مقدم رکہیگا گو قاضی کو حاجت مردہی طرف سے والی حرب یا امارہ کے اور اگر قضا کو حاجت طرف قوت و امانت کے زیادہ تر ہے حاجت علم و ورع سے تو اس صورت مین اتقی کو مقدم کرے اس لیے کہ مطلق قاضی

حاجتمند علم وعدل ہے اسی طرح حال ہر والی مسلمین کا ہے ان صفات مین سے جونسی صفت مین نقصان
ہوگا اوس کام مین خلل ظاہر ہوگا کفایت کبھی قدرت سے ہوتی ہے کبھی احسان وغیرہ سے
کسی طرح ہو مگر ہونا اوسکا ضرور ہے بعض علماء سے کسی نے پوچھا جب قضا کے لیے سوائے فاسق عالم
یا جاہل دیندار کے کوئی دوسرا نہ ملے تو ان دونون سے کسکو مقدم کریں کہا اگر حاجت طرف دین کے
زیادہ ہو تو اوس جاہل دیندار کو مقدم کرے کیونکہ جو فساد دین مین پڑا ہے یہ اوسکی اصلاح اچھی طرح
کریگا اور اگر حاجت طرف علم کے زیادہ ہو بسبب خفای حکومات کے تو عالم کو مقدم کریں کہ یہ معاملہ کو
خوب سمجھیگا الحاصل باوجود جواز تولیت غیر اہل کے بوجہ ضرورت اگر اصلح موجود ہو تو سعی کرنا اصلاح
احوال مردم مین واجب ہے کوئی کام امارت وولایات کا کیون نہو فائدہ اکثر ملوک پر جب قصد
دنیا غالب ہوا نہ قصد دین تو انہون نے اون لوگون کو کاروبار مملکت سپرد کیا جو دنیا مین ان کے
بکارآمد تھے انکے مقصد کے پورا کرنے مین مدد دیسکتے تھے نہ انکو جو اصلاح دین ودنیا دونو کرسکین بلکہ
اوسکو اختیار کرنے لگے جو انکو ریاست دلاوی حالانکہ طریقہ سنت یہ نہ تھا بلکہ یہ تھا کہ جو لوگ امام جمعہ
جماعت ہوتے خطبہ پڑہتے وہی امیر لشکر بنائے جاتے حرب وضرب مین نیابت سلطان کی کرتی
اسی لیے جب صحابہ نے دیکھا کہ رسول خدا صلعم نے ابوبکر کو امام نماز مقرر کیا ہے تو انہون نے بھی انکو
امارت حرب وغیرہ مین سب پر مقدم رکھا عادت شریف یہ تھی کہ جس کسیکو امیر حرب کرتے یہ شخص
وہی ہوتا جو لوگون کو نماز پڑہاتا شہر مین نائب ہوتا جیسے عتاب بن اسید کو مکے پر عثمان بن ابی العاص
کو طائف پر علی ومعاذ وابوموسی کو یمن پر عمرو بن حزم کو نجران پہ اپنا نائب مقرر کیا یہی لوگ اونکے
امام نماز بھی تھے تعلیم حدود بھی تھے جو کام حرب مین درکار مین وہ سب یہی کیا کرتے تھے آنحضرت
صلعم کے بعد جو خلفای راشدین ملوک امویہ بعض خلفائے عباسیہ ہوئے وہ بھی اسی طریقے پر رہے
اسلیے کہ اہم امور دین نماز وجہاد ہی اسی وجہ سے اکثر احادیث بعد مسئلہ نماز وجہاد آئے ہین بلکہ جب
کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو یہ دعا کرتے اللہم اشف عبدک لیشہد لک صلوۃ وینکی لک
عدوا معاذ رضی اللہ عنہ کو جب طرف یمن کے بھیجا فرمایا بڑا اہم کام تیرا نزدیک میرے نماز ہے

اسی طرح عمر بن خطابؓ اپنے عاملون کو حکم لکھکر بھیجے کہ ان اھم امورکم عندی الصلوٰۃ ومن
حافظ علیھا وحفظھا حفظ دینہ ومن ضیعھا کان لما سواھا من عملہ اشد اضاعۃً معلوم
ہوا سلطان رئیس پر واجب ہے کہ بڑا اہتمام اپنے ملک مین اس بات کا رکھے کہ لوگ نماز ضائع
نکرین عمال پر بھی تاکید رہے اور اسے لشکر پر بھی تشدید ہے تو نہ جب اہل علم واہل قلم نے حفظ نماز
کا چھوڑ دیا تو پھر جو کچھ نکرین جو کچھ نہو وہ تھوڑا ہے غرضکہ مطلب سلطنت وریاست سے یہ ہے کہ اصلاح
دین خلق کرے یہ کہ آپ جلیش کرے و دوسرون کو جلیش مین ڈالے یا اصلاح دو طرح پر ہوتی ہے
ایک یہ کہ اہل استحقاق کو مال دے دوسرے یہ کہ زیادتی کرنیوالون کو سزا جزا دے اسی لیے عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کرتے تھے انما اللہ تعالیٰ الیکم لیعلمکم کتاب اللہ وسنۃ نبیکم و
یقسموا بینکم فیئکم لیکن جب سے راعی ورعیت بگڑ گئے سارے کامون مین خرابی آگئی اب اگر کوئی
راعی اصلاح دین ودنیا مین کوشش ظاہر کرتا ہے حتی الامکان اسمین ساعی ہوتا ہے تو سمجھو کہ وہ
اپنے زمانے مین افضل مردم ہے بلکہ افضل مجاہدین فی سبیل اللہ ہے حدیث مین آیا ہے ایک دن
امام عادل کا ستر برس کی عبادت سے افضل ہے صحیحین مین ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ
رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے سات گروہ ہین جنکو خدا اپنے سایے مین جگہ دیگا جس دن کسیکا سایہ
سوا اوسکے سایے کے نہوگا اونمین سے ایک امام عادل ہے دوسری حدیث مین فرمایا ہے اہل جنت
تین گروہ مین ایک سلطان عادل دوسرا مرد رحیم رقیق القلب واسطے ہر ذی قربیٰ مسلم کے تیسرا
مرد توانگر پارسا صدقہ دینے والا یہ حدیث صحیح مسلم مین عیاض بن حمار سے مروی ہے آنحضرت صلعم
سے پوچھا گیا آدمی بہادری کے لیے حمیت کے لیے ریا کے لیے لڑتا ہے جان دیتا ہے اسمین سے
کونسا قتال خدا کی لیے ہے فرمایا من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ یہ حدیث
صحیحین مین ہے اصل مقصود ولایت امارت سے یہ ہوتا ہے کہ والی وامیر حقوق خدا حقوق خلق کو
ساری رعیت سے ادا کرا دے عدل وانصاف کے ساتھ قائم ہو آپ کو خادم رعایا کو مخدوم سمجھے
اپنی جان کو راعی رعیت کو ودیعت الٰہی خیال کرے اور جب یہ نہوا بلکہ آپ کو مالک ملک وسلطنت

ودولت خرچ کر بنزلہ تری غلام کے اپنا مملوک و زیردست سمجھا تو یہ عکس القضیہ ہو گیا
آج فرض کرو کہ ایسا ہی نظر آتا ہے مگر کل یقین کرو کہ وہ مملوک مالک ہونگے یا مالک اسی نالایک
سے بھی بدتر ہونگی جو کوئی کتاب خدا سے عدول کرے منحرف ہو جاوے اوس کا علاج لوہا ہے آپ نے
اہل علم نے کہا ہے کہ قوام اس دین کا مصحف و سیف سے ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جو کوئی اس سے یعنی مصحف سے عدول کرے
ہم اوسکو اس سے یعنے تلوار سے ماریں

فصل

دوسری قسم امانات کی اموال ہیں قرآن میں فرمایا ہے فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی
اؤتمن امانتہ ولیتق اللہ ربہ یہ آیت مقدمہ قرض میں اوتری ہے اس منطوق میں دیون خاصہ
عامہ واعیان وغیرہ سب داخل ہیں جیسے ودیعت کا پھیر دینا شریک کا وکیل کا مضارب کا
مال ولی یتیم کا مال اہل وقف کا مال قرض کا ادا کرنا مبیع کی قیمت دینا کسی کو قرض دینا عورتوں کا
مہر ادا کرنا منافع کے اجر دینا حدیث میں آیا ہے مومن وہ ہے جس سے مسلمان لوگ اپنی جان
و مال میں امن سے ہوں یہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے جب ادا کرنا امانات کا واجب ٹھیرا تو ادا
کرنا غصب سرقہ و خیانت کا بھی واجب ہوا حدیث میں آیا ہے عاریت مردود ہے منحہ یعنی عطیہ
پھیر اگیا ہے قرض ادا کیا جاتا ہے زعیم غارم ہے یعنی ضامن ذمہ دار مال ضمانت ہے قسم والی و
رعیت دونوں کو شامل ہے جو حق جس کے ذمہ ان دونوں میں سے واجب ہی وہ اوسکو ادا کری سلطان و
نواب پر واجب ہے کہ ہر ذی حق کا حق دے کچہری والوں پر واجب ہے کہ جو حق سلطان کا ہے
وہ سلطان کو دیں اسی طرح رعیت حق بادشاہ کا ادا کرے جو اس پر واجب ہے رعیت کو نہ چاہیے کہ وہ
اموال سے جس چیز کے مستحق نہیں ہیں طلب کریں ورنہ اوس جنس میں داخل ہوں گے جن کے حق میں
فرمایا ہے ومنہم من یلمزک فی الصدقات فان اعطوا منہا رضوا وان لم یعطوا منہا اذا ہم
یسخطون الی قولہ انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمؤلفۃ قلوبہم وفی

فی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل اسی طرح یہی رعیت کو چاہیے کہ حق حقوق کا
سلطان تک پہنچانا واجب ہے اوس کے پہنچنے کو روکین اگرچہ سلطان جائر ہی کیون ہو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب ذکر ولاۃ جور کا آیا فرمایا ادوا الیہم الذی لہم فان اللہ سائلہم
عما استرعاہم یعنی تم تو انکا حق دستور دو اللہ خود انسے پوچھیگا کہ تم نے رعیت کا کیا حق ادا کیا
دوسری حدیث مین یون آیا ہی ادوا الیہم حقہم واسئلوا اللہ حقکم تم انکا حق دیدو اپنا حق خدا سے
مانگو جو رعیت جور حاکم پر صابر ہے اوس کے لیے بڑا اجر ہے ایک بزرگ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کو خواب مین دیکھا فرمایا فلان سورۂ قرآن پڑھو جب وہ اس آیت پر پہنچے وان منکم الا واردہا
آنحضرت صلعم نے فرمایا لعمّا لا اہل الیمن انہون نے کہا اہل یمن کو یہ رتبہ کہان سے ملا فرمایا
لصبرہم علی جور ولاتہم غرض کہ یمن والون کی مدح قرآن وحدیث دونون مین آئی ہی حدیث
مسلم مین ہے الایمان یمان والحکمۃ یمانیہ والفقہ یمان اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قرآن
وحدیث وفقہ وصفت ایمان واسلام واحسان مین یہ لوگ فائق اہل زمان ہین وللہ الحمد
فائدہ۔ الیان اموال کو نہ چاہیے کہ تقسیم مال کی اپنی خواہش دلی کے موافق کرین جسطرح کوئی
مالک اپنے ملک کو خرچ کرتا ہے اس لیے کہ یہ ولاۃ امراء ونواب ووکلا ہین اس مال کی مالک
نہین ہین کہ جہان جی چاہے وہان اوڑاوین جس طرح چاہین خرچ کرین آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے
مین نہ کسیکو دیتا ہون نہ کسیکو منع کرتا ہون مین تو قاسم ہون جہان کا حکم ہوتا ہے وہان رکھتا
ہون رواہ البخاری دیکھو جب رسول خدا صلعم ہی کو اختیار عطا ومنع کا نہو تو پھر دوسرا کون ہے
کہ اپنی خوشی کے موافق جسکو چاہے دے جسکو چاہے نہ دے بہت سے امیر کرین مال سلطان جسکو چاہتے ہین
دیتے ہین جسکو نہین چاہتے اوس کو نہین دیتے حالانکہ انکو کوئی اختیار واجتہاد اس عطا ومنع کا
مین نہین دیا گیا ہے بلکہ یہ تو قاسم ہین یعنی بانٹنے والے انکو چاہیے کہ اس مال کو وہان خرچ کرین جہان
خرچ کرنیکا حکم ہے عمر بن خطاب سے کسی نے کہا تم اپنی جان پر اپنے اہل وعیال پر اس مال
کو وسعت سے کیون خرچ نہین کرتے کہا میری اور اس مال کی ایسی مثال ہے کہ ایک قوم سفر مین تھی

وہ اپنا مال جمع کرکے ایک شخص کو سپرد کردے اور کہدے کہ جیسے خرچ کرے مجھ سے پوچھا اوس آدمی
کو یہ بات کب درست ہو سکتی ہے کہ وہ اوس کے اوس مال کو خود لے بیٹھے اور نہ خرچ کرے اپنی
جان پر اور شمار سے ایک بار بہت سا مال پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آیا تھا
فرمایا اس قوم نے اس مال میں امانت ادا کی ہے یہ سب مین مین لوگون نے کہا تم نے خدا کے
امانت ادا کی اس لیے انہون نے تمہاری امانت ادا کی اگر تم چرتے تو یہ بھی اس مال کو چرا جاتے
فائدہ والی امر یہ واجب ہے کہ مال حلال جگہ سے لے یعنی حق ہی وہان صرف کرے مستحق سے نوکی
غیر مستحق کو نہ دے علی مرتضی کو جب یہ خبر ملتی کہ فلان نائب نے ظلم کیا فرماتے اللھم انی لم آمرھم
ان یظلموا خلقک ولا بترک حقک ای اللہ مین نے انکو یہ حکم نہین دیا ہے کہ یہ تیری خلق پر ظلم
کرین تیرا حق چھوڑ دین اموال سلطنت جنکی اصل کتاب و سنت مین موجود ہے تین طرح پر ہین
ایک غنیمت دوسرے صدقہ تیسرے فی غنیمت وہ مال ہے جو کفار سے لڑکر لین اسکا ذکر سورہ
انفال مین آیا ہے یہ سورت غزوہ بدر مین اتری ہے اسکو انفال اسلیئے کہتے ہین کہ یہ مال
اموال مسلمین سے زیادہ ہے فرمایا واعلموا انما غنمتم من شیئ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی
والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنی غنیمت کے مال مین ایک خمس اللہ کا ہے واسطے خرچ رسول
اور قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کے اسلئے فرمایا فکلوا مما غنمتم
حلالا طیبا یہ لوٹ کا مال حلال پاک ہے اسکو کھاؤ معلوم ہوا کہ تخمیس خمس منہم کی موافق تفصیل آیۂ کریمہ
کی واجب ہے جو باقی بچے وہ حصہ غانمین کا ہے عمر بن خطاب نے کہا غنیمت اوس کے لیے ہے جو
حاضر معرکہ ہوئے خواہ اوس نے قتال کیا ہو یا نہ کیا ہو یہ تقسیم موافق عدل کے چاہیے نہ یہ کہ ریاست
یا نسب یا فضیلت کی راہ سے کسیکو دی کسی کو نہ دی خلفا نبوت تقسیم مال کی عدل سے کرتے تھے
بخاری مین آیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص کو خیال ہوا کہ مین اورون سے بہتر و افضل ہون مجھکو زیادہ
ملنا چاہیے آنحضرت صلعم نے فرمایا ھل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم یعنی تم کو مدد و رزق
انہین فقیرون کے طفیل مین ملتی ہے تو دولت بنی امیہ و بنی عباس مین ہمیشہ مال غنیمت کا درمیان

اموال سلطنت

غانمین کے تقسیم ہوا کرتا تہا اوس وقت مسلمان روم و ترک وبربر سے غزا کرتے تہے ہان امام کو یہ
بات پہنچتی ہے کہ جس نے معرکہ جنگ مین کوئی کارنمایان کیا ہے جس طرح کسی بڑے دشمن کو قتل
کر ڈالا ہے یا قید کر لایا ہے یا قلعہ پر چڑہکر قلعہ فتح کر لیا ہے یا لشکر دشمن کے سردار کو پکڑ لایا یا اسا ہے
اوس کو کسی قدر حصہ مقررہ غنیمت سے زیادہ دیوی رسول صلعم اور خلفای نبوی اس طرح کی تنفیل
کیا کرتے تہے سریہ کو ابتدا مین ایک ربع بعد خمس کے ایک ثلث وقت واپسی کے خمس کے سوا
دیا کرتے تہے بعض اہل علم نے کہا ہے یہ نفل خمس الخمس سے دینا چاہیے تاکہ بعض غانمین کو بعض پہ
فضیلت نہو مگر صحیح یہ ہے کہ ارابعۃ اخماس سے بہی دینا جائز ہے گو بعض کو بعض پر فضیلت ہو جبکہ
اس دینے مین کوئی مصلحت دینی پائی جاوے نہ تنہا ہوای نفس جسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کیا کرتے تہے فقہای شام واحمد والی حنیفہ وغیرہم کا یہی قول ہے اس نفل ربع وثلث مین یہ بہی
جائز ہے کہ کسی شرط پر دیوے یا بدون شرط کے مثلا یہ بات کہے کہ جو کوئی ہمکو فلان قلعی کا راستہ
بتا دیگا یا فلان شخص کا سر کاٹ لا دیگا ہم اوسکو اتنا دیوینگے امام یہ بہی کہہ سکتا ہے کہ جو کچہ جو
شخص کے ہیگا وہ اوسکی ہوئی یہ کہنا اوس وقت درست ہے کہ مفسدی پر کوئی مصلحت
راجح ہو جس طرح رسول صلعم نے غزوہ بدر مین اس بات کو فرمایا تہا پر جب امام مال غنیمت جمع
کرکے تقسیم کرنا چاہے تو کسی شخص کو یہ بات روا نہین کہ اوس مال مین سے کچہ خیانت کرے یا
چہپا رکہے ومن یغلل یأت بما غل یوم القیامۃ غلول خیانت ہی کی طرح نہبی یعنی غنیمت کی لوٹ جائز نہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے ہان اگر امام مال غنیمت جمع نکرے تقسیم
کرنا نچاہے بلکہ اذن جائز دیدے کہ لیلو تو پہر جسنے کوئی چیز بلا صدوان کے لیلی ہے وہ اوسکو حلال
ہے بعد تخمیس کے اس اذن پر جو بات دلالت کرے وہ بہی اذن ہی ہے لیکن اگر امام نے اذن
نہین دیا ہے یا اذن غیر جائز دیا ہے اور اس شخص نے اوتنا لیلیا جتنا وقت قسمت کے اوسکو
ملتا تو یہ جائز ہے قسمت مین عدل یہ ہوتا ہے کہ پیادے کو ایک سہم سوار فرس عربی کو تین سہم دے
ایک سہم فارس کا دو سہم فرس کے روز خیبر کی رسول خدا نے اسی طرح تقسیم کے یہی قول صحیح مدلل ہے

فائدہ صدقات اونکو دی جنکا نام خدا نے قرآن مین لیا سب یہ آٹھ قسم ہین ایک آدمی نے
رسول خدا صلعم سے صدقہ مانگا فرمایا اللہ نے صدقے مین نہ تقسیم نبی کو پسند رکھا نہ غیر نبی کو خود آٹھ جزیہ
اوس کے بتلائے اگر تو ان اجزا مین سے ہے تو مین تجھکو صدقہ دونگا ایک قسم فقرا ہین دوسرے
مساکین یہ دونو قدر کفایت حاجت مین یکسان ہین آس سے معلوم ہوا کہ غنی کو تو ہی کماتے کو صدقہ
دینا لینا حلال نہین ہے تیسرے عامل ہین صدقات پر یہ وہ لوگ ہین کہ جو صدقات تحصیل کرتے
ہین مال صدقات کی محافظت رکھتے ہین جنکو آج کل عامل یا تحصیلدار کہتے ہین چوتھی مؤلفۃ القلوب
ہین انکا ذکر ذیل میں آ دیگا پانچوین گردن چہ زمانے مین اس قسم مین اعانت مکاتبین و فدائی
اساری حق رقاب بھی داخل ہے یہی قول اقوی تر ہے چھٹے غارمین یعنی قرضدار لوگ جنپر کسیکا
قرض آتا ہے اتنا مقدور نہین رکھتے کہ قرض ادا کرین انکو واسطے ادای قرض کے دینا کو زیادہ ہو
جائز ہے مگر یہ کہ قرض مذکور معصیت الٰہی مین کیا ہو اس صورت مین نہ دینا چاہیے یہان تک کہ توبہ
کرین ساتوین راہ خدا مین مراد غازی مجاہد و غیرہ مین انکو اتنا دینا چاہیے کہ جو واسطے خوراک کی کافی ہو بلکہ
بکار آمد خیل و سلاح و نفقات اہل و عیال و اجرت حج و غیرہ ہو یہ سب داخل سبیل اللہ ہے آٹھوین
مسافر جو اپنے وطن سے علیحدہ ہے گو وطن مین غنی ہو مگر یہان محتاج ہو گیا ہے وہان سے طلب نہین کر سکتا

فائدہ صدقات سے مراد اس جگہ زکوٰۃ مفروضہ ہی یا شامل نافلہ بھی کیونکہ مستحق اس مال کے یہی
اقسام ہشتگانہ ہین انکو دینا انکے سوا اورون کو دینا خلاف سنت ہے بلکہ اگر زکوٰۃ ہے ادا نہو تو بھی
کچھ جگہ تعجب کی نہین ہے اور جو کوئی خلاف واقع آپ کو منجملہ ان اقسام کے ظاہر کرکے مال صدقے کا
لیلیو یگا گنہگار ہو گا اور اس کا لینے والا پیپ ہے نہ دینے والی پر یہ مال اوس کے حق مین حرام ہے نہ حلال اس
زمانے مین یہ آفت ہے کہ نہ دینے والی پابند اس حکم کے ہین نہ لینے والی خدا خیر کرے ان دو لوگ کا کیا
انجام ہونیوالا ہے امرا و ملوک اپنے اخوان و ارکان سلطنت و ریاست کا قرضہ بعد مرنے اون کے ادا
یا زکوٰۃ کے بیت المال سے ادا کرتے ہین خواہ وہ مشرک ہو یا مبتدع مسلمان ہو یا نصرانی خواہ اوس نے وہ
قرض حاجات ضروریہ شرعیہ مین کیا ہے یا عیش و عشرت مین اوڑایا ہے یا جو اسکا ہی شمراجرای تمام آیا ہے

مین حسنت کیاب یا کسی اور ہواے نفس مین سو یہ قرضداریں کی طرف سے دنیا اوس کے گناہ
مین پڑ رہا ہو اشریک ہوتا ہے وہ تو پہلے ہی سے عاصی تھا اب یا یہ صاحب رئیس صاحب نواب جنتا
بیگم صاحبہ بمثل اوس کے ہوگئے نہ تو وہ ادہر گیا اوکی آخرت مفت مین خراب ہو گئی بقیۃ فقط
کی عاقبت ہی خراب نہین گئی تلا رہے یہ خرچ کرکے اپنی عاقبت برباد کی ہے ع زہے او ن وہ در کم
خو دین بود اس عقل سے خدا مسلمان کو بچاوے کہ دوسری کی دنیا کے لیے اپنا دین تباہ کرے یہ
کیفیت تو ان دینے والون کی ہے جو بسبب قرضداری ہم قومی ہم نسبی ہم صحبتی ہم مذاقی
کے دوسرے ان کا قرضہ کبھی زندگی مین کبھی بعد اون کے مرنے کے ادا کرتے ہین فیصلہ دین کا یہ
سو خزانۂ ریاست سے کرا دیتے ہین رہے وہ لوگ جنپر یہ قرضہ ہوا ہے اون کی صورت یہ ہے
کہ کوئی اونمین سے کسی رئیس یا سلطان یا والی ملک کا ہے کوئی رشتہ دار قریب یا دور کا ہے کوئی
بیٹا بیٹی ہے کوئی بھائی بند ہے باوجود یکہ معاش بقدر کفایت بلکہ کفایت سے زیادہ پاتے ہین
مگر اس بھروسے پر کہ ہمارا قرض ریاست یا سلطنت ہماری زندگی مین یا بعد مرنے کے ضرور ادا کردیگی
خوب ہی روپیہ قرض کا ہوا وہوس فسق و فجور رسوم شادی وغیرہ مین اوڑاتے ہین بلکہ جو آمین بخیل
ہین وہ اپنا روپیہ تو مخفی طور پر جمع کرتے ہین ظاہر مین اپنی قرضداری بیان کرکے دوسرون کے
سر پر بیا قرضہ ڈالدیتے ہین والی ملک سے رات دن سوال ہر چیز کا تقاضا زر وزیور وسواری
وغیرہ کا کرکے اس مال حرام خیز حرام سے اپنی پرورش کرتے ہین اس کسب حرام کو مثل شیر مادر حلال
جانتے ہین سبحان اللہ وبحمدہٖ سچ تو یہ ہے جیسے دوسار مین رہیے ہی یہ مرد بس ہین نان کو شیخ خدا
نا ونکو کچھ شرم و حیا سے

در چنین شہر یار جنیان   جہان چون نگیرد قرار جنیان

فائدہ یہ بات اور ہے کہ بادشاہ یا امام یا سلطان یا رئیس کسی کو بے مانگے کچھ دیوے وہ دنیا
بیک دیکا بقاعدہ کسی مصلحت شرعی یا محنت و مشقت کے ہو تو اوس کا لینا اس شخص کو درست ہے
اسی طرح سخت حاجت فاقہ کشی یا قرضداری یا کتابت یا کسی قسم کی دینے والی یا سلطان سے

سوال کرنا جائز ہے میرزا ں سے بالکل حرام مگر یہ سوال جب صحیح ہوگا کہ تین عقلمند آدمی اوس محلے
کے گواہی دین کہ سچ مچ اس کے گھر آج فاقہ ہے یا یہ قرض اس کے ذمے یا حاجت ضروری شرعی
سے حائل ہو اب ورنہ یہ سوال حرام ہے جو مال اس ذریعے سے ہاتھ آویگا وہ بھی حرام ہوگا آجکل
یاروں کے گھر مین ہاتھی گھوڑے پالکی وغیرہ سب کچھ شاہانہ امیری کا موجود ہوتا ہے محض سوال
کرنے کو بھیک مانگنے کو قرض ادا کرنے کو طلب اور دین شادی بیاہ کا سامان اخیر یہ سلطنت یا ریاست یہ
ہوتا ہے مگر کسی ایک کوڑی ضرورت نہین ہوتی جو خرچ ملتا ہے اوس مین سے بھی بچا رکھتے ہین دیکھا دیکھی
والی آقا کو خوب قرضے کھسوٹتے ہین اگرچہ دین مین ان دونون لینے والے دینے والون کا ایک ہی حکم ہے
کہ وہ ظالم فاسق بد دین ہین مگر دنیا مین اتنا فرق ہے کہ یہ لینے والے تو عقلمند مشہور ہین چالاک
سمجھے جاتے ہین غریبی بیکار دغا باز کہلاتے ہین وہ دینے والا سارے اہل عقل و شعور کے آگے بیوقوف
ہوتا ہے گو وہ آپ کو ہوشیار سمجھے پر کوئی اوس کے مونھ پر اسکو نادان نہ کہے پہلے دنیا تابع دین ہوتی
تھی خلفا و ملوک اسلام دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے جہان تک ہو سکتا تھا اگر کسی بات مین کوئی انکار
ایسے ہو جاتا تھا تو نہایت شرماتے کبھی بمقابلہ اہل علم و اہل دین کے مونھ زوری کرتے بات بات
پر جاتی تھا مرتش ہو جاتی اب وہ وقت آیا ہے کہ جو مسئلہ دین کا خلاف مزاج حضور عالی ہوتا ہے اوس پر
عمل کرینگا تو کیا ذکر ہے سرے سے وہ حکم ہی بدلتا ہے کہ یہ مسئلہ یون کیون ہوا اور کس کا مقدور ہے
کہ انکو کسی منکر کام سے روکے یا خلاف مرضی کوئی حرف مونھ سے نکالے اگر نکالے تو اوسی وقت اخراج
کر جاوے مصنوعات مین سے خدا نے سچ فرمایا ہے واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه
جهنم ولبئس المهاد یعنی جب کسی مغرور دولتمند امیر رئیس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈرو یہ
کام برا ہے نہ کرو تو اوس کو عزت لینے دولت حکومت شرارت گناہ کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے
یعنی وہ اپنے غرور حکومت و مالداری مین اوس گناہ کو کر ہی کے چھوڑتا ہے اس کی نصیحت وہدایت
کو نہین مانتا سوا ایسے شخص کی سزا یا قصاص کی لیے جہنم کافی ہے وہ برا بچھونا فرش ہے الا ماشاء اللہ
اس آیت کا مصداق آج کل اس کی اچھی طرح پایا جاتا ہے وہ ترک وامراء و رئوسا ہر جا اپنے جانتے ہین

بلا پرچان ہر مسلمان کے پیچھے تہی کسی طرح کا تشخص تکبر اذمین نہ تھا کبھی حق کا مقابلہ نہ کرتے
تھے اپنے اعمال پر نادم اپنے افعال سے تائب ہوتے تھے علماء و مشائخ کے روبرو تضرع و تواضع
و زاری کرتے تھے ہمیشہ اون سے طالب نصیحت و وصیت و موعظت رہتے تھے اس زمانے میں
کہانی قصہ داستان افسانے ہو گئے ہیں فقط کتابوں میں اون کی حکایت لکھی ہوئی باقی
رہگئی ہے اب تو سرداری ولایت ریاست امامت سلطنت امارت اس بات کا نام ہی کہ دولت
بیت المال کو مال غنیمت سمجھکر اپنے لذات و شہوات میں صرف کرے تمام شرفاء و تمام اہل صدقات
و ذوی الحقوق اسلامیہ کو محروم رکھے اپنی قوم و نسب کا تعصب کرے اونہیں کو حقدار ریاست کا سمجھکر
جتنا ہو سکے دیتا رہے یا کسی سفارش یا حق مصاحبت یا قرابت ہی کسی کو کچھ دیدے سب سے زیادہ حصہ
اس مال سے ارباب نشاط یا رنڈی بھڑوے بھانڈ کے حصے میں یا عمارتوں میں صرف ہو یا باغات میں
خرچ ہو یا محلات کی طیاری میں اوٹھے یا طلب شہرت و ناموری میں بذل کیا جاوے یا انعام شعراء اور
باد فروشوں یا خوشامدیوں میں تقسیم ہو یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید **فائدہ** تیسری قسم
مال سلطنت کی فیئی ہے اسکا ذکر سورہ حشر میں آیا ہے یہ سورہ غزوہ بنی النضیر میں بعد غزوہ بدر کے نازل
ہوئی ہے فرمایا وما افاء اللہ علی رسولہ منهم فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط
رسلہ علی من یشاء یعنی فیئی وہ مال ہے جو بے لڑے بھڑے کسی سوار و پیادہ کے اللہ نے اپنے
رسول کو دیا ہے پھر فرمایا وما افاء اللہ علی رسولہ من اهل القری فلله وللرسول ولذی القربی
والیتمی والمساکین وابن السبیل کی لا یکون دولة بین الاغنیاء منکم الی قوله للفقراء المهاجرین
الذین اخرجوا من دیارهم واموالهم یبتغون فضلا من الله ورضوانا وینصرون الله ورسوله
اولئك هم الصادقون الی قوله والذین جاؤا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا الی آخر الآیہ
یعنی اس مال میں اللہ و رسول و ذوی القربیٰ و یتامی و مساکین و مسافرین کا حق ہے یہ کچھ دولت نہیں
ہے جسکو اغنیاء لیلیں پھر مہاجرین و انصار کا اور جو انکے بعد دنیا میں آوے گا ذکر کیا سو جو کوئی اس صفت
کو قیامت تک ہونیوالا ہے وہ اس قسم سوم میں داخل ہے اس طرح کی اور بھی آیتیں ہیں جیسے

والذین امنوا من بعد وھاجروا وجاھدوا معکم اور بھی والذین اتبعوھم باحسان اور بھی
والذین معھم الحقوا بھم سب لوگ قیامت تک شامل ان آیات میں داخل شامل میں یعنی
نے کہا فئی وہ مال ہے جو بے لڑائی بھڑائی کے کافرون سے ہاتھ لگا ہے یعنی جو قتال وجدال سے
وہ غنیمت ہے جو بی حرب وضرب کے وہ فئی ہے غنیمت کا مال آٹھ قسم میں تقسیم ہوتا ہے فئی کا مال
چھ قسم مذکور میں قسمت پاتا ہے فئی کے معنی رد کرنا ہے یعنی اللہ تعالی نے اس مال کو مسلمانون پر
ہاتھ سے کافرون کے پھیر دیا اونکی طرف ان کے واپس لایا کیونکہ اللہ نے مال کو اس لیے پیدا کیا ہے
کہ اوس سے عبادت پر مدد ملی خلق کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے کافر نہ خود عبادت کرین نہ اس
مال سے عبادت پر مدد لیں اس لیے یہ مال پھیر کر اون لوگون کو دیا گیا کہ جو خدا کے بندے ہی عبادت
کرنیوالی ہیں جس طرح کسی نے کسیکی میراث غصب کر لی ہو دوسرے دن پھر کر اوس میراث والی کو پھیر دیا ہے
اس کی مثال جزیہ کی مثال ہے جو یہود و نصاری سے لیا جاتا ہے یا وہ مال پھیر دیتے ہیں جن سے صلح
ہو گئی ہے. وہ اوس مال صلح کو نزدیک سالانہ مسلمین کے بھیجتے رہتے ہیں یا وہ مال جو تجار اہل حرب
سے لیا جاتا ہے یعنے عشر یا جو مال تجار اہل ذمہ سے وقت کرنے تجارت کے غیر ملا د اپنے میں لیتے
ہین یعنی نصف عشر عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ اسی طرح لیتے تھے ایسا ہی مال اوس مال کا ہے جو
عہد شکن سے لیا جاتا ہے یا خراج جو اوس پر باندھا گیا تھا علاوہ ساری اموال سلطنت جو بیت المال
مین جمع ہوتے ہین اونکا حکم اسی مال فئی کا سا ہے جیسے وہ مال جسکا کوئی مالک نہیں یعنی لاوارث
مال یا مال غصب کا یا مال عاریت کا یا مال ودیعت کا جن کے مالک معلوم نہیں یا زمین یا جائداد
منقول کہ یہ سب مسلمانون ہی کا ہے اصل قرآن پاک میں جو فقط ذکر فئی کا کیا سو اس لیے کہ حضرت
کے عہد مبارک میں ہوا تھا جو کوئی مرتا تھا اوس کا وارث موجود ہوتا تھا صحابہ انساب کو جانتے تھے
وہ مال اوس شخص کو دیا جاتا تھا ایک بار ایک آدمی مر گیا اوس کا مال اوس قبیلہ کے کبیر کو دیا یعنی
اوسکو جو نسب میں اقرب میت تھا طرف اوس کے جد کے یہی قول ہے ایک گروہ علما کا نہیں اما احمد
بن ہین ایک آدمی مر گیا سوا ایک غلام آزاد کے کوئی وارث اوسکا نہ تھا اوس کی میراث آزاد ہی کو

دیدی اسی طرح ایک شخص کی میراث اوس کے گانون والون کو سپرد کردی رسول خدا صلعم اور نکی
خلفا دربارۂ میراث مین بہت توسع فرماتے تہے میت سے جسکا نسب ملتا اوسی کو میراث میت دیتے
آپ زکوٰۃ نہین لیتے غرضکہ مسلمانون سے اگر لیتے تو یہی صدقات لیتے اور فرماتے جہاد کرو اپنے جان و مال
سے راہ خدا مین جس طرح تم کو حکم دیا گیا ہے اس مال مقبوض مقسوم کے لیے عہد نبوی و صحابۂ کبار مین
کوئی کچہری دربار نہ تہا بلکہ تہوڑا تہوڑا تقسیم کرتے رہتے تہے زمانۂ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مین مال
بہت ہو گیا بلاد اسلام زیادہ ہو گئے آدمی بہت بڑہ گئے انہون نے ایک کچہری عطایا کی مقرر کی
وغیرہم کے لیے مقرر کی ایک کچہری لشکریون کے واسطے ٹہیرائی جسے آج کل بخشیگری کہتے ہین جہان سے
اہل علم و اہل قلم کو تنخواہ ملتی سب کچہریات اہم دواوین سلطین تہین سب شہرون مین ایک ایک کچہری ملکی
اور خراج کی مقرر تہی۔ ان سے ایک تنخواہ ماہوار مشاہرہ پاتے تہے جن اونکا حساب کتاب ہوتا تہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اون کی خلفا دمال صدقات و فئی سے حساب لیتے جس طرح اب
دفتر منصورین جمع و خرچ تحصیل مالک کا سمجہا جاتا ہے فائدہ اوس زمانے مین اموال تین قسم کے
تہے ایک وہ مال جس کے لینے کا امام مستحق تہا بنص کتاب و سنت و اجماع دوسرے وہ مال جس کا لینا
بالاجماع حرام ہے مثل جنایات کے جو گانون والون سے لیے جاتے ہین بسبب کسی قتیل کے جو کہین
مارا گیا ہے اور قاتل کا اتا پتا معین نہین یا کسی ایسے کا جو قتیل نہین ہے گو اوسکا کوئی وارث ہو یا کسی
حد پر جسکا ارتکاب ہوا ہے مال لیکر عقوبت حد اون سے ساقط کردی گئی یا وہ ٹکسین جو باتفاق تمام اہل علم
ناجائز ہین تیسری قسم وہ ہے جس مین اجتہاد و تنازع ہے جیسے مال اوس شخص کا جسکا کوئی ذی رحم
موجود ہے ذی فرض و عصبہ موجود نہین ہے اور جو ایسا مال ہو ایسے اموال مین اکثر ولاۃ و رعیت
سے ظلم واقع ہوتا ہے ولاۃ جو مال حلال نہین لیتے ہین رعیت وہ مال بہی نہین دیتی جسکا دینا اوسپر
واجب ہے جس طرح لشکری و کہیتی والے ظلم کرتے ہین یا بعض لوگ جہاد واجب نہین کرتے یا ولاۃ
اللہ کے مال سے اپنا خزانہ بہرتے ہین یا وہ عقوبات جو ادائے مال پر عمل مین آتے ہین کر انکا ترک
کرنا چاہیے مباح ہون یا واجب پہر کبہی وہ کام کرتے ہین جو حلال نہین اصل بات یہی کہ جس شخص

ہر ادا کرنا مال کا واجب ہے جیسے وہ آدمی کہ اوس کے پاس ودیعت ہے یا مضاربت یا شرکت کا
مال موکل یا مال یتیم یا مال وقف یا مال بیت المال یا مال قرض اور وہ اوسکو ادا کر سکتا ہے سو
جب وہ اوس کے ادا کرنے سے باز رہے خواہ معین ہو یا دین اور معلوم ہو جاوے کہ وہ اوس کے ادا
پر قادر ہے تو اوس کو سزا جزا دینا پہونچتا ہے یہان تک کہ مال کو ظاہر کرے یا اوسکی جگہ بتاوے کہ جو
مال کہان رکھا ہوا ہے تو وہ مال اوس سے لیلیا جاوے مارپیٹ کی حاجت نہین ہان اگر بتا مال
کا پتا نہ دے نہ ایفاء حق کرتا ہے تو اوس کو مارنا درست ہے یہان تک کہ حق مذکور ادا کرے اسی طرح اگر نفقہ
واجب نہ دے باوجودیکہ قدرت رکھتا ہے تو مارنا اوسکا جائز ہے حدیث شریف مین مرفوعا آیا ہے
لَیُّ الواجد یحل عرضه وعقوبته رواه اهل السنن دوسری حدیث مین ہے مطل الغنی ظلم
صحیحین مین ہے لی و مطل کے ایک معنی مین جب ماطل ظالم ٹھیرا تو مستحق عقوبت و تعزیر ہوا ایسا اصل
متفق علیہ ہے کہ جو کوئی حرام کام کرے یا واجب امر کو ترک کر دے تو مستحق عقوبت ہو جاتا ہے اگر
یہ عقوبت شرع مین مقدر نہین ہے تو حاکم اپنے اجتہاد سے تعزیر کریگا یعنی ماطل کو حبس کر سکتا ہے
اصرار پر ضرب کر سکتا ہے یہان تک کہ وہ حق مذکور ادا کرے اصحاب شافعی و احمد وغیرہم نے
اس حکم پر نص کی ہے کسیکا خلاف اس مسئلے مین معلوم نہین بخاری مین آیا ہے کہ جب رسول صلعم
نے اہل خیبر سے روپے اشرفی و سلاح پر صلح کی بعض یہود سے پوچھا گیا کہ خزانہ حیی بن اخطب کا تھا و
اوسنے کہا سب خرچ ہو گیا لڑائیون مین اور تلف گیا فرمایا زمانہ لڑائی کا قریب ہے مال اس سے
زیادہ تھا کہ سب کا سب صرف ہو جاتا جاڑا اوس یہودی کو جسکا نام شعیا تھا حوالے زبیر کیا کہ اوس کو
سزا دین جب اوسکو عذاب کیا تو اوسنے کہا مین اس ویرانے مین پھرتا تھا یہان ڈھونڈو وہان ایک
مشک پائی یہ آدمی ذمی تھا ذمی کو عذاب کرنا جائز نہین مگر حق سے اسی طرح جو کوئی شخص اوس
بات کو چھپاوے جسکا ظاہر کرنا اوسپر واجب ہے تو اوس کو اس ترک واجب پر سزا مل سکتی ہے اور جو
کسی نے مال مسلمانون کا بغیر حق لیلیا ہے تو والی امر کو اوسکا نکلوانا برآمد کرنا پہونچتا ہے جیسے وہ مال
جسکو عمال لیلیتے مین ابو سعید خدری نے کہا عمال کے ہدایا غلول مین یہ حدیث مرفوعا بھی آئی ہے

قوم ازد کا ایک آدمی ابن اللتبیہ نام تہا اوس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عامل بنا کر بہیجا تہا
کہ صدقات تحصیل کر کے لاوے جب پہر کر آیا کہا یہ مال تمہارا ہے یہ مال میرا ہدیہ آنحضرت صلعم
نے فرمایا یہ کیسا آدمی ہے ہم نے اوس کو عامل مقرر کیا تہا اوس چیز پر جسکا خدا نے ہمکو والی کیا ہے
اب یہ یون کہتا ہے کہ ہذا لکم وہذا اہدی الی بہلا اپنے ماں باپ کے گہر مین کیون بیٹہ نہ رہا دیکہتا کہ
کوئی اوس کو ہدیہ بہیجتا ہے یا نہین قسم خدا کی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے کوئی چیز نہ لیگا مگر قیامت کے دن اپنی گردن
پر لادے ہوئے آویگا اگر اونٹ ہوگا تو بلبلاتا ہوگا اگر گائے ہو گی تو وہ چلاتی ہوگی بکری ہو گی تو وہ آواز کرتی ہو گی
پہر ہاتہ اوٹہا کر یہ دعا کی اللہم ہل بلغت تین بار یکلمہ فرمایا اسی طرح عمال محابات والا بہ کا معاملات
مین ہے بیع ہو یا اجارہ یا مضاربت یا مساقات ومزارعت کہ انکا حکم وہی ہے جو ہدیہ کا ہے عمال
مین جنکے پاس مال زائد پایا گیا تہا اور تہمت خیانت تہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اون سے
مشاطرہ کیا اس لیے کہ وہ بسبب رعایت مخصوص ہدایا کے تہے اور اسی کو مقتضے تہا یا امام عادل تہے
برابر تقسیم کرتے غرضکہ امام یا رعیت مین جو کوئی زیادہ ستانی کرے ہر آدمی پر واجب ہے کہ جہانتک
ہو سکے واجب امر کو بجا لاوے حرام کام کو چہوڑے جو مباح ہے اوس کو حرام نکرے بعضی لوگ ایسے
بہی ہوتے ہین کہ استیفاء مظالم کے لیے کسی کا ہدیہ تحفہ نہین لیتے گر قضا اور حج جہاد وغیرہ واجب
ہے اوسکو ترک کر دیتے ہین یہ سمجہتے ہین کہ یہ ورع ہے اور کف ظلم کا حالانکہ انپر یہ بات واجب
کہ ظلم کو دور کیتے اور اسکے ساتہ ہی تقاضای حاجت عباد بہی کرتے نہ یہ کہ ظلم سے تو بچا اگر یہ
کام مباح بہی نہ کیا حدیث مین آیا ہے جو شخص اپنی حاجت جہانتک نہین پہونچا سکتا ہے تم اوسکو
وہانتک پہونچا دو جو کوئی کسی کی حاجت بادشاہ تک پہونچا دیگا اللہ تعالی اوس کے پاؤن پل صراط
پر جس دن سب کے پاؤن لڑکہڑائین گے ثابت رکہیگا حدیث ابی امامہ باہلی مین مرفوعا آیا ہے
جسنے اپنی بہائی مسلمان کی سفارش کی اوسکو ہدیہ دیا گیا اوسنے لیلیا تو ایک بڑے دروازہ ربا
داخل ہوا ابن مسعود نے کہا ہدیہ اس ہدیہ یا رشوت کے باب مین ہے و سحت ہے جسنے حرام کہی ابن مسعود
سے کہا ہم جانتے ہین کہ مراد سحت سے رشوت لیکر حکم دینا ہے کہا یہ تو کفر ہے بلکہ سحت یہ ہے کہ آدمی

سفارش پر ہدیہ لیوے فائدہ والی جب عمال سے مال لیکر آپ داب بیٹھے تو ایسے والی عامل
کی مدد نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ یہ دونو ظالم ہین ان کی وہ مثل ہے کہ ایک چور نے دوسرے
چور کی گھر چوری کی یا وہ مثل ہے کہ دو گروہ عصبیت ریاست پہ باہم لڑے انہین سے کیسی کی
بھی مدد کرنا نچاہیے کہ یہ دونو باطل پر ہین کیونکہ تعاون دو طرح پر ہوتا ہے ایک بر و تقوی
پر جیسی جہاد و اقامت حدود و استیفاء حقوق و اعطاء مستحقین اس قسم کے تعاون کا خدائی حکم فرمایا
ہے اس طرح کی مدد سے جو آدمی باز رہے وہ تارک فرض عین ہے یا فرض کفایہ دوسرا تعاون
وہ ہے جو اثم و عدوان پر ہو جیسے اعانت خون معصوم پر یا اخذ مال معصوم پر یا ایسے شخص کے
مارپیٹ پر جو مستحق ضرب نہین ہے سو یہ تعاون حرام ہے اللہ و رسول نے اس سے منع کیا ہے ہان
جو مال ناحق لیے گئے ہین اور ان کا پہیرنا مالکان مال کو مشکل ہے جس طرح اکثر اموال سلطانیہ کا معاملہ
ہو جاتا ہے ان اموال کے صرف کرنے مین بمصالح مسلمین اگر کوئی مدد کرے جیسے بند و بست سرحدات
نفقہ قائم و غیرہا تو یہ داخل تعاون علی البر والتقوی ہے کیونکہ بادشاہ پر واجب ہے کہ جب پتا اصحاب
ان اموال کا نہ لگے کوئی مالک یا وارث اس مال کا پیدا نہو تو ان اموال کو مصالح مسلمین مین صرف
کر دے خدا کی سامنے توبہ کرے اگر خود بھی ظالم ہے اور جو ظالم و غاصب ان اموال کا کوئی دوسرا
ہے تو اوس سے توبہ کرا دے پھر اگر بادشاہ اس مال کو نہ پہیرے تو اوس کے خرچ کرانے میں ایسے
جگہون مین اعانت و کوشش کرے یہ انفاق کرانا اس سے بہتر ہے کہ وہ مال ہاتھ مین سلطان
کے یا دوسرے اصحاب مال کو ناشی کیونکہ شریعت کا مدار اس آیت پر ہے فاتقوا اللہ ما استطعتم
حدیث مین بھی آیا ہے اذا امرتکم فاتوا منہ ما استطعتم یہ حدیث صحیحین مین ہے مصالح کا
تحصیل کرنا مفاسد کا باطل کرنا شر مدکا کم کرنا واجب ہے جو کوئی کسی ظالم کی مدد ظلم پر کرتا ہے
وہی معین علی الاثم والعدوان ہے اور جس نے اعانت مظلوم کی تخفیف ظلم مین کی یا ادائے
مظلمہ مین تو ایسا شخص وکیل مظلوم ہے نہ وکیل ظالم مثلا کوئی ظالم ولی یتیم یا ولی وقف سے مال
مانگے اور ایک شخص اس امر مین کوشش کرے کہ یہ مال ظالم مذکور نہ لی سکے یا تھوڑا لی سب نہ جھینے

تو یہ محسن ہے ما علی المحسنین من سبیل اسی طرح اگر کوئی منجانب طرف سے والی کے کسی برج
یا پل در یا سوق پر یا مدینہ پر واقع ہوا ایک آدمی بیچ مین پڑکر جہان تک ممکن ہے اوس
مظلمے کو اون کے سر پر سے دور کرے یا بقدر طاقت ہر شخص کے قسمت کر دے بغیر کسی اپنے
ذاتی فائدے یا رشوت ستانی کے تو یہ آدمی درحقیقت محسن ہے مثلاً وشاہ رشیت ٹیکس
اوسے طرح طرح کا محصول سرشتی محتاج الیہ پر لگاوے ایک آدمی کسی حکمت یا تدبیر سے
اوس ٹیکس کا لینا موقوف کرا دے یا اوس مین تخفیف کرا دے یا ہر شخص سے بقدر اوس کی حیثیت
و قدرت کے ٹیکس دلاوے تو یہ اچھا کام ہے لیکن آفت تو یہ ہے کہ اکثر لوگ ایسے معاملات
و مظالم مین وکیل اہل ظلم بنجاتے ہین والی کے آگے ایک پیسا لیوی تو یہ دو پیسے لینے کی تجویز بتاتی ہین
بس لے ان کو رشوت دی اوس کو بچا دیا یا اوس کی ٹیکس کم کر دی جو محتاج غریب ہے اوس کی
کوئی نہین سنتا وہ کپڑے لتے باسن برتن بیچکر ٹیکس ادا کرتا ہے یہ ظلم اون ظلمہ سے بہت
زیادہ ہے جو آگ کے تابوتون مین مقفل کر کے رکھے جاوین گے۔

فصل

مصارف مین یہ بات واجب ہے کہ مصالح مسلمین مین جو کام زیادہ اہم و ضروری ہے پہلے
اوس مین صرف کرے مثلاً مقاتلہ جو اہل نصرت و جہاد ہین اور ان کی منفعت اسلام و مسلمین مین
عام تر ہے سب سے زیادہ مستحق فیئی کے یہ لوگ ہین اول انہین کو دے کیونکہ یہ مال فیئی انہین کے
طفیل مین حاصل ہوا ہے یہان تک کہ فقہا نے اختلاف کیا ہے مال فیئی مین کہ آیا مختص ہے
ساتھ انہین کے یا سارے مصالح مین مشترک ہے باقی رہا سارا مال سلطنت سو وہ سب مصالح کے
لیے ہے ما عدا اہل حاجت جیسے صدقات و غنائم فائدہ منجملہ مستحقین بیت المال کے ایک وہ لوگ
ہین جن کو ولاۃ سلطنت کے کچھ ولایت دی گئی ہے کوئی عہدہ سپرد کیا گیا ہے جیسے قاضی مفتی
علما و عمال سعاۃ و جباۃ ہم انہین مین ائمۂ نماز و مؤذنین جیسا کہ علم و نجوم سے داخل ہین اسی طرح
خرچ کرنا وہ فیئی کا ہے درستی سرحد خرید ہتھیار عمارت ضروری مین جیسے پل بنانا نہر کھدانا

کرنا کو مین کہہ دانا مسافر خانی بنانا بیمار ستان طیار کرنا شر کین نکالنا صفائی گلی کوچے کی رکھنا
فائدہ منجملہ مستحقین کے ایک حاجتمند لوگ ہین سوا اسے صدقہ فرضی کے یا اور ون پر مقدم ہین
بعض نے کہا مشترک ہین جس طرح ورثہ میراث مین شریک ہوتے مین لکن صحیح یہی ہے کہ سب
پر مقدم رکھے جاوین کیونکہ رسول اللہ صلعم ذوی الحاجات کو مقدم کیا کرتے تھے جس طرح مال غنیمت
مین ان کو مقدم کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے چار اقسام کر دیے ایک اہل سوابق جن کی سبب سے
یہ مال حاصل ہوا اس طرح پرانے جاگیر دار کسی ریاست کے ہوتے ہین کہ اون کے باپ دادون
نے ساتھ رئیس کا دیا ہوتا ہے دوسرے وہ لوگ ہین جنھون نے اون کے ہمراہ رہکر کام کاج خدمت
و منصب منفعت کی ہے جیسے سائس وغیرہ بیربگاہ والی تیسرے اہل علم ہین جن کی بدولت منافع دین
و دنیا حاصل ہوتے ہین یا بسبب رئیس کے کسی بلا آفت مین پھنس جاتے ہین اون کی خیر خواہی
مین انکی جان جاتی ہے جیسے اہل لشکر جاسوس قاصد وغیرہم چوتھے اصحاب حاجات یعنی غریب
غربا ضعفاء محتاج ننگے بھوکے بیحرفہ بیروزگار بیوسیلا لاوارث فقراء و مساکین و نحوہم سو یہ
سب پر مقدم ہین لیکن وظائف انھین کے لیے مقرر ہوتا ہے انھین جو کاربردار رہتے ہین وہ
اہل مناصب کہلاتے ہین پہر اگر یہ لوگ تبرع کرین کمال تقوے سے کچھ نہ لین تو ان کو اختیار ہے
ورنہ بقدر کفایت یا بقدر عمل انکو دینا چاہیے اتمام صل انعام و اکرام ہر شخص کا موافق اوس کے
منفعت و حاجت کی مال مصالح مین صدقات مین سے ہوتا ہے صدقی کی کچہری کو محکمہ مصارف
کہتے ہین اس داد دہش سے جو مال بچیگا اوسکا مستحق کوئی شخص نہین ہے مگر اوتنا جسکے مستحق
اس کے نظرا ہین جیسے کوئی کسی غنیمت مین یا میراث مین شریک ہو فائدہ شیخ الاسلام نے لکھا
ہے لا یجوز للامام ان یعطی احدا ما لا یستحقہ لھوی نفسہ من قرابۃ بینھما او مودۃ او
نحو ذلک فضلا ان یعطیہ لاجل منفعۃ محرمۃ کعطیۃ المخنثین من الصبیان المردان الاحرار
و [illegible] والبغایا والمغنین والمساخر و نحو ذلک او لعطاء العرافین من الکہان والمنجمین
و نحوھم یعنی رئیس امیر بادشاہ امام سلطان کو جائز نہین ہے کہ کسی غیر مستحق کو نری جی کی خوشی

کے واسطے مال بیت المال سے دیوے مثلاً اون کو جس سے اس کی قرابت ہی یا دوستی ہے
یا اسکے کسی منفعت حرام کے لیے دیوے جیسے مخنثون ہیجڑون زناکارون لونڈون بازون
وغیرہم کو یا کسبیون ناچنے والون مسخرون وغیرہ کو یا گانیوالون نجومیون رمالون جفارون ساخت
بنانے والون تعویذ بنانے والون تدبیر تقدیر لکھنے والون کو کہ یہ سب دینا حرام ہے دینے والا ظالم
ہے پھر کہا ہان تالیف قلوب کی لیے دینا مسلمان بنانے کو دینا نو مسلم کی خاطر کرنا جائز بلکہ واجب ہے
اگرچہ اون کو اس مال کا لینا حلال نہین ہے اللہ تعالی نے قرآن مین حکم دیا ہے صدقات کا واسطے
مؤلفۃ القلوب کے ملاح کیا ہے رسول خدا صلعم مال فئی مین سے کہ تالیف قلب کے لیے دیا کرتے تھے
اگرچہ وہ لوگ اپنے کنبے قبیلے مین سردار قوم ہوتے تھے اقرع بن حابس سید بنی تمیم تھے عیینہ
بن حصن سید بنی فزارہ تھے زید خیر سید بنی نبہان تھے علقمہ عامری سید بنی کلاب تھے انکو رسول خدا
صلعم نے مال دیا اسی طرح طلقاء قریش کو کہ سادات قوم تھے مال تقسیم کیا جیسے صفوان بن امیہ
عکرمہ بن ابی جہل ابو سفیان بن حرب سہیل بن عمرو حارث بن ہشام اسی طرح کے اور بہت
مؤلفۃ القلوب مین انمین کسیکو ایک ایک سو اونٹ دیے یہ احادیث اس داد و دہش کی صحیحین
وغیرہ مین موجود ہین علی مرتضی نے یمن سے سونا بھیجا تھا رسول خدا صلعم نے اقرع عیینہ علقمہ زید
خیر کو بانٹ دیا یعنی تالیف قلوب کی لیے ایک آدمی گھنی داڑھی اونچی پیشانی گھسی آنکھ بیچ سے
کھال سر منڈے ہوئے نے کہا اتق اللہ یا محمد یعنی ذرا خدا سے ڈرو انکو دیتے ہو ہمین نہین دیتے
صلعم سے خالد بن ولید یا کسی دوسرے صحابی نے کہا اگر ارشاد ہو تو اس کو قتل کر ڈالون فرمایا
ان من ضئضئ هذا قوما یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرهم یقتلون اهل الاسلام ویدعون
اهل الاوثان یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة لئن ادرکتهم لاقتلنهم قتل عاد
یہ حدیث بخاری مسلم مین ہے یہ شخص خارجی تھا اس کے حال سے خبر دینا معجزہ ہے رسول خدا صلعم کا
اس حدیث مین خارجیون کو دین سے خارج بتایا ہے انکے قتل کرنے کا حکم دیا ہے انکی یہ علامت
فرمائی کہ مسلمانون کو تو قتل کرین گے بت پرستون کو چھوڑ دین گے معلوم ہوا کہ جو کوئی والی امر

بادشاہ وقت شیخ عمدا ایسا کرے کہ مسلمانوں پر چڑھائی کرے کفار سے نہ لڑے تو یہ ایک
علامت خروج کی ہے خارجی بڑے عابد ہوتے ہیں مگر قرآن اون کے گلے سے نیچے نہیں اترتا
مدت ہوئی کہ یہی شیوہ اکثر ملوک و سلاطین بدکردار نے اختیار کیا ہے مسلمان ہوکر دوسرے
مسلمانوں پر چڑھائی کرتے ہیں کافروں سے نہیں لڑتے حالانکہ اس کام میں بالکل دین ہی ہاتھ
دینا باقی نہ خارجی ہونا ہے فائدہ مؤلفۃ القلوب دو طرح پر ہوتے ہیں ایک کافر ایک مسلمان
کافر کی تالیف سے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ مسلمان ہو جاویگا یا مسلمانوں کو بسبب اس داد و دہش
کے نہ ستاویگا اوسکی مضرت رسانی بدون اس تالیف کی دور نہیں ہوسکتی مسلمان کی تالیف
سے یہ غرض ہوتی ہے کہ وہ اسلام میں مستحسن ہو جاویگا اوس کو دیکھ بھال کر یا اوسکی وجہ سے
کوئی اور بھی اسلام لے آویگا یا اوس کی سعی و کوشش سے مال بڑھیگا سو جس کسی کو بغرض خوف
یا ضرر رسانی دشمن یا دفع اذیت مسلمین دیا گیا جبکہ بے اس دینے کے کام ہی نہیں چلتا ہے تو
یہ ایک قسم عطا کی ہے اگرچہ ظاہر میں یہ دینا ردسار کا ترک کرنا مضغا رکا ہے جس طرح ملوک کیا کرتے
ہیں وانما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی جب اس داد و دہش سے مصلحت و منفعت
مسلمین مقصود ہوئی تو یہ عطا مثل عطا ہی رسول خدا صلعم و خلفاء رسول شمار کیے اور اگر مقصود اوسکی
عطا سے حصول ملک زمین میں فساد کرنا روئی زمین پر ہے یعنی اپنی ریاست ریاست جانی کرنیکا
کرتا ہے تو پھر یہ عطا مثل عطا ہی فرعون کے ہوئی اسکا انکار وہی کریگا جس کا دین فاسد ایمان
خراب ہے جس طرح ذی الخویصرہ خارجی نے تقسیم رسول خدا صلعم پر انکار کیا تھا یا جس طرح خوارج نے
علی مرتضی رضی پر مصلحت تحکیم کا انکار کیا تھا اکثر یہ ہوتا ہے کہ ورع فاسد ساتھ جبن و بخل کی مشتبہ ہوجاتا
ہے اس لیے کہ ان دونوں میں ترک ہے یہ ترک فساد و شایہ خوف خدا ہوجاتا ہے جیسے جہاد و نفقہ کو ترک
جبن و بخل کے ترک کردی حدیث شریف میں ہے شر ما فی المرء شح هالع و جبن خالع ترمذی
نے کہا یہ حدیث صحیح ہے کبھی کوئی آدمی ایک کام کو چھوڑ دیتا ہے اس گمان پر یہ اسکا ترک کرنا
تقوی ہے حالانکہ وہ محض کبر و ارادہ علو ہوتا ہے یہ قول آنحضرت صلعم کا انما الاعمال بالنیات

حجب کل رجاسعۃ کا ملۃ تامہ بلا مداہنۃ شامل سب ہے اور کیون نہو کہ نسبت واسطی عقل سکے شکل مربع
سک واسطی بدن سکے ہے ورنہ جو شخص خدا کو سجدہ کرتا ہے اور وہ آدمی جو سورج چاند کو سجدہ کرتا ہے
دونو ہی تو اپنا ماتہا زمین پہ رکہتے ہین دونو کی ایک ہی صورت تو ہے لیکن وہ پہلا اقرب خلق
الی اللہ ہے یہ پچھلا ابعد خلق عن اللہ دونو مین زمین آسمان کا مشرق مغرب کا فرق ہے کہا
کہا یہ فائدہ ریاست وسیاست خلق کی بدون دو امر کے تمام نہین ہوتی ہے ایک جود
یعنے عطا دوسرے نجدہ یعنی شجاعت بلکہ دین دنیا دونو کی اصلاح بے ان دونو کے نہین
ہوسکتی اسی لیے عادۃ اللہ یون جاری ہے کہ جس سے یہ دونو امر سرانجام نہین پاتے اللہ تعالی
سلطنت وریاست کو اوس سے لیکر دوسرے کے حوالی کر دیتا ہے قال تعالی یا ایہا الذین آمنوا
مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الآخرۃ
فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما
غیرکم وقال تعالی وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم وقال تعالی لا یستوی
منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا
ان آیتون سے یہ نکلا کہ جب ایک قوم موافق حکم خدا کے کام نہین کرتی تو اللہ اوس کے بدل مین
دوسری قوم لی آتا ہے یہ بھی ثابت ہوا کہ خدا نے تعلیق امر کی انفاق پر کی ہے جس سے سخا مراد ہے
قتال پر کی ہے جس سے شجاعت مراد ہے بخل کو کبائر مین رکہا ہے جبن کو موجب غضب ٹہرایا
یہ ایسی بات ہے جس کے حق مین کتاب و سنت وارد ہے اہل ارض کا اسپر اتفاق ہے لیکن لوگ
تین طرح پر ہو گئے ہین ایک وہ ہین جنپر حب علو فی الارض حب فساد غالب ہو گئی ہے انجام کار کو نہین
دیکھتے عاقبت معاد پر نظر نہین کرتے ان کے خیال مین یہ بات ہے کہ سلطنت بدون عطا کے
نہین تہمتی عطا بدون اس کے نہین ہوسکتی کہ جس طرح مال ہاتہہ آسے حلال جگہ سے یا حرام جگہ سے
لینا چاہیئے یہ لوگ نہا بین دہا بین ہین انکا یہ قول ہے کہ ولایت و حکومت خلق پر نہین ہوسکتے
مگر جبکہ خود نہ کہا وے اور دوسرون کو بھی نہ کہلا وے بلکہ جو ملازم انکا انہین کرتا ہے عفیف پارسا

ہوتا ہے اوس کو یہ قوم سزول کر دیتی ہے مگر اوس کی نجات کو نہ ستادی ان کی ناظرادی حاصل بنا
یہ مقصود ہے آجل آخرت سے انکو کچھ سروکار نہین آنکی عاقبت بالکل ردی ہے اگر توفیق تو
نہ ہوئی تو دوسرا گروہ وہ ہے جن کو خوف خدا ہے انکا دین آنکو ہتھیار سے روکتا ہے نہ خلق پر
ظلم کرتے ہین نہ محارم مین مبتلا ہوتے ہین یہ سمجھ ان کی اچھی ہے لیکن کبھی یہ خیال کرتے ہین کہ سیاست
بدون اس مال حرام کے تمام نہین ہوسکتی ہے یا ان کے نفس مین جبن بخل یا ضیق صدر ہوتا ہے
اس لیے گناہ کہ وہ ترک واجب مین پڑجاتے ہین یہ ترک بعض محرمات سے بھی زیادہ تر ان کو مضر ہوتا ہے
یا کسی واجب امر سے نہی کردیتے ہین وہ نہی بازر کھنا ہوتا ہے راہ خدا سے کبھی کسی فعل کی تاویل
کر لیے گئے ہین کبھی سمجھتے ہین کہ انکا راس کارکا واجب ہے بدون لڑے بھڑے یہ کام نہین نکل سکتا
ہے تا جار مسلمانون سے قتال کرتے ہین جیسطرح خوارج نے کیا سو ایسی لوگون سے نہ دنیا درست ہوتی ہے
نہ دین کامل ہوتا ہے ہان کبھی کبھی کچھ کچھ بعض انواع دین یا امور دنیا اصلاح پاجاتے ہین
کبھی بوجہ اجتہاد انکا قصور معاف کیاجاتا ہے کبھی اونہین ہوتی ہین جن کے حق مین یہ آچکا ہے
الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انہم یحسنون صنعا یہ آیت حق ہین تیسری
اجمال کرکے ادتری ہے یہ طریقہ اوس شخص کا ہے جو نہ آپ نے نہ دوسرے کو دی نہ کفار و فجار کی
تالیف کرے مگر نفع دیکھکر بلکہ مؤلفۃ القلوب کو دینا ایک طرح کا جو رو عطا و کرم سمجھتا ہے تیسرا گروہ وہ
ہے جن کو است وسط کہنا ہے یہی دین ہے رسول خدا صلعم اور ساون کے خلفا کا عام خاص لوگون کے
لیے قیامت تک وہ یہ ہے کہ مال خرچ کرے لوگون کو نفع پہنچاوے گو وہ لوگ آسودہ کیون نہون
حسب حاجت اصلاح احوال کرے دین کو قائم رکھے اپنی جان سے پارسا ہو جسکا مستحق ہے خود
اوتنا ہی شامل رہے تقوی و احسان کو جمع کرے اسد نے فرمایا ان اللہ مع الذین اتقوا والذین
ھم محسنون یہ سیاست دینیہ بغیر ان کامون کے تمام نہین ہوتی نہ دین و دنیا بدون اس طریقے
کے درست ہوسکتی ہے ایسا آدمی لوگون کو جیسے کھلاتا پلاتا ہے خود بھی سوا حلال طیب کے نہین
کھاتا اسکا خرچ پہلی قسم کے خرچ سے کم ہوتا ہے اس لیے کہ جو آدمی خود جور کا سمیٹتا ہے اوس مین

لوگ زیادہ طمع کرتے ہین اتنی طمع مرد عفیف مین نہین کرتے جو درستی دین کی اس شخص سے
ہوتی ہے وہ اوس دوسرے گروہ سے نہین ہوتی کیونکہ جب عفت ہمراہ قدرت ہوتی ہے
تو درستی دین کی قوی ہو جاتی ہے ایک اثر مین آیا ہے کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا
تم جانتے ہو کہ مینے تمکو اپنا خلیل کس سبب سے بنایا اس لیے بنایا کہ مینے تمکو دیکھا کہ تم دینا
لینے سے زیادہ دوست رکھتے ہو **فائدہ** لوگ چار طرح کے ہوتے ہین ایک وہ جو اپنے لیے اپنے
رب کی لیے غصہ کرتے ہین دوسرے وہ جو نہ اپنے لیے غصہ کرین نہ اپنے رب کی لیے تیسرے
وہ جو خدا کی لیے غصہ کرین اپنی جان کے لیے نہ غصہ ہون یہ وسط ہین صحیحین مین آیا ہے کہ رسول خدا
صلعم اسی طرح پر تھے اپنے نفس کا بدلا نہ لیتے غصے ہوتے جب کوئی ہتک کسی حرمت شرعی کی ہوتا
تو غصہ فرماتی انتقام لیتی رہا وہ آدمی جو اپنے لیے غضب کرے رب کی لیے غصہ نہو آپ تو لے
مگر دوسرے کو نہ دے یہ چوتھی قسم ہے یہ قسم بدترین خلق ہے اس قسم سے نہ دنیا سنورے نہ دین درست
ہو یہان ارباب سیاست کاملہ مین جو علما ہین رد اقامت واجبات کرتے ہین محرمات کو چھوڑ دیتے ہین
ایسی ہے لوگ اصلاح دین کے لیے دیتے ہین آپ نہین لیتے مگر مباح چیز اللہ پاک کے
لیے غصہ کرتے ہین جب کوئی ہتک محارم شرعی کا ہوتا ہے تو غضب مین آجاتے ہین اپنے
ذاتی تقصیرات خطیئات کو معاف کر دیتے ہین وہ ملکہ اخلاق رسول اللہ صلعم فی بلدہ ودعہ
وہی باکمل بالاموہ امر خلق وعادت سے جو کوئی شخص جتنا قریب تر ہے اوتنا ہی افضل ہے
ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس عادت کی حاصل کرنے مین تشش و کوشش کرے بعد اس کی جو قصور
یا تقصیر عباد سے ہوا اوس سے مستغفر ہو یہ بات بدون اس کی نہین ہو سکتی کہ جن ہین کو خدا نے بھیجا ہے
اور رسول خدا صلعم اوس کو لائے ہین خوب جان پہچان لے فصل قولہ سبحانہ ان اللہ یامرکم
ان تؤدوا الامانات الی اہلہا الامانات جمع ہے امانت کی اور ادا حقوق خالق و حقوق مخلوق
کا بر وجہ شرعی کوئی سا حق خالق یا مخلوق کا کیون نہو اس امانت مین داخل ہے خصوصا حقوق ائمہ
فائدہ اللہ پاک نے فرمایا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل لوگون مین جب تم

حکمرانی کرو تو عدل کرو انصاف کرو حکم کرنا خلق مین دو طرح پر ہے ایک حدود مین دوسری حقوق
مین سو جو حدود و حقوق ایسے ہین کہ کسی قوم معین کے لیے نہین ہین بلکہ منفعت اونکی عام مسلمانونکو
ہے نہ خاص کسی نوع کو اور سب لوگ اوس کے محتاج ہین وہ حدود واللہ وحقوق اللہ کہلاتے ہین
جیسے حد راہزن حد سارق حد زانی ونحوہا اور جو ان کے حکم مین ہین جیسے اموال سلطانیہ
وقوف وصایا غیر معین سو انکا بجالانا اہم امور ولایات سے ہے اسی لیے علی مرتضی نے کہا ہے کہ
امیر کا ہونا بہت ضرور ہے اچھا ہو یا برا کسی نے کہا بھلا اچھا ہونا تو معلوم ہے مگر امیر فاجر کیا کریگا
کہا اور کچھ نہین تو حدود تو جاری رکھے گا راہین امن دیگا اوس کے ہمراہ دشمن سے لڑین گے مال
فئی کو تقسیم کریگا اس سے معلوم ہوا کہ ایسا امیر بھی غنیمت ہے کہ گو خود فاجر ہو مگر شعائر دین مراسم
اسلام کو دوسرون کے لیے قائم رکھے غضب تو یہ ہے کہ اب تو امیر خود جیسے کچھ ہوتے ہین وہ تو ظاہر
ہے عیان راچہ بیان مگر دوسرون کو بھی ترک واجبات واتیان محرمات اپنے ساتھ لی ڈوبتے ہین
نہ کوئی حد جاری کرین نہ امن راہ سے غرض رکھین نہ کسی دشمن اسلام سے لڑین لڑنا بجز اقامت دین
کے لیے جہد کرنا کیسا کفار فجار کے دل سے دوست ہین اون کی پناہ مین عیش و آرام مین اپنے ہوتے
ہین یہ ذکر تو اونکا ہے جن کو مثلا کچھ تھوڑی سی شد بد بھی ہے یا صحبت علما مین بعض مسائل دین
سے آگاہ ہو گئے ہین اون کو کہو جو نرے جاہل ہین نماز روزے کے مسائل بھی نہین جانتے بلکہ اکثر
وحق شناسی وانصاف گستری کے مسائل جاننا تو بہت مشکل ہے معہذا کسی قطعے کے رئیس کسی
ضلع کے والی کسی ملک کے سلطان کسی ولایت کے امام ہین یا اس قاعدہ والی کو چاہیے کہ ایسی حدود
وحقوق کی اقامت مین خود بحث کرے کسی کے دعوی کرنیکا منتظر نہ ہو شہادت کا بھی یہی حکم ہے
مثلا جب کوئی چوری کرے تو اوس پر حد جاری کرنا چاہیے خواہ کوئی مدعی ہو یا نہ ہو چوری کا مالک
اوس کو دلوادے جسکا وہ مال چرالایا ہے خواہ اوس کی طرف سے مطالبہ ہو یا نہو اس قسم کی حدود
کا قائم کرنا واجب ہے ہر کسی پر خواہ شریف ہو یا کمینہ قوی ہو یا ضعیف ہرگز کسی کی سعی و سفارش
یا ہدیہ تحفہ سے حد کو موقوف نہ کرے بلکہ خود شفاعت کرنا کسی کا ایسے حد واجبہ مین حلال نہین حرام ہے

جو شخص حد شرعی کو کسی کی شناخت یا قرابت یا دوستی یا دشمنی یا نذر نیاز یا ہدیے تحفے سے معطل
کریگا اوسپر خدا و فرشتون اور ساری آدمیون کی لعنت و پھٹکار ہوگی نہ اوسکا فرض قبول نہ نفل
بلکہ یہ وبال اونمین ہے جو خدا کی آیات کو تھوڑی قیمت کم داموں بیچتے ہین حدیث مرفوع ابن عمرؓ
مین نزدیک ابو داود کے آیا ہے کہ جس کسی کی شناخت حائل ہوئی درمیان حدود خدا کے
اوسنے خدا سے ضد باندھی اور جس نے کسی امر باطل مین جھگڑا اوٹھایا اور وہ جانتا ہے تو ہمیشہ
خدا کی خفگی مین رہیگا جب تک کہ باز نہ آویگا اور جس نے کسی مسلمان کے حق مین وہ بات لگائی
جو اوسمین موجود نہیں ہے اوس کو ردغۃ الخبال مین قید کرینگے مراد اس سے پیپ لہو دوزخیونکا ہے
نعوذ باللہ منہ غرضکہ اس حدیث مین رسول خدا نے حکام و شہداء و خصماء کا ذکر کیا ہے یہی لوگ
ارکان حکم ہوتے ہین جب اسامہ بن زید نے جو بڑے محبوب رسول خدا صلعم کے تھے رسول خدا صلعم
اون کو شل امام حسن امام حسین کے چاہتے تھے فاطمہ مخزومیہ کی مقدمہ مین جس نے چوری کی
تھی سفارش کی تو فرمایا اتشفع فی حد من حدود اللہ انما اہلک من کان قبلکم انہم کانوا اذا
سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد والذی نفسی بیدہ لو
ان فاطمۃ بنت محمد صلعم سرقت لقطعت یدہا یہ حدیث صحیحین مین ہے اس قصے مین بہت
بڑی عبرت ہے اسلیے کہ فاطمہ مخزومیہ بڑے عالی خاندان قبیلۂ قریش سے تھین انکا گھرانا اشرف بیوت
تھا اور ہر گاہ انکا یہ مرتبہ بلند اور وہ اسامہ سا شفیع محبوب و پسند مگر جب اونھون نے سفارش کی کہ ہاتھ
ہاتھ نہ کاٹا جاوے تو رسول خدا صلعم نے نہایت غصہ کیا اور یہ فرمایا کیا تو خدا کی حد مین سفارشی بنکر آیا
ہے بنی اسرائیل اسی طرح تو ہلاک ہو گئے کہ جب کوئی شریف آدمی اونمین چوری کرتا تو اوسکو
چھوڑ دیتے جب کوئی غریب آدمی کچھ چورا تا تو اوسپر حد جاری کرتے قسم ہے خدا کی اگر میری بیٹی
چوری کرے تو مین اوسکا بھی ہاتھ کاٹ ڈالونگا مبحی ان اللہ ولا الہ الا اللہ یہ کلمہ حق مین اونکے
فرمایا جو سارے عالم کی بیبیون کی سردار ہین دنیا و آخرت مین اللہ نے اونکو ایک چوری کیسا
ہر بُری بات سے بری رکھا یہ وہ جگہ ہے جس کے سننے سے بدن پر بال کھڑے ہو جاتے ہین

جبکہ انکے حق مین بالفرض محال یہ معاملہ ہو سکتا ہے تو پھر وہ دوسرا کون ایسا شریف و شریعہ ادہ
امیرزادہ و رئیس زادہ صاحب زادہ ہے کہ اوس سے حد شرعی چوری کی ہو یا زنا کی یا شراب
کی کسی کی سفارش یا قرابت یا محبت یا تحفہ و ہدیہ یا رشوت کی سبب سے ساقط یا ملتوی کر دی جاوے
یا اوس کے التوا کے لیے کوئی حیلہ و حوالہ شرعی تلاش کیا جاوے مخزومیہ نے بعد اس قطع دست
کے توبہ کی تہی آنحضرت صلعم کے پاس آتی جاتی تہی آنحضرت صلعم اوسکا کام کاج کر دیتے تہے
حدیث مین آیا ہے جب چور توبہ کر لیتا ہے تو ہاتہ اوسکا پہلے اوس سے بہشت مین داخل ہو جاتا ہے
اور جو توبہ نکی تو پہر یہ ہاتہ پہلے اوس سے دوزخ مین جاویگا بہر حال تعطیل حد کسی طرح جائز نہین
ہے نہ بزور علو نہ بہ شفاعت نہ بسبب فائدہ علما کا اتفاق ہے اس بات پر کہ راہزن و زندیق و غیرہ جب
والی تک پہونچ جاوین پہر توبہ کرین تو حداون سے ساقط نہین ہوتی بلکہ قائم کرنا حد کا اوپر اون کے واجب
ہو جاتا ہے ہان اگر سچی توبہ کرلین گے تو یہ حد اون کی لیے کفارہ ہو جاویگی اور جو حد شرعی ہین تم
اللہ کی حامئین کو چلنے نہین دیتا قرآن پاک مین سزا راہزنون کی قتل یا صلب یا قطع دست و پا
یا نفی زمین سے آئی ہے مگر جنہون نے قابو پانی سے پہلے توبہ کرلی وہ اس بحث سے خارج ہین اس
سے معلوم ہوا کہ توبہ بعد قدرت مسقط حد نہین ہے بلکہ وجوب حد کا اوپر انکے باقی ہے بوجہ عموم
مفہوم و تعلیل حدیث ابن عمر مین آیا ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا تم آپس مین حدود معاف کر دیا کرو
جو حد مجہ تک پہونچیگی وہ واجب ہو جاویگی روایت کیا اوسکو ابو داود و النسائی دوسرے حدیث مین آیا ہے
حد پر عمل کرنا زمین مین اس سے بہتر ہے کہ چالیس دن تک پانی برسے سارق و زانی و شارب و راہزن
سے اور جو مثل ان کے ہین اون سے مال لیکر جرمانہ کرکے حد کا معطل کر دینا جائز نہین بلکہ حرام
ہے خواہ یہ مال بیت المال کے لیے لیوے یا کسی اور مصرف کے واسطے ایسا مال بالکل حرام ناپاک
نجس ہے جس والی نے ایسا کیا اوس نے دو گناہ کیے ایک معطل کرنا حد واجب کا دوسرے لینا
مال حرام معصیت کا پہلا کام ترک واجب ہوا دوسرا کام فعل محرم ہوا قرآن مین فرمایا ہے لولا ینھٰھم
الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت لبئس ما کانوا یصنعون یعنی اگر منع کرتی

ان والیون کو علما مولوی و درویش مشائخ گناہ کی بات کتنی رشوت کی کمانے سے تو یہ بڑی بری کام
کیا کرتے اس آیت سے جس طرح یہ بات معلوم ہوئی کہ سحت حرام ہے اسی طرح یہ بھی ثابت ہوا کہ نصیحت
کرنا والیان ملک کو کام علما و مشائخ کا ہے ان کو چاہیے کہ یہ حرام وغیرہ سے ولاۃ امور کو باز رکھو
کو روکتے رہیں اون کو چاہیے کہ وہ ان کے کہنے پر عمل کریں سحت ایک قسم ہے رشوت کی جس کو
برطیل بھی کہتے ہیں کبھی اہل دنیا اوس کا نام ہدیہ تحفہ نذر رکھ دیتے ہیں جب غیر محل سلطان انجم
نے سحت کو ناشر ہج کیا تو اب وہ جھوٹی بات کو بھی خوب ہی کان رکھکر سنیگا جھوٹ کو اچھا بیان
منظور کریگا حالانکہ رسول خدا صلعم نے رشوت لینے والے دینے والے دلانے والے پر لعنت کی ہے قصہ
عسیف میں آیا ہے کہ زانی کے باپ نے چاہا کہ سو بکری ایک خادم عوض زنا کے دیوے آنحضرت صلعم
نے مال پھیر دیا حد جاری کی غرضکہ جو مال اہل حدود سے عوض سقوط حد وہ لیا جاتا ہے خواہ زنا ہو
یا سرقہ یا شرابخواری یا محاربہ یا رہزنی وغیرہ وہ سب داخل سحت ہے سحت خبیث کمائی ہے بڑا نقصان
گاؤن قصبی شہر وغیرہ میں یہی ہے کہ بسبب مال یا جاہ کے حد بیکار کر دی جاتی ہے ایک روایت میں
آیا ہے کہ جب داخل ہوتی رہے رشوت ایک دروازے سے تو نکل جاتی ہے امانت دوسری سے بندرت
سے قاعدہ جب کوئی دولت یا ریاست ایسے جرائم میں مال لیکر جرمانہ کر کے حد کو ساقط کر دیتی ہے
جسکا نام انہون نے تادیب رکھا ہے یا غلامین سوتیین وغیرہ رہا یا برایا اپنا مال صرف کرکی عمال
کو رشوت دیکر اپنے مجرم کو سزا پانے سے باز رکھتے ہیں تو حرمت اوس دولت کی عزت اوس
ریاست کی جاتی رہتی ہے رعیت فاسد ہو جاتی ہے شرابخوارون کا چورون کا زانیون کا حوصلہ
بڑھ جاتا ہے ایک گناہ کی جگہ سو گناہ ہزار کی جگہ لاکھ گناہ کرنے لگتے ہیں دین اسلام منہدم
ہوتا جاتا ہے اگر کوئی مجرم ما سب احد جب کسی بڑے امیر ذی عزت کی پناہ پکڑ کر حدود سے بچ جاتا ہے تو یہ کیا
اوس کے حامی مددگار ہو جاتے ہیں تو ایسی رئیس ایسی رعیت ایسا ارکان اعوان سب کی سب
خدا اور رسول کے نزدیک ملعون ٹھیر چکے ہیں مسلم کی حدیث میں آیا ہے علی مرتضی نے کہا رسول خدا نے
فرمایا ہے لعن اللہ من احدث حدثا او آوی محدثا یعنی ملعون ہے وہ جس نے کوئی برا کام ایجاد کیا

ہو دین میں نہ تھا یا اسی مسجد کو پناہ دی جگہ دے اپنی حمایت میں رکھا سو جو شخص کسی مجرم
شرعی کو پناہ دیتا ہے اوس کی حمایت کرتا ہے اور پھر سے حد کو ساقط کراتا ہے تو وہ شرعاً ملعون ہوتا
ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو فقط شفاعت کے حائل ہونے کو خدا سے ضد باندھنا
کہا ہے پھر جو کوئی اجرای حد سے مانع ہوگا تمہیں کہو کہ وہ ملعون ہوا یا نہیں پھر جب اوس کے عوض
مال لیا مجرم کو چھوڑ دیا تو وہ مال کیسا ہو خواہ علانیہ لیوے یا چپ کر شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے
کہا ہے وہذا المال جمیعہ مشہور باجماع المسلمین وهو مثل تعبیب الجنایات والخمر یعنی یہ سب مال
باتفاق اہل اسلام حرام ہے جس طرح کوئی شخص دوکان شراب کو محصول لیکر جاری رکھے آبکاری کا
ٹھیکہ دے پھر کہا کہ یہ مال مثل مہر بغی حلوان کاہن ثمن کلب اجرت متوسط فی الحرام کی ہے اس متوسط
کو قواد کہتے ہیں تم سا تو ہی بولتے ہیں پھر کہا کہ جو مال المعطل محتسبین کو فجور کرنے پر دیا جاتا ہے
خواہ غلام ہوں یا آزاد وہ مثل مہر بغی ہے یعنی اجرت زنا اور جو کوئی والی امر یا رئیس انکار منکر
کو ترک کر دیتا ہے آیا سے حد دیتیں کرتا مال لیکر اون کو چھوڑ دیتا ہے اوس کا حکم وہی قطاع الطرق
و حکاریں کا سا حکم ہے یا بمنزلہ قرم ساق کے ہے جو مال لیکر دو آدمیوں کو فعل زناحت پر مجتمع کرتا ہی
یا مانند مال زوجہ لوط علیہ السلام کی ہے کہ یہ بڑھیا فجار کو ان کے مہمانوں کی طرف راہ بتاتے تھے
اللہ تعالی نے جب عذاب اوتارا اوس عجوز سو اوتار تو وہ کو مثل قوم لوط علیہ السلام کی عذاب میں مبتلا کیا
یہ قوم خباثت میں مبتلا تھی غرض کہ یہ سب مال کے لینی اثم وعدوان پر مدد کرنی میں برابر ہیں ولی امر
اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ امر بمعروف نہی عن المنکر کرے کیونکہ مقصود ولایت سے یہی امر ہے پھر
جب وہ ہی منکر کو مال لیکر قائم و متمکن رکھے تو گویا وہ برخلاف مقصود ولایت کے کام کرتا ہی
جس طرح کسی شخص کو اس لیے مقرر کیا جاوے کہ وہ ہم کو دشمن پہ مدد دے وہ دشمن کو ہی مدد دینے لگے
یا کوئی شخص کسی کو مال اس لیے دیوے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے سو وہ اوس مال کو لیکر خود
مسلمانوں ہی سے قتال کرنا شروع کر دی بندوں کی صلاح امر بمعروف نہی عن المنکر میں ہے معاش
معاد کی درستی خدا و رسول کی طاعت میں ہوتی ہے نہ معصیت میں اسی سبب سے اس امت کے

حق میں یہ بات آئی ہے کہ کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر
دوسری آیت میں فرمایا ہے ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینهون
عن المنکر اس امت کا گویا یہ کام ہے کہ بطرف خیر کے بلاتی ہے مراد خیر سے کتاب و سنت ہے یا ہر
خیر اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے خیر الحدیث کتاب الله وخیر الهدی هدی محمد بس اعظم خیر
میں آمر ہونا علم و تو ہی کتاب و سنت بدخول اول داخل ہیں و داخل ہیں ان کے لیے خیر و فلاح دی گئی ہے
داودنا ... ارشاد کیا ہے بنی اسرائیل سے نقل کیا ہے کانوا لا یتناهون عن منکر
فعلوه لبئس ما کانوا یفعلون پھر فرمایا فلما نسوا ما ذکروا به انجینا الذین ینهون عن السوء واخذنا
الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون حدیث میں آیا ہے لوگ جب منکر یعنی خلاف شرع
کام کرتے ہوئے دیکھیں اور اس کو نہ مٹاویں تو قریب ہے کہ سب کو عذاب شامل ہو جاوے دوسری
حدیث میں ہے گناہ جب پوشیدہ ہوتا ہے تو اوسی کو نقصان کرتا ہے جس نے وہ گناہ کیا ہے مگر جبکہ
کھلم کھلا ہونے لگتا ہے اور پھر کوئی انکار نہیں کرتا تو پھر سب کو ضرر پہونچاتا ہے اس کا اصل یہ قسم جسکا
ہم نے ذکر کیا یعنی حکم کرنا حدود و حقوق میں مقصود اکبر اس قسم کا یہ ہے امر بمعروف نہی عن المنکر ہے
فائدہ امر معروف نماز زکوۃ روزہ حج صدق امانت ماں باپ سے نیکی کرنا صلہ رحم کرنا بی بی سے
بحسن معاشرت برتاو کرنا ہمسایہ ان سے سلوک کرنا ہے یا جو نیک کام مثل ان کاموں کے ہو اوسکو
بجالانا بس والی امر پر واجب ہے کہ جہاں تک ہو سکے جس کسی پر قدرت پاسکے اوس کو حکم نماز
پڑھنے کا کرے تارک نماز کو سزا دی اسپر سارے مسلمانوں کا اجماع ہے تارک نماز اگر ایک گروہ
ہو تو اون سے باجماع مسلمین قتال کرے اسی طرح مقاتلہ کرنا تارک زکوۃ وصیام وغیرہا سے مجمع علیہ
اہل اسلام ہے اسی طرح جو کوئی کسی حرام کو محرمات میں سے حلال سمجھے جیسے اجماع ہے والی کو اوسپر
بھی قتال کرنا واجب ہے مثلا کوئی ذوات المحارم سے نکاح کرے یا زمین میں فساد اور شادی بلکہ
آج کل حاجت قتال کی بھی نہیں ہے اسی قدر کافی ہے کہ والی ایسے لوگوں سے جو تارک نماز
تارک زکوۃ شارب خمر زانی وغیرہم ہیں قطع نظر کرے تو یہ لاکھوں طاعات ابھی درست ہوئی جاتی ہیں

واجب تیسری فائدہ مقصود جہاد فی سبیل اللہ سے یہی ہے تقویت کرنا ترک واجبات و فعل محرمات
پر ہے یہ تقویت باتفاق مسلمین بدلیل کتاب و سنت امیر پر واجب متحتم ہے نماز کو سید المرسلین صلعم
نے افضل اعمال راس الامر عمود اسلام عماد دین بتایا ہے امرا کی یہ حالی ہے کہ اکثر نماز نہیں پڑھتے
سیکڑوں منکرات ظاہر و باطن رسوم کفر و شرک مین گرفتار رہتے ہین یا اونسے اوسی طرح خوش ہو
تے ہین جس طرح کسی متقی کسی عالم دیندار سے کو خوش ہونا چاہیے انکے حرکات بلی برکات
جمیع اسباب فسق و فجور مواد رسوم وغیرہا سے امیر رئیس کی پیشانی پر شکل تک بھی نہین آتا ہے
گویا اسلام ہے یا جاہلیت اسی طرح حال رعایا و ملازمین کا ہے کہ انکو انکے حالات سے بیہ
غفلت تام رہتی ہے کسی سے کچھ کام نہین ہے اسکا نام آزادگی و بے تعصبی رکھتے ہین حالانکہ
یہ مین تعصب جہالت ہی سخت قید کفر ہے نعوذ باللہ یہ آزادگی مطلق مذہب دہریہ مشرب نیچریہ
ہے اسلام سے اس طریقے سے کچھ بھی لگاو و مناسبت نہین ہے سارے عباد مکلف بتکلیف
شرع ہین جب یہ آزادگی پسند ٹھیری گے تو پھر ساری تکالیف باطل ہوئے ایمان اسلام گیا
دہریت آئی فائدہ اونی تعزیر ترک نماز پر یہ ہے کہ بیٹا ہو یا بیٹی جب تک وہ نماز نہ پڑھے اوسکی
صورت سے بیزار ہو اپنے پاس آنے نہ دے کھانا ساتھ نہ کھلا دے اگر نصیحت سے نمانے تو وس
کوٹھے لگا دے قید کر دے یہ اسیر بھی اگر راہ پر نہ آوے بالکل تعلق چھوڑ دے ترک رشتہ داری کر دے
تاکہ یہ کب ان امرا رؤسا سے ہو سکتا ہے گو دعوی مسلمانی رکھتے ہین بہتر ہے نہ ہو سکی لیکن ہم
ان کو چاہیے کہ یہ آپ کو مسلمان ہی سمجھیں مسلمان ہے ان کو خارج دین سے سمجھ لین گے
بلکہ دل مین اب بھی سمجھتے ہین گر خوف حکومت اندیشہ ظلم سے مونہہ پر نہ لا سکین کیونکہ ایسی حالت
مین کسی مسلمان کی آبرو ریزی فقدا مر معروف نہی عن المنکر پہ ہوتی ہو مصلحت ترک نصیحت
سے کوئی مفسدہ برپا ہوتا ہو سکوت گویائی سے بہتر ہے ہان اگر کوئی خوف جان یا آبرو یا مال
نہ رکھی بے دھڑک حق بات کہدی سلطان جائر کا دل مین خوف نکرے تو اوس کو اجر جہاد
ملتا ہے ورنہ دل ہی ان ظلمہ کے کامون کو برا جاننا اپنے ہی وقت ملحوظ رہنا موقع پاکر نرمی سی حکم خدا

رسول کا پہونچا دینا بھی برارت ذمہ کی لیے ضعفا و عاجزین کو انشا اللہ تعالیٰ کافی وافی ہوگا
اس زمانے مین جو بہودگی قیامت کبریٰ یا ہم آغوش ساعت عظمیٰ ہے اکثر اہل حق نے یہی طریقہ
اختیار کرلیا ہے کیا کرین کسی طرح تو اپنی آبرو ونگاہ رکھین اپنی جان مواخذہ دنیا وآخرت سے
بچاوین حدیث مین آیا ہے اسلام غریبون سے شروع ہوا اخیر غریبون ہی مین آجاویگا وطوبیٰ
للغربا مراد ان غربا سے وہ لوگ ہین جو بگڑے کامون کو سنوارتے ہین ایک طرح قیام معروف
ونہی عن المنکر کا یہ بھی ہے کہ جس زمانے مین جس زبان کا رواج رہا ہو اسی زبان مین کتب
دین تالیف کیے جاوین مسائل بدائع وتوسے وحق کا رواج دیا جاوے رسمت وشرک کے
برائی ظاہر کردیجاوی کیونکہ ہر عالم و واعظ ناصح متقی کی رسائی نزدیک ہر امیر رئیس وزیر سلطان
حاکم کے نہین ہوسکتی ہے کہ وہ منہ در منہ اوس کو نصیحت کری اور اگر رسائی ہو بھی تو وہ نصیحت
کرنا بھی خیر غرض سے نہین بنتا سو ایسی صورت مین جو لوگ انہین صرف شناس ہین اون کو آسی تحریک
حکم خدا ورسول پہونچا دیا جاتا ہے آگی وہ مانین یا نہ مانین لاحول ولا قوۃ الا باللہ فائدہ والی ملک پر
واجب ہے کہ ڈاکون رہزنون کو جو راہون مین ہتھیار لیکر لوگون کا مال غصب کرتے ہین جیسے تمرد
ترکمان کردی فلامین سپاہی متمرد سرکش گانون والی وغیرہ اہل فساد کو سزا دیوے وہی اوس کو دیگا
کہ ان کی سزا قرآن مین یہ آئی ہے کہ قتل کیے جاوین یا سولی پاوین یا ہاتھ پانون انکی کاٹی جاوین
یا زمین سے نکالدیے جاوین ان عقوبات مین سے جو عقوبت مناسب حال و وقت ہو عمل مین
لائی جاوے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت مین جو تفصیل بیان فرمائی ہے وہ اون کی رائے
ہے کچھ حدیث مرفوع سے ثابت نہین ہے آن مجرمون مین سے جس کو امام قتل کریگا وہ قتل اوس کے
حد ہے کسی حال مین معاف نہین ہوسکتی اجماع علما اس مین کچھ دخل ورثہ مقتول کو نہوگا بخلاف
اوس قتل کے جو عداوت باہمی یا خصومت کی وجہ سے ہوا ہے یا کسی اسباب خاص کی سبب سے
کہ وہان اولیا مقتول کو معاف کرنے یا قصاص لینے یا دیت لینے کا اختیار ہے کیونکہ وہ قتل کسی
غرض خاص کی سبب سے ہوا ہے محاربین کا قتل لوگون کے مال چھیننے پر کیا گیا ہے انکا ضرر عام

اس لیے یہاں مقصد کا کچھ کام نہیں یہ سب بشرط حیرروں کے ہین انکا قتل داخل حدود ہے
یہ مسئلہ درمیان فقہا کی متفق علیہ ہے یہاں تک کہ اگر مقتول برابر قاتل کے نہو تو بھی یہی حکم
ہے جیسے قاتل آزاد اور مقتول عبد ہے یا قاتل مسلمان ہے مقتول ذمی ہے یا مستامن ہے پھر
اگر محاربین ہرا ایک ایسی جماعت ہو کہ اونمین سے قتل تو ایک ہی نے کیا ہے مگر دوسرے لوگ اسکے
شریک و مددگار رہتے تو بعض اہل علم نے کہا ہی کہ فقط مباشر قتل ہی قتل کیا جاویگا مگر جمہور کہتے ہین
کہ ان سب کو قتل کرنا چاہیے اگرچہ سو آدمی کیوں نہوں اس لیے کہ مباشر و اعوان برابر ہین خلفاء
راشدین رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح ماثور و منقول ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ربیئہ محاربین
کو بھی قتل کر ڈالا ربیئہ وہ آدمی ہے جو اونچی جگہ بیٹھکر راہگیروں کو تکتا ہے پھر ڈاکو اوس کو لوٹتے ہین
اگرچہ مارنے والا ایک ہی کیوں ہو لیکن یہ سب اوس کے مددگار شریک کشت و خون ہین قاعدہ یہ ہے
کہ جب ایک گروہ ایسا ہو کہ ایک دوسری کا مددگار ہے تمتع مین شریک یکدگر ہے تو یہ سب ثواب و
عقاب مین مشترک ٹھیرتے ہین جیسے جماعۂ مجاہدین کہ یہ سب ثواب مین باہم شرکا ہین حدیث مین آیا ہے
المسلمون تتکافأ دماؤهم ويسعى بذمتهم ادناهم وهم يد على من سواهم ويرد متسريهم على
قاعدهم یعنی جب ایک بڑے لشکر سے ایک چھوٹا لشکر علیحدہ ہوا اوس نے مال غنیمت کا لیا تو سارا
لشکر اوس مال مین شریک ہوگا کیونکہ انہین کی قوت و پشتی سے اوس نے غلبہ پایا ہے اسی سے ثابت
ہوا کہ اہل لشکر متمتع نفع و نقصان مین شریک یکدگر ہے اسی طرح جو لیسے باطل پر مقابلہ کرین جہان تاویل
کو گنجایش نہین ہے ان کا بھی یہی حکم ہے کہ سزا و جزا مین سب برابر ٹھیرین گی جیسے دو گروہ مثلا
عصبیت پر یا دعوی جاہلیت پر قتال کرین کہ یہ دونو ظالم ہوتے ہین برادری کی حمایت کرنا اور سیر
و دوسروں سے لڑنا یا نصرہ کرنا یا ناحق جتانا یا ترک کلام و سلام کرنا یا ملنے جلنے مین بے التفاتی ظاہر
کرنا یا کہنا کہ تم لے لے تو ہم سے بھی لو وغیرہا الفاظ یہ سب داخل باطل ہے انکا فاعل ظالم ہے حدیث
مین آیا ہے کہ جب دو مسلمان تلوار لیکر مقابلہ کرتے ہین تو قاتل و مقتول دونو دوزخی ہو جاتے ہین
کسی نے کہا بھلا قاتل کا ناری ہونا تو ظاہر ہے مقتول کا کیا ہے جو وہ بھی دوزخ مین جاویگا

فرمایا اوس نے بھی تو یہ ارادہ کیا تہا کہ مین اوس کو قتل کر ڈالون یہ حدیث صحیحین مین ہے اس سے
معلوم ہوا کہ یہ خانہ جنگی جو درمیان قوم یا برادری کے ہوتی ہے خواہ رکو سار مین ہو یا خربا مین
اسکا انجام دونو کے لیے جہنم ہے گو یہ دونو مسلمان ہی کیون نہو ان ہان جو مار کہا لے مر جاوے اور لڑائی
مارنے کا کرے نہ کسیکو مارے نہ ایسے بلوی مین شریک ہو تو ایسا مظلوم مقتول البتہ اس گناہ سے
بری ہو سکتا ہے بلکہ شہید کا اجر رکہتا ہے **فائدہ** جب ایک گروہ نے دوسرے گروہ کی مال یا جان
کو تلف کیا تو یہ تلف کرنے والا اوس مال و نفس کا ضامن ہے اسلیے کہ وہ گروہ مین ہر ایک دوسری کا
حامی مددگار رہتا بمنزلہ ایک شخص کے ہے اگرچہ مین قاتل معلوم نہ ہو سکے ہان اگر ان لٹیرون ہر دونے
نے فقط مال لوٹا ہے کسیکی جان سے مین مارا جس طرح حجاز مین بدو یا افغانستان مین ترکمان کیا کرتی
ہین تو اس صورت مین یہ حکم ہے کہ ہر ایک آدمی کا آمین سے سیدہا ہاتھ یا پانون کاٹا جاوے ابو حنیفہ
شافعی احمد وغیرہم کا یہی مذہب ہے آیۃ کریمۃ او تقطع ایدیہم وارجلہم من خلاف کا مطلب بہی
یہی ہے بہار لکی ہاتھ پانون کو تیل سے داغ دین یہ سزا قتل سے بہی زیادہ تر مناسب ہے کیونکہ جب غارتگر
راہزن ان ہاتھ پاؤن کٹے ہوؤن کو اپنے درمیان مین ہمیشہ دیکہیں گے تو اپنے اس کام سے
ڈرین گے بخلاف قتل کے کہ اکثر اوس کو بہول جاتے مین اور بعض اشخاص سخت دل ہاتھ پاؤن
کٹنے سے قتل ہونے کو زیادہ تر پسند کرتی ہین سو جو مسئلہ اس قطع مین ہے وہ قتل مین نہین ہے پہر
اگر فقط ہتہیار نکالا ہے تلوار کہینچی ہے مگر جان سے کسیکو نہین مارا ہے نہ کسیکا مال لیا ہے پہر ہتہیار
میان مین کر کے بہاگ کہڑے ہوئے ہین محاسبہ ترک کر دیا ہے تو ایسون کی یہ سزا ہے کہ زمین سے
نکال دیے جاوین کسی بستی آبادی مین شہر سے نہ پاوین یا قید کر دیے جاوین یا امر حوالہ رای امام ہے
فائدہ قتل شرعی یہ ہے کہ تلوار سے گردن اوڑا دین یہ نوع قتل اولی انواع قتل ہے اللہ تعالی نے
جس کسی چیز کا قتل مباح کیا ہے اوس کے مارنے کی یہی صورت رکہی ہے خواہ آدمی ہون یا بہائم مگر قدرت
شرط ہے حدیث مین آیا ہے اللہ نے ہر چیز پر احسان لکہا ہے سو جب تم قتل کرو تو اچہی طرح کرو جب ذبح کرو تو اچہی
طرح کرو چہری تیز کر لو ذبیحہ کو آرام دو رسول صلعم نے یہی فرمایا ہے اعف الناس قتلۃ اہل الایمان بڑے پارسا

قتل کرنے مین اہل ایمان ہین ملوک و سلاطین ہر طرح طرح ضیق سے قتل کرتے ہین کوئی زبان کھینچی
کہواتا ہے کوئی ہاتھ کے پاؤن سے باندھکر لٹکواتا ہے کوئی جیو کا پیاسا رکھکر مار ڈالتا ہے کوئی
دیوار کے بیچ مین بند کر دیتا ہے کوئی گڑھے مین رسی ڈالکر کھینچتا ہے کوئی کسی اور طرح ایذا اکی
دیر پا کیا جاتا ہے و شکل طرح طرح کی عذاب و عقاب سے مجرم کی جان لیتے ہین سو یہ سب عقوبات
محض منکر و حرام اور شرع مین قتل مین یہ ہی باحسان جان لینی کا شرط ہے کہ جانور کو تیز چھری سے
ذبح کرے اور آدمی کا سر تلوار وغیرہ سے اوتارے فائدہ مثلہ دینا ہے کہ مجرم کو بعد قتل کے اونچی
جگہ پر چڑھا کر لٹکا دین سب لوگ اوس کو دیکھین جمہور علماء کو یہی قول ہے بعض فقہاء نے یہی کہا
ہے کہ بلندی پر پھانسی دیجاوے بے قتل کے دم گھٹ کر نکل جاوے تلوار سے نہ مارین مگر پہلی بات
مذہب مین راجح وہی قول اول ہے باقی رہا مثلہ کرنا قتل مین سو یہ جائز نہین کیونکہ جب قصہ
حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے منع کیا ہم کو رسول خدا صلعم نے مثلہ کرنے سے گو کفار کیون نہ ہون
اس لیے ہم بعد قتل کے کسی کی ناک کان اعضا نہین کاٹتے نہ کسیکا پیٹ پھاڑتے ہین گو جبکہ
اونھون نے ہمارے ساتھ یہ کام کیا ہو تو پھر ہم بھی اوسکا بدلا لیتے ہین سو ترک افضل ہے
اللہ پاک نے فرمایا وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لہو خیر للصابرین
جب مشرکون نے حمزہ شہید رضی اللہ عنہ کو مثلہ کر دیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر اللہ مجھکو فتح
کریگا تو مین اون کو دو چند اون سے مثلہ کرونگا اوسپر یہ آیت اوتری تب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا نہین بلکہ اب مین صبر کرونگا صحیح مسلم مین ہے جب رسول خدا صلعم کوئی لشکر جہاد پر بھیجتے
فرماتے جاؤ غزا کرو بسم اللہ کرو راہ مین اللہ کی کفار سے لڑو دغا خیانت نہ کرو غدر نہ کرو مثلہ نہ کرو
بچے کو نہ مارو بعض روایات مین قتل عورت سے بھی منع کیا ہے فائدہ اگر کوئی قوم شہر مین ہتیار
نکالے یا جنگل مین یہ نکالنا لوگون کے مال لینے کی لیے ہو تو بعض کے نزدیک یہ لوگ محارب نہین ہین
بلکہ سزاوار سزائی گیرون لٹیرون کے ہین اس لیے کہ جسکا مال لینگے وہ فریاد کر سکتا ہے اوسکی جیا نے
وہان دینے پر مدد پہنچ سکتی ہے مگر امام مالک نے کہا ہے کہ انکا حکم آبادی و صحرا مین برابر ہے

شافعی و اکثر اصحاب احمد و بعض اصحاب ابی حنیفہ کے نزدیک شہر مین بدرجہ زیادہ مستحق عقوبت مین
بنسبت صحرا کی اس لیے کہ شہر یان محل امنیت و امن و امان ہے محل تناصر و تعاون ناس ہے
پس اقدام انکا اس امر پر مقتضی شدت محاربہ و مغالبہ کو ہے یہ سارا سامان آدمی کا اوس کی گھر
کے اندر سے چھین لیتے ہین مسافر کے پاس تو تھوڑا ہی سامان ہوتا ہے نسبت شیخ الاسلام ابن
تیمیہ نے فرمایا ہذا ہو الصواب یہ کہا ہے جن کا نام شام و مصر میں مشہور ہے ان کو عیار کہتے
ہین یہ اگرچہ لاٹھی ہونگے سے لڑین پتھر یا ہین حکم ان کا وہی محاربین کا حکم ہے فقہا نے اگرچہ
اسمین اختلاف کیا ہے کہ مقاتلہ بالمحدد نہین ہوتا یہان تک کہ بعض نے کہا ہے کہ ہو یا محاربہ
کا محدد و مثقل سے مجمع علیہ ہے لیکن خواہ اسمین خلاف ہو یا نہو صواب یہ ہے کہ جو کوئی مال لینے پر
مقاتلہ کریگا کسی نوع کا یہ مقاتلہ کیون نہو وہ محارب قاطع طریق ٹھیریگا مانند مسلمین کا یہ قول ہے
جس طرح کوئی کافر کسی مسلمان سے قتال کرے یہ قتال اوسکا کسی نوع پر کیون نہو وہ حربی ہی ٹھیریگا
یا جو کوئی مسلمان کسی کافر سے قتال کریگا تلوار سے ہو یا نیزہ سے یا تیر سے یا پتھر سے یا لاٹھی سے
وہ مجاہد ہی قرار پاویگا غرضکہ حکم اون لوگون کا جو مال خلق کا اندر شہر یا گاؤن یا پورے یا بستی کے
چھینتے ہین خواہ تلوار سے چھینین یا کسی اور حربہ ضرب سے وہی حکم راہزنون ڈاکوون کا ہے جو
اون کی سزا جزا ہے وہی ان کی عقوبت و تعذیب ہے ان دونو مین کچھ فرق نہین ہے بلکہ یہ
بنسبت اون کے زیادہ تر مستحق عذاب و عقاب کی ہین فائدہ اگر حیلے سے لوگون کو قتل کرکے مال
لیوین مثلاً ایک دوکان کرایہ پر چلاوین یا ایک سرائے مسافرون کے لیے بناوین جو کوئی وہان
آکر رہے اوس کو موقع پاکر تنہا دیکھکر مار ڈالیں اوس کا سارا مال لیلیوین یا کسی کو اپنے گھر واسطے
علاج یا خیاطت یا تجارت وغیرہ کے بلاوین پہر اوس کو قتل کرکے مال اوسکا ہضم کرجاوین ایسی کو
قتل غیلہ کہتے ہین ایسون کا نام مغرمین ہے سو اسمین فقہا کے دو قول ہین ایک یہ کہ یہ محارب ہین
کیونکہ حیلے سے قتل کرنا ایسا ہی ہے جیسے دو بدو قتل کرنا دونو سے بچنا مشکل ہے بلکہ کبھی ضرر اس
قتل غیلہ کا اوس قتل مکابرہ سے سخت تر ہوتا ہے وہ تو معلوم بھی ہوجاتا ہے یہ تو معلوم ہی نہین ہوتا

خواہ یہ قتل مخفی کسی آلہ قتل سے ہو جس طرح نشتر مار کر خون جاری کر دی کہ پھر بند نہو یا زہر پلا دے
یا اور کوئی سم کہلا دی پہر اوسکا مال اسباب ہضم کر لے ان سب صورتوں کا ایک ہی حکم ہے دوسرا
قول یہ ہے کہ محارب وہ ہے جو کہلم کہلا قتال کرے اس مقتالؐ کا اختیار ولی الدم کو ہی شیخ الاسلام
نے قول اول کو اشبہ باصول شریعت کہا ہے اس لیے کہ بسبب عدم دریافت اجراکی ضرر اس طرح
کے قتل کا سخت تر ہے فائدہ اگر کوئی کسی خلیفہ یا سلطان یا امام یا کسی رئیس یا والی کو قتل کرے
جس طرح عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کو قتل کر ڈالا تو اسمین دو قول ہین نزدیک امام احمد وغیرہ کے
ایک یہ کہ وہ قاتل حکم محاربین مین ہے اوس کو بطور حد قتل کرنا چاہیے اس لیے کہ اس قتل مین فساد
عام ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اولیای دم کو اختیار ہے خواہ قصاص لین یا دیت یا معاف کر دین
مگر یہ سب جب ہی ہے کہ اونپر قدرت حاصل ہو اور جو سلطان یا نواب سلطان اقامت حد
کے لیے بلا عدوان اون کو طلب کرین اور وہ نہ آدین تو پھر باتفاق علماء مسلمانوں پر قتال کرنا
اون سے واجب ہے یہان تک کہ اون سب پر قدرت حاصل ہو پہر اگر وہ لوگ قتل منتاد نہوان بلکہ
قتال مقتضی قتل ہو تو پہر اون کے قتل کرنے کا کچہ مضائقہ نہین جس طرح ممکن ہو اور ان کو قابو مین لا
خواہ صرف گردن پر لگے یا غیر گردن پر اسی طرح جو انکا معین و حامی ہو انکا ساتھ دیوی اوس کو بھی
قتل کرین اس لیے کہ وہ تو اقامت حد تھی یہ قتال ہے سو انکا یہ قتال تو کہ تب ہے قتال اون طائفہ
سے جو شرائع اسلام سے باہر رہتا ہے کیونکہ یہ ایسے جمع ہوئے ہین کہ نفوس و اموال مین فساد ڈالنا
یہ تھا انکا اس واسطے ہے کہ حرث و نسل تباہ و برباد ہو جاوی کچہ دین قائم کرنے کو یا اصلاح ملک داری
کے لیے مجتمع نہین ہوئے ہین جیسے وہ لوگ جو قلعون مین غارون مین پہاڑون مین جنگلوں مین
رہتے ہین مسافروں پر رہزنی کرتے ہین جب فوج بادشاہ کسی والی امر کا آتا ہے اور اوسے کہتا ہے
کہ تم جماعت مسلمین مین داخل ہو اطاعت اختیار کرو ورنہ تم پر حدود قائم کیے جاوینگے تو یہ
لڑائی کو دفع کرنے کو مستعد طیار ہو جاتی ہین شیخ الاسلام نے کہا جیسے وہ اعراب ہین وہ بڑا جو یا حجون
کی راہزنی کرتے ہین یا پہاڑی لوگ جو پہاڑون کے سر پر یا مغارات مین رہتے ہین بالحاجت

جنھون نے باہم قطع طریق پر حلف کیا ہے اور درمیان شام و عراق کے بستے ہین اس کام کا
نام انھون نی حنیضہ رکھا ہے سو یہ سب لائق اس کے ہین کہ ان سے قتال کیا جاوی لکن یہ قتال
ان کا بمنزلہ قتال کفار کے نہین ہے کیونکہ یہ کفار نہین ہین ہان انھون نے مال لوگون کا
بغیر حق کے لیلیا ہے یا اوس کے ضامن ہین جتنا مال انھون نے لیا ہے اوتنا ہی مال انسی لیکر
مالکان مال کو دیا جاوی گو عین مال معلوم نہو اور اگر معلوم ہی ہوجاوے تو بھی یہ اوسکی ضامن
ہین ان کو وہ مال پھیرنا واپس کرنا پڑیگا پھر اگر مالک مال پیدا نہو تو یہ مال مصالح مسلمین مین صرف
کردیا جاوی جیسے رزق مین طائفہ مقاتلہ وغیر ذالک کی کیونکہ مطلب ایسے لڑنے کا یہی تھا کہ قدرت
اقامت حدود کی انپر حاصل ہوجاوی ان کو فساد کرنے سے روک دیا جاوے اسکے زخمی کا کام
تمام نکیا جاوے مگر اوس صورت مین کہ اوسپر قتل واجب ہوگیا ہو اور جو بھاگ کھڑے ہوئے
تو اون سے کفایت حاصل ہوگئی ہے پیچھا اونکا کیا کرنا کچھ ضرور نہین ہے مگر جب کہ کوئی اقامت
واجب ہو یا انجام کار سے ڈر ہو پھر جو انمین سے گرفتار ہوگئے ہین اونپر فقط حد قائم کرنا چاہیے
جس طرح اون کے غیر پر قائم کی جاتی ہے مگر بعض فقہا نے اس باب مین تشدد کیا ہے یہ کہا ہے کہ انکا
سارا مال غنیمت کرلیا جاوی اوس کی تخمیس ہو پھر اگر یہ لوگ یہان سے نکلکر کسی طائفہ غیر شریعت اسلام
سے جا ملین اور اون کے ہمراہ ہوکر مسلمانون سے لڑائی کرین تو ان سے اوسی طرح قتال کیا جاویگا
جس طرح اوس طائفہ کفار سے کیا جاتا ہے کیونکہ اب یہ دونو برابر ہونگے فائدہ ایک وہ لوگ جو بے
رہزنی نہین کرتے لکن مال لوگون کا عہد شکنی کرکے یا مسافرون پر ٹکس باندھکر مثل اہم یا سر لوہیا یا
رابطیتی ہین سو اس قسم کو نخاس مکاس کہتے ہین انکی وہی سزا ہے جو مکاسین کے لیے مقرر
ہے ان کے قتل کرنے مین فقہا کا اختلاف ہے قطاع الطریق تو نہین ہین اس لیے کہ رہزنی نہین
کرتے ہین انکے سبب سے راہ بند نہین ہوتی ہے اتنی بات ہے کہ لوگ ادای محصول سائلات
ٹکس کی وجہ سے تکلیف پاتے ہین نقصان مال اوٹھاتے ہین سو قیامت مین نسبت سب لوگون کے
انکو سخت زیادہ عذاب ہوگا یہان تک کہ رسول صلعم نے حق مین غامدیہ کے جو بجرم زنا رجم کیگئی

سخت یہ ارشاد فرمایا کاشے وہ توبہ کی ہے کہ اگر صاحب مکس ویسی توبہ کرے تو بخشدیا جاوی فائدہ
جن کے مال چھینے جاتے ہین اون کو جائز ہے کہ محاربین سے قتال کرین اسپر سب مسلمانون کا
اجماع ہے کسیکا خلاف نہین ہے یہ بات درست نہین کہ تھوڑا یا بہت مال اون کو دیدین باوجود
امکان قتال کے اور لڑنے سے جان چھپا جاوین اس لیے کہ حدیث شریف مین آیا ہے جو اپنا
بیچ مال کے یا خون کے یا دین کے یا آبرو و حرمت کی وہ شہید ہے ایسے شخص کو جو لوگون کا مال
چھینتا پھرے متعار رسائل کہتے ہین یہ ظالم ہے بلا تاویل و بلا ولایت سو جب مطلب اس کا لینا
مال کا ٹھیرا تو دفع کرنا اسکا جس طرح پر ہو سکی جائز ہے اگر بے لڑے کام نہ چلی تو پھر لڑ بیٹھے اور جو
ذرا سا ملا کر اوس سے کچھ مال دیدیا تو بھی جائز ہے اور جو مطلب ایسے صائل کا حرمت مسلمان ہے مثلا
کسی محرم عورت سے زنا کرنا چاہتا ہے یا کسی عورت یا بچے مملوک وغیرہ کو واسطے فجور کے بلاتا ہے
تو پھر دفع کرنا اسکا اپنی جان سے جس طرح ممکن ہو واجب ہے گو اوس کو قتل ہی کیون نہ کرنا پڑے اسلیے
متمکن کرنا اوسکا کسی حال مین جائز نہین مال کی اور بات تھی کہ دیدیا لڑائی نہ کی اس لیے کہ
بذل مال کا جائز ہے بذل فجور کا خواہ نفس سے متعلق ہو یا حرمت سے جائز نہین اور اگر مطلب
اسکا قتل کرنا کسی انسان کا ہے تو دور کرنا اوسکا اپنی جان سے جائز ہے کسی نے کہا واجب ہے
مذہب احمد مین یہ دونو قول مروی ہین یہ اوس وقت کا حکم ہے کہ جب سلطان موجود ہو اور
جو خدا نکرے کوئی فتنہ ہو جیسے دو بادشاہ مسلمان باہم ملک لینے پر جنگ کرین تو اوس وقت
جبکہ ایک بادشاہ دوسرے کی ملک مین گھس آوے اور تلوار چلے تو اس کو اوس فتنے مین دفع کرنا اپنی
جان سے یا سالم رہنا بلا قتال کی جائز ہے یا نہین اسمین امام احمد وعلما کی دو قول ہین فائدہ
سلطان نے جب محاربین صحرا سے پر فتح پائی جنہون نے مال لوگون کا لوٹا تھا تو اب جو مال اون کے
ہاتھ آیا ہے اوس مال کو حوالے صاحب مال کر دی ان کے ابدان پر حد قائم کر دی اسی طرح سے جو
مال چورون سے حاصل ہو وہ مالک مال کو دیدی چورون پر حد جاری کرے اگر یہ لوگ مال حاضر کرین
باوجود ثبوت دعوی کی تو ان کا مارنا حبس کرنا جائز ہے یہان تک کہ مال حاضر کرین یا حاضر ضامنت

یا مال ضمانت داخل کرین یا جس جگہہ وہ مال رکھا ہے بتا دین اسی طرح ہر متمتع کر کسی حق واجب سے عقاب کر سکتے ہین اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین مارنا مرد کا اپنی بی بی کو جس وقت نشوز کرے حکم نا شادی حق واجب زوج سے جدا و سیرت مارنا مباح کیا ہے یہان تک کہ ادا حق کرے تو یہہ لوگ تو بالاولی لائق ضرب وحبس کے ہین یہ مطالبہ حق بہت حق ہے رب المال کا خواہ مالے یا مصالحہ کرلے یا بخشدے سزا دیدی یہ سب کچھہ ہو سکتا ہے بخلاف اقامت حد کی کہ کوئی رد و عفو حد کی انکی کسی حال مین نہین ہے امام کو نہین پہونچتا کہ رب المال کے ذمی ترک حق کو لازم کرے اگرچہ وہ حق اوسکا بسبب اکل ذخیرہ تلف ہو گیا ہو یا نزدیک جمہور کے موجود ہو کسی نے یہی کہا ہے کہ یہ لوگ اہل مال کے لیے ضامن اوس مال کے ہونگے جس طرح سارے غاصبین ضامن مال ہوتی ہین شافعی و احمد کا بھی یہی قول ہے کہ یہ مال باوجود اعسار اون کے ذمہ پر تا آسودگی اون کی باقی ہے مگر ابو حنیفہ کہتے ہین کہ تاوان و قطع جمع نہین ہوگا ایک قول یہی ہے کہ ضمان فقط بصورت یسار ہے نہ اعسار یہ قول مالک کا ہے سلطان کو نہین پہونچتا کہ ارباب مال سے کچھہ بمقابل طلب محاربین و اقامت حد وہ و واپسی اموال پر شیرالی اور طلب سارقین پر مانگے لیں نہ اپنے جند کی لیے جنکو او تجھے تلاش جستجو مین بھیجا ہے بلکہ راہزنون چورون کا تلاش کرنا ایک طرح کا جہاد ہے راہ خدا مین جس طرح ساری بادشاہیون مین لشکر مسلمان باہر نکلتا ہے اسی طرح جانا سپاہیون کا تلاش محاربین و سارقین کے لیے ہے پس جس طرح خرچ سلطان کا مجاہدین پر ہوتا ہے اسی طرح اس جگہہ بھی اپنے پاس سے صرف کرے اگر یہ تلاش کرنے والے جاگیردار ہین یا اکو پہلے سے کچھہ ملا کیا ہے تو یہ اپنی پاس سے خرچ کرین ورنہ مال صدقات سے جس طرح غزاۃ کو دیتا ہے اوسی طرح ان کو بھی دیوے کہ یہ صرف خدا کی راہ مین ہے اگر اون مسافرون پر جو پکڑے گئے ہین زکوۃ ہے جیسے وہ سوداگر جو ماخوذ ہوتے ہین تو امام کو لینا زکوۃ کا اون کے اموال سے اور خرچ کرنا اوسکا راہ خدا مین جائز ہے مثل تنخواہ اون لوگون کے جو تلاش محاربین مین نکلے ہین اور جو وہ شوکت قوی رکھتے ہون حاجت طرف اونکی تالیف کے ہو تو امام مال فیئ مین سے یا مال زکوۃ مین سے کچھہ اون کے رؤسا کو دیدیوے تاکہ وہ باتے

نوکرون کو حاضر کر دین یہ دینا ویسا ہی ہے جیسا مؤلفۃ القلوب کو دیا جاتا ہے امام احمد وغیرہ ائمہ
سے یون ہی کہا ہے یہی موافق ظاہر کتاب وسنت و اصول شرع کے بھی ہے امام ایسی آدمیون
کو تعصب جاہلیہ مین نبیبیے جو اون کے مقابلے سے عاجز ہون یا تجار و مسافرین و ماخوذین وغیرہم
سے کچھ مال لیکر اون کو چھوڑ دین بلکہ اعوان یا وامثال کہ اہل لشکر سے بہیجے اور جو ایسی لوگ سزاوار
توہین کو بہتر سے بہتر ہے اون کو بہیدی فائدہ بعض امرائے سلطنت یا بعض سردار قریہ و نحوہم
اگر اہل بادیا تاجرین یا چوری کراتے ہون مال مین اپنا حصہ مقرر کرتے ہون خواہ ماخوذین کو بعض
مال دیکر راضی کرین یا نہ کرین یہ جرم انکا مقدم جرائے سے بہی بڑہکر ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ جو حکم
یہ دوجون کا ہے وہی حکم انکا بھی ہو اگر لڑین تو قتل کیے جاوین عمر بن خطاب واکثر اہل علم کا
قول ہے مال لینے پر ہاتھ پاون کاٹے جاوین قتل واخذ مال پر قتل وصلب کیے جاوین کتنی نے یہ
بہی کہا ہے کہ قطع قتل صلب انکا سب کچہ درست ہے بعض نے کہا امام مخیر ہے جو سزا انمین سے
چاہے وہ دیوے جب پر حد واجب ہوئی یا کوئی حق خدا کا یا آدمی کا ثابت ہوا پھر کسی نے اوس واجب
کے استیفا سے بلا عدوان کے روکا تو یہ شخص مانع بھی شریک اوس جرم کا ہے اللہ و رسول نے ایسے پر
لعنت کی ہے جب امام کو اس مانع پر فتحیابی ہو یا اوس کو حکم احضار کا دیوے یا اعلام یعنی اشتہار کا حکم
کرے اور وہ ممتنع ہو تو اوس کو سزای ضرب و حبس بار بار دے سکتا ہے یہان تک کہ ادس پر قابو پاوے
جس طرح اوس شخص کو یہ سزا ہوتی ہے جو ادای مال واجب سے باز رہتا ہے نفوس یا اموال واجب پر
پر مانع حضور کو عقاب ہو سکتا ہے اور جو کوئی شخص مکان مال مطلوب بحق یا شخص مطلوب بحق کو
پہچانتا ہے مگر مانع نہین ہے تو اوس پر واجب یہی کہ اوسکا اعلام کر دے اور جگہ کو بتا دے پوشیدہ نہ
رکھے کیونکہ بتانا اوسکا تعاون علی البر والتقوی ہے یہ تعاون واجب ہے ہان اگر نفس یا مال مطلوب
بباطل ہون تو اس کا اعلام کرنا اوسکا یا بتانا اوس جگہ کا ضرور نہین ہے کہ یہ نوع تعاون علی الاثم
والعدوان سے ہے بلکہ دفع کرنا اوس کا واجب ہے کیونکہ نصرت مظلوم کا حکم حدیث مین آیا ہے
عن انس مرفوعا انصر اخاک ظالما او مظلوما الخ پھر اگر یہ بانی والا نہ اعلام کرے نہ جگہ بتا دے

تو عتاب کرنا اس واسطے انکار کا حبس وغیرہ سے جائز ہے یہان تک کہ خبر دے کیونکہ جو حق اسپر
واجب تھا اس نے اوس کو نہ بتایا بلکہ چھپایا دلالۃً و قصداً تو ایسا ہی کیا کرتے ہین جب معلوم ہو جاتا
ہے کہ یہ شخص باوجود علم کے نہین بتاتا خواہ وہ واجب جسکو اسنے چھپایا ہے فعل ہو یا قول یا
نہین ہے کہ یہ مطالبہ ہے اوس حق واجب کا جو غیر سبب یا عدوت ہے دوسرے کی جرم پر بلکہ
خود مقصود رہا ہے کہ اس کو حال یا مکان مجرم کا معلوم ہے خبر نہیں بتاتا حالانکہ اسپر اعانت مذکر
ذکر رہ واجب ہے یہ کتاب و سنت و اجماع یہ نہ بتانا اسکا یا محاباۃ و عصبیت کی راہ سے ہوتا ہے جس طرح
اہل عصبیت کیا کرتے ہین یا بوجہ عداوت و بغض مظلوم ہوتا ہے حالانکہ کتاب اللہ مین صاف
آ چکا ہے ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی یا بوجہ عجز ہے
قیام کرنے سے واسطی اللہ تعالی کے یا قیام فی سبیلہ سے جو خدا نے اسپر واجب کیا ہے یا جبن و قلت
غذائی دین کے سبب سے چھپاتا ہے جس طرح تارکان امر خدا و رسول و دین و کتاب کیا کرتے ہین
غرضکہ ہر تقدیر پر یہ مستحق اس عقوبت شرعیہ جیسے حبس وغیرہ کا ہے باتفاق اہل علم جو کوئی والی اس
راہ پر نہ چلیگا وہ معطل حدود و مضیع حقوق ہو گا اور اوس کی تفریط کے سبب سے قوی ضعیف کو کھا جائیگا
اس کی دوسری مثال ہوتی کہ ایک شخص کے پاس مال کسی ظالم ماطل کا ہو عین یا دین وہ اوس مال
کو سپرد حاکم عادل نہ کرے کہ وہ حاکم اوس مال سے قرض ادا کرے یا نفقہ واجبہ اہل یا اقارب یا
مالیک یا بہائم ادا کرے تو ایسا شخص ظالم کی متوسط سمجھا جائیگا یہ تو بہت ہوتا ہے کہ کسی آدمی پر
کوئی حق بسبب کسی غیر شخص کے واجب ہو جاتا ہے جس طرح نفقہ بسبب حاجت قریب کی یا دیت
عاقلہ قاتل پر عائد ہوتی ہے یہ تادیب ایک طرح کی تعزیر ہے اوس کے لیے جس کے پاس مال
یا نفس ہے اور وہ اوس کو حاضر نہین کرتا سو یہ گویا قاطع طریق یا سارق ہوا یا انکا تھانے ہیر اکر
خبر دیتا ہے اور نہ مجرم کو حاضر کرتا ہے رؤسا اہل بادیہ و حاضرہ اکثر یہ کیا کرتے ہین کہ جب کوئی
ان کی پناہ پکڑتا ہے اور ان سے ان سے قرابت یا دوستی ہوتی ہے تو یہ اوس کی حمایت کو طلب
ہو جاتے ہین حمیت جاہلیت ظاہر کرتے ہین اور باش کے سامنے اپنی عزت بالاثم و سمعہ کا اظہار

[illegible]

کرتے ہیں کہ ہم اس کے ناصر وحامی ہین گو یہ ظالم مبطل حق ناحق ظالم کیون نہو خصوصاً جبکہ کوئی
رئیس ظالم ہو اوس وقت اوسکا سونپنا دوسرے کو اپنی ذلت وعاجزی خیال کرتے ہین حالانکہ
یہ بات علی الاطلاق جاہلیت محض ہے اور ایک بڑا سبب ہے اسباب افساد دین ودنیا مین
سے جو لڑائی درمیان بسوس ہوا عرا سکے مثل ترک ومغل جو دیار اسلام مین گھس آئے لوگ
ماوراء النہر وخراسان پر غالب ہو گئے اسکا سبب یہی ہے نادر کہیے ومن اذل نفسه لله تعالی
فقد اعزها ومن بذل الحق من نفسه فقد اکرم نفسه فان اکرم الخلق علی الله اتقاهم
ومن اعتز بالظلم من منع الحق وفعل الاثم فقد اذل نفسه واهانها قال الله تعالی من کان
یرید العزة فلله العزة جمیعا وقال تعالی عن المنافقین یقولون لئن رجعنا الی المدینة
لیخرجن الاعز منها الاذل ولله العزة ولرسوله وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون وقال تعالی
فی صفة هذا الضرب ومن الناس من یعجبک قوله فی الحیوة الدنیا ویشهد الله علی ما فی قلبه
وهو الد الخصام واذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیها ویهلک الحرث والنسل والله لا یحب
الفساد واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم ولبئس المهاد واس پر تو یہ واجب
ہے کہ جب کوئی اوس کی پناہ مین آوے اگر مظلوم ہے تو اوس کی مدد کرے مگر مجرد اوس کے
دعوی سے وہ مظلوم نہ ٹھیریگا کیونکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ ظالم الٹی شکایت کرکے اپنے آپ کو
مظلوم بتاتا ہے سو ایسی صورت مین اوس کی قصے کے کشف خبر کرے غیرون سے بھی حال اوس کا
پوچھے اگر ظالم نکلے تو نرمی سے رد ظلم کرائے اگر ہو سکے مثلاً صلح کرادے یا حکم بقسط کرے ورنہ بزور
وہی کرے اور جو وہ دونون ظالم ومظلوم ہون یا دونون ظالم نہون پر جیسی شبہہ یا دلیل یا غلط کے
تو ایسی صورت میں اصلاح کرادے یا حکم بقسط کرے کما قال تعالی وان طائفتان من المؤمنین
اقتتلوا فاصلحوا بینهما فان بغت احدٰهما علی الاخری فقاتلوا الی قوله لعلکم ترحمون
وقال تعالی لا خیر فی کثیر من نجواهم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس
حدیث مین آیا ہے رسول خدا صلعم سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی آدمی حق بات مین اپنی قوم کی مدد کرے

تو یہی کیا عصبیت ہے فرمایا نہیں لیکن عصبیت یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کے باطل امر پر مدد کرے
پھر فرمایا بہتر وہ ہے جو اپنی قوم سے مدافعت کرے جب تک کہ قوم نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے پھر
فرمایا جو قوم کی مدد باطل میں کرتا ہے اوس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی اونٹ کنوئیں میں گر پڑے
اپنی دم ہلا کر یہ حاصل جو بات دعوۃ اسلام سے باہر ہے نسب ہو یا شہر یا جنس یا مذہب یا طریقہ
وہ عزاء جاہلیت سے ہے بلکہ دو آدمی مہاجرین وانصار میں سے باہم جھگڑا کرنے لگے تھے مہاجر نے
کہا یا للمہاجرین اور انصاری نے کہا یا للانصار تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم دعوے
جاہلیت کرنے لگے حالانکہ میں درمیان تمہارے موجود ہوں اور نہایت غصہ فرمایا

فصل

منجملہ حدود کی ایک سرقہ یعنی چوری ہے چور کا سیدھا ہاتھ کاٹنا کتاب وسنت واجماع سے ثابت ہے جب
ثبوت سرقہ کا یعنی گواہ یا اقرار سے ہو گیا تو اب حد میں تاخیر کرنا جائز نہیں تاخیر کی صورت یہ ہے
کہ حبس کرے یا مال لیکر چھوڑ دیوے بلکہ فی الفور قطع ید کرے اس لیے کہ اقامت حد کرنا داخل عبادات
ہے مثل جہاد کے راہ خدا میں ہوتا ہے حد جاری کرنا ایک خدا کی رحمت ہے اپنے بندوں پر
والی کو چاہیے کہ اقامت حد میں نہایت سخت ہو اور مروت نہ کرے مہربانی نہ فرمائے ورنہ حد خدا
معطل ہو جائیگی اس کا قصد تو یہ ہو کہ خلق پر رحم کرے لوگوں کو منکرات سے باز رکھے نہ یہ کہ اپنا غصہ
نکالے غرض پر ارادہ ملوکی کچھ چوری کی حد پر موقوف نہیں ہے جتنے حدود ہیں اون سب میں یہ
ارادہ ہو کہ مضرت دور کی جاوے منفعت حاصل کی جاوے اللہ کی رضا مندی کا خیال اطاعت امر کا
دھیان ہو جب یہ قصد ہو گا تو اللہ تعالی اوس کے لیے دلوں کو نرم کر دیگا اسباب خیر کو آسان فرما دیگا
کبھی محدود خود واسطے حد پر راضی ہو جاویگا ورنہ جب غرض اوس کی علو فی الارض شیری اقامت
ریاست منظور ہوئی یا مال جرمانہ لینا مقصود ہوا تو پھر برعکس القضیہ ہے چور کے ہاتھ کو کاٹ کر داغ
دینا ہاتھ کو اوس کی گردن میں لٹکا دینا پھر اگر دوسری بار چوری کرے بایاں پاؤں کاٹیں تیسری چوتھی
چوری میں اختلاف ہے کہ کیا کریں صحابہ ومن بعدہم کے اس جگہ دو قول ہیں ایک یہ کہ چاروں ہاتھ

یا اون کاٹ ڈالین ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے مذہب شافعی و احمد بھی ایک روایت
مین یہی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ حبس کرین قید مین ڈالین یہ قول علی مرتضے و اہل کوفہ و امام احمد کا ہے
ایک روایت مین یہ کاٹنا ہاتھ کا وقت چوری کے جب ہے کہ سرقہ بقدر نصاب ہو یعنی ربع دینار
یا تین درہم جمہور علمای حجاز و اہل حدیث و مالک و شافعی و احمد وغیرہم کا یہی مذہب مختار ہے
بعض نے کہا ایک دینار یا دس درہم مگر اول موافق سنت صحیحہ کے ہے سارق جب ہی کہلاویگا کہ مال
محرز کو چرا دے اور جو مال ضائع ہوگیا ہے یا پھل درخت پہ ہے یا جانور بے راعی کے ہے اوس مین قطع
نہین ہے لیکن ثمر پہ ہے دوگنا تاوان لیا جاویگا جس طرح حدیث مین آچکا ہے تمہا موقیں وعن عمرو
نکال رواہ النسائی وغیرہ عن اهل السنن فی حدیث طویل اسی طرح منتہب مختلس خائن کے
لیے قطع نہین ہے منتہب وہ ہے جو سب کے سامنے کسی کا مال اوٹھا لے مختلس وہ ہے جو کسی کی چیز ایکبارگی
لیکے سے پہلے معلوم کرلین کہ اسنے اوچک لی ہے باقی طرار جو جیب یا رومال یا پگڑی یا آستین کتر کر
چیز اوڑا لیتا ہے سو صحیح یہ ہے کہ اوسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا فائدہ زانی اگر محصن یعنی جورو والا ہے تو
اوس کو رجم کرینگے یہان تک کہ مر جاوے جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ماعز بن مالک
اسلمی و غامدیہ وغیرہ کو سنگسار کیا تھا پہر اور مسلمانون نے بھی بعد آنحضرت صلعم کے زانیون کو رجم کیا ہے
امام احمد کی دو قول ہین ایک یہ کہ رجم سے پہلے جلد کرین یا نہیں مگر جو زانی غیر محصن ہے جسکا بیاہ نہین
ہوا ہے اوس کو نقد ایک سو کوڑے مارینگے موافق حکم قرآن کے پہر ایک سال کے لیے شہر سے نکالدینگے
مطابق سنت رسول خدا صلعم کے اگرچہ بعض علما کے نزدیک تغریب نہین ہے مگر قول بتغریب ارجح
ہے زنا مین حد قائم نہوگی جب تک کہ چار آدمی گواہی نہ دین یا خود وہ چار بار اقرار کرے اکثر علما کا
یہی مذہب ہے بعض کے نزدیک ایک بار کا اقرار بھی کافی ہے گو پہر دوسری تیسری چوتھی بار
انکار کیون نکرے جب انکار کریگا تو بعض کے نزدیک حد ساقط ہوجاوے گی بعض کے نزدیک
نہوگی محصن وہ ہے جسنے وطی کی جماع کیا اور وہ مکلف تھا نکاح صحیح اوسکا ہوچکا تھا خواہ یہ
وطی قبل مین ہو یا دبر مین رہی یہ بات کہ موطی بھی مساوی واطی ہو ان صفات مین آمین دو

قول ہین اور یہ حکم خاص ہے ساتھ مراہقہ بالغہ کی یا بالعکس آئمین بہی دو قول ہین آیا زوسکا
بہی یہی حکم ہے نزدیک اکثر اہل علم کے جیسے شافعی واسمر رسول خدا صلعم نے دو یہودیون کو دربارہ
مسجد پر رجم کیا پہلا رجم تہا جو اسلام مین ہوا عورت اگر حاملہ پائی گئی کوئی اوسکا خاوند نہین ہے
تو اسمین دو قول ہین ایک یہ کہ اوسپر حد جاری نہوگی اس لیے کہ ممکن ہے کہ اکراہ سے یا وطی شبہہ سے
حمل رہگیا ہو دوسرا قول یہ ہے کہ وہ حد دیجاویگی خلفای راشدین سے یہی قول اخیر ماثور ہے
اصول شریعت سے بہی یہی قول اشبہ ہے مدینی والون کا مذہب بہی یہی ہے اس لیے کہ احتمالات
نادرہ لائق التفات نہین ہین ہوسکتا ہے کہ وہ عورت کاذب ہو یا گواہ جہوٹے ہون **فائدہ**
لوطی کی حد نزدیک بعض اہل علم کے وہی حد زنا ہے کسی نے کہا حد زنا سے کمتر ہے صحابہ کا اوسبات
پر اتفاق ہے کہ اعلی و اسفل دونو کو قتل کیا جاوے خواہ جورو والے ہون یا نہون اہل سنن نے
ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا جسکو تم پاؤ کہ قوم لوط کا سا کام کرتا ہے
تو فاعل مفعول دونو کو قتل کرو ابن عباس نے کہا جب بکر کو لواطت کرتے ہوے پاؤ تو رجم کرو
اسی طرح علی مرتضی نے بہی کہا ہے غرضکہ قتل لوطی مین کسی صحابی کا اختلاف نہین ہے گو صورت قتل
مین تنوع ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آگ مین جلا دو کسی نے کہا پہاڑ پر سے نیچے ڈہکیل دو
گرا دو کسی نے کہا دیوار مین چن دو تاکہ دبکر مرجاوے کسی نے کہا کسی بدبودار جگہ ناپاک موضع مین
دونو کو قید کرو یہانتک کہ مرجاوین کسی نے کہا شہر مین جو سب سے زیادہ اونچی دیوار ہو اوسپر
چڑہا کر وہان سے نیچے گرا دو پہر پتہر لوکر دو کہ مرجاوے جس طرح اللہ تعالی نے قوم لوط کے ساتھ کیا
اکثر سلف کا یہی قول ہے کہ وہی سزا دیجاوے جو سزا خدا نے قوم لوط کو دی ہے آخر رجم زانی ثیب
تو مشابہ رجم قوم لوط ہے یہ دونو آزاد ہون یا مملوک یا ایک آزاد ہو دوسرا مملوک سزا ان کی ایک ہی
ہے اگر دونو بالغ ہون اور جو ایک بالغ نہو تو قتل سے کم سزا دیجاویگی رجم اوسی بالغ کا ہوگا مگر جبکہ
حدیث مین قتل دونو کا آچکا ہے تو اب کچہ ضرورت تنوع عقوبت یا قتل کی نہین رہی ہے تلوار سے
دونو کو قتل کر دیا جاوے یہی کافی وافی شافی ہے واللہ اعلم

فصل

حد شراب سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اجماع مسلمین سے ثابت ہے دو تین بار کی پینی پینا
تو آنحضرت صلعم نے کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے چوتھی بار کے پینے میں قتل کرنے کا ارشاد فرمایا ہے
کئی بار خود شرابی کو مارا کئی بار خلفاء و مسلمین نے بھی سزا دی رہا قتل سو اکثر علما کی نزدیک منسوخ ہے
بعض نے کہا نہیں بلکہ محکم ہے کسی نے کہا یہ تعزیر ہے امام حاجت کی وقت اوس کو جاری کر سکتا ہے
حد میں چھڑی جوتوں سے بھی مارا ہے دہول دھپے بھی لگائے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس
کوڑے مارے عمر نے اسی کوڑے لگائے علی مرتضی کبھی چالیس کبھی اسی تازیانے لگاتے تھے غرض
کمی بیشی اس سزا کی رائے امام پر ہے جس نے اتفاقا یہ کام کیا اوس کو کم مارے جو بار بار پیتا
ہے اوسے زیادہ کوڑے لگائے جو مدمن خمر ہو اوس کو خوب ہی ٹھونکے پیٹے قتل کرنا مناسب
ہو تو مار ہی ڈالے عمر بن خطاب نے جب دیکھا کہ شراب خواری زیادہ ہو گئی ہے تو سر منڈا کر شہر سے
باہر نکال دیا چالیس کوڑوں کے سوا روٹی کا بند کر دینا عہدے سے معزول کر دینا بھی بہتر ہے
عمر بن خطاب نے فقط اتنی بات پر کہ اون کے کسی عامل نے ابیات خمر کے ساتھ تمثل کیا تھا ساغر
و ساقی و جام و بادہ کے اشعار پڑھے تھے خدمت سے برطرف کر دیا مراد شراب سے ہر وہ مسکر
ہے جس کو خدا و رسول نے حرام کیا ہے خواہ انگور سے بنایا جاوے یا کھجور سے یا انجیر یا گیہوں یا جو یا شہد
یا شیر اسپ یا کسی اور چیز سے جب اوس میں نشہ پیدا ہو گیا تو وہ چیز خمر ٹھیر گئی بلکہ جب تحریم خمر اتری
تو اوس وقت مدینے میں انگوری شراب نہ تھی انگور شام سے آتا تھا مدینے میں نہ ہوتا تھا عام شراب
اہل مدینہ کی یہی نبیذ تھا سنت صحیحہ متواترہ سے ثابت ہے کہ ہر مسکر حرام ہے خمر ہے ہاں میٹھا نبیذ
پیا کرتے تھے یعنی کچی پکی کھجور کو کچل کچل کر پانی میں بھگا دیتے اوسکا شیرہ پی لیتے یا اس لیے کرتی
کہ اکثر میاہ حجاز کے نمکین تھے سو یہ نبیذ باجماع مسلمین حلال ہے اس میں سکر نہیں جس طرح انگور کا
پانی پینا قبل نشہ کی جائز ہے رسول خدا صلعم نے منع کر دیا تھا کہ ظروف جو میں روغن یا تونبے یا گھڑے
کے برتن میں یہ نبیذ نہ بنا دیں بلکہ ایسے ظروف میں بنا دیں جن کے مونہہ سر بند وغیرہ ہی یا مشکیں جو تنگ

ہین آمین بنکتہ تہا کہ شدت غلیان کی نبیذ مین تدریج پیدا ہوتی ہے اگر ظروف خمر مین اوس کو طیار کرین گے تو حال شدت کا معلوم ہوگا شاید کوئی آدمی حالت شدت مین اوس کو پی جاوے بخلاف مشکیزہ وغیرہ کے کہ اگر اوسمین غلیان ہوگا تو وہ پہٹ جاویگا آدمی اوس کے پینے سے محفوظ رہیگا لکن پہ ظروف خمر مین بہی اجازت نبیذ بنانے کی دیدی یہ فرما دیا کہ بنیذ پیو مگر جب نشہ لی آوی تو نہ پیو علما مین جن کو نسخ اس حکم کا نہین پہونچا اونہون نے کہا شراب کے برتن ہین نبیذ نہ بناؤ جن کو پہونچا اونہون نے کہا بناؤ کچہ ڈر نہین بعض فقہا نے سنا کہ صحابہ نبیذ پیتے تہے سمجہے کہ وہ مسکر ہوگا اس لیے بعض انواع اشربہ کو جو انگور و کہجور سے نہین بنتے مین جائز کر دیا نبیذ مطبوخ تمر و زبیب کو جبکہ سکر نہو جائز کہدیا اوس کے پینے کی رخصت دیدی نشکہ قول صواب وہی مختار جمہور مسلمین ہے کہ ہر سکر خمر ہے اوس کے شارب کو کوڑے مارین گے اگر چہ ایک ہی قطرہ کیون نہو گو دوا کی لیے پیا ہو اس لیے کہ رسول خدا صلعم سے پوچہا تہا کہ شراب سی دوا کرین تو فرمایا یہ دوا ہی نہ دوا اللہ تعالی نے حرام چیز مین شفا نہین کہی ہے **فائدہ** جب گواہی سی یا اقرار شارب سے ثابت ہو جاوی کہ اوس نے شراب پی ہے تو حد جاری کرنا واجب ہے اور جو فقط بو شراب کے سونگہنے سے آسے یا تے مین شراب نکلے تو کسی نے کہا حد نہ ماری جاوے اس لیے کہ شاید اوس نے شراب نہ پی ہو یا جہل یا اکراہ سے پی ہو بعض نے کہا نہین بلکہ اوسپر سے حد جاری ہوگی خلفای اشدین وغیرہ صحابہ سے یہی یہی قول اخیر ماثور ہے عثمان و علی و ابن مسعود نے یہی برتاؤ کیا ہے سنت صحیحہ بہی اسی پر دال ہے فقہا کا بہی اسی پر اتفاق ہے امام مالک امام احمد کا یہی مذہب ہے **فائدہ** حشیشہ ملعونہ جو ورق قنب سے بناتے مین حرام ہے جو سزا شارب خمر کی ہے وہی سزا اس کے کہانی والی کی ہے بلکہ یہ تو شراب سے بہی زیادہ تر بدتر ہے کہ اس سے عقل و مزاج مین فساد آجاتا ہے آدمی مخنث و دیوث پن کرنے لگتا ہے خمر سے تو اتنا ہی ہوتا ہے کہ جہگڑنے لڑنے کو مستعد ہوجاتا ہے یہ دونو یعنی حشیشہ و خمر تو ذکر خدا سے نماز سے روکتے باز رکہتے ہین کسی نے کہا اس کے لیے حد نہین ہے تعزیر ہے اسمین بہنگ کی طرح کچہ طرب نہین ہوتا ہے مگر قول اول صحیح تر ہے

اس لیے کہ اس کے کھانے والے کو ضرور ہی نشہ آتا ہے مثل شراب خوار کے مست بنا تا ہے خواہ طرب ہو یا نہو پیر بعض کے نزدیک یہ نجس ہے شیخ الاسلام کا میل اسی طرف ہے چنانچہ فرمایا ہے هذا هو الاعتقاد الصحیح بعض کے نزدیک نجس نہیں ہے بسبب جمود کی اگرچہ حرام ہے بعض نے مائع و جامد مین فرق کیا ہے لکن کچھ ہی ہو اللہ تعالی نے جو ہر خمر و ہر مسکر کو حرام کیا ہے یا اوسمین لغۃً و معنیً داخل ہے کو ظاہر ہے کیونکہ حدیث متفق علیہ مین آیا ہے کل مسکر حرام۔ دوسری حدیث مین نزدیک ابی داود وغیرہ کے نعمان بن بشیر سے مرفوعاً مروی ہے کہ گیہون سے شراب بنتی ہے اور جو سے بھی اور ستر سے بھی اور شہد سے بھی بنتی ہے وانا انھی عن کل مسکر یعنی اور مین تو ہر نشہ لانے والی چیز سے منع کرتا ہون تیسری حدیث مین آیا ہے کل مسکر خمر و کل خمر حرام ایک لفظ مین یون ہے کل خمر حرام یہ حدیثین صحیح مسلم کی ہین ایک حدیث مین یون ہے جس چیز کا کثیر نشہ لادی اوس کا ایک چلو بھی حرام ہے یہی فرمایا ہے اللہ کا عہد ہے کہ جس نے شراب پی ہے اوس کو طینۃ الخبال پلاویگا یعنی پسینا یا نچوڑ دوزخیون کا یہ حدیث مسلم مین ہے غرضکہ احادیث اس باب مین بہت ہین حاصل اون سب کا یہ ہے کہ جو چیز عقل کو چھپا دے نشہ آوے وہ حرام ہے کسی نوع کا ہو اوسمین فرق نہین خواہ کھائی جاوے یا پی جاوے جس طرح مال حشیشہ کا ہے کہ کھایا بھی جاتا ہے پیا بھی جاتا ہے یہ سب حرام ہے متقدمین نے اسمین اس لیے کلام نہین کیا کہ اون کے وقت مین یہ نہ تھا چھٹی صدی کے آخر مین حادث ہوا ہے سو جتنے اشربہ مسکرہ بعد رسول خدا صلعم کے نکلے ہین وہ سب احادیث مذکورہ مین داخل ہین سب کا ایک ہی حکم ہے نجس بھی ہون یا نہ حرام ہی رہون ناپاک ہون۔

فصل

وہ معاصی جنمین کوئی حد مقدر یا کوئی کفارہ مقرر نہین ہے جیسے کوئی شخص کسی بچے یا عورت اجنبی کا بوسہ لیلیوے یا بدون جماع کے مباشرت کرے یا کوئی ایسی چیز کھا لیوے جو حلال نہین جیسے خون یا مردار یا کسی پر تہمت لگا دے زنا کی سوا یا غیر محفوظ مال کو چرا لی یا تھوڑی سی چیز

لیلی یا امانت مین خیانت نہ کری جس طرح خزانچی وغیرہ جو بیت المال پر مقرر ہوتے مین یا وقف یا
مال یتیم مین سے کچھ خیانت کرے یا جیسے وکلا و دفترکار اہم مرتکب خیانت ہوتے مین یا کسی کے
معاملے مین کھوٹ کری جس طرح بعض لوگ اطعمہ ثیاب کیل میزان وغیرہ مین کمی کر دیتے مین
یا جھوٹی گواہی دیوے یا جھوٹا گواہ بناوے یا رشوت لیکر حکم جاری کرے یا خلاف ما انزل اللہ حکم کری
یا رعیت پر زیادتی کرے یا اعزاز جاہلیت عمل مین لاوے یا داعی جاہلیت کی اجابت کری یا اس طرح
کے اور محرمات بجا لاوی تو ان سب تفصیلات و جرائم مین تعزیر تکمیل تادیب کی جاویگی اندازہ
سزا کا امام حاکم پر چھوڑا گیا ہے وہ موافق کثرت و قلت گناہ کی تعزیر وغیرہ دیوے جتنا قصور زیادہ
ہوا اوتنا ہی نکال زیادہ کیا جاوے کم قصور ہو تو کم سزا دیوے حالت گناہگار کی بہت
رعایت رکھی اگر کوئی بڑا فاجر کثیر ہے تو اوس کی عقوبت زیادہ چاہیے اگر مقل ہے تو کم چاہیے
اسی طرح کبیرہ صغیرہ گناہ کا بھی لحاظ کرنا ضرور ہے مثلا ایک آدمی اکثر لوگون کی بیبیون بچون کو چھیڑتا ہے
تو اوس کی عقوبت بنسبت اوس شخص کے جسنے فقط ایک ہی بی بی یا بچے کو چھیڑا ہے زیادہ ہوگی
اقل تعزیر کی کچھ حد مقرر نہیں ہے جس امر مین آدمی کو کوکہ ہو پہنچے فعل ہو یا قول یا ترک قول یا ترک
فعل وہی اوس کی تعزیر ہے کبھی یون بھی تعزیر کیجاتی ہے کہ دفعتاً کر دین توبیخ فرما دین آنحضرت
سے ساتھ دین ملاقات چھوڑ دین سلام ترک کر دین یہان تک کہ وہ تائب ہو یہ بات مصلحت
پر موقوف ہے رسول اللہ صلعم نے اون تین اشخاص سے جو غزوہ تبوک سے متخلف ہو گئے تھے ملنا چھوڑ دیا
تھا ایک تعزیر یہ ہے کہ نوکری سے خدمت سے عہدے سے جدا کر دی آنحضرت صلعم نے اور آپ کے
اصحاب نے اس طرح کیا ہے ایک تعزیر یہ ہے کہ اگر لشکری زحف سے بھاگ جاوے تو اوس کی روٹی
بند کر دیجاویگی وہ لشکر مین نہ آنے پاوے اس لیے کہ یہ بھاگنا اوسکا کبائر مین داخل ہے اسی طرح
جب کسی حاکم کا زمزنت کوئی خطا ہو تو اوس کی تعزیر یہی برطرف کرنا اوسکا ہے اگر ایسا قصور ہے
کہ عزل اوس کے لیے کافی نہین ہو سکتا تو تعزیر حبس و ضرب بھی جائز ہے ایک تعزیر یہی ہے کہ
مونہہ کالا کر کے گدھے وغیرہ پر اولٹا چڑھا کر پھرایا جاوے عمر بن خطاب نے ایک جھوٹے گواہ کو یہی

یہی سزا دی تھی اس لیے کہ کذب سے روسیاہ ہوتا ہے اوس نے بات بدلی اوس کو بلکہ رسوا کیا گیا
کہ منہ طرف دم کی ہو **فائدہ** اعلیٰ تعزیر یہ ہے کہ دس کوڑون سے زیادہ نمارے اکثر علما نے
یہی کہا ہے کہ تعزیر درجہ حد کو نہ پہونچے بعض نے کہا ادنی حدود حر چالیس یا اسی کوڑے ہین غلام
کی حد بیس یا چالیس درے ہین اس حد تک تعزیر نکرے اسی طرح جیسی عمرؓ نے مال جو پایا جاوے اوسکا
ہاتھ نہ کاٹی جس نے زنا سے کمتر کام کیا ہے اوس کو زنا کی حد نمارے ایک شخص نے مہر بنا کر بیت المال
سے کچھ مال لیلیا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے تین دن تک سو سو کوڑے روز اوس کو مارے ایک عورت
مرد کو ایک لحاف مین پایا تھا خلفای راشدین نے اوسکو سو کوڑے لگائے جسنے اپنی بی بی کی لونڈی
سے جماع کیا اگر بی بی نے اوس کو ناطی شوہر کے حلال کر دیا ہے تو سو کوڑے مارے جاوینگے
اور جو حلال نہین کیا ہے تو رجم کیا جاویگا مذہب احمد وغیرہ یہی ہے مالک نے کہا بعض جرائم ایسی
ہین کہ اون مین نوبت قتل تک پہونچتی ہے جیسے کوئی جاسوسی مسلمان کی کرے دشمن کو خبر مسلمان
کی پہونچا دی احمد نے ایسے شخص کے قتل مین توقف کیا ہے مگر مالک نے جائز رکھا ابن عقیل نے
بھی کہا قتل درست ہے ابو حنیفہؒ و شافعیؒ نے منع کیا قاضی ابو یعلی حنبلی بھی مانع ہین مگر حدیث مین
قتل کرنا جاسوس کا آیا ہے ایک گروہ نے اصحاب شافعیؒ و احمد وغیرہما مین قتل داعیہ کا جائز رکھا
ہے یعنی داعی شخص کا جو طرف بدعات مخالف کتاب و سنت کے لوگون کو بلاتا ہے مالکیہ نے کہا
مالک نے قتل قدریہ اس لیے جائز رکھا ہے کہ اون سے زمین مین فساد بپا ہوتا ہے نہ اس لیے کہ
وہ مرتد ہو گئے ہین اسی طرح کسی خارجی رافضی کا قتل کرنا بسبب درست ہے ایک روایت مین امام
احمد سے بھی یہی آیا ہے یہ قتل بسبب ان کے کفر کے نہین ہے بلکہ بسبب برپا کرنے فساد کے ہے زمین
مین اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ ساحر قتل کیا جاوے جندب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا آیا ہے کہ ساحر
کو تلوار سے مارنا چاہیے عمرؓ و عثمانؓ و حفصہ و ابن عمر وغیرہم صحابہ سے بھی یہی مروی ہے ابو حنیفہؓ نے
کہا تعزیرا قتل جائز ہے جبکہ مکرر ایسا جرم سرزد ہو کہ اوس طرح کے جرم مین قتل واجب ہوتا ہے مثلا
کوئی مکرر لواطت کرے یا بار بار دہوکا دیکر لوگون کا مال لیوے اس کو قتل للسیاسہ کہتی ہین جو

مفسد اپنے فساد سے کسی طرح باز نہ آوے وہ بھی لائق قتل ہے اس کی دلیل یہ حدیث ہی کہ رسول خدا
صلعم نے فرمایا ہے جو کوئی آدمی اور تمہارا کام ایک مرد پر مجتمع ہو وہ چاہتا ہے کہ شق عصا کرے
جماعت مین تفریق ڈالے تو تم اوس کو قتل کرو دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ فتنے ہون گے
پس اگر کوئی چاہے کہ اس امت مین تفرقہ ڈالے حالانکہ امت جمع ہے تو اوس کو تلوار سے مار ڈالو کوئی
کیون نہو یہ دونو حدیث مسلم مین ہین اسی طرح یہ فرمایا ہے کہ چوتھی بار مین شراب خوار کو قتل کرو امام
احمد نے دیلم حمیری سے روایت کیا ہے کہ مینے رسول خدا صلعم سے پوچھا کہ ہم ایسی زمین مین جہان
ہم کو بہت محنت و مشقت کرنی پڑتی ہی ہم گیہون کی شراب بنا کر محنت کرنے پر قوت حاصل کرین
شہر کی سردی کو دور کرین فرمایا اوس مین نشہ ہوتا ہے کہا ہان فرمایا مت پیئے کہا لوگ اوس کو نہ چھوڑینگے
فرمایا اگر ترک نکرین تو اون کو قتل کر دو یہ اس لیے ارشاد کیا کہ مفسد مثل صائل کے ہے جب بدون
قتل کے کام نچلے تو قتل کرنا چاہیے **فائدہ** گو اس بات کا یہ ہے کہ عقوبت دو طرح پر ہے ایک
جرم گذشتہ پر جو کیا اوسکی سزا ملنی چاہیے یہ نکال ہے طرف سے خدا کی جیسے شارب خمر و قاذف کو کوڑے
مارنا محارب و سارق کے ہاتھ پاؤن کاٹنا جو سزا گناہ کو عذاب کرنا دوسری عقوبت وہ ہے جو
واسطے ادای حق واجب یا ترک محرم کی زمانہ آئندہ مین دیجاتی تہی جس طرح مرتد سے توبہ کرائی جاوے
یہان تک کہ اسلام لاوی اگر اوس نے توبہ کی بہتر ورنہ فی الفور قتل کیا جاوی یا جس طرح تارک نماز و
زکوۃ و تلف حقوق خلق کو عقوبت کیجاتی ہے یہان تک کہ نماز پڑھے دیکر حق آدمی ادا کرے ان
کامون کی تعزیر پہلے کامون سے زیادہ تر سخت ہے اسی لیے یہ بات ٹہیر چکی ہے کہ ترک نماز پر بار بار
ماری یہان تک کہ نماز پڑھنے لگے یا حق واجب ادا کری **فائدہ** شریعت مین جو کوڑے مارنے کا
حکم آیا ہے مراد اوس سے معتدل مجلد ہے تازیانہ وسط ہے کیونکہ بہتر کام وہ ہے جو وسط ہو علی مرتضی رض
نے کہا بیچ کی بابیچ کا کوڑا ہو یہ نکرے کہ کوڑے کی جگہ لاٹھی مارے یا کوئی ڈنڈا سر پر توڑے یا درہ پر
اکتفا کری اس لیے کہ درے کا استعمال تعزیر مین ہوتا ہے حد مین کوڑے مارے جاتے ہین عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ اکثر تادیب درے سے کرتے تہے جب حد ہوتی تو کوڑا لیتے کیونکہ اس جگہ کام اسی کوڑے کا

ہے نودی کو یہ بھی ضرور نہیں ہے کہ کپڑے اوتار کر ننگا کر کے مارے بلکہ صرف وہ لباس جسکی کیا جائے
جو دفع الم ہے جیسے لبادہ یا پوستین وغیرہ یا آنکہ کر مارنا بھی ضرور نہیں ہی مگر جبکہ حاجت ہو یہ بونہ پر نہ مارے
اس لیے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تم قتال کرو تو مونہہ سے بچو اس لیے کہ مقتل ومادرس کی
تادیب ہے نہ قتل کرنا ہان ہر عضو کو مزہ مار کا چکھا دے جیسے پشت بازو ران وغیرہ

فصل

حامیان خدا ورسول کے لیے جو عقوبات شریعت حقہ مین آئے ہین دو طرح پر ہین ایک تو عقوبت
اون لوگون کی جنپر قابو حاصل ہے خواہ ایک آدمی ہو یا زیادہ اسکا حکم گذر چکا دوسری عقوبت
اوس گروہ کی جو قابو مین نہین آتے مگر قتال سے سواس کی اصل یہی جہاد کرنا ہے کفار سے جو دشمن
خدا ورسول ہین جس کو دعوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دین اسلام کے پہنچ گئی ہے
پھر اوس نے نہ مانا قبول نہ کیا تو اوس سے لڑنا واجب ہے یہان تک کہ سارا دین اللہ ہی کے لیے ہو
جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکے سے مدینے کو ہجرت نہ کی تھی تب تک حکم جہاد کا نہ آیا تھا
پھر حکم قتال کا مہاجر قتال شرعا واجب ہے اس کے ترک کرنیوالو کی مذمت آئی ہے اون کو منافق
کہا گیا ہے دلون کا بیمار بتایا ہے آیات واحادیث واردہ امر جہاد وفضائل جہاد مین بیگنتی ہین
مؤلف کتاب العبودیۃ سب کو جمع کیا ہے باتفاق علما یہ جہاد افضل ہے حج وعمرہ ونماز تطوع وصوم
تطوع سے قرآن وحدیث کا منشا یہی ہے یہان تک کہ ایک رات کا چوکی پہرہ دینا راہ خدا مین ہزار
شب کے قیام وصوم نہار سے بہتر ہے جتنی فضیلت اس عمل کی آئی ہے کسی کی نہین آئی مگر ذکر اللہ
کی کہ وہ ہر وقت جہاد مین جہاد سے بھی افضل ہے اس عمل کا نفع کچھ فاعل ہی کو نہین ہوتا ہے بلکہ
سب کو دین ودنیا مین فائدہ حاصل ہوتا ہے جتنے انواع عبادات باطنہ وظاہرہ ہین اون سب پر
مل شامل ہے جب مقصود اصلی قتال مشروع کا عبارت ہے جہاد سے یہ ٹھیرا کہ دین اللہ ہی کے
لیے ہو اللہ ہی کا بول بالا ہو تو پھر جو کوئی اس سے منع کرے اوس سے باتفاق مسلمین لڑنا چاہیے
ان جو شخص اہل ممانعت ومقاتلت سے نہین ہے جیسے عورتین اطفال راہب شیخ کبیر اندھے دیوانے

لنجی سیار وغیرہ اذ کو نزدیک جمہور کے قتل کرنا نہ چاہیے مگر جب کہ وہ قول یا فعل سے مقاتلہ کرین
اگرچہ بعض کے نزدیک ان سب کا قتل کرنا بھی بسبب مجرد کفر کے جائز ہے سوا النسار وصبیان
کے مگر پہلی بات زیادہ ٹھیک ہے اس لیے کہ ہم کو اوس سے لڑنا چاہیے جو ہم سے لڑے
اللہ تعالی نے فرمایا ہے وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب
المعتدین حدیث مین آیا ہے کہ بعض لڑائیون مین رسول اللہ صلعم ایک عورت مقتولہ پر گذرے
وہان لوگ جمع تھے فرمایا یہ تو نہ لڑتی ہوگی یعنے پھر تم نے اس کو کس لیے قتل کیا پھر فرمایا خالد کو
مرد دو کہ نہ مارو بوڑھے کو عورت کو طفل صغیر کو قتل نکرو اللہ تعالی نے اونھین کا قتل کرنا مباح
کیا ہے جن کے مارنے مین صلاح خلق متصور ہے چنانچہ ارشاد کیا کہ فتنہ قتل سے بڑھکر ہے یعنی
قتل میں اگرچہ شر و فساد ہے لیکن فتنۂ کفار مین جو شر و فساد ہے وہ قتل سے بڑھکر ہے پھر جو کوئی
مانع مسلمین اقامت دین الہی سے نہین ہے تو مضرت اوس کے کفر کی اوسی کی جان پر ہی ہوگی اور کسی
پر نہین اسی لیے فقہا نے کہا ہے کہ داعیہ بدع مخالفہ کتاب وسنت کو جو سزا دیجاتی ہے وہ ساکت
کو نہین دیجاتی یہی وجہ ہے کہ شریعت نے قتل کفار کو واجب کیا ہے جس پر قابو حاصل ہے اوس کے
قتل کو واجب نہین کیا بلکہ اگر کوئی آدمی سے قتال یا غیر قتال مین گرفتار ہو جاوے یا کشتی کو ہوا نے
باہر پھینکدیا ہے یا راہ بھول گیا ہے یا کسی حیلے سے پکڑ لیا گیا ہے تو امام کو چاہیے کہ اوس کے ساتھ
وہ معاملہ کرے جو قتل سے زیادہ صلاح ہو احسان رکھکر چھوڑ دے یا فدیہ لیکر رہا کرے خواہ یہ فدیہ
مال ہو یا نفس اکثر فقہا کا یہی قول ہے کتاب وسنت بھی اسی پر دال ہین اگرچہ بعض فقہا متقدمین
معاودات کو منسوخ خیال کرتے مین رہے اہل کتاب و مجوس انسے وہان تک لڑنا چاہیے کہ اسلام
لاوین یا جزیہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر دیوین جو ان کے سوا ہین اونھین فقہا کا اختلاف ہے
کہ اون سے جزیہ لیا جاوے یا نہین عامۂ فقہا کہتے ہین عرب سے جزیہ نہ لیا جاوے اسی طرح جو گروہ
ممتنعہ کہ منسوب طرف اسلام کی ہے یا بعض شرائع ظاہرہ متواترہ سے ممتنع ہے اوس سے جہاد کرنا
باتفاق مسلمین واجب ہے حتی یکون الدین کلہ للہ جس طرح ابوبکر صدیق و سائر صحابہ نے

ما نعین زکوٰۃ سے قتال کیا ہے بعض صحابہ نے توقف کیا تھا پہ اتفاق کیا عمر بن خطاب نے
کہا کیونکر کو مین تم ان سے کسطرح لڑتے ہو کہا زکوٰۃ حق اسلام ہے اگر ایک ایسا بند شتر جو یہ رسول تھا
مسلم کو دیتے تھے نہ دیں گے تو مین ان سے لڑون گا عمر نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اللہ نے سینہ ابو بکر
کا کہول دیا یہ لڑائی حق ہے آنحضرت صلعم سے بوجوہ کثیرہ امر قتال کرنیکا ہمراہ خوارج ثابت ہوا ہے
علی مرتضیٰ کہتے ہیں رسول خدا صلعم نے فرمایا آخر زمانے میں ایک قوم نکلے گی کم سن بے وقوف
ساری خلق کی باتوں سے اچھی بات کہیگی انکا ایمان ان کے گلے سے نیچے نہ اتریگا دین سے ایسی
نکلجاوینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے تم جہان کہیں اون کو ملو اون کو پاؤ قتل کر ڈالو انکے
قتل میں قاتل کو دن قیامت کے اجر ملیگا یہ حدیث صحیحین میں ہے مسلم کی روایت میں آیا ہے
اگر معلوم ہو اوس لشکر کو جو ان کو قتل کرتا ہے کہ خدا نے کیا حکم دیا ہے انکے لیے زبان پر اپنے
نبی کی تو بہ پر عمل کرنے سے بیٹھ رہیں یعنے ان کے قتل کرنے کا یہ اجر ہے کہ پہر اوس کے مقابلے
میں کسی عمل کرنے کی کچھ حاجت باقی نہیں رہتی حدیث ابی سعید خدری میں مرفوعاً ان کی بابت
آئی ہے یقتلون اهل الاسلام ویدعون اهل الاوثان لئن ادرکتهم لاقتلنهم قتل عاد
یہ حدیث متفق علیہ ہے جب اہل عراق و شام میں پہوٹ پڑی تو ان کو علی مرتضیٰ نے قتل کیا انکا
نام حروریہ ہے یہ خارجی تھے غرضکہ کتاب و سنت و اجماع امت سے یہ بات ثابت ہے کہ جو
کوئی شریعت اسلام سے خارج ہو گو وہ تکلم بشہادتین کرے کلمہ پڑہے آپ کو مسلمان کہے اوس سے
لڑنا چاہیے ہان جس نے سنت راتبہ کو ترک کر دیا ہے جس طرح مثلاً دو رکعت سنت فجر نہیں پڑہتا
اوس سے بہی قتال کرنا چاہیے میں نقتاد سکے . و قول میں رہی واجبات مستفیضہ سو اونپر
بالاتفاق مقاتلہ کرنا چاہیے یہان تک کہ التزام اقامت صلوات مکتوبات کرین زکوٰۃ دین روزہ
رکھیں حج بجالائیں نکاح محارم کو کل خبائث سے کہیں مال و جان اہل اسلام پر دست درازی
نہ کرین یہ قتال ابتداء بعد تبلیغ دعوت نبوی واجب ہے اور جبکہ خود ہی مسلمانوں سے لڑانے
شروع کرین تو پہر قتال موکد تر ہو جاتا ہے جس طرح حکم قتال مفسدین قطاع الطریق کا ہی بلکہ ابلغ تر

اوس سے اسی طرح کفار سے اور سا اون سے جو بعض شرائع سے ممتنع ہین جیسے مانعین زکوۃ و خوارج وغیرہ اور جو کوئی ان کی طرح ہو اوس سے جہاد کرنا اب اگر وہ فعا۔ اب جہے لیں جب یہ جہاد ابتدائً ہوگا تو فرض کفایہ ہے جب کوئی ایسا آدمی کھڑا ہو گیا جو کفایت کر سکتا ہے تو فرض کو اور دوسرونکے ذمے سے ساقط ہو جاویگا فضیلت اسی قائم کے لیے ہوگی جس طرح قرآن پاک میں آیا ہی لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ اور جو دشمن ہی حملہ آور ہو مسلمانون پر ہجوم کرے تو پہر دفع کرنا اوسکا اون سب پر واجب ہے جن کا اوس دشمن نے قصد کیا ہے اور جن کا قصد نہین کیا اونپر اعانت مقصودین واجب ہے قال تعالی وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر رسول صلعم نے بہی امر نصرت مسلم کا فرمایا ہی خواہ ہر آدمی کو قتال پر رزق ملے یا نملے یہ دفع ہر کسی پر جان و مال سے بقدر قدرت و امکان با وجود قلت و کثرت کے واجب ہے خواہ پیادہ ہو یا سوار قیام خندق مین ابتدا نے قصد اہل اسلام کیا تہا اللہ تعالی نے کسیکو اجازت ترک قتال کی نہدی جسطرح اون ترک جہاد کا ابتدائی طلب عدو مین دیا تہا وہ اقسام شہادہ سے تہے ایک قاعد دوسری خارج بلکہ اون لوگون کی مذمت کے جنہون نے رسول خدا صلعم سے اذن چاہا تہا کہا تہا کہ ہمارے گہر ننگے ہین سو فرمایا کہ اون کے گہر ننگے نہیں انکا ارادہ بہاگنے کا ہے سو یہ دفع بچاناہے دین و حرمت و انفس کا پس یہ قتال الاضطرار ہوا اور وہ قتال اختیاری تہا دین بڑہانے کو دشمن کے ڈرانے کو جیسے غزوہ تبوک وغیرہا غرضکہ اس قسم کی عقوبت داخلی طوائف ممتنعہ کے سب ہی رہی وہ طوائف جو اہل دیار اسلام ہیں جو تم سے غیر ممتنع ہین اون کی عقوبت یہی ہے کہ اون کو اون واجبات پر جو مبانی اسلام ہین جیسے صلوات و صوم وغیرہا یا جیسے ادا کرنا امانات کا وفا کرنا عہود کا معاملات وغیرہا مین ملتزم کرے یہ الزام اون کی لیے واجب ہے مثلاً اگر سب لوگ مرد عورت نماز نہ پڑہتے ہین تو اون کو اول حکم نماز پڑہنے کا دے اگر نمازی ہونا ا وہے یہانتک کہ سب کے سب نماز پڑہنے لگین اسپر اجماع علما ہے پہر بعض نے کہا قتل مین مہلت دی تو بہ طلب کرے اگر توبہ کرین فبہا ورنہ جان سے مارڈالے یہ قتل انکا بوجہ کفر و ردت کے

ہے یا سبب فسق کے آمین دو قول ہین امام احمد کی دو قول مشہور ہین اکثر سلف کا قول مقتضی کفر
ہے اگر میہ وجوب کا اقرار کیون نکرے اور جو نعوذ باللہ منکر وجاحد وجوب ہے تو بیہ بالاتفاق کافر
ہوگیا اب اوس کے قتل مین کیا دیر ہے بلکہ اولیا وید واجب ہے کہ جب بچا سات برس کا ہو جاوے
تو اوس کو نماز پڑہاوین دس برس کا ہو کر نہ پڑہے تو اوس کو مارین شونکمین بستر سے علحدہ سولاوین
یہ بات حدیث مین آئی ہے اسی طرح نماز جس چیز کی محتاج ہے جیسے طہارت واجب وغیرہ وہ اوسکو
تعلیم کرین پورا کام یہ ہے کہ مسجدون کی خبر گیری کرین ائمہ نماز کے پاس اوشمین شہین اماموں کو حکم
کرے کہ ان کے ہمراہ ویسی ہی نماز پڑہین جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتے تہے حدیث
مین آیا ہے صلوا کما رأیتمونی اصلی رواہ البخاری اس حدیث سے یہ بات بہی ثابت ہوتی
ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑہے آمین کہے رفع الیدین کرے سارے سنن نماز جو احادیث صحیحہ سے
ثابت ہین بجا لاوے ورنہ یہ نماز ویسی نماز نہو گی جو رسول خدا صلعم پڑہا کرتے تہے ایک بار آنحضرت
صلعم نے کنارۂ منبر پر نماز پڑہی فرمایا یہ کام مینے اس لیے کیا ہے کہ تم میرا اقتدا کرو میری سی نماز
پڑہنا سیکہہ لو امام نماز کو چاہیے کہ لوگون کو مہلت دے تاکہ اون سے وہ کام جو کمال دین کا ہی فوت
نہو خود بہی پوری پوری نماز پڑہائے یہ نکرے کہ جو منفرد کے لیے جائز ہے اوسپر اقتصار کرے خدا
کی بات دوسری ہے اسی طرح جو امام حج کا یا امام حرب کا ہو اوسکو بہی یہ امور ملحوظ رہین تاکہ دین یا
خود واقع نہو دنیا مین جو کوئی کسیکا وکیل یا گماشتہ ہوتا ہے لین دین مین اپنے موکل کی بہلائی
چاہتا ہے اوس کے مال کا نقصان روا نہین رکہتا ہے اپنا چاہے نقصان کر دے مگر موکل کا
ضرر نہیں کرتا ہے یہ نماز حج حرب وغیرہ تو امور دین سے ہے امین اصلاح اعمال کا زیادہ تر اہتمام چاہیے
لوگ و رؤسا کے اہتمام کرنے سے ساری درستی دین و دنیا کی ہوتی ہے ورنہ سارے کام پریشان
و مضطرب ہو جاتے ہین کسی ایک بات کا بہی رنگ ڈہنگ درست نہین رہتا ان سب امور کا
ملاک یعنی جڑ حسن نیت امرا و رؤسا و ولاۃ ہے حق مین رعیت کے اخلاص دین ہے واعلی خدا
کے توکل کرنا ہے اللہ پاک یہ اخلاص و توکل کو جڑ سارے صلاح و فلاح خاصہ عامہ کا کہا ہے

وکیا ہم کو حکم کیا ہے کہ ہم نماز مین ایاک نعبد وایاک نستعین کہا کرین یہ دونون کلمے جامع اون
سب امور کے ہین جو کتب منزلہ سماویہ مین آئے ہین آیک روایت مین آیا ہے کہ ایک بار رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی غزوے مین تشریف رکھتے تھے یا مالک یوم الدین ایاک نعبد
ایاک نستعین کہا سر دشمنون کے کاندہون پر سے نیچے گرنے لگے مجھی یاد آیا کہ ایک بار والی دمشق
جہاد کو نکلے تھے وقت صف آرائی کے اون کے منہ سے یہ لفظ نکلا یا خالد بن الولید شیخ الاسلام
ابن تیمیہ رحمہ وہان موجود تھے سنتے ہی بادشاہ کو کہلا کر اکہ تو یہ کیا کہتا ہے کہہ یا مالک یوم الدین
ایاک نعبد وایاک نستعین جب اوس نے یہ کلمہ مبارک کہا اللہ نے فتح نصیب کی دشمن کو
شکست ہو گئی کیونکہ خود قرآن پاک مین جابجا اخلاص کا ذکر ہے کہین فرمایا فاعبدہ وتوکل علیہ
کسی جگہ یون آیا علیہ توکلت والیہ انیب کہین یہ کہا علیک توکلنا والیک انبنا والیک
المصیر رسول خدا صلعم جب قربانی ذبح کرتے اللھم منک ولک کہتے آخر مین حافظ کی
کے نام سے اور دوسری طرف بھی والی ہر ایک ساتھ تین کام مین ایک اخلاص اللہ کے لیے توکل کرنا اسکے
ہمراہ دعا وغیرہ کی ہے کی اصل حافظت کرتی ہے نماز یہ دل وبدن سے دوسرا کام احسان کرنا ہے
ساتھ خلق کے نفع ومال سے جسکو زکوۃ کہتے ہین تیسرا کام صبر کرنا ہے ایذا دہی خلق پر تحمل کرنا ہے
مصائب ونوائب دہر پر اسی لیے اکثر اللہ تعالی قرآن پاک مین نماز وصبر کو یکجا ذکر کرتا ہے کبھی نماز
وزکوۃ کو یکجا ارشاد فرماتا ہے بلکہ نماز وزکوۃ کا ساتھ مصحف مجید مین بہت آیا ہے جو جیسا نماز
زکوۃ وصبر کو قائم کیا تو سمجھو کہ حال اسکی رعیت دونون کا درست ہو گیا ان اسامی جامع مین سارے
حسنات داخل ہین مثلا نماز مین ذکر خدا و دعا اور تلاوت کتاب سما اخلاص دین و توکل علی اللہ
داخل ہے زکوۃ مین احسان کرنا طرف خلق کے مال سے نفع پہنچانے سے نصر مظلوم کی فریاد رسی
مدد کی حاجت برآوری محتاج کی داخل ہے حدیث صحیح مین آیا ہے ہر نیکی کا صدقہ ہے
اس بنیاد پر ہر احسان داخل زکوۃ ہے مگر بسط وجہ کا یہ ہے کیونکہ بلکہ حسن خلق مین سارے
خوبیان دین ودنیا کی ہین ترازوی اعمال مین دن قیامت کے اس سے زیادہ بھاری کوئی

مثل ہنو مکا صبر مین احتمال اذی کنظم غیظ عفو عن الناس مخالفت ہوی ترک حرص و بطر وغیرہ
داخل ہے جس ایہ میں ہے کہ قیامت کے دن عرش کے نیچے سے پکارینگے جسکا اجر اللہ پر
لینا ہو وہ کھڑا ہو جاوے اوس وقت کوئی کھڑا نہوگا مگر وہ شخص جنہون نے کسیکا قصور معاف
کیا یا اصلاح ذات البین کی فائدہ یہ بات حسن نیت یا احسان الی الرعیۃ مین داخل نہین ہے
کہ جو رعیت چاہے والی بھی وہی کام کرے جس کو رعیت مکروہ جانے اوس کو یہ ترک کردے انکی
خوشی ناخوشی کا پابند ہو کر رہے بلکہ یہ عین ظلم و فساد ہے اللہ تعالیٰ نے کہا ولو اتبع الحق اہواءہم
لفسدت السموات والارض ومن فیہن صحابہ سے ارشاد کیا واعلموا ان فیکم رسول اللہ
لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم بلکہ احسان کرنے کی صورت یہ ہے کہ جو کام لوگون کے لیے
دنیا و دین مین فائدہ مند ہو گو کوئی اوس سے ناخوش ہو یا اوس کو پسند نکرے اوس کو بجا لاوے
اتنی بات ہے اجس بات کو وہ مکروہ رکھین اوس امر مین نرمی سے برتاؤ کرے سخت گیری سے
پیش نہ آوے صحیح مین آیا ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا جس چیز مین نرمی ہوتی ہے اوس کو زینت
ہو جاتی ہے جس چیز مین سختی ہو تی ہے اوس مین عیب لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ خود رفیق و نرم ہے
نرمی و رفق کو دوست رکھتا ہے جو کچھ رفق و نرمی پر دیتا ہے وہ سختی و درشتی پر نہین دیتا عمر بن
عبد العزیز نے کہا مین چاہتا ہون کہ حق تلخ لون پر ڈرتا ہون کہ مبادا لوگ نفرت کرین اسلیے
صبر کرتا ہون یہان تک کہ کوئی میٹھی بات دنیا کی ہاتھ لگ جاوے تو اوس حق کو اوس کی ہمراہ
باہر نکالون کہ ایک سے اگر نفرت کرین تو دوسری بات پر قرار پکڑین فائدہ رسول خدا صلعم کے
عادت شریف یہی تھی کہ جب کوئی حاجت لاتا تو اوس کا کام کر دیتے یا نرم بات فرماتے بعض
اقارب نے کہا ہم کو والی صدقات کر دو فرمایا صدقہ محمد و آل محمد کو حلال نہین ہے اس سے
تو منع کیا مگر فئی سے عوض اوسکا کر دیا علی و زید و جعفر نے بابت دختر حمزہ کے تنازع کیا تھا آنحضرت
صلعم نے لڑکی کو اوسکی خالہ کے سپرد کر دی لیکن ہر ایک کو اس طرح پر خوش کر دیا کہ علی سے
کہدیا انت منی و انا منک جعفر سے کہا اشبہت خلقی و خلقی زید سے کہا انت اخونا و مولانا

اسی طرح ہر والی امر کو چاہیے کہ نسبت حکم میں نرمی برتے لوگ تو ہوتے ہی ولایت مال متاع منافع
اور شجاعت کا سوال کیا کرتے ہیں ان کو دوسری طرح پر موضوع کر دے اگر ممکن ہے ورنہ قول میسر
کہکر پہیر دے سخت کلام نکرے اس لیے کہ سائل کو رد کرنا اوس کے سوال کا جواب دینا ہے خصوصا
اوس شخص کو جس کی تالیف کی حاجت ہے اللہ پاک نے فرمایا اما السائل فلا تنہر واٰت ذا القربیٰ
حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا یعنی رشتہ داروں محتاجوں مسافروں کو
جتنا حق ہے اوتنا دیوے مگر بیجا نکرے کہ سارا مال اوڑا دیوے الی قولہ واما تعرضن عنہم ابتغاء
رحمۃ من ربک ترجوھا فقل لہم قولا میسورا یعنی اگر تو اون سے موںہہ پہیرے اپنے رب کا
امیدوار ہو کر تو آسان بات کہہ اسی طرح جب کسی شخص پر کوئی حکم جاری کیا جاتا ہے تو اوس شخص کو
ایذا ہوتی ہے پہر جب اوس سے کوئی اچھی نرم بات ملائم کلمہ کہدیا جاتا ہے تو اوس کا جی خوش
ہو جاتا ہے یہ گویا ایک عمدہ سیاست ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ
اللہ تعالیٰ نے جب موسیٰ و ہارون کو پاس فرعون کی بہیجا فرمایا فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشیٰ تم دونو اوس سے
نرم بات کرنا شاید وہ سوچے یا ڈرے اسی طرح جب رسول خدا صلعم نے معاذ بن جبل و ابو موسیٰ اشعری کو
طرف یمن کے روانہ فرمایا تو اون سے یہ کہا یسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا ایک
گنوار نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا لوگ اوس کے روکنے کو اوٹھے فرمایا مت روکو مت لینی یہ
کہا ایک ڈول پانی کا اس جگہہ پر ڈال کر بہا دو وانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین یہ دونو
حدیثیں صحیحین میں ہیں کسی نے ہارون رشید کو بہت سختی سے نصیحت کی ہارون نے کہا نہ تو موسیٰ
و ہارون سے بہتر ہے نہ میں فرعون سے بدتر ہوں مجہنا اون دونو کو خدا نے فرمایا کہ اوس سے
نرم بات کرو تو کیوں مجہسے اتنی سختی کرتا ہے غرضکہ رفق و لینت ایسی چیز ہے کہ آدمی ہر قوم اور ہر
طرف اپنی جان و اہل بیت و رعیت کی سیاست و معاملات میں حاجت رکہتا ہے
جب ہی قبول کرتے ہیں کہ وہ حق میں اون کے حظ محتاج الیہ کا ہو
کے عبادت و طاعت ہو جاتے ہیں تو دیکہو کہانا پینا پہننا ہر انسان پر

اضطرار مین مردار کا کھانا بھی واجب ہوتا ہے عام علماء کا یہی قول ہے اگر نہ کھایا اور مر گیا تو
جہنم مین گیا کیونکہ عبادت بدون اکل و شرب وغیرہ کے ادا نہین ہو سکتی اور جو چیز کہ واجب بلا اوسکے
ادا نہو سکے وہ واجب ہوتی ہے اسی لیے نفقہ انسان کا اپنی جان اور اپنے اہل پر مقدم ہے
غیر پر نفقہ کرنے سے اس باب مین احادیث آچکی ہین کیونکہ یہ نفقہ فرض عین ہے وہ نفقہ فرض کفایہ
یا مستحب ہے اگرچہ دینا ہی کیون نہو جاوے جبکہ وہ شخص ساتھ اوس کے قیام کرے الطاعۃ
واجب ہوتا ہے غرضکہ استعانت کسی امر مباح جلیل سے امر حق پر منجملہ اعمال صالحہ کے ہے اسی لیے
حدیث مین آیا ہے وفی بضع احدکم صدقۃ مومن کی نیت جب نیک ہوئی تو سارے افعال
یا بس کو ثواب ملیگا سارے مباحات اوس کے اعمال صالحہ ہو جاوینگے بخلاف منافق کے
کہ وہ عبادات ریا پر معاقب ہوگا الحاصل ہر امر خیر طاعت و اعانت و ترغیب کو جہانتک
ہو سکے آسان کرے اولاد و اہل و رعیت کے ساتھ ایسا برتاؤ ہو جس سے اونکو عمل صالح مین
رغبت پیدا ہو کسیکو انمین سے کچھ دے کسی کو اچھا لگے گھوڑ دوڑ تیر اندازی اسی لیے مشروع ہوئی
ہے کہ لوگون کو اصلاً و قوت رباط خیل مین رغبت پیدا ہو دشمن سے لڑین خدا کی راہ مین جہاد
کرین یہانتک کہ خود رسول خدا صلعم اور اون کے خلفائے راشدین نے مسابقت کی ہے خرچ
بیت المال سے پڑتا تھا اسی طرح مؤلفۃ القلوب کو دیتے صبح کو آدمی دنیا کے لیے مسلمان ہوتا شام کو
اسلام اوسے سارے جہان سے زیادہ عزیز ہو جاتا اسی طرح شر و معصیت کی جڑ کاٹنا چاہیے تھی
دیکھے جو کام منجر بشر مقتضی بہ معصیت موصل الی الفساد ہو اوس مین کوئی مصلحت راجحہ موجود ہو تو
اکل اوسکے سد باب کو کرے جس طرح رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کوئی مرد کسی عورت کو اکیلا
لیکر نہ بیٹھتا ہے مگر تیسرا اون کا شیطان ہوتا ہے عورت کو دو روزہ راہ کے سفر سے منع کیا ہے
مگر ہمراہ شوہر یا کسی محرم کے خلوت اجنبیہ سے نہی فرمائی ہی اس لیے کہ یہ سب ذرائع فساد کے
ہین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک رات پھرتے تھے جس طرح کوئی کوتوال شہر کا گشت کرتا ہی
ایک عورت کو سنا شعر پڑھتی تھی ٥ هل من سبیل الی خمر فاشربها ام من سبیل الی نصر بن حجاج

نصر کربلا کرد کیا ایک خوبصورت جوان پایا اوسکا سر منڈوا دیا اسر منڈنے سے اوسکا حسن و جمال
اور بھی زیادہ ہو گیا نا چار اوس کو طرف ابصرہ کے نکال دیا کہ کہین عورتین اوسپر مفتون
ہو جاوین ایک نقل یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہدیا کہ فلان شخص کے پاس لڑکے
بیٹھتے ہین اسپر اونکو ان کو اوس کے پاس بیٹھنے سے رد کر دیا کہ مبادا کوئی فتنہ برپا ہو اولیاے
اطفال کو منع کر دیا کہ لڑکو ن کو بنا سنوار کر یہ لاکرین تمامات ہیروین تنہا بھیجا کرین مجالس لہو
اغانی مین حاضر نہ لاوین اگر ایسا کرین گے تو تعزیر دیجاوے گی اسی طرح جس شخص سے فجور ظاہر ہوا ہو
اوس کو صحبت غلمان و مُردان سے منع ت رو کا جاوے دونون مین جدائی کرا دیجاوے فقہا کا
اتفاق ہے کہ گواہی فاسق کی جائز نہین ہے جبکہ کسی طرح کا فسق اوس سے دیکھا سنا گیا ہو
لوگون کے اچھے برے کہنے پر ایک جنازی کو فرمایا انتم شہداء اللہ فی الارض ایک عورت زمانہ
نبوی مین اعلان فجور کرتی تھی فرمایا لو کنت راجما احدا بغیر بینۃ لرجمت ھذہ معلوم ہوا کہ اقامت حد
بدون بینہ کے نہین ہوتی ہے رہی یہ بات کہ لوگون کی گواہی سے امانت کے مقدمے مین اعتراض کرین
سو اس جگہ کچھ حاجت معاینے کی نہین ہے استفاضہ کافی ہے بلکہ استفاضہ سے بھی کم کفایت کرتا ہی
بلکہ اقران سے استدلال کرسکتے ہین جس طرح ابن مسعود نے فرمایا اعتبروا الناس باخدانھم لوگون کا حال
اون کے یارون سے کر و عمر رضی اللہ عنہ نے کہا احترزوا من الناس بسوء الظن لوگون سے فقط
بدگمانی پر بچو اتعزم سوء الظن

فصل

منجملہ اون حدود و حقوق کے جو شخص معین سے تعلق رکھتے ہین ایک قتل نفس ہے فرمایا لا تقتلوا
اولادکم من املاق مت مار ڈالو اپنی اولاد کو ڈر سے محتاجی کے ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ
الا بالحق مت قتل کرو کسی جان کو جو اللہ نے حرام کی ہے مگر حق سے مومن کو خطا سے مارا ہے تو اوس کا حکم
دوسرا ہے اور جو دیدہ و دانستہ قتل کیا ہے تو جہنم ہی بدلا کا غضب ہے خدا کی لعنت ہے ایک جان کا
قتل کرنا ایسا ہے جیسے سارے جہان کو قتل کر ڈالا ایسی ہی زندہ کرنا ایک جان کا مثل زندہ کرنے سارے

آدمیون کے ہے قیامت مین سب سے پہلے خون ہی کا فیصلہ ہوگا فائدہ قتل تین طرح پر ہے ایک
عمد اور وہ یہ ہے کہ کسی نفس معصوم کو مار ڈالے ایسی چیز سے کہ غالباً آدمی اوس سے مر جاتا ہے جیسے
تلوار کی دھار یا کوئی بھاری چیز جیسے سندان آہنگر گرز آہنی پتھر یا آگ مین جلا دے یا پانی مین
ڈبو دے یا اونچی جگہ سے گرا دے یا گلا گھونٹ ڈالے یا خصیے مل ڈالے یہان تک کہ جان نکل جاوے
یا سر دبا ڈالے یہان تک کہ مر جاوے یا زہر پلا دے سو اس طرح کے فعل سے قاتل پر تو دینے
قصاص کا واجب ہوجاتا ہے اولیاء مقتول کو اس بات کا قاتل پر قابو دے کہ اگر وہ چاہین اوسکو
قتل کر ڈالین یا معاف کرین یا دیت لیوین مگر مارنے کی شیر ہے تو سوا قاتل کے دوسرے کو نہ مارین
قال تعالی ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیه سلطانا فلا یسرف فی القتل اسکا وصی کا
اس کی تفسیر مین کہا ہے لا تقتلوا غیر قاتله حدیث مین آیا ہے جو کوئی ارادہ کرے کسی چوتھی بات
کا تو تم اوسکا ہاتھ پکڑ لو یا رہے یا بخشے یا دیت لے ان تینون امرون مین سے جب ایک کام کر لیا تو پیا ما
نکری اگر کیگا تو مار ڈالنا لیا ہے اور ہمیشہ رہیگا ترمذی نے اسکو ابی شریح سے روایت کیا ہے
حسن صحیح کہا ہے یعنی جس نے بعد عفو کے قتل کیا یا دیت لی تو اوس نے بڑا ایک جرم کیا جو قتل ابتدائی
سے بھی زیادہ ہے بعض علماء نے کہا ہے ایسے شخص کا قتل کرنا واجب ہے کیا اولیاء مقتول کو
اسمین دخل نہیں ہے علماء نے کہا ہے اولیاء مقتول کا دل غیظ سے جوش مارتا ہے جب تک کہ
قاتل کو قتل کر لین مگر یہ اولیا کبھی فقط قتل قاتل پر راضی نہیں ہوتے ہین اکثر اصحاب قاتل کو قتل
کر ڈالتے ہین جیسے کوئی سردار کسی قبیلے کا مقدم کسی گروہ کا ہو اس صورت مین زیادتی قاتل
کی تو ابتداء ہی مین ہوئی ان کی زیادتی انتہا مین ہوئی جاہلیت کے لوگ جو شریعت سے باہر
ہیں روا ایسے بہت سے کام کر بیٹھتے ہین کبھی قاتل مقتول سے زیادہ اشرف ہوتا ہے تو اوس کے
قتل مین استنکاف کرتے ہین اسکا انجام یہ ہوتا ہے کہ اولیاء مقتول صبر کر کے اوسکا اولیاء قاتل
سے ملتے ہین اور سپر ہاتھ صاف کرتے ہین پھر کبھی دونو طرف سے بلوا اٹھ کھڑا ہو جاتا ہے طرح
طرح کے فتنے اور فساد پیدا ہو جاتے ہین یہ ساری خرابی اس بات کی ہے کہ طریقہ عدل سے باہر

ہوگئے دائرہ شرع سے نکل گئے ہین ورنہ خدا نے قصاص کو واجب کیا ہے قصاص کی معنے
مساوات کرانا ہے درمیان قتل وغیرہ کے اس قصاص مین اورون کی زندگی ہے سوا قاتل کے
دوسرے کو مارنا نچاہیے جب قتل کرنے والی کو یہ معلوم ہوا کہ وہ عوض اس قتل کے قتل کیا جاویگا
تو پھر وہ قتل سے باز رہیگا حدیث نبی مین نزدیک احمد وغیرہ کے آیا ہے کہ مسلمان بدلی کافر کے
مارا نجاویگا کوئی عہد والا حالت عہد مین مقتول ہوگا حدیث المسلمون تتکافأ دماؤهم کا
یہی مطلب ہے کہ سب مسلمان متساوی متماثل ہین بڑے ہون یا چھوٹے عربی کو فضیلت
عجمی پر ہے نہ قرشی ہاشمی کو اور مسلمانون پر نہ آزاد اصلی کو غلام آزاد پر نہ عالم کو جاہل پر نہ امیر کو
مامور پر نہ بادشاہ سلطان والی رئیس کو رعیت پر شیخ الاسلام نے کہا یہ مسئلہ متفق علیہ ہے درمیان
مین مسلمانون کے ہان اہل جاہلیت وحکمائے یہود برخلاف اس کے تھے مدینہ منورہ مین دو
طرح کے یہود رہتے تھے ایک قریظہ دوسری نضیر نضیر کو قریظہ پر فضیلت تھی مقدمات خون مین
انہون نے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاکم کیا حد کو رجم سے تغیر کرکے تحمیم کو مقرر کیا
تھا اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ تم حکم عدل دو یہ آیت بہت لمبی ہے اسمین سب نفوس کو ساوی کہا ہے ایک کو
کسی پر تفضیل نہین بخشی الی قولہ افحکم الجاهلية يبغون ومن احسن من الله حكما لقوم يوقنون
غرضکہ خون سب اہل اسلام کا خواہ فقیر حقیر ہون یا امیر امیر برابر ہے شہرون گانون مین جو آخر فساد
برپا ہوتے ہین انکا سبب یہی بغی وترک عدل وعدم عمل بشریعت ہے والی امر کو چاہیے کہ مقدمہ
دماء واموال مین برابری کرے برادری قرابت رشتہ داری بھائی بندی دوستی ہمسائگی ہم وطنی
ہم مذہبی ہم پیشی کا منہ نہ دیکھے اگر دیکھیگا تو پھر جہنم اسکا منہ دیکھیگی فائدہ اولیاء مقتول
سے کہین کہ تم عفو کر دو کیونکہ عفو کرنا اون کے لیے بہت بہتر ہے اللہ تعالی نے فرمایا والجروح قصاص
فمن تصدق به فهو كفارة له انس نے کہا ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع اليه شيء فيه القصاص الا امر فيه
بالعفو رواه ابو داود وغیرہ مسلم مین ابی ہریرہ سے مرفوعا آیا ہے وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا
فائدہ مکافات کا ذکر جس جگہ ہوا ہے یہ حق مین مسلمان آزاد کے ہے بلکہ تو قتل و مقتول دونون

اسطرح کے ہون رازی نے سو میو علماء کا یہ قول ہے کہ وہ کفو مسلمان کا نہین ہو سکتا جس طرح
مستامن حربی دار کفار سے قاصد یا تاجر بنکر آتا ہے بالاتفاق کفو مسلم نہین ہے **فائدہ** دوسری قسم
قتل کی قتل خطا ہے جو مشابہ قتل عمد ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے اسطرح کے قتل مین جو کوڑے لاٹھی
سے ہو سو اونٹ ہین اونمین چالیس اونٹنیان حاملہ ہون اس کو شبہ عمد اس لیے کہتے ہین کہ اسکی
اوس دوسرے پر قصد زیادتی کرنے کا کیا تھا لیکن ایسی چیز سے مارا جس سے غالبا آدمی نہین مرتا ہے
پس گویا یہ قصد مار کا تھا نہ قتل کا مگر وہ اتفاقا مر گیا تیسری قسم خطای محض ہے مثلا کسی شکار
پر تیر پھینکا یا کسی نشانے پر لگایا وہ کسی آدمی کے جا لگا اور اوسکو معلوم نہ تھا نہ یہ اسکا قصد تھا وہ آدمی
مر گیا اسمین قصاص نہین ہوگا فقط دیت یا کفارہ دینا پڑیگا اس جگہ بہت مسائل ہین جو کتب
اہل علم مین لکھے ہین **فائدہ** زخم مین بھی قصاص آیا ہے کتاب و سنت و اجماع سے ثابت ہے
مگر بشرط مساوات مثلا اگر کسیکا ہاتھ مفصل سے الگ ہوگیا ہے تو اوس دوسرے کا ہاتھ
بھی وہین سے جدا کرین گے نہ زیادہ نہ کم یا کسیکا دانت اوکھیڑ ڈالا ہے تو فقط اوسکا دانت بھی
اوکھیڑین گے یا کسیکا سر پھوڑ ڈالا ہے یا مونھ پر چوٹ ماری ہے تو اتنا ہی سر پھوڑین گے
اوتنی ہی چوٹ کا بدلا لینگے اور جب برابری سزا مین نہو سکے گی تو پھر اوس وقت قصاص موقوف
رہیگا دیت یا ارش دینا واجب ہوگا اور جو کسیکو ہاتھ سے یا چھڑی سے یا کوڑے سے مارا ہے
جیسے ایک طمانچہ وغیرہ لگا دیا ایک چابک مار دیا تو نزدیک علماء کے اس جرم مین تعزیر ہوگی
نہ قصاص کیونکہ مساوات ممکن نہین ہے مگر خلفای راشدین وغیرہ صحابہ و تابعین سے ایسی حالت
مین بھی قصاص مشروع ہوا ہے احمد وغیرہ فقہا نے اسی پر نص کی ہے سنت صحیحہ بھی اسیطرح
آئی ہے وہو الصواب ابو فراس نے کہا واللہ مین اپنے عامل تمہاری طرف اس لیے نہین
بھیجتا کہ وہ تمہاری کھال کو مارین تمہارا مال لیوین بلکہ اس لیے بھیجتا ہون کہ وہ تم کو تمہارا دین
سکھاوین سنت نبی صلعم کو تعلیم کرین سو جو کوئی خلاف اس کے کرے تم مرافعہ اوسکا مجھسے کرو واللہ
مین اوس سے قصاص یعنی بدلا لونگا عمرو بن عاص نے کہا ای امیر المومنین اگر کوئی مسلمان آدمی

رعیت پر مقرر ہوا اور وہ پہر اوس کو ادب کرے تو کیا تم اوسکا بدلا لوگے کہا قسم ہے اوس کی جسکی
ہاتھ مین جان محمد کی ہے مین ضرور قصاص لونگا تحقیق دیکھا ہے رسول خدا صلعم کو کہ دیتے تھے اپنی جان سے
قصاص لینے کے تئین خبردار جو تم نے کسی مسلمانون کو مارا پیٹا تو اونکو ذلیل کروگے اور اون کے
حقوق کو منع کروگے تو انکو کفران کرنے دوگے روایت کیا اوسکو احمد وغیرہ نے مطلب یہ ہے کہ جب والی رعیت کو
ناجائز مار ماریگا تو والی سے اوسکا عوض لیا جاویگا اور جو ضرب بشرع ہے اوس مین الا [illegible]
نہین ہے کیونکہ وہ مارپیٹ واجب ہوگی یا مستحب یا مباح **فائدہ** آبرو ریزی مین بہی قصاص
یعنے بدلا لینا مشروع ہے مثلاً کوئی آدمی کسی پر لعنت کرے یا بد دعا دے یا گالی دے یا اہانت
کرے یا اوس کے نسب حسب مین طعن ہو تو اس شخص کو پہونچتا ہے کہ اوس کے ساتھ بہی ویسے
معاملہ کرے گالی کا عوض گالی ہے کرنے کا بدلا کرنا ہے مگر اتنا خیال رکھے کہ جہوٹی گالی جہوٹا
کرنا نہ دے لعن ملعون کے عوض بہی لعن ملعون کرے اور جو کچہہ بہی نہ کیا بلکہ بخشدیا عفو کردیا تو پہر
کیا پوچہنا یہ تو سب سے زیادہ بہتر ہوا قال تعالی وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح
فاجره علی الله انه لا یحب الظالمین ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما علیهم من سبیل
رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے المستبان ما قالا فعلی البادی ما لم یعتد المظلوم دو گالیان دینے
والون نے جو کچہہ کہا اوسکا گناہ پہلے پر ہے جب تک کہ مظلوم حد سے آگے نہ بڑہے اسکا انتصار
کرتے ہین مگر جیسے ایک گالی کے عوض ہتا دو گالیان دین تو پہر یہی مظلوم ظالم ہوجاویگا و ظالم
ظالم نہ ہوگا اس لیے کہ ایک گالی کے مقابلے مین تو ایک گالی اس کی ہوگئی رہی دوسری گالی
وہ بلا عوض بمنزلہ علاوہ کے ہوئی سو اس علاوہ کی وجہ سے یہ ظالم ہوگیا وہ مظلوم ہوگیا رہ گالی
جسمین جہوٹہ ہو بہتان کرنا اور قباحت کا ہے جو اوس شاتم مین موجود ہے یا اوس کو کہ بے حیا
کہہ دینا یا طوفان باندہنا سو کسی حال مین جائز نہین ہے اسی طرح فاسق کافر شرابی زانی کہنا
حق سے حلال نہین ہے اگر اوس نے اسکے باپ پر لعنت کی ہے یا اس کی قوم یا اہل شہر پر تو یہہ
بات اس کو حلال نہ تہی اس لیے کہ اون سب نے کچہہ اسپر ظلم نہین کیا ہے جو یہ اون سب کو برا بہلا

سخت سستنا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط
ولا یجرمنکم شنآن قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا ہو اقرب للتقوی واتقوا اللہ اس آیت مین
مسلمانون کو یہ حکم دیا ہے کہ تم کو دشمنی کفار کی اس بات پر باعث نہو کہ تم عدل نکرو بلکہ کوئی کیون
نہو تم انصاف ہی پر نظر رکھو اللہ سے ڈرتے رہو اگر یہ زیادتی اون کی کہ یہ مین بسبب کسی آدمی کے
حق کے حرام ہے جس سے اوس کو ایذا پہنچتی ہے تو قصاص جائز ہے مگر بما و اثر تثلیث اور
جو وہ زیادتی بسبب کسی حق خدا کے حرام ہے جیسے کاذب تو پھر کسی حال مین قصاص جائز نہین
اکثر فقہا نے اسی طرح کہا ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی ذمی کو مثلاً جلا دے یا ڈبو دے یا گلا گھونٹ کر
مار ڈالی تو اوس کے ساتھ بھی یہی کام کرنا چاہیے جب تک کہ وہ فعل فی نفسہ محرم نہو جیسے شراب پینا یا
لواطت کرنا بعض نے کہا نہین قود مگر تلوار سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے مین وہ اولی واشبہ بالکتاب
والسنۃ والعدل فائدہ افترا دکذب مین قصاص نہین ہے بلکہ عقوبت ہے بغیر قصاص کے
جیسے حد قذف کہ کتاب و سنت و اجماع تینون سے ثابت ہے یہ قذف افترا نہین ہے اور پھر کیا
ہے اسکی سزا اسی کوڑے ہین پھر قبول شہادت نہونا اوس کی گواہی کا کبھی مگر یہ کہ توبہ کرلیوے تو اسمین خلاف
ہے جب کسی نے کسی آزاد محصن کو تہمت زنا یا لواطت کی لگا دی حد قذف اوس پر واجب ہو گئی و حسن
ثمانون محلاۃ اور جو اس کے سوا کوئی اور تہمت لگا دی ہے تو اوس کی سزا جزا تعزیر ہے نہ اتنے
کوڑے یہ حد حق ہے مقذوف کا اسکا استیفا نہ کیا جاویگا مگر جبکہ مقذوف بھی اوسکا خواہان ہو
اسپر فقہا کا اتفاق ہے پھر اگر مقذوف نے معاف کر دیا ہے تو نزدیک جمہور علما کے یہ حد
ساقط ہو جاویگی اس لیے کہ غالب اس جگہ یہی حق آدمی کا ہے مثل کا جس طرح قصاص و اموال
مین ہے کسی نے کہا یہ حد ساقط نہو گی یہان حق اللہ ہی کا غالب رہیگا بسبب عدم مماثلت کے
جس طرح سارے حدود دین ہے یہ حد قذف اوس وقت واجب ہوتی ہے جبکہ مقذوف محصن ہو یعنی
مسلمان آزاد پارسا اور جو مشہور بفسق و فجور ہے تو پھر قاذف پر کچھ حد نہین آتی یہی حکم کافر و رقیق
کا ہے ہان قاذف کو کچھ تعزیر کر دینگے مگر شوہر کا اوس کو یہ بات پہنچتی ہے کہ اپنی بی بی کو جب

وہ زنا کرے تہمت زنا لگاوے اگر جانتا نہیں ہے اور جو کہیں قتل بھی کر گیا ہے پھر تو قذف کر یا
اوسکا واجب ہے بچے کی بھی نفی کرے تا کہ جو تعلق اوس کی قوم سے نہیں ہے اوسمین شامل ہو
اسنے اوس کو قذف کیا تو عورت یا اقرار کریگی زنا کا تو لائق رجم ہوگی یا لعان کریگی جس طرح
قرآن و حدیث مین آچکا ہے قذف کرنیوالا اگر غلام ہے تو اوسپر نصف حد آویگی اسی طرح حد زنا و
شرب خمر مین جسکے لیے آدھی حد ہے قرآن پاک مین حکم اوتار فرمایا ہے فان اتین بفاحشۃ فعلیھن
نصف ما علی المحصنات من العذاب مگر جس پر قتل یا قطع ید واجب ہے وہاں آدھی حد نہین
ہے بلکہ پوری حد جاری کیجاویگی فائدہ منجملہ حقوق کے ایک ایناس یعنے فرحت مین میان بی بی
کے درمیان موافق حکم خدا کے عمل کرنا واجب ہے امساک بمعروف او تسریح باحسان ہر آدمی
پر میان بی بی سے یہ بات واجب ہے کہ ایک دوسرے کے حق کو بطیب نفس و انشراح صدر ادا
کرے عورت کا مرد پر یہ حق ہے کہ اوسکا مہر دے نفقہ موافق عرف کے ادا کرے یہ حق تو شوہر کے
مال مین ہوا دوسرا حق اوس کے بدن پر ہے وہ عشرت و تمتع ہے اگر ایلا کر بیٹھیگا تو باجماع علما مین
عورت مستحق فرقت ہو جاویگی اسی طرح اگر مجبوب یا عنین ہے جماع کی قدرت نہین رکھتا ہے تو عورت
کو پہونچتا ہے کہ اوس سے جدا ہو جاوے کیونکہ مرد پر وطی کرنا عورت سے اکثر علما کے نزدیک واجب
ہے بعض نے کہا واجب نہین ہے باعث طبعی پر اکتفا کرنا کافی ہے مگر ٹھیک بات یہی ہے کہ واجب ہے
کتاب و سنت و اصول اسکے پر دلیل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابن عمرو بن العاص
کو جب دیکھا کہ بڑے نمازی روزہ دار ہین فرمایا ان لزوجک علیک حقا تیری بی بی کا بھی
تجھپر حق ہے پھر واجب یہ ہے کہ چار مہینے مین ایک بار وطی کرے کسی نے کہا نہیں بلکہ مطابق عرف
کے بقدر اپنی قوت اوس کی حاجت کی وطی کرتا رہے واجب یہی ہے جس طرح نفقہ اوسکا مطابق
عرف یعنے معروف کے واجب ہے دوسرا شوہر کا حق بی بی پر یہ ہے کہ جب اسکا جی چاہے
اوس سے متمتع ہو جب تک کہ اوس کو ضرر نہ پہونچے یا کسی واجب سے اوس کو مشغول نہ کرے اور عورت
تمکین بی بی کو چاہیے کہ اوسکو یہ کام کرنے دے اوس کی گھر سے بے پوچھے اوس کے باہر نہ جاوے

تواریں کے یا شارع کے اون سے بارے آئین اختلاف ہے کہ گھر کا کام کرنا یا بیبی اوپر واجب ہے
ہے یا نہیں جیسے فرش بچھانا جھاڑو دینا کھانا پکانا کپڑا سینا برتن دہونا اور جو شکل اسکی بعض نے کہا واجب
ہے بعض نے کہا واجب نہیں بعض نے کہا خفیف کام واجب ہے صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ واجب
نہیں ہے مباح یا مستحب ہو تو ہو تصریح وجوب کی کسی سنت صحیحہ مین نہین آئی ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین بی بیان اپنے اپنے گھرون کا کام کاج کرتی تہین پانی بہر لاتین چکی پیستین حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر انکار نہین کیا بس طرح اس باب مین کوئی امر الٰہی نہ...

فصل

اموال مین حکم درمیان خلق کے موافق عدل کے چاہیے جس طرح اللہ و رسول نے حکم دیا ہے منجملہ
اموال کے ایک قسمت مواریث ہے مطابق کتاب و سنت کے کچھ مسائل اسکا ایسے بھی ہین
جنمین درمیان مسلمانون کے تنازع ہے جتنے حکم میراث کے قرآن یا حدیث مین آئے ہین وہ
فتح المغیث مین لکھے ہوئے ہین اون کے سوا جو صورت پیش آوے اوسمین اجتہاد کرے کسی کی
تقلید کرنے کی اوسمین ضرورت نہین ہے اسی طرح جتنے معاملات ہین جیسے مبایعات اجارات ہبات
مشارکات ہبات وقوف وصایا و نحو ذلک جنکا تعلق نقود و قبوض سے ہے ان سب مین یہ
عدل درکار ہے پیسہ سرور ہے یہ مسائل مطابق نصوص کے کتاب فتح المغیث مین نہایت خوبی و تنقیح
کے ساتھ لکھے ہین اون کے ہوتے ہوئے کوئی حاجت طرف کتب رائی و قیاس و تقلید کے
نہین ہے مگر توفیق الٰہی شرط ہے بے سعادت ازلی کے یہ توفیق رفیق نہین ہوتی حاصل یہ ہے
کہ عدل ایک ایسی چیز ہے جس کے سبب سے صلاح دارین کا قیام ہے کبھی یہ عدل ظاہر ہوتا ہے
ہر ایک شخص اپنی عقل سے اوسکو پہچان لیتا ہے جیسے وجوب وفی قیمت اوپر مشتری کے بیع
کا مال مبیع شئی کو سالم ہونا اوسکی کیل و وزن کا نہ بیچنا صدق درمیان کا حرام ہونا کذب و غش
و خیانت کا اور اکثر نا ترضیہ کا کبھی یہ عدل مخفی ہوتا ہے شرائع انبیاء کی شریعت اسلام اوسی
حال کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ ورد معاملات عامہ جیسے کتاب و سنت نے منع کیا ہے اجمالا ...

تحقیق حاصل منع عن الظلم کی ہی خواہ وہ دقیق ہو یا جلیل جیسے کھانا کسی کی مال کا باطل شکل ربا میسر
قمار رشوہ وغیرہ کی رسول خدا صلعم نے منع کیا ہے بیع غرر سے بیع حبل الحبلہ سے بیع پرندہ سے ہوا میں
بیع سمک سے پانی میں بیع غیر مسمی الی الاجل سے بیع مصراۃ سے بیع ملامسہ سے بیع ملامسہ سے
منابذہ محاقلہ نجش سے بیع ثمار سے قبل صلاح کے اسی طرح جو شارکات فاسدہ ہیں اون سب
یہی نہی فرمائی ہے مخابرہ کرنا ایک دو بیگہ یا میوہ میں پر پھر منجملہ اس کے ایک وہ قسم ہے جسمیں
مسلمانوں نے تنازع کیا ہے بسبب خفا یا اشتباہ کے ایک شخص تو اوس عقد کو صحیح
جانتا ہے دوسرا اوس کو جور و جبر سمجھتا ہے سو جب کوئی ایسی صورت مترددہ مسئلہ کا علاج
یہ ہے فان تنازعتم فی شئ فردوه الی الله والرسول ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الآخر
معلوم ہوا رد کرنا تنازع کا طرف کتاب و سنت کے اونہیں کا کام ہے جو خدا و قیامت پر ایمان
رکھتے ہیں جو رد نہیں کرتے وہ درحقیقت ایمان نہیں رکھتے ہیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ نے
لکھا ہے اصل اس جگہ یہ ہے کہ آدمیوں پر کوئی معاملہ معاملات میں سے حرام نہیں ہے جسکی طرف
وہ محتاج ہیں مگر وہی معاملہ جس کی تحریم پر کتاب و سنت نے دلالت کی ہے جس طرح کوئی عبادت
عبادات میں سے ان کے لیے مشروع نہیں ہے جسکے ساتھ خدا کا تقرب حاصل کیا جاوے مگر
وہی عبادت جس کی مشروعیت پر قرآن و حدیث دلیل ہے اس لیے کہ دین وہی ہے جو خدا نے
مشروع کیا حرام وہی ہے جو خدا نے حرام کیا بخلاف اون لوگوں کے جن کی مذمت خدا نے بیان
فرمائی یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود کے حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دیا جس کی دلیل خدا نے
نہیں اتاری ہے جسکا اذن خدا یا تھا اوس کو دین کو شرع مقرر کیا اللهم وفقنا
لان نحلل الحلال ما حللته والحرام ما حرمته والدین ما شرعته
فائدہ کسی والی کو مشاورت سے استغنا حاصل نہیں ہے الله نے حکم مشورہ کرنے کا اپنے رسول
کو دیا ہے وشاورهم فی الامر فرمایا ابوہریرہ نے کہ کوئی آدمی مشورہ کرتا تھا جتنا مشورہ رسول خدا
صلعم اپنے اصحاب سے کیا کرتے تھے اسمیں ایک تو تالیف قلوب اصحاب تھی دوسرے امر ہے

تاکہ پہلے اگلون کی اقتدا کرین جس بات مین وقت نہین آئی ہے جیسے اکثر امور حرب وجزئیات
انکیمیٔ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زیادہ محتاج ہین طرف ترتیب کی اللہ تعالی نے جہان الوالامر کی
یہان تعریف فرمائی ہے وہان ایک جملہ یہی ارشاد کیا ہے وامرھم شوری بینھم یعنی جب
والی امر مشورہ کرے تو جو کوئی اسکو ایسی صلاح دے جسکا اتباع واجب ہے یعنی وہ بات قرآن
حدیث و اجماع مسلمین سے ثابت ہے تو والی کو اتباع کرنا اوسکا واجب ہے کسی کی طاعت
اوس کے خلاف مین نکرے اگرچہ وہ آدمی دین دنیا مین عظیم المرتبہ کیون نہو اور جو وہ امر ایسا ہو
کہ اوسمین مسلمان تنازع مین تو ہر ایک شخص کی راے لیکر اوس کی وجہ سمجھکر اوس راے کو اختیار
کرے جو اشبہ تر ہو ساتھ کتاب و سنت کے پھر اوسی راے پر عمل کرے یہی معنی ہین کہ ہیٔ وان
تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول کے **فائدہ** اولی الامر دو طرح پر ہین ایک امرا دوسرے
علما جب یہ دونو فریق صالح ہوتے ہین تو سارے لوگون مین صلاحیت آجاتی ہے ان دونو
پر واجب ہے کہ تحری صدق و صواب کرین قول فعل انکا یکسان ہو طاعت خدا و رسول کے
اتباع کتاب و سنت کا مقصود ہو حوادث مشکلہ مین جسپر قرآن و حدیث دلالت کرے اوسپر عمل
کرنا واجب ہے اگر بوجہ ضیق وقت عجز طالب کی یہ بات نہو سکے یا ادلہ طرفین برابر ہون یا اور
کوئی سبب ہو تو ایسی صورت مین اوس شخص کا اقتدا کرے جسکا علم و دین پسندیدہ ہی ھذا
اوی الاقوال اسی طرح قضاۃ و ولاۃ مین بعض شروط حسب امکان واجب ہین بلکہ جتنی عبادات
ہین جیسے نماز جہاد وغیرہا اون سبہی مین یہی امر مذکور معتبر ہے جہان تک زور چلے قدرت پاوے
ان جب عاجز ہو تو یہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا موجود ہے اسی لیے اللہ تعالی نے نمازی کو
حکم کیا ہے کہ وضو نماز کا پانی سے کرے اگر نپاوے یا ضرر سے ڈرے بسبب شدت سردی یا جراحت
وغیرہا کے تو خاک پاک سے تیمم کرلے رسول خدا صلعم نے عمران بن حصین سے کہا نماز کھڑے ہو کر پڑھ
اگر نہو سکے کروٹ سے پڑھ غرضکہ نماز وقت پر پڑھنے کا حکم دیا جس طرح سے ہو سکے قرآن مین فرمایا
فان خفتم فرجالا او رکبانا فاذا امنتم فاذکروا اللہ کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون اللہ تعالے

نے نماز کو اس حالت مین مریض حقیقی پر مقیم مسافر پر واجب کیا ہے پر مسافر مریض خائف پر اوسکو
ہلکا کر دیا جس طرح قرآن و حدیث مین آیا ہے اسی طرح جو واجبات نماز مین جیسے طہارت ستر
استقبال قبلہ ادن کو بھی واجب کیا ہے پر جس بات سے بندہ عاجز ہو اوس کو ساقط کر دیا مثلاً اگر
کشتی ٹوٹ جاوے یا راہزن کپڑے چھین لین تو برہنگی سے نماز پڑہے امام بیچ مین کھڑا ہو تاکہ
باقی لوگ اوس کے ستر کو نہ دیکھین اگر قبلہ مشتبہ ہو جاوے تو استدلال مین کوشش کرین اگر کسی
طرح راہ نہ ملے تو پھر جس طرح ہوسکے نماز پڑہے رسول خدا صلعم کے عہد مین اسی طرح کیا گیا ہے ایسا ہی
حکم ہے جہاد و ولایات و سائر امور دین کا یہ سب داخل ہے نیچے اس آیت شریفہ کی ما تقوا اللہ
ما استطعتم حدیث مین یون بت آیا ہے اذا امرتکم بامر فاتوا منہ ما استطعتم دیکھو جب
خدا نے طعام خبیثہ کو حرام کر دیا تو مضطر کے لیے یہ حکم دیا فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ
ان اللہ غفور رحیم یہ بھی فرما دیا وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراہیم دوسری
جگہ ارشاد فرمایا ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج غرضکہ جو بات بس کی نہین ہے اوسکو واجب
نہین کیا بس کی طرف اضطرار ہے اوس کو حرام نہین فرمایا جبکہ یہ ضرورت بغیر معصیت کے ہو شیخ
بندے کے فصل اداے امانات سے یہان تک جو کچھ لکھا گیا ہے وہ خلاصہ ہے کتاب سیاست شرعیہ
فی اصلاح الراعی والرعیۃ تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ کا ساتھ کسی قدر تصرف کی ــ

فصل

مسلمان تین چیزوں مین شریک کیے گئے ہین پانی گھاس آگ ان کی قیمت لینا حرام ہے کسی شخص
کو سپاہی ہو یا رعیت منع کرنا انکا حلال نہین ہے والیان ملک جو چرنے گھاس سے دواب رعایا
کو روکتے ہین یا کلڑی کے دام لیتے ہین یہ بالکل خلاف شرع ہے یہ مال جو لیا گیا ہے حرام ہے فائدہ
حمی یعنی بیڑ کا خاص ہے ساتھ خدا رسول کے دوسرے کو اختیار اوسکا نچاہیے مگر وہ حمی جسکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روک رکھا تھا جہاد کے گھوڑوں کے لیے اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ
سے کیا تھا اس لیے بعض علما نے کہا ہے کہ والی کو روکنا چراگاہ خاص کا جائز ہے مگر جبکہ وہ ذا

باطل ٹہرے کیونکہ ہر ان نہ اختصام پر ترکیب کے لیے اعتبار مصلحت کا اوسی وقت تک ہے کہ جب تک
منفعت سے خالی ہو اور جب خالی ہو تو پہر اوسکا کچہ اعتبار نہین والی نے ایک ٹکڑا زمین کا روکا
کہ اوسمین بادشاہ کے جانور چرین جب تک اوسکا اس روک ٹوک سے رہا کو یا اون کے دواب کو
تکلیف چرنے مین ہے تب تک تو خیر ہے ورنہ پہر یہ روک ٹوک محض ظلم سمجہی جاویگی کیونکہ اوسمین
سارے مسلمانون کا حق ہے والی کو اون کا محروم کرنا نہین پہونچتا جس طرح سب کے جانور وہان
چرین اوسی طرح اسکے جانور بہی چرنے کو جاوین جس شخص نے سب سے پہلے ایسے جنگل پر قابو
پایا جس کو کسی نے آباد نہ کیا تہا نہ وہان کی کاڑی گہاس پانے کو روکتا تہا تو وہ شخص نسبت
اورون کے زیادہ تر مستحق اوس جگہ کا ہے اور پہر کوئی رقم باندہنا گہاس کا اپنا اجارہ مانند کرنا باطل بعض
لوگ جنہنے کہا کہ یہ کام مصلحت مرسلہ ہے اونہنے غلط کہا اس لیے کہ مصالح مرسلہ کے لیے نزدیک ہر
قائل ان مصالح کے یہ شرط ہے کہ مصالح مذکورہ مصادم کسی دلیل کے نہون حالانکہ یہ مصالح معارض
ادلہ کثیرہ کے ہین تو پہر یہ مصالح نہ ٹہرے بلکہ مفاسد ہوئے اسی لیے یہ حدود و مظالم جو ولاۃ امر
لاگو ہوتے ہین خلاف شرع شریف ہین بعض متاخرین نے جو یہ کہا ہے کہ تعزیر بیتے اوران لینا
کسی گاؤن والون یا شہر والون سے بابت ان حدود و طرق خاصہ و عامہ کے جائز ہے یا انکا مال
لینا انکو تنبیہ کرنا درست ہے یہ قول باطل ہے یہ کام ہرگز درست نہین کسی مسلمان کا مال ناحق
زبردستی لینا حلال نہین آیت ناس کو ایذا پہونچتی ہے اوسکا ضرر ہوتا ہے ان ایک قسامت جاہلیت
سے اسمین تعمیم ہے کہ گناہ کی لازم آتی ہے اس لیے بعض علما نے اوسکا انکار بہی کیا ہے مگر قول صحیح
یہ ہے کہ قسامت اس کم منصوص ہے پہر یہی بات کہ قریب بسبب قریب کی یا بسبب جاہلیت کے
ماخوذ ہوے یہ بات قبل استقرار احکام سابقہ ہوگی ہادی اسلام و جاہلیت مین یون ہی کیا کرتی
تہے پہر اللہ نے قرآن شریف بہیجا کہ لا تزر وازرۃ وزر اخری فاما کسب و علیہا ما اکتسبت
زمانہ جاہلیت مین دونون بہے اس قسامت سے منع کیا لا یحل مال امرء الا بطیب نفسہ کہا تیا اون
کہ جب کسی گاؤن یا شہر کے سرحدین کوئی واردات قتل یا سلب یا نہب یا جنایت کی ہوئی یا آگ

جرمانہ کسی آدمی پر عائد ہوگا ایک قائل نے اہل شریعت سے یہ بات کہی ہے کہ مسلمانون کے
خون رائگان نہین ہوسکتے ضمان اونکا بیت المال سے دینا چاہیے معاملے کا کشف وتفحص کرنا
چاہیے تحقیقات خود ایک سیاست شرعیہ ہے نہ کفر جبکہ مجرم کا پتا لگے اوس کو اوسکے عمل کی
سزا دے نہی تو یہ قصور اس کی ولایت کا ہے اسکو خداے تعالی ہی لیے ولی امر کیا تھا کہ ظالم کو ظلم
سے روکے راہون مین امن رکھے اسنے کس لیے اس کام مین کوشش نکی اصلاح طرقات
مسلمین تا مین سبل اہل اسلام اہم واجبات سے ہے قطع نظر سلطان کے حام لوگون پر حفاظت
اوس کی واجب ہے خطرناک راہون پر ایک جماعت کا مقرر کرنا چاہیے جماعت کا صرفہ بیت المال
سے دینا چاہیے اگر بیت المال مین نہو تو عالم کو چاہیے کہ سلطان اعظم یا اوس کے نائب تک یہ بات
پہونچاے اس آدمی کا انکار کرے بادشاہ اگر اوسکا کہنا نہ سنیگا تو نہ سنے اسکو تو اجر اس حق گوئی کا
بہر حال ملیگا یہ حلف مدعاعلیہین مین داخل ہوگا جو بات اس کی قدرت مین داخل ہے اوسمین تو کوتاہی کرنی
فائدہ قسامت کا ثبوت نہین ہوتا مگر بعد ثبوت وجود قتیل کے جای مختص مدعاعلیہم مین ثبوت
تین معاملات شرعی سے ہوسکتا ہے ایک اقرار سب مدعاعلیہم کا یا نکول یعنے انکار اون سب کا یا شہادت
دو ۔ لکی یا شہادت ایک مرد دو عورت کی یا شہادت ایک مرد و یمین مدعی کی وجود قتیل پیا جگہ
تینون معاملات اس طرح پر ہون کہ حاکم کسی بات امر کے ساتھ ان امور مین سے حکم دیکے یا خود حاکم کو
علم اسکا حاصل ہو اگر کسی نے انمین سے انکار کیا کسی نے اقرار کیا یا بعض نے قسم نہ کہائی بعض نے
حلف کیا تو اقرار مقر کا نکول ناکل کا مستند حکم وجود ہوگا اس لیے کہ وجود امر واحد ہے اور سبب
ثبوت قسامت کا سب پر لازم آتا ہے سو جب یہ اقرار یا نکول صلاح استناد حکم حاکم بالوجود شیء اثبات
اس کا مع بالوجود رہے اسی مستند کے بنا پر ثابت ہو جاویگی انکار بعض کا یا اقدام بعض کا حلف پر
باوجود نکول بعض دیگر کے کچھ اسکو مضر نہین ہوگا جس طرح سب کا منکر ہو جانا باوجود شہادت قائم
حاکم کے ضرر نہین کرتا ہے اس لیے کہ یہ حکم باوجود بعض کے اقرار یا نکول پر مترتب ہوا ہے جس طرح
ترتب حکم کا شہادت شہود یا علم حاکم پر ہوتا ہے فائدہ یہ گنوار جو جنگلون مین رہتے ہین شرعیہ

کو نہین جانتے نرے کلمہ گو مین کچہ شک نہیں کہ یہ کافر ہے بدیا الکفر حلال الدم والمال ہو یا جیسے
اعراب سکان بادیہ کیونکہ احادیث صحیحہ متواترہ سے یہ بات ثابت ہے کہ عصمت دما و اموال کے
جب تک ہے کہ آدمی قیام با رکان اسلام کرے جو مسلمان ان کے پڑوس مین بستی ہین انکو
چاہیے کہ ان بدوؤں کو طرف عمل کرنے کے احکام اسلام پر قیام کرنے پر و فرائض دین کے ملاوت
دعوت کرین آسانی و نرمی سے ان کو تعلیم فرماوین ثواب کی بشارت سناوین خدا کی عذاب سے
ڈراوین اگر انہون نے اسکو قبول کر لیا اپنے کام سے رجوع کیا تو پہر ان کی تعلیم مین بذل نفس کرنا
اہم واجبات سے ہے جتنا اسلام ہے اوتنا ان کو سکہاوے سمجہاوے پہر کسی عالم کامل کی طرف
راہ بتاوے کہ اوس سے جا کر علم احکام اسلام سیکہین اور جو یہ دعوت نہ پذیر ہون اپنی کفر پر قائم
رہین تو پہر مسلمانون پر انسے مقاتلہ کرنا واجب ہے یہان تک کہ احکام اسلام پر عمل کرین اگر
نکرین تو انکا مال و خون حلال ہے یہ سب حکم اہل جاہلیت مین ہین یہ بات تو سب اہل اسلام کو
معلوم ہے کہ صدہا آیات و احادیث اس مقدمہ مین آئے ہین حکم اسلام کا اونہین لوگون پر ہے
جو تارک فرائض اسلام نہین ہین تو اونپر جو سوکے کلمہ گو ہین نہ نماز پڑہتے ہین نہ روزہ رکہین نہ زکوۃ
دین نہ حج کرین نہ کسی کے قتل کرنے لوٹنے مارنے مین تامل کرین جس طرح آج کل حال کے مدینے
کے بدوون کا ہے کہ یہ گنوار کے لئے نام کی مسلمان نہ کوئی فرض ادا کرین نہ کوئی حکم اسلام بجا لائین
یہ بات علامہ شوکانی رحمہ نے اگرچہ حق مین اعراب سکان بادیہ کے لکھی ہے اور یہ کہا ہے وادلۃ
الاصرار علی الکفر فالدار دار حرب بلا شک ولا شبہۃ والاحکام لکن اس عبارت
مین کچہ تخصیص ان کی نہین ہے بلکہ سکان حاضرہ بہی جو آپ کو مسلمان کہتے ہین نرے کلمہ گو ہین
مگر کوئی حکم اسلام کا بجا نہین لاتے تارک صلوۃ و صوم و زکوۃ ہین اون کے ساتھ بہی یہی معاملہ کرنا چاہیے
اگر ارادہ کیا جاوے غور کیا جاوے تو ان دونو کا ایک ہی حکم ہے **فائدہ** اسمین اختلاف ہے کہ دیار کفار پر چڑہائی کر
غزا کرنے مین امام اعظم شرط ہے یا نہین سو حق و اجب القبول یہ ہے کہ یہ غزا امر او اسیا افراد مسلمین
سے بدلیل آیات و احادیث واجب ہے کیونکہ یہ نصوص مطلق ہین نہ مقید اسی طرح اگر کفار کسی دیار اہل

بلاد اسلام پر ہجوم کر کے آگر متاعک کرین تو مدافعت اون کی ہر فرد مسلمان پر واجب ہو جاتی ہے یہ اگر کسی
ایک کو امام مقرر کر کے ہمراہ اوس کے قتال و جدال کرین تو اور بھی بہتر ہے مسلمان جو لشکر کفار
مین ملازم ہوتے ہین انکا ہمراہ کفار کے کر امداد و سلاطین اسلام سے لڑنا بالکل حرام ہے اور جو
اس قتل کا ان کے لیے مار جہنم ہی بلکہ اگر کافر کا فر سے لڑین تو بھی مسلمان کو ہمراہ ایک گروہ کافر
دوسرے گروہ کافر سے لڑنا نچاہیے اس لیے کہ جس گروہ کو ان کی مدد سے فتح ملیگی یا اوس کے
کفر کے معاون ٹہیرینگے حالانکہ قرآن شریف مین اس طرح کی اعانت سے منع فرمایا ہی ولا
تعاونوا علی الاثم والعدوان رسول خدا صلعم غزوات مین حتی الامکان اہل کفر و شرک سے مدد
نہین لیتے تہے اسلام مین کسی کافر کا احسان لینا بھی محمود نہین ہے جو کوئی اونمین سے احسان
کر کے ہدیہ دیتا تو اوس کی مکافات کر دیتے اللھم لا تجعل لکافر عندی نعمۃ اکا فیہ بھا فی
الدنیا والاخرۃ فائدہ یہ عمارات و مقامات و منارات جو حرم شریف مین احداث کیے گئے ہین
باجماع سلطین یعنی فرج بن برقوق شہر ملوک چراکسہ نے اول نوین صدی ہجری مین بنائی
اوس وقت اہل علم نے انکار کیا تہا رسائل لکہی تہے مگر کون سنتا ہے فغان درویش بہ تہدید
بجان درویش + ہان اتنا افسوس آتا ہے کہ اگر اس ظالم نے یہ کام کیا تہا تو جو ملوک ما بعد
بعد اسکے آئے اونہون نے کیون نہ اس بدعت کو دور کیا ان چار مصلون سے جماعات اسلامیہ
مین تفریق پڑ گئی ابلیس کا مدعا حاصل ہوا اسلام مین غربت آگئی رسول خدا صلعم نے کیسا یہ
اختلاف و فرقت سے ڈرایا منع کیا ہے اجتماع و الفت کی طرف کس کس طرح سے بلایا شوق دلایا
جب کہ ہر گروہ ایک مصلے پر علیحدہ نماز پڑہنے کو کہڑا ہوتا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ادیان مختلفہ
کے لوگ جمع ہوئے ہین فاما امر رہی منارات اذان کے سو ان کو ایک مقصد صالح کے لیے
تجویز کیا تہا کہ جو لوگ محل اذان سے دور ہین وہ اذان سن لیوین سو جب تک کوئی مفسدہ معارض
اس مصلحت کے نہو تو باقی رکہے جاوین اور جو ہو تو دفع مفاسد مقدم ہے جلب منافع پر باقی رہ
مقصود اذان کا بلند کرنا بیوت کا حاجت انسان سے زیادہ سواس سے منع آئی ہے آج

وعید سخت فرمائی ہے بلکہ بعض بانبیہ کو گروادیا ایک انصاری نے قبہ بنایا تھا اوسکا سلام نلیا جب
اوس نے اوسکو ڈھادیا تب سلام لیا اور اوس سے بات کی ایک قبہ یک منزلہ کی گت تو یہ ہوئی کہو
اون گہرون کا کیا حال ہوگا جو دو منزلہ سہ منزلہ ہفت منزلہ تک بلند بنائے جاتے ہین یہ بڑے
بڑے محل بادشاہی یہ عمدہ حویلیان یہ پکی گچکاری کے گہر اگر بہت و وبال نہین ہین تو پہر کیا
ہین جو نے اینٹ تک بہی صبر نہ تہا غضب تو یہ ہے کہ در و دیوار کو لباس پہناتے ہین جس سے
صریح حدیث شریف مین نہی آئی ہے اس لباس کو جانے دو ہانڈی فانوس کو دہتا بتاؤ قصہ
تصاویر انسان وحیوان سے حجرات وغیرہ کو آرایش کیا جاتا ہے گویا بتخانے کا نمونہ بلکہ عین دیکہے
تہین کو مسلمانون کے گہر ایسے ہی ہوتے ہین یا یہ گہر کافرون مشرکون کے ہین جس گہر مین تصویر
رکہی جاتی ہے وہان رحمت کی فرشتے نہین آتے وہان نماز نہین پڑہ سکتے کعبہ خدا کا گہر تہا
وہان تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصویر ابراہیم واسمعیل علیہما السلام کو باقی ہی نہ چہوڑا
ایک چہڑی دست مبارک مین تہی اوس سے ساری تصاویر واصنام کو مار کر گرا دیا جاء الحق و
زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا پڑہا پہر وہ دوسرا کون ایسا ہے جسکا گہر خدا کی گہر سے
زیادہ ہے جسمین صد ہا کفار فساق وفجار وغیرہ مرد وزن کی تصویرین رکہی جاوین سیر گاہ بنائی جائے
کہلاوین پہران مرکانات بی برکات پر دعوی اسلام کا بہے ہو سبحان اللہ وبحمدہ شوکانی رحمہ
لکہا ہے لیس ذلک مجرد بدعۃ بل خلاف ما ارشد الیہ الشارع انتہی یعنی یہ کام کچہ نرا
بدعت ہی نہین ہے بلکہ خلاف ارشاد شارع ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تصویر شانے کو
آئے تہے نہ گہر مین رکہنے اور رہنا چہونا بنانے کو جس گہر مین رحمت کے فرشتون کا آنا بند ہوجاوے
تو پہر اوس گہر والون کا خدا ہی حافظ ہے یہ عذر کہ ہم کہان تصویرون کی تعظیم نہین کرتے
کہیل تماشے کے طور پر ان کو رکہ چہوڑا ہے بالکل باطل ہے شرع شریف مین سارے لہو ولعب
حرام ہین مگر ایک گہوڑ دوڑ یا بی بی سے ہنسنا ہم اہل عجم کو کیا روئین خاص حرمین شریفین میں بہت
بدعات ومنکرات علی الاعلان جاری ہین محدثات کو جانے دو اب تو یہ گت ہے کہ جو کوئی متقی

پرمیز گار رہا جو حق پرست وہان ہجرت کر کے جاتا ہے اوس کو لا مذہب وہابی شریر اگر شہر نے نہین دیتے گواب وہ بیچارہ کیا کرے کدہر جائے فرقہ ضالہ کا تعصب اس حد کو پہونچا ہے کہ ہر مسلمان کو دہمکا کر ڈرا کر کام مسلمانی سے باز رکہتے ہین اگر وہ کوئی حجت پیش کرتا ہے تو اوسکو متعصب مذہب کہتے ہین خود سارے جہان سے زیادہ متعصب ہین تمام ممالک اسلام پر متغلب متصرف ہین مگر دعوی آزادگی کا رکہتے ہین یہ سراسر کفر و نفاق و فساد و بغض و عناد اسلام ہی ہے

بحرف و صوت میسر نگردد آزادی ببین اسیر قفس طوطیان گویا را

فائدہ اطفال کفار جن کے ماں باپ مرجاتے ہین ہم مسلمان اونکو لیکر پالتے ہین اونکو مسلمان سمجہنا چاہیے یا اون کو ہاتہ مین کفار کے چہوڑ دیا جاوے اسمین علما کا اختلاف ہے پہلا قول صحیح معلوم ہوتا ہے اوسکو مسلمان ہی کہین گے یعنی قبل بلوغ کے ہان جن کے ماں باپ زندہ ہیں اون کو اون کے ماں باپ سے نہین چہینین گے کیونکہ رسول خدا صلعم و صحابہ و سائر علمای امت سے یہ بات ثابت نہین ہوئی ہے کہ اونہون نے صبیان کفار کا انتزاع باوجود ابوین یا احدہما کے کیا ہو اگرچہ وہ کفار مختلف الانواع تہے فائدہ ہر فرد بشر جس کو غیر سے کچہ تعلق نہین ہے یہ بات لازم ہے کہ اپنے احوال ذاتی مین نظر کرے دیکہے کہ کون کون سا کام اچہا برا اوس سے صادر ہوتا ہے اگر شر خیر پر غالب ہے معاصی حسنات سے زیادہ ہین اور یہ بشر طرف خدا کی رجوع نہین کرتا گناہ سے نہین بچتا ہے تو یہ بات جان لے کہ وہ عقوبت کی چنگل عذاب کے دانتون کے اندر پہنسا ہوا ہے اوس کو سزا ان کامون کی ضرور ملنی ہے بلکہ جلدی ملیگی اس لیے کہ جو ملا اوس کی قیامت قائم ہوگئی اسی طرح جس کسیکو غیر سے تعلق ہے عموماً یا خصوصاً مثلاً یہ شخص سلطان عہد یا والی اقلیم ہے سارے ممالک مین اسی کا حکم جاری ہے یا کسی ایک خطہ خاص یا ایک تعلقہ ریاست کا مالک ہے جیسے چہوٹے چہوٹے روسا و امرا ہوتے ہین تو اوسپر واجب ہے کہ احوال عباد کا تفقد کرے دیکہے کہ یہ لوگ کس خیر و شر مین لگے رہتے ہین اگر ان کو شر مین منہمک ظلمت معاصی مین چہپا ہوا پاوے تو سمجہے کہ عقوبت الٰہی مین پڑگئے ہین خصوصاً جبکہ یہ امر بمعروف و نہی عن المنکر کو نہ مانین جیسا کہ کوئی

دائمی فیر ناہی عن المنکر اون کو وعظ ونصیحت کرتا رہتا ہے مگر یہ اپنی ہٹ دہری پر اڑے ہوئے
ہین اپنے جہل وضلالت پر جمے ہوئے ہین اور اگر کوئی شخص متاہل امر بمعروف نہی عن المنکر بھی
مگر وہ یہ کام نہین کرتا قائم حجت خدا نہین ہوتا ہے اوس کے بندون کو اوسکا حکم نہین پہونچاتا ہے
تو پھر تو یہ امیر مسیر اس گناہ مین اون سب کا شریک ہے جو استحقاق عقوبت کا اون کو ہے وہی یعنی
اسکو ہے خواہ عقوبت معاد ہو یا معجل ہو دیکھو قرآن پاک مین قصہ اتباع موسی علیہ السلام کا آیا ہے
کہ انہون نے دن شنبہ کے شکار کیا حکم نمانا اونپر تو عذاب آ ہی گیا لکن جو شریک اس گناہ کی تہی
بلکہ ابلاغ حجت خدا سے ساکت تہے اون کو بھی خدا نے سور بندر بنا دیا حاصل یہ ہے کہ درمیان
فاعل معصیت اور راضی بمعصیت کی گو یہ راضی اوس کام کو خود نکرے بلکہ اوس سے راضی ہی نہیں
ہے مگر باوجود عدم مستقلی کی ہی بہی نہین کرتا ہے کچہ فرق نہین ہے پہر جس کسیکو امر معروف نہی
عن المنکر پر قدرت حاصل ہے اوسکا گناہ اور بہت زیادہ سخت اوس کی عقوبت اور بہی زیادہ بڑے
ہوگی سارے کتب آسمانی سارے انبیاء علیہم السلام کی ادلہ و براہین اسی امر پہ قائم ہین اگرچہ سارے
امرا اور رئیس اان مسائل سے غافل نائم ہین **فائدہ** شوکانی رحمہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک دن مجہکو
یہ فکر ہوئی کہ یہ بلا و آفت دمتاہی و تباہی و خون ریزی جو اس قطر پر نازل ہوئی ہے اسکا کیا
سبب ہے آخر یہ ظاہر ہوا کہ یہان لوگ تین طرح پر ہین ایک رعایا جو زیر حکم و دولت ہین ہر امر و نہی
مین تابع رلی امر ہین کسی طرح کی مدد دل حکمی نہین کرتے دوسرے وہ لوگ ہین جو اپنے بلاد پر متغلب
ہوکر اوامر دولت کی تعمیل سے باہر ہو گئے ہین یعنی جس طرح بعض جاگیردار یا رشتہ دار امیر کی حکم
برداری امیر کی نہین کرتے سرکشی کیا کرتے ہین تیسرے اہل شہر وغیرہ ہین جو زیر حکم و دولت ہین
انپر بہی اطلاق لفظ رعایا کا آتا ہے مگر سارے رعایا سے یکسیق رمتاز ہین سو پہلی قسم والون کا یہ حال
ہے کہ انمین اکثر لوگ نماز اچہی طرح نہین پڑہتے اتنا بہی نہین جانتے ہین کہ کس بات سے نماز
صحیح ہوتی ہے کس چیز بغیر نماز تمام نہین ہوتی نہ ادکا رنماز جانین نہ ارکان و شرائط و فرائض
معادتہ پہچانین بلکہ اکثر انمین ایسے ہین جو سورہ فاتحہ تک بہی اچہی طرح نہین پڑہ سکتے جس سے

ان کی نماز ہو جاوے معہذا تساہل انکا ان امور مین وہان تک پہونچا ہے کہ نماز بھی پڑھنا نہین آتا
اگر پڑھے بھی تو ایسی جیسا نہ ہو فلا فرق بینہ و بین من یترکہا یعنی انمین اور تارک نماز مین کچھ
بھی فرق نہین ہے جو کوئی شاذ و نادر انمین سے نماز پڑھ سکتا ہے وہ مثل غراب ابقع کبریت احمر
کی اقل قلیل وکمیاب ہے حالانکہ معالم شرع سے یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ فرق درمیان بندے
اور کفر کی یہی ترک نماز ہے تو اس صورت مین ہر ایک تارک نماز زمرۂ رعایا سے کافر ہو گا اسی کافر
کے حکم مین وہ شخص ہے جسنے نماز پڑھی مگر اچھی طرح سے اوس کے اذکار ارکان ادا نکیے نہین جانتا
کس چیز سے نماز جاتی ہے کس چیز سے ہوتی ہے اسی طرح حال روزے کا ہے کہ غالب رعایا روزہ
نہین رکھتی اور جو بعض نے رکھا ہے تو پورے رمضان کا نہ رکھا یا تمام ماہ کا رکھا تو مفسدات صوم سے
پرہیز نکیا سارا دن جھوٹ غیبت بدگوئی اخبار سننے خفا ہونے واہی تباہی باتین کرنے مین گذرگیا
کہو اس روزہ رکھنے سے کیا حاصل خدا کو اس کی بھوک پیاس کا محتاج نہین تھا جو اسنے اس طرح کی
اور نیز روزے رکھے بے شک ایسا تارک صیام کافر ہے کوئی شخص اگر گنا چاہے تو اس طرح کی بہت
فرائض و واجبات یا منکرات و ذنوب معلوم ہو سکتے ہین جنمین کمال اخلال ہے اور نہ اجتناب
نہین ہوتا اور سپر طرہ یہ ہے کہ اکثر رعیت الفاظ کفریہ بول اوٹھتی ہے کوئی کہتا ہے وہ شخص یہودی ہے
جو ایسا کام کرے یا ملعون ہو جو فلان امر عمل مین لاوے غرضکہ یہ جاہل کبھی قول سے کبھی فعل سے
مرتد ہو جاتے ہین کبھی ایسی بات کہہ بیٹھتے ہین جس سے بی بی نکاح سے باہر ہو جاتی ہے ان کو معلوم
بھی نہین ہوتا کہ کیا کہا کیا کیا ہوا بعضے سوا خدا کی کسی پیر پیغمبر کو مانتے ہین فریاد کی وقت اون کو
پکارتے ہین معہذا کوئی ان کو امر معروف نہی عن المنکر نہین ملتا اکثر ولایات مین امر و نہی تو تین
شخصون مین منحصر کر رکھا ہے ایک عامل تحصیلدار دوسرا کاتب دفتر وا تیسرا قاضی و حکم گذار سو
عامل صاحب کا کام یہ ہے کہ رعایا سے تحصیل مال کرین حلال ہو یا حرام حق ہو یا باطل اونکو اس سے
کیا مطلب کہ کوئی نماز روزہ کرتا ہے یا نہین بلکہ بعض عمال بتقاضاء ترک صلوۃ و صوم کچھ مال محنت
کے مرتے مین ایسی ہی زنا سرقہ شرب خمر کے عوض نذرانہ لیکر درگذر کر جاتے ہین بلکہ رعیت کا ایسی

کاموں مین مبتلا ہوتا ان کو اس لیے زیادہ دلپسند ہوتا ہے کہ مال کی آمد ہوتی ہے اس ہی زیادہ
اور کیا سیت اسلام پر ہو گی بلکہ بعضی تو کلمہ کہلا لین وہین سود کا رعایا سے کرتے ہین فرمان کو
رتہ شر و فساد کا بتاتے ہین اون کی تجارت مین شریک رہتے ہین دروازہ مجبور کا ان کی لیے
کہلتے ہین کاتب صاحب کا یہ کام ہے کہ جو مظالم عامل نے رعایا پر کرکے آمدنی جمع کی ہے وہ
سب درج سیاہہ ہو جاوے ایسا نہو کہ کوئی رقم عامل ہضم کرلے کاغذ مین لکہی نجاوی سو ہے ثالث
ثالث یعنی جناب قاضی صاحب سو یہ عبارت ہین اوس شخص سے جو شریعت سے بالکل جاہل
محض ہو جہل بسیط یا جہل مرکب اگر کچھ کبہی فقہ کا شغل بہی ہو گیا تو اس لئے ہوا کہ کوئی طریقہ
آمدنی کا ہاتہ آجاوے جو کام مختار وکیل کرتے ہین مدعی مدعا علیہ کو لڑاتے ہین گواہ شاہد جہلف قسم
لیتے لواتی ہین یا اوس کی راہ نکالدین اوس کے لیے کوئی حیلہ حوالہ بتادین کوئی دفعہ آئین کہلوین
بس ان کو اتنا ہی علم حاصل ہے نہ حق پہچانین نہ باطل نہ دلیل جانین نہ مدلول علم شرع سے اکثر
بے بہرہ ہین مگر قاضی ہو سکا نہایت درجہ شوق رکہتے ہین کہ اس نام کی لوگون مین شہرت ہو جاوے
ناچار عمدہ کپڑے پہنکر ایک عمامہ مثل برج کی سر پر پیچ کر بڑی لمبی آستین لٹکا کر بہت سکینہ و وقار
کے ساتہہ رونق بخش دربار ہوتے ہین ہاتہہ مین ایک بڑی تسبیح سو دانہ بلکہ ہزار دانے کے لیے
ہوی بار بار قول و گفتار مین لفظ نعم نعم یعنی ہان کہتے ہوے باہر تشریف لاتے ہین کچہہ ہے جیسے کر آیا ہم
اور در بدر کوچہ بکوچہ پہرکر روپیہ خرچ کرکے تیری میری سفارش سے اس عہدے پہ آپ کو مامور
کراتی ہین جب مامور ہو گئے تو پہر پانچون انگلی گہی مین ہین سبحان اللہ دیکہا کہ یہ خدمت عالی کبہی
منصب نبوت تہا اسکا ان ترجمان کتاب و سنت تہا اس جگہ ایسا شخص منصوب ہوا کرتا تہا جو فصل
خصومات درمیان عباد اللہ بما انزل اللہ کے کرے جو کچہہ قرآن وحدیث مین آیا ہے اللہ نے اوتارا
رسول نے فرمایا ہے اوس کے موافق حکم دے اب یہان اوس کی جگہہ ایسا جاہل بالکل آبیٹہا
جس کے پاس فوج کی فوج اہل خصومات کی آتی ہے یہ مسند تکیہ لگائے ہوئے ایک بڑا عمامہ باندہے
شملہ کان لگائی ہوی مجلس قضا مین جلوہ افروز ہین احکام طاغوتیہ اور امر جاہلیہ کو جارے

فراست ہین ظاہر ہین یہ ہے کہ حاکم شرع ہین ہر حکم موافق شرع کے دیتے ہین حالانکہ یہ قاضی
مخذول حاکم نامعقول نظام شرع کا جانتا ہے حکم کو بیچتا ہے نہین اوسنے اس منصب کو اوسکے سلطان سے
مول لیا ہے جس طرح بازار مین کوئی سودا سلف کرتا ہے اسکا قاضی بنانا شریعت کا اسکو حاکم کرنا
ساہیت دربی کی جنایت اپنے سر سے کی معصیت ہے خدا و رسول کی یہ جنایات اہل علم پر تہمت کرتا ہے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ شوکانی حرفی کر قاضی القضاۃ صنعا مین تنصیص جگہ خوب ہی خبران قضاۃ
جہلا کی لی ہے تم نے سنا ہوگا کہ آج کل کے مدینے مین جو قاضی ہو کر آتے ہین وہ غالبًا انہین
فضائل کی ساتھ متصف ہوتے ہین پہر بلاد دوسری شہرون اکثرون کا رونا دہونا کیا کہ وہان کے
تو خود ہی امراء و رؤسا ان قاضیون سے بہی زیادہ تر جاہل بدست رہا لاکن سلطان مین اخبار فنون علم
وفسق و فجش مین تحصیل مال و متاع حرام مین نادرہ روزگار ہین فائدہ دوسری قسم وہ اہل بلاد ہیں
جو امر و نہی و دولت سے خارج ہین انہین وہ سب کام جو قسم اول مین گذرے جیسے ترک نماز و ترک
سائر فرائض شرعیہ بخوبی موجود ہین بلکہ اونسے بہی بڑہکر ہین انکو اچہی طرح نماز پڑہنا کہان آوے گا
ان کی تو زبان تک بہی درست نہین ہے سارے فرائض اسلام بدون فرق کی درمیان ارکان
خمسہ وغیرہا کے انہین مہور متروک ہین بلکہ اگر ان سے کلمہ شہادت کہ مفتاح اسلام ہی پڑہوایا جاوے
تو اوس کو بہی اچہی طرح نہین پڑہ سکتے زبان لڑکہڑاتی ہے حروف پورے نہین نکلتے پہر [illegible]
ان خوبیون کے ایسے امور بہی بہت موجود ہین جو پہلی قسم مین نہین ہین جیسے چھپ کر شراب پینا
حرام کرنا غسل جنابت سے نہ نہانا باجی بجانا رسوم کفر و شرک و بدعت کو شادی بیاہ و مرض و موت
مین ادا کرنا اہل علم و عقل و تمیز و تہذیب کو دشمن رکہنا احکام شرع سے ناراض ہونا قانون طاغوتی کی
فیصلے کو منظور کرنا شب و روز حکام طاغوتیہ و ولاۃ ضالہ میں مشغول رہنا حفظ قوانین
کرکے امتحان دینا خدمت وکالت وغیرہ اس ذریعہ سے مال حاصل کرنا الی غیر ذلک من المکاید
والمحذورات حالانکہ باتفاق اہل علم یہ سارے کام کفر و فسق صریح ہین جس شریعت کو رسول خدا
صلعم یاد دلاتا ہے جس کے ساتھ جہاد کو زبان رسول صلعم پر امر فرمایا ہے اوس سے انکار کرنا

دائرۂ اسلام سے باہر ہوتا ہے بلکہ جملہ شرائع کی تکذیب لازم ہے لیکر اسد مرتک کرتا ہے تو کانی سم
ورواسطے مین الیسون سے جہاد کرنا انسے لڑنا واجب ہی یہان تک کہ احکام اسلام قبول کرین شریعت
مطہرہ کو اپنا حاکم ٹہیراوین جتنے طوائف شیطانیہ ہین ان سب سے باہر نکلین سمجھو تو ہر ایک
انمین کا بجای خود کافر ہے کوئی انمین عورتون کو میراث نہین دیتا کوئی بیٹیون کو ترکے سے
محروم بناتا ہے حالانکہ علم اصول مین یہ قاعدہ مقرر ہوچکا ہے کہ انکار حکم قطعی شرعی کا عمل کرنا اور
خلاف پر براہ تمرد و عناد یا استحلال و استخفاف کفر بواح ہے ایسا شخص کافر ہے اللہ و رسول و شریعت
کا منکر و باغی ہے گو ہزار بار کلمہ کیون نہ پڑہے لاکہ بار آپ کو مسلمان کیون نہ کہے پہر اس قسم مین ایسے
لوگ بہی ہین جو مسلمانون کا خون حلال جانتے ہین غرضکہ سارے اشیاء جاہلیت جہلا و ضلالت دنیا
کے انمین بخوبی موجود و مشہود ہین ایسے ہاپ کو مسلمان کہتے سمجہتے ہین یہ مسلمانی نہوئی سد سکندری
کی یاجوج ماجوج سے جیسے کوئی اوسکو توڑ نہین سکتا ہے اسی طرح کوئی کسی بت کی قسم کہاتا ہے
کوئی کسی پیر پیغمبر کا حلف کرتا ہے کوئی کسی قبر کا پوجاری ہے سو جسکو انسے جہاد کرنے کی قدرت حاصل
ہے مگر وہ انسے متعرض نہین ہوتا ہے تو یہ سمجہ لی کہ وہ محل قہر الہی و موضع عقوبت ربانی ہے خواہ
یہ عذاب اوسپر دنیا مین ہو یا آخرت مین یاد و لو جگہہ دیکہو جب سے ملوک و سلاطین و امراء و خوانین نے
اتباع اسلام کا چہوڑ دیا ہے سلطنت و ریاست کو باپ کا مال سمجہ لیا ہے منکرات سے نہ خود
باز رہتے ہین نہ دوسرون کو روکتے ہین بلکہ اخوان و ارکان سے بابت ان امور کے بالکل آنکہ
بند کرلی ہے تب سے فانی فرق ضالہ طوائف کفریہ کو انپر کیسا مسلط کر دیا ہے یہ اللہ کی طرف
اگر عقوبت نہین ہے تو پہر کیا ہے اول اسلام مین خوارج مسلط ہو گئے تھے پہر قرامطہ باطنیہ آئی
پہر تسلط تاتار کا ہوا قریب تہا کہ اسلام کا نام بہی باقی نہ رہے مگر رسول خدا صلعم کا وعدہ وفا ہونیکو
کہہ تہوڑے لوگ بچ رہے جنسے اب تک نام اسلام کا باقی ہے یہ لوگ علمای حدیث ہین مگر ہمیشہ
ان نام کے مسلمانون کو کہٹکتے رہتے ہین پہر کہین دور تیموریہ کا ہوا کسی جگہہ وہی ترک حاکم ہو
کہ مسلمان ہو گئے ہو جاوین لیکن اعتبار جب ہی ہوگا کہ پورے طریقہ اسلام پر چلے کسی جگہہ خانی غیر کہ

مسلط کر دیا ہے اب روز بروز انہین کی ترقی ہے یہ ترقی موافق وعدۂ نبوی کے ہے یہ وعدہ
اگر سچا ہو تو پھر چاہیے کہ قیامت بھی نزدیک ہے قیامت جب ہی آویگی کہ سب شرار ہو جاوین
خیار دنیا سے اوٹھ جاوین قیامت سے مراد نفخ صور ہے یا آخر علامت فنای عالم ہے اس سے
پہلے غلبۂ فرنگ کا اکثر ممالک پر ہونا چاہیے کوئی قوم انہین کی کیون نہو اس لیے کہ حدیث مین مطلق
ذکر نصرانی نصاریٰ کا اکثر ملکون پر آیا ہے کسی قوم و قبیلۂ خاص کا نام نہین بتایا ہے روم ہون یا
روس یا اور کوئی مطلق غلبہ عیسائیون کا واسطے تصدیق اس خبر صادق کے چاہیے فاعتبروا یا
اولی الابصار یہ خیال عوام اہل اسلام خواص کالانعام کا کہ مہدی و عیسے علیہما السلام ہی پہلے حکومت
نصاریٰ کی ہندوستان سے یا کسی اور ملک سے جاتی رہیگی یا کسی طرح جاتی رہے محض وہمی خام
گمان ناتمام ہے یہ لوگ کیا خدا اور رسول کو جھوٹا کرنا چاہتے ہین سو یہ کبھی نہوگا ہان جب خدا ہی چاہیگا
تب سب کچھ ہو جاویگا مسلمان ہونے کے لیے یہ کیا ضرور ہے کہ اول سلطنت نصاریٰ کی زائل
ہو جاوے پھر تم قیام باحکام اسلام کرو بلکہ اگر توفیق الٰہی کسی شخص کے شامل حال ہوتی ہے تو کفر
ساری جہان کا بھی کچھ نقصان اوسکو نہین پہونچاتا ہے امم ماضیہ مین اکثر انبیا علیہم السلام پر بہت تھوڑے
ہی آدمی شمار ایمان لاتے تھے باقی سب کی سب کافر مرتد ہوتی تھے آخر اللہ تعالیٰ اوکو مومن
سمجھ کر کتا تھا نہایت امر یہ ہوتا کہ ہاتھ سے کفار کے کوئی تکلیف پہونچ جاتی یا نقصان مال و متاع
دنیوی کا ہو جاتا سو یہ سب بمقابلۂ بقای ایمان سلامت اسلام کے کچھ بھی چیز نہین ہے ؎

ترک دنیا کا سوچ کیا ناسخ … کچھہ بڑی ایسی کائنات نہین

جن کو دنیا مین کوئی نقصان مال و جان کا نہین پہونچتا ہے بلکہ مرتے دم تک ہر طرح کا چین آرام
رہتا ہے وہ بھی آخر ایک دن دنیا و ما فیہا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ چلے جاتے ہین پھر اگر اہل ایمان
و اسلام رہے تو دو ہی دن چلے یہ دنیا چہ گلی چلتی ہے کیا ڈر ہے یہان کا انجام تو دونو کی لیے ایک ہی طرح پر ہوا
مگر وہان سیہ بھلے اچھے رہے اور وہ ہلاک ہو گئے و کیا سوجھا تو انتہار کا ہے نہ استبار کا ؎

بندہ پس ہر کہ بشد فرخندہ ایست … مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

اکا حاصل آنضرت قاضی القضاۃ شوکانی حتیہ ہے کہ جس کسیکو قدرت اصلاح پیدان دونوں اقسام رعایا
کے حاصل ہے اوسپر واجب ہے کہ انسے قتال کرے یا ان کی اصلاح حال و قال مین بذل جہد
فرمائی ان کو فرائض اسلام سکہاے انسے احکام دین کو ادا کروائے سارے ارکان و احکام ظاہر
سلامت و دولت کو حکم دیوے کہ ان سے تعلیم فرائض خدا و رسول کرا دین سب امر دینی انکو پہونچا دین
ہر قطر مین ایسے حاکم قاضی مقرر کرین جو خداشناس خداترس امین عادل صادق عامل ہون علم و
عمل زہد و دیانت و امانت و ورع مین کامل ہون فاسق فاجر کو کوئی خدمت و ولایت کسی کام پر
کسی جگہ کی سپرد نکرین خصوصا اوس کو جو کہلم کہلا فاسق ہو آخر یہ ساری بلا و آفت جو دین مین آئی ہے
اسی طرح سے تو آئی ہے کہ سلاطین مرور روزگار نے قید علم و عمل کی باقی نہ رکہی جس کو چاہا عامل اہلکار
حاکم والی بنا دیا انہون نے خوب کہایا کہلایا اسی طرح مال کہا بیٹہین اور رعایا دین لوگون مین ہی بٹ گیا
تمام کی مسلمانی رکہی عمال ایسے چاہیئین جو مرتبۂ ثانی مین باذل نفس ہون اصلاح و تعلیم فرائض
مین مثلی رعایا کی مستعد ہون جو مظالم رعایا پر آوین انکو دفع کرین انسے اوتنا ہی مال لین جسکا
لینا واجب ہے اوس مال کو بے خیانت سپرد امام المسلمین کر دین ان کے ذمے پر ایک یہ بات بہی
لازم ہے کہ عقائد رعایا کو درست کرین ان کو سمجہا دین کہ نفع و ضرر تنہا بعض و با سواے خدا ہی سے ہے
سواے اوس کے کوئی نفع دے سکے نہ ضرر پہونچا سکے اعتقادات باطلہ سے ان کو زجر کرین بدعات محدثات
سے بچا رہے والی ہر شہر کو ضرور ہے کہ ہر گاؤن مین ایک ایسا معلم صالح مقرر کرے جو ان کو نماز
طریقۂ شرعیہ پر سکہا دے نماز کا وقت پڑہنا بتا دے سارے فرائض کی تعلیم کرے منکرات کے
برائی سمجہا دے جو کوئی ان مین سے التزام واجبات نکرے اوس کو تعزیر دے حبس کرے عزیمت صحیحہ
سے ہو سکے یہ نکرے کہ دو چار دن قرآن اسد کا اہتمام رہے پہر تہک کر بیٹہ جاوے ان کو اس لیے
مقرر نہین کیا گیا ہے کہ یہ ناجائز مال جمع کیا کرین رعایا پر سعادہ ڈالین امر دینی سے ناسمجہ رہین
امام المسلمین اور امراے سلاطین کے وزراء پر واجب ہے کہ اپنے عمالات و دیگر نکات کے لیے عمال و قضاۃ کو
منتخب کرین بہتر سے بہتر خوب سے خوب آدمی کو ڈہونڈ کر مقرر کرے مطلع استقلال انکا یہی ہو کہ ہر ایک

ساتھ شرح کے اسوال وا بان مین بجالا وی دین دنیا دونو کا انتظام موجب احکام اسلام کر
مین عامل کی تقصیر ان کامون مین بیک ادنی کو معزول کر دی اس تدبیر سے اللہ تعالی شرور کو
بجا و بلا دسے دور کرتا ہے اسلام ناسراسی اسلام کے بیچ مین حائل ہو جاتا ہے مگر آج کل جو عمال
وقضاۃ متولی اقتدار و قدری ہوتے ہین خود یہی اعظم اسباب نزول عقوبت و تسلیط اعدا و دشمنان
لو استحلال حرام مین ہیں خرابی تو یہی ہے کہ مامور ان کی حالت برائیہ رشوت دہی وغیرہ ہوتی ہے
جب ابتدا عمل کی اس عمل خبیث سے ہوئی تو ما بعد مین کیا کم ستم و جور ہو گا کیا کیا خرابی برین دنیا
کی پیش نہ آویگی جس والی ریس کے عمال و اہلکار ایسے ہوئے کہ اوس کی نجات کی کیا صورت
ہے رعایا کس طرح صالح ہو گی یہ معاملہ تو خود ہی ایک سبب اعظم ہے واسطے تعجیل عقوبت کے

فصل

تیسری قسم جو سالک مدان میں کو شر سے دور خیر سے قریب ہون لکن غالب و جمہور ان کی جاہل
مین اکثر فرائض اسلیئے بہ تبدیل و تساہل کے انسے ادا نہین ہوتے نماز پڑھتے ہین تو بے وقت
پڑھتے ہین صبح کی نماز بعد طلوع آفتاب ہوتی ہے نماز ظہر و عصر بعد و شل ادا کرتے ہین جب
سورج غروب ہوتا ہے تو نماز مغرب و عشا کو جمع کر لیتے ہین ایک کو دوسرے کی وقت
مین بجالاتے مین معہذا ارکان واذکار نماز بھی طرح ادا نہین کرتے کہ ہین انکا کرنا ضائع ہو جاتی ہینا
معاملات بیع و شرا مین مسلک شرعی پر نہین چلتے کوئی ربا مین مبتلا کوئی معصیہ مین پھنسا ہوا ہے
کوئی الفاظ کفریہ بکتا ہے کوئی صغائر کبائر مین منہمک ہے یہ لوگ نفس الامر مین اقرب الی الخیر
ہین جبکہ کوئی انکو عہدیت مستقر دوائمہ کے ساتھ تعلیم کرے تو بہت جلد راہ پر آ سکتے ہین مگر
ولاۃ و رؤسا کو اس طرف مطلق توجہ نہین ہے جس ریاست سلطنت کو دیکھو وہان ہزارہا
نوکر ہین مگر تعلیم دین کے لیے وعظ و نصیحت کی واسطی دس بیس عالم بھی ملازم نہین ممالک عجم کو کیا
رو دین خاص حرمین شریفین مین ایک عمر دراز سے امر معروف نہی عن المنکر موقوف ہے اگر کوئی
آفاقی جو ماجر ہو کر نصیحت کرنا چاہتا ہے تو لائق قتل قرار دیا جاتا ہے بلکہ تجربہ تہمت وہابیت ولا مذہبی

ترک تقلید غیر اہل پر ہر چند ساکت صامت حتی کیون نہو شہر سے نکالا جاتا ہے ساری منکرات
وہان معروف ٹھیر گئے ہین ساری معروفات منکر قرار دیے گئے ہین دو کانات آپکا ری
بھی دین حکمیہ بھی ہے مباحات تو کھلم کھلا جاری ساری ہین ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
بہرحال عامی کی سو اون کو شغل علم نہین ہے نہ مجالست اہل علم ہے اونکا حکم وہی حکم عوام کا ہے
دین مین بلکہ ایسا شخص خود ایک فرد ہے افراد عامہ سے گو نسب شریف بیت رفیع کیون نہ رکھتا ہو
یا اوس کو یہ گمان ہو کہ وہ عامہ مین نہین ہے خواص ناس سے ہے ایک طرح کی صورت نام
امتیاز تام رکھتا ہے حالانکہ وہ بالکل غلطی سے عباد و بلاد مین ظلم کرتا ہے یہ ظلم اوسکا کبھی بوجہ
جہل یا تجاہل ہوتا ہے کبھی بوجہ تکاہل و جرأت علی اللہ تعالی امام مسلمین یا انکے والی امر پر واجب
ہے کہ ان سب حال کی خبر رکھیں ان کی معاملات کی کیفیت سے واقفکاری حاصل کرتے
رہین اگر کوئی نئی ہمہ عالم ہے تو یہ علم اوسکا موجب ترک بحث کا اوسکے حال سے نہین ہو سکتا ہے
نہ باب بحث و تفتیش کو بند کر سکتا ہے بلکہ ایسا علم خود وبال و سبب وبال ہے مگر کیا کیجیے کہ دنیا
نے سب کو نکما کر دیا یہ سب بدخطائی کی جڑ ہے فائدہ واجبات شرعیہ جن کو ابدان و اموال سے
علاقہ ہے غالب مکلفین اون کو بطور خود بجا نہین لاتے جب تک کہ طرف سے کسی سلطان
یا رئیس اسلام کی اونپر انکار یا انزال عذر نہو جس ملک مین کوئی سلطان یا رئیس نہین ہے اگر وہان
کی ہر ایک فرد کو مخلی بالطبع چھوڑ دیا جاوے تو شاید ہزارون مین ایک دو ایسے نکلین گے جو ادا
باداے واجب شرعی ہون ورنہ سب کی سب گمراہ ہو جاتے ہین اسی لیے رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ عرافت حق ہے لوگون کو عریف سے چارہ نہین حضرت صلعم کے پاس جب کوئی
قوم یا قبیلہ آتا اونپر ایک چودھری مقرر فرماتے کہ رپورٹ اونکے حال کی کیا کرے اور اونکے کاروبار
کو دیکھتا رہے امور دینی جاری رکھے سب سے قانون شریعت کی تعمیل کراوے امور خلاف شرع
کو رائج ہونے نہ دے جماعت اہل ہداوت اکثر کیا کرتی ہے کہ زمیندار مستاجر دہقان قہرمان
کے فیصلے کر لیتے ہیں مگر تو ہے وہ لوگ احکام طاغوت یہ نافذ کرتے ہین حالانکہ یہ اشد کفر ہے کیا چہ جائی

: رہ بھی کافر ہے ایسے گاؤن سے ہجرت کرنا واجب ہے جہان احکام
عقوبت مین قانون کفار جاری ہو عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فی ان بدر
مین ہمراہ قوم کے یکراہ آیا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم ظاہر کر
دیکھتے ہین ہمارا ان سے فدا لیا فائدہ تعزیر بمال جائز ہے مگر جبکہ مالک حق واجب مال جو
شرعًا اوسپر ثابت ہے ندیوی حدیث مین آیا ہے ومن منعها فانا آخذها وشطر ماله
عزمة من عزمات ربنا لا یحل لآل محمد منها شیء اس حدیث کو احمد وابو داؤد ونسائی نے
بہز بن حکیم سے روایت کیا ہے دوسری حدیث مین حضرت سے مرفوعًا آیا ہے جب تم کسی شخص کو
دیکھو کہ اوسنے خیانت کی ہے تو سامان اوسکا جلا دو سعد بن ابی وقاص نے ایک غلام کی
کپڑے لتے وغیرہ جسنے حرم مدینہ مین شکار کیا تھا چھین لیے اخرجہ مسلم غرضکہ شرع شریف
مین جہان کہین تادیب بمال آئی ہے وہان جرمانہ لینا جائز ہے جہان یہ تادیب وارد نہین
ہوئی ہے وہان جرمانہ کرنا جائز نہین یہ جامع صاحب کتاب اکلیل الکرامہ وغیرہ نے گن کر
بتا دیے ہین فائدہ منجملہ انفاق فی سبیل اللہ کے ایک انفاق کرنا ہے نفس واہل واقارب پر یہ نفقت
سب نفقات پر مقدم ہے اللہ تعالی پھر انفاق کرنا ہے راہ خدا مین جیسے جہاد وغیرہ جنگ
ترویج امور دین اقامت شرع مبین پر جو مصارف پیش آتے ہین جیسے سڑک بنانا پل بنانا
چاہ طیار کرانا غزو مین صرف کرنا یہ سب مصارف بیت المال سے ہا ہیں اسکا خرچ رعایا پر
ڈالنا درست نہین ہے امرا ورؤسا و حکام جو ہر ایک امر مین رعایا سے چندہ لیتے ہین طرح طرح کے
ٹکس انپر باندہتے ہین وقت جنگ کی صرفہ جنگ کا انہین کے اموال سے وصول کرتے ہین
یہ کسی طرح جائز نہین ہان رعایا سے وقت ضرورت ملکی کے قرض لینا بوقت حصول یسر
اوسکا ادا کر دینا درست ہے مسلمان کا مال وخون وغیرہا معصوم ہوتا ہے بلا اوس کی خوشی
کے ایک پیسا بھی لینا نہ چاہیے کبھی آدمی شرم سے کچھ دیدیتا ہے گو جی نہین چاہتا ایسا
لینا بھی منع ہے ہان اگر بیت المال بالکل خالی ہو جاوے رئیس کی جیب خاص مین بھی کچھ

موجود ہو دشمن سر پر آپڑے لڑنا شرعاً واجب ہو جاوے بلکہ فرض عین ہو جاوے تو اوس وقت
جس سامان کی ضرورت ہو واسطے مدافعت اعدا کی رعایای ملک سے لیلے اونکو بہی چاہیے
کہ ایسی حالت ضیق مین کہ جہاد فرض عین ہو گیا ہے جس سے جو ممکن ہو اوس سے اعانت
امام المسلمین کی کرین شیخ الاسلام عز الدین بن سلام نے جب تتار کا غلبہ طرف مصر و دمشق کے
ہوا تہا اور سامان و برگ سلطان اسلام کا کافی نہ تہا یہ حکم دیا تہا کہ ہر گہر سے ایک ایک آدمی ہتیار گہوڑا
وغیرہ لیکر یعنی جو چیز جس کے پاس بکار آمد حرب و ضرب موجود ہے اوسکو لیکر چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی
کیا اللہ تعالی نے فتح نصیب کی جب سے چنگیز خانیون نے سر اوٹہایا تہا سب جگہ ظفریاب ہوتی تہی
بغداد کو تباہ کر دیا مگر یہان آکر تتار نے بہی شکست فاحش کہائی اوس دن سے پہر دلیا غلبہ اونکا
باقی نہ رہا وللہ الحمد

فصل

سلاطین و امرا اور قضاۃ وغیرہ کو ظلم کرنا کسی مسلمان یا ذمی پر مطلقا حرام ہے مثلا کسیکا مال کہا
جاوے یا کسیکو گالی دے یا مارے پیٹے یا مظلوم کی فریاد با وجود قدرت کے نہ سنے یا ظالمون کی پاس
آدمی جاوے اونکے ظلم سے رہائی نہ دے یا اون کی اعانت ظلم پر کرے یا کسی کی سعایت اونکے
پاس لیجاوے چغل خوری کیا کرے آیہ لا ینال عہدی الظالمین دلیل ہے اس بات پر کہ امام حاکم
رئیس والی سلطان کو عادل عامل شرع ہونا ضرور ہے اگر عدل نکریگا تو موجب شرع کی عامل نہوگا
بلکہ ظالم ٹہریگا مراد عہد سے اس جگہ امامت ہے گویا سلامت ہونا امام کا وصف ظلم سے سب امور مین
جن کو کچہ بہی تعلق امور دینیہ سے ہے شرط ہے اضافت عہد افادہ اس عموم کا کرتی ہے ظلم کی
برائی و مذمت مین بہت آیات آئے ہین ایک آیت مین یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی برابر ایک ذرہ کے
بہی ظلم نہین کرتا ہے مراد ذرہ سے یا تو نملہ صغیرہ ہے یا راس نملہ یا دانہ رائی کا یا وہ غبار جو روزن مین
چمکتا ہے قول اول موافق لغت کے ہے حمل قرآن اوسی پر واجب ہے معلوم ہوا کہ ذرہ برابر بہی
ظلم درست نہین ہے ظالمونکی طرف جہکنے سے منع کیا ہے یہ کہا ہے کہ کہین تمکو دوزخ نہ چہولے

آیت شریف میں اشارہ ہی طرف اس کے کہ ظالم اہل نار ہیں بلکہ جب زرے مائل ہونی پر آگ
چھوتی ہے تو جو کوئی خود ظالم ہے اوسکا کیا حال ہوگا کسی کا مال کہا لینا یا کسی کی آبرو ریزی
کرنا داخل ظلم ہے اللہ و رسول نے جسطرح جان مال ہر مسلمان کا دوسرے شخص پر حرام کیا ہے
اسی طرح ہر مسلمان کے آبرو ریزی کو بھی حرام کیا ہے ان تینوں امور کو ایک ہی سلک میں
منسلک فرمایا ہے یہ تینوں کام ظلم صریح فسق قبیح ہیں بلکہ جان و مال کے ظالم تو کم ہیں یا کم
ہوتے ہیں آبرو کی ظالم بے گنتی ہیں الا کسی مسلمان کو نجات نہیں ملتی ہر شخص کی ایک
حیثیت عرفی ہوتی ہے اوسکا ازالہ کرنا منجملہ کبائر کے ہے مگر لوگ اسکو ہلکا جانتے ہیں یحسبونہ
هينا وهو عند الله عظيم حدیث شریف میں آیا ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانه و
یده مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ و زبان سے دوسری مسلمان سلامت رہیں آبرو ریزی
خاص زبان کا کام ہے جسطرح ازالہ مال و جان ہاتھ کا کام ہے غیبت نمیمہ افترا تہمت بہتان
کذب سماعت اخبار و افواہ یہ سب داخل ازالہ عرض ہیں **فائدہ** قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے
کہ حکم حاکم حرام کو حلال یا حلال کو حرام نہیں کر سکتا ظاہر میں تو وہ حکم چلتا ہے مگر باطن میں حکم شرعی
کو بدل نہیں سکتا قاضی شریح کہتے تھے کہ تمہارا گمان ہے کہ وہ ظالم ہے مگر میں ظاہر پر حکم کرتا
ہوں میرا حکم حرام کو تیرے لیے حلال نہیں کر سکتا ہے یہی قول ہے امام احمد و مالک و جماہیر
علماء اسلام کا صحابہ و تابعین سے حدیث الٰہی میں آیا ہے رب العزت نے فرمایا ہے یا عبادی
انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرما فلا تظالموا رواہ مسلم فی صحیحہ یعنی اے میرے
بندو میں نے ظلم اپنی جان پر حرام کیا ہے تمہاری اور بھی حرام کیا ہے تم آپس میں ظلم نہ کرو احادیث صحیحہ
متواترہ کثیرہ اس باب میں آئی ہیں ظلم کرنے سے منع کیا ہے بہت ڈرایا ہے بڑی وعید
فرمائی ہے ظلم کے دن قیامت کے اندھیرا کیا ہے ظالم کی دعا قبول نہیں ہوتی ہے وہ شفاعت
رسول خدا صلعم سے محروم رہیگا ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلوا دی جاوینگی مظلوم کی دعا کو
خدا تک حجاب نہیں ہے مظلوم کی مدد کرنا واجب ہی ہے

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید

فائدہ جس طرح حق مین ظالمون کے وعید آئی ہے اسی طرح حق مین اہل عدل کے وعدہ آیا ہے
کہ عادلین نور کے منبر پر داہنی طرف عرش کے ہونگے عرش کی سایے مین ٹھیرینگے ایکدن
امام عادل کا ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے چالیس دن کی بارش سے افضل ہی سب سے
زیادہ نزدیک خدا کی روز قیامت کے امام عادل ہوگا امام جابر کو خدا دشمن رکھتا ہے ساری
خلق سے زیادہ تر وہ درجہ اسی کی شکر ہوگا فائدہ ظلم کے انواع ہین سب سے بدتر قسم وہ ہی جو کہ
متعلق آبروئی ہو جیسے غیبت کرنا گالی دینا نمیمہ کرنا تہمت کرنا حدیث شریف مین جان و مال و آبرو
کو ایک ہی حکم مین کہا ہے مگر جان و مال کے ظالم کم ہوتے ہین آبرو کی ظالم بہت ہین اس لیے
کہ ہر شخص ہر کسی کے جان و مال پر ظلم نہین کر سکتا ہے خصوصا جو کہ والی امیر یا رئیس نہین ہے
ہا ظلم آبرو ریزی کا سو یہ ہر شخص کے مقدور مین داخل ہے عوام و اراذل کو جانی دو اکثر
اہل علم و فضل بھی اس بلا مین مبتلا ہین اپنی بدگوئی و عیب چینی حسد کینہ بغض کے سبب سے
ظالمون مین داخل ہو جاتے ہین انکا حکم اور اون کا حکم جو مال و جان پر کیسا ہی ظلم کرتے ہین برابر
ہے بال برابر کا فرق نہین بلکہ یہ ظلم اوس ظلم سے براتب زیادہ تر بدتر ہے کیونکہ اوس ظلم مین
تو ایک طرح کا نفع دنیاوی بھی ہے کہ مال ہاتھ لگا یا دشمن کو مار ڈالا اس آبروریزی مین تو
خاک بھی فائدہ و نفع اسکا نہین نری معصیت و ضلالت معصیت عظیم ہے مگر اکثر لوگ اسی مین
زیادہ و چسپے ہوے ہین حالانکہ یہ ظلم نفوس شریفہ پر ظلم خون و مال سے زیادہ تر سخت و ناگوار
گذرتا ہے تلوار کا زخم تو اچھا بھی ہو جاتا ہے مگر زبان کا زخم اچھا نہین ہوتا رسول خدا صلعم نے
آخر عمر مین وقت حجۃ الوداع کے خطبہ پڑھا ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی جمع تھے یا کچھ زیادہ فرمایا
ان دماءکم و اموالکم و اعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم هذا فی شہرکم هذا فی بلدکم هذا
الا هل بلغت یعنی تمہاری خون تمہاری مال تمہاری آبرو ویسے ہی تم پر حرام ہے جیسے کہ
حرمت اس دن اس مہینے اس شہر کی ہے یہ حدیث صحیحین مین ابی بکرہ سے مروی ہی دوسری

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وعرضہ ومالہ مسلمان
کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے خون آبرو مال بلکہ آبرو کو ادنی الربا فرمایا ہے یعنی بدترین
سود خواری ہر چند کہ ارشادات شارع علیہ السلام مین ان تینون چیزون کا حرام ہونا یکسان آیا
ہے جو احادیث اس باب مین وارد ہین انمین و ترہیب غیبت و لعن کا ارشاد فرما کر سب
اشد محرمات مین داخل کیا ہے بلکہ چوپایہ کی لعن تک سے منع کیا ہے پھر کوئی جو کسی مسلمان کو لعن
طعن کرے اوسکا حال کیا ہوگا خصوصاً اوس آدمی ظالم کا حال جو خیر البلاد صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ
اہل بیت کو برا بھلا کہے گالی گلوج دے سوا نفس صحابہ کو خوارج عترت کو لعن طعن کرتے ہین
خدا ان کو غارت کرے یہ مسلمان کاہے کو ہین ابلیس و شیطان ہین حدیث مین آیا ہے جو ہمارے
صغیر پر رحم نکرے ہمارے کبیر کی توقیر نکرے وہ ہم مین سے نہین ہے یعنی دائرہ مسلمین سے
خارج ہے علماء دنیا دار جاہ طلب تحفت خوار وظیفہ خوار صدقات و خیرات و اوقاف اکثر علمائے
فتوی شعار محدثین دیندار موحدین نامدار کتب و رسائل مین طعن و تشنیع لکھتے ہین الفاظ
ناملائم عبارات درشت و سخت سے ان کو یاد کیا کرتے ہین یہ سب اسی حدیث کی نہی داخل
ہین زمرہ ظلمہ فسقہ وغیرہ مین شامل ہین فائدہ منجملہ قبیح انواع ظلم کے ایک وہ ظلم ہے جو اموال
عباد سے تعلق رکھتا ہے اسکو بھی ہمراہ ظلم جان و آبرو کی ذکر کیا ہے مال کے ظلم بھی بہت
ہین مکس کے جتنے انواع ہین وہ سب ظلم ہین سائرات کا تحصیل کرنا یا اوکا ٹھیکا دروازن
کا محل وغیرہ یہ سب بعنوان ظلم ہین یہ وہ مال لیتے ہین جسکے مستحق نہین ہین لیکن اسیون کو دینی اپنا
جاہ کا استحقاق نہین رکھتے اسی لیے حدیث مین آیا ہے کہ صاحب مکس جنت مین نجاویگا اسکا گوشت
پوست تو مال حرام سے پیدا ہوا ہے مکس کو اہل علم نے منجملہ کبائر کے گنا ہے جو مکس لیا جاتا ہے
اوسمین سے بعض کا یہ خیال کہ ہم سے زکوۃ واجبہ ادا ہوگئی خطن باطل ہے کیونکہ امام نے اسکو تحصیل
زکوۃ کے لیے مقرر نہین کیا ہے بلکہ مال موجود کا عشر لینے کو بٹھایا ہے یہ دونو ظالم مرتشی ہوا
جو مکس حاجیون سے جدی وغیرہ مین لیا جاتا ہے یہ بدترین انواع مکس و اقبح انواع ظلم ہی اسی طرح

جو بابت تر نیلامکے لیتے مین وہ سب حرام محض ہے سائرات مین ایسی چیزین جنکی تحصیل الینا جائز ہے گنتی کی ہین یہ ہزارون رقوم ومکس سب جنکو مکس سائر کہتے ہیں کبھی دین اسلام نے حلال نہین ہوا مکوس کفرہ فجرہ فسقہ کی پیدا کی ہوئی آمدنی ہے یہ سب مال حرام ہی اسی طرح آمدنی آبکاری کی بھی حرام ہے بلکہ جس چیز کو شارع نے حرام یا نجس فرمایا ہے اوسکی تجارت کرنا وسیر محصول باندہنا حرام ہے یہ لاکھون اقسام ہزارون رقوم جو ہر سلطنت وریاست میں رعایا پر وسواد پر باندہے گئے ہین جنکا کچہ مین واثر شرع شریف یعنی حدیث وخبر مین نہین ہے انکا لینا دینا حرام قطعی ہے ان سکے لینے والے جہنم کا ایندہن بنینگے وہان اس لینے کی انشاءاللہ تعالی دیتے پڑین گے سے

برقعت سیع شود تمہیدر روز معلوست کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور

فصل

بعض مفسرین نے یہ خیال کیا ہی کہ امارت وغنا اور اتصال سلاطین وولاۃ ورؤسا اوکا مخالف تہذیب سلوک صلاح وزہد وورع ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے خود سید المرسلین صلعم نے اپنے رب سے تونگری مانگی ہے صحیحین مین آیا ہے اللھم انی اسألك الھدی والتقی والعفاف والغنی اپنے خادم خاص انس رضی اللہ عنہ کی لیے دعای غنا فرمائی ہے بھوک سے فاقہ مستی سے پناہ مانگی ہے اللھم انی اعوذ بك من الجوع فانه بئس الضجیع خوشبو کو عمدہ چیزونکو دوست رکہتی تہی عورتون سی فرمایا جب تک بی نمازی ہی آنکی تاک مین نہ ہو تم نے اوسکا سوال نہ کیا ہو وہ لیلو سوال کرنے سے منع فرمایا ہے مگر سلطان سے یعنی وقت حاجت دینی ضرورت شرعی کے نہ مال جمع کرنے کے لیے یوسف علیہ السلام نے کہا اجعلنی علی خزائن الارض جب سونے کے ٹیڑے برسے ایوب علیہ السلام چننے لگے خدا نے فرمایا کیا میں نے تجھکو آسودہ نہین کیا ہے جو تو انکو سمیٹتا ہے اونہون نے کہا ہان ولکن لا غنی بی عن برکتك یعنی یہ توصیح ہے مگر تیری برکت سے مین آسودہ نہین ہون عیسی علیہ السلام نے کہا وارزقنا وانت خیر الرازقین ہمکو قرآن پاک مین یہ سکھلایا ہے کہ ہم ربنا اتنا فی الدنیا

حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ کما کرین جسمین مال و دولت ہی تہرکے داخل ہی غرضکہ طلب قسمت
کی کیا کرتے ہیں کیا انبیا کیا علما کیا زاہد یا تقی بڑے علیہ بیسا ہوتے پہل نکلنے کے
لیے دعا کرنا یہ سب طلب رزق ہی تو ہے ہان اتنی بات ہے کہ متورع پرہیزگار دیندار
لوگ رزق وجہ حلال سے طلب کرتے ہین خدا سے حلال پاک روزی کا سوال کرتے ہین
تحصیل رزق مین کسب معاش مین پابند حکم شرع رہتے ہیں حلال پیشہ حلال نوکری اختیار
کرتے مین رسول خدا صلعم کے زمانہ مبارک مین سارے صحابہ یہی کرتے تہے کوئی کہیتی کرتا کوئی
تجارت کرتا کوئی مزدوری کرتا پہر خلفاے راشدین کے وقت مین بہی یہی طریقہ جاری رہا خلفا
اپنا رزق بیت المال سے لیتے تہے مگر اوتنا ہی جتنا حق ہے یہ بات نہ تہی کہ فضول خرچی کرتی
یا واہیات کامون مین اوڑا ہی دیتا ہی لوگون مین اور اتفاقی امام حسن علیہ السلام سے معاویہ صاحب نے
سے صلح کی ایک لاکہ روپیہ سالانہ اپنا مقرر کرا لیا تہی یہ بات کہ ملوک و سلاطین مین بعض ظالم
جابر ستمگر ہوتے ہین سو اسکی حقیقت یہ ہے کہ اچہے لوگ بہی مسلمان تو اونکے پاس معیشت حاصل
حاصل کرنے کو جاتے ہین نہ اس لیے کہ یا اون کی مدد ظلم پر کرین اونکے میلی ٹہیلین کہیل تماشون
مجالس فسق و فجور مین شریک ہون بلکہ اونکا اونکے پاس ہونا کسی وقت موجب رفع ظلم و دفع فساد کا
ہوتا ہے حاکم کو حق بات بتا دیتے ہین منکرات شرعی سے بچا دیتے ہین جب انکا یہ کام شرعیہ
نیت ہوئی تو ثواب وہ بادشاہ ظالم کیسا ہی بڑا ظلم کرے اوس ظلم کا وبال اوسی کی گردن پر ہوگا
اس مسلمان پر کچہ گناہ اوس کے ظلم کا نہوگا انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی
حسب دلواسا ہی دخل انکا تخفیف ظلم مین ہوا گو کیسا ہی قلیل قلیل یا احقر حقیر کیون نہو تو بیشبہہ اونکو
اجر ملیگا ہان جو کوئی خلاف اسکے کریگا اوسکو بیشبہہ ظالم سمجہا جاویگا ہماری گفتگو اون لوگون کے
حق مین ہے جو اس لیے نزدیک امرا و حکام کے رہتے ہین کہ اونکو امر نہی کرتے ہین ظلم و جور سے
حتی الامکان باز رکہین آپ بہی صلاح دین وعظ کرین اون کے حسنات مین شریک ہون اور اونکے
سیئات سے جدا ہین جس بات مین خرابی دیکہی دل مین اوس سے سخت بیزار رہین جہان تک ہو

مِل جاوین وہان منکرات سے روکدین خلاف شرع کام نہونے دین نہ اون لوگون کے حق مین
ہی عالم ہون یا جاہل جو ہم نوالہ ہم پیالہ سلاطین کے ہوجاتے ہین اپنا دین اونکی دنیا کے لیے
اپنی آسودگی کے واسطے کہو دیتے ہین خسر الدنیا والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین ہمین سمجہو
کہ بہلا کسی عالم کا یہ کام ہے کہ وہ ظالمین کا شریک بنے یا کسی جاہل سے یا امید ہے کہ وہ سلطان
کو نیک کام پر لگا سکے فرضاً اگر کوئی عالم ایسا کام کرے تو در حقیقت وہ عالم نہین ہے گدہے پر
کتب خانہ لدا ہوا ہے کتابین پڑہنے سے علم نہین آتا ہے منشیگری کرنے سے کوئی عالم نہین کہلاتا ہے
عالم تو وہ ہے جسکو خدا کا ڈر ہے امر و نہی کرتا رہتا ہے ہان جب بادشاہ سے امید قبول حق حاصل ہوتی
باقی رہے یقین کامل ہو جاوے کہ یہ ظالم کسی طرح ظلم و فسق سے باز نہ آویگا تو البتہ اوسکی صحبت
سے ہزار کوس بہاگے سلف صلحا مین جنہون نے صحبت ملوک و سلاطین کی اختیار کی تہی یا جو
اون کی مصاحبت و وصلت سے بچے تہے اونکا مقصد یہی تہا جو ہمنے ذکر کیا مطلقاً گہسنا سلاطین کا
کچہ خیر نہین ہے خصوصاً جبکہ تعلق معاش و دنیا کا اللہ تعالی نے انہین سے رکہا ہے آدمی اپنی نیت
درست کرے پہر سب کچہ درست ہے ورنہ سب وبال ہے ان فی القلب مضغۃ اذا صلحت صلح
الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ حدیث صحیح مین بدربارۂ ائمۂ جور و مداخلت ملوک
یون آیا ہے لکن من رضی و تابع اس سے معلوم ہوا کہ گناہ مداخلت کا جب ہی تک ہے کہ اونکے
افعال سے راضی اور اون کے اعمال کا تابع ہو اور جو بات اون کے ظلم پر اعانت کی یا اونکی کذب
کی تصدیق نہ فرمائی تو یہ خود ایک بڑا مرتبہ عظیم ہے خصوصاً جبکہ یہ شخص جامع ہو درمیان عدم وقوع
معاصی و سعی فی التخفیف کے یا موعظہ حسنہ کرتا رہے ہر ذی عقل جانتا ہے کہ اگر اہل علم و دین بالکل
آنا جانا نزدیک سلاطین کے ترک کردین گے کسی طرح کی مداخلت اپنی اونکے امور مین نکرین گے تو
ساری شریعت مطہرہ معطل ہو جاویگی مملکت اسلامیہ مملکت جاہلیت سے بدل جاویگی اموال قوم کے
محرم حلال ہو جاوین گے مساجد و مدارس بیکار پڑے رہین گے جتنے حرمات ہوگا رہے سہے شعائر اسلام
بہی مٹ جاوین گے خدا کے نزدیک انکو یہ عذر ہوگا کہ ہمارے پاس سے سارے علماء چلدیے ہم کو

سماوی بھی نہ تھا اگر یہ کام کرنے کا ہے ایکرنے کا فائدہ بعض سلف نے کہا ہے السلاطین لھم
طاعات کثیرۃ و معاصی کثیرۃ یعنی جس طرح بادشاہون کے گناہ بڑے ہوتی ہین اسی طرح
ان کی طاعت بھی بے حد ہوتی ہے مثلاً امن رکھنا راہ مین پناہ دینا ضعیف کا قوی سے حائل ہونا
درمیان خلق اور مظالم کے جہاد کرنا اہل افسوں بغی و فساد سے جاری کرنا سنن کا دور کرنا بدع و فتن کا
آباد کرنا مساجد کا قائم کرنا مدارس علم کا بنوانا سڑکون کا سزا دینا مجرمون محاربون راہزنون چورون
ساحرون ڈاکوون کو انصاف کرنا مظلومون کا فیصل کرنا خصومات کا حق رسی کرنا حقدار کو دینا
فریادرسی کرنا فریادیون کی بیاہ دینا یتیمون لاوارثون محتاجون کا قرض ادا کرنا قرضدارون کا
کفن دفن کرنا غربا کا صدقہ دینا مساکین محتاجین کو بچانا رعایا کا ہاتھ متغلبین سے حفاظت کرنا
املاک و اوقاف کا آبادی سے کرنا حدود شرعیہ و قصاص کا دلوانا دیت و ارش کا جاری کرنا
تعزیرات کا اشاعت کرنا شعائر اسلام کا نصب کرنا قاضیون مفتیون اہل احتساب کا قیام کرنا
ساتھ واجبات و فرائض و حقوق عباد کی اہتمام کرنا امر معروف نہی منکر مین سعی کرنا سپاہ و فوج
لشکر کا واسطے حراست کے دشمن سے مہیا کرنا سلاح کا واسطے حرب و ضرب کے تیار کرنا اعادی دین
پر جہاد و سبت رکھنا بیت المال کا احیاء کرنا علوم اسلام کا مٹانا بدعات و منکرات کا رد کرنا مفسدین
کا فساد و فتن سے رعب و ہیبت رکھنا رہا اس لیے کہ بہت آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اگر انکو خوف
سلطان یا والی سوز کا نہو بیباہ مین سوا افاعیل و مناحیل کر ڈالین دیکھو جنکو ڈر کسی حاکم کا نہین ہوتا ہے وہ
کیسے کیسے بڑے کام کرتے ہین کیا کچھ فساد و خرابی ڈالتے ہین عمر بن عبد العزیز نے کیا اچھی بات کہی
کہ اللہ تعالی بسبب سلطان کی ایسی باتون سے روکتا ہے جس سے قرآن بھی نہین روکتا یعنے
قرآن سے تو وہی ترک و انکار گناہون سے بچتے ہین جو عالم باللہ عارف حق ہین سلطان سے سب
عام و خاص خوف کرتے ہین اس لیے یہ خوف سلطنت کا اون کو بہت افعال حرام تماشا منکر
سے باز رکھتا ہے ترک معاصی سلطان کے سوہ وہ بھی بہت ہین جسطرح جیسے مین اگر خونریزی کرنا
کسیکو تمنا مارنا کہ وہ مر جاوے کسیکی آبرو لینی مال اسکا اوس عورت کو حلال سمجھ لینا ایک کے قصور پر سپاہی

لہو والون کو شہر سے نکالدینا مجرم کے ساری گہر سے ناراض ہوجانا حالانکہ یہ ضرور نہین ہے کہ بیٹا
باپ ہو ویسا ہی بیٹا ہوگا۔ وجرم کا مواخذ وشرع مین خاص ہوتا ہے نام لایجنی والد علی
ولد ہو کسی کی جرم وجنایت مین دوسرا ماخوذ نہین ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ خود ہی مرتکب اسی
جرم کا نہو کسی کی جورو بیٹی کو چھین لینا محارم سے نکاح کر لینا انکا وبدستے اجنبی عورتون کو دیکہنا
بے نکاح کے گہر بیبیون سے حرمون سے بہر لینا گرفتار شہوات ولذات رہنا منکرات ومحرمات
مین راز دوستی کرنا حالت غیظ وغضب مین خلاف نقل وعقل حکم دے بیٹہنا حکایت ایک بار شاہ
اپنی مجلس مین لوگون کو لیکر فسق دلہو کرتا تہا شہر مین ایک مرد صالح تہے وہ جبکو کوئی خلاف شرع
کام کرتے دیکہتے منع کرتے شراب کا برتن پاتے توڑ ڈالتے ایک دن وہ بیچ ہی محلسرای سلطان کے
جاتے تہے بعض جلسای سلطان نے کہا یہ وہی شخص ہے جو برتن شراب کے توڑ ڈالتا ہے جو
منکرات دیکہتا ہے لوس کو اپنے ہاتہ سے مٹاتا ہے بادشاہ نے انکو بلایا کہا تمہین ہو جو خود بیون
ضعیفون کے برتن توڑتے ہو منکرات کو مٹاتے ہو بہلا ہمارے پاس یہ سب ہتہا فسق ولہو کرنا
ہے اسکو تو ذرا مٹاؤ تو تم جب جانین انہون نے کہا مین ایک ضعیف آدمی ہون جو کوئی جیسا
ضعیف ہوتا ہے اوسپر اوسکا زور چلتا ہے وہان امر ونہی کرتا ہون رہے تم سو بڑے سلطان قوی
بادشاہ مثل پہاڑ کے ہو تمپر میرا کچہ زور نہین چل سکتا تمہارا حال خدا نے قرآن مین یون فرمایا ہے
ویسألونك عن الجبال فقل ینسفها ربی نسفا فیذرها قاعا صفصفا لاتری فیها عوجا ولا
امتا یعنی تجہسے حال پہاڑون کا پوچہتے ہین سو تو کہدے کہ بکہیر دیگا انکو میرا رب اڑا کر پہر چہوڑیگا
زمین کو چٹیل میدان نہ دیکہیگا تو اوسمین موڑ نہ ٹیلا بادشاہ نے رو دیا کہا تم مجہے بہی ایسا ہی کیا کرو
اوسوان برتنون ان اشیای لہو ولعب کو توڑ ڈالو سب سامان پہینکدیا توبہ کی پہر اوس دن سے وہ
مجلس فسق نرکہی خیر مشکاتب یہ بات معلوم ہوئی کہ سلطان کے لیے محاسن ومساوی دونو ہوتی ہین
تو اوس سے بوجہ محاسن محبت رکہے بوجہ مساوی دل سے علیحدہ رہے شاید وہ کسی وقت کوئی
اچہی بات مان لے کسی بری بات سے باز رہے اللہ تعالی نے علم وفضل کی ایک ہیبت رکہی ہے

ہر کسی کی جو جاہ مین اوس کی عظمت و حشمت ہوتی ہے یہانتک کہ حیوانات بھی باوجود بے شعور
مسلوب العقل ہونے کے اپنے معلم سے ڈرتے ہین اوس کی ہیبت انکے دلون مین جری ہوتی ہے
غرضکہ بر جان اسباب و معاملات کے اتصال سلاطین کا جائز ہے کسیکو اس جواز مین کلام نہین
ہے بلکہ بعض اوقات مستحسن یا واجب ہوتا ہے جبکہ اتمام کسی واجب کا بغیر اس اتصال کی ممکن نہو
یا کوئی امر عدم بنیاد اوسکے شبہ بلے دور ہو سکے منوع وہ مواصلت ہے جو کسی مصلحت دینی کی لیے نہو
کسی غرض مسلمان کو اوس سے نفع نہ ملی **فائدہ** اللہ تعالی نے جس طرح اطاعت اپنی اپنے رسول کے
واجب کی ہے اسی طرح اطاعت سلطان و اولی الامر کی واجب فرمائی ہے مگر اوسکا کام مین جسمین
نافرمانی خدا و رسول کی لازم آوے انکے جبر و ظلم پر صبر کرنیکا حکم دیا ہے اگرچہ ماریں تو کہیں مال
چھین لین حدیث مین آیا ہے تم انکا حق دو اپنا حق خدا سے مانگو جب تک یہ نماز قائم رکھین انکی
فرمانبرداری کرتے رہو مگر یہ کہ کفر بواح کرین اگر کسیکو کوئی ولی امر حکم دے کہ وہ اوسکے پاس جا کر
تو اوس سے بھاگنا ہرگز روا نہین جب تک کہ اس قتال مین کوئی امر اسباب تقدیر مسکرہ میں سے
موجود نہو اسپر یہ واجب ہے کہ جب نزدیک بادشاہ کے رہے حتی الامکان امر و نہی مین کوتاہی نکرے
اگر امکان نہین ہے تو معذور ہے اسپر کچھ الزام یا گناہ نہین ابن ماجہ و حاکم و بزار وغیرہ نے
ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ سلطان خدا کا سایہ ہوتا ہے زمین مین ہر مظلوم اسکی پناہ
لیتا ہے اگر اوسنے عدل کیا تو اوسکو اجر ہے رعیت پر شکر اوسکا واجب ہے اور جو ظلم کیا
تو گناہ اوسپر ہے رعیت پر صبر کرنا لازم ہے **فائدہ** بیت المال مین جو قسم کا مال جمع ہوتا ہے سلطان
کا علم کا اوسکا لینا اہل مناصب وغیرہ کو جائز ہے یا نہین محققین کے نزدیک جائز ہے بدلیل اس
حدیث کے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہی ما اتاک من ہذا
المال وانت غیر مستشرف ولا سائل فخذہ وما لا فلا تتبعہ نفسک یہی ثابت ہو چکا ہے کہ رسول خدا
نے اہل کتاب پر جزیہ باندھا یہ جزیہ طیب و حلال مال تھا حالانکہ اون کے مال مین قیمت شراب
سود وغیرہ داخل تھی کیونکہ وہ سب لوگ اسطرح کا لین دین کیا کرتے تھے ایک یہودی کے پاس

اپنی زر وگروہ رکہکر طعام لیا پس جو خزانہ ریاست سے اسکو ملتا ہے اوسکو بدون کشف حقیقت کی
لیلوی یہ بات اور ہے کہ اسکو معلوم ہو جاوے کہ یہ مال جو اسکو دیا ہے خالص حرام ہے جسکو سلطان
نے رعیت سے براہ ظلم وجبر یا بوجہ غیر حلال لیا ہے اس جگہہ بہی مسئلہ یون ہے کہ سلطان ان
اموال کو جبکہ وجود مالک ووارث مال سے مایوس ہوجاوی اہل علم وفضل و وجوہ خیرات مین
صرف کرے اس سے بہتر کوئی مصرف اس مال کا نہین ہے یہ تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ خلافت
نبوت تیس برس سے زیادہ نہ تہی ابعد اس خلافت کے بادشاہت گزندہ آسئے اوس وقت سے
لیکر اس وقت تک جتنے ملوک وسلاطین اسلام ہوئے ہین اونمین کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی منکر
مین ضرور ہی مبتلا تہا قلت وکثرت کا فرق ہے مگر ہمیشہ سلف صالح کو اونسے کام پڑا نہین
ہوا کہ سارے علماء وصلحاء نے بالکل اونسے علیحدگی اختیار کی ہو کسی طرح کا کچہ تعلق ہی اونسے
نہ رکہا ہو بہر حال جو کوئی اس اتصال کو علی الاطلاق باطل ٹہیراویگا ناجائز کہیگا تو وہ در حقیقت طاعن
ہے سلف پر اگر ہم اس جگہ نام اون اہل علم وفضل کے بتائین جو متصل سلاطین تہے تو ایک
دفتر ہو جاویگا علاوہ اوس کے کسی والی کا مرکز خواہ ایک شہر کا یا ایک ریاست کا یا ایک سلطنت کا
والی ہو اس بات سے چارہ نہین ہے کہ وہ ایک جماعت کو مناصب دینی پر مامور کرے اگر نکریگا تو
کام اوسکا کسی طرح نہین چل سکتا نہ ولایت اوس کی تمام ہو سکتی ہے نہ رعایا سے التماس کہ تا
بیعت اوس کی منعقد ہوگی اس لیے کہ صحت امامت وولایت وسلطنت وریاست آدمی کے
قبول بیعت پر موقوف ہے بڑے اہل حل وعقد تو یہی لوگ ہین جب انہون نے ہی اوسکو
قبول نہ کیا تو وہ کس طرح امام یا حاکم یا امیر ہو سکتا ہے صاحب کتاب الشقائق نے حکایت کی
ہے کہ سلطان روم نے حکم دیا تہا کہ فلان جماعت کو اہل اسواق سے قتل کر ڈالو اس لیے کہ
اونہون نے حکم سلطان کا بعض اشیاء کے نرخ مین نہ مانا بادشاہ باہر نکلے اون کی صف ٹہیری کی
یعنی چاہتے قتل کرنے کے وہان ایک عالم سلطنت بہی موجود تہے اونہون نے سلطان سے
آگے بڑہکر کہا انکا قتل شریعت مین کسی طرح درست نہین ہے بادشاہ نے کہا انہون نے خلاف

ہماری حکم ہے گیا ان کے قتل مین اب کچھ عذر باقی نہین رہا عالم نے کہا یہ آپس مین ذکر کرتی ہین
کہ ہم کو حکم سلطان پر اطلاع نہین ہوئی سلطان نے اپنی سواری روکدی نہایت خوش ہو گئی
کہا تمہارا یہ منصب نہین ہے انھون نے کہا نہین بلکہ یہ منصب میرا ہی ہے کیونکہ اسمین تمہاری
دین کی حفاظت ہے عالم کا یہی عہدہ ہے کہ وہ بادشاہ کے دین کو محفوظ رکھے مواخذہ آخرت
اوس کو بچا دے آخر سلطان نے اون سب کو رہا کر دیا سب بچارے قتل سے بچ گئے دیکھا اگر
اگر وہ عالم حاضر ہوتا اسکی منکر نکرتا تو یہ سب مارے جاتے یا اگر یہ عالم ابتداءً یہ بات کہتا کہ تمہارے
عدول حکمی اس معاملہ مین شرعًا موجب ان کے قتل کی نہین ہے تو اس بات سے سلطان کو
اور زیادہ غصہ آتا وہ سب ہلاک کر دیے جاتے یا اگر بجواب قول سلطان کہ یہ عہدہ تمہارا نہین ہے
سکوت کر جاتا تو بھی وہ مارے جاتے مگر عالم نے ایک عمدہ وسیلہ معقول نکالا جس نے نفس بادشاہ
مین اثر کیا ایسے حلم رامہ من عقل باید آمی کو کرتے ہین بہرحال امر بمعروف نہی عن المنکر دو بڑے
ستون ہین محل اسلام کے جب تک یہ دونو قائم ہین دین بھی قائم ہے جب یہ گر پڑے نہین رہتے
تو شعائر اسلامیہ بھی گر جاتے ہین شرائع تک بھی معطل ہو جاتے ہین حدیث مین آیا ہے دین
خیر خواہی ہے خدا اور رسول و کتاب اللہ و ائمہ و عامہ کی بادشاہ کو سب سے چاہیے کہ سب سے زیادہ
اہل علم و دین کی قدر کرے انہین کو اپنا مصاحب بنا دے انہین کو منصب عہدے و خدمت
بخشے انہین کو دوست رکھے انکی دوستی خاص خدا و رسول کی دوستی ہے انکے ساتھ احسان کرنا
گویا صلۂ رحم رسالت کرنا ہے اس لیے کہ یہ وارث انبیا ہین خصوصًا جو انمین سادات ہون وہ
اولیٰ تر بتعظیم و اکرام و احسان ہین رؤسا و ملوک و امرا کو ان کی صحبت سے نفع دین انتظام دنیا
حاصل ہوتا ہے عافیت کو مین ملتی ہے ورنہ عاقبت خراب دنیا تباہ ہے مال فساق فجار لیجاتی
ہین اونکا سارا گناہ نامۂ اعمال سلاطین مین لکھا جاتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اونکی تو دنیا
بگڑی انکا دین اونکی دنیا کے پیچھے برباد گیا یہ دونو ہاتھ خالی رہ گئے مگر جب تک خدا کی توفیق شامل
حال نہین ہوتی ہے یہ نکتہ سمجھ مین اکثر امرا و رؤسا کے نہین آتا ہے اگلے بادشاہ اسلام علما

و مشائخ کی نصیحت پر عمل کرتے تھے دل دین و فضل سے شرماتے تھے خود کیسی ہی جاہ و مرتبہ
رتبہ علما و سادات کا ملحوظ رکھتے تھے اون کی بھول چوک چھوٹی موٹی خطا اون سے قطع نظر کرجاتے
تھے مشائخ سے اپنے لیے دعای خیر چاہتے تھے سادات کی تعظیم سب سے زیادہ کرتے تھے
سید قرآن کے انھیں کو دوسرا ثقل سمجھتے تھے ان کی خدمت و محبت کو موجب رضای خدا
شفاعت رسول خیال کرتے تھے ~

آلہی بحق بنی فاطمہ * کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

اس زمانے مین اول تو علمای دیندار باقی نہین رہے ہین حق گو حق پسند لوگ کیا معدوم ہوگئے
ہین جتنے دنیا دار مولوی ہین وہی عالم سمجھے جاتے ہین اور جو کہین کسی جگہ ایک دو چار خوش عقیدہ
خوش عمل عارف بحق موجود بھی ہین تو کوئی اونکو پہچانتا نہین ہے اگر پہچانتا بھی ہے تو حب دنیا
موجب لغزش کا اون سے ہے علما تو یون مست گئے رہی سادات سو جو صحیح النسب ہین وہ بے
و محترم بنسب نہین جو مدعی ہین ادنمین اکثر کاذب ہین حدیث مین اوس شخص پر جو اپنا نسب
بدل ڈالی غیر کو باپ بنالے لعنت آئی ہے ایسے شخص کو جنت کی ہوا بھی نہ لگیگی پھر کسی مسلمان
ناشناس حق پرست کی کیا شامت آئی ہے کہ وہ باوجود اس علم کے آپ کو سید کہلاوی کہ جتنے
ہین طلاوی اپنی دنیا و آخرت دو نو غارت کرے دنیا تو اس طور پر کہ سید کو نوکر تو معتمد نہین رکھسکتا
اور جب سیکڑون جاہل احمق بھیک مانگنے کو سید بنجاتے ہین آخرت اس طرح کہ اسکے نزدیک وہ
ملعون ہوجاتا ہے مسئلہ کچھ خاص ساتھ نسب سادات ہی کے نہین ہے بلکہ جو کوئی اپنے باپ کا
نسب چھوڑکر دوسری کی ذات مین داخل ہوگا اوسکا یہی حکم ہے مثلاً نوکری چاکری حاصل
کرنے کی حیلے کوئی سید یہ بات کہے کہ مین پٹھان یا مغل ہون اس لیے کہ وہ دیکھتا ہے کہ حکومت
دولت انھین پٹھانون ترکون مغلون کے ہاتھ مین ہے یہ مجھکو اپنا ہم نسب سمجھکر میری قدر
کرین گے ورنہ اگر سید جونکا نام سنین گے تو پھر کوڑی کو بھی نہ پوچھین گے خصوصاً جبکہ یہ بات بھی
معلوم کرلین گے کہ یہ شخص باوجود سیادت کے علم و تقوی بھی رکھتا ہے اسی طرح شیخ کا سید بنجانا

یا پٹھان کا آپ کو سید کہلوانا یا مغل کا شیخ ہوجانا یا بالعکس اسکے یہ سب حرام قطعی ہے بجز اسکے
اپنا نسب ماں باپ یا اپنی قوم قبیلے سے معلوم کرلیا یا سن لیا ہو ورنہ یہ معذور ہوگا لیکن اسپر بھی
آشنا اوسکو لازم ہے کہ جب تک صحت نسب کی کما حقہ معلوم نہ کرلے تب تک اپنے نسب کو بالجزم
بیان نکرے بصورت اشتباہ قومیت کے اقرار و اظہار ذات خاص سے بچا رہے سلمان فارسی
رضی اللہ عنہ سے جب کوئی پوچھتا کہ تم کس کے بیٹے ہو کہتے انا ابن الاسلام فائدہ اعتبار
نسب کا شرع شریف مین ناشی واسطے انتظام دنیا کے ہی تا کہ امور خیر مین ایک نسب والے جمع ہوکر
اعانت حق کرین خمس وغیرہ مین برابر حصہ پاوین اہل تقوی کو غیر اہل تقوی سے ممتاز جانین تفاوت
نسب کا صورے سے پہچانین شعوب وقبائل الگ الگ ہون حرفت صنعت تجارت مین ایک دوسرے
سے ممتاز ہون صدقات وزکوۃ کے لینے نہ لینے مین قتل وغیرہ کی دیت دینے مین قسامت کے
قائم ہونے مین شریک یکدیگر رہین اس قسم کے اور بہت منافع دنیوی ہین جن کے لیے ضبط انساب
کیا جاتا ہے ورنہ نفع نسب کا اوس جہان مین کچھ بھی نہین ہے وہان تو صحت ایمان کی فقط اور
طہارت ہی دیکھا جاویگا سارے شرفا واراذل یکسان ہونگے نہ شرافت محض باوصف بدعت
وشرک ومعصیت کسی کے لیے موجب نجات ٹھیریگی نہ رذالت نسب باوجود ایمان وتقوی سبب
... گا۔ بلال حبشی باوجود حبشیت ورقیت جنتی ہین ابوجہل وابولہب باوصف قرشیت
... کرنا حسب نسب خصلت جاہلیت ہے اکثر امراء کو خیال بھی ہوتا ہے
و ... ... کی کسی بزرگ کی طرف منسوب ہوتا ہے
اولی ترجیح ... ... دولت نافع کے ساتھ فضیلت باقی
حاصل ہوتا ہے ... الٰہی ... آخرت بالکل تباہ ہوجاتی ہے
ہین اونکا سارا گناہ ... ... ہین کرتے غیبی کی سبب ہزارون شرعی
نیکی انکا دین انکی دنیا۔ ... ... حرمت نسب کی نظر مین چلا
حال نہین ہوتی ہے یہ نکتہ سمجھنے ... ... سمجھتے یہ بات اور جگہ بار

پہر اپنے کفو کے غیر سے رشتہ نکریں یا غیر اپنے قرابت نکرے آپ سے بہتر اگر نسب میں ملی تو یہ ولت
سب سے مقدم ہے آپ سے کمتر ملے نہ برابر نہ بہتر تو مجبوری سے جائز ہے اسلیے کہ شرع شریف
نے ارشاد کیا ہے کہ جب تک آزاد عورت میسر آوے کوئی کسی لونڈی سے عقد نکرے سو اسے
خالق وحدہ لاشریک لہ کے جتنی مخلوق ہے سب کی لیے کفو ہے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد وقال تعالیٰ لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع العلیم وقال تعالیٰ
وللہ المثل الاعلیٰ کفو کے یا کفو سے بہتر کے ہوتے ہوئے کمتر سے مواصلت کرنا کیا ضرور ہے سب
انساب میں بہتر نسب فاطمی ہے پہر ہاشمی پہر قریشی پہر وہ انساب جو بعد انکے بہتر سمجھے گئے ہیں سارے
احساب میں افضل حسب علم ہے ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی عالم و جاہل
برابر نہیں ہو سکتے ہیں حسب کا اعتبار چار پشت تک ہے نسب کا سات پشت تک یوسف علیہ السلام
چار پشت سے کریم تہے وکان ابن ھما صالحا کی تفسیر میں لکہا ہے کہ ساتویں پشت تہی اسلام
میں خیریت جاہلیت کا بہی اعتبار کیا ہے مگر ہمراہ علم کے حدیث کما فی الجاھلیۃ خیارکم فی
الاسلام اذا فقھوا پہر جسمیں یہ دونو فضیلتیں جمع ہوں اور پہر وہ متقی بہی ہو تو پہر کوئی اکفو
اوسکا نہیں ہے مگر وہی شخص جو مثل اوس کے یا زائد اوس سے علم و عمل میں ہو اسد تعالیٰ سے
زیادہ کوئی عادل و حکیم نہیں ہے پہر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ سارے فضائل دینی و دنیاوی کسی ایک
ہی قوم قبیلے کو مرحمت فرمادی باقی نوع بشر اون کمالات سے محروم رہی یہی وجہ ہے کہ خالق کل
بادی سبل معطی جمیع جل مجدہ نے کسیکو مال دیا ہے کسیکو کمال کسیکو خوش اطوار بنایا ہے کسیکو جمال کسیکو نسب شاہی
کسیکو حسب عطا کیا ہے یہانتک کہ انبیاء علیہم السلام میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے پہر غیر کا یہ طمع کرنا کہ سارے
فضائل و کمالات مال و کمال حسب و نسب و جمال کے ہمیں کو ملجاویں محض ایک خیال محال لا طائل
مثل ہے انسان کے لیے امیر ہو یا فقیر مرید ہو یا پیر اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے کہ بعد درستی
عقائد کے عمل صالح میں سعی تمام کرے اخلاص و تقویٰ میں فائق اقران ہے جسکو یہ حالت نصیب
ہوگی وہ دونو جہان میں اشرف اشرافت اکرم نوع انسان ہے ورنہ ساری دنیا سے بدتر اسکا

نسب حسب کیون نہو بدترین حیوانات ہونگا تمرد دیا اسعمل سا ملاپ سوا اسکا نہین تو
کوئی بہت کوشش کشش نہین کرتا ہے نام پر مرتے مٹتے ہین کسیکو غرور سیادت ہی کسیکو
تکبر علم ہے کسیکو دولت پر غرور ہے کسیکو اتباع خطوات شیخ الی مرو ہے جو اصل بات تہی جس پر
اسکی نجات تہی اوس سے یکلخت اکثر خلق حجاب مین ہے الامن شاء اللہ تعالی فائدہ جو احکام امامت
و سیاست کی واسطے امام خلیفہ سلطان والی امیر رئیس کے شرع شریف مین وارد ہین وہی کام
اوس عورت کو کرنا چاہیے جو اس منصب پر قائم ہو لیکن عورت کو اگر کچہ بہی سمجہ رکہتی ہے تو چاہیے کہ
کہ ترک امامت کردی اگر کسی سبب سے ممکن ہو تو مرد کو اپنا قائم مقام بنا کر اوس کے ہاتہ مین انجام
امور ملک کا دیدی اگر شوہر رکہتی ہے تو سب سے بہتر ہے ورنہ وزیر نائب اس کام کو کرسکتے ہین
ایک نقصہ دین مین یہ بہی ہے کہ مرد رئیس ہو عورت رئیس نہو جس قوم پر کوئی عورت رئیس ہو گئی ہے
اوس قوم کو ہرگز فلاح نہین ہوتی ملکہ سبا بلقیس نام عجب عقلمند بی بی تہی جب اوسکی قوم کی کہنا کہ تم
سلیمان علیہ السلام سے لڑو تو اوس نے کہا نہین بلکہ صلح اچہی ہے پہر اونکے نکاح مین آگئی ریاستی
حکومت اون کے لیے ترک کردی اس زمانہ آخر مین اب ایسی عورتین کہان ہین جو کسی
لیے ترک ریاست کرین اگر ترک نہین کرتین تو اگر اتنا ہی کرین کہ مشورہ قبول رجال و اہل علم سے
[illegible] ریاست کا ہو اپنی عقل کو امور مملکت مین زیادہ دخل ندین تب بہی غنیمت ہی اسلیے کہ
[illegible] یہ ناقص [illegible] مین تو انسے نہ صلاح امور دنیا کی امید ہے نہ درستی احوال
[illegible] عمل [illegible] ہے دوسری کام کا تعلق دین سے ہی [illegible] ونو وصف
کو [illegible] یا امیر ہون یا فقیر عالم ہون یا جاہل سپاہی ہون۔
ہے ا [illegible] ہیشہ یا والیہ ہو جاتی ہے تو اوس کے
یہ سب سے [illegible] سکتا ہی باقی نہین رہتا وہ آپ کو
عالی نسبت [illegible] ہے کہ ہمارے ملازم و
کے آتی ہے علماء پیر کو [illegible] کو کہلاتے ہین کسکو مجال

ہے کہ خلاف مزاج حضور کچھ عرض کر سکے رئیسہ سلطانہ ہو کر کسی کی نصیحت کا قبول کرنا یا دوسرے
کی عقل کا پسند آنا یا کسی پر بھروسا کرنا بھلا کہین ہو سکتا ہے اگرچہ ساری امراء و رؤساء جاہل
کا بھی یہی حال ہے مگر انہین بعضے جو اتفاقا سمجھدار بھی ہو جاتے ہین تو وہ عورتون کی طرح ہر کام
مین جلدی نا سمجھی جیسا نہین کرتے بہرحال جس طرح اکثر مردون سے یہ نہین ہو سکتا کہ وہ بسبب
عدم اہلیت امامت ترک ریاست کرین اسی طرح کسی مسلمان عورت سے بھی یہ نہین ہو سکتا کہ
وہ اپنی ریاست کسی متصف بوصف امامت کو حوالہ کر دے بلقیس کی طرح ریاست سے دستبردار
ہو کر کسی مرد کی عفت و عصمت مین آجاوے یہ کام ہوتا بھی ہے تو کبھی غیر اسلام والیون سے ہو جاتا
ہے بلکہ عورت جب کسی جگہ کی رئیس ہو جاتی ہے تو فسق و فجور شر و فساد اوسکا بنسبت رئیس مرد
کے بہت زیادہ ہوتا ہے وہ عورت آپ کو امیر شوہر کو فقیر سمجھتی ہے بلکہ ہر برتاؤ مین تحقیر کرتی
ہے یہ تحقیر کرنا اسکا آخرت مین سبب اس کے ہلاک کا ہو جاویگا تحقیر کی کئی صورتین مین ایک
یہ کہ حقوق زوج جس طرح شرع مین آئے ہین اون کو ادا نہین کرتی حالانکہ حدیث شریف مین آیا
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمۂ حصین بن محصن سے فرمایا کیف انت لہ فانہ جنتک
ونارک یعنی تیرا برتاؤ شوہر سے کیسا ہے کیونکہ وہ تیری بہشت و دوزخ ہے یعنی اوسکی اطاعت
و رضامندی سے تجھکو جنت ملتی ہے اوسکی نافرمانی و ناخوشی سے تجھکو دوزخ مین جانا ہوگا آئے
حدیث کو احمد و نسائی نے بسند جید روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے عائشہؓ نے پوچھا
کس آدمی کا حق عورت پر سب سے بڑھکر ہے فرمایا شوہر کا پھر پوچھا مرد پر سب سے زیادہ کسکا
حق ہے کہا اوس کی مان کا اسکو بزار و حاکم نے روایت کیا ہے بسند بزار کے حسن ہے ابی سعید
خدری نے کہا ایک مرد اپنی دختر کو لیکر آیا کہا ای رسول خدا یہ میری بیٹی نکاح کرنے سے انکار
کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس لڑکی سے کہا باپ کی اطاعت کر اوسنے کہا
قسم خدا کی مین بیاہ نہین کرنے کی جب تک کہ آپ مجھکو یہ نہ بتا دین کہ حق شوہر کا بی بی پر کیا ہی
فرمایا حق زوج کا زوجہ پر یہی کہ اگر شوہر کے کوئی پھوڑا پھنسی زخم ہو یا اوس کو زبان سے چاٹی

یا اوسکی تھنون سے خون پیپ بہتا ہو تو یہ اوسکو نگل جاوی تب بھی حق شوہر کا ادا نہو آنی
کہا قسم خدا کی مین ہرگز نکاح نہین کرنے کی رسول خدا صلعم نے فرمایا تم انکا بیاہ نکرو مگر ان کے
اون سے اس حدیث کو بزار نے بسند جید روایت کیا ہے ابن حبان نے بھی اپنی صحیح مین
کہا ہے سب راوی اسکے ثقہ مشہور ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس عورت سے حق شوہر
ادا نہو سکے اوسکو نکاح کرنا جائز ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حق شوہر کا سب کے حقوق سے زیادہ
ہوتا ہے اسی طرح کا ایک قصہ دوسری حدیث ابی ہریرہ مین بھی آیا ہے کہ ایک عورت نے نزدیک
رسول خدا صلعم کے آکر کہا مین فلان دختر فلان ہون حضرت نے فرمایا پہچانا تجھکو بھیجا کیا
کام ہے اوسنے کہا کام میرا میرے چچا زاد بھائی فلان عابد سے ہے فرمایا معلوم ہوا کہا وہ
مجھے منگنی کرنا چاہتا ہے مجھکو بتاو حق زوج کا زوجہ پر کیا ہے اگر ایسی چیز ہے جو مجھسے
ہوسکتی ہے تو مین اوس سے بیاہ کرونگی فرمایا منجملہ اوس کے حقوق کے ایک یہ ہے کہ اگر اوسکی
تھنون سے خون پیپ بہے اور تو اپنی زبان سے اوسکو چاٹے تو بھی حق اوسکا ادا نہو اگر کسی
بشر کو کسی بشر کا سجدہ کرنا ہوتا تو مین عورت سے کہتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے جب وقت
کہ شوہر اوسکا اوسکے سامنے آوے گھر مین داخل ہو اس لیے کہ اللہ تعالی نے شوہر کو اوسپر
بزرگی دی ہے اوسنے کہا واللہ جب تک دنیا ہے مین ہرگز بیاہ نہ کرونگی اسکو بزار و حاکم نے
روایت کیا حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے ان حدیثون مین کچھ تفرقہ درمیان شریف
او ر آسودہ و غنی و نادار کے نہین کیا اسی طرح باقی احادیث آئندہ مین اس سے معلوم ہوا
کہ حق شوہر کا ہر بی بی پر برابر و یکسان ہے خواہ اس شوہر کے گھنے کی ہو یا غنی یا کسی امیر
رئیس کی بیٹی ہو یا کسی غریب فقیر کی قرابت زوجیت مین حقوق طرفین یکسان ہین لکن اس
زمانے مین یہ اطاعت شوہر کی غریب بی بیون سے تو کبھی بن بھی جاتی ہے گو پوری پوری نہو
مگر عورت مالدار یا رئیس سے تو کسی طرح بھی اطاعت شوہر کی نہین ہوسکتی جب نہو سکے تو اوسکو
یا تو سرے سے نکاح ہی کرنا نہ چاہیے تھا یا اب جہنم موجود ہے طرہ تو یہ ہے کہ سادا رعود کو نکی

خاوند خود اونسے ایسی اطاعت نہین لیتے ہین جو اونپر باری ہوگا پھر بھی وہ اوسکی اطاعت
نہین کرتی ہین ہر بات مین ناخوش رکھا کرتی ہین اطاعت کیسی اگر خود شوہر اوسکا مطیع ہوتا
ہے تو بھی حفظ مرتبہ اوسکا خیال اوس کے حقوق ظاہری و معنوی کا نہین رکھتی مین سچ کہتا ہوں
کہ اگر کچھ بھی نہین جانا بی بی کی آخرت غارت ہو جاتی ہے فرعون سے بدتر کوئی خاوند نہوگا
اوس کی بی بی مومنہ نے کیسی کچھ اطاعت اوسکی کی یہ مثال ہے زن سعادتمند کی آسیہ بی بی کو
خدا نے اوسکا گھر جنت مین مقرر تھا مرنے سے پہلے دکھلا دیا اب اگر کسیکا شوہر کامیاب
عالم عابد طالب آخرت کیون نہو بی بی صاحبہ اوسکو برابر ایک نظر کے بھی نہین سمجھتی ہین آنکو
تو ایسا شوہر چاہیے جو جاہل مطلق ہو نہ تسبیح رکھے نہ علم و دین مین مشغول ہو اوباش بدمعاش
مشتہار فسق پیشہ ہو لاحول ولا قوة الا باللہ کہو بھلا آخرت تباہ نہو تو کیا ہو مضمون بی بی کے
سجدہ کرنے کا میان کے لیے اور بھی کئی حدیثون مین آیا ہے حدیث قیس بن سعد مین ہے
لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن لما جعل الله
لهم علیهن من الحق یعنی اگر مین کسی کو حکم کرتا کہ وہ کسی دوسرے کو سوائی خدا کے سجدہ کرے
تو عورتون کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہرون کو سجدہ کیا کرین اسلیے کہ اللہ نے انکا حق اونپر فرض
کیا ہے یہ حدیث ابو داود مین ہے ابن ماجہ کی روایت مین ابن ابی اوفے سے یون آیا ہے
لو کنت آمرا احدا ان یسجد لغیر الله لامرت المرأة ان تسجد لزوجها والذی نفس محمد بیده
لا تؤدی المرأة حق ربها حتی تؤدی حق زوجها اسی مضمون کی حدیث صحیح ابن حبان و
سنن ترمذی مین بھی روایت ابو ہریرہ سے آئی ہے معلوم ہوا کہ بعد خدا کے کسیکا حق
ایسا واجب و سخت نہین ہے جیسا حق زوج کا زوجہ پر ہے یہی وجہ ہے کہ عورت کو عبادت
نفل کرنا نماز ہو یا روزہ یا حج یا اور کچھ بدون اجازت و مرضی شوہر کے درست نہین ہے اگر
اوسکی ناخوشی سے کیا تو ہزار برس بیابان کے کچھ بھی حاصل نہوگا یہ سوت بن شبہ
کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا ینظر الله تبارك وتعالى الى امرأة لا

لا تشکر لزوجها وھی لا تستغنی عنہ اس کو نسائی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد
کہا یعنی اللہ تعالی اوس عورت کی طرف نگاہ نہیں کرتا جو اپنے شوہر کا شکر ادا نہیں کرتی
ہے حالانکہ بے شوہر رہ بھی نہیں سکتی ہے معاذ بن جبل کی حدیث مین مرفوعا یون آیا ہے
اگر کوئی عورت دنیا مین اپنی خاوند کو نہیں ستاتی مگر اوسکی بی بی حور عین یون کہتی ہے تو
اسکو ایذا نہ دے خدا تجھکو غارت کرے یہ تو تیرے پاس یون ہی آرہا ہے قریب ہے کہ تجھ
چھوڑ کر میرے پاس آجاویگا اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ترمذی نے حدیث حسن
کہا ہے یہ اوس شوہر کے حق مین ہے جو پکا مسلمان نیک آدمی لائق مغفرت ٹھیر چکا ہے اور
اگر کہیں شوہر فاسق فاجر کافر مشرک ہے تو بھی اطاعت اوس کی امور خانہ داری وغیرہ مین
واجب ہوتی ہے گو دین مین خلاف حکم خدا و رسول واجب نہیں فسق کی وجہ سے شوہر معزول
نہیں ہو سکتا ہے اوسکے فسق کا وبال اوسی پر پڑیگا بی بی کو اطاعت کا اجر ملیگا مگر اب اس
زمانے مین شوہر مومن لائق سزل سمجھا جاتا ہے بڑا عیب شوہر مین یہی ہے کہ وہ فاسق فاجر
خود غرض خائن جو رجہ وضع رامشکار نہو اگر کوئی فاسق شوہر یا عاشق پاس ہوتا تو بی بی کا نباہ
اوس سے بخوبی ہوجاتا غضب تو یہ ہے کہ کمبخت شوہر ایسا ملا ہے جو ایماندار سچا لائق فلاح خیر خواہ
دین و دنیا ہے اس سے بھلا کسی طرح نباہ ہو سکتا ہے نوح و لوط علیہما السلام کی بیبیان بوجہ
نافرمانی شوہر کے جہنم رسید ہوگئین شوہرون کا ایمان انکے کچھ کام نہ آیا فرعون کی بی بی نے
اطاعت شوہر اختیار کی تھی وہ بیبی جنت مین پہونچی انکے علاوہ ایک یہ بات ہے کہ شوہر کو
آسودہ عورت پر قابو صحبت کرنیکا نہیں ہوتا مجبور و بسبب غرہ دولت و ریاست کے رات دن
اس نخرے مین رہتی ہے کہ احسان رکھکر ملوگی بیچارہ تکلیف مین رہتا ہے مگر بی بی صاحبہ کو
شاید یہ خبر نہین ہے کہ ایسی عورت بزبان رسول خدا صلعم پر ملعون ہے غریب گھر کی ہو یا امیر گھر
کی حدیث مین آیا ہے کہ اگر عورت پالان شتر پر بیٹھی ہو یا تنور پر پھر شوہر اوسکو بلاوے تو اوسکو چاہیے
کہ انکار نہ کرے یہ مضمون حدیث زید بن ارقم مین نزدیک طبرانی کے بسند جید آیا ہے تنور کو

ترمذی و نسائی و ابن حبان نے بھی مرفوعاً طلق بن علی سے روایت کیا ہے ابو ہریرہ نے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اذا دعا الرجل امرأته الی فراشه فلم تأته فبات
غضبان علیها لعنتها الملائکة حتی تصبح رواه البخاری و مسلم و ابو داود و النسائی
یعنی جب مرد نے عورت کو اپنے بستر پر بلایا وہ نہ آئی یہ خفا ہو کر سو رہا تو صبح تک فرشتے اوس
عورت پر لعنت کیا کرتے ہیں دوسری روایت مسلم میں اس لفظ سے آیا ہے الا کان الذی
فی السماء ساخطا علیها حتی یرضی عنها یعنی خدا ایسی عورت پر غصہ کرتا ہے یہاں تک
کہ شوہر اوس عورت سے راضی ہو تیسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ جس عورت پر مرد خفا ہے
اوس کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے اسکو ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہی غرض
عورت تو آنا انکار نہیں کرتی یا کرتی ہے تو اوسکی سامنے شوہر کی کچھ بات نہیں چلتی مگر ایسی
عورت کوئی ایسی ہو گی جو کہنا شوہر کا مانی رات دن خدا کی لعنت فرشتوں کی پھٹکار میں خوش
رہتی ہے کہو خاوند کا کیا گیا بہت ہوا تو یہ کہ رنجیدہ ہو کر سو رہا مگر عورت کی آخرت تو بالکل
بگڑ گئی اسکے سوا ایک یہ بات ہے کہ بی بی خلاف مرضی شوہر کے کسی شخص کو مرد ہو یا عورت
یا مخنث وغیرہ گھر میں آنے جانے رہنے نہ دے ترمذی نے حدیث معاذ بن جبل میں آیا ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کسی عورت کو جو خدا پر ایمان رکھتی ہے یہ بات
حلال نہیں ہے کہ گھر میں کسیکو اذن آنیکا دے اور شوہر اوسکا ناخوش ہو یا گھر سے باہر جاوے
اور شوہر کارہ ہو یا کسیکی اطاعت حق میں شوہر کے روا رکھے یعنی دوسرے کی کہنے سننے پر
شوہر سے بگاڑ کرے یا اوس کے بچھونے سے علیحدہ سووے یا شوہر کو مارے اگر شوہر اسکا ظالم
ہے تو بھی اوسکو راضی کرے اگر اوس نے اسکے عذر کو قبول کر لیا فبہا اللہ بھی اس عورت کی عذر کو
قبول کریگا اوس کی حجت ظاہر کر دیگا عورت پر پھر کچھ گناہ نہیں اور جو شوہر راضی نہ ہوا تو عورت کا
عذر نزدیک اللہ کے ہو گیا یعنی وہ تو چھوٹ گئی اب جو کچھ مؤاخذہ ہو گا وہ شوہر سے ہو گا اس
حدیث کو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے معلوم ہوا کہ عفو تقصیر عورت ہی کی طرف سے ہونا چاہیے

گو قصور شوہر ہی کا کیوں نہو کسی حدیث قوی ضعیف مین یہ نہین آیا ہے کہ مرد اپنا قصور عورت
سے معاف کراوے جب وہ روٹھکر بیٹھے تو اوسکو منادے یا اور بات ہے کہ شوہر اگر سچ مچ
قصوروار ہے تو اپنے قصور پر نادم ہوکر پھر وہ کام شنیدہ نکرے یہی اسکا بی بی کو منانا ہے
ابن ماجہ مین بروایت عمرو بن احوص مرفوعًا آیا ہے کہ حق تمہارا عورتون پر یہ ہے کہ تمہاری
فرش پر اوس شخص کو جس سے تم ناخوش ہو بیٹھنے ندیوین نہ جسکا آنا تمکو برا لگتا ہے اوسکو گھر
مین اجازت آنے کی دین اونکا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ وہ تمکو اچھی طرح روٹی کپڑا دیا کرین
اس حدیث کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے حسن صحیح کہا ہے غرضکہ حدیث سے جو حقوق
بی بی کے ذمہ خاوند ثابت ہین وہ بھی دو تین امر ہین ایک روٹی کپڑا موافق مقدور کی دینا خواہ
بی بی بادشاہزادی ہو یا صاحب سلطنت و ریاست یا کسی فقیر حقیر مسلمان کی بیٹی ہو حق دونوکا
برابر ہے یہ بات نہین کہ آسودہ بی بی کا حق زیادہ ہے نادار بی بی کا حق کم ہے ہان نفقہ مین
اعتبار شوہر کے حال کا رکھا گیا ہے نہ بی بی کے مرتبے کا دوسرے خوش اخلاقی سے معاشرت کرنا
تیسرے اپنے گھر مین رکھنا چوتھے مہر ادا کرنا پانچوین اوسکے ذاتی مال مین بے اجازت اوسکے
تصرف نکرنا اگرچہ ایک حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ بعد نکاح کے عمر بھر عورت کی جان و مال دونو کا
مختار و نگہبان ہو جاتا ہے عورت بے اوس کے پوچھے نہ سکتے اپنی خوشی سے اپنا مال کسی جگہہ
صرف نکرے مگر وہی بات یہی ہے کہ وہ اپنے مال کی مالک ہے نقد ہو یا زیور یا جنس یا گھر بار
اسلیے کہ حدیث مذکور ضعیف ہے ہان اگر بی بی بیجا صرف کرتی ہے یا خلاف شرع کامون مین اٹھاتی
ہے یا اسراف چھوڑتی ہے تو فہمائش شوہر کو یہ پہونچتا ہے کہ اوسکو اس حرکت سے باز رکھی اگر
باز رہے نبہا نیگی گناہ اس برتاؤ کا بی بی پر ہے شوہر بیچارہ اپنے حق سے ادا ہو گیا **فائدہ**
عورت شوہر کی سچ ہوتی ہے اوس کے لیے وعدہ جنت کا ہے حدیث ام سلمہ مین آیا ہی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایما امرأة ماتت وزوجها عنها راض
دخلت الجنة رواه ابن ماجة والترمذي وحسنه والحاكم وقال صحيح الاسناد

یعنی جو عورت مر گئی اور اوسکا شوہر اوس سے راضی تہا تو وہ بہشت مین گئی معلوم ہوا کہ جن عورتون
سے شوہر اون کے ظاہر مین یا دل مین ناخوش رہتے ہین راضی نہین ہین اونکے لیے بہشت
نہین ہے بشرطیکہ یہ ناراضی حق سے ہو نہ ناحق سے بعضے جاہل شوہر ناحق ناروا اپنی بیبیون سے
ناخوش رہا کرتے ہین ایسی ناخوشی بیبیون کو مضر نہین ہوتی دوسری حدیث مین آیا ہے ابو ہریرہ
نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے عورت نے جب پانچون نمازین پڑہین اپنی شرمگاہ کو بچایا
یعنی حرام سے خاوندکی اطاعت کی جس بہشت کے دروازے سے چاہے داخل ہو اسکو
ابن حبان نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے اسی طرح کی ایک حدیث عبد الرحمن بن عوف سے
نزدیک احمد کے بہی آئی ہے تیسری حدیث ابن عباس مین یون آیا ہے کہ جو عورتین اطاعت
اپنے شوہرون کی کرتی ہین اونکی حقوق پہچانتی ہین اونکو مثل جہاد کے ثواب ملتا ہے لیکن
ایسی بیبیان بہت تہوڑی ہین رواہ البزار رسول خدا صلعم نے جب جہنم مین سب سی زیادہ
عورتون کو دیکہا تو سبب اوسکا یہ بیان فرمایا کہ یہ لعن و طعن زیادہ کرتے رہتی ہین اپنے
شوہرون کی ناشکری کیا کرتے ہین یہ حدیث مشکوٰۃ شریف مین بہی موجود ہے فی الواقع کسی
عورت سے کتنا ہی اچہا برتاؤ کرو رات دن اوس کی صلواتین سنو کتنا ہی اوسکو سکہاؤ پڑہاؤ
محبت سے پیش آؤ خیر خواہی جانفشانی کرو اوس کی جہالت و حماقت پر صابر رہو کسی بات کا
جواب نہ دیو اپنی طرف سے نہ لڑو مگر وہ ذرا سی بات پر جو خلاف اوسکی طبیعت کے ہو حج ہے
فی الفور بدل جاتی ہے سارے حسنات و احسانات شوہر کے بہلا دیتی ہے اپنے اور اوس کے
تفاوت مرتبہ کا کچہ بہی خیال نہین کرتی اس نا انصافی و خرابی برتاؤ پر اگر جہنم مین سب سے زیادہ
یہ نہون تو پہر کون ہونگا خصوصا عورات آسودہ حال کہ ان کی رو برو شوہر کے کچہ بہی قدر
نہین ہوتی یہ تو جہنم کو گویا اپنی میراث دیتر کے مین اچہی طرح سے لے بیٹہی ہین جس طرح کو نیک
جنت لیکر خوش ہوگا اوسی طرح یہ نافرمانی شوہرون کے دیدہ و دانستہ کرکے اتراتی پہرتی ہین
سب کو دکہاتی سناتی ہین کہ دیکہو ہم کو ذرا سا بہی خیال یا ڈر شوہر کا نہین ہے یہ کیا کر سکتا ہے

ابھی ہم اس سے طلاق لینگے یہ تو سچ ہے کہ تم طلاق لیلوگی خیر وہ خوشی سے تھی یا ناخوشی
سے مگر ناخوشی کی طلاق تو سرے ہی سے نافذ نہین ہوگی تاکہ تم نے لیہی لی اوسنے دی بھی
تو کیا ہوا اب جس سے نکاح کروگی وہ حرام ہوگا زنا شمیرگا شوہر کا کیا گیا تمہاری ہی آخرت
تباہ ہوگئی خاتمہ بالخیر نہوا ہیہ اگر تمہاری درخواست پر شوہر نے طلاق دے بھی دی تو بھی انجام
اس طلاق کا یہی ہے کہ جنت کی بو بھی کبھی ناک تک نہ پہنچیگی بخشا جانا تو کسکا ہنوز دلی دور ست
ثوبان نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے ایما امرأة سالت زوجها طلاقا من غیر ما
باس فحرام علیها رائحة الجنة رواه ابوداود والترمذی وحسنه وابن ماجه وابن
حبان فی صحیحه یعنی جس عورت نے خاوند سے طلاق چاہی بے کسی سبب کے اوسپر جنت کی
بو حرام ہے بے سبب سے یہ مراد ہے کہ وہ نان نفقہ دیئے جاتا ہے حقوق فراش بھی ادا کرتا ہے
مگر یہ اپنی مستی شہدپن بدمعاشی سے چاہتی ہے کہ اوسکو چھوڑکر کھل کھیلے یا کسی سے اس کی
آنکھ لگ گئی ہے یا ہنسی ٹھٹھے کھیل تماشے بناؤ کا مذاق ہے مگر شوہر کی سبب سے خاطر خواہ نہیا
سکا نچوانا گوارا ہو وہ بالکل مین رہنا نہین ہوسکتا ہے اس لیئے ضرورت طلاق لینے کی
پیش ہوئی حدیث ثوبان مین مرفوعا یون آیا ہے ایما امرأة اختلعت من زوجها من غیر
ما باس لم ترح رائحة الجنة اخرجه الترمذی جس عورت نے اپنے شوہر سے بے سبب
خلع کیا وہ جنت کی ہوا نہ سونگھیگی اگر عورت کچھ بھی بہا کا مہر دیکر بلا وجہ خلع کریگی ہی بہتیرے ہیں
تو بھی یہی حکم ہے کہ جنت سے وہ محروم رہیگی حدیث شریف مین اون عورتون مردون پر
لعنت آئی ہے جو مزے چکھتی پھرتی ہین کہ آج تیرے پاس کل میرے پاس کل اوسکو کیا تھا وہ مرگیا
یا اوسکو چھوڑدیا آج تجھے کیا اب میرے چھوڑنے کی فکر یا مرنے کا انتظار ہے دوسرے سے
ملنے کی لیے دل بیقرار ہے سو ایسے ہی مرد و عورت دوزخ کا ایندھن ہونگی انکی شرمگاہون کے
بدبو سے اہل محشر ایذا پاوینگے اللهم احفظنا یہ بلا سرود تر عورتون مین ہمیشہ موجود رہتی ہے
کہ ذرا تو سبب کر غرض کرتی ہین یا خلع یا طلاق لیا کرتی ہین بیہقی کی حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ خلع

رکہ الیان منافقات مین ہلاکوئی عورت اپنے زوج سے طلاق مانگ بدون کسی سبب شرعی
کے بیرو جنت کی ہوا بھی پاسکتی ہے اسی طرح مرد کو بھی فرمایا ہے کہ دشمن ترین حلال نزدیک خدا
کے طلاق دینا ہے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے مرد کو بھی چاہیے کہ جب تک با تہمت
بی بی کے اسکے دین مین خلل نہ آوے تب تک اوسکو طلاق نہ دی اور سکی ایذا پر صبر کرے یہ صبر
ایک دن تماشا دکہا دیگا جب دیکہے کہ کسی طرح اصلاح ممکن ہی نہیں ہے تو پہر اوسکے پیچہے
اپنی آخرت کیون تباہ کرے بیتکلف بلا تاخیر ایسی عورت متلون مزاج کو رخصت کر دے تاکہ
اسکی نجات ہو کہ وہی خسران ابدی مین پڑ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون نے
نقصان نفقہ پر حضرت کو تنگ کیا تہا کہ ہمکو آسودہ طور پر زر و زیور دو اوسپر قرآن سے یہ
اترا کہ اگر انکو تمہاری اس فاقہ و فقر پر صبر نہین ہے تو بہتر ہے کہو چلی جاوین وہان تو خدا نے
اتنی ہی بات پر چہوڑ دینے کا حکم فرما دیا تہا یہان اگر بعد ملاحظہ صد ہا حرکات و سکنات خلاف
عقل و دین کی کوئی شوہر کسی عورت کو چہوڑ دینا چاہے تو کہو کیا جای ملامت ہے فائدہ
ہر کوئی کسی عورت کو خاوند سے بہڑکا کر چہوڑانا چاہتا ہے اوس کے لیے یہ فرمایا ہے کہ وہ ہم
سے نہین ہے یعنی یہ کام اوسکا طریقہ اسلام سے خارج ہے رواہ احمد عن بریدۃ باسناد صحیح
دوسری روایت ابوہریرہ مین یون آیا ہے لیس منا من خبب امراۃ علی زوجہا رواہ
ابی داود والنسائی وہ ہم مین سے نہین ہے جو کسی عورت کو اوسکے خاوند سے لڑوا دے
بہڑکا دی بگاڑ کروا دی اس حرکت بد برکت کا ذکر قرآن پاک مین بہی موجود ہے یفرقون بہ بین
المرء وزوجہ حدیث جابر مین آیا ہے کہ شیطان کے لشکر مین سے بڑا شیطان کسی میان بی بی
کے بیچ مین جدائی کراتا ہے شیطان اوسکو اپنے گلے لگا کر کہتا ہے نعم انت رواہ مسلم یعنی
تو نے خوب کام کیا تو بہت اچہا شخص ہے آج یا آخر مین یہ طریقہ بہی جاری ہے کہ مرد و عورت
بد معاش فواحش نساد پیشہ جب گہرون مین دخل پاتے ہین وہان اس تفریق کی بنیاد اپنے مطلب
کے لیے قائم کرتے ہین عورت کے موشہ پر اگر ناک نہو تو گو کہاتی پہرتی جلد ایسی باتو مین آجاتی ہے

بعضی جاہل عورتین ایسی ہوتی ہین جو رات دن گفتگوی عشقبازی مین بسر کرتی ہین خاوند
طالب خوشامد و اظہار عشق کی رغبت مین مبتلا کہو اس مذاق سے ادب اسلام سے کیا واسطہ ہے
یہ بلا اکثر اونھین عورتون مین ہوتی ہے جو مالدار سوداگر کی ہین یا کسی امیر رئیس کی رشتہ دار
یا بہو بیٹیان ہین غریب نوبار کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایسی آفتون سے بچاتا رہتا ہے بعضی بیبیان
اپنے منگیترون پہلے عاشقون کا خیال کرتی ہین اونکو ماہانہ یا سالانہ ظاہر یا مخفی طور پر بھیجا کرتی
ہین اسکو وضعداری یا فاداری یا حق شناسی یا عشقبازی یا آشنا پرستی سمجھتی ہین مگر یہ خبر شاید انکو نہین
ہے کہ یہ سارا مال اوس مرد کی حق مین تو حرام قطعی ہے انکے حق مین سانپ بچھو ہے آنکھ
بند ہوتی ہی اثر اس کارروائی کا ظاہر ہونے لگتا ہے حدیث شریف مین آیا ہے جو مرا اوسکی
قیامت قائم ہوگئی یعنی قیامت قائم ہونے سے یہی غرض ہے کہ انصاف ہوکر جنت یا دوزخ
ملے سو ابتدا اس کام کی مرتے دم ہی سے شروع ہوجاتی ہے قبر کا عذاب ثواب مطابق اعمال
کے جاری ہوجاتا ہے حدیث شریف مین آیا ہے القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة
من حفر النیران قبر ایک باغ ہے بہشت کے باغون مین سے یا ایک غار ہے دوزخ کے
غارون مین سے **فائدہ** عورت صالحہ کو رسول اللہ صلعم نے دنیا کی اچھی متاع ٹھیرایا ہے
یہ مضمون حدیث ابن عمرو مین نزدیک مسلم کے آیا ہے پھر عورت صالحہ کی یہ علامت بیان فرمائی
ہے کہ جب شوہر اوسکو کوئی حکم دے تو وہ اوسکو بجا لاوے جب اوس کی طرف دیکھے تو یہ اوسکو
خوش کرے اگر خاوند کسی بات کی قسم کھا بیٹھے تو یہ اوسکو پورا کرے اگر غائب ہو یعنی کسی جگہ چلا جاوے
تو اوس کی خیرخواہی اپنی جان اوس کے مال مین کرے رواہ ابن ماجة عن ابی امامة یعنی
اوس کی غیبت مین حرام نہ کرے مال نہ اڑاوے بلکہ اوسکی قول یہ پوری بیان یہ کہ کرے کہ اگر کسی
بات پر اوسنے قسم کھائی ہے اور اوسکی وہ قسم پوری نہین ہوسکتی ہے تو جہان تک ہوسکے یہ بیبی
اوسکو پورا کردے مثلاً اگر شوہر نے یہ کہا کہ مین فلان شخص کو جوڑہ دونگا مگر نہ دیا ہو تو بی بی اپنے
پاس سے دیدے یا کہا کہ فلانے کو گھر مین نہ آنے دونگا تو اوس کے آنے کی بیبی روک دے

اخیر بات تو حقوق شوہر مین مستقل طور پہ داخل ہے اسکے خلاف کرنا خدا کا جو رہنا ہے جب
یہ سب اوصاف کسی عورت مین ہون گے تب کہین وہ صالحہ شیر گی ورنہ طالحہ ہے آپ عمیکا
نے کہا رسول صلعم نے فرمایا ہے چار چیزین ہین جسکو عطا ہوئین اوسکو دنیا و آخرت کی خیر ملی
دل شاکر زبان ذاکر بدن بلا پر صابر بی بی جو اپنی جان مین شوہر کے مال مین کوئی گناہ کر نا نہ چاہے
رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط واسناد احدھما جید تین چیزین تو انہین سے بعض
مردون کو میسر ہو جاتی ہین مگر ایسی بی بی کا ملنا خصوصًا اس زمانہ اخیر مین کیمیا مفقا ہو گیا ہے
ایک روایت مین ثوبان سے نزدیک ابن ماجہ کی یہ لفظ آیا ہے وزوجۃ مؤمنۃ تعینہ علی
ایمانہ یعنی بی بی ایماندار جو ایمان کے کام مین شوہر کی مددگار ہو اس قسم کی بہت احادیث ہین
مگر اس زمانے مین ایسی بی بی ہزارون مین شاید دس پانچ کو ملتی ہو تو ہو ورنہ خیر سلّا بی بی خاوند
کی مددگاری دین مین جب ہی کر سکتی ہے کہ خود کچھہ بھی لطف ایمان حلاوت اسلام رکھتی ہو والا
فلا آپ تو وہ بیبیان رنگین ہین جو خاوند کا بھی ایمان لینا چاہتی ہین شوہر ہزار بار چاہے کہ بی بی
ہم کو اپنے رسوم و جلسون و تماشون مین شریک نہ کرے آپ ان ڈھکون مین اگر رہتی ہی تو رہے
وہ جانے اوسکی آخرت کیونکہ خاوند کا اوسپر کچھہ زور ہی نہین چلتا ہے کہ وہ اوسکو منع کرے یہی
بہت غنیمت ہے کہ یہ بیچارہ اوس بزم و رزم مین شریک نہو سو یہ بھی نہین ہوتا الا ماشاء اللہ ایسی ہی
وقت کے لیے بعض احادیث مین یہ آیا ہے کہ آخر زمانی مین بغیر بی بی کے رہنا نکاح کرنا جایز ہے

کہ خدائیست مایہ ہوس ست — کہ رہا کن ترا خدای بس ست

اگرچہ بیوفائی عورتون کے لیے ایسا وصف ہے کہ جب سے جناب حوا پیدا ہوئین یہ وصف اونکی
ساری جنس مین پایا گیا ہے مگر اہل علم و خیر کی صحبت و وعظ نصیحت کی برکت سے اگلے زمانی مین
اکثر بی بیان پارسا ہوتی رہی ہین اب وہ وقت آیا ہے کہ سوا بعض غریب غربا کی کوئی عورت
آسودہ حال ہرگز دین و عفت پر جیسا کہ چاہیے قائم نہین رہی ہے جسکو دیکھو وہ شوہر کو جورو بناتے
ہے خاوند کو مثل منتر کرکے خوب گل کھلاتی ہے اوسکو دیوث آپ کو خانگی بناتی ہے بعضون کا یہ حال

ہے کہ رات دن یارون کو بدلتی رہتی ہین بلکہ شوہر وان کی بھی تبدیل کا ارادہ کیا کرتے ہین
جو آدمی مرد یا عورت ان کے فسق وفحش مین کبھی شریک حال بد اعمال تھا اوس کی وہ قدر ہے
جو شوہر کی بھی نہین ہے یہ بھی دیکھا سنا ہے کہ بعض ریاستون مین آشناؤن کی تنخواہ مقرر
ہو جاتی ہے کہ پھر وہ آشنائی قائم نہین ہو سکی سالانہ اسکو مانا گھر بیٹھے ملا کرتا ہے اس لیے کہ
کبھی اوس سے کچھ علاقہ عمل شغلی تھا یا عمل شغلی کی تجویز تھی مگر علاوہ شوہر سے اگر وہ لائج جاتی
ہے تو پھر اوسکو کوڑی کو بھی پوچھا نہین جاتا جس نے سیر کسی ملک و ریاست کا کیا ہے اوس نے
اس قسم کے بہت قصے داستان سنے دیکھے ہونگے اللہ تعالی اپنے قہر وغضب سے بچاوے
اسی لیے حدیث سعد بن ابی وقاص مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے من شقوة
ابن آدم المرأة السوء رواہ احمد باسناد صحیح والطبرانی والبزار والحاکم وصححہ یعنی
بدبختی ہے کہ آدمی کو بد عورت ملے ع

زن بد در سرای مرد نکو ہمدرین عالم ست دوزخ او

یہ مضمون بھی کئی حدیثون مین آیا ہے سو آج کل دنیا مین اس بدبختی کا ہر جگہ بڑا زور وشور ہے
تورمین سو رمور مین تو رہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ نیکبختی یہ ہے کہ عورت ایسی ملے
جس کو دیکھکر جی خوش ہو جب وہ آنکھ سے غائب ہو تو اوسکی جان پر تجھکو امن ہو یعنے تجھے بھروسا
ہو کہ وہ تیرے پیچھے حرام نہ کریگی عصمت عفت سے رہیگی بدبختی یہ ہے کہ بی بی ایسی ہو جسکو دیکھکر
تیرا جی برا ہو وہ تجھپر زبان درازی کرے جب تو غائب ہو تجھکو اوسکی جان پر امن نہو یعنی خدا
جانے تجھسے چھپ کر کیا فعل کریگی رواہ الحاکم اب تو شوہر کے غائب ہونیکی بھی کچھ ضرورت باقی
نہین رہی ہے اوسکے سامنے اوسی کے روبرو سب کچھ ہوتا ہے پیچھے کا کیا ذکر ہے کسبیون کی صحبت
فاحشات کی مصاحبت فاسقات کی ہمنشینی منافقات کی دوستی ایک عمدہ سامان عیش وعشرت
کا ہے جس کسی خوش قسمت کو نصیب ہو خصوصا ایسے عیش کا آخر عمر مین میسر ہونا تو گویا بڑی ہی
اقبالمندی عروج طالع سعادتمندی ہے ایسے نصیب ور ہزارون لاکھون مین ایک دو ہوتی ہین

ورنہ اکثر بے وقوف مرد وعورتین آخر عمر مین انکا عیش ہی ہو کر جہنم کے ذو جنت کی طمع مین تو یہ کل نیتی
مین چند روز کی زندگی کو یہ احمق خوف خدا سے برباد کردیتی مین تتی مداج سقر سے محروم ہوجاتی
مین لاحول ولا قوة الا باللہ فائدہ عورت سے نکاح چار سبب سے کیا جاتا ہے جس طرح حدیث
ابی سعید خدری مین مرفوعا آیا ہے تنکح المرأة علی احدی خصال لجمالها ومالها وخلقها ودینها
فعلیک بذات الدین والخلق تربت یداک رواہ احمد باسناد صحیح والبزار وابو یعلی
وابن حبان فی صحیحہ یعنی جمال ومال وخلق ودین سب مین نکاح کرے مگر تو دین وخلق والی کو
اختیار کر خاک پڑے تیرے ہاتھون پر اس حدیث مین دیندار خوش خلق عورت کو مقدم کیا ہے
مالدار خوبصورت عورت پر دوسری حدیث مین ابوہریرہ سے بجای خلق حسب آیا ہے اوسکے
بعد پہر یہی ارشاد فرمایا کہ فاظفر بذات الدین تربت یداک یعنی تو دین والی عورت کو لے
تجہپر خاک پڑے رواہ البخاری ومسلم وابو داود والنسائی وابن ماجہ یہ کلمہ یا تو بددعا ہے
کہ تو محتاج ہوجا یا حث وترغیب ہے نکاح عورت صالحہ پر حسب سے یہ مراد ہے کہ عورت کسی
آسودہ گہر کی ہو امیر زادی شاہزادی رئیس زادی ہو ایسی جگہ نکاح کرنے سے شوہر کو ضرور بہت
ذلت دنیا مین خواری آخرت مین حاصل ہوتی ہے ؎

گلی مین یار کی اس شکل سے کتنی اوقات جو دن کو وان ہمین ذلت ہوئی تو خواری رات

اسی لیے دوسری حدیث مین انس سے مرفوعا یون آیا ہے من تزوج امرأة لعزها لم یزده
اللہ الا ذلا ومن تزوجها لمالها لم یزده اللہ الا فقرا ومن تزوجها لحسبها لم یزده اللہ
الا دناءة ومن تزوج امرأة لم یرد بها الا ان یغض بصره ویحصن فرجه او یصل
رحمه بارک اللہ له فیها وبارک لها فیه رواہ الطبرانی فی الاوسط جسنے بیاہ کیا کسی
عورت سے بسبب اوسکی عزت کی تو اللہ اوسکو ذلیل کریگا جسنے بیاہ کیا مال کی سبب سے اوسکو
اللہ تعالی محتاج کردیگا جسنے بیاہ کیا آبرو کے سبب سے اوسکو اللہ کمینہ کردیگا جسنے بیاہ کیا اوسکی
آنکھ بچے شرمگاہ محفوظ رہے یا صلہ رحم ہو تو پہر اللہ تعالی دونون کو اوس مین برکت دیتا ہے

تمھین کہو اب اس وقت مین اس لیے کون بیاہ کرتا ہے کہ آنکہ وفرج بچے اب تو نکاح کی لیے
ہر مرد تو سو وہ عورت کو تلاش کرتا ہے کہ روٹی سے غلام بنکے رہے خواہ دیوث ہی کیون نہو سے
عورت تو سو وہ مرد کو تلاش کرتی ہے بلا سے وکنی عمر کا ہو یا برابر کا روٹی تو ملیگی فاقہ مستی سے
تو نجات حاصل ہو گی ہی خواہ وہ مرد فاسق ہو یا مومن کچہ پروا نہین گہنے مین لڑکیان موجود
ہوتی ہین مگر اونسے بسبب کمروئی یا فقر و فاقہ وغیرہ کے کوئی بیاہ نہین کرتا دوسری نا موجگہہ
مین مال یا جمال یا آبرو تلاش کرتے ہین گو وہ بددین مشرک سودخوار بے نماز فاسق فاجر ہے
کیون نہو جنہنے ایسے نکاح اپنی آنکہہ سے بہت دیکھے ہین بلکہ جو لوگ دیندار مسلمان ہین اون کے
گہر بیاہ کرنے کو سخت عیب خیال کیا ہے اون کی بیٹیان سب سے زیادہ حقیر ہوتی ہین اسیلیے
اونہون نے قرآن پڑہا ہے یا نمازی ہین یا غریب آدمی ہین اپنے ہاتہہ سے جو لکہنی کرتی
ہین انصاف کو کرو کہ یہ مسلمانی ہے یا عمل شیطانی ابن عمر سے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
لا تزوجوا النساء لحسنھن فعسی حسنھن ان یردیھن ولا تزوجوھن لاموالھن فعسی
اموالھن ان تطغیھن ولکن تزوجوھن علی الدین ولامۃ خرماء سوداء ذات دین
افضل رواہ ابن ماجہ مت بیاہ کرو تم عورتون سے بسبب اونکی خوبصورتی کے قریب ہے
کہ حسین اونکو ہلاک کردے اور نہ مال کے سبب سے نزدیک ہے کہ یہ مال اونکو طغیانی مین ڈالے
لکن بیاہ کرو اونسے دینداری پر البتہ نکٹی کالی لونڈی دین والی بہتر ہے یعنی زن خوبصورت
عورت مالدار سے دیکہو اس حدیث مین صریح نہی فرمائی ہے نکاح کرنے سے بہ ارادہ عورت حسین
مالدار کی ہیر ارشاد کیا ہے طرف بیاہ کرنے کے ساتہہ زن دیندار کے گو لونڈی ہی کیون نہو
اصل صیغہ نہی مین حرمت صیغہ امر مین وجوب ہوتا ہے یعنی جب کسی نے وقت ارادہ نکاح
کے فقط انہین دو امر پر نظر رکہی کہ خوبصورت و دولتمند جو روملی دین سے کچہہ بحث وغرض نہین ہے
خواہ دیندار ہے یا فاسق فاجر تو اس طرح کا نکاح حرام ہے معقل بن یسار سے کہا ایک آدمے
پاس رسول خدا صلعم کے آیا اور سنے کہا مجہکو ایک عورت ہاتہہ لگی ہے حسب و منصب والی مگر بانجہ

ہے مین اوس سے نکاح کرلون فرمایا نہین پہر دوبارہ سہ بارہ آیا یہی پوچہا فرمایا تم بیاہ کرو دوستدار جننے والی سے کہ مین اورامتون پر بڑہا چاہتا ہون رواہ ابو داود والنسائی والحاکم عن معقل بن یسار وقال صحیح الاسناد معلوم ہوا کہ جب نکاح سے پہلے کسی قرینے یا علامت سے بانجہ ہونا عورت کا معلوم ہو جاوے تو اوس سے بہی نکاح نکرے اس لیے کہ ایسے نکاح سے غرض شرعی نکاح کی فوت ہو جاتی ہے مجرد حظ نفس باقی رہجاتا ہے وہ کچہہ ٹہیک بات نہین ہے اس مقدمے مین جتنی احادیث آئی ہین یا کوئی آیت قرآن شریف مین وارد ہوئی ہے اونمین یہی یہی تاکید وارشاد ہے کہ عورت دیندار سے نکاح کرو مال وجمال وحسب و دولت ومنصب وجاہ پر نگرو مسلمان لونڈی زن مشرکہ آزاد سے بہتر ہے غریب مسلمان عورت فاسق خاندان کی امیر خوش حال سے افضل ہے جب کبہی جہان کہین مرد غریب بی بی مالدار یا حاکم ہوگی شاگرد اوس مرد کا فرمان بردار رہیگا چڑتا ہے تو آبرو جاتی ہے دنیا مین رسوائی ہوتی ہے صبر کرتا ہے تو آخرت خراب ہوتی ہے دین برباد جاتا ہے ؎

دوگونہ رنج وعذاب ست جان مجنون را　　بلای صحبت لیلے و فرقت لیلے

اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی سے سمجہہ بوجہکر پاؤن پہیلاتے تیرے میرے کہنے پہسلانے مین نہ آئے اکثر لوگ جو اس طرح کے پہندے مین پہنس گئے ہین کبہی یہی ہوا ہے کہ عورت ہی کی طرف سے دہوکا دیا گیا ہے کبہی خود اپنے دہوکا کہایا ہے قرآن شریف مین کید شیطان کو ضعیف کید نسوان کو عظیم فرمایا ہے آثار قیامت مین ایک بات یہی ہے کہ عورتین بہت ہون مرد کم رو دیار وامرا مین بعضی جگہہ تو رسم نکاح ہی کی سرے سے نہین ہے بعض جگہہ جہان بطور رسم کے نکاح ہوتا ہے وہان ہنگامہ فسق واسراف رہا کرتا ہے پہر بعد نکاح کی ایسا صورتہا باہم پیش آتے ہین جنسے شرعا طلاق پڑجاتی ہے مگر میان بی بی کو کچہہ غرض نہین کہ حلال ہوتا ہے یا حرام اوسی طرح باہم میل جول بنا رہتا ہے وہ تو حرام ہو چکی تہی میان اب تک اوسکو حلال ہی سمجہہ رہے ہین فائدہ پردہ کرنا عورت پر واجب شرعی ہے جنسے شرعا پردہ نہین ہے عورت کو اونہین کے سامنے آنا چاہیے تہا

نا دو کے سامنے مگر غضب تو یہ ہے کہ جن کے سامنے آنے سے شرع نے بتاکید تمام منع کر دیا ہے
جیسے دیور یا دران چچازاد ماموں زاد مارے خانگی اجنبی لوگ لونڈی غلام غیر شرعی ننان انہی
ا رسے بھی تو پردہ نہین ہے بعضی بیبیان یہ خیال کرتی ہین کہ بازارون گلی کوچون کچہری
دربارون مین جانا بیٹھنا اسی کا نام بے پردگی ہے باقی ہمارے گھر مین جو کوئی نوکر چاکر سو رشتہ مر
مہالی بیدا آوے یا رہے یا ہم کسی کے گھر جاوین اون سب کا ہمارے سامنے ہمارا اون کے
سامنے آنا جانا درست ہے اس سے ہم بے پردہ نہین ہوتے بلکہ پردہ دار ہین سو یہ خیال انکا محض
باطل ہے بلکہ اب بھی یہ عورت بے پردہ محض ہے ہرگز پردہ دار نہین ہے جو گناہ بے پردگی کا ہے
وہ اسپر ثابت ہے جیسے ایک شخص نامحرم کے سامنے آنیکا گناہ ہے ویسا ہی سو کے سامنے
ہزار کے سامنے آنیکا گناہ ہے اسمین شرعا کچھ بھی تفاوت نہین اسکے سوا بلا یہ ہے کہ کوئی
عورت کسی عورت سے پردہ نہین کرتی حالانکہ جسطرح شرعا عورت کو حکم پردے کا مرد سے ہے
اسی طرح عورت سے بھی ہے جو عورت باہر پھرے پردہ نکرے کسبی ہو یا فاحشہ کنچنی کی ہو یا
ایسی جنس ہو اوس کے سامنے آنا بھی منع ہے ایسی عورتین حکم مین مردون کے ہین خصوصا جو
مردون کی صورت بناوین مردون کی طرح کام کاج کرین شہرون پھرین دیدہ پھٹی
دیدہ دہن زبان دراز جگت باز فسانہ خوان قصہ گو مردون عورتون کا حال کہنے والی ہون انکے
سامنے آنا اونسے بات کرنا انکو اپنا مصاحب بنانا حرام قطعی ہے مگر کون سنتا ہے کسکی جورو اس
مسئلے کو مانتی ہے ہان تو مرنے کے بعد قبر مین پھر حشر مین بخوبی منوا دیا جاویگا اسی طرح حال اکثر مردونکا
ہے کہ جن عورتون کے سامنے انکو نجانا چاہیے جیسے سالی بھاوج وغیرہا یا اون سب کے بلکہ ساری
برادری کے بیبیون کے سامنے بے تکلف آتی جاتی ہین دونو مرتکب کبیرہ گناہ کے ہوتے ہین زیادہ تر
سبب فسق و فجور کا اکثر گھرانوں مین یہی بے احتیاطی پردے کی ہے شیطان ہر انسان کے ساتھ
لگا ہوا ہے مرد ہو یا عورت جب بات چیت ہونے لگی باہم اوٹھنے بیٹھنے لگے ناتی رشتے کو
سبب اس خلط ملط کا ٹھیرا لیا تو اب شیطان کو پورا پورا قابو ملیگا تو کیا ہوگا اسی دور اندیشی

سے شرع شریف مین اجنبی مرد و عورت سے بچنے کا حکم فرمایا ہے باہم تنہا بیٹھنے سے منع کیا ہے
بلا مجبوری آنکھ کی دیکھنے سے بھی روکا ہے ایمان کی درستی اسلام کی پابندی جب ہی تک ہے
کہ حتی الامکان سب کام موافق شرع کی سرانجام ہوتے رہین ورنہ پھر مسلمان برائے نام ہے
مسلمان اور نامسلمان دونو باعتبار عاقبت الامر کی یکسان ہین یہ ساری بحث اس کتاب
مین لکھنا کچھ ضرور نہ تھا مگر اس لیے لکھی گئی جس طرح ہر ریاست سلطنت دولت حکومت مین ایمان
عدل و دین کی واقع ہین اسی طرح اس مقدمے مین بھی اکثر ریاستون مین خلاف عدل و دین
کے طرح طرح کا فسق و فجور لہو و لعب ہوا کرتا ہے رؤسا و امرا کو جس طرح کچھ پروا ظلم و جور جتنی
معاصی کی نہین رہتی ہے اسی طرح اس گروہ مین شرم و حیا بھی نہین ہوتی نہ غیر کی جورو بیٹی پر
نگہ کرین نہ اپنی جورو بیٹی کی خبر رکھین نواب صاحب جتنا چاہین حرام کرین کچھ ڈر نہین بیگم صاحبہ
جسکو چاہین بلا لین کیا مضائقہ ہے کسی کا بچہ یا نطفہ ہو حضور کے محل مین پیدا ہوا ہے حضور کا
صاحبزادہ ٹھیریگا پھر ترکہ و ترکۂ حضور کا بھی اسی کو ملیگا کیون نہ ملے حضور کی ولادت و وراثت
بھی تو اسی طور سے قائم ہوئی تھی ع سگ و سگ زادہ آگرسی بکرسی بد اللہ تعالی کا ہزار ہزار شکر ہے
جسنے ہم غربا کو ایسی بلاؤن سے بچایا اچھی مسلمان بنایا کسی جگہ کا ٹھیل پیروالی نہ کیا جاہل احمق
بدوین نہ ٹھیرایا ہے

کجا خود شکر این نعمت گذارم — کہ زور مردم آزارے ندارم

ہم دنیا مین آئے گو ہمیشہ مظلوم محکوم مجبور مقہور رہے پر بلا سے ظالم حاکم مختار جبار قہار تو نہوئے
دنیا کی تکلیف و ایذا کچھ بھی نہین ہے خواب خیال سراب ہے خدا عاقبت بخیر رکھے فائدہ
اسباب زوال سلطنت و ریاست و اوبار دولت و حکومت کے بہت ہین سب کا احاطہ کرنا
مشکل ہے جو امور لائق حال اس عہد کے ہین بطور مشتی نمونہ از خروارے بیان کیے جاتے ہین
ان اسباب کا جو صحیح اہل تجربہ پر کمال ہویدا ہیگا ایک سبب یہ ہے کہ رئیس عیش و لذت ناجائز مین منہمک
ہو اپنے عیش و فسق کو امور ریاست پر مقدم رکھے اس غفلت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حاکم بالا دست

موقع پاکر ایسے رئیس کو ریاست سے جدا کر دیتا ہے دار الامارۃ سے نکالکر کسی اور جگہ نظربند
کر رکھتا ہے جس طرح حال شاہ معزول اودہ کا ہوا یا رئیس ٹونک کا یا بدروی کی لیاکا قرآن شریف
سے معلوم ہوتا ہے کہ جس بستی پر بلا آنیوالی ہوتی ہے وہان کے آسودہ لوگ فسق و فجور کرنے
لگتے ہین جب خوب اوسمین غرقاب ہو جاتے ہین تو عذاب الہی آکر یکبارگی سب کو ستیاناس
کر دیتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ گناہ کرنے سے رزق کم ہوتا ہے اوس وقت اگر کسی کی آنکھ کہلتی
ہے تو بیکار مصرع اول بالیست انچہ آخر کردی ٭ دوسرا سبب یہ ہے کہ رئیس کو
اہلکاران خیرخواہان ریاست پر اعتماد کلی نہو اور ان کی کوئی بات مانی نجاوے اس کا انجام یہ ہوتا
ہے کہ وہ بیدل ہو کر علیحدہ ہو جاتے ہین اگر کسی مصلحت سے چندی علیحدہ نہوئے تو ویسے خیرخواہ نہین
رہتے گو کوئی شکوہ ابھی نہین کرتے سلطنت دہلی کا زوال زمانہ عالمگیر بادشاہ سے شروع ہوا تھا
یہ بندگی باوجود علم و شجاعت و دانش و دین کی سخت شکی مزاج تھے ہر امیر و وزیر سے بدگمان رہتے تھے
آخر سلطنت مین گھن لگ گئی امراء و رؤسا کا تلون مزاج بدگمان ہونا کچھ رعایا و برایا ہی کے
لیے نقصان نہین کرتا ہے بلکہ نقصان اسکا سب سے زیادہ اونہین کو ہوتا ہے پھر وقت پر کوئی
اونکا ساتھ نہین دیتا مال و دولت کی ہوتی اپنا مطلب نکالکر علیحدہ ہو جاتے ہین تیسرا سبب یہ ہے
کہ امیر و رئیس کی مشیر مصاحب لوگ کی خدمتگار حرم ہون انکی صلاح پر کام ملکی انتظام خانگی منحصر کیا جاوے
جب کہ یہ چغل خوری جنبہ داری غیبت حسد بغض کی راہ سے اوسکی نظر مین برا ٹہیرا دیتے ہین وہ برا
ٹہیر جاتا ہے گو حقیقت مین وہ کیسا ہی بے گناہ کیون نہو یا جسکو اپنے فسق و فجور کی صحبت سے
اوسکا دوست عاشق مزاج معشوق طبیعت بنا دیتی ہین اوسکو بہی عاشق سمجھ لیتا ہے گو
وہ بہی بل سکے لالچ سے لاوٹ کیون نہ کیے اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دشمن لوگ جو سچے دوست ہوں
بلکہ دین کی دنیا و آخرت دونون تباہ کر دیتے ہین خاصکر اگر رئیس بخیل ہو تو سب نقصان کے ساتھ
بخیل ہو سخاوت و رکنا مصارف ضروری مین بہی تنگدستی کرے ایسے شخص گنے باقی رشتے کو
آزردہ خاطر ہو کر اوسکا معزول ہونا چاہتے ہین یا پھر انسے آپ ملاقات بہو نہلیگا تو کیا ہوگا ہی دور اندیشی

اسراف مین یہ بلا بیشتر تا دری کہ جن کے دینے سے تباہی ریاست انتظام مملکت اصلاح رعیت
آبادی ملک نیکنامی رئیس متصور ہے اون کو کچھ نہ دے یا بقدر سزاوار اون کی جانفشانی و خیرخواہی کے
اور اون کی قدر شناسی نہ کری جن لوگون سے کسی طرح کا فائدہ اوسکی ذات خاص کو یا رفاہ عام
یا ریاست کا نفع نہین ہے اون کو دیتا ہے خواہ وہ اجنبی ہون یا رشتہ دار اس کا نتیجہ یہ ہے
ایک دن یہی تباہی ریاست کی خرابی آخرت کی ہوتی ہے جسکا سبب یہ ہے کہ اہل قرابت کو سب سے
زیادہ معزز و دولتمند رکہی ارکان و اہلکاران ریاست خیرخواہان دولت سے ذرا ذرا سی بات پہ
اینچ کہینچ لگا دے دینا لینا تو خیر ستا اخلاق زبانی آدمیت ظاہری انسانیت صوری مین بہی
دریغ کرے اسکا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ یہ خیرخواہ لوگ باہم نہین پہنچتے ہر طرف سے کٹتے ہی
ہوکر باغ سبز دکہلا کر اپنا مطلب نکالکر رئیس کو رستہ بتاتے ہین ادہر تو مال لیا ادہر اوس کی
آخرت بگاڑ کر چل دیے آجکل رئیسا مین دو طریقے ہین ایک یہ کہ بعضے تو اخوان ریاست کو نہایت
ذلیل رکہتے ہین دوسرے یہ کہ سب سے زیادہ معزز ہونا انہین کا چاہتے ہین سو یہ دونون طریقے
افراط و تفریط کی جہت مذموم و مہلک ہین طریقہ وسطی یہ ہے کہ انزلوا الناس علی قدر منازلہم
یعنی لوگون کو اون کے مراتب اونکی رتبہ و لیاقت سے رکہنا چاہیے کوئی ہو کہین کا اپنا ہو یا پرایا ؎

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد   فدای یک تن بیگانہ کاشنا باشد

زمین و آسمان عدل سے قائم ہین جب یہ بالکل جاتا رہیگا قیامت آجاویگی سنتا تو ان سبب یہ ہے
کہ رئیس ظالم ہوا انصاف نکری اپنون کی رعایت غیرون کی ذلت روا رکہے آپ کو سب سے بہتر سمجہی
دون کو حقیر کری کلا اپنا رشتہ دار کیسا ہی برا ہو کیسا ہی برا کام کرے اوس سے نہ کچہ مواخذہ وہی نیکو
ہیا .. اوسکی طرفداری کیجاتی ہے وہ گناہ اوسکا عبادت سی بہتر سمجہا جاتا ہے وہ جیسا وسکا
مشکل ہے ہوا ... ہے غیر کیسا ہی اچہا کام کرے کتنی ہی اطاعت بجا لاوے خیرخواہی مین جان
لڑا سیاہ کا جہوٹ سچ انکے شہر جادوی رات دن مطعون و مردود ملعون و حقیر بنا رہتا ہے
ہر اپنے عیش و عشرت کو امور ریاست پر مقدم جانتا جب یہ ہے کہ پہلا حال اگلی حال کی طرح ہو جاوے

اسکا تو ہو بہتر خاتمہ ہے حدیث شریف مین آیا ہے جس نے توبہ کر کے زمانۂ آیندہ مین پہر وہی کام
کیے تو اوس سے اگلے گناہ پہر اوسپر قائم کر لیے جاتے ہین جس نے ایسا نکیا تو اوس کی گناہ
معاف کر دیے جاتے ہین یہ تو ہمنے دیکہا ہے کہ اکثر جگہ کے امرا ور رؤسا ابتدائی عمر مین
بے قید تہے جب اون کو سمجہ آئی تو درست ہو گئے اون کی ریاست بہی بگڑگئی آخرت بہی انشا اللہ
سنورگئی مگر خرابی اوس امیر رئیس حاکم کی ہے جس نے فسق و معیشت کو کسی حال مین چہوڑا یا چند
روز چہوڑ کر آخر عمر مین پہر وہی واہیات اختیار کی جو پہلے تہی اسکا انجام یہ ہے کہ ایسا آدمی دنیا مین تو
خوب بدنام ہو جاتا ہے آخرت میں اسکا کام تمام ہو جاتا ہے دنیا کی بدنامی رسوائی بے شرمی بیحیائی
بہی جہنم مین جانے کی ایک عمدہ نشانی ہے حدیث مین آیا ہے کہ انما الاعمال بالخواتیم یعنی اعتبار
ہر عمل کا خاتمہ پر ہے خاتمہ کہتے ہین آخر عمر کو جب بچپن نرہا جوانی نرہی بال سفید ہو گئے دانت
ہلنے گرنے لگے اب یہ کون وقت فسق و فجور عیش و سرور کا ہے یہ وقت تو توبہ کرنے خدا سے ڈرنیکا
تہا جب توبہ ہی نصیب نہوئی بالنصیب ہو کر ٹوٹ گئی اور امید یہ کہ ابہی ہم چندے اور جئینگے
خوب سا عیش یعنی فسق کر لین پہر مرنے سے پہلے توبہ کر لین گے تو ایسی توبہ ہرگز قبول نہین ہوتی
یہ توبہ نہوئی خدا سے ٹھٹہا ہوا لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو ان سب یہ ہے کہ امیر رئیس والی حاکم
اپنی عقل ناقص کا مغلوب ہو جاوے خود رائی خود پسندی کو ہر جگہ صرف کرے اپنی ضد نہ چہوڑے
خواہ اسمین دنیا بگڑنے یا دین تباہ ہو کچہ پروانہ رکہے بلکہ ہر امر مین اپنی ہی نفسانیت و ضد کو
پورا کرے ایسے امرا ورؤسا کا غالبا یہ انجام ہوتا ہے کہ آخر کو وہ حرام موت مرجاتے ہین یا
گہٹ گہٹ کر جان دیدیتے ہین دنیا بہی گئی آخرت بہی تباہ ہوئی راج ہٹ تریا ہٹ
بالک ہٹ مشہور ہے عقلمند آدمی وہ ہے کہ اپنی ذات کی آپ اصلاح کرے کسی کی نصیحت کا
محتاج نہو اپنا عیب آپ پہچانکر جسطرح ہو سکے ہنر سے بدلتا رہے ؎

ہر کہ خود تربیت خود نکند حیوان ست ۔ آدم آنست کہ اورا پدر و مادر نیست

عیوب بشریت سے تو کوئی البشر بہی خالی نہین ہوتا ہے مگر تعلم و تعلیم و ادب و تادیب کو بڑا اثر ہے

واکدین اصلاح اولاد کی آستاذ اصلاح شاگردون کی آزواج اصلاح بیبیون کی حکمار اصلاح عمقار کی اطبا اصلاح بیمارون کی آمرا در رؤسا اصلاح رعایا برایا کی پیغمبر رسول اصلاح امت کی کیا کرتے مین یہ اصلاح نہوتی تو سارے آدمی چارپایون کی طرح ہوجاتے تھے جو کوئی امیر رئیس ارادہ اپنی اصلاح کا نہین کرتا ہے عیش و فسق مین ڈوب کر مطلق العنان ہو کر تنہا اپنی عقل و خیال پر رہتا ہے کسی کی کوئی بات اچھی بھی پسند نہین کرتا وہ درحقیقت حیوان ہے انسان نہین اوسکا انجام ضرور ہی خراب ہوتا ہے ہر انسان پر فرض ہے کہ رات دن کی آٹھ پہر مین ایک دم اپنے اعمال کا حساب لیا کرے اپنی عیبون کو دریافت کر کے اصلاح حال کیا کرے جسنے یہان حساب لیا اوسکو قیامت کی حساب مین آسانی ہوگی جسنے نہ لیا اوسکو سال ہیچ و پیچ بھگتنا پڑیگا ؎

خواہی کہ میبہای تو روشن شود ترا یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

دسوان سبب یہ ہے کہ اعدای ریاست سے غافل ہو دوست دشمن کا تمیز نکرے ساری برادری کو دوست سمجھے سارے ارکان و اہلکارون کو دشمن جان لے یا اونسے بدگمان ہو حالانکہ کتب تاریخ سے یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ زوال ہر سلطنت و ریاست کا جہان کہین ہوا ہے ہاتھہ اخوان ریاست ہی کے ہوا ہے اسی لیے ہر دولت و سلطنت مین یہ قاعدہ ہے کہ ارکان دولت اعیان سلطنت غیر برادری کی لوگ مقرر کیے جاتے ہین بڑے بڑے مراتب و مناصب انہین کو دیے جاتے ہین اولاد و اخوان سلطنت کو کبھی حکومت و خدمت نہین دیجاتی نہ آسنا مال کہ انکی قوت فساد کی حاصل ہو پہر کوئی رئیس ان کے رشتہ دارون کا حامی ہوجاتا ہے کوئی باپ کے رشتہ دارون کا سو یہ دو نون شکلین خرابی ریاست کی ہین اس طرح کے اور بہت اسباب و اسطے تباہی دولت و حصول ادبار کے ہین بہت بعض اسباب انہین مخفی ہوتے مین جنکا ذکر اس جگہہ مناسب نہین ہے امیر بیدار مغز رئیس باشعور حاکم صاحب تدبیر تجربہ کار دانش پذیر ان سب وجوہ و اسباب کو سمجھ سکتا ہے فائدہ ایک بات یہہ بھی معلوم کرنے کی ہے کہ جس کو خدای تعالی کسی جگہہ خلیفہ یا امام یا بادشاہ یا رئیس یا امیر کرے اوسکو بلا ضرورت شرعی ترک کرنا اپنی خلافت و ریاست کا

منع ہے رسول خدا صلعم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالی تمکو ایک
خلعت پہناویگا لوگ اوسکا اوتارنا تجسے چاہین گے سو تو منظور نکرنا چنانچہ اونہون نے موافق
اس ارشاد کی خلافت کو ترک نکیا شہید ہو گئے رئیس یا بادشاہ کے بدلنے مین انتظام جہان
کا خراب ہوتا ہے سیکڑون آدمی بگڑ جاتے ہین جنکا بگڑنا کسی طرح بنچا ہے معلوم نہین کہ بعد اُس
رئیس کے کیسا رئیس ہو اگر برا آیا تو اس ترک ریاست کا گناہ وسی اس رئیس کے بندہ بعض
سلاطین اسلام نے جو سلطنت ترک کر دی تہی سو اس لیے کی تہی کہ خدا کی عبادت کرین اپنے
گناہ کر لینے کی تلافی تبعض دیگر نے جو یہ چاہا کہ ہم علحدہ ہو کر دوسرے کو خلیفہ بناوین جیسے
مامون رشید نے محمد جواد بن امام علی رضا کو ولیعہد کرنا چاہا تہا سو یہ اس لیے تہا کہ وہ یہ بات
سمجھ گئے تھے کہ امام کو جامع اوصاف امامت ہونا چاہیے یہ اوصاف ہم مین موجود نہین ہین
اونہین موجود ہین دوسری یہ کہ سادات احق ہین ساتھ تعظیم و تکریم کے ان کے ہوتے ہوئے
ہم کو سلطنت کرنا زیبا نہین ہے نہ اس لیے کہ ہم سے کام سلطنت کا نہین چلتا یا ہم اپنی اولاد
ناخوش ہین انکا خلیفہ ہونا ہمین پسند نہین آتا کیونکہ ولیعہدی اولاد کی کوئی مسئلہ شرعی نہ تہا
جسکا رد خیال کرتے بلکہ واجب ہر خلیفہ پر یہی ہے کہ جو شخص قریش مین علم و دین کی راہ سے افضل ہو
اوسکو خلیفہ کر جاوے گو اپنا رشتہ دار ہو یا خلافت کو ہاتھ مین اہل شوری کے چھوڑ جاوے کہ جسکو
وہ یا اہل حل و عقد پسند کرین خلیفہ کیا جاوے جس طرح ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے کیا تہا یہ بات
کہ کوئی خلیفہ یا امام یا رئیس مسلمان اپنی خلافت امامت ریاست کسی کافر کو دیدے کافر کو
مسلمانون پر اپنے اختیار سے حاکم بنا دے سو یہ بات شرع شریف مین حرام قطعی گناہ کبیرہ ہے
اللہ تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہے لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا اللہ تعالی
نے کافرون کے لیے ایمان والون پر کوئی رستہ حکومت و فرمانروائی کا نہین رکھا ہے یعنی کفار
کی حکومت مسلمانون پر نہ ہونا چاہیے حدیث شریف مین آیا ہے الاسلام یعلو ولا یعلی یعنی
اسلام ہی سب پر غالب رہنا چاہیے اسلام کا مغلوب ہونا نہ چاہیے دوسری جگہ قرآن مین فرمایا ہے

ربنا لاتجعلنا فتنة للقوم الظالمين ای اللہ نکر ہم کو جگہہ آزمایش کی واسطی قوم ظالم یعنے
کافر کے بیرحا بجایہ دعا کرنا سکہایا ہے کہ ہم کو کفار پر مدد دے اس طرح کی بہت آیتین حدیثین
آئی ہین جنسے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ریاست کو ہرگز ہاتہہ مین کسی کافر کے اپنے بسم جانتی تک
نہ دینا چاہیے بلکہ اسی لیے یہ قاعدہ مقرر ہے کہ اگر کافر کسی ملک اسلام پر چڑہکر آوین تو اول بادشاہ
اوس جگہہ کا اونکو دور کر دے اگر اوس کی قوت کافی نہین ہے تو ہر مسلمان رعیت پر دفع کرنا اونکے
تسلط کا واجب ہے سو باوجود اس وجوب کے کسی طرح کسی رئیس مسلمان بادشاہ اسلام کو نہین
پہونچتا کہ جو دیدہ و دانستہ مرتکب اس گناہ کبیرہ حرام قطعی کا ہوا کرے گا تو سارے مسلمانون کا گناہ
اوس کے ذمے پر لگیگا رسول خدا صلعم نے ہرقل عظیم روم کو خط لکہا تہا اوسکو طرف اسلام کے
بلایا تہا اوس خط مین ایک فقرہ یہی تہا کہ اگر تو مسلمان نہو گا تو ساری رعایا کا گناہ تیرے سر پہ
ہے یہ اور بات ہے کہ بتقدیر الٰہی یا بوجہ قرب قیامت سلطنت و ریاست اسلام کی ہاتہہ سے
کفار کی بسبب جاوی مسلمان عاجز ناچار ہو کر لڑنے سے باز رہین مجبوری سے تہک کر بیٹہہ رہین مگر
اپنے ارادے سے ریاست اسلام ضائع کرنا ہرگز درست نہین ہے ایک بادشاہ نے پہلے
ایسا ہی کیا تہا اوسکا انجام یہ ہوا کہ بسبب اس گناہ کے سارا گہرانا اوسکا ننگیا چند فاسق فاجر
مرد و عورت جو رہ گئے تہے اون کو کچہہ خیرات مین بٹنے لگے یہی حال اونکا ہوگا جو لوگ قدر
اس نعمت خدا کی نہ سمجہا کر ارادہ ترک ریاست کا کرتے ہین اگر یہ ارادہ اس لیے ہے کہ ہم
منظر خلق سے بچکر رات دن عبادت کرین آخرت کی درستی مین رہین تو بہتر اسکا یہ علاج ہے کہ
کسی مسلمان قریشی نسب کو شیخ ہو یا سید سپرد کر دین یا مختار بنا دین ضروری اوصاف
ریاست داری کے اوسمین دیکہہ لین سب وصف کا اس زمانے مین جمع ہونا مشکل ہی جس کے
ہنر عیب سے زیادہ ہون کام چلا سکتا ہو اوسکا اختیار کرنا کافی ہے جس تدبیر سے یہ بات
حاصل ہو سکے کر بیٹہے آپ عبادت و زہد مین رہے مدد و وقوف مین سے گئے پانڈے حلوا مانڈے
ہانڈے اودہر تو ریاست کہو دی اودہر دین بہی نہ ملا گناہ ہون مین مبتلا رہے بعض لوگ خیال

کرتے ہین کہ ریاست مین جو لت دیتی دشمنی خلق کی ہوتی ہے جب ہم ریاست سے علٰحدہ
ہوجاوینگے ہماری نقدی مقرر ہوجاویگی تو کوئی حاکم یا محکوم ہم کو نہ ستاویگا سو یہ خیال سب
بالکل غلط ہے جس کو تجربہ ہوا ہے یا جسنے حال دنیا کا دیکہا ہے وہ یہ بات خوب جانتا ہے کہ
جو ذلت وخواری عوام و رعایا واہل وثیقہ کو حاصل ہے وہ کسی رئیس کو باوجود ان خرابیون کے
جو دین دنیا مین پیش آتی ہین نہین ہے ذرا ذرا سی بات پر ہر کچہری عدالت مین کہینچے پہرتے
ہین ادنی کام پر بڑی سزا جسٹ پٹ ملتی ہے ہر طرف سے لے دے ہوتی ہے دم نہین مارسکتے
کوئی کام کسی شخص سے بے خوشامد درآمد کے نہین نکلتا بلا سے خوشامد ہی ہوتی مگر آفت تو یہ ہے
کہ بے رشوت دیئے گذر نہین ہوسکتا یا تو سب رعایا ملازم اس کے محتاج دست نگر تہے یا اب
اون سب کا محتاج ہوجاتا ہے فقیر درویش جو گوشہ گزین تارک دنیا ہوتے ہین آج کل اونہین
بہی ہزار آفتین لگی ہین خلق اون کو بہی چین سے جینے نہین دیتی ہزار دن مین شاید کسی ایک
دو کو آرام ہو تو ہو ورنہ کسیکو نجات نہین ہے پہر جب کہانے کو بہی نہ ملا دار الریاست سی نکالی
تو در بدر خاک بسر پڑے پہرتے ہین اسی لیے رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ محتاجی کفر کو پہنچا دیتی
ہے دونو جہان سے کہو دیتی ہے ؎

گہی تلاش معاش است وگاہ فکر معاد مصیبت دوجہان برسر دل افتادہ است

وہ تکلیف جو ریاست داری مین ہوتی ہے بمقابلہ اوس ذلت وخواری کے جو ترک ریاست سے
دامنگیر حال ہوتی ہے ہزار درجہ کم ہے جو مسلمان رئیس غیر قریش ہو وہ اپنی ریاست کسی قریشی
کو دیدی دین دنیا دونو درست ہوجاوینگے دین اس لیے کہ حق بحقدار رسید دنیا اس لیے کہ
وہ ضرور ہی اسکا خفظ مرتبہ رکہیگا اسکا احسانمند ہوکر ہر دم اسکی آرام وراحت چاہیگا اگر خدانخواستہ
ریاست حوالے کسی کافر کے کردی تو حق اسلام بہے ضائع کیا آپ بہی ڈوبا دوسرونکو بہی ڈبویا ؎

سادگی سے ذکر جو میرا کیا آپ بہی رسوا ہوا مجہکو بہی رسوا کیا

اسد تعالی ہم غریبون کے حال پر رحم کرے یہ چند ریاستین اسلام کی جو باقی ہین اون کو قائم رکہی

یہ بری بیلے مسلمان کام کے ہون یا نام کے بدولت ان ریاستون کے پرورش تہ پاتی ہین رئوسا کو اسکا اجر بیحساب ملیگا در خدا کے چاہے مین کسی کا کچھ دو نہین ہے فقط

خاتمۃ الکتاب

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا الناس تبع لقریش فی الخیر والشر اخرجہ مسلم لوگ تابع ہین قریش کے بہلائی برائی مین یہ عبارت اگرچہ بطور خبر ہے مگر مراد امر ہے یعنی لوگون کو تابع قریش ہونا چاہیے صحیحین مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم مراد شان سے اس جگہ امارت و امامت ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے اللھم اذقت اول قریش نکالا فاذق اخرھا نوالا اخرجہ الترمذی ای اللہ چکہایا تو نے قریش کے اگلون کو عذاب اب چکہا ان کے پچہلون کو عطا یعنی جس طرح پہلے یہ تقیر تہے اب انکو امیر کر حارث بن عبدالرحمن کہے کہ بلغنا ان رسول اللہ صلعم قال لولا ان تبطر قریش لاخبرتھا بالذی لھا عند اللہ یعنی اگر قریش اترانے نہ لگتے تو مین ان کو خبر دیتا اوس بہتری کی جو انکے لیے ہے نزدیک اللہ تعالی کے اس حدیث کو تاج الدین سبکی نے طبقات کبری مین اپنی سند سے لکہا ہے جبیر بن مطعم کی حدیث مین ہے مرفوعاً ان للقرشی قوۃ الرجلین من غیر قریش قیل للزھری ما عنی بذلک قال نبل الرای اخرجہ احمد باسناد صحیح یعنی قریش کو قوت دو آدمی کی ہے غیر قریش سے زہری سے پوچہا اسکا مطلب کیا ہے کہا درستی عقل یعنی دو آدمی کی عقل انمین ایک آدمی کو حاصل ہوتی ہے تاج سبکی نے کہا ایک حدیث مین آیا ہے ان للہ حرمات ثلثا من حفظھن حفظ اللہ لہ امر دینہ و دنیاہ ومن ضیعھن لم یحفظ اللہ لہ شیئا قیل وما ھی یا رسول اللہ قال حرمۃ الاسلام و حرمتی و حرمۃ رحمی اللہ کے لیے تین حرمتین ہین جو اون کو نگاہ رکہیگا اللہ اوسکا حافظ ہے دین دنیا کے کامون مین جو انکو ضائع کریگا اللہ کسی چیز کا اوس کی حافظ نہین پوچہا وہ حرمات کیا ہین فرمایا حرمت اسلام کے

مکان فی الناس ہمیشہ یکام یعنی امارت و امامت قریش میں چاہیے جب تک لوگون مین دو
آدمی بھی قریش کے باقی رہین معلوم ہوا کہ قریش کے ہوتے ہوئے دوسری کو امام کرنا چاہیے
نہ اوسکو امام بنا چاہیے ان احادیث کو تانیہ فی مناقب امام شافعی مین ذکر کیا ہے اس لیے
کہ وہ امام علم و عمل تھے سات پشت کی بعد ہاشم بن مطلب بن عبد مناف ان کی اجداد میں
مین تاج سبکی نے طبقات کبری مین لکھا ہے قال ائمتنا ھذہ الاحادیث دالۃ علی یدل بعضہا
بمفاد التدلالۃ الامر بہا علی تعظیم قریش وان الحق عند اختلاف الخلق فی
حالتہا وان حبہا حب للنبی صلعم و بغضہا بغض لہ وان من اراد اھانتہا اہانہ اللہ وان
الناس تبع لہا وان الامر فیہا لایزال ما بقی فی الناس اثنان وان الائمۃ منہا وان من
اذاھا فقد آذی رسول اللہ صلعم وان للواحد منہا قوۃ الرجلین من غیرہا و نبل الرای
الی غیر ذلک مما ورد ھذا علمہ پھر کہا ایسا امام قرشی جمیع دو عقلمندون کو بھی اختلاف نہو شافعی ہے
ان کی امامت مشہود لہ ہے بلکہ امامت انہین پر منحصر ہے اس لیے کہ الائمۃ من قریش میں
دلالت ہے حصر مبتدا پر اور خبر کی مراد ہماری امامت سے امامت خلافت نہین ہے بلکہ امامت
علم و دین ہے پھر کہا اعلم ان ما اوردناہ من الاحادیث دال علی الشافعی بعموم ملاحظہ
وھا نحن نذکر من الحدیث ما یدل علی الخصوص اسکی بعد احادیث خاصہ ذکر کیے مین امام
شافعی کو مصداق اون احادیث کا ٹھیرایا ہے ہمکو اس جگہ بیان کرنا اس امر کا مقصود ہے
کہ دلالت ان احادیث کی اس امر پر ہے کہ امام خلیفہ سلطان بادشاہ امیر والی رئیس کا قریش
سے ہونا چاہیے نکسی اور قوم و قبیلہ سے یہ مطلب نہین ہے کہ اس جگہ مناقب امام شافعی کے
ثابت کیے جاوین اس لیے کہ انکے بیان کے لیے دوسرا محل ہے امام شافعی کی فضیلت بوجہ
امامت علم و عمل و نسب قرشیت تو سارے دین پر مثل آفتاب کے روشن ہے حاجت بیان کی
نہین ہے پھر تاج سبکی نے یہ حدیث لکھی ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ
صلعم انہ قال یبعث اللہ لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا و لط

نحو فی راس کل مائة سنة رجلا من اهل بیتی یبین لهم امر دینهم ذکره الامام احمد فی
اور بھیجا کریگا اللہ تعالیٰ اس امت کی لیے سر پر صدی کے ایک ایسا آدمی جو تازہ کریگا واسطے
امت اسلام کی دین امت کو دوسری لفظ مین یون آیا ہے کہ ارشاد کیا ہر صدی کی سر پر ایک
شخص کو میرے لوگون سے جو بیان کریگا ان کی لیے حال اونکے دین کا پھر امام احمد نے کہا
پیشور کیا کہ پہلی صدی کے سر پر کون تھا تو عمر بن عبد العزیز کو پایا پھر دوسری صدی کے سر پر
محمد بن ادریس شافعی کو پایا یہ دونو اہل رسول اللہ صلعم مین تاج سبکی نے کہا یہ قول امام احمد سے
ثابت ہوا ہے اتنی مراد اہل سے اس جگہہ یہ ہے کہ بنی اسیکا نسب رسول خدا صلعم سے پہونچتا ہی
ہی امام شافعی سو وہ خود بنی ہاشم مین حدیث مین جو قید سر صدی کی آئی ہے تبادر اوس سے
اول صدی ہے مگر کسی نے کہا کہ راس آخر شی کو بھی کہتے ہین مگر مصداق مجدد دین امت کا غالبا
شروع صدی ہی مین پایا گیا ہے کیونکہ حدیث اس وراہہ کو دور کرتی ہے کہ جو شخص غیر قریش
سے اہل زمان وقت ہو ہر صدی پر ہونا اور صدی مین وہ مجدد دین نہین ہو سکتا ہے مثلا
امام ابو حنیفہ سنہ ایکسو پچاس ہجری مین مرے تو وہ مجدد نہونگے اس لیے کہ نہ تو اول صدی مین تھے
جس کی نہایت دس پندرہ برس تک ہو سکتی ہے نہ آخر صدی مین تھے کہ دس پندرہ برس ختم صدی
کو باقی ہون بلکہ بین بین تھے صاحب مین مین سو جب اس حدیث کی مجدد نہین ہو سکا کیونکہ حضرت
مجدد کی یہ ہے کہ وہ احیای سنت مردہ اماتت بدعت مستحدثہ کرے سو جو ایسا کرتا ہے اوسکا کام
کیسو ہی ہوتا ہے وہ بیچ کا نقرہ کیون ہونے لگا صدا وسط کیون بننے لگا حدیث مذکور سے یہ بات
بھی ثابت ہوئی کہ مجدد کا اہل بیت نبوت سے ہونا چاہیے خواہ سید ہو یا شیخ یا ابا سید و شیخ
کہ مجازا ایسا شخص بھی داخل اہل بیت ہو سکتا ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے سلمان منا اهل
البیت اسی بنیاد پر تاج الدین سبکی نے طبقات کبری مین لکھا ہے کہ جب ہم نے دوسری صدی
کے بعد کسی ایسے شخص کو نہ پایا کہ وہ اس درجہ کا ہو بلکہ جتنے لوگون کے حق مین یہ بات کہی گئی تھی
کہ وہ راس مائة پر مبعوث ہوئے ہین اور وہ سب لوگ متمذہب بمذہب شافعی تھے ہم نے جان لیا

کہ بی شبہ وہ امام موصوف ہین جنپر سبکی بات کا استقرار رہا ہے پہر شروع ہر صدی پر ایک
ایسا شخص ہوتا رہا جنے مذہب شافعی کی تقریر کی اسی لیے ہمارے نزدیک تقدیم ابن شریح
کی تیسری صدی مین اشعری پر متعین ہے کیونکہ اشعری گو شافعی تھے مگر ایک مرد متکلم تھے اصول
عقائد سے ذب کرتے تھے نہ فروع سے بخلاف ابن شریح کے کہ وہ اولی تر تھے ساتھ اس
منزلت کی لاتیا وفات اشعری کی راس قرن سے بیس برس کے بعد تک متاخر ہوئی پہر تاج سبکی
نے یہ کہا کہ خواہ ابن شریح ہون یا اشعری دونو شافعی تھے چوتھی صدی مین ابو حامد اسفرائنی کو
مجدد بتایا ہے کسی نے سہل بن سہل صعلوکی کو سو یہ دونو ائمہ شافعیہ سے ہین پانچوین مجدد غزالی
چھٹے فخر الدین رازی یا رافعی ہین مگر رافعی کی وفات چھ سو بیس کے بعد تک متاخر ہوئی جیسے
اشعری کی وفات متاخر ہوئی تہی ساتوین مجدد تقی الدین بن دقیق العید ہین دشوکا [illegible]
یحس من احداث یخالف فیہم پہر اگر اشعری و سہل و رافعی کو ہم اس مقام سے الگ کر دین
تو شافعی سے لیکر ابن دقیق العید تک جتنے لوگ مجدد ہوئے ہین اون کے نام یا مجتہد ہین یا
تمام ہوا کلام سبکی کا مین کہتا ہون حدیث مجددین کہین نہین آیا ہے کہ یہ وہ ہر راس مائۃ
قبل ختم مائۃ کے مر جاوے یا اوسکا نام محمد یا احمد ہو بلکہ راس مائۃ کا ہونا اور اوس سے تجدید امر
دین کا پایا جانا کافی ہے اس لیے کہ حدیث مین اسیقدر آیا ہے باقی قیود جو اہل علم نے الحاق کی ہین
منشا اشتراط اونکا معلوم نہین کیا ہے ہان ایک یہ قید بظاہر کسیقدر درست معلوم ہوتی ہے کہ مجدد
قریش سے عموماً یا سادات سے خصوصاً ہو مگر لفظ حدیث اہل ہے امت مین جو اہل علم تجدید
کو پہونچے ہین من وجہ وہ سب اس لفظ مین داخل ہین جبکہ مراد لفظ اہل سے نسب نبوی نہ لیا جاوے
بلکہ اہلیت علت امر مقصود ہو اور یہی ظاہر ہے اس لیے کہ بعض اہل علم جن کی مجددیت مین
بوجہ مطابقت مفہوم حدیث کچھ شک نہین ہے بے شک قریشی نہ تھے نہ سادات علاوہ اسکے
تقریر سبکی سے یہ بات بہی معلوم ہوتی ہے کہ مجدد کا شافعی ہونا چاہیے سو اسپر بہی کوئی دلیل
نہین جبکہ مراد شافعیت سے علم فروع مذہب ہو نہ مسائل انکاری سے تو ساری اہل حدیث

ہوں شافعی کہلاتے ہیں حالانکہ اکثر ائمہ حدیث مرتبہ اجتہاد مطلق کو پہونچ گئے تھے مجتہد کو
تقلید مجتہد کی کب ۔ اسیے جو اوسکو شافعی یا حنبلی کہا جاوے تیسے اصحاب صحاح ستہ ونظرا
انکی کہ یہ سب مجتہد مطلق تھے انکا کوئی مذہب خاص فقہی نہ تھا بلکہ تابع دلیل تھے انکا قول عمل
موافق اوسکے صحاح وجوامع وسنن کے تہا اور اسکے تجدید میں محاوکا مجتہد تمق درقرن ہونا
ضرور نہیں ہے کیونکہ اجتہاد فقہی اور بات ہے تجدید دین اور بات ہے معہذ فرضیہ قواعد فرعیہ
کا انکا لنا ہر مسئلے میں بال کی کہال علیحدہ کرنا کچہ تجدید نہیں ہے اسکو تجدید دین سے کیا علاقہ
بلکہ یہ حیثیت تو تحریف دین سے ہے تجدید شرح ہمین کیا اگر کون نے کتب فقہ ورای کو نہیں دیکہا ہے
جو ہماری اس بات کا انکار کرینگے یہ سیکڑون ہزار ون لاکہون مسئلے جو کتب فتاوای فقہ
مین لکہے ہین جنکا حفظ وتسرشکل جنکا ضبط وربط دشوار جنکا رفع اختلاف محال کیا یہ سب تجدید دین
ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلکہ تحریف دین ہے اہل دین جو اتباع کتاب وسنت تہا وہ تو بالائے طاق
میان رہگیا اوس کی جگہ مدار دین رای وقیاس واجتہاد ہو گئے اشاعت سنت احیای حج میت
اماتت بدعت نفی تحریف غالین محو انتحال مبطلین افندام تاویل جاہلین کہ اوصاف تجدید علاقہ
مجددین وہ یکقلم موقوف ہوگئے ایسے اشخاص کو جنہون نے عمر اپنی تدوین رائی وقیاس مین
برباد کردی مالکی ہون یا حنفی یا منسوب بشافعی مجدد شہرانا جس طرح تاج الدین سبکی نے کہا ۔
خلاف مفہوم حدیث مذکور ہے ہان یہ لوگ جیسے کہ ابو حامد اسفرائینی غزالی رافعی رازی وغیرہم
مین ابی تیمیہ بالغ رتبہ اجتہاد مطلق یا منتسب تھے اسکا کوئی منکر نہیں مذہب شافعی مین اصلح
کے مجتہدین ہمیشہ ہوئے اور ہوتے ہین تہ خاصہ تو خاص مذہب حنفی کا ہے کہ انمین بعد محمد وابو یوسف
کے پہر کوئے مجتہد نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ اس مذہب مین جو جمود تقلید شخصی پر ہے وہ کسی
مذہب مین نہیں ہے ورنہ مذہب مالکی مین بہی مجتہد علی الاطلاق ہوئے ہین جیسا ابن عبد البر وغیرہ
مذہب حنابلہ مین بہی بڑے بڑے فضلای مجتہدین پیدا ہوئے ہین جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ
حافظ ابن القیم وغیرہما اس کار روائی سے یہ بات بہی بخوبی ثابت ہے کہ خود ان منتسبین مذہب ثلثہ

ور اصل مقلد اوس مذہب منسوب الیہ کی نہ تھے گو کوئی اون کو طبقات مذاہب ثلثہ مین لکھدے یا اونکا نام شافعی حنبلی رکھدے اس دعوی کی تصدیق کے لیے کتب مؤلفہ ان حضرات کی شاہد عدل ہین نہین صدہا جگہ انہون نے خلاف اوس امام کا کیا ہے جسکے یہ مقلد ٹھیرائے گئے ہین عالم جب رتبہ تحقیق یا اجتہاد کو پہونچ جاتا ہے تو اوسکا قول جو تو کچھ دائرہ مذہب اہل سنت وجماعت سے خارج نہین ہوتا بلکہ وہ تحقیق یا اجتہاد اوسکا موافق کسی نہ کسی قول کے یا مذہب مختار کسی امام کی ان ائمہ اربعہ سے ہوتا ہے یہ موافقت اوس کو کچھ مقلد اوس مذہب کا نہین ٹھیرا دیتی نہ وہ خود کہتا ہے کہ مین مقلد فلان مذہب کا ہون بلکہ تہمت حاجت مذہب شخصی کی اوسکے گلے یارون کی لگائی ہوئی ہوتی ہے چنانچہ تتبع مصنفات علمای مذکورین اس دعوی کے گواہ ہین یہ بات ہم نے اسلیے کہی ہے کہ جمہور یہ کہتے ہین کہ حق درمیان ان مذاہب کے دائر ہے سو قول ان کے یہی معنی ہین کہ کوئی مذہب ان مذاہب مین سے ایسا نہین ہے کہ وہ بالکل حق ہو بلکہ ہر مذہب مین کسی قدر مسائل تو موافق دلیل صحیح کے ہین کسی قدر مخالف دلیل کے ہین خلاف دلیل وہی مسائل ہین جنکی بنیاد رای وقیاس واجتہاد پر ہے یہ کسی عالم معتمد نے نہین کہا کہ حق ان چارون مذہب مین منحصر ہے اگر کہا ہے ہو تو یہ قول اوسکا سند نہین ہوسکتا اسلیے کہ طبقات علمای مذاہب اربعہ مین نیچے تراجم اہل علم کے خواہ وہ مقلد تھے یا محقق یا مجتہد یا تابع دلیل صدہا تفردات اون کے احکام دین ومسائل شرع مبین مین لکھے گئے ہین تفرد کی یہی معنی ہین کہ وہ اوس حکم ومسئلے مین خلاف اپنی امام منسوب الیہ یا دیگر ائمہ کے فتوی دیتا ہے یا عمل کرتا ہے سو یہ تفرد نہ شرعًا مذموم ہے نہ عقلًا بلکہ جو شخص پابند دلیل غیر تابع قال وقیل ہوگا قوت اجتہاد رکھتا ہوگا عارف بہ کیفیت استدلال ہوگا اوسکو اس تفرد سے کسی طرح چارہ نہین ہے کون مانع ہے کہ کسی دلیل سے ایسی بات اوسکی سمجھ مین آجاوے جو خلاف فتوای مذاہب اربعہ ہو جب کوئی مانع نہوا تو اگر دو چار یا کم وبیش مواضع مین اوسکا تفرد پایا گیا تو ہرگز وہ دائرہ اہل سنت وجماعت سے خارج نہین ہوسکتا ہے ذرا طبقات کبری تاج الدین سبکی طبقات ابن رجب حنبلی

دور کا شہ حافظ ابن حجر عسقلانی کو دیکھو کہ انہین نے ذیل تراجم علماء کس قدر تفردات اونکی لکھی ہین
یا اونکا حال اسی طرح کا تھا جیسا حال آج کل جہلۂ حنفیہ کا ہے کہ واسطے تائید مذہب حنفی مخالف
حدیث صحیح کی اپنا پیٹ مارتے ہین تہ اگر کسی عالم کو کسی مسئلۂ موافق حدیث صحیح وغیرہ مین عذر
نہین ہو سکتے یہی وجہ ہی کہ ابن عبد البر نے جمہور اہل علم سے کتاب العلم مین نقل کیا ہی کہ مقلد مذہب
پر گو مولوی کہلاوے یا مدرس اعظم ہو اطلاق لفظ عالم کا صحیح نہین ہے جس طرح اطلاق لفظ علم کا
اوسکی علم تقلیدی پر بھی صحیح نہین مقلد کو علم سے کیا واسطہ اوسکا علم تو بالکل جہل بسیط یا جہل مرکب
ہے حدیث شریف مین آیا ہے ان من العلم جهلا یعنی بعض علم جہل ہوتا ہے سو وہ علم جو
جہل خالص ہوتا ہے یہی علم رای و قیاس و تقلید ہے لا خیر علماء و اسکے حصر یاد وران حق کا ائمہ
مذاہب اربعہ کی بھی ٹھیک نہین اسلیے کہ جسطرح یہ امام متبوع بعض خاص و عام تھے اسی طرح ایک
عالم تابع مذہب ثوری و ابن حزمیہ تھا اسی طرح ایک جہان تابع کتاب و سنت صحیحہ گذرا ہے بلکہ ہر
قرن مین بموجب وعدۂ رسالت پناہی لا یزال طائفة من امتی ظاهرين على الحق موجود تھا
بات جو فرقہ اتباع قرآن و حدیث سے باہر ہے جیسے بہتر فرقے گمراہ وہ دائرۂ اہل سنت سے
بی تہہ خارج سمجھے جاتے ہین اس لیے کہ سنت نام حدیث خیر الانام کا ہے یہ فرق حدیث پر نہین
چلتے صحاح ستہ وغیرہ اصول سکے تابع نہین ہین اسی طرح اہل مذاہب اربعہ بھی جنہ اتباع احادیث مروی
صحاح ستہ وغیرہا کا جس کو ائمہ اہل سنت نے بڑی جانفشانی سے قدر یہی جمع کیا ہے چھوڑ دیا
مجرد رای و قیاس کو اپنا امام و مقتدا ٹھیرایا اوسکا حکم اور بہتر فرق ضالہ کا حکم ایک ہی ہے ہان وہ شخص
جو اتباع کتاب و سنت صحیحہ کرتا ہے کسی مذہب کا مقلد و مثبت مذکور نہین ہے وہی آج کا سچا مسلمان
سچا مومن ہے اوسی پر فرقہ ناجیہ کا اطلاق صحیح ہوتا ہی بہت ہی بموجب حدیث ما انا علیہ و اصحابی کے
ہے زکوٰۃ ہماری اسے ہے فائدہ ذکر کیا تھا ہم کہان پہونچے خلاصہ بحث کا یہ ہے کہ صدا
جو ہوکا وہ شخص ہے جسکی ہاتھ یا زبان یا بیان سے بدعات دین منکرات شرع مبین حتی الامکان
دور ہوون رسوم شرک و کفر و فسق و مجید بقدر بقدرت مرتفع ہوون تمن مردود مسائل حقہ اسکام

کہ کتاب وسنت زندہ ہوں حق باطل سے جدا ہو مسئلہ ضعیف وقوی میں امتیاز حاصل ہو
مکائد نفس وشیطان کو کھولکر سمجہاوے طرف اتباع قرآن وحدیث کے بلاوے رائج قیاس
وارشاد سے بچاوے پہر ہمراہ اس علم وفضل کے خود بہی ہمہ امکان ارتکاب کبائر سے محفوظ رہے
اور طریقہ مجادلہ ومکابرہ سے جسکا نام یاروں نے مناظرہ رکہا ہے بچے عادات واخلاق
علماء سوء دنیا طلب سے علحدہ رہے مہذب متین ہو یہ بات نہیں ہے کہ مثل اعتقاد شیعہ کی معصوم
بہی ہو سو جس شخص میں یہ اوصاف پائے جاویں اور وہ راس صدی پر بہی ہو راس کے کوئی
بہی معنی سہی اول یا آخر تو وہ شخص بالضرور مجدد دین ہے خواہ سلف میں تہا یا اب خلف میں پایا جاوے
پہر ہمراہ علم کے خواہ محتاج ہو یا مالدار عربی ہو یا عجمی شرطیت مذہب شافعی کی قید نسب قرشی کی
ہمنام ہونا ساتہ آنحضرت صلعم کے کوئی چیز نہیں ہے بلکہ خلاف واقع ہے اس لیے کہ اصحاب
صحاح ستہ ودیگر ائمہ اہل حدیث جنکا علم وفضل مسلم ہے جن کی کوشش درکوشش بابت اشاعت
سنت ثابت ہے یہ لوگ بلاشبہ سب کی سب مجددین تہے خصوصاً جنکا وجود باجود اول یا آخر
صدی میں پایا گیا ہے اور جنمین یہ شرط راس مائۃ مفقود تہی اگر وہ مجدد نہ تہے تو بہی اسمین کچہ شک
نہیں ہے کہ وہ اخوان وانصار اہل تجدید سے تہے یہ مرتبہ بہی کچہ کم نہیں ہے نقار خالص سے
پہر بہی درجہ انکا بمراتب بڑہا ہوا ہے اللہ ورسول کے دین کو انہیں نے تہاما ہے نہ اہل رائے
قیاس نے سیوطی کا ایک منظومہ ہے تعداد مجددین دین میں اسمیں سات مجدد تو وہی بتائی ہیں
جنکو سبکی نے گنا ہے آٹہواں مجدد بلقینی یا حافظ زین الدین عراقی کو نواں مجدد اپنی ذات کو ٹہرایا
دسویں صدی کا مجدد حضرت عیسی علیہ السلام کو بتایا ہے سو اس تعداد میں وہی بحث ہے جو اوپر
گذری بلکہ حضرت روح اللہ کو مجدد گننا ضرور نہیں ہے اسلیے کہ مراد مجدد سے جو سر ہر صدی ہونگے
علماء امت ہیں نہ انبیاء ورسل کہ تجدید انبیا کی بلاخلاف جملہ مجددین امت سے زیادہ
ہوتی ہے اگر بجای عیسی علیہ السلام نام امام مہدی کا لیتے تو بہت درست تہا اسلیے کہ یہی جب
اکثر روایات کی سر صدی پر ظاہر ہونگے مذاہب تقلید کو جڑ سے اکہیڑ کر پہینک دینگی آیت صریح

ظاہر سنت پر عمل کرین گے آپ پر ساری امت کو مجبور فرما وینگے ان سب کے عہد سعادت مہد مین
کوئی مذہب خاص اہل اسلام کا نہوگا یہی قرآن وحدیث مخدوم طوائف انام ہیگا تعجب ہے جہلۂ
حنفیہ نے یہ خیال کیا ہے کہ مہدی وعیسی مقلد مذہب حنفی کے ہون گے یہ نہ سمجھے کہ اسکو کہنے مین
امام ابو حنیفہ نبی اولوالعزم سے بھی زیادہ ہوگئے امام مہدی کی تو کچھ ہستی ہی نہین ہے خیر کیا مضائقہ ہے
جب مہدی وعیسی آوین گے معلوم ہوجاویگا کہ کون سے مذہب کی تقلید کرتے ہین یہ خبر ہی نہین
کہ شیخ اکبر نے فتوحات مین اور دوسرے اور کتب مین کیا لکھا ہے یہ لکھا ہے کہ سب سے زیادہ دشمن مہدی
کے یہی مقلد لوگ ہون گے کہین گے یہ شخص ہمارے دین کو بگاڑنے آیا ہے مگر سامنے انکی تلوار
کے مقہور ہون گے کچھ بس نہ چلیگا وہ اتباع سنت پر اوسی طرح قتال کرین گے جس طرح رسول صلعم
نے اثبات دین اسلام پر قتال فرمایا تھا اگر مہدی ہمارے عہد مین آگئے تو ہم ان سے مصافحہ کر دونو
ہاتھ سے سلام کرین گے اگر ہم نہوئے تو خفیہ ہماری اس بات کو انشاء اللہ تعالی ضرور ہی یاد کرینگی
سیوطی نے علامات الکذاب الاشر صاحب حجج الکرامہ نے تعداد اہل تجدید کی لکھی ہے اول صدی
مین عمر بن عبد العزیز کو دوسری صدی مین امام شافعی وامام احمد کو تیسری صدی مین قاضی ابن سریج
وابو الحسن اشعری کو چوتھی صدی مین قاضی ابو بکر باقلانی وابو حامد اسفرائنی کو پانچوین صدی مین
امام غزالی کو چھٹی صدی مین اختلاف کیا ہے ساتوین صدی مین شیخ الاسلام ابن تیمیہ وحافظ ابن القیم
کو آٹھوین صدی مین حافظ ابن حجر عسقلانی کو نوین صدی مین سیوطی کو حسب ادعا سیوطی دسوین
صدی مین اختلاف کیا ہے گیارہوین صدی مین شیخ احمد سرہندی کو بارہوین صدی مین شیخ احمد
ولی اللہ محدث دہلوی وسید محمد بن اسمعیل یمنی صاحب سبل السلام محمد بن عبد الوہاب نجدی شیخ محمد
مدنی کو تیرہوین صدی مین قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی شاہ عبد العزیز شاہ عبد القادر شیخ
محمد اسمعیل دہلوی ان کے پیر سید احمد بریلوی کو بتایا ہے اب تیرہوین صدی بھی ختم ہوگئی نو برس
گذر گئے دیکھیے اس صدی کے سر پر کس کو یہ خلعت فاخرہ مرحمت ہوتا ہے اللہ کرے امام مہدی علیہ السلام
ہی آجاوین وہی اس صدی کے مجدد ہون یا ذرا قرب کا ظہور رونق رہے ع قصۃ الملد تا الطولی تقل العصلت

ابن بحث میں جو ایک صدی کے اندر دو یا تین مجددین کا ذکر کیا ہے اسکی وجہ یہی کہ حدیث
مجددین یہ نہیں فرمایا ہے کہ ایک ہی شخص مجدد ہوگا بلکہ من یجدد لها دینها کا مفہوم عام ہے
حرف مَن کا اطلاق واحد و جمع دونوں پر آتا ہے سیوطی نے یہی کہا ہے کہ مراد راس ہر مائة سے
ابتدای تاریخ آغاز اسلام ہے بعض نے کہا نہیں بلکہ مراد ابتدای تاریخ ہجرت ہے کسی نے کہا تاریخ
وفات ہے غرضکہ جونسی تاریخ ٹھیر جاویگی اوسی تاریخ کے رکو سے راس مائة قائم کر کے تمام مجددین
کا کیا جاویگا وصف تجدید جسمین موجود ہوگا وہ مجدد ٹھیریگا نہ ہر شوریدہ سر راہی پر وہ قیاس گستر
حافظ ابن کثیر نے فرمایا ہے ہر قوم اپنے امام کو مجدد دانۃ سمجھتی ہے مگر ظاہر حدیث محمول ہی علمای
کسی طائفہ کے علماء کیوں نہوں انتہی ملا علی قاری حنفی نے زیر حدیث مجدد معنی تجدید کی لکھی ہیں
کہ یبین السنة عن البدعة ویکثر العلم ویعز اهله ویقمع البدعة ویکسر اهلها انتہی یعنی
سنت کو بدعت سے جدا کردے علم کو بڑھادے علم والوں کی قدر و منزلت کرے بدعت کو مٹادے
اہل بدعت کو توڑے پھوڑے یہ معنی بہت صحیح ہیں اس وقت میں جس عالم دینیار میں یہ وصف
مشہود محقق ہوگا وہ اسکا مصداق ہوسکتا ہے اگر راس مائة پر ہنوز آتا ہے آخر مائة ہی میں سہی اگرچہ ہم
کسیکو بالخصوص متعین کر کے نہیں بتا سکتے خصوصاً اس جہت سے کہ جب کسی کا نام لینگے کہ یہ صفت
اوسکے اندر پایا جاتا ہے اعدای مقلدہ سوکمہ چینی نہ از عیب جوئی اوسکی کرینگے رہی یہ بات کہ
اس وقت میں شاید بعض جہلاء حنفیہ آپ کو مجدد یا مجتہد قرار دیتے ہیں سو یہ مالیخولیا ہی ایکے
کہ مجددوں نے اپنے مونہ سے یہ نہیں کہا کہ میں مجدد ہوں سیوطی نے جو کہا سو بطور تمنا کہا ہے
بلکہ جب دوسرے اہل عصر اسکے علم و فضل و اشاعت سنت و کسر بدعت کے قائل ہوں تو اوسپر
گمان یا یقین مجددیت کا ہو سکتا ہے والا فلا علی الخصوص جبکہ مدعی مجددیت ممد مراسم مبتدع و
آرا و اہوا رہو نہ مشیع سنت و ماحی بدعت تو پھر یہ خیال اوسکا بالکل خلل ہے حنفیہ کا یہ خیال
کہ ان کے گروہ میں ہی کبھی کوئی شخص مجتہد یا مجدد ہو سکتا ہے بالکل خلاف واقع ہی اسلئے کہ
ایک جماعت اہل علم نے جنہوں نے اپنی اٹکل یا قرائن خارجی سے مجددین کو شمار کیا ہی یا مجتہدین کو

کتا ہے اونمین سے کسی ایک نے بھی امام ابو حنیفہ کو فی رحمۃ کو تو مجدد کہا ہی نہین
ہے سو جب خود امام ابو حنیفہ ہی مجدد نہ تھے تو اب ان کو اپنے سلسلہ میں تو تبع کرنا
محض فضول ہے سه

عنقا شکار کس نشود دام باز چین ۔ کانجا ہمیشہ باد بدست است دام را

ان حنفیہ کہتے ہین کہ امام صاحب مرحوم مجتہد تھے سو یہ دعوی بھی انکا انکے اصول پر درست
نہین ہوتا ہے کیونکہ جو شرائط انہون نے واسطے مجتہد مطلق کے تجویز کیے ہین اصول فقہ
حنفیہ مین متواتر سکے چلے آتے ہین جب ان اصول بحالت موجودہ امام صاحب کو عرض کیا جاتا
ہے ترجمہ امام صاحب کا کتب طبقات و تواریخ و سیر مین دیکھا جاتا ہے تو کوئی ایک شرط بھی پوری
پوری اونپر برابر نہین اوترتی ہان مجتہد فی العبادت ضرور تھے بعض جہلہ حنفیہ یہہ بھی کہتے ہین
کہ کثرت عبادت گو خلاف سنت صحیحہ کیون نہو درست ہے ہم سے پوچھو تو ہم سچی بات بتا دین
مگر برا نہ ماننا بیشک امام صاحب علم رای و قیاس مین مجتہد عصر تھے اس قدر تو لیہ آرا تفریع
قیاسات جو انسے ماثور ہے کسی امام سے نہین چنانچہ اسی جہت سے سب کو فقہ مین اونکا عیال
کہا ہے وہ اجتہاد جو بعد حفظ کتاب اللہ و معرفت احادیث رسول اللہ صلعم اور بعد شناخت اولہ
دریافت نصوص کے ہوتا ہے وہ اور چیز ہے یا اجتہاد جسکی بنیاد مجرد رای پر ہو اور مین التفات
طرف ادلہ قرآن و حدیث کے نہو یا ہو مگر کم ہو یا مقدار شرائط اجتہاد سے ناقص ہو یہ اور چیز ہے
سو اسطرح کا اجتہاد بلا شبہہ انکے حق مین ثابت ہے ہم امام صاحب علیہ الرحمۃ کو ساری جہان کے
حنفیت کسی ذریت کے مولوی مجتہد سے کیون نہون ہزار بلکہ لاکہ بلکہ کرور درجہ بہتر اعتقاد
کرتے ہین ہمارے عظیم ایسا بیلعت ملت سے سمجھتے ہین جو اون کو بنظر حقارت دیکھے اوس کو ہم
سب ہاپون سے زیادہ حقیر جانتے ہین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے اگرچہ یہ فرمایا ہی
کہ حنفیہ مین کوئی ولی اللہ نہین ہوا ایا نہ مین ہوتا ہے مگر ہم اس جگہ بجز سکوت کے کچھہ نہین کہہ سکتے
ان بتا دی جا سکتے تو جس طرح تم اہل حدیث کی تکفیر کرتے ہو اوسی طرح نصیبا اقدام لحنیفہ غوث اعظم

کی بہی تکفیر کروانشاء اللہ تعالی الناصبی ولدالعلت کی مصداق ہو جاوینگے شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حنفیہ سے بہت خفا رہتے تہے حنفیہ کی امام کو مرجیہ لکہ گئے ہین جس طرح اورون نے اون کو ردیہ لکہا ہے یا کسی نے جہمیہ کہا ہے مگر ہم اونکا ہرگز اطلاق ایسی الفاظ کا حق مین امام صاحب کے کرینگی بلکہ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون پڑہین گے امام صاحب تابعی کیا بلکہ کہو تو ہم اون کو صحابی کہا کرین مگر یہہ بہی تو کوئی بتادے کہ اون کے تابعیت یا صحابیت کا ثمرہ ہمارے لیئے کیا ہے نہ کوئی تابعی واجب التقلید ہی نہ کوئی صحابی بلا لزوم الاطاعۃ دین خدا کا ہے شریعت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہین ہم خدا کے بندے رسول کی امت ہین ہماری ملت مین ایک ہی کتاب ہے جسکا نام قرآن مجید ہے چار انجیلون کی طرح چار کتابین بہی نہین ہین گو شیعہ کا قرآن علیحدہ ہی کیون نہو تاہم شیعہ کا ایمان الگ ہونا طاعت ہے بڑہے نکن دے گئے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہم کہان تہے کہان سے کہان آگئے اس بحث کو اس رسالے سے کیا واسطہ اسجگہہ تو فقط اتنا ثابت کرنا منظور نظر ہے کہ منجملہ شرائط امامت وخلافت کے جسپر جمہور اہل علم کا اتفاق ہے ایک شرط یہی ہے کہ بموجب احادیث مذکورہ کے حق قریش مین وارد ہین اور درجہ صحت تواتر معنوی کو پہونچ گئی ہین امام کا قریشی نسب ہونا ضرور ہے دو صحت ثابت کی قواعد شرع سے بہت دور تہے تقریر اس مسئلے کی اگرچہ پیشتر اجمالا ہو چکی ہے مگر اس جگہہ ذکر کرنا احادیث مذکورہ کا فائدہ تازہ سے خالی نہین تاکہ سارے اہل اسلام یہہ بات بخوبی معلوم کرلین کہ اس وقت مین کہ دنیا جور وظلم سے بہرگئی ہے قیامت سر پر آگئی ہے اسلام غریب ہوگیا ہے کل نفس ودینہ کا نتیجہ نظر آنے لگا ہے اب کسی قطر مین آتا ہے کسی امام قریشی کا ہمین ملتا جتنے حکام برائے نام مسلمان ہین یہہ سب اہل رین متغلب متسلط متصرف ہین دنیا مین ہزارون قریشی موجود ہین ایک سے ایک زیادہ اسی طرح عترت بہی موجود ہے مگر کوئی اونکو اونکا حق واجب شرعی منصوص نہین دیتا حق دینا کیسا روٹی کپڑا بہی تو دینا مشکل ہوگیا ہے یہی غنیمت ہے کہ کوئی

سیتیں کی جان راحت سے ان ظلمہ کے بیچ جاوے ورنہ جو ذلت وخواری انکے لیے تجویز ہوتی ہے
وہ کسی دوسرے کے واسطے ہرگز نہیں ہوتی دو چار سو برس پہلے حکام غیر قریش آپکو نائب خلیفہ
کہتے تھے کسی نے کسی کو منجملہ قریش کے برای نام خلیفہ یا امام مشہور کر اوس سے بیعت کر لیتے تھے
پہلی کسی قدر حفظ نام شرع کا تھا اب تو تاتار مغول ترکمان وغیرہ اقوام وحکام آپکو خلیفہ وقت
امام عہد سمجھکر کچھ بھی حفظ مراتب ارحام ووقت کا نہیں کرتے مگر ہمپر کچھ الزام نہیں اسلیے کہ
ایسے وقت میں ہم کو یہ حکم ہے کہ جب کوئی شخص مسلمان مرضی غیر قریش بزور تیغ وسپر کے ملک
کا والی ہو جاوے تو ہم کو اوس کی اطاعت کرنا چاہیے جب تک کہ وہ نماز پڑہی جاتی ہو کچھ
اسلام بجا لاتا ہے غضب تو یہ ہے کہ نصب کرنا امام کا ذمہ رعایا پر واجب تھا سو یہ رعایا خود تو
کسی قریشی کو امام خلیفہ رئیس والی امیر نہیں بناتے جو پہلے امیر تھا اب اوسی کے پوت کو کیا ہے
کپوت کیوں نہو بعد اوس کے بجاے اوس کے قائم کرتی ہے ساری خرابی دین و دنیا کی
یہیں سے برپا ہوئی ہے ؎

دیوانگی و مستی از بوی تو می خیزد ہر فتنہ کہ می خیزد از کوی تو می خیزد

فائدہ شیخ مرعی نے نزہۃ الناظرین میں لکھا ہے ایک وقت میں دو آدمی کا امام بنانا نہ چاہیے
اگرچہ اقلیم دور دور ہوں اس لیے کہ وقت منازعت کے فتن واقع ہوتے ہیں بخلاف تعدد انبیا اور رسل
کی کہ وہ معصوم ہیں لیکن اگر ہر سلطان ایک ناحیہ بلاد پر متغلب ہو جاوے تو حکم اوسکا وہی حکم امام
کا ہے یعنی اوس کو چاہیے کہ نگہبانی دین کی کرے احکام شرعی جاری فرماوے حفظ رعایا
رکھے ایک کا دوسرے سے انصاف کرے حدود قائم کرے سرحد کو مضبوط رکھے ساتھ اسلام
سے غزو کرے فیئ وصدقات کی جمع وجب شرع لیوے جنکا حق بیت المال میں ہے اونکو دیوے
بدون اسراف کے امین لوگ خیر خواہوں کو کام سپرد کرے خود بھی امور خلق کا مباشر ہو تفحص
احوال رکھے بالکل دوسرے کو کام سونپ کر نہ بیٹھ رہے کبھی امین بھی خیانت کر جاتا ہے اور
خیر خواہ دغا باز ہو جاتا ہے جب حقوق امت کا اسنے قائم کیا تو اب اطاعت اوس کی

اوس قطر زاحیہ و خطہ کی رعایا پر اور نصرت اوس کی اعداد پر اتباع واجب ہے اوسپر خروج کرنا اوسکا
خلع کرنا حرام ہے اگرچہ عدل کو تسغیر کر دے بخلاف ایک گروہ علما کی جنہوں نے خروج کو روا کیا ہے
اور حجت یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے یزید بن معاویہ پر خروج کیا تھا صحیح مسئلہ یہی تحریم ہے
اسلیے کہ اس خروج مین خونریزی لوٹ مار اولاد و اموال کے خوف راہ کا چلنا کھیتی و حرث
کا اور بہت سے فتنے و مفسدے مترتب ہوتے ہین صحیح مسلم مین ہے عرفجہ بن شریح سے مرفوعا
من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ
دوسری روایت مین یون آیا ہے فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ
بالسیف کائنا من کان بلکہ اس کی طاعت مطلوب ہے قرآن مین بعد طاعت خدا و رسول
طاعت اولی الامر کا امر کیا ہے مراد اولی الامر سے یہی ائمہ ہین جن کے ہاتھ مین امارت ہیں
امام مالک سے پوچھا تھا اولی الامر کون ہین کہا خلفاے راشدین اور جو کوئی والی ہو ساتھ امر
قیامت تک ھکذا سمعت نبیکم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سو طاعت ان کی واجب ہے
مگر یہ کہ امر کرین کسی معصیت کا تو پھر طاعت مخلوق معصیت خالق مین جائز نہین سلطان کو چاہیے
ایسے شخص کو نائب کرے جو لائق فائق ہو اگر نہ ملے تو جو بہتر سے بہتر ہو حدیث مین آیا ہے
ان اللہ یحب البصیر النافذ عند ورود الشبہات ویحب العقل الکامل عند حلول الشہوات
اگر دو آدمی ملین ایک بڑا امین ہے دوسرا بہت قوی ہے تو دیکھین اوس کو اختیار کرے
جس سے ملک مین زیادہ نفع سمجھے جنگ مین قوی شجاع کو اختیار کرے اگرچہ فاجر ہو ضعیف
عاجز کو نہ لے اگرچہ امین ہو حدیث مین آیا ہے ان اللہ لیؤید ھذا الدین
بالرجل الفاجر و روی باقوام لاخلاق لھم سلطان جو سخت مزاج ہو تو نائب
نرم مزاج رکھے اگر نرم ہو تو گرم مزاج رکھے تا کام سلطنت معتدل رہین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے اسی لیے خالد بن ولید کو اپنا نائب کیا تھا پھر عمر نے اون کو معزول کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح
کو مقرر کیا اس لیے کہ خالد مثل عمر کے سخت مزاج تھے ابو بکر مثل ابو عبیدہ کے نرم طبیعت تھے

صدیق کی نسبی عمر کی جتنی معلوم ہے جیسا حضرت ابوبکر واشدھم فی امر اللہ عمر قال تعالیٰ
اشداء علی الکفار رحماء بینھم جو سلطان اصلاح رعیت میں کوشش کرتا ہے وہ
اپنے زمانے میں سب سے بہتر افضل مجاہدین ہے روایت میں آیا ہے ایک دن عادل کا
ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے حدیث میں وارد ہے احب الخلق الی اللہ تعالیٰ
امام عادل وابغضھم الیہ امام جائر ابن طاہر نے کہا سلطان کے سبب ظلم دور کیا جاتا
پھر وہی جب ظالم ہو تو کیا ٹھکانا اوس سے امید جو ہوتی ہے جب وہی خلل کرے تو پھر علاج
مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج۔ کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے
سلطان کی لڑائی اس لیے ہونی چاہیے کہ سارا دین اللہ کے لیے ہو صحیحین میں ہے حضرت صلعم سے پوچھا
کوئی بہادری جتلانے کو لڑتا ہے کوئی طرفداری کے لیے کوئی دکھلانے سنانے کو ان میں سے کون لڑائی
خدا کی راہ میں ہے فرمایا من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ کلمۃ اللہ کا
لفظ جامع ہے سب اون کلمات کو جو قرآن میں ہیں جب کتاب سے کام نہ چلے تو تیر لوہے سے
کام نکلے وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس دین کا قوام و قیام دو چیز سے
ہے مصحف و سیف جابر نے کہا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان نضرب بھذا
یعنی السیف من عدل عن ھذا یعنی المصحف بادشاہ کو چاہیے کہ لوگوں سے چھپا نہ رہے حدیث میں آیا ہے
ما من امام او وال یغلق بابہ دون ذوی الحاجۃ والخلۃ والمسکنۃ الا اغلق اللہ ابواب السماء
دون خلتہ وحاجتہ ومسکنتہ یعنی جس والی امر نے اپنا دروازہ بند کیا تاکہ کوئی حاجتمند آنے
اللہ آسمان کے دروازے اوس کی حاجت سے بند کر دیتا ہے بعض حکام گھر کی دہلیز پر بیٹھے رہتے
کبھی حاضر نہ ہوتے ہیں ولی من امور الناس شیئاً فاحتجب عنھم حجبہ اللہ یوم القیامۃ اسکو
ابوداود نے روایت کیا حاکم نے صحیح کہا طبرانی پاس لفظ یہ ہے ایما امیر احتجب عن الناس
فاھمھم احتجب اللہ عنہ یوم القیامۃ

پروردگارا سلامت شکستگان دریاب کہ جبر خاطر مسکین بلا بگرداند

یہی وجہ ہے کہ حدود شرعی ہر شریف و وضیع و قوی و ضعیف پر برابر قائم کرے اس قدر مین سخت
ہو نرم ہونے سے خدا کے دین مین حکم کو کام نہ فرماوے حدود کو سب جاری کیجیے چہوڑے رحمت خلق پر
اسی قدر کافی ہے کہ لوگون کو خلاف شرع کامون سے روکتا رہے نہ یہ کہ اپنا توضعہ نکالی خدا کی لیے
غضب کیسے حدود کہ قائم کرنا خود ایک رحمت ہے طرف سے اللہ کی او سکے بندون پر پہر اس رحمت کو
بیکار کرنا خدا کو اپنے اوپر غصہ دلانا ہے جب سلطان تک حال پہونچ گیا تو اب نہ کیسی سفارش نے
نہ کسیکا ہدیہ لی نہ کسیکا موہنہ کری اپنا ہو یا بیگانہ حدود مین شفاعت سفارش کرنا حرام ہے جو کوئی کسی
سعی و سفارش سے حد کو معطل کر دی او سپر خدا کی لعنت ہے حدیث مین آیا ہے من حالت شفاعتہ
دون حد من حدود اللہ فقد ضاد اللہ فی امرہ و من خاصم فی باطل وھو یعلم
لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع رواہ ابوداؤد مخزومیہ ایک عورت تہی اوسنے چوری کی
لوگون نے سفارش کرنا چاہا کہ ہاتہ اوسکا نہ کٹے اسامہ نے گفتگو کی فرمایا اتشفع فی حد من حدود
اللہ انما ہلک من بنی اسرائیل انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف
اقاموا علیہ الحد والذی نفس محمد بیدہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا
موطا مین مذکور ہے کہ کچہ لوگون نے ایک چور پکڑا تہا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لیے جاتے تہے
راہ مین زبیر رضی اللہ عنہ ملے اونکی سفارش فرمائی لوگون نے کہا جب عثمانؓ کے پاس پہونچ جاوے
تب سفارش کرنا کہا اذا بلغت الحدود السلطان فلعن اللہ الشافع والمشفع ایک چور نے
صفوان ابن امیہ کی چادر چرالی تہی اوسکو حضرت کے پاس پکڑ کے لائے ہاتہ کاٹنے کا حکم دیا
صفوان نے کہا میری چادر کے لیے اسکا ہاتہ نہ کاٹیے مین یہ چادر اسکو بخشتی فرمایا فہلا قبل
ان تاتینی بہ یعنی لانے سے پہلی ہی بخش دی ہوتی اب کیا ہوتا ہے پہر اوسکا ہاتہ کاٹا اسکو
اہل سنن نے روایت کیا ہے یہ بات داخل حسن سیاست و احسان رعیت نہین ہے کہ جو وہ
چاہین وہی کام سلطان کرے جو نہ چاہین وہ نہ کرے قرآن پاک مین فرمایا ہے ولو اتبع الحق اھواءھم
لفسدت السموات والارض ومن فیھن سنن نسائی و ابن ماجہ مین ابو ہریرہ سے مرفوعا

روایت کیا ہے حد یعمل بہ فی الارض خیر لاہل الارض من ان یمطروا اربعین صباحا
یعنی زمین میں حد جاری ہونا اس سے بہتر ہے کہ چالیس دن پانی برسے یہ اس لیے فرمایا کہ معاصی
سے رزق گھٹتا خوف بڑھتا ہے جب حدود قائم ہونگے گناہ کم ہونگے رزق ملیگا مرد ہوگے
زانی سارق شارب رہزن وغیرہم سے مال لیکر حد کو معطل کرے یہ مال نہ بیت المال کی لیے
لیوی نہ اور کام کے لیے جس سلطان نے ایسا کیا اوسنے حد کو بیکار کیا حرام مال کھایا یہود کا سا
کام کیا جنکے حق میں سماعون للکذب اکالون للسحت آیا ہے سحت سے مراد رشوت ہی جسکو
برطیل بھی کہتے ہیں یا تبواکر سو کام جرمانہ لیکر حدود کو معطل رکہتے ہیں یہ داخل اکل سحت ہی شیخ الاسلام
ابن تیمیہ رحمہ نے کہا ہے اجمع المسلمون علی ان تعطیل الحد بمال یؤخذ او غیرہ لا یجوز
واجمعوا علی ان المال سحت خبیث وان ذلک سبب سقوط حرمۃ السلطان و
سقوط دھم من القلوب وانہ لا لامن اثر میں آیا ہے اذا دخلت الرشوۃ من الباب
خرجت الامانۃ من الکوۃ سے

اداۃ الحدیۃ دار قوم   تطایرت الامانۃ من کوا ما

ابن تیمیہ رحمہ نے کہا جس سلطان نے انکار منکرات واقامت حدود کو مال لیکر چہوڑ دیا وہ ایسا
ہے جیسے سانگی چوروں رہزنونکا کہ لوٹ کا مال آپسمین بانٹتا ہے یا جیسے بہڑوا جو مال لیکر دو نا دمیونکو
فاحشہ پر جمع کرتا ہے اسکا مال ایسا ہے جیسے ناکہ کا مال جو برساست جاہتا ہے نہایت یہی کہ عزون
کی طرح ہو جو مال جمع کرتا ہے نہایت یہ کہ قارون کی طرح ہو سو دونو کا حال خدا کی کتاب میں آچکا ہے
جاہل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سلطنت نہیں چلتی مگر دینے لینے سے دنیا لینا نہیں ہو سکتا مگر مال ہی مال
نہیں یا اگر اسیطرح کہ حلال وغیر حلال جو ہاتھ لگے لیلے سو یہ لوگ نہا میں رہا ہیں ہیں انجام کو اس
دینے لینے کے لینے دینے پڑینگے یہ بھی سکتے ہیں کہ والی ہونا لوگوں پر بغیر کہا سے نے کو لاسنے
کے نہیں ہو سکتا ہے اولٹا معاملہ کا دیوتے جو علما رسلاطین کو ایسی باتوں سی منع نہیں کرتی
ہیں بلکہ انکو اس کام پر سہتے دیتا ہیں وہ مثل یہود کے ہیں جنکے حق میں خدا نے فرمایا ہی کانوا

لا یتناہون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے
رسول خدا صلعم کو سنا فرماتے تھے ان الناس اذا رأوا المنکر فلم یغیروہ اوشک ان یعمہم اللہ
بعقاب منه دوسری حدیث میں ہے ان المعصیة اذا اخفیت لم تضر الا صاحبہا
ولکن اذا ظہرت فلم تنکر ضرت العامة یعنی جب گناہ کا آدمی کو نقصان ہے جسنے کیا
کیا ہے تاہم وہ نقصان سب کو ہے جب اوسپر کوئی انکار نہ کرے سلطان جب کسی کو مدد کیلیے
بلاوے وہ کسی کی حمایت لی تو اوس حمایت کرنیوالی پر اللہ و رسول کی لعنت ہے مسلم میں آیا ہے
لعن اللہ من احدث حدثا او آوی محدثا سو جب ان محدثین میں سے کسی کو مدد کیلئے کوئی
بلاوے وہ ملعون ہے ابن تیمیہ نے فرمایا بادشاہ دیانتدار سکا جب کسی کو مدد کی لیے بلاوے وہ نہ آوے
تو سب اون پر واجب ہے کہ اوس سے قتال کریں اور اوسکے حامی مومنین سے لڑیں باتفاق
اہل علم سلطان پر واجب ہے کہ ہر اوس گروہ سے لڑنا جو التزام شرائع اسلام سے مانع ہو خواہ یہ
شرائع ظاہر متواترہ ہوں جیسے نماز روزہ زکوۃ یا کسی حلال کو حرام کیا ہو ایسا حرام جو ظاہر مجمع علیہ
ہے جیسے نکاح ذوات المحارم اور فساد زمین میں کہ انپر جہاد واجب ہے حتی یکون الدین
کلہ للہ اسپر سب علما کا اتفاق ہے ابوبکر صدیق و سائر صحابہ نے منع زکوۃ پر قتال کیا اگرچہ
بعض صحابہ نے اول توقف کیا تھا مگر پھر سب متفق ہو گئے آجکل بعض رؤسا میں نکاح کا
دستور میں صدہا ہو تمیں حرام ہے نکاح حلال کر لیتی ہیں بعض [illegible] یا [illegible] باپ سے
نکاح کر لیتے ہیں یہ سب مستحق قتال و جدال ہیں مگر رہا یہ کہ ایسا اسلام کہاں جو وہ انپر نکیر
کریں یا ان سے لڑیں علما کو ایسی توفیق کہاں جو منع پر مستعد ہو جاویں آگے نہ مامور شرع سنا کر
کہ تمام بنی آدم کا کام انکا استقام بے ایک والی امور کے نہیں بنتا اسلیے امام کا مقرر
ہونا واجبات دین سے ٹھہرا ہے یہانتک کہ اگر تین آدمی سفر کو نکلیں تو ایک کو اپنا ولی
بنا لیں یہ مضمون حدیث میں آیا ہے حدیث ابی داؤد میں ہے سلطان ظل اللہ ہوتے ہیں
[illegible] امام جابر کے ساٹھ برس ایک رات بے ولی امام کے [illegible] سلطنت

سے علو وفساد ہو قال اللہ تعالیٰ تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا
فی الارض ولا فسادا شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا لوگ چار طرح پر ہین ایک وہ ہین جو علو
اپنا لوگون پر اور فساد کرنا زمین مین چاہتے ہین یہ معصیت ہے اسطرح کی ملوک ورؤسا مفسدین
ہین مثل فرعون وحزب فرعون کے اور یہ بدترین خلق ہین دوسرے وہ ہین جو نری فساد چاہتے ہین
بدون علو کی جیسے چور ڈاکو رہزن وغیرہ مجرمین رذیل لوگون ہین تیسرے وہ ہین جو علو چاہتے ہین
بغیر فساد کی جیسے دیندار لوگ جاہ طلب جاہای دنیا طلب انکا مطلب یہ ہے کہ لوگ ہمکو عالی سمجھین
ہمارا اعزاز کرین چوتھے وہ ہین جو نہ علو چاہتے ہین نہ فساد کرنا زمین مین اہل جنت یہی ہین مسلم مین
آیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے جسکی دل مین ذرہ برابر کبر ہے وہ جنت مین نجاویگا یہی حال ہے
اوسکا جو طالب علو وفساد ہے زمین مین یہ جو سامنے ملوک کے زمین بوس کرتے ہین اور وہ اسکا
فعل سے راضی ہین اور اس کام کا کرنا لوگون سے چاہتے ہین یہ بدعت محرم قبیح ہے اگر یہ سجدہ اپنا
جبین یا ہاتھ زمین پر لگاتا ہے تو نووی نے کہا خواہ قبلے کی طرف ہو یا وطرف اللہ مقصود ہو یا نہو
حرام ہے بعض صور مین مقتضی کفر ہے یا کفر ابن الصلاح سے پوچھا یہ سجدہ کیسا ہے کہا بہت بڑے
گناہون مین سے ہے اسمین کفر کا ڈر ہے بعض کتب حنفیہ مین اسکو مطلقا کفر کہا ہے اور بعض نے
کہا اگر تحیت ہے تو حرام ہے اور اگر بہ نیت ہے تو اکثر کی نزدیک کفر ہے آج کل سامنے بعض رئیسدار
کے رکوع اور کسی جگہ سات سلام ہوتے ہین رکوع وسلام کے بعد الٹے پاؤن پہرتے ہین اکبر کے دربار مین
کو سجدہ ہوتا تہا شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی نے سجدے سے انکار کیا تین برس قلعہ گوالیار مین
قید رہے وہان قرآن حفظ کرلیا جب شاہجہان بادشاہ تخت پر بیٹھے مجدد کو رہا کیا سجدے کی رسم
موقوف کردی مگر لوگ ہاتہ باندہ سامنے کھڑے رہتے تھے حدیث مین اس کھڑے رہنے پر بہت
وعید سخت آئی ہے جسکو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ لوگ اوسکے سامنے کھڑے رہین وہ اپنی جگہ دوزخ
مین مقرر کرلے آج کل یہ رسم عموما سب امرا ورؤسا و سلاطین و ملوک مین بلکہ اونکے معزز اہلکارون مین
بہی جاری ہے ونعوذ باللہ صحابہ آنحضرت صلعم کے لیے تعظیما کھڑے نہوتے تھے اپنی جگہ بیٹھے رہتے تھے

اسکو حضرت نے رسم اعاجم فرمایا ہے اپنی تعظیم سے اپنے لیئے منع کیا ہے پھر تو دوسرا کون ہے
جسکے لیئے تعظیما کھڑا ہونا چاہیے ہان قیام محبت پایا جاتا ہے جیسے حضرت صلعم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے
لیئے اور فاطمہ اونکے لیئے وقت ملاقات کھڑے ہوکر اپنی جگہہ اونکو بٹھالیتین اسی طرح اہل علم صاحب
ولایت کی لیئے یہ قیام جائز ہے واجب نہین مستحب نہین بڑا کام بادشاہ کا یہ ہے کہ وہ امور رعایا و
خصومات برایا مین عدل کرے اونکے کامون کو انصاف کی ترازو مین تولے ایک دن کا عدل برابر
ساٹھہ یا ستر برس کی عبادت کے ہے منجملہ اس عادل کے ایک قامت محدود ہے اب یہ عدل کے
معنے مین ہی پایا نہین جاتا اگرچہ قبضہ اسلام مین ہے اور جگہہ کا کیا ذکر ہے دوسرے یہی کہ ہر کسکو
منزلت بقدر اونکی حیثیت کے کرے ودی الہیات کے عثرات کا اقالہ فرمادے اونکی بھول چوک
پر دامن تجاوز ڈالی مگر حدود مین کہ بیان شریعت دشرفہ و وزرا برہمین معروف ہی ہی کل مرفوضی جو ان الحکم
مین برابری کرے یہ نہو کہ غریب پر کینہ پر سرا جاری ہو اور بھگت والون سے آنکھ بند کرے تیسرے
یہ کہ جو علما و مداہن ہون اون سے امور سلطنت مین مشورہ لی اونکی رائے کے موافق کام کاج کرے
نہین تو لوگ جاہلون کو رئیس بنا لیتے ہین وہ آپ بھی گمراہ ہوتے ہین دوسرون کو بھی گمراہ کرتے ہین
اس لیئے کہ علما کا ارکان واہلکار ہونا ضرور ہے یہ مجلس ہے حال حکم کے متعلق مہام کی انفصال مین
جب کوئی کام مشکل آپڑتا ہے انہین سے اوسکے حکم کا پتا چلتا ہے یہ خدا و رسول کا حکم بتاتے ہین
نجات دارین کی طرف بلاتے ہین معروف وہ ہے جسکو شرع پہچانتی ہے منکر وہی جسکو شرع نہین
جانتی جب بادشاہ نے عمل قول علما ہی کتاب و سنت پر کیا اپنا دم پاک کر لیا کل اگر کوئی چوچلی پھر جواب
کر سکتا ہے الا بلا ہارون ملا سلطان کو چاہیے کہ علما کو اپنا شعار بنالے صلحا کو اپنا دثار شیرازی انکی
نصائح اونکے ادعیہ پر دولت مملکت رکھی اور ان قوانین کی پیروی نکرے جو اس زمانے مین ملک نے
وا ایجاد کیے ہین جیسے تورۂ چنگیزیہ کا حال انتہا اکبر مین نفعا گنا دیتا نعوذ ہو گیا ہو یہ قانون
مقدم کیے گئے ہین اور جو قانون پر جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے تھے اس تقدیم سے
سنن مرگئے مبدع زندہ ہوگئے یہ قوانین رائی مجرد صاحب نظر ہین نہ آیت مین نہ خبر مین اسکا حکم

قوادی کے اندر معلوی ہے جو زبان زد مثل ہو گیا ہے نہ آئین جو چند عقلمندون نے اپنے ذہن
کی تیزی سے نکالا ہے یا دوسرے ملک کی سیرت سے اخذ کیا ہے ان قانونون سے گو اموال
کی میزان بھاری ہو جاوے لکن میزان اعمال ہلکی پڑ جاتی ہے لوگون مین تو یہ تنظیمات
چل جاتے ہین مگر اسد کے نزدیک نہین چلتے قانون والون کا ہاتھ مفلسون کے سامنے کو مالدار ہے
مگر یہ سب مکاسب مطاعم خبیثہ ہین مظالم و بلیہ ہین مغارم ثقیلہ ہین حلال رزق وہی ہوتا ہے
جس سے دل کو روشنی پہونچتی ہے اسد کی سنت یون جاری ہے کہ تھوڑے مین برکت دیتا ہے تو وہ بہت
ہو جاتا ہے پیٹ مین جب لقمۂ حلال جاتا ہے زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہین سلطان
بیدار مغز ہوشیار کو چاہیے کہ ان حوادث کی گردن سیوف ابطال سے مارے خزائن رحمت الٰہی
پر حوالہ کرے جسمین کبھی کمی نہین ہوتی ہے وہ تو ایک نیکی کا بدلا دس گنا دیتا ہے تھوڑے حرام
چھوڑنے پر بہت حلال عنایت فرماتا ہے رعیت پر عدل کا مینہ برسا دے نجاست ظلم سے ان کو
پاک کر دے ایسی کوشش کرے کہ مصداق من سن سنۃ حسنۃ فجادی آبرالسکی وغیرہ فی
حکایت کیا ہے کہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام نزدیک سلطان ایوب کے گئے انکو معلوم تھا کہ فلان
دوکان مین شراب بکتی ہے وہان منکرات ہوتے ہین کہا ای ایوب تمہارے دین مین اس
بات کی گنجایش ہے کہ تمہاری سلطنت مین فلان دوکان مین شراب بکے ایوب نے کہا
مولانا آپ کو معلوم ہوگا کہ مینے یہ کام نہین کیا مدت سے ہوتا ہے کہا تم کو یہ بات اچھی
معلوم ہوتی ہے کہ کل قیامت کے دن تم یہ جواب دو انا وجدنا آباءنا علی امۃ وانا علی آثارہم
مقتدون سلطان ملک صالح سے کچھ نہ بنا بجز اسکے کہ اس دوکان کو اوٹھا دیا مٹا دیا شیخ
جب مجلس سلطان سے باہر آئے لوگون نے کہا تم نے آج بڑی جرأت کی ایسی بادشاہ ذی الشوکت
کے سامنے کہہ دیا کہا کہ میرے آپ کو بہت بڑا شخص اپنے موکب مین سمجھتا ہے مینے چاہا اسکو
خوار کرون کہا تم کو ڈر نہین لگا کہا اسد تعالیٰ کی ہیبت دل مین سما گئی ہے اس کی وقعت
دل مین کچھ نہ رہی فکذا تکون العلماء العاملین جعلنا اللہ منہم امین۔

خاتمۃ الطبع

الحمد لله والمنۃ کہ یہ صحیفۂ انیقہ موسوم بہ حسن المساعی الی نصح الرعیۃ والراعی سرانجام ابو نعیم محمد صدیق اللہ بن ابی احمد بن اسد اللہ المدنی الحسینی جامع قوانین سیاست حاوی مراسم عدالت کہ حکمران باعدل و داد و حکام باصلاح و سداد کے واسطے رہنمای دانش آموز دائمین ح موز سعادت اندوزی ہے حدیقہ ہمیشہ بہار ہے جسکا چمن آراسی گلبن طرز انکا روایت سے انصاف شعاروں کے لیے جامع دستور العمل ملت پناہوں کے واسطے طرفہ انجاح امل جسکو حکمرانی مین اتباع شرع متین و لحاظ قواعد دین منظور ہو وہ بناے حکومت اوسپر رکھے اور جو فرمانروائی سے غرض حق شناسی و عدالت سمجھتا ہو وہ ان قواعد سراسر فوائد پہ ہر لحظہ نظر رکھے اس زمان سعادت نشان مین کہ ماہ محرم آغاز ۱۳۰۱ ہجری ہی زیور تمامی سے آراستہ و خلعت انطباع سے پیراستہ ہوا۔

تاریخ تالیف

حبذا علم مؤلف کہ عمل ہے اوسکے	منتظم ہو گئے دنیا مین دیانت کی امور
وسبب مرکز نہ ہدایت سے کری چارہ گری	دل مومن ہو جراحات فتن سے ناسور
گرنہ اصلاح کری وہ تو لگائین گم گر	آگ سو رنگ سے ہنتاد و دو ملت کی شرور
راہ پر حین کو وہ لاسے خطرا وکی دل مین	ہفتخوان مین نکری حق کی ہیروی پہ غرور
نہ ہے اوسکے خرابات جہان مین کوئی	نظر آتا نہین خیر دیدۂ نرگس مخمور
پند مین اوسکی وہ تاثیر کہ گر منع کرے	کبھی رشکان شکی نہ پیا مین طنبور
جلوہ نما ہ اسلام سے اوسکی فتنہ	پردہ چشم بتان مین ہی حیا سے مستور
خوان ارشاد سے اوسکے جو ہوا ز لہ ربا	ہو گیا مائدۂ حسن کی نعمت سے نفور
علم اوسکا وہ خزینہ ہے کہ زر پاشی سے	کم مت ایک آن کی پاتا نہین اوسکا گنجور

صحت نامۂ حسن الساعی الی نصح الرعیۃ والراعی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۸	رکندین	رکندی	۴۱	۸	پہچان	پہچان
۔	۲۰	یمیشن	سیمینشن	۔	۱۹	ممول	مول
۶	۱۱	اهدیتم	اهتدیتم	۴۴	۸	قمین	مین
۷	۸	ان	الاان	۴۸	۱۴	طاعت	اطاعت
۹	۱۰	ایک دوسری	ایک ساایک سی	۔	۱۰	۔	۔
۱۰	۴	ہی	+	۴۹	۲	حاروں	جاورس
۱۸	۱۴	لوگ	تر سب کے سب گنہگار ہیں لوگ	۵۲	۱۵	با	یا
				۵۴	۲۱	گانکو	گاؤن کو
۲۲	۲۱	اسیر	اسیر ہو	۵۵	۱۰	آبار	آباد
۲۴	۵	کوئی ہین	گری	۵۶	۲	مدات	عمارت
۲۵	۱۲	اونچیا	اونجا	۶۱	۱	چوبی	چوتھی
۲۶	۹	زبہر	زبیر	۔	۲۰	کہا	کیا
۳۳	۲۰	کرنا	کرنی	۶۷	۹	مات	ذات
۳۴	۱۶	ناہس	ناہنس	۷۴	۱۱	دیکوز	دیکور
۳۸	۱۲	کرنی	کرتی	۷۶	۱۳	ہوا	ہو
۳۹	۳	مرو	مرو	۷۹	اخیر	تسویہ	تسویہ ہے
۔	۱۷	ورس	اورس	۸۶	۱۸	صل	صل کا مرجع
۴۰	۲	طاعت	اطاعت	۸۷	۷	جہان	+
۔	۵	۔	۔	۸۹	۵	حز	حرم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۲	۱۱	وسجاد	اوردوش	۱۸۱	۱۳	ابی	ابی
۹۳	۱۳	ٹمیٹر	بڑہتا	۱۶۱	۱۶	کرے	کرین
۹۵	۴	وصار	دینار	۱۶۴	۲۰	ساو	ساق
〃	۱۰	لیا	دیالیا	۱۶۵	۱۹	محرمتہ	محرمتمنہ
〃	۱۵	دنیانیر	دنانیر	۱۶۹	۱۲	ہین	مین
۹۰	۷	یسکہ	بسکہ	〃	۱۳	نے	لے
۱۰۲	۱	کر	کوحق شیخ کونون والوں سے کرتی	۱۸۰	۱۲	دیتے	دیتے
۱۱۸	۱۳	اقبلو	اقبلوا	〃	۲۱	امر	السر
۱۲۱	۹	اپا	اپنا	۱۸۲	۳	من	ہین
۱۲۳	۱۷	بہی	یہی	〃	۸	حضار	خصاء
۱۲۴	۱۱	کی ابصری	بصری	۱۸۴	۱۲	رہے	ہے
۱۲۹	۹	کسی	اورکسی	۱۹۰	۱۹	کہنا	یکہنا
۱۳۲	۱۱	نشہ	[illegible]	〃	〃	ملے	ملو
۱۴۵	۱۱	انریشہ	امر	۱۹۴	۱۲	مقتنی	مفضی
۱۴۰	۱۹	الخصہا	النعوص	۱۹۹	۹	قتل	فشل
۱۵۰	۰	گر	گہر	۲۰۷	۱	نکرے	کرے
〃	۱۳	واس	دامن	۲۰۹	۲	مین	مین ہین
〃	۱۵	سیاست	سیاسہ	〃	۱۳	تہی	+
۱۵۴	۱۸	نکا	نکا	۲۱۷	۱۵	یعتشم	یعتصم
۱۵۷	۴	الرحمہ	الرحمۃ	۲۲۲	۵	زیادتی	زیادتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٢٢	٨	قصاص	قصاص	٢٤٦	٦	غن	عن
٢٢٣	١٠	کوسنا	کوسا	٢٤٩	٦	ہی	یہی
٢٢٦	٢	شل	شل	٢٥١	٧	بیٹھگے	بیٹھنگے
٢٢٨	١	کی	کا	٢٥٦	٨	خیر	خجبر
٢٣٣	٧	عامل	عالم	٢٦٢	١٩	اوراد کی	اوراد سے
٢٣٨	٢١	کے مرتے	سے مرتے	٢٨٧	٥	خیر	خبر
٢٤٠	٢٠	رسول	خدائے رسول	٢٩٠	١١	سر	نہ سر
٢٤٤	٥	وہ	و	"	"	نہو	ہو
٢٤٦	١	لیاو	نیاو	٢٩٤	١٢	اتباع	اِتباع

تمت